

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب الملتقطات لافلاطون الحکیم الہی	الحکیم الثانی الحکیم ابن نصر محمد بن محمد بن اوزاع ابن طرخان الفارابی الترکی / قرقی ۵۳۳ھ				
		جودہ وال نمبر ۲۲۳ سے شروع ہوا ہے۔	۲۲۳ صفحہ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں افلاطون کے اقوال جمع کیے ہیں۔ آغاز تختہ عالی اندھول الحکیم بن طلب الحکیمہ خاتمہ ۲۲۳ ص ۲۲۳ مشکوٰۃ بالاثبات				
		رسالہ افلاطون فی الرد علی من قال بتمامی الانسان	الحکیم افلاطون بن واسطو ایوانی احاساطین الحکیمہ				
		پندرہواں نمبر ۲۲۳ سے شروع ہوا ہے۔	۲۲۳ صفحہ پر ختم ہوا ہے۔ مختصر ہے۔ اس رسالہ میں رد ہوا ہے اس شخص کا جو اس بات کا قائل ہو کہ انسان جب اس عالم سے مفارقت کرتا ہے تو وہ محض ہو جاتا ہے۔ آغاز ۲۲۵ صفحہ قال افلاطون یقول من انتقل۔ خاتمہ ۲۲۵ صفحہ بسنہ ۱۱۹۹ مکتوبہ (مکتوبہ فارابی اور افلاطون کا ترجمہ ۱۶۹ نمبر ۱۸۳ پر لکھا گیا)				
۲۵۸۳	۲۲۱	لما ذاک	محمد بن یزید البزینی		مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ	۱۱۹	
		انگریزی کتاب کا ترجمہ عربی عبارت میں کیا گیا ہے۔ یہ کتاب فلسفہ جدیدہ میں ہے۔ قواعد طبیعیہ کو مشاہدات ناویہ پر منطبق کیا ہے۔ سوال و جواب کے طور پر مسائل کی تصویر کشی ہے۔ سوال کو لفظ (ماذا) اور جواب کو لفظ (لان) سے تعبیر کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی خلق الاسباب والمسببات خاتمہ ۱۱۶ صفحہ ۱۱۶ فیجذب معہ الطائر (مترجم کتاب نے مانہ حال کے لوگوں میں ہیں)					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اُن کا اطلاق کیا جاتا ہو۔ مذکور ہو۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۰۲۔ المفہومات علی مراتب مختلفہ خاتمہ صفحہ ۳۰۹ من القصد والحسن۔					
		رسالہ التذکیر فیما یصح فیما لا یصح من احکام النجوم المعلم الثانی الجکیم ابو نصر محمد بن محمد بن اذلیج بن طرخان الفارابی الترمذی المتوفی ۳۳۹ ہجری					
		گیارہواں نمبر ہو صفحہ ۳۱۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۲۶ پر تمام ہوا ہو۔ اس رسالہ کو ابو اسحاق ابراہیم بن عبد اللہ بغدادی نے معلم ثانی سے نقل کیا ہو۔ رسالہ میں اجرام علویہ کا حال اور تاثیرات کو اکب کا ذکر ہو۔ آغاز صفحہ ۳۱۱۔ قال ابو اسحاق ابراہیم بن عبد اللہ البغدادی کنت شدید الحسں خاتمہ صفحہ ۳۲۶۔ ان کل مقول محذویر منہ۔					
		رسالہ التعلیقات	ایضاً				
		بارہواں نمبر ہو صفحہ ۳۲۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۵۲ پر ختم ہوا ہو۔ اس رسالہ میں بعض مسائل حکمیہ کے متعلق تحقیق لکھی ہو آغاز صفحہ ۳۲۶۔ ہذا الموجودات کلھا صا دہرۃ خاتمہ صفحہ ۳۵۲۔ لا یجوز لہ تمت المتعلقات بعنایت فاطمہ السموات۔					
		شرح رسالہ زتیون الکبیر	ایضاً				
		تیرہواں نمبر ہو صفحہ ۳۵۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۶۳ پر ختم ہوا ہو۔ زتیون کبیر جو ارسطو کا شاگرد ہو جس کے رسالہ کی شرح ہو۔ ابتداء صفحہ ۳۵۵۔ قال المعلم الثانی ابو نصر الفارابی را یت۔ خاتمہ صفحہ ۳۶۳۔ من عذاب الاخرۃ۔					



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مسائل حکمیہ مذکور ہیں۔ سُرخ میں بجائے فصل۔ لفظ فض مقرر کیا ہے آغاز صفحہ ۲۲۲۔ الاصول التي قبلنا۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۵۔ من تفصیله قد کتاب الفصوص للفارابی۔					
		الرسالۃ فی مسائل متفرقة	المعلم الثانی الحکیم ابو نصر محمد بن محمد بن ادنح بن طرفان الفارابی الترمذی المتوفی ۳۳۹ھ				
		ساقیاں نمبر ہر صفحہ ۲۳۸ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۶۶ پر تمام ہوا ہے۔ اس رسالہ میں چند مسائل متفرقہ کے جوابات ہیں جو معلم ثانی سے استفسار کیے گئے تھے۔ آغاز صفحہ ۲۳۸ مسئلہ سئل عن الالوان۔ خاتمہ صفحہ ۲۶۶۔ ہوا التمثیل بصنہ۔					
		مقالہ فی اعراض البصیحة	ایضاً				
		آئندہ نمبر ہر صفحہ ۲۶۸ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۸۳ پر ختم ہوا ہے مختصر رسالہ ہے۔ ارسطو کی کتاب ماجید البصیحة کے بعض مسائل کی تحقیق کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۶۸۔ مقالہ شریفة للحکیم الفیلسوف۔ خاتمہ صفحہ ۲۸۳۔ عن غرض ہذا الكتاب عن اقسامہ۔					
		الرسالۃ فی معانی العقل	ایضاً				
		نواں نمبر ہر صفحہ ۲۸۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۹۹ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں عقل کے معنی اور جس جس شے پر عقل کا اطلاق ہوتا ہے مفصل طور پر ذکر کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۸۶۔ اسماء العقل يقال علی الخاء۔ خاتمہ صفحہ ۲۹۹۔ قد بیئتہ ارسطاطاليس فی کتاب النفس۔					
		الرسالۃ فی اثبات المقارقات	ایضاً				
		دسواں نمبر ہر صفحہ ۳۰۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۰۹ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں مقارقات کا ثبوت اور جن اسماء					

نمبر وجودی	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الرسالۃ السیاسات المدینۃ	المعلم الثانی بحکیم ابو نصر محمد بن محمد بن اوزاع بن طرخان الفارابی الترمذی المتوفی ۳۲۹ھ				
							دوسرا نمبر جو صفحہ ۳۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳۰ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں مبادی اجسام وغیرہ کا ذکر ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۶ قال ابو نصر الفارابی المبادی التي خاتمة صفحہ ۱۳۰ فہو فی ذلک کاذب۔
		الرسالۃ التنبیہ علی سبیل السعادت	ایضاً				
							تیسرا نمبر جو صفحہ ۱۳۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۵۸ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں معنی اور غایۃ سعادت کا ذکر ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۳۱ اما ان السعادتۃ ہی غایۃ ما یتشوقہا۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۸ ونجعلہ قال لانا لہذا الکتاب۔
		الرسالۃ لتحصیل السعادۃ	ایضاً				
							چوتھا نمبر جو صفحہ ۱۶۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۰۹ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں تحصیل سعادت کے طرق مذکور ہیں آغاز صفحہ ۱۶۰ الاشیاء الانسانیۃ التي خاتمة صفحہ ۲۰۹ وصحبہ اجمعین۔
		الرسالۃ عیون المسائل	ایضاً				
							پانچواں نمبر جو صفحہ ۲۱۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۲۲ پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے بعض مسائل فلسفہ کو تحقیق کے ساتھ لکھا ہے آغاز صفحہ ۲۱۱ العلم ینقسم الی تصور مطلق۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۲ کان الشر حینئذ اکثر۔
		الرسالۃ الفصوص	ایضاً				
							چھٹا نمبر جو صفحہ ۲۲۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۴۴ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں تحقیق ماہیۃ واجب الوجود اور دوسرے

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی سے سند حدیث حاصل ہے۔ اکثر لوگ علم حدیث میں آپ سے مستفیض ہوئے۔ مولانا ابوالخیر معین الدین المشہدی الکرؤوی بھی حدیث میں آپ کے شاگرد ہیں۔ اس رسالہ کے علاوہ بعض اور رسائل بھی آپ کے مصنفات میں ہیں۔ رسالہ تحفۃ المشتاق فی النکاح والصدائق برسان الخلافتہ۔ فتاویٰ بربان فارسی وغیرہ۔ تاریخ وفات صاف طور پر معلوم نہیں ہوئی۔ بارہ سو چھپیس (۱۲۲۶) ہجری تک آپ کا زندہ رہنا یقینی ہے۔ نصیر الدین حیدر شاہ کے آخری زمانہ سلطنت میں مرض استسقاء سے لکھنؤ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔ (تذکرہ علمائے ہند)					
۵۱۳۶	۲۲۰	مجموعہ رسائل خمسہ عشر لابی نصر الفارابی	المعلم الثانی الجکیم ابونصر محمد بن محمد بن ادریس بن طرخان الفارابی الترکی المتوفی ۳۲۰ھ		قلمی	۳۱۳ھ	
		تقطیع کتابت ۱۶ x ۳۰ - انچہ۔ سطرا ۲۱۵ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ جابجا پیوندکاری ہے۔ پندرہ رسائل مفصلہ تحت کا مجموعہ ہے۔ دو نسخے اسی مجموعہ کے نمبر ۱۵۰ و نمبر ۱۵۱ پر بھی موجود ہیں۔					
		الرسالة الجمع بین الرأین	ایضاً				
		اس مجموعہ کا پہلا نمبر ہے۔ صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۵ پر ختم ہوا ہے۔ بعض مسائل فلسفہ جیسے حدوث و قدم عالم وغیرہ میں حکمین مشہورین۔ افلاطون و ارسطاطالیس کے اقوال میں ظاہراً اختلاف مفہوم ہوتا ہے۔ اس رسالہ میں ان مسائل خلافہ کی تنقید و تحقیق کی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للواہب العقل و منبداہ خاتمہ صفحہ ۴۵ من ذریعہ املین۔					

نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کاتب محمد شفاعت خاں شیر غران۔ پیوندکاری خیف۔ اثر کرم قل۔					
		مجلد ہذا صرف قسم اول منطقیات کی شرح ہے۔ کاتب نے اکثر مقام پر کسی قدر عبارت کی جگہ مباحثہ پروردی ہو یا تو سرخی سے لکھنے کے خیال سے۔ یا اہل منقول عنہ میں ایسا ہی ہو گا تن کتاب کو بھی شرح سے میز نہیں کیا ہو۔ ظاہر کتابت کے بعد مقابلہ کی بھی ذمت نہیں پہنچی ہو۔ یہی وجہ ہے جو عبارت میں غلطیاں رہ گئی ہیں۔ یہ شرح صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۳ پر تمام ہو گئی ہو۔ صفحہ ۱۲۱ سے صفحہ ۲۴۳ تک اور اق کسی دوسری کتاب کے ہیں۔ ظاہر امیر نادر ملا جلال کے معلوم ہوتے ہیں۔ اس نسخہ میں تو اوراق مذکورہ کی نسبت میرزا ہد رسالہ لکھا ہو۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ آغاز شرح الاشارات صفحہ ۲ وقتاً لا افتتاح المقال۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۱۔ فقد فائز فقط۔ بقلم محمد شفاعت خاں شیر غران۔ شرح الاشارات کے دو نسخے قلمی نمبری ۵۹۲ و نمبری ۹۳۔ ایک مطبوعہ نمبر ۲۱۳ پر بھی مندرج ہیں۔ (شائع کی نسبت نمبر ۲۱۳ پر لکھا گیا ہے)					
۵۱۳۳	۲۱۹	رسالہ قوس قزح	مولانا میر کمال الدین محمد المدعو حسن علی المعروف بمیرزا محمد شاہ الکھنوی المتوفی بآدابہ سلطنت نصیر الدین حیدر شاہ اودھ		مطبوعہ مصطفائی دہلی	۱۳	
		شرح ہدایہ الحکمت جو میسبندی کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں بحث قوس قزح کو کسی قدر اجمال کے ساتھ لکھا ہے اس رسالہ میں میسبندی کے اسی مقام کی تشریح و تفصیل لکھی گئی ہے یہ رسالہ بطریق شرح بحث خاص ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین۔ خاتمہ صفحہ ۱۸۔ والدہ واصحابہ اجمعین۔ مولانا حسن علی۔ لکھنؤ کے رہنے والے سادات علوی سے ہیں۔ اپنے آپ کو ہاشمی لکھتے ہیں۔ علم حدیث میں					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فی شرح الجواب العالی۔ حاشیہ شرح سلم قاضی مبارک۔ حاشیہ افق المبین۔ حاشیہ تلخیص الشفا۔ المبدیہ السعدیہ۔ رسالہ تحقیق العلم والمعلوم۔ الروض المجود فی تحقیق حقیقۃ الوجود۔ رسالہ تحقیق الاجسام۔ رسالہ تحقیق کلی طبی و تشکیک فی الماہیات۔ تاریخ غدر ہندوستان۔ ہندوستان کے غدر کے زمانہ میں جو ۱۸۵۷ء میں واقع ہوا انگریزوں کو آپ کی جانب سے اشتباہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے جزیرہ انڈیا میں بھیج دیے گئے اور وہیں سال بارہ سو اٹھتر ہجری میں وفات پائی۔ (تذکرہ علمائے ہند۔ فارسی) وغیرہ۔					
۵۱۳۶	۲۱۷	حاشیہ علی شرح ہدایۃ الحکمت المعروف بالیسبک	حکیم میر محمد ہاشم الکیلانی المتوفی ۱۲۶۱ھ		قلمی ۱۳۰۰ جلوس عالمگیری	۳۸۰	
		نقطع کتابت ۴ × ۴۰ پچھ سطور ۲۰۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب شیخ محمد کتاب پر جا بجا پوست آہو سے پیوند کادی کی گئی ہو۔ تمام اوراق کے حاشیہ ایوانی کاغذ سے جوڑے گئے ہیں ابتداء میں فرست مضامین بھی منضم ہو۔					
		کتاب میندی کا رچون حکمت میں مشہور و متداول کتاب ہے حاشیہ ہے حضرت محشی نے دو نوں فن طبعی و انبی کا تحشیہ بڑی تفصیل و تحقیق کے ساتھ کیا ہے۔ دو نسخے قلمی اس حاشیہ کے نمبر ۵۵ و نمبر ۵۶ پر درج ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۱، قولہ اللہ ایتہ امر من لدیہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۰ معہم فی اعلی مقامہ حضرت محشی کا ترجمہ فن کلام عربی نمبر ۳۵ پر لکھا گیا۔					
۵۱۳۹	۲۱۸	شرح الاشارات القسم الاول۔ مع الاجزاء الاحسن	علامہ نصیر الدین محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۷۶۲ھ وفی کشف الطنون ۷۶۴ھ		قلمی ۲۹۴		
		نقطع کتابت ۴ × ۴۰ پچھ سطور ایکس۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ مراد آبادی۔ کتابت سیاہی و مرکب					

نمبر جودت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اوراق پر کر خور و گی کا اثر قلیل ہے۔ نادر و کمیاب حاشیہ ہے۔ فاضل محشی علیہ الرحمۃ نے بڑی تحقیق و تنقیح کے ساتھ نہایت خوش اسلوبی سے تحشیہ کیا ہے۔ آخر سے ناتمام ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ حضرت محشی نے اسی قدح حاشیہ تالیف کیا ہے یا صرف نسخہ ہذا ہی ناتمام ہے کوئی دوسرا نسخہ اس وقت تک دیکھا نہیں گیا جس سے حقیقت حال منکشف ہوئی۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ ایاک نعبد یا ذا القیامۃ المتین۔ خانہ صفحہ ۳۶۷ الی کون الوجود شرح نفس الذات المتقہ ۱۰۰۰۔ یہ نسخہ حضرت محشی علیہ الرحمۃ کے خاندان سے دستیاب ہوا ہے۔					
		حضرت فضل محشی علیہ ہندوستان میں سلم الثبوت فاضل اجل اور عالم اکمل ہیں خیر آباد وطن اصلی فہون جکیہ میں مرتبہ اجتہادی رکھتے۔ بڑے ادیب بڑے منطقی تھے۔ بارہ سو بارہ ہجری میں عالم ہستی میں قدم رکھا دکاوت و فطانت آپ کے خیر میں رکھی گئی تھی۔ علوم دینیہ کو اپنے والد ماجد مولانا فضل امام صاحب متوفی ۱۳۳۷ ہجری سے تیرہ سال کی عمر میں تمام و کمال پڑھا۔ علم حدیث کو حضرت مولانا عبدالقادر صاحب دہلوی کی خدمت میں حاصل کیا۔ قوت حافظہ سجدہ قوی اور مافوق البیان پائی تھی۔ چارہ مہینے میں پورا قرآن شریف حفظ کر لیا۔ قسماً فاروقی۔ مذہباً حنفی۔ عقیدہ ماتریدی۔ مسلکاً چشتی تھے۔ شاہ دھو من دہلوی کے ساتھ نہایت اخلاص و عقیدہ مندی رکھتے۔ اور انھیں سے خاندان چشتیہ میں بیعت بھی کی تھی۔ اتنے بڑے ذی ہوش تھے کہ ایک ہی وقت میں چھ فونشی۔ شطرنج بازی۔ تدریس وغیرہ کو بڑی خوبی و شایستگی سے انجام دیتے۔ ان چند اشغال ایک وقتی میں ہر شغل کے متعلق یہی مفہوم ہوتا تھا۔ کہ خاص اسی کی طرف متوجہ ہیں۔ دہلی میں بڑے ذی اقتدار و صاحب اختیار سرشتہ دار اور ہجر میں مشاہیر جلیلہ پر مامور اور وسہارن پور و ٹونک میں سب جگہ معزز و موقر ہے۔ فووس مکان اور خلد اشیاں انا اللہ برہانہم کو بھی آپ سے تلمذ رہا ہے۔ آپ کے تلامذہ کا شمار حساب سے باہر ہے۔ شعر گوئی کا بھی پورا مذاق تھا۔ نظم عربی میں قصائد وغیرہ آپ کے چار ہزار اشعار کے قریب موجود ہیں۔ متعدد کتابیں بھی تالیف کی ہیں جن کے اسماء یہ ہیں۔ التاج العالی					

نمبر صفحات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		والحمد لله رب العالمین (تحقیق طوسی کا ترجمہ فن اور ادب ۱۶۳۱ء پر تحریر ہوا چکا)					
۲۹۷۸	۲۱۵	شرح ہدایۃ الحکمتہ	رئیس المحققین فضل الرحمن شمس العلماء حضرت مولانا مولوی محمد عبدالحق صاحب بن سلطان العلماء مولانا فضل حق صاحب الفاروقی انجیر آبادی المتوفی ۱۲۱۶ھ		مطبوعہ شعاع طوطی کراچی ۱۳۲۶ء	۲۰۰۸	
		<p>فن حکمت میں ہدایۃ الحکمتہ مصنف اشیر الدین الابھری متوفی فی حدود ۱۱۷۵ھ ہجری۔ بڑی مستند و مشہور کتاب ہی اس متن پر بڑے بڑے فضلا و علماء نے شرح و حاشی لکھے ہیں نیز ہذا بھی اسی متن کی شرح ہے حضرت شراح علیہ الرحمۃ نے یہ شرح بڑے ربط و ضبط قبیلین اخیرین طبعیات۔ انبیات کی لکھی ہے۔ علمائے اس شرح کو بڑی وقعت و قدر کی نظر سے دیکھا ہے۔ اسی وجہ سے اس زمانہ میں بجائے میبذی ہی شرح دوں میں رکھی گئی ہے عبارت آغاز صفحہ الحمد لله الذی تنطق بحکمہ البالغۃ السراج المصاب خاتمہ صفحہ ۲۳۶۔ ومنہ المبدع والیہ الماب حضرت شراح علیہ الرحمۃ کا ترجمہ فن اصول فقہ عربی نمبر ۱۲ پر لکھا گیا۔</p>					
۳۶۱۳	۲۱۶	حاشیۃ الافاق المبیین	اعظم الفضلاء اعظم العلماء مولانا فضل حق العمري انجیر آبادی بن مولانا فضل امام المتوفی ۱۲۱۶ھ		قلمی	۳۶۸	
		<p>نقشہ کتابت ۱/۸ × ۳/۸ - ۱۲ خط سطور اکیس خط تملیق او سطور چھ کا۔ کاغذ کثیر کاتب کا نام محمد</p>					





نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ہر جلد ہذا اس کا عربی ترجمہ ہے۔ مترجم نے اصل کتاب کا فرانسیسی زبان سے عربی عبارت میں بحکم وکالت ترجمہ کر دیا ہے۔ عبارت آغاز و ختم حدیث ابن جبر الحکمۃ عینا قائمہ صفحہ ۳۲۳ کان غیور والی۔ (مترجم کتاب اسی زمانہ کے لوگوں میں ہوتا ہے)					
۱۹۰۸	۲۱۰	الکلام المتین فی تحریر البرہین ابو الحسنات مولوی عبدالحی بن محمد لہنا عبدالحی	ابو الحسنات مولوی عبدالحی بن محمد لہنا عبدالحی	۱۳۰۲ھ	۱۳۰۲ھ	۵۲	
		بطلان لاتنا ہی العباد پر حکماء نے جو براہین متعددہ قائم کیے ہیں اور وہ متفرق طور پر فلسفہ کی کتابوں میں تحریر ہیں مولف نے اس رسالہ میں ان جملہ براہین کو مع مالہ و ماغنیہا کے آسانی کی غرض سے ایکجا کر دیا ہے۔ بچہ مفید اور کارآمد رسالہ ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ لک الحمد یا منہ والبرہان علیٰ عقل شیء۔ خاتمہ صفحہ ۵۲۔ وخیر من اجاب (مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ اصول حدیث عربی کے فن میں نمبر ۳۶ پر تحریر ہو چکا)					
۲۵۸۳	۲۱۱	کشف الغل عن وجہ الوجوب والاقتناع بن مولوی سلیم الدین البجوری من فضلاء	مولوی سلیم الدین البجوری من فضلاء	۱۳۰۲ھ	۱۳۰۲ھ	۶۲	
		اس کتاب میں امکان قدرت بارہ تعالیٰ جمیع اشیاء ثابت کیا ہے اور اس دعوے کے ثبوت کی غرض سے جتنی وجوب اشتناع۔ امکان۔ وغیرہ کی تحقیق کی ہے اور لائق ہے جس جو حکماء و اہل ان کے تحقیق لکھی ہے اس پر ناقانہ کلام کیا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲ احسن صلاہ ۲۰ بیسکون بہ اہل اظہار الناس۔ خاتمہ					



نمبر ترتیب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ہاتھ سے لکھا ہے۔ ادراق پر کرم خوردگی کا کسی قدر اثر پایا جاتا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ اس میں مکان مصطلح غذا لکھار کی ماہیت اور تحقیق لکھی گئی ہے۔ مولف نے بحث مکان کو نہایت ربط و ضبط کے ساتھ لکھا ہے عبارت آغاز صفحہ ۱۰۰ اللہ احسان اللہ احمد الصمد۔ الخ عبارت ختم صفحہ ۲۳ واللہ الکرامہ۔ الحقول۔ وسببہ و ام بعین من الجبرق۔ مولف علام شاہ رفیع الدین صاحب دیوبند کے پوتوں میں ہیں۔ کتب متداولہ اور طب اپنے چچا حکیم اسد علی خاں تلمیذ حکیم میر محمد باثم الخاں طب حکیم محمد الدیوبند علوی خاں خلف و شاگرد حکیم میر محمد بادی اور اپنے والد سے پڑھیں۔ ریاضی میں خاص مہارت تھی معقول میں متعدد تصانیف موجود ہیں۔ نواب سید احمد علی خاں صاحب بہادر کے عہد میں۔ دہلی سے رہے۔ اور سورہہ ہمارے کے ملازم ہوئے۔ مولوی عبدالعلی خاں ریاضی میں انھیں کے شاگرد ہیں۔ اس وقت رام پور میں ان کے مثل کوئی ریاضی داں نہ تھا۔ فن ریاضی ان کی وجہ سے رام پور میں شائع ہوا۔ طب میں بھی درجہ کمال حاصل تھا۔ حکیم محمد اعظم خاں آپ کے ہی شاگرد و شید ہیں۔ مولوی عبدالقادر خاں اپنے روزنامہ میں لکھتے ہیں کہ سلامت طبع۔ رسالے فکر اصابت رائے میں منتہیات روزگار ہیں۔ رامپور میں انتقال فرمایا۔ اور حضرت شاہ بغاوی صاحب کے مزار کے احاطہ میں دفن ہوئے۔ ان کے مولفات میں محلے شیح موطا۔ رسالہ اصطلاح فارسی ۲۸ صفحات کا جس کو نواب نصر اللہ خاں بہادر کے زمانہ نیابت میں۔ من ۱۲۰۹ لغایت ۱۲۱۵ تالیف کیا ہے۔ تاریخ ختم تالیف ۲۶۔ ربیع الثانی روز پنجشنبہ بارہ۔ نوپس (۱۲۳۰) ہجری ہے یہ رسالہ قلمی کتب خانہ رامپور میں موجود ہے۔ رسالہ فی تحقیق مہیہ مکان۔ عربی۔ قلمی۔ چوبیس صفحات کا۔ اس کے آخر میں اپنے فلم سے لکھا ہے۔ کہ یہ رسالہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۲۳۰ ہجری میں ختم ہوا۔ یہ بھی کتب خانہ رامپور میں موجود ہے۔ تاریخ وفات محقق نہیں ہوئی۔ (تذکرہ کمالان رام پور وغیرہ)					

نمبر موزون	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نامی	تعداد صفحات	کنفیت
							سور و پیہ امانہ پر پھر لازم ہو گئے تھے۔ یہ سلسلہ ملاومت آخر وقت تک قائم رہا۔ پندرہ جلدی الاولیٰ تیرہ سو بیالیس سحری راہپور میں انتقال فرمایا۔ جنازہ میں خاص و عام کا کثیر مجمع تھا۔ مولوی ارشد حسین صاحب مرحوم کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔ اولاد و کوریہ میں دو فرزند چھوڑے۔ ایک مولوی نورالحسین۔ جو علم کی پوری تکمیل کر چکے ہیں۔ اور اپنے والد کی جگہ ریاست سے مقرر فرمائے گئے۔ دوسرے مولوی سراج الحسین محمد اچھر چنگیل تعلیم میں مصروف ہیں۔ سَلَامُ عَلَیْہِمَا اِنَّ اللہَ قَوَّالٌ (تذکرہ کالان۔ ام پور وغیرہ)
	۲۰۵	حواشی متفرقہ افق البین	مولوی مجربطیب کی نثر الرامغوری۔ المتوفی ۱۳۳۲ھ ہجری	۱۳۳۲ھ	قلی ۱۳۳۲ھ	۸	
							قطع کتابت ۱۰۷۱ھ۔ ۱۰۷۲ھ۔ ۱۰۷۳ھ۔ ۱۰۷۴ھ۔ ۱۰۷۵ھ۔ ۱۰۷۶ھ۔ ۱۰۷۷ھ۔ ۱۰۷۸ھ۔ ۱۰۷۹ھ۔ ۱۰۸۰ھ۔ ۱۰۸۱ھ۔ ۱۰۸۲ھ۔ ۱۰۸۳ھ۔ ۱۰۸۴ھ۔ ۱۰۸۵ھ۔ ۱۰۸۶ھ۔ ۱۰۸۷ھ۔ ۱۰۸۸ھ۔ ۱۰۸۹ھ۔ ۱۰۹۰ھ۔ ۱۰۹۱ھ۔ ۱۰۹۲ھ۔ ۱۰۹۳ھ۔ ۱۰۹۴ھ۔ ۱۰۹۵ھ۔ ۱۰۹۶ھ۔ ۱۰۹۷ھ۔ ۱۰۹۸ھ۔ ۱۰۹۹ھ۔ ۱۱۰۰ھ۔ ۱۱۰۱ھ۔ ۱۱۰۲ھ۔ ۱۱۰۳ھ۔ ۱۱۰۴ھ۔ ۱۱۰۵ھ۔ ۱۱۰۶ھ۔ ۱۱۰۷ھ۔ ۱۱۰۸ھ۔ ۱۱۰۹ھ۔ ۱۱۱۰ھ۔ ۱۱۱۱ھ۔ ۱۱۱۲ھ۔ ۱۱۱۳ھ۔ ۱۱۱۴ھ۔ ۱۱۱۵ھ۔ ۱۱۱۶ھ۔ ۱۱۱۷ھ۔ ۱۱۱۸ھ۔ ۱۱۱۹ھ۔ ۱۱۲۰ھ۔ ۱۱۲۱ھ۔ ۱۱۲۲ھ۔ ۱۱۲۳ھ۔ ۱۱۲۴ھ۔ ۱۱۲۵ھ۔ ۱۱۲۶ھ۔ ۱۱۲۷ھ۔ ۱۱۲۸ھ۔ ۱۱۲۹ھ۔ ۱۱۳۰ھ۔ ۱۱۳۱ھ۔ ۱۱۳۲ھ۔ ۱۱۳۳ھ۔ ۱۱۳۴ھ۔ ۱۱۳۵ھ۔ ۱۱۳۶ھ۔ ۱۱۳۷ھ۔ ۱۱۳۸ھ۔ ۱۱۳۹ھ۔ ۱۱۴۰ھ۔ ۱۱۴۱ھ۔ ۱۱۴۲ھ۔ ۱۱۴۳ھ۔ ۱۱۴۴ھ۔ ۱۱۴۵ھ۔ ۱۱۴۶ھ۔ ۱۱۴۷ھ۔ ۱۱۴۸ھ۔ ۱۱۴۹ھ۔ ۱۱۵۰ھ۔ ۱۱۵۱ھ۔ ۱۱۵۲ھ۔ ۱۱۵۳ھ۔ ۱۱۵۴ھ۔ ۱۱۵۵ھ۔ ۱۱۵۶ھ۔ ۱۱۵۷ھ۔ ۱۱۵۸ھ۔ ۱۱۵۹ھ۔ ۱۱۶۰ھ۔ ۱۱۶۱ھ۔ ۱۱۶۲ھ۔ ۱۱۶۳ھ۔ ۱۱۶۴ھ۔ ۱۱۶۵ھ۔ ۱۱۶۶ھ۔ ۱۱۶۷ھ۔ ۱۱۶۸ھ۔ ۱۱۶۹ھ۔ ۱۱۷۰ھ۔ ۱۱۷۱ھ۔ ۱۱۷۲ھ۔ ۱۱۷۳ھ۔ ۱۱۷۴ھ۔ ۱۱۷۵ھ۔ ۱۱۷۶ھ۔ ۱۱۷۷ھ۔ ۱۱۷۸ھ۔ ۱۱۷۹ھ۔ ۱۱۸۰ھ۔ ۱۱۸۱ھ۔ ۱۱۸۲ھ۔ ۱۱۸۳ھ۔ ۱۱۸۴ھ۔ ۱۱۸۵ھ۔ ۱۱۸۶ھ۔ ۱۱۸۷ھ۔ ۱۱۸۸ھ۔ ۱۱۸۹ھ۔ ۱۱۹۰ھ۔ ۱۱۹۱ھ۔ ۱۱۹۲ھ۔ ۱۱۹۳ھ۔ ۱۱۹۴ھ۔ ۱۱۹۵ھ۔ ۱۱۹۶ھ۔ ۱۱۹۷ھ۔ ۱۱۹۸ھ۔ ۱۱۹۹ھ۔ ۱۲۰۰ھ۔ ۱۲۰۱ھ۔ ۱۲۰۲ھ۔ ۱۲۰۳ھ۔ ۱۲۰۴ھ۔ ۱۲۰۵ھ۔ ۱۲۰۶ھ۔ ۱۲۰۷ھ۔ ۱۲۰۸ھ۔ ۱۲۰۹ھ۔ ۱۲۱۰ھ۔ ۱۲۱۱ھ۔ ۱۲۱۲ھ۔ ۱۲۱۳ھ۔ ۱۲۱۴ھ۔ ۱۲۱۵ھ۔ ۱۲۱۶ھ۔ ۱۲۱۷ھ۔ ۱۲۱۸ھ۔ ۱۲۱۹ھ۔ ۱۲۲۰ھ۔ ۱۲۲۱ھ۔ ۱۲۲۲ھ۔ ۱۲۲۳ھ۔ ۱۲۲۴ھ۔ ۱۲۲۵ھ۔ ۱۲۲۶ھ۔ ۱۲۲۷ھ۔ ۱۲۲۸ھ۔ ۱۲۲۹ھ۔ ۱۲۳۰ھ۔ ۱۲۳۱ھ۔ ۱۲۳۲ھ۔ ۱۲۳۳ھ۔ ۱۲۳۴ھ۔ ۱۲۳۵ھ۔ ۱۲۳۶ھ۔ ۱۲۳۷ھ۔ ۱۲۳۸ھ۔ ۱۲۳۹ھ۔ ۱۲۴۰ھ۔ ۱۲۴۱ھ۔ ۱۲۴۲ھ۔ ۱۲۴۳ھ۔ ۱۲۴۴ھ۔ ۱۲۴۵ھ۔ ۱۲۴۶ھ۔ ۱۲۴۷ھ۔ ۱۲۴۸ھ۔ ۱۲۴۹ھ۔ ۱۲۵۰ھ۔ ۱۲۵۱ھ۔ ۱۲۵۲ھ۔ ۱۲۵۳ھ۔ ۱۲۵۴ھ۔ ۱۲۵۵ھ۔ ۱۲۵۶ھ۔ ۱۲۵۷ھ۔ ۱۲۵۸ھ۔ ۱۲۵۹ھ۔ ۱۲۶۰ھ۔ ۱۲۶۱ھ۔ ۱۲۶۲ھ۔ ۱۲۶۳ھ۔ ۱۲۶۴ھ۔ ۱۲۶۵ھ۔ ۱۲۶۶ھ۔ ۱۲۶۷ھ۔ ۱۲۶۸ھ۔ ۱۲۶۹ھ۔ ۱۲۷۰ھ۔ ۱۲۷۱ھ۔ ۱۲۷۲ھ۔ ۱۲۷۳ھ۔ ۱۲۷۴ھ۔ ۱۲۷۵ھ۔ ۱۲۷۶ھ۔ ۱۲۷۷ھ۔ ۱۲۷۸ھ۔ ۱۲۷۹ھ۔ ۱۲۸۰ھ۔ ۱۲۸۱ھ۔ ۱۲۸۲ھ۔ ۱۲۸۳ھ۔ ۱۲۸۴ھ۔ ۱۲۸۵ھ۔ ۱۲۸۶ھ۔ ۱۲۸۷ھ۔ ۱۲۸۸ھ۔ ۱۲۸۹ھ۔ ۱۲۹۰ھ۔ ۱۲۹۱ھ۔ ۱۲۹۲ھ۔ ۱۲۹۳ھ۔ ۱۲۹۴ھ۔ ۱۲۹۵ھ۔ ۱۲۹۶ھ۔ ۱۲۹۷ھ۔ ۱۲۹۸ھ۔ ۱۲۹۹ھ۔ ۱۳۰۰ھ۔ ۱۳۰۱ھ۔ ۱۳۰۲ھ۔ ۱۳۰۳ھ۔ ۱۳۰۴ھ۔ ۱۳۰۵ھ۔ ۱۳۰۶ھ۔ ۱۳۰۷ھ۔ ۱۳۰۸ھ۔ ۱۳۰۹ھ۔ ۱۳۱۰ھ۔ ۱۳۱۱ھ۔ ۱۳۱۲ھ۔ ۱۳۱۳ھ۔ ۱۳۱۴ھ۔ ۱۳۱۵ھ۔ ۱۳۱۶ھ۔ ۱۳۱۷ھ۔ ۱۳۱۸ھ۔ ۱۳۱۹ھ۔ ۱۳۲۰ھ۔ ۱۳۲۱ھ۔ ۱۳۲۲ھ۔ ۱۳۲۳ھ۔ ۱۳۲۴ھ۔ ۱۳۲۵ھ۔ ۱۳۲۶ھ۔ ۱۳۲۷ھ۔ ۱۳۲۸ھ۔ ۱۳۲۹ھ۔ ۱۳۳۰ھ۔ ۱۳۳۱ھ۔ ۱۳۳۲ھ۔ ۱۳۳۳ھ۔ ۱۳۳۴ھ۔ ۱۳۳۵ھ۔ ۱۳۳۶ھ۔ ۱۳۳۷ھ۔ ۱۳۳۸ھ۔ ۱۳۳۹ھ۔ ۱۳۴۰ھ۔ ۱۳۴۱ھ۔ ۱۳۴۲ھ۔ ۱۳۴۳ھ۔ ۱۳۴۴ھ۔ ۱۳۴۵ھ۔ ۱۳۴۶ھ۔ ۱۳۴۷ھ۔ ۱۳۴۸ھ۔ ۱۳۴۹ھ۔ ۱۳۵۰ھ۔ ۱۳۵۱ھ۔ ۱۳۵۲ھ۔ ۱۳۵۳ھ۔ ۱۳۵۴ھ۔ ۱۳۵۵ھ۔ ۱۳۵۶ھ۔ ۱۳۵۷ھ۔ ۱۳۵۸ھ۔ ۱۳۵۹ھ۔ ۱۳۶۰ھ۔ ۱۳۶۱ھ۔ ۱۳۶۲ھ۔ ۱۳۶۳ھ۔ ۱۳۶۴ھ۔ ۱۳۶۵ھ۔ ۱۳۶۶ھ۔ ۱۳۶۷ھ۔ ۱۳۶۸ھ۔ ۱۳۶۹ھ۔ ۱۳۷۰ھ۔ ۱۳۷۱ھ۔ ۱۳۷۲ھ۔ ۱۳۷۳ھ۔ ۱۳۷۴ھ۔ ۱۳۷۵ھ۔ ۱۳۷۶ھ۔ ۱۳۷۷ھ۔ ۱۳۷۸ھ۔ ۱۳۷۹ھ۔ ۱۳۸۰ھ۔ ۱۳۸۱ھ۔ ۱۳۸۲ھ۔ ۱۳۸۳ھ۔ ۱۳۸۴ھ۔ ۱۳۸۵ھ۔ ۱۳۸۶ھ۔ ۱۳۸۷ھ۔ ۱۳۸۸ھ۔ ۱۳۸۹ھ۔ ۱۳۹۰ھ۔ ۱۳۹۱ھ۔ ۱۳۹۲ھ۔ ۱۳۹۳ھ۔ ۱۳۹

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ عالمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فیضان النبی صاحب رامپوری سے پڑھیں شمس العلماء مولانا عبدالحق صاحب خیر آبادی جب رامپور شریف لائے تو بالاستیعاب مقبول کی کتابیں ان سے تمام کیں کتب وینیات میں مولانا ارشد حسین رامپوری سے استفادہ کیا بعض کتابیں مولانا مفتی سید اللہ صاحب مراد آبادی سے بھی پڑھیں۔ حدیث میں صلاح ستہ وغیرہ کی سند مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی سے حاصل کی۔ مولانا فضل الرحمن کو حضرت شاہ عبدالعزیز سے بلا واسطہ سند ملی تھی کہتے ہیں شمس العلماء خیر آبادی کو آپ پر اس قدر اعتماد تھا کہ بعض اپنے طلباء کو آپ کے سپرد کر دیتے تھے۔ ۱۳۱۹ھ میں شمس العلماء نے اعلیٰ حضرت بندگان حضور پر نور ہزار ہائے نوابیہ حجۃ الوداع علیہا صاحب بہادر خلد اللہ ملکہ کے حضور میں مدرسۃ العالمیہ کے مدرسین کو بغرض امتحان پیش کیا۔ جب صاحب ترجمہ کی اپنی آئی تو آپ نے قاضی مبارک کا یہ مقام الکلیۃ والجزائریۃ قیل صفۃ الحام الخ کی پوری عبارت پڑھ کر اس شان سے تقریر تحقیق کی کہ شمس العلماء حضور میں عرض کرنے لگے کہ قاضی پڑھانا اس کو کہتے ہیں شمس العلماء نے ایسے الفاظ غالباً اور کسی کے لیے کبھی نہ کہے ہونگے۔ بیس سال تک مدرسہ عالیہ میں نہایت محنت و خوبی کے ساتھ درس دیا۔ مدرسہ عالیہ کے مدرسین اکثر آپ ہی کے شاگرد ہیں۔ سلسلہ تدریس میں ہزاروں ہی آپ کے شاگرد ہوئے ہیں۔ تقریباً ہندوستان کے دینی مدارس میں ایسی جگہ کم ہوگی جہاں بالواسطہ یا بلاواسطہ آپ کا کوئی شاگرد نہ ہو۔ ۱۳۲۰ھ میں رئیس اعظم راندیر ضلع سورت نے آپ کو بڑے اعزاز و اصرار کے ساتھ طلب کیا۔ علماء کی ایک جماعت نے دس ہزار کے مجمع کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ وعظ کا جلسہ ہوا علماء نے اس جلسہ میں شمس العلماء کا خطاب دیا۔ یہ قومی خطاب شاہی خطابوں سے کہیں زیادہ وقعت رکھتا ہے۔ مولانا کو پڑھانے کا اس قدر شوق تھا کہ تصانیف کی طرف مطلق توجہ نہ کی۔ تاہم بعض مختص شاگردوں کے اصرار سے حاشیہ افق البین بشریح قاضی مبارک مع منہیات۔ شرح میرزا ہر سالہ مع منہیات۔ شرح جلال اللہ شرح حکمت البین مثنیٰ التکریر کی دو تقریریں۔ ایک مفصل دوسری مختصر تالیف کیں۔ حاشیہ میرزا ہد کے سوا سب کتابیں ناقام ہیں۔ کوئی تالیف طبع بھی نہیں ہوئی ہے۔ انتقال سے تقریباً دو سال قبل ریاست اہم پور میں مبتلا رہ					

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		میں سچی بلیغ کرتے ہیں اور ہر کچا چالیس برس شب کو آرام نہیں کیا۔ مدت العمر میں رات و دن کے فرائض کبھی فوت نہیں ہوئے۔ عقبات عالیہ کی زیارت کو قشربین لے گئے۔ اور وہیں ایک ہزار چالیسین ۱۰۳ ہجری میں انتقال ہوا۔ نجف اشرف میں مدفون ہوئے۔ ملا عبد اللہ کرمانی نے تاریخ وفات کا مادہ اس طرح لکھا ہے (عروس علم و دین راجدہ داماد) اس کتاب کے علاوہ قبسات و جذبات وغیرہ بھی ان کے تصنیفات میں ہیں۔ (تذکرہ نصیر آبادی وغیرہ)					
	۲۰۴	الحق المبین فی شرح الافاق المبین	مولوی ظہور حسین بن مولوی نیاز اللہ بن مولوی عظمت اللہ بن مولوی رحمت علی جہڑی راہپوری المتوفی ۱۳۳۲ھ	۳۳۳ھ	فتلی	۵۱	
		تقطیع کتابت ۱۰۷۵ھ۔ انچھ سطور انیس خط تعلیق مسمولی۔ کاغذ فلس کیپ۔ مواضع نے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا ہے۔ افق المبین جو میر باقر داماد متوفی ۱۳۳۵ھ کی مشہور کتاب ہے۔ اس کے صرنا و صورت ابتدائی کی شرح ہے توین استناری سے شروع ہو کر بحسن و جل کے اس قول تک فی الماحول الاول الی الوحده الحتمۃ ایک شرح لکھی ہے شرح مغفیر و مبرور نے جس قدر بھی لکھا ہے بڑے ربط و ضبط اور تحقیق سے کام کیا ہے عبارت ابتدائی صفحہ اول سبحان اللہ رب العالمین فاطر السموات والافاق المبین عبارت ختم صفحہ ۱۵۱ میں فیہا شانئۃ اکثرۃ۔ مولانا محشی کی ولادت ۱۳۳۵ھ ہجری راہپور میں ہوئی اپنے والد سے فارسی کی تکمیل کے بعد مولانا امجد حسین صاحب راہپوری سے صرف و نحو اور معقول کی ابتدائی کتابیں مولوی عبد العلی صاحب راہپوری مولوی					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ عالمی	تعداد صفحات	کیفیت
		چار صفحہ کا رسالہ ہی یہ رسالہ بھی فن تاریخ کے مجموعہ نمبری (۴۴) صفحہ ۲۴۵ پر مجلد ہی عقل کی ماہیت و حقیقت اور اس کے محل وغیرہ سے بحث کی گئی ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۴۵۔ الحسن للہ الذی تاهب فی بعداء المورہیتہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۷۔ وقع الفراق فی وقت الضحیٰ یوم العطار (مؤلف رسالہ کا نام اور حال محقق نہیں ہوا)					
۴۳۸۲	۳۰۳	الافق المبین	علامہ سید محمد باقر الملقب بابا مادی شمس الدین محمد الحسینی المتوفی ۱۰۴۰ھ	۱۰۳۹ھ	۹۳۳		
		تقطیع کتابت الہدایہ ۱۰۳۳ھ۔ انچھ سطور گیارہ خط متعلیق اوسط ورجہ کا۔ کاغذ احمد آبادی۔ میراج حسن خوشنویس ملازم کتب خانہ ہذا اس کے کاتب ہیں۔ اوراق پر کہیں کہیں کرم خوردگی دیکھی جاتی ہے۔ فن حکمت کی مشہور ترین اول کتاب ہے دو نسخے خوش خط و غیر خوش خط۔ اس کتاب کے نمبر ۱۲ و نمبر ۱۳ پر بھی درج ہیں نسخہ ہذا کا منقول عنہ بھی قدیمی نسخہ ہے۔ آغاز صفحہ اول تلویح استنساہی عسین ان اثبتک۔ خاتمہ صفحہ ۹۳۳ انا لا لغنی بهذا۔ میر باقر و اماد میر آمد علماء روزبرہ فضلا و یرثون النسب۔ شیخ المحققین علی بن عبد العال کے نو اسے۔ استر آباد کے رہنے والے تھے صغر سنی میں مشہد مندس چلے گئے اور اسی مشہرک مقام میں تھوڑے زمانہ میں کتاب علوم سے فراغت حاصل کی۔ اکثر علوم حکمت کلام۔ ریاضی۔ طب۔ فقہ تفسیر۔ حدیث وغیرہ میں۔ فاضل عظیم الشان مانے جاتے ہیں شاہ صفی صفوی کے دربار میں جلیل فضلا سے ممتاز تھے۔ اپنے زمانہ کے اکثر علماء سے مباحثات و مناظرات کا اتفاق رہتا۔ نظم کلام پر بھی بڑی قدرت رکھتے۔ اشراق تخلص تھا۔ بہت سے فارسی اشعار ان کے مشہور اور زبان زد ہیں۔ بڑے عابد و زاہد اور صفات حمیدہ کے ساتھ متصف تھے۔ تصنیف و تخریر					

نمبر ترتیب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	نسخہ تصنیف یا قلمی	تجدد و صفحہ	کیفیت
							اور مسائل صوبہ کو نہایت توضیح و تسہیل کے ساتھ سلجھا دیا ہے کندی نے صد ہا کتابیں بڑی بھونٹی تباہ علوم و فنون فلسفہ ریاضی ہیئت ہندسہ نجوم ادب منطق علم المرایا و المناظر اختصار لاب ماہیت علم و اقسام علم وغیرہ میں تالیف و تصنیف کی ہیں جن کا مفصل بیان موصوفہ تفصیل ہے اخبار الحکماء میں جامہ مصنفات کی پوری تفصیل لکھی ہے کندی کے یہاں شاگردوں اور کاتبین کی بڑی جماعت تھی تمام شاگردوں میں چار زبردست اور مشہور شاگرد یہ ہیں جنسویہ فطویہ سلویہ رجویہ کندی کا سال وفات محقق نہیں ہے ۱- اخبار العلماء یا اخبار الحکماء
		رسالہ فی بقاء النفس	خواجہ نصیر الدین محمد بن محمد حسن الطوسی اشعری	ابتدائی ۶۷۲ھ و قیل ۶۷۹ھ	نسخہ		
							یہ رسالہ بھی چار صفحات سے کچھ زیادہ ہے فن تاریخ میں مجموعہ نمبری (۴۴۰) صفحہ ۲۳۲ پر مجلد ہے اس مختصر رسالہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ قہار بدن سے نفس ناطقہ قائم نہیں ہوتا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۳۲ اقوال الموجودات ینقسم الخ خاتمہ صفحہ ۲۳۵ علیہ توکل والیہ انذیب محقق طوسی کا ترجمہ فن ارادہ عربی نمبر (۱۶۳) پر تحریر ہے
		رسالہ فی النفس	لم اقف				
							تقریباً پانچ صفحہ کا رسالہ ہے فن تاریخ کے مجموعہ نمبری (۴۴۰) صفحہ ۲۳۵ پر مجلد ہے اس رسالہ طالیس کے کام کا اختصار ہے نفس ناطقہ کے متعلق بحث کی گئی ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۳۵ جو اصح کتاب اس رسالہ طالیس خاتمہ صفحہ ۲۴۴ اللهم اعط سر و یت جلالک و جلالک (مؤلف نے اپنا نام نہیں لکھا)
		رسالہ فی اہتیل	لم اقف				



نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطابق دستخطی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>مختصرات اور عم بزگوار ملا محمد حسین اور مولانا عبد القدوس مفتی ظہور اللہ سے بقیہ کتب درسیہ کو تمام کیا۔</p> <p>فراع تحصیل کے بعد تکمیل تحقیق علوم اور مشغلہ تدریس طلباء میں ساری عمر کو بسر کر دیا۔ تالیف و تصنیف کے ساتھ</p> <p>بھی طبیعت کو پوری مناسبت تھی۔ آپ کے مصنفات کے اسلوب یہ ہیں۔ نقاش الملکوت شرح مسلم القنوت تفسیر</p> <p>معدن الجواہر حاشیہ ہدایہ حاشیہ علی حاشیہ کمالیہ شرح عقائد جلالیہ حاشیہ زوائد ثلثہ۔ حاشیہ صدر</p> <p>حاشیہ نایۃ العلوم۔ تذکرۃ المیزان۔ مکملہ شرح سلم ملا احمد عبد الحق۔ مکملہ شرح سلم ملا حسن۔ رسالہ تشکیک کشف اللام</p> <p>فی خصاص سید الارباب۔ مرآۃ المؤمنین و تنبیہ الغافلین فی مناقب آل سید المرسلین۔ آداب السلاطین</p> <p>رسالہ عمدۃ الوسائل۔ رسالہ اغصان اربعہ۔ و سبب ماہ صفر سال بارہ سو ستر (۱۲۶۰) ہجری۔ میں اس دارالافتاء</p> <p>سے کوچ فرمایا۔ (تذکرۃ العلما وغیرہ)</p>
	رسالہ فی العقل والنفس	الحکیم ابو یوسف یعقوب	بن اسحاق کندی			
						<p>مختصر رسالہ تقریباً چار صفحات کا ہے۔ فن تاریخ کے مجموعہ نمبر (۲۴) صفحہ ۲۳۳ پر علامہ سی اس رسالہ میں حقیقت نفس</p> <p>اور اہمیت عقل سے فلاسفہ کے طریق پر اجالا بحث کی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۳۳ سودک اللہ لدک</p> <p>الحق عبارت ختم صفحہ ۲۳۹ والصلو علی محمدی وآلہ اجمعین۔</p> <p>کندی حکمای اسلام میں ملک عرب کا نامور فیلسوف اور شاہان عرب کی اولاد سے ہے اس کے جد اعلیٰ اشعث</p> <p>بن قیس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی ہیں اشعث بن قیس قبول اسلام سے پہلے کندہ کے بادشاہ</p> <p>تھے اس کا باپ خلیفہ مدی اور خلیفہ رشید عباسی کے عہد میں کوفہ کا حاکم تھا کندی بصرہ میں پیدا ہوا۔ اور وہیں</p> <p>ابتدائی پرورش پائی تحصیل علم کا شوق بصرہ سے بغداد لے گیا۔ وہاں علم و ادب کے سرچٹوں سے سیراب ہوا۔</p> <p>طب۔ فلسفہ منطوق۔ علم حساب۔ ہندسہ۔ ہیئت۔ نجوم وغیرہ میں پوری پوری مہارت رکھتا تھا۔ اہل اسلام میں</p> <p>بہت بڑا فیلسوف اور کتا و زمانہ مانا گیا ہے حکما کی بہت سی کتابوں کا اس طرح ترجمہ کیا ہے کہ مقامات مشککہ</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		واجب الوجود کے متعلق دلائل عقلیہ و نقلیہ بیان کیے گئے ہیں۔ چار مقاصد پر رسالہ کو مرتب کیا ہے عبارت ابتدائی صفحہ ۳۰۔ الحمد للہ اکاخذ الفرد الصمد۔ خاتمہ صفحہ ۳۶۔ وسموہ اعمالہ والحمد للہ سب العالمین۔	امام مروزی۔ شیخ وقت۔ مقدم فقہائے شافعیہ امام کبیر تسلیم کیے گئے ہیں۔ ابی بکر قتال کے نامور اور ممتاز تلامذہ میں اور ابی علی الشیبی کے واد تھے۔ نو خط بہت زیادہ رکھتے۔ علاوہ دیگر علوم کے فن حدیث کے بھی ماہر تھے۔ بہت سے لوگوں نے اُن سے فقہ حاصل کیا۔ مال و ثروت میں بھی بڑے ہوئے تھے۔ خضران کے جد علی کا نام ہے۔ اسی مناسبت سے خضری مشہور ہوئے۔ ابن خلکان میں ان کا سال وفات اس عبارت کے ساتھ لکھا ہے۔ وتوفی فی عیش الثمانین۔ والثلثمائۃ۔ جس کا مطلب ظاہراً مفہوم نہیں ہوا۔ علامہ سبکی نے طبقات الشافعیہ میں ان کا ترجمہ لکھنے کے بعد سال وفات کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔				
۳۶۲۵	۲۰۲	حاشیۃ الصدر	الفاضل المستغنی عن شمار الافواہ المولوی ولی اللہ بن ملا حبیب اللہ بن ملا محب اللہ لکھنوی المیتوفی سنہ ۱۲۰۰ ہجری	۱۲۳۹ھ	مطبوعہ نو لکھنؤ ۱۸۸۵ء	۳۳۱	
		صدر الجوف حکمت کی مشہور اور وسی کتاب ہے۔ اُس کے فن اول چرب قدر کہ درس میں ہے۔ محشی علامہ نے نہایت خوبی کے ساتھ تحریف کیا ہے۔ متعلین و تعلین دونوں کے واسطے بید مفید ہے عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ ونستعین بقضائہ۔	فاضل محشی۔ نامور اور متبرہ علماء فرقہ حنفی میں ہیں۔ گیارہ سو بیسی ہجری میں آپ کا تولد ہوا۔ اپنے والد ماجد سے				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سہ تصنیف	مجلد علمی	تقدیر و صفات	کیفیت
							<p>مطالعات نمبر ۲۲۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۳۵ کے ابتدائی حصہ پر ختم ہو۔ اس رسالہ میں ممکن وجہ کے متعلق تحقیق کی گئی ہو۔ ابتداء صفحہ ۲۲۰ قال الفیلوسف ابی نصر محمد بن محمد الفارابی العالم ینقسم خاتمہ صفحہ ۲۳۵ ونتائج العلوم للشیخ الفیلوسف الفاضل ابی نصر الفارابی قاری کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۱۶۹ پر تحریر ہو چکا۔</p>
		رفع اعلام الہدایۃ	لم یصح المؤلف ہاتھ				
							<p>شتر ہواں نمبر ۲۳۵ کے نصف حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۴۸ کے نصف حصہ پر ختم ہو۔ اس رسالہ میں قتل، قاتل، معقول وغیرہ کی تحقیق کی گئی ہو۔ ابتداء صفحہ ۲۳۵ فائدہ فی بیان ان التعلل۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۸ من الاسفار الاربعة (مؤلف رسالہ نے اپنے نام کی تصحیح نہیں کی)</p>
		رسالہ کبشی فی الارواح	سلطان الفضلاء ابو الفضائل محمد بن احمد الکبشی				
							<p>آٹھارہواں نمبر ۲۴۸ کے نصف آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۲۶۹ کے ختم پر ختم ہو۔ اس رسالہ میں اس کی تحقیق کی گئی ہو کہ ارواح بعد مفارقت بدن قابل مخاطبت ہیں یا کیا۔ ابتداء صفحہ ۲۴۸ الحمد للہ علی جنہ فی ذوالہ و صلواتہ علی النبی و آلہ خاتمہ صفحہ ۲۶۹ و علی النبی محمد و آلہ السلام۔ قاتل کبشی کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔</p>
		رسالہ خضریٰ فی اثبات واجب الوجود۔	الامام الکبیر ابو عبد اللہ محمد بن احمد الخضری الرقی من اعیان القرن الرابع				
							<p>ایکسواں نمبر ۲۸۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۶۸ پر ختم ہو۔ یہ اس مجموعہ کا آخری نمبر ہے اس رسالہ میں ثبوت</p>

نمبر مجموعہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ فی وصف العقول	شیخ الاشراق ابوالفتح یحییٰ بن حبش بن امیرک الملقب شهاب الدین السرویدی الحکیم المتوفی بجلب ۸۸۵ھ				
		تیسرا ہواں نمبر جو صفحہ ۱۸۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۸۱ پر ختم ہوا۔ اس سے قبل مجموعہ نمبر ۲۰۰ پر اس رسالہ کا ایک نسخہ کیفیت مضامین و ترجمہ مصنف تحریر ہو چکا ہو۔ فائزہ جہانک۔					
		رسالہ فی وجہ الحشوق	نصر المولف باسمہ				
		چوتھا ہواں نمبر جو صفحہ ۱۸۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۱۳ پر ختم ہوا۔ اس رسالہ میں حقیقت اور وجہ عشق کی تحقیق فلسفیانہ طور پر کی گئی ہے اسات فصول پر رسالہ منقسم ہوا۔ ابتداء صفحہ ۱۸۲ سے اسات استدلالت اللہ بابا عبد اللہ خانہ صفحہ ۲۱۳ سے حاد اللہ و مصملیا۔ مولف رسالہ کی تحقیق نہیں ہوئی۔					
		رسالہ فی فوائد متفرقہ	لم اکت				
		پندرہواں نمبر جو صفحہ ۲۱۳ کے آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۲۱۹ پر ختم ہوا ہو یہ درحقیقت کوئی رسالہ وغیرہ نہیں ہو لیکن کے مشابہ شئی کے متعلق کچھ تحقیق لکھی ہو۔ عبارت شروع صفحہ ۱۸۳ سے عن قولہ تعالیٰ لیس کے مشابہ شئی خانہ صفحہ ۲۱۹۔ والہ الطیب بدین الطاہرات (جامع فوائد نے اپنا نام نہیں لکھا۔)					
		رسالہ ابو نصر الفارابی	اسلم الثانی الیم ابو نصر محمد بن محمد بن اوزاع بن طرخان الفارابی الترمذی المتوفی ۳۲۹ھ				

نمبر موجد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ملتقطا من رساله ابن العسج ہندو	المصیر المختب من اسمہ				
		گیارہواں نمبر ہو صفحہ ۱۵۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۶۲ کی ابتدائی سطر پر ختم ہو مختصر رسالہ ہے۔ اس میں فضلاء ماہرین کے کلام سے کچھ انتخابات جمع کیے ہیں زیادہ حصہ ابوالفتح علی بن حسین بن ہندو کے کلام سے ملتقط کیا ہے ابتداء کلام صفحہ ۱۵۵۔ ملتقاطات من الرسالة المشوقة لابن الفصح ہند ووفیه فصول رختامہ صفحہ ۱۶۲ اما یقولون بالفساد۔					
		رسالہ ثابت بن قره	الحکیم ابو الحسن ثابت بن قرہ بن مروان بن ثابت بن کریار بن ہاشم الحرقانی الصابی المتوفی  ۵۲۸۰ھ				
		بارہواں نمبر ہو صفحہ ۱۶۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۷۵ کے سطر اول پر ختم ہو اس رسالہ میں چند مسائل حکمیہ کو ارسطو وغیرہ کے اقوال سے لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۶۲ مسئلہ ما یا مال الحکم فی تموز خاتمہ صفر ۱۹۴۰ والہ علیہما السلام مصنف کا ترجمہ اسی فن میں نمبر پروج ہے۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ یا دستی	تعداد صفحات	کیفیت
		حکامہ متقدمین کے کتب و اقاویل پر پوری پوری نظر و اطلاع رکھتا۔ اس طور کی اکثر کتابوں کی شرح لکھی ہے جالینوس کی کتب طب پر بھی نفیس تحریریں تحریر کی ہیں تصنیف و تالیف پر بڑی قدرت حاصل تھی۔ تعلیم نفیس کے متعلق خاص ملکہ رکھتا۔ بڑے بڑے نامور اور معروف لوگ اس کی شاگردی میں داخل ہیں۔ ابن بطالان جس کا نام مختار بن الحسن بن عبدون ہے ابو الفرج ہی کا شاگرد ہے چار سو بیس ہجری کے بعد تک اس کا زندہ رہنا بیان کیا گیا ہے بعض کا قول ہے کہ چار سو <sup>۳۳۵</sup> سن میں ہجری میں اس کی رحلت ہوئی (اخبار العلماء باخبار الحکماء)					
		الرسالۃ فی سیرۃ الشیخ	علامہ ابو عبیدہ عبد الوہد البحرانی				
		نواں نمبر جو صفحہ ۱۳۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳۰ پر ختم ہوا ہے اس رسالہ کا تعلق فن تاریخ سے ہے۔ فن تاریخ میں نمبر ۲۵ پر تحریر کیا گیا					
		رسالۃ الحدود	الشیخ الرئیس ابی علی امین بن عبد اللہ الشہیر ابن سینا المتوفی ۳۲۸ھ				
		دسواں نمبر جو صفحہ ۱۳۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۵۵ کے ابتدائی حصہ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں اکثر اشیاء مثل عقل نفس صورتہ۔ حیوئے۔ آدہ۔ عناصر۔ طبیعت۔ وغیرہ کے تعریفات بیان کیے ہیں۔ ابتدا صفحہ ۱۳۰ اما بعد فان اصد قائی سالونی۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۵ تعالیٰ عما یقولون الظالمون علواً کبیراً ایک سالہ اسی نام اور اسی مصنف کی تصنیف سے فن متفرق مجموعہ ہجری میں بھی مجلد ہے جو تقریباً ایک ورق کا ہوگا یہ رسالہ رسالۃ الحدود و مسطورہ بالا کے غیر ہے ظاہر الشیخ الرئیس کے علاوہ کسی اور شخص کا مولفہ ہو غلطی سے کاتب نے شیخ کی طرف منسوب کر دیا ہے (شیخ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۳۱۸ کے تحت میں تحریر ہے۔)					

نمبر موجد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مقتضی	میلاد یا قلمی	تقدیر و صفات	کیفیت
		رسالہ فی الکمال الخاص بنو ع الافسان	ابو یلیان حنین طاہر بن ہرام السجستانی من اعیان القرآن الساج				
		چھٹا نمبر جو صفحہ ۸۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳۳ کے اقل حصہ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں خصائص انسانی کا ذکر ہو ابتداء صفحہ ۸۹۔ الحمد للہ فائق حبیبہ ظلمۃ العدم۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۳ والہ الطاہرین۔ (اسی نمبر کے شروع میں ابی سلیمان سجستانی کا ترجمہ تحریر ہو چکا)					
		الرسالة فی المسائل الطبیعیۃ	لم یصرح المؤلف باسمہ				
		ساتواں نمبر جو صفحہ ۱۳۳ کے نصف حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۷۰ کے تقریباً دو تہ حصہ پر ختم ہو مختصر رسالہ ہے۔ بعض مسائل طبعیہ کے متعلق مولف رسالہ سے استفسار کیا گیا تھا۔ مولف نے اس رسالہ میں پہلے مسئلہ مستفسرہ کی تقریر لکھ کر جواب شافی لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۰۳۔ اما الجواب عن المسائل التي اثرت خاتمہ صفحہ ۱۷۰ والہ الطیبین الطاہرین۔ (مولف رسالہ کا حال نہیں معلوم ہوا)					
		تعلیق ابی العسریج	فیلسوف عصرہ ابو الفرج عبد اللہ بن الطیب العراقی المتوفی ببغداد ۳۳۵ھ				
		اٹھواں نمبر جو صفحہ ۱۷۰ کے آخری حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۷۰ کے ابتدائی حصہ پر ختم ہوا ہے بہت مختصر بیان تقریباً ڈیڑھ صفحہ پر ہے۔ قوت دہر کے متعلق اختصار و اجمال کے ساتھ بحث کی ہے۔ آغاز صفحہ ۱۷۰ ان القوا الدہاکۃ علی الاطلاق ضربین۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۰ مفصلۃ مشروحہ آبوالفتح۔ مذہباً عیسائی۔ مسکن عراقی تھا۔ فن طب کا مشہور ماہر اور فلسفہ میں وسیع العلم شخص مانا جاتا ہے۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ابن الخمار۔ بغداد کا رہنے والا۔ مذہباً عیسائی۔ فن طب کا ماہر۔ اسرار طب کا واقف منطق اور فلسفہ میں فاضل بے بدل۔ یحییٰ بن و ذکی۔ فنون عقلیہ میں سیکھے بن عدی کا ممتاز شاگرد تھا۔ مترجم بھی بہت اچھا تھا کئی کتابیں سریانی زبان کی عربی میں اس نے ترجمہ کی ہیں۔ تین سو اکیس (۱۳۲۵ھ) ہجری میں پیدا ہوا۔ سال وفات اس کا معلوم نہیں ہوا۔ فن حکمت وغیرہ میں قابل قدر تصانیف اس کے موجود ہیں۔ کتاب الیسوی (ایک مقالہ) کتاب الوفاق بین قول الفلاسفۃ والنصارے۔ تین مقالہ۔ کتاب تفسیر ایسا غیبی مشرح۔ کتاب تفسیر ایسا غیبی مختصر کتاب الصمدین۔ والصدائق (ایک مقالہ) کتاب سیرۃ الفیلسوف (ایک مقالہ) کتاب فی الآثار الخلیہ فی الجود (ایک مقالہ) جن کتابوں کا سریانی زبان سے عربی میں ترجمہ کیا ہے ان کے اسماء یہ ہیں۔ کتاب الآثار العلویہ (ایک مقالہ) کتاب مسائل ساؤ فرطس۔ کتاب فی الاخلاق (ایک مقالہ) وغیرہ ذلک (اخبار العلماء) باخبار الحكماء					
		المرسالۃ للشیخ الرئيس فی جواب ابی ریحان بیرونی	الشیخ الرئيس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا المتوفی ۴۳۸ھ				
		پانچواں نمبر ہے۔ صفحہ ۵۲ کے آخری حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۵۹ کے شروع صفحہ پر تمام ہوا ہے۔ اس رسالہ میں شیخ نے ابو ریحان بیرونی متوفی ۴۴۸ھ کے کچھ سوالات کے جوابات لکھے ہیں۔ پہلے بیرونی کا بعینہ سوال لکھا اس کے تحت میں جواب لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۵۲ ہذا رسالۃ للشیخ الرئيس ابی علی الحسین الی قول فی جواب مسائل۔ خاتمہ صفحہ ۵۹۔ والعون وعلیہ التکلون۔ (شیخ کا ترجمہ فقیر عربی نمبر ۳۱۸ کے تحت میں تحریر ہے)					



نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>ماہر تھا۔ اس کا سال ولادت اور تاریخ وفات معلوم نہیں ہوئی۔ متی بن یونس فصرانی سے بغداد میں اس نے علوم عقلیہ پڑھے ہیں۔ متی بن یونس ساتویں صدی کے اعیان میں ہے۔ ابویلیمان۔ ادب و شاعری میں بھی بہرہ وافر رکھتا تھا۔ نظم لطیف کہتا تھا۔ محمد الولہ فنا خسرو اس کی بجز تحکیم کرتا۔ اس کی آنکھ میں نقصان تھا۔ اسی وجہ سے لوگوں سے ملنا جلتا نہیں تھا۔ اپنے مکان ہی کے گوشہ میں رہتا۔ طالب علموں کے سوا اور لوگ اس کے پاس بہت کم آتے۔ اس کے مصنفات میں چند کتابیں معدود ہیں۔ رسالہ فی عراتب قوی الافسان شرح کتاب ارسطو طالیس۔ رسائل متعددہ فی فہن مختلفہ۔ مقالہ فی اجرام علویہ۔ (اخبار العلماء باخبار الحکماء)</p>
		رسالہ فی انقسام الصور	لم یصح المؤلف باسمہ				
							<p>تیسرا نمبر جو صفحہ ۱۳ کے آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۱۸ کے ختم پر ختم ہوا ہے مختصر رسالہ ہے۔ صور عقلیہ کے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۳ الحمد للہ رب العالمین۔ حمد الشاکرین۔ خاتمہ صفحہ ۱۸۔ والحمد للہ رب العالمین۔</p>
		مقالہ فی الآثار المتخینۃ فی الجو	الفاضل المنطقی ابوالخیر الحسن بن سواہ بن بابا بن بہرام المعروف بابن النخار بغدادی۔ المولود ۳۳۱ھ				
							<p>چوتھا نمبر جو صفحہ ۱۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۵۷ کے اول حصہ پر ختم ہوا ہے۔ آسمان و زمین کے درمیان (جہیں) انجرہ و ادخنہ سے جو اشیاء پیدا ہوتے ہیں جیسے قوس قزح۔ ہالہ۔ رعد۔ برق۔ وغیرہ ان تمام اشیاء کی پیدائش کی کیفیت اس رسالہ میں مذکور ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۹ قال ابوالخیر حسن بن سواہ لکانت الخ خاتمہ صفحہ ۵۷ والہ الطیبین الطاہرین۔</p>

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس قول کا نہایت پختہ دلائل سے رد کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۷۵۔ افلاطون بقول ابن تخیل۔ خاتمہ صفحہ ۳۱۲ ذلک الاقلیم واللہ اعلم بالصواب (افلاطون کا ترجمہ نمبر ۱۸۳ پر تحریر ہو چکا۔)					
۳۳۴۵	۲۰۱	مجموعہ رسائل حکیمہ	مصنفین مختلفین	تلمی	۳۷۸		
		تفصیل کتابت مع جدول ۱/۶ x ۱/۶ پتہ پتہ بطور ۱۶۔ جدول شجرت و نیکیوں۔ کاغذ کشمیری۔ خط نسخ اوسط درجہ کا کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ تمام اوراق پر کمر خورگی کا اثر ہے کہ کہیں کم کہیں زیادہ پیوند کاری سے بھی کوئی ورق خالی نہیں۔ ابتدائی صفحہ پر (ظفر مہدی موسوی) نام کی ہر چسپاں ہے۔ انیس رسائل مشروحہ تحت کا مجموعہ ہے۔ ابتدائی صفحہ میں۔ ابی سلیمان کے بعد۔ جستانی کی جگہ کاتب نے غلطی سے بخاری لکھ دیا ہے۔					
		المقالہ فی الاجرام العلویہ	ابو سلیمان محمد بن طاہر بن برہم البجستانی ایمان القرن السابع				
		پہلا نمبر ہے۔ صفحہ ابتدائی سے شروع ہو کر تقریباً ساتویں صفحہ کے نصف پر تمام ہو گیا ہے۔ اس مقابلہ میں ذکر کیا گیا ہے کہ اجرام علویہ کی طبیعت خامسہ ہے۔ اور وہ ذی نفس ہیں۔ ابتدا صفحہ اول۔ مقالہ ابی سلیمان۔ خاتمہ صفحہ محمد والہ اجمعین۔					
		المقالہ فی المحرک الاول	ایضاً				
		دوسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۷ کے نصف آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳ کے تقریباً دو تہ پر ختم ہوا ہے۔ اس مقالہ میں محرک اور متحرک اول سے بحث کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۷۔ مقالہ ابی سلیمان محمد بن طاہر البجستانی فی المحرک الاول خاتمہ صفحہ ۱۳۔ واللہ اجمعین الطیبین الطاہرین۔					
		ابی سلیمان اصلاً بجمستانی اور موطناً بغدادی ہے۔ علوم منطقہ میں بہت بڑا فاضل اور علوم حکمیہ میں زبردست					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ طاہر سہدانی	العارف اصمدانی بابا طاہر اہمدانی المعروف بعمراں				
		بآرزو اں نمبر ۱۹۲ صفحہ ۱۹۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۱۳ پر ختم ہوا ہے اس رسالہ کا تعلق تصوف سے ہے۔ فن ہلوک عربی میں بعد نمبر ۳۲۲ لکھا گیا۔					
		رسالہ اسول مع الایوبہ	المعلم الاول اربطاطین بن نیقوما جس بن ثناؤن المولود ۳۸۳ قبل مسیح علیہ السلام				
		تیسرے سوال نمبر ۲۱۳ صفحہ ۲۱۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۲۵ پر ختم ہوا ہے مختصر رسالہ ہے۔ چند سوال مختلف الشون لکھ کر ان کے جوابات لکھے ہیں۔ عبادت آغاز صفحہ ۲۱۵ سے۔ لہ صاف منکانت مرویتہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۵ والہ اجمعین۔					
		الزبرجد والیا قوت	ایضاً				
		چوتھے سوال نمبر ۲۲۵ صفحہ ۲۲۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۴۳ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں فوائد و رہنمائی کیے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۲۵ قال الواحد بدی العدد۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۳ وانصافہ فی الاشیاء۔					
		رسالہ فی الرو علی من قال	الحکم افلاطون بن ارسطون الیونانی احد اساطین الحکمتہ				
		پندرہواں نمبر ۲۴۵ صفحہ ۲۴۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۱۲ پر ختم ہوا ہے۔ یہ اس مجموعہ کا آخری نمبر ہے۔ کچھ لوگ اس کے قائل ہیں کہ انسان دوسرے حیوانات کی طرح مرنے کے بعد لاشی جھن ہو جاتا ہے۔ اس رسالہ میں افلاطون نے					

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تقداد و صفحہ	کیفیت
		ہاتھ اُن کے صحیح و سالم پائے۔ ہاتھ میں سوائے رومال کے اور کچھ بھی اُن کو نظر نہ پڑا اس قسم کے بہت سے شعبہ اُن کے ذریعے گہیں۔ اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ ان کے نسبت مشہور کیا گیا تھا کہ حکماء و متقدمین کے مسلک کے پیرو ہیں ان کے عقائد اہل حق کے خلاف ہیں۔ اسی بنا پر جب یہ حلب گئے ہیں تو عملانے ان کے قتل پر فتویٰ دیا۔ اور اس بارے میں سلطان صلاح الدین کو ایسا مشتعل کیا کہ اُس نے اپنے بیٹے ملک انطاہر والی حلب کو دمشق سے فرمان بھیجا کہ شہاب الدین کو فوراً قتل کر دیوے اور اُس کی باتیں سننے سے قطعاً احتراز کرے فرمان نہایت تاکید دی اور واجب التعمیل تھا۔ ملک انطاہر کو مجبور ہونا پڑا۔ شیخ کو بھی اس واقعہ کی اطلاع ہو گئی۔ خدا کی مرضی پر راضی ہو کر ملک انطاہر سے استدعا کی کہ میرے واسطے طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ مجھ کو سس کیا جاؤں اور آپ سے طعام بند کیا جاوے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ۵۔ رجب ۵۷۰ھ جب سرحد کی حالت میں رہا ہی ملک بقاء ہوئے۔ ان کے مصنفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔					
		التنقیحات فی اصول الفقہ۔ التلویحات۔ الہیاء کل۔ حکمت الاشراق۔ الرسالة الغریبۃ الغریبۃ۔ المطارحات۔ الخارج الاوارح الصاویۃ وغیر ذلک۔					
		شیخ نظم نہایت بلیغ اور اعلیٰ درجہ کی کہتے۔ ابن کے عربی اشعار بہت مشہور ہیں کہتے ہیں کہ جب شیخ کو اپنا مقبض تول ہوا محقق ہو گیا۔ تو اکثر یہ شعر پڑھا کرتے۔					
		ادی قدی اور ان دی					
		وہان دعی فہا ندی					
		(ابن خلکان وغیرہ)					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>بعض نے اسماء بعض نے ابوالفوج نام بتایا ہے صحیح یہ ہے کہ بچی نام شہاب الدین لقب ہے۔ بہ حکیم  عادم حکیمہ میں یگانہ۔ فنون فلسفہ میں یگانہ زمانہ تھا۔ اصول فہرہ کا ماہر بر علم و فن میں  کمال اعلیٰ درجہ کا فہم و فصیح زبردست عالم۔ عقل سے زیادہ علم رکھتا تھا۔ مباحثہ میں  کونی علم بر آئے ہو سکتا تھا۔ شافعی مذہب کا مقلد تھا۔ حکمت و اصول فقہ کو شہرہ مراۃ میں جو آذربائیجان  کے متعلقات سے ہے۔ شیخ محمد الدین حبیلی سے حاصل کیا علم سیمیا (شعبہ) میں بھی اس  کی بڑی شہرت تھی۔ اس علم میں بھی اس کو پوری پوری مہارت تھی عجیب و غریب حکایتیں اس کی  مشہور ہیں۔ ایک مرتبہ چند رفیقوں کے ساتھ دمشق سے سفر کیا۔ حبیب (قابول) جو حلب  کے راستہ میں ایک قریہ ہے پہنچے کچھ ترکمان چوپان بھیڑوں کا گالہ لیے جاتے تھے۔  ہمراہیوں نے بھیڑ کے گوشت کھانے کی خواہش ظاہر کی۔ شیخ نے کہا میکہ پاس صرف  دس درہم ہیں اس کی راس خسریدلو۔ رفقا نے ایک بھیڑ خسرید لی۔ خرید کر ابھی تھوڑی  دور چلے تھے کہ دوسرا ترکمان آیا اور کہنے لگا یہ راس بڑی ہے اتنی قیمت میں یہ نہیں  مل سکتی اس سے چھوٹی راس لیلید۔ شیخ کے رفقا اور ترکمان ہیں اس بارہ میں تو تو میں میں ہونے لگی  شیخ نے جب یہ حالت دیکھی تو ساتھیوں کو اشارہ کیا وہ تو بھیڑ لیکر چلے دیے۔ شیخ  ترکمان کو سمجھانے لگے مگر وہ کب ماننے والا تھا۔ آخر شیخ بھی اس سے چھوڑ کر آگے بڑھے وہ بھی  ایک ہی ضدی تھا۔ ان کے پیچھے چھپنا اور جا کر اس دور سے شیخ کا اٹھا ہاتھ کھینچا کہ ہاتھ  شانہ سے علیحدہ ہو کر ترکمان کے ہاتھ میں رہ گیا۔ خون بہنے لگا مگر شیخ بھاگے چلے گئے  ترکمان یہ حالت دیکھ کر مہوت ہو گیا اور شیخ کا ہاتھ زمین پر پھینک کر اپنے ہمراہیوں  میں چلا۔ شیخ نے پیچھے لوٹ کر سیدھے ہاتھ سے وہ ہاتھ پڑا ہوا اٹھا لیا اور رفیقوں کے  پاس پہنچ گئے۔ رفیقوں نے شیخ کے ہاتھ پر کسی قسم کا اثر نہیں دیکھا۔ بدستور دونوں</p>

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سمہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						جو میرے پاس موجود تھی پلا کر غنڈا کھلائی اُسے سکتہ کے مہلک مرض سے نجات دلائی۔ اب وہ اچھا ہی۔ آج شام کو تیز کا شور بہ اور پھلکا کھایگا۔ اور کل کو بدستور اپنی دکان پر بیٹھیکا۔ اس کے نصایف نہایت عمدہ اور بڑے پایہ کے ہیں۔ تاریخ الحکماء میں اس کے مصنفات کے اسناد تقریباً ستر لکھے ہیں۔
						اس طبیب کے ناگرو کثرت سے تھے۔ تمام شاگردوں میں عیسیٰ بن اسید ممتاز تھا۔ نہایت حکیم سیانی تھا۔ سریانی زبان کی کئی کتابوں کا ترجمہ اس نے اپنے اُستاد کے سامنے کیا ہے اور خود بھی صاحب تصنیف ہے۔ ثابت ستر سال دنیوی لذائذ سے مستفیض ہو کر ۳۵۵ھ میں راہی ملک بقا ہوا۔ ابن خلکان۔ اخبار العلماء و اخبار الحکماء،
	رسالہ فی وصف العقول	شیخ الاشراق ابو العتوح سحری بن عیش بن سیرک الملقب شہاب الدین السمرودی المقتول بجلب ۳۵۵ھ ہجری الحکیم				
						گیا ہوا۔ ۱۸۵ صفحہ ۱۸۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۹۰ پر ختم ہوا ہے مختصر رسالہ ہی نہایت اجمال و اختصار کے ساتھ عقول عشرہ کے متعلق تحقیق کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۸۱۔ مرحبا بالاشراق و سبحان اللہ فوراً لافزار خانہ ۱۹۰ و ۱۹۱ ذوالعقول والدرایک۔ شہاب الدین مقتول کے نام کے متعلق اختلاف ہے۔ حکیم ابوالعباس خسرو زجی نے طبقات الاطباء میں (عمر) نام ذکر کیا ہے

نمبر جدول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>زبان کا اعلیٰ درجہ کا مترجم تھا۔ اس کے تراجم سب ترجموں پر فوقیت رکھتے ہیں۔ اس نے بعض معالجات ایسے عجیب و غریب کیے ہیں جن کو طبی معجزہ کہنا بے موقع نہ ہوگا۔ اس کا ایک مشہور معالجہ یہ ہے کہ ایک دن بازار میں رفل کی آواز سن کر رگ گیا اور بلا دریافت کئے لگا کہ اس دکان کا قصاب مر گیا ہو۔ لوگوں نے کہانی الواقع وہ اچانک موت سے فوت ہو گیا۔ ثابت نہ کیا تھا حقیقت میں وہ مرا نہیں ہے۔ بچھے اس کے گھر بچھلو۔ جب قصاب کے گھر گیا دیکھا کہ اس کی بخیر و تکفین کی تیاری ہو رہی ہے اور گھر والے ماتم کر رہے ہیں۔ ثابت نہ کیا تھا۔ گھر والوں کی تسلی کر کے کہا کہ بہت جلد مردہ تیار کریں اور اپنے غلام سے کہا کہ قصاب کے ٹخنوں پر عوب ڈاڑھے مار۔ خود اس کی ہنص پر ٹھوڑی دیر تک رکھ کر غلام کو مارنے سے منع کر دیا۔ ایک پیالہ پانی بھر کر اس میں کچھ دوا اپنے پاس سے ڈال کر مریض کے منہ میں ڈالنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ سارا پانی حلق سے اتر گیا۔ دوا حلق سے اترتے ہی مریض نے آنکھیں کھولیں۔ اب کیا تھا ایک غل جگ گیا کہ طبیب نے مردہ کو زندہ کر دیا۔ ثابت نہ کیا تھا۔ اُسے وہی مردہ پلا دیا اور خود دربار شاہی کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں مخلوق کا اجوم اس کے ساتھ تھا۔ اور اس کی مسحاتی کی ہر شخص داد دے رہا تھا۔ بالآخر مردہ دربار شاہی میں پہنچا تو خلیفہ نے بھی اس صاحبے کا ذکر کیا۔ اُس نے عرض کیا کہ امیر المومنین میں روز اسی راستہ سے آتا ہوا دیکھتا تھا۔ کہ قصاب کلکھی کے کچے پارچے تک چھٹک کر کھایا کرتا ہو۔ گو مجھے اس کی یہ ناشائستہ حرکت ناگوار معلوم ہوتی تھی مگر میں دم نہیں مانتا تھا۔ اس کی اس عادت سے میں نے نتیجہ نکالا تھا کہ یہ ضرور کئے کر مریض میں مبتلا ہو کر رہیگا۔ اسی وجہ سے کتہ کی عجب دوا ہر وقت میں اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ چنانچہ آج بازار میں شور و غوغا سن کر میں نے کہہ دیا کہ قصاب مر گیا جو لوگ اُس جگہ پر موجود تھے اُنہوں نے میرے قول کی تصدیق کی۔ میں نے اس کے گھر جا کر دیکھا تو وہ مردہ کی طرح پڑا ہوا ہے اور ہنص کا پتہ نہیں ہو۔ میں نے اُس کے ٹخنہ پر ضرب لگائی تو اُس کی ہنص حرکت میں آئی۔ اُس کو دور</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	موضوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		معدود ہیں۔ کتاب الآثار العلویہ (مقالہ واحدہ) کتاب الادب (مقالہ واحدہ) کتاب باب الطبیعیہ۔ (مقالہ واحدہ) اس کو تنقیح بن عدی نے نقل کیا ہے۔ کتاب الحس والحسوس (اربع مقالات)۔ کتاب اسباب النبات۔ ان دونوں کتابوں کو ابراہیم بن بکوس نے نقل کیا ہے۔ (اخبار العلمیہ و اخبار الحکماء)				
		رسالہ مشوقہ	الحکیم ابو الحسن ثابتن بن قرقہ بن مروان بن ثابت بن کریم بن ابراہیم الخرائی الصبانی المونی			
		وسیوں میں ہے۔ صفحہ ۱۵۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۸۰ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں چند مختلف اور مشکل مسائل کی تصویر کشی کر ان کے عمدہ جوابات دیے ہیں۔ نایاب اور بجدیل رسالہ ہے۔ آغاز صفحہ ۱۷۵ باباں الحرفی تو زخاتہ صفحہ ۱۸۰ والہ علیہ السلام۔ یہ حکیم نبی صابی اور فن طب کا پیش طبیب تھا۔ فلسفہ اور حکمت کی شاخوں میں بھی اس کے زمانہ میں اس کا نظیر نہ تھا۔ حوران کا رہنے والا تھا۔ جو جزیرہ کا مشہور اور قیدی شہر ہے۔ اس کو حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے چچا۔ (ہاران) نے آباؤ کیا تھا۔ پہلے انھیں کے نام سے۔ ہاران مشہور تھا۔ پھر عرب کر کے۔ حوران کہنے لگے۔ ثابتن بن قرقہ اسی شہر میں ماہ صفر پنجشنبہ کے روز سالہ ہجری میں پیدا ہوا۔ ابتدا میں اپنے وطن میں صرانی کا کام کرتا۔ جب محمد بن موسیٰ ملک روم سے بغداد آ رہے تھے۔ تو حوران میں ثابتہ کو قاتل و قاصد دیکھ کر اپنے ہمراہ لے آئے اور مقصدہ اللہ خلیفہ کے دربار میں زمرہ بھین میں خل کر دیا۔ ثابتہ نے اپنی ذہانت اور اعلیٰ درجہ کی لیاقت کے جوہر دکھائے بہت جلد شاہی قرب حاصل کر لیا اور مہارت علمی میں بہت شہرت پکڑ گیا۔ علاوہ سریانی زبان کے اور کئی زبانیں نہایت عمدہ جانتا تھا۔ عربی				



نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		آٹھواں نمبر صفحہ ۹۷ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۱۹ پر تمام ہوا ہے۔ یہ رسالہ چند مسائل طبیعتہ کے بیان میں ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۵۵ مالدلیل علی ان الحرارة خاتمة صفحہ ۱۱۹۔ انما یكون من مرطوبة لوجه الى قول والله اعلم بالصواب۔					
		افلیموں فنون طبیعتہ کا بڑا ماضی ہے۔ بقراط کا مبصر تھا۔ فراست و قیافہ شناسی میں بڑا کمال رکھتا جب کسی شخص کو دیکھتا اس کی جسمی ترکیب سے اس کے اخلاق و عادات کی پوری پوری اطلاع دیتا۔ ایک مرتبہ بقراط کے شاگردوں نے امتحاناً بقراط کی تصویر پیش کر کے اس سے حال پوچھا۔ افلیموں نے اس وقت تک بقراط کو نہیں دیکھا تھا۔ اس نے کہا کہ شیخ زنا کاری کو زیادہ تر محبوب رکھتا ہے۔ شاگردوں نے اس کی تکذیب کی اور ظاہر کیا کہ یہ تو بقراط ہے۔ افلیموں نے جواب دیا کہ پہلے اس کی تحقیق کرو پھر تکذیب کرنا۔ بالآخر یہ پورا قصہ بقراط کے سامنے مذکور ہوا۔ بقراط نے اس کی تصدیق کی اور کہا کہ بلاشبہ یہ امر عجیب کو مرغوب ہے مگر میں اپنے نفس کو قابو میں رکھتا ہوں۔ یونانی زبان میں اس کے مصنفات کثیر ہیں جن کا عربی زبان میں ترجمہ ہوا ہے۔ (اخبار العلماء باخبار الحکماء)					
		کتاب الاثار العلویہ ثاؤفرسطس (حکیم)					
		تلمیذ ارسطاطالیس					
		نواں نمبر صفحہ ۱۲۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۵۳ پر ختم ہوا ہے۔ اس کتاب میں تعدد برق۔ صفا سحاب۔ مطر وغیرہ کے اسباب لکھے ہیں۔ عبارت شروع صفحہ ۱۲۱ قول ثاؤفرسطس فی الاثار العلویہ ذکر اسباب الرعد۔ خاتمة صفحہ ۱۵۳۔ موضعا اخر من الارض الى قول والله الطیبین الطاهرین۔					
		ثاؤفرسطس۔ ارسطو کا نامور شاگرد اور اس کا چچا زاد بھائی ہے۔ ارسطو کا وحشی اور مسند تدربیس کا بھی شاگرد تھا۔ علم حکمت میں بڑی حد اقل رکھتا۔ اعلیٰ درجہ کا فہم تھا۔ اس کے مصنفات میں یہ کتاب بھی					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صحیفہ السفہاء					
		رسالہ مابال	المسلم الاوّل ارسطو طاليس بن بقویا حسن بن ماعاؤن المودو سنة ہجری قبل مسیح علیہ السلام				
		پانچواں نمبر ہے۔ صفحہ ۵۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۷۸ کے آخر حصہ پر تمام ہوا ہے۔ اس رسالہ میں مسائل طبیعیہ کے متعلق کینتقد تحقیقات ہیں۔ آغاز صفحہ ۵۹ مابال الحيوان العیوان الناطق یمشی خاتمہ صفحہ ۷۸ المسماة بمابال لارسطو طاليس۔					
		آداب ارسطو طاليس	ایضاً				
		چھٹا نمبر ہے صفحہ ۷۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۸۷ پر تمام ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ اس میں کچھ آداب ہیں جن کی اسکندر کو تعلیم دی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۷۹۔ الحمد للہ رب العالمین۔ خاتمہ صفحہ ۸۷ علی مقالہ ایقاع الزمان۔					
		کتاب النفس	ایضاً				
		ساتواں نمبر ہے صفحہ ۸۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۹۶ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں نفس ناطقہ کی تحقیق کی ہے عبارت آغاز صفحہ ۸۹ ان کل شیء اما معلوم او محسوس۔ خاتمہ صفحہ ۹۶ والہ الطاہرین۔					
		مقالہ اسلیون	افلمون (حکیم) معاصر لفظ				

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	اعداد صفحات	کیفیت
		یہ حکیم جالینوس کا مجموعہ تھا۔ جالینوس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ عیسوی میں پیدا ہوا ہی اس نے جالینوس کو دیکھا اور اس سے ملا بھی۔ جالینوس سے اس کی خوب چوٹیں رہی ہیں۔ اس نے جالینوس کا لقب (دراں نفس) رکھا تھا۔ اس لیے کہ مناظرہ کے وقت جالینوس کے سر میں بڑی قوت محسوس ہوتی تھی۔ دوسرے اس لفظ کے معنی (خرد مانع) بھی ہو سکتے ہیں۔ افروڈیسی اعلیٰ درجہ کا فیلسوف اور علم طبعیات کا بڑا ماہر تھا۔ علوم حکمیہ کا درس اعلیٰ پیمانہ پر لوگوں کو دیتا۔ ارسطو کی بہت سی کتابوں کی نفس شرحیں لکھی ہیں۔ یحییٰ بن عدی فیلسوف لکھتا ہے کہ افروڈیسی نے ارسطو کی کتاب السماع اور کتاب البرهان کی مکمل شرحیں لکھی ہیں اور ان شروع کی نسبت اپنا سائنس بھی بیان کرتا ہے۔ افروڈیسی کے مصنفات میں یہ کتابیں موجود ہیں۔ کتاب النفس کا ایک مقالہ کتاب الروای جالینوس فی الشک۔ ایک مقالہ کتاب الاصول الحالیہ۔ ایک مقالہ کتاب نفس المعقولات ایک مقالہ کتاب العناية ایک مقالہ کتاب فی الفرق بین الہیولے والنفس۔ ایک مقالہ کتاب الروای علی من قال ان لا یكون شیء الا من شیء کتاب الروای من یقول ان الابصار لا تکرر اشیاء تنبش علی من العین۔ کتاب الکون۔ ایک مقالہ کتاب الفصل علی رائے ارسطو طالیس۔ ایک مقالہ کتاب التاویل جیا ایک مقالہ۔ مقالہ فی العقل۔ مقالہ فی المبادی تاریخ وفات کا پتہ نہیں چلا۔ (اخبار العلماء باخبار الحکماء)					
		رسالۃ الروای	المعلم الاول ارسطو طالیس بن نیقوماح بن ماخاؤن المولود ۳۸۳ قبل مسیح علیہ السلام				
		چوتھا نمبر ہے۔ صفحہ ۵۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۵۸ پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ اس میں روایا کی تحقیق کی ہے۔ اور روایا صادق و کاذب میں فرق دکھایا ہے۔ آغاز صفحہ ۵۳۔ قال الروایا حراکۃ خاتمہ صفحہ ۵۸					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مختصر کتاب النفس	المعلم الاول ارسطو طائیس بن یقینا جس بن مافاؤن المولود ۸۴۷ قبل مسیح علیہ اسلام				
		پہلا نمبر ہے۔ صفحہ ۲۔ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۷ کے آخر پر ختم ہوا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں نفس کے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ مختصر کتاب النفس عن الفیلسوف۔ خاتمہ صفحہ ۱۷ والہ ۵۵ اصحابین الطاہرین۔ ارسطو کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۱۷ پر تحریر ہو چکا۔					
		مقالہ الاسکندر فی الحسن	الاسکندر الافرو دوسی حکیم				
		دوسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۰ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں عقل کی تحقیق اور اس کے اقسام موافق رائے ارسطو میان کیے گئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۹۔ ارسطو۔ العقل عند ارسطو طائیس علی ثلثہ اضراب۔ عبارت ختم صفحہ ۲۰۔ وحسن توفیق ۵۵۔					
		مقالہ الاسکندر فی المبادی	ایضاً				
		تیسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۲۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۵۱ پر ختم ہوا ہے۔ اس مقالہ میں ارسطو کے قول کے مطابق مبادی کل پر بحث کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۹۔ قال لما تأملت الفصیح خاتمہ صفحہ ۵۱ والحمد لله سراج العالمین۔					
		اسکندر افرو دوسی۔ اسکندر اعظم بن فیلیقوس کے بعد اس زمانہ میں گذر رہا ہے جو طفولہ الف الملوکی کا زمانہ ہو گیا تھا۔ یعنی اسکندر اعظم کے مفتوحہ ملکوں پر لوگ قابض و متصرف ہو کر اپنی اپنی جگہ بادشاہ بن بیٹھے تھے۔					

نمبر خود کتاب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کی تردید لکھی ہے عبارت آغاز صفحہ اول حامداً للہ الحمید الاحمد مصلیاً... وبعد فیقول العبد الاشبہ خاتمہ صفحہ ۴۰۔ ظاہراً و باطناً					
		حضرت مولف رامپور کے نامور فضلاء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ نہایت ذی استعداد و نیک نہاد شخص تھے۔ اکثر علوم عربیہ مفتی سید اللہ صاحب مراد آبادی سے پڑھے۔ مفتی صاحب کے علاوہ شرکے اور بھی نامی فضلاء سے تحصیل علم میں حصہ لیا۔ فن طب میں بھی نامی طبیبوں میں شامل رہے۔ تدریس کی طرف زیادہ توجہ رکھتے۔ شہری اور بیرونی بہت سے طلباء نے آپ سے فائدہ پایا۔ مولوی نور الدین قادری بھی آپ کے شاگرد تھے۔ مدرسہ عالیہ رامپور میں اس سلسلہ ملازمت کچھ عرصہ تک طلباء کو درس دیا۔ شرکوئی کی طرف بھی توجہ رکھتے۔ فارسی شاعری میں مولوی شیخ احمد علی خاص۔ احمد رامپوری کے شاگرد تھے مرض استرخاکی وجہ سے آخر میں گویائی میں صغافی نہیں رہی تھی۔ ضلع علیگرہ کے روساء آپ کی قدر و منزلت زیادہ کرتے۔ موضع بھیک پور ضلع علیگرہ میں انتقال ہوا۔ اور وہیں دفن ہوئے۔ وفات کی تاریخ محقق نہیں ہوئی۔ اس قدر امر یقینی ہے کہ اپنے بھائی حکیم عبدالرزاق خاں متوفی ۱۳۱۳ھ ہجری سے چھ سات سال قبل آپ کی وفات ہے۔ (تذکرہ کمالان رام پور وغیرہ)					
۳۴۴	۲۰۰۰	مجموعہ ختمہ عشر رسائل	حکمائے آلمی یونان		قلبی	۳۱۲	
		تقطیع کتابت مع جدول ۵۲۸۔ انجھ۔ سطور گیارہ۔ جدول گونہ۔ سرخ۔ نیالگوں۔ خط نسخ معمولی۔ کاغذ کشمیری۔ آخر کا ایک ورق دوسرے خط اور دوسرے کاغذ کا جدول سے سادہ ہے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ ہر ایک ایک ورق کے چاروں طرف حاشیہ پر سفید کاغذ انگریزی کی پٹیاں لگائی گئی ہیں۔ کرمخوردگی کا اثر بہت قلیل ہے۔ صفحہ ابتدائی کے گوشہ پتھر مددی موسوی نام کی مہر چسپاں ہے۔ (یہ مجلد پندرہ رسائل مفصلہ دستخط کا مجموعہ ہے)					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فی التوکیب النظری خاتمہ صفحہ ۱۳۶۔ اجتماعات علی غرائب۔ واللہ الموفق (امام رازی رحمہ اللہ کا ترجمہ)					
		رسالہ فی فقاء النفس	خواجہ نصیر الدین محمد بن حسین بن حسن الطوسی الشیعی المتوفی ۷۲۵ھ یا ۷۴۹ھ ہجری		قلمی		
		بہت چھوٹا رسالہ تقریباً دو ورق کا ہوگا۔ فن تیار جمعہ نمبر ۱۲ میں مجلہ ہی۔ اس رسالہ میں نفس ناطقہ کا					
		قدم ثابت کیا گیا ہے۔ در نصیر الدین طوسی کا ترجمہ فن اور در نمبر ۱۶۳ پر تحریر ہے					
۳۳۱۴	۱۹۹	انفختہ احلیہ فی تحقیق الحق و ابطال الافاویل الرویہ	المولوی والحقیم عبدالکریم خاں بن حکیم غلام اکبر خاں عرف حکیم کلہ خاں رامپوری المتوفی ۱۲۰۵ھ تقریباً		قلمی	۴۲	
		تفہیم کتابت ۱۰۰ ۳۱۳۔ ایچہ سطور ۱۲۔ خط استعینق معمولی طالب علمانہ۔ کاغذ سفید انگریزی۔ کتاب کا نام					
		اور تیار کتابت استخر بر نہیں۔					
		مولوی حکیم منظر علی صاحب تلمیذ و امام مفتی سعد اللہ صاحب۔ مراد آبادی شرم الہامپوری نے۔ کتاب ہدیہ سعیدیہ					
		مولفہ مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی پر کچھ اعتراضات کیے ہیں۔ حضرت مولانا خیر آبادی کے بعض تلامذہ نے					
		ان اعتراضات کے جوابات بھی دیے ہیں۔ اس کتاب میں مولف نے اصل اعتراضات کی توجیہ اور جوابات					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>بڑے دو تین رسائل مع شرح مختار ہیں۔ اس حصے کے پہلے رسالہ کا نام (رحی بن یقظان) رکھا گیا ہے جو صفحہ ۱۲ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ کے ختم ہونے کے بعد اس کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں چند اوراق پر لکھا ہے۔ دوسرا رسالہ جو (النمط النامن فی البهجة والسعادة) کے نام سے موسوم ہے۔ آٹھ صفحات کا رسالہ ہے۔ دوسرے حصے میں بھی دو تین رسائل مع شرح مختار و ترجمہ فرانسیسی ہیں یہ حصہ ۸۸ صفحات کا ہے تیسرے حصے میں چار رسائل ہیں۔ رسالہ فی العشق۔ رسالہ فی تحبۃ الصلوة۔ رسالہ فی معنی الزیادۃ و کیفیت تاثیرہا۔ رسالہ فی دفع الغم من الموت۔ یہ حصہ ۵ صفحات کا ہے اس حصے میں بھی شرح و ترجمہ حسب تصریح بالا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول لیسما للہ الرحمن الرحیم و ما زفنی الی قول و بعد فان اصرار کہ خاتمہ صفحہ ۵ و حسبنا و نعم الوکیل و شیخ الریس کا ترجمہ فن تفسیر اسم کے تحت میں تحریر ہے</p>					
۳۲۶۳	۱۹۰	اباب الاشارات	الامام الحکیم المحقق ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسن بن علی السیسی البکری البطرستانی الملقب بفخر الدین الرازی الشافعی المروزی ابن الخطیب الرئی المتوفی سنہ ۷۲۰ھ		مطبوعہ مصر ۱۲۶۴ھ	۱۰۶	
		<p>کتاب اشارات جو شیخ الریس کی مشہور و مقبر کتاب ہے اور قنون نمثہ۔ منطقیات۔ طبعیات آلیات پر مشتمل ہے۔ کتاب ہذا اس کا اختصار اور ابواب ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ بعد عبارت الحاتی و المنہج الاول</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۲۲۰	۱۹۶	کتاب باب الفتوح لمعرفة احوال الروح مع الفہرست	الفاضل الکامل مولانا الشیخ الکامل عبدالہادی نجا الالبیاری		مطبوعہ ۱۳۰۲ھ مصر	۱۹۶ صفحہ	
		<p>اس کتاب میں - روح - نفس ناطقہ - عقل - کی تحقیق اور ان تینوں میں فرق - نہایت خوبی اور تفصیل کے ساتھ لکھا ہے - معاد کے متعلق بھی بڑی پاکیزہ بحث کی ہے - کتاب اس موضوع میں بھی نفیس اور قابل تحسین ہے - آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی خلق الارواح فجعلها من عالم - امرأ وادع فیہا ..... رجعد فیقول افقر واحقر الناس (مصنف علیہ الرحمہ کے ترجمہ کے متعلق ماواقفیت رہی ظاہراً زمانہ حال کے کبار فضلا و میں معلوم ہوتے ہیں -</p>					
۳۱۸۱	۱۹۷	رسائل الشیخ الریس	الشیخ الریس ابن علی الحسین بن عبداللہ الشہیر ابن سینا - المتوفی ۲۸۰ھ ہجری	مطبوعہ لیدن ۱۸۸۹ء	صفحہ ۲۲ صفحہ ۸ صفحہ ۴۸ صفحہ ۵۷		
		<p>اس محاسبہ میں کتاب اشارات و تنبیہات وغیرہ مولانا شیخ الریس سے کچھ منتخبات جمع کیے ہیں - اور پوری مجلد کا تین حصوں پر تقسیم کیا ہے - حصہ اول کو - جز اول - دوسرے حصہ کو جز ثانی - تیسرے حصہ کو جز ثالث سے - مضمون کیا ہے - پہلے حصہ میں پچھوٹے</p>					



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نمبر ۱۔ رسالہ فی اغراض الحکیمہ فی کل مقالہ من الکتاب الموسوم بالحررۃ۔ اس رسالہ میں ارسطو کی کتاب مابعد الطبیعہ کی غرض اور محصل کو بیان کیا ہے۔ صفحہ ۲۸ پر تمام ہوا ہے۔					
		نمبر ۲۔ مقالہ فی معانی العقل۔ اس رسالہ میں عقل کے معنی اُس کی حقیقت۔ اور جو معانی پر عقل کا اطلاق ہوتا ہے اُس کو بیان کیا ہے صفحہ ۴۰ پر تمام ہوا ہے۔					
		نمبر ۳۔ رسالہ فیما یشی ان یقدر مقل تعلیم الفلسفۃ۔ فلسفہ کے تعلیم سے پہلے بطریق مبادی نواشیہ کا جائنا ضروری ہے۔ اس رسالہ میں اُن نواشیہ کا ذکر ہے۔ صفحہ ۵۵ پر تمام ہوا ہے۔					
		نمبر ۴۔ عیون المسائل۔ اس رسالہ میں امکان۔ وجوب وغیرہ کے متعلق مختصر سی بحث کی گئی ہے صفحہ ۶۵ پر تمام ہوا ہے۔					
		نمبر ۵۔ رسالہ فصوص الحکمہ۔ اس رسالہ میں چند مسائل حکیمہ وغیرہ اجمال و اختصار کے ساتھ لکھے ہیں۔ صفحہ ۱۰۳ پر تمام ہوا ہے۔					
		نمبر ۶۔ رسالہ فی جواب مسائل سئل عنہا۔ اس رسالہ میں چند متفرق سوالوں کے جوابات ہیں۔ صفحہ ۱۰۳ پر تمام ہوا ہے۔					
		نمبر ۷۔ رسالہ فیما یصح و فیما لا یصح من احکام النجوم۔ اس رسالہ میں اجرام علویہ کے اجسام سفلیہ میں موثر ہونے کے متعلق تحقیق کی گئی ہے یہ آخری رسالہ ہے۔ اس رسالہ کے ختم ہونے کے بعد معلم ثانی کا ترجمہ تاریخ الحکماء سے تفصیل کے ساتھ تحریر ہے۔					
		(ترجمہ مولف کا اسی فن کے نمبر ۱۶۹ پر درج ہے)					

نمبر موجودہ کتاب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		مبادی لکھا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ قال ابو نصر الفارابی الاشیاء التي یحتک الى تعلیمها الخ۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۔ کان الشر حینئذ اکثر و السلام۔ ابتدا میں معلم ثانی کا تفصیلی ترتیب لکھا ہے۔ آخر میں فہرست مضامین شامل ہے و معلم ثانی کا حال اس سے قبل نمبر ۱ پر تحریر ہو چکا ہے					
۳۱۴۲	۱۹۴	تقریب فشرح بخت علی مذہب طائون	الدکتور لویس بخت	اللمانے	مطبوعہ ۱۹۹۳	صفحہ ۲۴	صفحتہ ۱۶
		اصل کتاب کی تقریب کی گئی ہے۔ تقریب کرنے والے کا نام تحریر نہیں۔ مسائل حکمیہ فلسفہ جدید کے انداز پر ضبط کیے گئے ہیں۔ ابتدا میں مقدمہ الکتاب معرب کتاب نے تقریباً چوبیس صفحات پر لکھا ہے۔ آغاز صفحہ اول مقدمہ الکتاب للمعرب یدفن بعضنا بعضاً و ہمیشی۔ (اصل مولف اور مرتب اسی زمانہ کے فضلا میں معلوم ہوتے ہیں)۔					
۳۱۴۸	۱۹۵	الثمرۃ المرفیہ فی بعض الرسائل الفارابیہ	المعلم الثانی الحکیم ابو نصر محمد بن محمد اوزلج بن طرخان الفارابی التزکی المتوفی ۲۹۰ھ	مطبوعہ ۱۹۹۳	لیڈن	۱۱۸	
		آٹھ رسائل کا مجموعہ جو اور تمام رسائل فارابی کے مولفہ ہیں۔					
		نمبر ۱۔ کتاب الجمع بین رایین افلاطون و ارسطو۔ مشہور ہے کہ ارسطو قدم عالم۔ اور افلاطون حد و رشہ عالم کا قائل ہے۔ اس رسالہ میں فارابی نے ان دونوں حکیموں کی رائے کو جمع کیا ہے۔ صفحہ ۳۳ پر تمام ہو گیا ہے۔					

نمبر رجسٹرڈ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
۳۱۰۶	۱۹۲	مقاصد الفلاسفہ	امام حجتہ الاسلام ابن حامد محمد بن محمد الغزالی - المتوفی ۵۰۵ھ ہجری		مطبوعہ مصر ۱۳۱۳ھ	۳۲۸	
<p>فلاسفہ نے جو علوم عقائیدہ - منطقیات - طبیعیات - ریاضیات - الہیات میں کتب تصنیف کیے ہیں۔ اس کتاب میں بدستثنائاً ریاضیات کے باقی تین قسموں کے مسائل و مباحث لکھ کر فلاسفہ کے مقاصد کی تشریح کی ہے۔ علاوہ تشریح و تنقیح کے۔ کسی طرح کا رد و قبح نہیں کیا گیا ہے۔ تردید و ابطال مذاہب حکماء کے واسطے کتاب تہافت الفلاسفہ مختص ہے۔ اس کتاب کی تین قسموں پر تقسیم ہے۔ پہلی قسم میں منطقیات مذکور ہیں۔ دوسری قسم میں الہیات لکھے ہیں۔ تیسری قسم طبیعیات کے بیان میں ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی عصمنا من الضلال و عرفنا منزلة اقدام الجہال ... ما بعد فافانک التہمت کلاماً شافياً۔ خاتمہ صفحہ ۳۲۰ محمد والد اجمعین۔ امین۔ دامام غزالی رحمہ اللہ کا ترجمہ فی تفسیر عربی نمبر ۲۶ کے تحت میں تحریر ہے۔</p>							
۲۹۷۲	۱۹۳	مبادی الفلسفۃ القدیمہ	المعلم الثانی الحکیم ابو نصر محمد بن محمد بن اوزیع بن طرخان العنار ابی الترکی المتوفی۔ ۳۳۹ھ		مطبوعہ ۱۳۲۸ھ القاہرہ	صفحہ ۱۶ صفحہ ۱۵	
<p>مختصر کتاب ہے۔ قدام فلسفہ سے پہلے جن امور اس کا جاننا ضروری ہے ان کو بطریق</p>							

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تقدیم و صفحہ	کیفیت
		پوری کتاب پر شجرف و ثیل سے جدول کھینچی ہوئی ہے۔ کہ مخدو روگی کا اثر زیادہ اور پیوند کاری کہ ہے ابتدائی صفحہ پر پانچ مہریں چپاں ہیں۔ دو مہروں کا صرف نشان اور تین مہروں کے حروف پڑھنے میں آتے ہیں۔ جن میں محمد اسلم۔ محمد صالح وغیرہ نام کندہ ہیں۔					
		شرح ہدایۃ الحکمۃ مولفہ علامہ شمس الدین محمد بن مبادک الشیر بمیرک التجاری کا حاشیہ ہے۔ محشی علامہ نے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ تحشیہ کیا ہے۔ اور ہر موقع و مقام پر تحقیق سے کام لیا ہے					
		آغاز صفحہ ۲ قولہ الحکمۃ صناعة نظریۃ۔ النظری یطلق علی معان۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۱ و وصل الی النہایۃ الی قول۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ حضرت محشی کا حال درختا نہیں ہوا۔					
۲۹۹۹	۱۹۱	ہدیۃ الرئیس لالمیر	الشیخ الرئیس ابی علی الحسن بن عبد اللہ الشیر بان سیماء المتوفی سنہ ۲۰۵ھ	مطبوعہ ۱۳۲۵ھ	مصر	۸۷	
		شیخ الرئیس نے یہ کتاب ہدیۃ نوح بن منصور سامانی کے اس پیش کی ہے۔ اس کتاب میں نفس ناطقہ اور قوے انسانیہ وغیرہ کے مباحث ہیں۔ کتاب کے اول میں (ادور و فناء یک) مصحح کتاب ہذا نے بڑی طریق مقدمہ مصحح۔ چند اوراق اس کتاب کی حالت میں لکھے ہیں۔ اس امر کو ظاہر کیا ہے کہ یہ کتاب طبع ہونے سے قبل کہاں کہاں موجود تھی۔ اس کتاب کا دوسری زبان میں مزجم ہونا کہاں کہاں اور کس کس سنہ میں ہوا ہے۔ وغیرہ وغیرہ عبارت آغاز کتاب۔ بعد تین سطر دیباچہ صفحہ ۱۵۔ خلیو المبادی ما زین بالحمد لواءہب القوة علی حمدہ ۵۰۰۰۔ و بعد فلول ان العادۃ۔ (شیخ کا ترجمہ فن تفسیر فی نمبر ۳۱۸) کے تحت میں تحریر ہے۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>تکمیل فین اور فاتحہ فواع کا اتفاق مولوی غلام نقشبند لکھنوی کے یہاں ہوا۔ مدت اٹھ لکھنؤ  ہی میں تدریس و تصنیف کا مشغلہ رہا۔ آپ کے حسن تعلیم و تدریس نے ایسی شہرت و اعتبار پایا کہ دور  دراز شہروں کے طلباء آپ کے حلقہ درس میں داخل ہو کر فیض تربیت سے مستفیض ہوتے۔ آج تک  ہندوستان میں جس قدر فضلاء اور علماء ہوئے ہیں سب کو نسبت تلمذ بواسطہ یا بلا واسطہ آپ ہی کے  ساتھ ہے اور یہ نسبت خاص باعث فخر و اعتبار سمجھی جاتی ہے۔ جس کسی فاضل میں یہ نسبت نہیں پائی  جاتی وہ نظر اعتبار سے نہیں دیکھا جاتا۔ آپ شیخ عبدالرزاق بانسوی کے مرید تھے۔ میر اسماعیل  بکراہی خلیفہ شیخ عبدالرزاق بانسوی سے بھی آپ نے طریقہ ارشاد و تلقین حاصل کیا آپ کے  مضامات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ حاشیہ صدر۔ حاشیہ شمس بازغہ۔ شرح مسلم الثبوت۔  صبح صادق۔ شرح منار۔ شرح مبارزہ۔ حاشیہ شرح عقائد دوائی۔ ملفوظ شاہ عبدالرزاق صاحب  نویں جمادی الاول روز چار شنبہ سال گیارہ سو کھٹھ (۱۱۶۱) ہجری لکھنؤ میں رحلت فرمائی۔ میر  غلام علی آزاد نے ان کی تاریخ وفات کو اس طرح نظم کیا ہے ۵  عالم کامل امام عصر اوجاں : طائر روحش بسیرۃ المادی شتافت  سال تاریخ وفات او بطور قیہ : کفۃ شہدائے نظام الدین دل فروں یافت  ۱۰۱۵ھ</p>					
۳۰۲۸	۱۹۰	حاشیہ شرح ہدایہ الحکمتہ	ملا غیاث الدین البحر آبادی		قلمی ۵۷۵ھ	۲۲۲	
		مولفہ میرک شمس الدین					
		<p>تقطیع کتابت مع جدول ۱۷۴۷ء - ۴ - انجھ - سطور اکیس - خط بطرز نسخ کاغذ دہلی - کاتب ابراہیم - ۱۰۱۵ھ</p>					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		خطبہ کتاب کے آخر میں حضرت مولف رحمہ اللہ نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ اگر تقدیر نے مساعدت کی تو ایک کتاب اخلاق و سیاسیات میں لکھ بیٹھا۔ اس صورت میں جلفون حکمت کے منضبط ہو جائینگے۔ آغاز صفحہ ۲ سبحان المتفر در بقومیتہ الہویۃ الوجود۔ صفحہ ۲۶۹۔ الفصل الرابع عشر فی الحرکۃ فی الالین والوضوح خاتمہ صفحہ ۵۷۲۔ فلنخذ الکتاب حامدین اللہ الخالی ومصلین علی نبیہ محمد۔ دو نسخے قلمی اس کتاب کے نمبر ۱۳۷۱ و نمبر ۱۳۷۲ پر بھی درج ہیں۔ دامام رازی رحمہ اللہ کا ترجمہ فی کلام عربی نمبر ۱۳۷۱ پر لکھا گیا۔					
۳۰۴۰	۱۸۹	حاشیۃ الشمس البازغہ الصدق ملا قطب الدین شہید سہالوی المتوفی ۱۱۶۱ھ ہجری	قلمی	۱۵۶			
		تقلیع کتابت مع جدول، ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵ سطر سترہ۔ جدول نسخ و آسمانی کاغذ دہلی۔ حاشیہ کاغذ انگریزی۔ خط نستعلیق۔ کاتب ابیشری پرشاد۔ سال کتابت تحریر نہیں۔ اثر کرم و پیوند کاسی قلیل کتاب شمس بازغہ مصنف لا محمود و جوہری متوفی ۱۱۶۱ھ کا نفیس حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ کیا ہے نسخہ ہذا ایک کایستہ کے قلم کا لکھا ہوا ہے۔ اس وجہ سے بہت غلط لکھا گیا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۱۰۴۴ لہ الحمد فی الاولی والاخری خاتمہ صفحہ ۱۵۴۔ المتعلقہ بالکتاب المسمی بالشمس البازغہ الخالی قول تمام شد۔					
		حضرت محشی علیہ الرحمۃ استاد جہاں۔ تخریر زماں۔ وحید عصر فرید و ہر جامع علوم ظاہر و باطن مانے گئے ہیں۔ ملا قطب الدین شہید کے فرزند اور سہالی کے رہنے والے تھے۔ والد ماجد کی شہادت کے بن علوم متعارفہ کی تحصیل حافظہ امان اللہ بناریسی۔ مولوی قطب الدین شمس آبادی۔ وغیرہ سے کی۔					

نمبر موجودہ کتاب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رضی اللہ عنہ - تمت بالخیر - (علامہ صدر اکا ترجمہ فن کلام عربی نمبر ۳ کے تحت میں تحریر ہو چکا)					
۲۰۳۸	۱۸۸	المباحث المشرفیۃ	الامام الحکیم المحقق ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن احمین بن احسن بن علی الیتی البکری البطرسانی المفتی بفخر الدین الرازی الشافعی المعروف بابن الخلیل الری المتوفی ۷۴۰ھ		قلمی ۲۶۵	۵۷۲	
		تفطیح کتابت ۹ x ۵ ۱/۲ - اچھے سطور ۲۳ - خط نستعلیق اوسط درجہ کا - کاتبین العابدین شیخ حسین الگو ایباری - جدول شجر فی دنیا کیوں - باریک انیل سے کتھا ہوا تمام اوراق پر کم وزباد ذکر خود دگی کا اثر ہے پوری کتاب پیوند کاری سے محفوظ ہے فن حکمت میں بڑے پایہ کی مشہور کتاب ہے - مسائل طبعیہ و آئییہ اس میں مذکور ہیں - حکماء متقدمین کے نتائج اقوال پر بہت سے مناقشات کیے ہیں اور خود ہی ان کے جوابات بھی دیے ہیں - تین کتب پر کتاب کو مرتب کیا ہے - ہر ایک کتاب کو مستقل عنوان سے بسم اللہ کے ساتھ شروع کیا ہے - کتاب اول میں مباحث امور عامہ اور اقسام موجودات ہضمتہ اولیہ مذکور ہیں - دوسری کتاب احکام ممکنات پر مشتمل ہے - تیسری کتاب میں اثبات واجب الوجود اور اس کے صفات - نبوۃ غولی عشرہ وغیرہ کی بحث ہے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
۲۸۳۷	۱۵۶۰	الدروس الاولیۃ فی الفلسفۃ الطبیعیۃ	ابن جسن معلم الفلسفۃ الطبیعیۃ واللغۃ الانگریزی فی مدرستہ النبات السوریۃ - الانجلیہ سابقاً	۱۸۸۱ء	مطبوعہ ۱۸۹۲ء بیروت	۵۲۶	
		<p>کتاب فلسفہ جدید میں بڑی تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ آلات وغیرہ کی تصویریں بھی کچی ہوئی ہیں۔ آغاز صفحہ ۵ الباب الاول فی المادۃ وصفاتها خاتمہ صفحہ ۱۷۱ من قوۃ الاستمرار وكان الفراغ من بیضه فی ۲۴ خربان ۱۸۸۶ء۔</p>					
۲۹۰۵	۱۸۶	تحریر نفالات ارسطو	علامہ محمد بن ابراہیم الملقب بصدر المائۃ والدین الشیر بصدر شیرازی المتوفی سنہ ۷۵۰ علی اختلاف الاقوال	قلمی ۱۲۶۶ء	۵۱۲		
		<p>تقطیع کتابت مع جدول ۲۶۸ - ۴ - اچھ سطور - ۱۶ - خط نسخ معمولی - کاغذ آسمانی - قدرے لوح طلائی - کاتب کا نام تحریر نہیں۔ یہ کتاب ارسطو حکیم کے اقوال کی تحقیق اور مسائل فلسفہ میں جو اس کا مسلک ہو ان کی تہق میں لکھی گئی ہے یہ مفید کتاب ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ - قال الفقیہ القاضی الولید محمد بن صدر الشیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما بعد حمد اللہ مجملع ہما مکمل خاتمہ صفحہ ۵۱۲ - من شافلوا لولما</p>					



نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تقدیر و صفحہ	کیفیت
		فیقاغورس۔ رسالہ الطیر۔ امام غزالی۔ مقالہ مختصر ابن العری۔ رسالہ فی المنطق ابن الحسین مفید اور کارآمد مجموعہ عبارت آغاز صفحہ اول۔ کتاب السیاسة لابن سینا صفحہ ۱۱۷۔ تعلیق حاشیہ حضرت اکیلا اب دینس معاویہ الیسوخی عبارت ختم صفحہ ۱۱۷۔ وہی طبیعت النار۔ تمت۔					
۲۶۸۲	۱۸۵	مابعد الطبیعت مع مراتب الموجودات و کتاب الخطابۃ	الفیلسوف ابوالحسن بہمنیار بن المرزبان		مطبوعہ مصر ۱۳۲۹ھ	۳۲	
		تین رسائل کا مجموعہ۔ (۱) رسالہ مابعد الطبیعت، اس میں حکمت الہی کے موضوع وغیرہ کی تحقیق ہے بارہ فصلوں پر اس رسالہ کو مرتب کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الفصل الاول موضوع العلم المعروف بما بعد الطبیعت الموجود بما هو موجود (۲) مراتب الموجودات، مقالات ذات وغیرہ کی تحقیق ہے۔ اس رسالہ میں پانچ فصلیں رکھی گئی ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۱۔ الفصل الاول المقارنات اربع مراتب۔ (۳) کتاب الخطابۃ، یہ رسالہ ارسطو حکیم کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ حکمت عملی کے متعلق کچھ فوائد اس میں لکھے گئے ہیں۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۰۔ ان صناعت الخطابۃ تناسب صناعت الجدل۔ بہمنیار۔ شیخ الریش کا شاگرد ہے۔ اس کی تاریخ ولادت اور سال وفات معلوم نہیں ہوا اور نہ تفصیلی ترجمہ کہیں دیکھا گیا۔ اس کے مولفات میں فن فلسفہ میں مشہور کتاب (تحفیل) ہے فرستہ کتب عربیہ اقلیمیہ برٹش میوزیم جلد دوم مطبوعہ ۱۸۸۷ء صفحہ ۴۴۔ یہ مرزبان لاطینی میں۔ اس کتاب کا نام (تخصیلات) لکھا ہے۔					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مبادی علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>گھرانوں کے لوگوں میں تھے۔ اس کی ماں (سولن) کے خاندان کی لڑکی تھی یونان کا مشہور قانون ساز  ہوا ہے۔ فیساغورث حکیم کا شاگرد تھا۔ جملہ فنون حکمیہ میں ماہر اور یونانی طب کا موجد قرار دیا گیا ہے  ابتداء عمر میں اس کو شاعری کا شوق تھا۔ اور اس فن میں پوری مہارت بھی حاصل کر چکا تھا۔ ایک دن سقراط  کی مجلس میں پہنچ گیا۔ وہ اُس وقت شاعری کی مذمت اور اُس کی خرابیاں بیان کر رہا تھا۔ سقراط کی  تقریر کا افلاطون کے قلب پر کچھ ایسا اثر پڑا کہ اسی وقت سے اُس کو شعر گوئی سے قطعی نفرت ہو گئی۔ وہ  سقراط کی خدمت میں حاضر رہنے لگا۔ پانچ سال کامل اُس کی عجزت سے فیضیاب رہا۔ افلاطون کے  شاگرد کثرت سے ہوئے ہیں۔ تمام شاگردوں میں نامور اور ممتاز دارسطو حکیم تھا۔ پڑھانے کے  وقت اُس کو عادت تھی کہ باغات وغیرہ میں ٹہلتا اور اسی حالت میں تعلیم دیتا۔ اسی وجہ سے اس کے  شاگرد مشائخ کہلائے جاتے ہیں۔ تنہائی کو بہت پسند کرتا۔ جنگوں میں نکل جاتا وہاں زور سے دھاڑ  ماڑ کر دیا کرتا۔ وسیع میدانوں میں دو میل تک اس کے رونے کی آواز سنائی دیتی۔ بڑا خوش خلق  نیک چلن۔ دوستوں و عزیزوں سے اچھا سلوک و احسان کرنے والا۔ مزاج میں نرمی اور سہولیت  تھی۔ تحمل و صبر کے ساتھ بھی متصف تھا۔ اس کے مصنفات کی تعداد و کتاب اخبار العلماء و اخبار  الحکماء میں تقریباً پچاس کتابیں لکھی ہیں۔ آخر عمر میں تعلیم و تدریس کا کام ارسطو وغیرہ کے سپرد کر کے خود  موشہ نشین ہو گیا تھا۔ اکیاسی برس کی عمر پائی۔ جس سال سکندریہ قیوس پیدا ہوا اسی سال میں اُس کی  وفات ہوئی۔ (اخبار العلماء و اخبار الحکماء وغیرہ)</p>					
۲۹۱۳	۱۸۳	مقالات فلسفہ قدیمہ	لجس مشاہیر فلاسفہ	العرب	مطبوعہ ۱۹۰۷ء	۱۲۰	
		<p>یہ مجلہ مشاہیر حکماء و فضلاء کے چند رسائل و مقالات کا مجموعہ ہے جن کی تفصیل تہہ۔ کتاب السیاستہ  رسالۃ الطیر بن سینا۔ رسالۃ فی السیاستہ ابی نصر القاری۔ مقالات ارسطو۔ وصایا افلاطون و</p>					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مشرق و مغرب کے ممالک سے مختلف حیوانات منگا کر جمع کیے۔ اون کی جسمانی بنا و طبعی خاصیت رنگ و چمک - امورات ظاہریہ کا ارسطو نے معائنہ کیا اور اس سے بہت سے امور اس سے اُس پر منکشف ہوئے۔ آجتک تمام یورپین اس تحقیق میں ارسطو ہی کے مقلد بنے ہوئے ہیں۔ ارسطو کے بہت سے شاگرد ہوئے اس کے ناندھ میں بڑے بڑے شاہزادے اور عمائد ملک کے فرزند بھی شامل ہیں۔ بلعیات۔ ریاضیات۔ اکبیات۔ ادبیات۔ منطقیات وغیرہ میں اس کے کثیر مضامین کتاب اخبار العلماء میں اس کے مضامین اموات تقریباً ایک سو تتر ہیں۔ ارسطو۔ حسن اخلاق۔ احسان۔ دوست نوازی۔ غربا پروری۔ ہر دغیرنی کی وجہ سے خاص و عام کا محبوب و مقبول بنا ہوا تھا۔ (۶۷) یاد ۷۷ سال زندہ رہ کر اپنے وطن میں اس جہان سے رخصت ہوا۔ ایک غر و سال سچے (تقوہ) اور ایک کسں لڑکی اپنی یادگار چھوڑی (اخبار العلماء و اخبار الحکماء وغیرہ)					
۲۷۸۶	۱۸۳	کتاب من کلام افلاطون	الکلیمن افلاطون بن ارسطو البونانی احد اساطین الحکمة		قلمی	۱۸	
		تقطیع کتابت ۵ x ۲ ۱/۲ - ۱ سچہ۔ سطر آٹھ۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ مہلی۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ اور اق پر پیوند کاری ہے۔ مختصر کتاب ہے چند فوائد حکمیہ اس میں لکھے گئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ ہذا کتاب من کلام افلاطون الالہی قال اذا سئل هل للباری قوت مختلفہ او قوت واحد لا خاتمہ صفحہ ۱۔ مکان الاول دفعہ۔ ظاہراً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ افلاطون کی کسی بڑی کتاب سے کچھ کلام اخذ کر کے مختصر نسخہ مرتب کیا گیا ہے۔ افلاطون حکیم۔ اس کا نام (فلاطون) اور (فلاطون) بھی بتایا گیا ہے۔ یونان کے نامور حکماء میں اس کا شمار ہے۔ اس کا خاندان یونان میں شریف نسب مانا گیا ہے۔ اس کے والدین معزز					

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ارسطو کی ابتدائی عمر کا حصہ جب غیر غریبی کے ساتھ پورا ہوا تو آٹھویں سال میں باپ کی وصیت میں دینہ الحکماء پر پونجا۔ وہاں مختلف فضا کی خدمت میں۔ علم زبانی۔ فصاحت و بلاغت۔ سلیقہ نظم و شعر کی تعلیم پائی جب ان قانون میں طاق ہو گیا تو فلسفہ و حکمت کے شوق تحصیل نے افلاطون کے حلقہ درس میں اس کو داخل کیا۔ افلاطون نے اسے ہونہار دیکھ کر۔ علم اخلاق۔ طبیعیات۔ آسمانیات۔ ریاضیات وغیرہ کی تعلیم بڑی توجہ سے کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ارسطو نے تمام علوم حکمیہ اور ذاتی فلسفیہ میں پوری پوری مہارت پیدا کر لی۔ بیس سال پر افلاطون کی خدمت میں گزار دیے۔ افلاطون جب مسائل دقیقہ کی بیان کرتا تو ارسطو کہہ لایا۔ افلاطون جب (حقابہ) کو گیا ہے تو دارالتعلیم میں ارسطو کو اپنا قائم مقام کر گیا۔ ارسطو پہلا شخص ہے جس نے علم منطق درست کیا۔ اسی کے مرتبہ اصول منطقیہ ابھی تک مروج ہیں۔ یہی وہ شخص ہے جو افلاطون کے بعد ارجل و ابلغ علماء یونان میں تسلیم کیا گیا ہے۔ شاہ خلیس (فیلیس) فرمانروائے مقدونیہ نے اس کو طلب کر کے اپنے فرزند سکندر کا استاد و تالیق مقرر کیا۔ اس نے بڑی کوشش اور توجہ کے ساتھ فزین حکمیہ اور امور سیاسیہ میں سکندر کو ماہر بنا دیا۔ سکندر کا قول ہے کہ فیلیس میری پیدائش کا سبب ہوا۔ اور ارسطو نے زندگی بسر کرنے کے اعلیٰ طریقے مجھے تعلیم کیے۔ سکندر اس کی بڑی عظمت کرتا۔ ہمیشہ وقت کی نظر سے دیکھتا۔ جب سکندر تخت نشین ہو کر فتوحات ممالک میں مشغول ہوا تو ارسطو دشمنی چلا آیا۔ یہاں ایک بڑا دروسہ بنا گیا۔ اس کو باغ و غیرہ میں ٹہلنے کی زیادہ عادت تھی۔ یہاں تک کہ بڑھانے کے وقت میں بھی نہیں بیٹھتا تھا۔ اسی وجہ سے اس کے شاگرد و تابعین مشائخ کہلاتے ہیں۔ اس نے خط و کتابت کا سلسلہ سکندر سے برابر قائم رکھا۔ سکندر نے اسی سلسلے سے ہمہ سے منافع اور فوائد حاصل کیے۔ ارسطو کو موجودات عالم کی تحقیقات کا بھرپور شوق تھا۔ اس نے علم فلسفہ و حکمت کے علاوہ علم ہیئت و ہندسہ میں بھی کمال پیدا کر کے نہایت مفید مسائل ایجاد کیے۔ ہمیشہ تحقیقات جدیدہ میں منہمک رہا۔ ارسطو کا سب سے اچھا کام علوم طبیعت کے متعلق حیوانات کی تحقیقات تھی۔ سکندر کا شاگرد ہوجانا اس کے لیے اس بارہ میں بڑا کارآمد ہوا اس نے					



نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مبلوہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
					<p>طبعی اور ذکاوت جلی کے ساتھ مصنف تھے۔ اپنے زمانہ کے عالم منہجر اور فاضل یگانہ ہوئے ہیں۔ مولانا بحر العلوم کے تلمیذ خاص تھے۔ کچھ حصہ شرح خمینی وغیرہ کا لاس سے بھی پڑھا ہے۔ ان کے مصنفات میں چند کتابیں معروض ہیں۔ عقدہ وثیقہ۔ عشرہ کاملہ۔ رسالہ مفادات عشر۔ حاشیہ صدر الان کی تاریخ ولادت و سال وفات محقق نہیں ہوا۔ لیکن کی نسبت مولوی عبدالشکور میر کوئٹہ مقام دیوان اپنی کتاب تذکرہ علماء ہند میں لکھتے ہیں۔ لیکن بفتح لام و سکون بائے موحده و کاف عربی مفتوح و یون۔ نام و بہیست در ضلع بفس بریلی ملک روہیا لکھتے۔ مولوی خدا بخش خاں صاحب فرستہ (محبوب الالباب فی تقریب الکتاب و الکتاب) میں اس کے خلاف تحریر کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ (لیکن) قریہ است در ملک پنجاب والہاء الحقیقی عند اللہ القوی۔</p>
۲۵۹۴	۱۸۱	حاشیہ شرح حکمہ البین	الفاضل الکامل علامہ محمد باقر بن علامہ مصطفیٰ بن محمد مصطفیٰ الجاسی	قلبی	۶۳
					<p>تقطیع کتابت ۵ x ۹۔ ۱۰ پتھ۔ سطور ایکس خط مستطیل۔ کاغذ انگریزی۔ سال کتابت و نام کاتب تحریر نہیں عرف و ابتداء بی پر ایک چھوٹی مہر چپاں ہو جس پر کندہ ہے (برا عدائے دین شد مظفر حسین) شرح حکمہ البین۔ مولفہ شمس الدین بن مبارک شاہ، الشہیر بمیرک البحاری کا مختصر حاشیہ ہے۔ اس مجاہدیں صرف مقالہ اولی کے بحث اول و بحث ثانی کا تحشیہ معلوم ہوتا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ سبحانک اللہم فور قلبی بنور الحکمت والمعرفۃ و شمت قدی علی طریق الصواب ..... و بعد فیقول العبد۔ ختم صفحہ ۶۳۔ اسی کا میحصل من الضمام۔ تمت۔ تمام شدہ عواشی با محمد۔ باقر علی شرح حکمہ البین (فاضل جاسی کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا)</p>

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب المدخل الى الهندسة الوهيمية - کتاب بیون المسائل علی ارسطوطاليس - رسالة في ما بين النفس - کتاب مراتب العلوم - کتاب الرويا - کتاب فی احصاء القضايا - کتاب القیاسات التي تستعمل الموسيقى - کتاب فلسفة افلاطون و ارسطو - جوامع لکتاب المنطق - کتاب فی التواميس - کتاب الفلستین لافلاطون و ارسطوطاليس - کتاب البادى الانسانية - کتاب الروی جالبنوس - کتاب الخیر و المقدر - کتاب فی اسباب السعادة - کتاب فی اسم الفلسفة و سبب ظهورها - کتاب السياسات الميمنية - کتاب فی ضاعة الکتاب - کتاب فی الشعر و القوافی - کلام فی اعضاء الحيوان - کتاب فی اللغات - کتاب السكر - کتاب الاجتماعات الميمنية - الفصول المنزعة من الاخبار و غیر ذلک - اثنی سال کی عمر میں نبین سوانتا لیس (۳۳۹) سال ہجری میں دمشق میں وفات پائی اور یہیں مدفون ہوا۔ (ابن خلکان وغیرہ)					
۲۴۶۰	۱۸۰	حاشیہ علی شرح ہایۃ السکنة المعروف بالصدر	الفصل الاكمل ملا عام الدين التتاني اللبکني - من اعيان القرن الثالث عشر		قلمی	۳۲۶	
		تقطیع کتابت ۷۸۱۰ - انچه - سطور سترہ - کاغذ ملی - بعض جگہ لفظ قولہ کو سرخی سے لکھا ہے - بعض مقام پر اس لفظ کی جگہ بیاض ہے - باقی تمام عبارت سیاہی سے لکھی گئی ہے - کاتب کا نام او - تیایخ کتابت تحریر نہیں - تمام اور افی پر کرمخوردگی اور بیہند کاری زیادہ ہے - صرف قن اول کا حاشیہ ہے اسی قدر صدر اودس میں رکھا گیا ہے - قن ثانی کو کسی قدر شروع کر کے چھوڑ دیا ہے - محشی علام نے مواضع متلفہ کا تشبیہ کیا ہے - عبارت آغاز صفحہ اول - الحمد لله الذي شرح صدرنا لهذا اليوم - حكمة العلم والايمان عبارت ختم - ورق (۱۶۳) صفحہ ۲ - ما سيجي من الغصريات فتدبر - ایک نسخہ اس حاشیہ کا نمبر پر بھی درج ہے - فاضل لبکني شیوخ عثمانی سے ہیں نہایت					





نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							لوگ آپ کے فیض علمی سے مستفیض ہوئے۔ میرزا اسکندر تاریخ عالم آرائے عباسی میں لکھتے ہیں کہ فاضل شایع ادیب باقد و اما د کے مابین اکثر مذاکرہ اور مباحثہ علمی رہتا تھا۔ سال وفات آپ کا دریافت نہیں ہوا۔ آپ گیارہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ (عالم آرائے عباسی)
۲۲۲۵	۱۷۹	کتاب آراء اہل المذنبۃ القاضی	المعلم الثانی الحکیم ابو نصر محمد بن محمد بن اوزاع بن طرخان الفارابی الترمذی ۳۵۰ھ ہجری		مطبوعہ مصر	۱۲۸	
							حکمت کی مشہور کتاب ہے۔ اس کتاب میں مسائل طبعیہ و آسمانیہ کے علاوہ اخلاقی مباحث بھی لکھے ہیں۔ کتاب کے اول میں پندرہ صفحات تک فہرست مضامین و تفصیلی ترجمہ مولف علیحدہ تحریر کیا ہے عبارت آغاز صفحہ اول۔ القول فی الموجد والاول الموجد والاول هو السبب الاول خاتمہ صفحہ ۱۲۷۔ ولا تجعل شیئاً محلاً اصلاً۔
							معلم ثانی اکبر فلاسفہ مسلمین میں شمار کیا جاتا ہے۔ حکماء اسلام میں دوسرا کوئی اس کا ہم پایہ نہیں ہوا۔ شیخ الرئیس نے اسی کے کلام اور کتابوں سے اشعار حاصل کیا ہے (فارابی) میں اس کا تولد ہوا۔ یہ شہر ترکی آبادی میں ماہور النہر کے متعلق بلاد فارس کے اطراف ارض خراسان میں واقع ہے۔ معلم ثانی نے پرورش اپنے ہی شہر میں پائی۔ پھر یہاں سے اطراف و اکناف میں بہت سے سفر کا اتفاق رہا۔ زیادہ تر بغداد و دمشق میں قیام رکھا۔ یوحنا نصرانی حکیم اور ابو بشر ممتی پونس حکیم سے فلسفہ اور منطق کو حاصل کیا۔ یہ دونوں شخص مشاہیر حکماء میں ہیں۔ سب سے زیادہ ارسطو طالیس حکیم کی کتابیں پڑھیں اور انہیں کو دیکھا۔ کہتے ہیں کہ ارسطو کی ایک کتاب پر جو کتاب النفس کے ساتھ موسوم ہے۔ فارابی نے اپنے ہاتھ سے

نمبر چوٹا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		پچھٹا نمبر ہے۔ صفحہ ۷۸ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۴۴ پر ختم ہوا ہے۔ فن فی الجہلہ بعربی میں بت نمبر لکھا گیا					
		رسالہ فی الفعل والافعال	الشیخ الرئیس بن علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بن سینا المتوفی ۷۲۸ھ				
		یہ رسالہ فن اور ادبی مجموعہ نمبر ۱۳ میں مجلد ہے۔ اس رسالہ کی کیفیت اس سے پیشتر نمبر ۱۷۳ فن حکمت عربی میں تحریر ہو چکی۔ (یہ نسخہ کے متعلق اس سے قبل نمبر (۱۷۵) پر تحریر ہو چکا)					
۲۱۶۰	۱۷۸	حاشیہ فخر علی البیہدی	علامہ محمد بن الحسین المدعو بہ فخر الدین الحسنی السامکی استرآبادی من اعیان القرن الحادی عشر۔		مطبوعہ مطبع کنز العاوم	۲۰۷	
		شرح ہدایۃ الحکمہ مشہور (مبندی) کا حاشیہ ہے۔ شایع علام نے اس جلد میں صرف مایعہ الاجسام اور فلکیات کا تحشیہ کیا ہے۔ اس حاشیہ میں زیادہ تفصیل و تطویل نہیں ہے۔ ضروری قدر پر اکتفا کیا گیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ العلی الحکمہ والصلوٰۃ علی محمد الماحوت بالذات العظیم۔ المبعوث لاقامۃ الدین..... فبقول احقر خاق ادلہ العفی۔ خاتمہ صفحہ ۳۸۸۔ انہ الطوفی والمعن۔ فاضل شایع فضلا زمانہ شاہ اسماعیل صفوی اور ہم عصر میر باقر داماد استرآبادی ہیں۔ ورگاہ معل شاہی کے منظور نظر تھے۔ ہمیشہ طلباء کا ازدحام و طالبین کی کثرت آپس کے یہاں رہتی۔ بہت سے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تقدیر و صفحہ	کیفیت
							حصہ پر ختم ہوا۔ اس رسالہ میں نفس ناطقہ کے بقا پر اول قائم کیے ہیں۔ عبارت ابتدا فی صفحہ اول سال بعض الر وساء بعدہ العلیۃ خاتمہ صفحہ ۱۳ والسلام علی محمد وآلہ تمت الر ساء لہ بعون اللہ المنان بالخییر
		رسالہ کتبہ الی الکیا ابی جعفر	الشیخ الرئیس الی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بن سینا المتوفی ۵۲۸ھ				
							دوسرا نمبر صفحہ ۱۳ کے ثلث سے شروع ہو کر صفحہ ۸۸ کے ختم پر ختم ہوا۔ مختصر رسالہ ہے۔ بعض مسائل جمیعۃ کی تحقیق میں کیا ابی جعفر کو بطریق مکتوب لکھا ہے۔ ابتدا کیا یا اسبای و مولائی و کباری و خلیلی اطال اللہ بقاؤک خاتمہ۔ وحسن توفیقہ تمت الر ساء لہ بعون اللہ۔
		رسالہ فی حفظ الصحت	ایضاً				
							تیسرا نمبر صفحہ ۱۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۴ پر تمام ہوا ہے۔ طبی رسالہ ہونے کی بنا پر طب میں بعد نمبر (۳۵۵) لکھا گیا
		رسالہ فی النبض	ایضاً				
							چوتھا نمبر صفحہ ۳۵ سے ابتدا ہے اور صفحہ ۵۶ کے نصف پر ختم۔ فارسی رسالہ ہونے کی بنا پر طب کے متعلق فہرست فارسی فن طب میں بعد نمبر (۳۵۹) لکھا گیا۔
		رسالہ الفصد	ایضاً				
							پانچواں نمبر صفحہ ۵۶ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۷۷ کے ختم پر تمام ہوا ہے۔ یہ رسالہ بھی طب کے متعلق ہے۔ فن طب میں بعد نمبر (۳۵۹) لکھا گیا۔
		تعبیر الر ویا	ایضاً				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شیخ الرشید کے متعلق نمبر (۱۰۳) کے تحت میں تحریر ہو چکا					
۱۳۲۷	۱۷۶	ہدیۃ الہدیۃ علی المدیۃ السعیۃ	انفاضل الاجل و المحقق الاکمل شمس العلماء مولانا محمد عبدالحق العمری الخیر آبادی المتوفی ۱۳۱۶ھ ہجری		مطبوعہ شمس العلماء مطبع احمدی راجپور	۲۷۰	
		یہ کتاب بطریق تحشیہ ہے۔ حضرت مولف علیہ الرحمہ نے اپنے والد ماجد سلطان الفضلاء و رئیس الحکماء مولانا فضل بن صاحب خیر آبادی کی کتاب ہدیۃ السعیۃ کے مشکل و مجمل مقامات کی تشریح و تفصیل کی غرض سے تالیف کی ہے یہ حاشیہ صرف بحث (تلازم بین الھیولی و الصورۃ) کے ختم تک لکھا گیا ہے۔ کتاب کو حضور پر نور آب خلد اشیاں نور اللہ مرقدہ کے نام نامی پر موقوف کیا ہے عبارت آغاز صفحہ ۱۔ الحمد للہ الذی تنطق بحکمۃ البالغۃ خاتمہ صفحہ ۲۷۹ والہ المراج والمآب حضرت مولف علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن کلام عربی تحت نمبر ۱۲۶ تحریر ہو چکا					
۱۳۷۷	۱۷۷	مجموعۃ الرسائل	الشیخ الرشید بن علی بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا المتوفی ۳۷۰ھ ہجری		علمی	۲۴۴	
		تقطیع کتابت ۱۷ x ۱۳۔ انچ۔ سطوریہ پندرہ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی کاتب کا نام تحریر نہیں کر مخدوگی کا اثر قلیل و پیوند کاری زیادہ ہے۔					
		پچھترہ رسائل مفصلہ تحت کا مجموعہ ہے۔ پہلا نمبر رسالہ بقاء النفس ہے صفحہ اول سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳ کے کلمات					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		پانچواں نمبر جو صفحہ ۲۱۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۲۵ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ حروف کی حقیقت اور ان کے پیدا ہونے کا طریقہ لکھا گیا ہے۔ ابتدا۔ الحمد للہ حمداً ایستحقہ۔ خاتمہ والحمد للہ حق حمداً					
		رسالہ فی تحقیق المبدأ الاول	اشیخ الرئیس ابی علی ابن عبد اللہ الشہیر	ابن سینا المتوفی	سنہ ۴۲۰ ہجری		
		چھٹا نمبر ہے مخضر سالہ تقریباً تین صفحوں کا صفحہ ۲۲۵ کے نصف آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۲۳۰ کے نصف اول پر ختم ہوا ہے۔ عبارت آغاز قال رضی اللہ عنہ سبحان الملائک القہار قال الحمد علی صاحب الشریعۃ وسلم					
		المقالة فی حج الشہین	ایضاً				
		للماضی بعداً زمانیا					
		ساتواں نمبر جو صفحہ ۲۳۰ کے نصف آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۲۵۳ کے ختم پر تمام ہوا ہے۔ یہ رسالہ گیارہ فصل پر مرتب ہے۔ عبارت آغاز قال الشیخ الرئیس ابو علی الحسین بن عبد اللہ بن سینا ہذا رسالۃ عملکھا فیما تقرر خاتمہ۔ ہذا النمط من الشہیۃ تمت المقالة والحمد للہ					وحدہ
		رسالہ فی النفس نامتام	ایضاً				
		آٹھواں نمبر ہے صفحہ ۲۵۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۸۳ تک ہے جو اس جلد کا آخری صفحہ ہے۔ یہ رسالہ آخر سے نامتام ہے۔ تحقیق نفس میں لکھا گیا ہے۔ چند فصول پر منقسم ہے۔ عبارت ابتدا فی صفحہ ۲۵۴۔ ہذا رسالۃ النفس للشیخ الرئیس خیر المیادھی ماثرین بالحمد۔ عبارت صفحہ آخر میں یقال علی وجود					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف مطبوعہ یا قلمی تعداد صفحات کیفیت
		الامنیۃ والمعاد الحقیقیۃ عبارت آغاز صفحہ ۲۰ کتاب البدع والمعاد تالیف الشیخ الرئيس الی قول - الحمد لله رب العالمین وصلوٰۃ علی نبیہ سیدنا محمد .... قال الشیخ الرئيس خاتمہ صفحہ ۱۲۷ - فیما تری ویفعل الی قول - وصحبہ الاجیاد		
		رسالہ فی حال النفس وبقاہا	الشیخ الرئيس ابی علی الحسین بن عبد اللہ شہیر بن سینا المتوفی سنہ ۳۲۸ ہجری	
		دوسرا نمبر صفحہ ۱۲۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۸۵ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں نفس و طاقت کی تعریف اور اس کے نامی حالات مذکور ہیں۔ ابتدا صفحہ ۱۲۶ - الحمد لله اہل کل حمد - ختم و صلوات علی المصطفین الی قول ونعم الوکیل		
		رسالہ طبی	ایضاً	
		تیسرا نمبر صفحہ ۱۸۵ کے آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۱۹۵ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ یہ ایک طبی رسالہ ہے فن طب میں بہت مفید لکھا گیا۔		
		رسالہ فی تحقیق الاجسام	ایضاً	
		چوتھا نمبر صفحہ ۱۹۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۶۳ کے شروع پر ختم ہوا ہے۔ جسم طبی کی تحقیق و تقسیم میں یہ رسالہ تالیف ہوا ہے۔ ابتدا رسالہ الشیخ الرئيس ابی علی الحسین بن عبد اللہ بن سینا خاتمہ وھو حسبنا ونعم الوکیل۔		
		رسالہ فی تحقیق ہیۃ الحرف	ایضاً	



نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ عالم کیمیا میں بعد نمبر ۳ لکھا گیا۔					
		رسالہ فی الحقول	الشیخ رئیس ابی علی بن عبداللہ الشہیر ابن سینا المتوفی ۳۲۵ھ ہجری				
		گیارہواں نمبر ہے ورق شتر کے ابتدا سے شروع ہو کر ورق انا سی کے آخر صفحہ پر تمام ہوا ہے عقل کے معنی اور اوس کی تحقیق فلاسفہ اور متکالمین کے موافق بیان کی ہے ابتدا ہذا رسالہ فی الحقول نہ عموان الباری تعالیٰ ختم۔ تسمی صورت کمالیہ۔					
		رسالہ فی تزکیۃ النفس	ایضاً				
		یہ اس مجموعہ کا آخر نمبر ہے۔ ورق اسی سے شروع ہو کر ورق اکیا سی کے دوسرے صفحہ پر تمام ہوا ہے تزکیۃ نفس کے معنی اور اس کا طریقہ مذکور ہے۔ آغاز ہذا عہد فی تزکیۃ النفس۔ ختم والسلام علی من لا نبی بعد الا (شیخ کا ترجمہ فی تفسیر الشہیر ۳۱۸) کے تحت میں لکھا گیا۔					
۱۳۳۰	۱۶۴	عین الحکمۃ علی راس وجہ حسن العصمت اباخیس الشہیر بعاود	مولانا محمد حکیم بن عبداللہ		قلمی	۱۳۸	
		قطب کتابت مع جدول ۴ × ۲ - اچھے سطور اٹھارہ خط نسخ پختہ کتاب کا نام تحریر نہیں پوری کتاب پر جدول نشن سے کہتے گئی ہو۔ کر مخور دگی کا اثر خفیف ہے۔ گوشہ اوراق پر آبرسیدگی کے دہبے ہیں۔ کتاب کے خاتمہ پر ایک چھوٹی سی ہر چپاں ہے جو صاف طور پر پڑھی نہیں گئی۔					
		اس کتاب میں زیادہ تر مسائل طبعیہ مذکور ہیں۔ آخر میں تشریح اعضاء انسانی کا بھی بیان ہے۔ کتاب کو ایک مقدمہ۔ پانچ بیون۔ سات بلاد۔ خاتمہ پر غرتب کیا ہے۔ ہر مین میں چند انہار اور ہر بلدی میں متعدد					



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ختم ہو گیا ہے یہ رسالہ فن منطق میں بعد نمبر ۳۲۲ لکھا گیا۔					
		الرسالۃ العرشیہ	شیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبداللہ الشیراز بن سنان الموتوفی ۳۲۲ھ				
		چھٹا نمبر ورق اٹھائیس کے دوسرے صفحے سے شروع ہو کر ورق اکتالیس کے ثانی صفحے کے تحت پر تمام ہوا ہے۔ اس رسالہ میں واجبہ تعالیٰ کے ذات و صفات سے بحث کی گئی ہے۔ اَوَّلُ عِلَالَتِ الْحَمْدِ وَالْحَمْدُ مِنْ نَعْمَةٍ خَتْمٌ وَانْصِلَاوَةٌ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَیْمَانِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ					
		رسالہ فی الحج	ایضاً				
		ساتواں نمبر ورق اکتالیس کے دوسرے صفحے سے شروع ہو کر ورق ستاون کے پہلے صفحے کی تالی پر تمام ہوا ہے۔ اس رسالہ فیہ فی طہرہ کی تحقیق میں دس دلائل قائم کیے ہیں ابتداً رسالۃ الشیخ الرئیس ابی فیض الخا فی السعاده والحج العشرۃ۔ اتہا۔ دالہ الطیبین الطاہرین۔					
		رسالہ فی الذکر	ایضاً				
		آٹھواں نمبر بہت مختصر رسالہ ہے۔ تقریباً ڈیڑھ صفحہ کا ہو گا۔ ذکر الہی کی حقیقت بیان کی ہے۔ آغازاً اَبَدُ فَانِ مِنْ شَمْسِ خَتْم۔ علی سیدنا محمد واللہ الطیبین الطاہرین					
		رسالہ فی الموسیقی	ایضاً				
		نواں نمبر ہے۔ ورق اٹھاون کے دوسرے صفحے سے شروع ہو کر ورق ستر سٹھ کے ابتدائی صفحے کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ یہ رسالہ فن موسیقی میں بعد نمبر ۳۲۳ لکھا گیا۔					
		رسالہ فی الشکیس	ایضاً				
		دسواں نمبر ورق ہتر سٹھ کے صفحہ اول کے نصف سے شروع ہو کر ورق چہر کے ختم پر تمام ہوا ہے					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							عبارت آغاز ورق اول صفحہ ابتدائی ہذا رسالۃ فی الفعل والافعال واقسامہا۔ عبارت ختم ورق صفحہ اول والحمد للہ الواہب العقل۔
		رسالہ فی ذکرا سباب الرعد	الشیخ الرئيس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر ابن سینا المتوفی ۳۲۰ھ				
							دوسرا نمبر ہی ورق نو کے ابتدائی صفحہ سے شروع ہو کر ورق گیارہ کے دوسرے صفحہ کے نصف پر ختم ہو گیا ہے اس رسالہ میں شیخ نے۔ رعد۔ برق۔ صاعقہ کے عقلی اسباب لکھے ہیں۔ عبارت ابتدائی ہذا رسالۃ فی ذکر اسباب الرعد وغیرہ الخ۔ عبارت ختم ومن اللہ التوفیق
		رسالہ فی سر القدر	ایضاً				
							تیسرا نمبر ہی ورق گیارہ کے صفحہ ثانی کے نصف سے شروع ہو کر ورق تیرہ کے دوسرے صفحہ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں سر القدر جو مصطلح صوفیہ ہے اس کے عقلی معنی وضاحت کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ آغاز۔ سائل بعض الناس الشیخ ختم واللہ اعلم۔ واحکم الحاکمین
		رسالہ فی تحقیق النبوة	ایضاً				
							چوتھا نمبر ہے۔ ورق تیرہ کے صفحہ ثانی کے نصف سے شروع ہو کر ورق بیس کے دوسرے صفحہ کے ابتدائی حصہ پر ختم ہے۔ اس رسالہ میں نبوت کے معنی اور تصدیق نبوت بہت تفصیل کے ساتھ مذکور ہے ابتدا۔ سالت اهلک اللہ ان اجعلہ ختم فی جواب السائل۔
		الارچوزہ	ایضاً				
							پانچواں نمبر ہے۔ ورق بیس کے صفحہ ثانی سے شروع ہو کر ورق اٹھائیس کے پہلے صفحہ کے ختم پر

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۴۵	۱۷۲	حاشیۃ الکفوی علی حاشیۃ اللاری	السید محمد الکفوی بن الحاج حمید	۱۱۶۳ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۰۹ھ	۲۵۶	
		<p>شرح ہدایۃ النکحۃ - جو دہیندی کے نام سے مشہور و متداول ہے۔ مولفہ قاضی میر حسین بن معین الدین ہندی جو آخر نویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ اس شرح کے صرف طبعیت پر مولانا مصنف الدین محمد بن صالح اللاری متوفی ۱۲۵۷ھ نے مبدیہ حاشیہ لکھا ہے۔ نسخہ ہذا اس حاشیہ کا حاشیہ الحاشیہ ہے۔ اس میں اصل حاشیہ لاری کا عمل اور انکشاف ہے۔ مباحث و مناقشات سے بحث نہیں۔ حاشی کتاب پر جامع منہیات بھی تحریر ہیں عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ وعلی آلہ وصحبہ وبعد ذبقول خاتمہ صفحہ ۲۵۶۔ هذا اخر ما تيسر لي تحرير في هذا المقام الى قول۔ المولى الكرمي العلي۔ اس حاشیہ کا ایک نسخہ مطبوعہ قدس سے نام نہام نمبر ۲ برہمی درج ہے۔ فاضل محشی بارہویں صدی کے فضلا میں ہیں۔ ان کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔</p>					
۱۲۷۷	۱۷۲	مجموعہ رسائل الشیخ اولہا الرسالۃ الفعل و الانفعال	الشیخ رئیس ابی علی بن عبداللہ الشہید بابن سید المتوفی		قلمی ۱۲۵۶ھ	۱۶۲	
		<p>تقطیع کتابت خط ۶ x ۳۔ اونچے۔ سطور ۵، خط مستعریق اوسط درجہ کا۔ کاتب کا نام تحریر نہیں تھا مگر ان کے حاشی پر رقمہ دوزی موجود۔ کہ مخزوری کا اثر قلیل ہے۔ پہلا صفحہ جو تقریباً چار سطر کا ہے۔ نو خط سے تحریر ہے۔ بارہ رسائل منصفہ تحت کا مجموعہ ہے۔ اوّل نمبر اس مجموعہ کا در سالہ فعل و انفعال ہی جو درقی اوّل سے شروع ہو کر درقی دوسرے کے آغا پر ختم ہوا ہے اس رسالہ میں فعل و انفعال کے اصطلاحی معنی تفصیل و نتیجہ کے ساتھ لکھے ہیں</p>					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							مگر تکمیل اس خط کی یا قوت مستحکم سے ہوئی۔ ترم قلم۔ ریحاں۔ نکتہ تعلیق۔ رقع۔ نسخ۔ قویح۔ وغیرہ میں ہے۔ شخص تھے۔ مستصم باند کے (جو آخری خلفا عباسیہ سے ہی خام میں منسلک رہے سال چھ سو اٹھانوے (۶۹۹) ہجری میں اس جہان سے رخصت ہوئے (شذرات الذہب۔ تذکرہ خوشنویسان فارسی وغیرہ)
۵۲۱۸	۸۷	فرائض السلطان	الم یصرح المولف بہ	قلمی	۳۰		
							تقطیع کتابت ۳۰۵-۱۵۰۰ خط نسخ۔ معمولی عنوان شجرہ۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کتاب کے تمام اوراق کمر خوردہ ہیں کہیں زیادہ کہیں کم پیوندکاری قلیل ہو۔ مختصر کتاب ہو سلطان ابایزید خاں کے واسطے تالیف ہوئی ہو۔ پوری کتاب میں سلطان موصوف کے واسطے مواعد سو و مندر لکھے ہیں۔ کتاب کا نام محقق نہیں ہوا۔ ابتدائی ورق پر کئی نام لکھے ہیں بعض قلم زد کر دیئے گئے۔ بعض کو قائم رکھا۔ فرائض انسانی جو کتاب کا نام قرار دیا تھا قلم زد کیا گیا۔ باقی دو نام (فصل برای سلطان بایزید۔ فرائض السلطان) پستور لکھے رہے۔ محقق نہ ہوا کہ کتاب کا واقعی کیا نام ہے۔ مصنف کی نسبت بھی شروع کتاب میں یہ عبارت تحریر ہو۔ قال سیدنا الشیخ الامام العالم الفاضل العالم العلامة القدر والقدرة الفاضل جمال الدین حجة الناظرین لسان المتکلمین شیخ المحدث سید مفتی المسلمین بقیة المجتہدین بقیة الاما جد والسلف الطام بقیة الاحباب والخلف الکرام کفر العاوم مبتین جواهر الاسلام تغد ۱۰۷ بر حمتہ۔ اس عبارت میں صرف لفظ (جمال الدین) مصنف کتاب محتمل ہو سکتا ہو۔

نمبر دستاویز	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
							ابن بکر احمد بن علی خلیف بغدادی کا اختصار ہے۔ اس مختصر میں اہل حدیث کے واسطے خصوصاً اور عام مسلمین کے لیے عمومی نفع لکھے ہیں۔ آغاز صفحہ ۱۱۱۱ اقبال الشیخ الامام الحافظ خاتمہ صفحہ ۱۵۰ قطع شہہ ابداء۔
۲۵۶۵	۸۴	ادب الاسلام	مولانا صلاح حدی	حماد	مطبوعہ مصر	۲۰۳	
					۱۱۳۲ھ		
							اس کتاب کا بعینہ ایک نسخہ نمبر ۶۸ پر مخ تفصیل مضامین کتاب و کیفیت مولف تحریر ہو چکا۔
۵۲۸۱	۸۵	اسرار الحکماء	جمال الدین ابو الدریاف	۶۸۹ھ	مطبوعہ قسطنطنیہ	۱۸۸ صفحہ	
			بن یاقوت بن عبد اللہ		۱۳۰۰ھ	۱۳۰ صفحہ	
			المستعصمی المتوفی ۶۹۸ھ				
							قسطنطنیہ میں تین رسائل ایشال العرب اسرار الحکماء الامثال الحکیمہ کا مجموعہ ۳۰۰ میں طبع ہوا کسی شخص نے ان تینوں رسائل کی علیحدہ علیحدہ جلد بندی کی ہے۔ اوّل کا رسالہ تو کتب خانہ میں آیا نہیں۔ پچھلے دو رسالے لائے ہیں۔ یہ دو سر رسالہ ہیں۔ اس میں طلب نادہ اور مواعظ باہرہ ہیں جن کو یاقوت مستعصمی نے حکماء و عقلاء کے کلام سے ۶۸۹ھ ہجری میں انتخاب کیا ہے عبارت آغاز صفحہ ۱۱۱۱ قال رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم لا یسلمہ الا راجعون یرحمہم الرحمن خاتمہ صفحہ ۱۱۱۱ علیٰ ام الدنیا والآخر الخ الی قول ما خیر الخیرۃ
۵۲۸۰	۸۶	الامثال الحکیمہ	ایضاً	ایضاً	۱۳۱۱ھ	۱۶۵ صفحہ	
							مجموعہ ۱۱۱۱ رسائل مرقومہ بالا کے تیسرا رسالہ ہے افلاکون وغیرہ کے کلام سے کلمات حکیمتہ اور آداب اخلاقیہ کو منتخب کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۱۴۲۲ قال افلاکون لا یصلحون الا لثملہ خاتمہ صفحہ ۱۶۵ و شعب الاما ند الی قول افضل السلا م و الخیرۃ۔
							یاقوت مستعصمی بہت بڑے خطاط مشہور ہیں بابت ابواب کی روش پر لکھتے تھے خط نسخ کا موجد اگرچہ ابن مقلہ ہوا ہے

نمبر پورا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تاریخ و صفحات	کیفیت
		فی عقوبۃ الناسخۃ الباب الثامن فی عقوبۃ مآخذ الکاذبۃ الباب التاسع فی عقوبۃ قائل الناس بخیر حق۔ الباب العاشر فی حقوق المرأة علی نروجہا وغیرہا۔ ہر باب ایک جہان سے بسم اللہ کے ساتھ شروع کیا ہے عبارت صفحہ ابتدائی قدر تبتہ علی عشرۃ ابواب۔ عبارت ختم صفحہ ۱۸۵ والحمد للہ رب العالمین۔ الی قول وصحبہ وسلم۔					
۳۷۹	۸۲	ریاض الخضر علیہ فی سیاستہ الانسانیۃ التحریر الاول والثانی	الشیخ خزعل خان معز السلطنۃ۔ سردار ارفع۔	۱۳۱۵ھ (۵) ۱۳۱۹ھ	مطبوعہ مصر	صفحہ ۳۳۶ صفحہ ۳۰۳	
		یہ کتاب کلمات حکیمہ اور مباحث اخلاقیہ کا مجموعہ۔ فوائد کثیرہ اور نواد عجیبہ کا ذخیرہ ہے۔ پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ دونوں حصے اسی جلد میں مجلد ہیں۔ ابتداء حصہ اول صفحہ ۳۱۸ احسن مایہ شرح بہ صور الکلام خاتمہ حصہ اول صفحہ ۳۲۷ مسدوداً مظلماً۔ الی قول۔ افضل الصلاۃ والتحبۃ۔ آغاز حصہ دوم صفحہ ۳۲۷ المقام الثانی فی الخمر والاحتیاط خاتمہ صفحہ ۳۲۷ جمیعاً وسطاً۔ الی قول صلی اللہ علیہ وسلم۔ دونوں حصوں کی فہرست مضامین۔ ہر حصہ کے آخرین منضم ہے حصہ اول کی ابتداء میں مولف کا نوٹ بھی ہے۔ مولف کتاب اسی آخر ور کے علماء متاخرین میں ہیں۔					
		اختصار کتاب النصیحہ	الشیخ العالمہ علامہ الدین ابن الحسن علی بن ابیہیم بن اود بن العطار الاشعری تلمیذ الامام ابی زکریا النووی				
		مختصر رسالہ ہے فن فقہ میں نمبر ۳ پر کتاب تحریریں لایا ہے کے ساتھ مجلد ہے۔ یہ رسالہ کتاب النصیحہ مولفہ حافظ					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب کے کئی حصے کیے گئے ہیں۔ مجلہ ہذا دو سہ حصہ ہے۔ پہلا حصہ سالہ عیسوی میں تالیف ہوا اس کتاب کا موضوع اجتماعی و انفرادی اخلاق کے نتائج میں ہے۔ آغاز صفحہ ۱۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وبعد فقد ظهر البحر الاول من الحياة القومية خاتمہ صفحہ ۵۴ ونبذ اس السلام (موت کتاب اس زمانہ کے مؤلفین میں ہیں)					
۲۲۸۵	۸۱	المناسبات	مترجم حافظ نجیب	۱۳۳۳ھ (مطابق ۱۹۱۵ء)	مطبوعہ مصر	۱۶۱	
		شارل ایراکلی۔ کتاب کا ترجمہ ہے۔ اس کتاب کا لب لباب اصلاح حال اور تہذیب اخلاق کے بیان میں ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۵۔ کلمۃ للمترجم الناشی الاول عہدہ بالحیاء النسخ خاتمہ صفحہ ۱۶۱۔ ویرقب منہ الاغناس (مترجم کتاب۔ موجودہ زمانہ کے مؤلفین میں ہیں)					
۲۲۲۱	۸۲	رسالہ فی العقوبات ناقص	لہ اقص	قلمی		۱۰۶	
		تقطیع کتابت ۸۴۸۔ اپنی سطور ۱۳۴۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ مراد آبادی عنوان شجرف۔ کتاب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ پوری کتاب پر کرمخروگی کا اثر ہے کہیں کم کہیں زیادہ بعض اوراق پر پوندکاری بھی ہے۔ فیخہ اول سے کسی قدر ناقص ہے۔ ابتدائی خطبہ وغیرہ کا اوراق موجود نہیں۔ اسی وجہ سے کتاب اور مصنف کا نام محقق نہیں ہوا اس کتاب میں تاریکین و فرائض و مرتبین منہیات کے واسطے تربیاتی عقوبات مذکور ہیں پوری کتاب دس ابواب پر منقسم ہے۔ الباب الاول فی عقوبۃ فادک الصالح الخنس الباب الثانی فی عقوبۃ بخان والدیہ۔ الباب الثالث فی عقوبۃ شارب الخمر۔ الباب الرابع فی عقوبۃ الخمر فی الباب الخامس فی عقوبۃ فاعل لواط۔ الباب السادس فی عقوبۃ اکل الربا۔ الباب السابع					

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						دواعی الحیاة: ۲۶۶ صفحات۔ تصوفی مصلیٰ البشر (مؤلف کتاب اسی زمانہ کے فنما میں ہیں)
۳۵۳۶	۷۸	الهدیۃ الاولى الاسلامیۃ للملک والامراء فی الدار والدواء	السید صفی بن اسماعیل المصری مولد۔ الاباخی مذہباً	مطبوعہ مصر	۲۰۰	
						اس کتاب کا موضوع امور استخیرہ کی تعلیم ہے تمام اہل اسلام کے واسطے عموماً۔ اور مالک و امرار کے واسطے خصوصاً اس موضوع خاص کے ضمن میں وہ سرے فواید بھی مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحجل للہ والصالح والسلام علی رسول اللہ ان اسرید الاصلاح..... ماہیۃ الخرافۃ۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۰۔ والحمد للہ رب العالمین۔ ابتداء میں فرست مضامین بھی شامل ہو سال طبع اس کتاب کا تحریر نہیں۔ حضرت مولف مصر کے رہنے والے۔ امام عبداللہ بن اباض رضی اللہ عنہما کے متبعین میں ہیں کتاب بڑے طبع کے وقت تک مسند حیات پر ممکن تھی۔
۳۳۹۷	۷۹	غایۃ الانسان	مترتب وسیبیہ محمد	مطبوعہ مصر	۱۶۰	
						اقبل کتاب کے مولف (فیلسوف چان قینوت) ہیں۔ یہ کتاب بھی کتب جدیدہ میں معدود ہو۔ اس کتاب میں حصول سعادت و غایت انسانی ہے۔ اس کے مبادی و اسباب مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۵۔ الباب الاول۔ البحث الاول۔ این السعادة بكل شیء غرض منہ او غایۃ یری الیہا۔ خاتمہ صفحہ ۶۰۔ وہی السعادة۔ انتہی (اقبل مؤلف و مترتب اسی زمانہ کے اہل علم ہیں)
۳۳۹۵	۸۰	الحیۃ القومیۃ المجدل الثاني	ابن حموی	مطبوعہ مصر	۵۳	



نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
						(مؤلف عام اسی زمانہ کے اہل علوم میں ہیں)
۳۵۰	۵۰	ابو جبرین	مولانا قاسم امین بک	۱۳۱۵ھ مطابق ۱۹۰۰ء	۲۲۹	۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۱۱ء
						اس کتاب میں عورتوں کی تربیت، حجاب، حریت، طریقہ معیشت، موازنہ زنان قدیمہ و جدیدہ، تہذیب و تمدن، وغیرہ بیان ہو ابتدائی چار اوراق پر بطور مقدمہ کچھ فوائد لکھ کر کتاب کو شروع کیا ہے۔ آغاز بعد مقدمہ صفحہ اول۔ لکھنؤ فی حکم الناصرین لا یکن معر فہ خاتمہ صفحہ ۲۲۹۔ توصل الی المقصد انھے اس کتاب کے مؤلف بھی اسی زمانہ کے لوگوں میں ہیں)
۳۵۳۰	۱۰	الذی والی القوت فی محاسن السکوت	علی طریقت اعظمی	۱۳۲۵ھ مطابق ۱۳۲۵ھ	۳۱	۱۳۲۵ھ مطابق ۱۳۲۵ھ
						اس کتاب میں کلام الہی سے کف لسان کے منافع، امر بخلق مفید و حکمت آمیز کے فوائد مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد۔ وبعد فالذی ساقی خاتمہ صفحہ ۳۔ وكان الفراغ من اتمامہ الی قول فضل الصلوٰۃ والخیر (مؤلف زمانہ حال کے اہل علم ہیں)
۳۵۳۵	۱۱	کتاب البین	مغربی عبد الغنی	۱۳۲۶ھ مطابق ۱۳۲۶ھ	۲۸۳	۱۳۲۶ھ مطابق ۱۳۲۶ھ
						فرانسیسی کتاب کی تعریب کی گئی ہے۔ اصل مؤلف (بول و ویرا) ہیں۔ اس کتاب میں تہذیب و اخلاق وغیرہ جدیدہ کے قواعد کا اچھے عنوان سے انضباط کیا ہے۔ تعریب مضامین سے پہلے مغرب نے ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں کتاب کا خلاصہ تحریر ہے۔ ابتدائی اوراق میں مغرب کا فوٹو بھی دیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۰ مقدمہ مؤلف نے خلاصہ الکتاب ان ما تہذ بہ الکتابیب والمدارس ... فن لم یستغلہ

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا فلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۵۱۰	۷۲	این الانسان	طنطاوی جوہری		مطبوعہ مصر	۲۷۲	
		<p>یہ کتاب بھی مولفات جدیدہ میں ہے۔ تقریباً ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹۱۰ء میں تالیف ہوئی ہے۔ میں فضول پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ اخلاق انسانی فضائل علوم معارف وغیرہ کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ ابتداء میں مولف نے چند مسائل نقل کیے ہیں جو علماء اور بانی اس کتاب کی تصنیف و تعریف میں لکھی ہیں۔</p> <p>انغاز صفحہ ۱۳ الحمد لله والصلاۃ والسلام علی رسول الله اما بعد فان الحولیت الکبریٰ الخ</p> <p>خاتمہ صفحہ ۲۷۲ علیہا التحیۃ والسلام</p>					
۳۵۰۶	۷۳	ایک	مغرب۔ ابراہیم رمزی	۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۲ء	مطبوعہ مصر	۵۶	
		<p>انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں آداب ماکول مشروب۔ ملبوس عادات وغیرہ کی تعلیم ہو۔ ہر موضوع کے متعلق چھوٹے چھوٹے فقرے لکھے ہیں۔ اور لفظ (ایک) کو ہر جگہ کا عنوان کیا ہے۔ اس بنا پر کتاب کا بھی یہی نام ہوا۔ انغاز صفحہ ۳ نواہ عامہ (۱) ایاک ان توج ابناؤک اوخا دمباک ....</p> <p>یجب حفظہا خاتمہ صفحہ ۵۶ لا یتم الفضیلۃ الا بها (۲۰-۱۰ اپریل ۱۹۱۲ء کو کتاب کی تقریب سے فروخت ہوئی)</p>					
۳۵۲۱	۷۴	مناہج الادب (جز اول والثانی)	مولانا امین پناٹ		مطبوعہ مصر	۱۴۶	
		<p>اس کتاب کے کئی حصے کیے گئے ہیں۔ اس مجلد میں صرف دو حصے۔ اول و دوم ہیں۔ ادب و اخلاق کے قواعد کو معلم و متعلم کی گفتگو کے ضمن میں ضبط کیا ہے۔ مولفات جدیدہ میں مفید کتاب ہے۔ طلباء مدارس ابتدائے متوسطہ تالیف ہوئی ہے۔ انغاز صفحہ ۳ بسم الله الرحمن الرحيم والصلاۃ والسلام علی جمیع انبیاء و صحبائہ</p> <p>مقدمہ اساس السعادة نظام الحباۃ۔ خاتمہ صفحہ ۳۷ تم الحجۃ الثانی و یلیہ الثالث واولہ</p>					

نمبر ترتیب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ کتاب عورتوں کی تعلیم و تہذیب میں لکھی گئی ہے۔ تدبیر منزل کے متعلق مناسب امور کی نصیحت کی ہے۔ اس کے علاوہ زوجین کے باہمی حقوق بھی بیان کیے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۳۰ اذع الی سبیل ربک بالحکمة والوعظۃ الحسنۃ۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ..... و بعد فلما کانت الاکلکۃ خاتمہ صفحہ ۱۱۰ الا ان وظیفہا غایر ذلک (حضرت مولف کے اترام و نگرانی میں کتاب ہذا طبع ہوئی ہے۔)
۳۵۱۱	۵۰	الاحجاب	مترجم۔ امسی افندی	۱۳۱۸ھ	مطبوعہ ۱۳۱۸ھ	۵۵	مصر
							ترکی کتاب کا ترجمہ جو جس کے مولف اسید عبد اللہ جمال الدین افندی قاضی قضاۃ مصر ہیں۔ مولف نے ۱۶۔ محرم الحرام ۱۳۱۸ھ ہجری میں تالیف سے فراغت پائی۔ مترجم نے یکم ذی الحجہ ۱۳۱۸ھ کو معرب کیا۔ اس کتاب میں عورتوں کی بے پردگی کی خرابیاں۔ اور پردہ کے منافع اور احکام شرعی طور پر تحریر کیے ہیں۔ آغاز صفحہ ۳ مقدمۃ المعرب بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ..... اما بعد فانہ لما ظہر۔ خاتمہ صفحہ ۵۶ یوم الخمیس بمصر (اقل مولف اور مترجم زمانہ حال کے فضلا ہیں۔)
۳۵۰۹	۶۱	الجامعۃ الاسلامیۃ واروہا	فیق بک العظم		مطبوعہ ۱۳۲۵ھ مطبوعہ ہندیہ (راہبوسی) مطابع ۱۹۰۶ء	۵۸	
							یہ کتاب مولفات جدیدہ میں ہے۔ اجتماع و اتفاق کے منافع لکھے ہیں۔ ابتدا صفحہ ۲۰ بسم اللہ نسبتاً دعا و باسم النحن۔۔۔ و بعد ففد کثر۔ خاتمہ صفحہ ۵۵ لما فی ثنایا الا یام والسلام۔ اس کتاب کے مولف بھی اسی زمانہ کے علماء ہیں۔)

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبہ	تعداد و قیمت	کیفیت
		اس کتاب کے دو حصے۔ علیہ علیہ ہیں۔ احکام شرعیہ اور اخلاق حسنہ کا لب لباب۔ چوتھے چھوٹے فقروں میں وعظ و نصیحت کے پیرایہ میں انتخاب و اختصار کے ساتھ جمع کیا ہے۔ آغاز حصہ اول۔ ص ۱۔ احمد لکھنؤ و ماذا لینی فریضہ محمد لکھنؤ الحمد للہ و ما شکرت۔۔۔ و بعد فی ذلک کلمات۔ تا حصہ اول صفحہ ۹۵۔ الی هنا انقضى القسم الاول۔ ابتدا حصہ دوم صفحہ ۹۵۔ المقالة الخامسة فی الانسان۔ تا حصہ دوم صفحہ ۱۶۹۔ و عفی عنه امین					
۳۵۱۲	۶۸	ادب الاسلام	مولانا صالح حمادی ابن المرحوم۔ حماد باشا	مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۳۰۳		اس کتاب میں اہل مطالع کی طرف سے دو غلطیاں ہوئیں ہیں۔ نمبر ۱۲۵۷ نے اس کتاب کو ۲۶۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ کو تمام کیا ہے۔ حیث قال فی آخر الکتاب تقی هذا الکتاب الموقر بان نظام الحیا فی سبع وعشرين من رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ الف و ثلثمائة و ثلثة عشر من ہجری ۱۳۲۵ھ طبع ۱۳۲۵ھ لکھے گئے ہیں نمبر ۱۲۵۷ نے کتاب کا نام (انتظام الحیاتین) لکھا ہے۔ اہل مطالع نے (انتظام الدین والدین) طبع کیا ہے۔ مولف زمانہ حال کے فضلاء میں سے ہیں۔
۳۵۱۱	۶۹	عقبات النساء	مولانا علی فکری	مطبوعہ مصر ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۵ء	۱۱۰		اس کتاب میں ادب اسلام کی تعلیم ہے۔ اعتقادات۔ عبادات۔ معاملات۔ طریقہ معاشرت۔ انتظام حیات حقوق زوجین و ذوی القربی وغیرہ۔ آغاز صفحہ ۵۔ الحمد للہ الذی منہ الانسان نعمة العزل۔۔۔ اما بعد فی ذلک مرسالتہ فی ادب الانسان خاتمہ صفحہ ۲۸۲۔ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وسلم۔ آخر میں بہت مضامین حروف تہجی کی ترتیب پر منظم ہے۔ (مولف زمانہ حال کے فاضل ہیں)

نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	شہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عورتوں اور خادومات سے ہو۔ مہمان داری کے طریقہ جو مصر وغیرہ میں مروج ہیں ان کی تصویر کھینچی ہو۔ بعض ظروف ضروری اسباب کے فوٹو بھی دیئے ہیں۔ اس موضوع میں یہ کتاب بچہ مفید اور نافع ہو۔ پوری کتاب کا یہ پہلا حصہ ہے ابتداً صفر ۳۲۰۳ء مقدسہ الحمد للہ وحدہ بعد ان الاقبال العظیم ختم صفحہ ۲۰۳۔ تم الجزء الاول فی اخرا وخسٹس سنہ ۱۹۱۳ء ویلیہ الجزء الثانی۔					
۳۳۵۲	۶۵	التدبیر المنزلی الحریثا مع اتمثال الجزء الثانی	فریس میخائیل	۱۹۱۱ء	مطبوعہ ۱۹۱۳ء		
		یہ دو سرائحتہ ہو۔ آغاز صفر ۳۲۰۳ء بسم اللہ الفتاح العظیم ان الاقبال العظیم الباهر الذی صبتہ... علی نشرہ وتبجیدہ خاتمہ صفحہ ۱۰۰۰ء سار فی طرق الرشاد (مؤلف کے اہتمام خاص سے کتاب طبع ہوئی، ہو)۔					
۳۳۵۱	۶۶	تربیۃ النفس بالنفس	مولانا صالح حمزہ مترجم	۱۳۲۳ھ	مطبع القاہرہ ۱۳۲۳ھ	۱۶۱	
		فرانسیسی کتاب کا ترجمہ ہو۔ اصل مصنف کا نام (جون اسٹیوارت ہلاکی) ہو۔ اس کتاب میں بہت سے مفید امور کی تعلیم کی گئی ہو۔ فائدہ دینی و دنیوی کو تربیت و ہدایت کے عمدہ پیرایہ ہیں لکھا ہو۔ بچہ نافع کتاب ہو۔ آغاز صفر ۳۲۰۳ء الحمد للہ رب العالمین۔ صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ اب بعد فیذہ رسالۃ فی التربیۃ الصیحۃ خاتمہ صفحہ ۱۶۰۰ء حقیقۃ حقیقۃ من نفوسنا۔					
۳۳۰۶	۶۷	انتظام (ہر دو حصہ)	مولانا محمد جمال الدین بن المرحوم العلامة ابی الخیر بن المرحوم العلامة ابی شیخ عبد القادر الخلیف الجلی	۱۳۱۳ھ	مطبوعہ ۱۳۱۳ھ دار السعادة	صفحہ ۹۵ صفحہ ۷۹	

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		میں ہیں۔					
۳۲۰۷	۶۲	الدولۃ والجماعة مترجم من اللغة کتبیة	مترجم - نجیب الدین الخطیب محمد فی المؤید	۳۲۲	مطبع ۱۳۳۰ ۶۰ ۱۹۱۲ مطابق ۱۹۱۲		
		ایک ترکی کتاب کو مترجم کیا ہے۔ اس کتاب میں جماعت کے فوائد و دولت کے منافع کے علاوہ سبھی امید بھی مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۳ علم الجماعۃ فی الشریق بقلم العلامة المرحوم رفیق بک الحکیم قل من عنی.... لیس ذلک لضعف فطری قائمہ صفحہ ۶۵ القسطنطنیہ نشریں الثانی (۱۳۲۲) احمد شعیب۔					
۳۳۹۳	۶۳	ارشاد المحتاج لحقوق الازول	الشیخ محمد ابن الکریمی الدبلی الشافعی مذہباً ونقشبندی مشرباً	۳۲۶	مطبع ۱۳۲۶ ۳۸ مصر		
		اس کتاب میں عورتوں کے واسطے تہذیب اخلاق تاکبہ حجاب حقوق زوجہ وغیرہ کی تعلیم ہو آغاز صفحہ ۳ الحمد لله الذی جعل النکاح معیناً علی الدین ومکلاً للشیاطین..... اما بعد فاعلموا ایہا الاخوان قائمہ صفحہ ۳۸ وأولئک هم المتمدنون کتاب بذا کی طبع کے وقت حضرت مولف موجود تھے۔					
۳۳۵۲	۶۴	التدبیر المنزلی الحدیث مع التمثال الجزء الاول	فریس میخائیل	۱۶۹	مطبع ۱۶۹ مطابق ۱۳۳۲ مصر	۲۰۸	
		اس کتاب میں تدبیر منزل کے معاملات مذکور ہیں۔ زیادہ تر ان خانگی امور کی تعلیم ہو جن کا تعلق گھر کی					

نمبر ترتیب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ علمی	تعاریف مختصراً	کیفیت
							<p>بھی عبارت متن کی تشریح و تفصیل میں کوتاہی نہیں کی اس موضوع خاص میں مختصر کتاب بھی مفید ہے عبارت آغاز صفحہ ۲ نال الفقیر الی رحمة الرب الغفار محمد المعترف بالآذین والی قول الحمد لله كما ينبغي له خاتمہ صفحہ ۲۱۔ ناب الله علیہم۔ امین۔ حضرت شارجہ جو وہابیوں ہندی کے فضلاء ہیں۔</p>
۳۵۳۱	۵۹	طبلع الاستبصار ومصارع الاستعداد	السید عبدالرحمن الکوہی الملقب بالسید الفرائی		مطبوعہ مصر ۱۲۰۰		
							<p>یہ کتاب مولفات جدیدہ میں ہے۔ بحث استبصار کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی نبینا محمد وعلی سائرہ۔۔۔ وبعد فاقول وانما خاتمہ صفحہ ۱۲۔ بل الناس هم انفسهم لظلمون حضرت مولفہ زمانہ حال کے اکابرین میں ہیں۔</p>
۳۹۲۶	۶۰	المدينة والاسلام	محمد فرید وحیدی		مطبوعہ مصر ۱۳۰۰ مطابع ۱۲۱۰		
							<p>یہ کتاب تالیفات جدیدہ میں ہے۔ تہذیب نفس اور تمدنی امورات کو بڑی خوبی کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱ اول الحمد لله الذی هدانا لهذا وما كنا.. اما بعد فانہ لا یخفى خاتمہ صفحہ ۱۳۸۔ وسلم تسلیماً کثیراً (مولفہ زمانہ حال کے علماء میں معدود ہیں۔</p>
۴۲۰۴	۶۱	آداب وعوائد فرجیہ احسنی بک یکن			مطبوعہ مصر ۹۶		
							<p>یہ کتاب بھی کتب مقدمہ کے ہر رنگ ہے۔ تمام ضروریات انسانی کی اس میں تعلیم و تہذیب ہے۔ صفائی مکان لمبوس منظوم صحبت اصحاب۔ معاملات ماہیں لازم و آقا۔ ادب مکاتبت۔ طریقہ ضیافت۔ وغیرہ وغیرہ کو زمانہ حال کے موافق بتایا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ تقدمتہ الكتاب۔ هذا کتاب اقدمتہ خدمتہ (ابناء الوطن العزیز خاتمہ صفحہ ۹۶ عظیم الکنتراخ بتامہ الاشرار۔ مولف کتاب اسی زمانہ کے لوگوں</p>

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حکم لکھا ہے پہلے باب میں وہ وصایا ہیں جو قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ دوسرے باب میں وصایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے تیسرے باب میں ان فصالح اور وصایا کو قلمبند کیا ہے جن کو شیخ اکبر قدس سر نے فتوحات مکیہ میں لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی اوصی عبادہ فی کتابہ العزیز بوصایا ... و بعد فی ہذا رسالۃ مختصرۃ فاصفحہ ۵۲ و ہذا الخیر الکتاب الی قول الحجریۃ القدسیۃ مولف کتاب۔ فتوحات صلی بن حسن خاں رئیس بھوپال کے دوسرے فرزند ہیں۔ پچھلے ریح الآخر شب جمہ بارہ سو ترسی (۱۲۰۳ھ) ہجری میں بھوپال میں آپ کا قولہ ہوا۔ بڑی ذکی الطبع و فہیم شخص ہیں۔ تمام کتب درسیہ سے محوڑے سن میں فراغت حاصل کر لی۔ تالیفات کا بہت شوق ہے۔ ایک مدت سے لکھنؤ قیام پذیر ہیں۔ سلمۃ اللہ تعالیٰ۔					
۳۹۶۶	۵۷	حیاتنا الابدیہ	مولف صاحب حمیدی حماد	۱۳۲۵ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۳۱ھ	۲۵۳	
		تین رسائل کا مجموعہ ہے۔ تینوں رسائل کا موضوع واحد۔ اور مولف ایک ہی شخص ہیں۔ تہذیب اخلاق۔ سیاست مدنیہ۔ تربیت نفس کے متعلق۔ امور واجبہ کو قلمبند کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی جل جلالہ۔ مراقبۃ النفوس و غذاۃ الارواح ... اما بعد فی ہذا رسالۃ علی طریقۃ خاتمہ رسالہ آخرین صفحہ ۲۵۲۔ مولف کتاب الحیاۃ البسیطۃ۔ مولف اسی زمانہ کے فضلاء میں سے ہیں۔					
۳۹۵۵	۵۸	عقود الخیرین فی بیان حقوق الزوجین	الفاضل الشیخ محمد بن عمر بن عربی بن علی زوری	۱۲۹۳ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۳۱ھ	۲۴	
		یہ کتاب ایک رسالہ کی شرح ہے جس کا مولف دائرۃ خفا میں معروف ہے۔ اس رسالہ کے مولف نے حقوق زوجین کی شرعی مراعات کے ساتھ تصویر دکھائی ہے۔ زوجین کے باہمی تعلقات۔ اور معاملات کو تجربہ صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے موافق۔ بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ نتائج نے					





نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۱۲	۵۲	عیون الاخبار	الشیخ ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبة الدینوری المروزی۔ المتوفی ۲۷۲ھ		مطبوعہ ۱۳۲۳ مصر	۹۳	

یہ کتاب پوری تو بڑی ضخیم اور مجلد کبیر ہے۔ ابواب کثیرہ۔ اور دس کتب پر اس کو منقسم کیا ہے  
 الاول کتاب السلطان۔ الثانی الحرب۔ الثالث السوء۔ الرابع الطباع والاخلاق۔ الخامس  
 السادس الزہد۔ السابع الاخوان۔ الثامن الحوائج۔ التاسع الطعام۔ العاشر النار مجلد ہذا صرف  
 کتاب السلطان ہی اس میں سلاطین و سلاطنت کے متعلق ضروری امور کی تعلیم کی گئی ہے عدل و ظلم  
 وغیرہ کا حسن قبح۔ عامل و غیرہ کی ماموری اور ان کے کام کی نگہداشت کا طریقہ۔ سیاسی کاموں کا  
 نظم و نسق بڑی وضاحت و خوبی سے لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۷۲ عبارت الخاقی۔ الحمد للہ  
 الذی یجری بلاؤہ صفحتہ الواصفین و تفوت الاثمہ ..... ۱۰۰ ما بعد فان لم فی کل  
 نعمۃ خاتمہ صفحہ ۹۳ بات یکون احد اشکرہ منک را بن قتیبة کا ترجمہ فی حدیث عربی نمبر ۵۱۰  
 کے تحت میں لکھا گیا،

۲۹۸۰	۵۳	معنی الحیات	مغرب۔ دویع افندی البستانی	۱۹۰۹ء مطابق ۱۳۲۷ھ	مطبوعہ ۱۹۱۲ء مصر	۱۵۳	
------	----	-------------	------------------------------	-------------------------	---------------------	-----	--

انگریزی کتاب مولفہ (اللورد دافنبری) کو مغرب کیا ہے۔ اس کتاب میں معاش و معاد کے  
 متعلق ضروری ہدایتیں لکھی ہیں آغاز صفحہ ۱۲۔ الفصل الاول المسئلة العظمیٰ شی احب  
 للانسان ..... وان الدین یجشون۔ خاتمہ صفحہ ۵۳ معنی الحیات و حب اللہ و البشر۔ کتاب کے  
 اول میں۔ مولفہ۔ مغرب دونوں کے نوڈ لیے ہیں (مولفہ مغرب دونوں وجود زمانہ کے ممانا تھا عربی ہیں نسخہ ہذا کے طبع کے  
 وقت دونوں فقیر حیات تھے)

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۵۲	۵۱	فلسفۃ الاسلام وہدیتہ القرآن الجزء الاول	احمد بدوی النفاش حکیم و فیلسوف ربانی المولود ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۲۸۹ھ		مطبوعہ ۱۳۲۳ھ مصر	۲۰۰	
		<p>یہ کتاب مصنفات جدیدہ میں ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ امتہ اسلامیہ کے تنزل و انحطاط کی وجہ صرف صراط مستقیم اور اتباع قرآن کریم سے انحراف ہے۔ قرآن شریف کے متبعین ہمیشہ درج علیا پر فائز ہوتے ہیں۔ اس بیان کو بہت سی تمہیدات و تفصیل کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ پہلا حصہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲</p> <p>الحمد لله رب العالمین لا اله الا الواحد الحق المبین خلقنا سبحانہ ....</p> <p>وبعد فقد نظرت۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۲ من اقرب طرائق۔ کتاب کے آخر میں فرست مضامین بھی منقسم ہے۔</p>					
۲۹۵۲	۵۲	فلسفۃ الاسلام و ہدیتہ القرآن الجزء الثاني	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۶۸	
		<p>یہ دوسرا حصہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۔ ماذا نتعلم للدين يوجد كشيء من المسلمين خاتمہ صفحہ ۱۶۵۔ لایما ثلھا عزۃ ادکمال اس حصہ کے آخر میں بھی فرست مضامین شامل ہے۔ ابتدائی صفحہ پر حضرت مولف کا فوٹو بھی ہے۔ (مولف کتاب زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔)</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ابن حبان۔ امام جلیل القدر حافظ حدیث خیر البشر۔ عالم بیدیل۔ صاحب تصانیف انواع و تقایم و جرح و تعدیل افضل و اقصیٰ۔ اکمل فقہاء دین ہیں۔ علم حدیث میں ان کے شیخ ابی حزمیہ ہیں۔ ابی حزمیہ کے علاوہ کثیر مشائخ سے سماعت کی ہے۔ جن کا عدد ایک ہزار تک بیان کیا گیا ہے۔ اجل فضلا اور اکمل فقہاء آپ کے تلامذہ میں ہیں۔ علوم دینیہ کے علاوہ طب۔ نجوم۔ تاریخ وغیرہ میں بھی آپ کو کامل دسترس اور پوری مہارت ہے۔ بہت سے مقامات کا سفر اور اطراف و اکناف عالم کی سیاحت کی۔ نیشاپور بھی کئی مرتبہ آمد و رفت کا اتفاق ہوا۔ ایک زمانہ تک سمرقند میں جو ان کا اصلی وطن ہے عہدہ قضا پر مامور رہے۔ شافعی مذہب تھا۔ ماہ شوال میں تین سو چوں (۳۵۷ھ) ہجری میں رحلت فرمائی۔ (طبقات الشافعیہ لاسبکی، دائرۃ المعارف)					
۲۹۸۸	۵۰	النظام والاسلام	الشیخ طنطاوی جوہری		مطبوعہ ۱۳۲۱ھ	۲۳۲	مصر
		اس کتاب میں مضامین متنوع مذکور ہیں۔ نظام عالم۔ کیفیت فہم۔ قصص قرآن۔ ذکر امورات ضروری متعلق۔ ملوک۔ روساء حکام۔ علماء وغیرہ۔ آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فان بھجۃ العلماء..... داول داع۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۹۔ وآلہ وصحبہ وسلم۔ مولف نے اس کتاب میں اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔ ٹائٹل بیج پر، اسم کتاب کے بعد صرف اس قدر لکھا ہے تالیف الشیخ طنطاوی جوہری۔ طنطہ مصر اسفل میں قاہرہ سے ۹۸ کیلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔					

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنت تصنیف	مطبوعہ یا نقلی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۹۵	۳۷	التربیت مترجم	محمد السباعی		مطبوعہ مشرق مطبع جرین	۱۳۳	
		انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اصل کتاب ہربٹ اسپنسر متوفی ۱۸۸۳ء کی تالیف ہے جس میں قومیت کے متعلق تعلیم کی ہے۔ محمد السباعی نے عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا آغاز صفحہ ۳۰۰۔ افسس المعارف کمانڈ الریہ اسبق عہد ا خاتمہ صفحہ ۴۳۳ و ثبت لمودیۃ الثواب۔					
۲۹۰۰	۳۸	عقۃ الاولاد	سلیم خوری		مطبوعہ مشرق مطبع جرین	۱۳۰	
		یہ کتاب انگریزی کتاب سے معرب کی گئی ہے۔ اصل کتاب کے مولف (سلفافون استاول) ہیں اس کتاب میں اولاد و والدین کے متعلق مناسب امیر بتائے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۵ الی الوالدین قلیل ہم الا باء و الامہات خاتمہ صفحہ ۴۰۰ یا ذن مسجل من عو لافہا۔ مولف و معرب زمانہ حال کے ہیں۔					
۲۹۰۱	۳۹	روضۃ العتلاء و نزیہۃ الفضلاء	ابو حاتم محمد بن حبان ابن اسماعیل بن معاذ بن یحییٰ السبکی المتوفی ۴۵۳ھ		مطبوعہ مشرق مصر	۲۶۷	
		فن اخلاق میں اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ جس قدر کتب اس فن میں مدون ہیں۔ ان میں غلظ الکاتب یہ کتاب آداب دینی و ادب و سعادت اخروی کے واسطے مجسم معلم ہے۔ اس کے مضامین اخبارہ صحیحہ اور آثار مستندہ سے مرتب کیے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ اول بعد عبارت الحامی الحمد للہ المتقدیر و الحمد للہ الالوہیہ المتعززا اما بعد فان الزمان خاتمہ صفحہ ۲۶۷ و الحمد للہ رب العالمین					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ باقلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۳۶	۴۴	اسباب و نتائج	محمد علی - کامل	۱۳۱۶ھ	مطبوعہ ۱۳۱۶ھ	۸۳	
		مصری اخبار المومنین اخلاق و مواظبت کے متعلق جو مضامین متفرق طور پر شائع ہوتے تھے۔ مولف نے اس کتاب میں یکجا کر کے اپنے مطبع میں اس کو چھاپا ہے۔					
۲۸۳۱	۴۵	حیات الزوجین	مولانا عبداللطیف مصطفیٰ		مطبوعہ ۱۳۲۳ھ	۲۵۶	
		اس کتاب میں زوجین کے باہمی تعلقات و حقوق کو شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العلمین و الصلاۃ والسلام علی جمیع انبیائہم و المرسلین و علی آلہم..... مقدمہ					
		اما بعد فان الزواج رکن۔ مولف زمانہ حال کے فضلاء میں سے ہیں۔					
۲۸۳۲	۴۶	فلسفۃ احمر	مولانا صلاح حمیدی حماد		مطبوعہ ۱۳۲۶ھ	۱۴۱	
		مصر مطابقت ۱۳۲۶ھ					
		فرانسیسی زبان کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں عمر انسانی کے چاروں ادوار۔ لڑکپن۔ جوانی۔ اوجھڑپ۔ بڑھاپے کے متعلق فلسفیانہ بیان کیا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۵۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والصلاۃ والسلام علی ناصح الفضلاء وبلغ البالغ وبعث فضلاء عثرت۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۱۔ علی سیدنا محمدؐ و آلہ و صحبہ و سلمہ حال کے فضلاء میں سے ہیں۔ کونٹ دی سحر (Conte de Magique) کی کتاب سے ترجمہ کیا ہے۔ کونٹ مذکور ۱۳۵۳ھ میں پیرس میں پیدا ہوا اور ۱۳۵۳ھ میں مرا۔ دوسرے سفر بھی رہا۔ اس کی متعدد کتابیں ادب و تاریخ اور سیاست میں ہیں۔					

نمبر ترتیب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب الادب فی الدین	امام حجتہ الاسلام ابو حامی محمد بن محمد الغفرانی المتوفی ۵۰۵ھ ہجری				
		کتاب مرقوۃ بالاکے حاشیہ پر۔ اس کتاب میں تہذیب اخلاق، تہذیب منزل کے آداب کی شرعی پیرایہ میں تعلیم ہو۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲۰ الحمد للہ الذی خلقنا واکمل خلقنا۔ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۷۲ الذی الامین۔ امین۔					
۲۶۷۳	۴۲	میزان العمل	ایضاً		مطبوعہ مصر	۲۳۰	
		یہ کتاب اخلاقی تعلیم کے واسطے کافی دوائی ہو شروع میں سعادت اخرویہ کے فوائد اُس کے حصول کی ترغیب لکھا۔ اُس کے موفوف ملیدہ علم و عمل کے حاصل کرنے کے طریقے نہایت سہولیت کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ قال الشیخ الامام الہمام حجتہ الاسلام ... لما کانت السعادت الخ خاتمہ صفحہ ۲۱۸ الذی سمیع عجیب آخر میں غلطنامہ۔ اور فرستہ ابواب بھی منظم ہو مصنف کا ترجمہ اس کیجے نمبر پر ہے					
۲۶۱۰	۴۳	التبر المنسک فی تدبیر الملک	الشیخ العالم علی بن الابوازی الحنفی		مطبوعہ ۱۳۱۵ھ مصر مطابق ۱۹۹۷ھ	۵۲	
		اس کتاب میں اُن اخلاق و اوصاف کا ذکر ہے جو سلطانین و ولایہ کے واسطے ضروری ہیں۔ آغاز صفحہ ۳ الحمد للہ العلی الکبیر السمع البصیر ... و بعد فقد استخرت اللہ تعالیٰ فی جمع هذا الكتاب رمولف کا حال معلوم نہیں ہوا۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ہیں اور حقوق رعیت جو سلطان پروا نہیں اُن کو تشبیہ لکھا ہے آغاز کتاب بعد عبارت الحاقی - صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی ارسل رسدہ بالبینات وارسل... واستجد ان لا الہ الا اللہ خاتمہ صفحہ ۱۰ دامت الیوم والذی مولف کا ترجمہ فن فقہ عربی نمبر ۵۸ پر درج ہے۔					
۲۶	۸۳	۱- اواقہ النفوس	علامہ ابو محمد حسن علی بن احمد المعروف بابن الحزم الظاہری الاندلسی المتوفی ۵۴۰ ہجری		مطبوعہ مصر	۷۸	
		اس کتاب میں کتاب فضائل اور جذبات ذرائع کے طریقے بڑی خوبی کے ساتھ لکھے ہیں۔ آغاز صفحہ ۱ بعد عبارت الحاقی - الحمد للہ علی عظیم متینہ و صلی اللہ... اما بعد ثانی جمعہ خاتمہ صفحہ ۷۸ ابتدا الیوم والذین مصنف کا ترجمہ فن کلام عربی میں نمبر ۳۲۸ پر لکھا گیا۔					
۲۶	۷۸	تہذیب الاخلاق مع کتاب الاب فی الدین	الشیخ امام الحسین ابی علی احمد بن محمد بن یعقوب بن مسکویہ المتوفی ۴۳۱ھ		مطبوعہ ۱۲۲۲ھ مصر	۷۲	
		اس کتاب میں درستی اخلاق جمیلہ اور خیر از افعال ذمہ کے وجود و اسباب لکھے گئے ہیں ابتدا صفحہ ۲ - اللہم انا نوجه البک ونسحق نخوک خاتمہ صفحہ ۷۲ - وحسبنا اللہ ونعم للعین مصنف کا ترجمہ فن کلام عربی نمبر ۳۶۴ پر تحریر ہے۔					



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ان الانسان من بین خاتمة صفہ ۶۰ نختما القول بتہذیب الاخلاق الی قول محمد والدہ وصحبہ مصنف کا ترجمہ فن سلوک عربی کے نمبر ۳۴۰ پر درج ہے۔
۲۶۹۴	۳۸	التبر المسبوک فی نصائح الملوک	امام حجة الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ		مطبوعہ ۱۳۱۶ھ مصر	۱۳۳	
							اصل کتاب فارسی زبان میں ہے امام غزالی رحمہ اللہ نے یہ کتاب سلطان محمد بن ملک شاہ سلجوقی کے تالیف کی ہے اور اس میں بہت سے نصائح سلاطین کے واسطے لکھے۔ کسی شخص نے دجواً لیا امام رحمہ اللہ کے شاگرد ہوں گے، اس کو عرب کیا ہے۔ یہ کتاب ترکی زبان میں بھی مترجم ہو گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی انعامہ وافضہ الیہ والصلاۃ والسلام.... وبعد فائدہ سالتی۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۳۔ عدد الاوقات والساعات۔ امام غزالی کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۲۶ پر درج ہے۔
۲۶۸۱	۳۹	السیاسة الشرعیہ فی الزاعی والزعمیہ	امام تقي الدين شيخ الاسلام ابو العباس احمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد الله بن الحضر بن علي بن عبد الله بن يحيى المحراني المتوفى ۵۲۰ھ ہجری		مطبوعہ ۱۳۲۲ھ مصر	۸۰	
							اس کتاب میں سیاست مدنیہ کو موافق سیاست شرعیہ کے لکھا ہے۔ حقوق سلطان جو رعیت پر ضروری

نمبر و جزو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مکتبہ تصنیف	مکتبہ مطبعہ یا قلمی	تعداد صفحات	مکتبہ نسیب
		کتاب متذکرۃ بالا کے حاشیہ پر ہی۔ اس کتاب کا ایک نسخہ مطبوعہ مشرقی تالیف عربی نمبر ۱۳۵ ہے۔ درج ہی اس لحاظ سے نسخہ رہنا سببی تالیف کے فن میں۔ بندہ نسبت بہ کے لکھا گیا ہے۔					
۱۹۸۱	۳۶	ہدایۃ السدایہ امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ			تالیف ۲۲۲		
		تفہیم کتب ۱/۲ x ۳/۴ - انچہ - مطبوعہ گیارہ - جدول و باریکارنگین خط نسخہ اوسط درجہ کا - کاغذ کشمیری عنوان شجرہ - کاتب عبداللہ بن احمد بن فضل - تمام اوراق پر کرمخروئی زیادہ اور یہ نذرکاری قلیل ہے ابتدائی صفحہ پر محمد شکر نام کی چھوٹی سی مہرچیاں ہیں۔ اس کتاب میں مواعظ اور عبادات کے طریقے عمدہ عنوان سے لکھے ہیں۔ آناز صفحہ ۲ بعد عبارت الخاقی الحمد لله حق حمده ..... وانصاؤ ..... اما بعد فاعلمہ - عبارت خاتمہ صفحہ ۲۱۸ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم الی قول والحمد لله رب العالمین - مصنف کا ترجمہ فن فہمہ عربی نمبر ۶۰ پر درج ہے۔					
۲۸۵۲	۳۶	کتاب الاخلاق الشیخ الاکبر ابوبکر محمد بن محمد بن محمد بن احمد بن عبداللہ المروزی ابن العربی المتوفی ۳۸۸ھ			مطبوعہ مصر	۶۰	
		اس کتاب میں - خلق کی تعریف - انواع و اقسام - اخلاق محمودہ و مذمومہ کا ذکر ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد لله رب العالمین - وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما كتبہ اعلیٰ					

نمبر موجودہ	نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ہیں۔ خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ اس کتاب کے علاوہ بہت بڑا دیوان الفیہ بنی میں مفتاح الطب۔ المقالة المشوقہ فی المدخل الی علم الفلسفہ ان کے تالیفات میں ہیں (یعنی الانباء فی تاریخ الاطباء) نسخہ ہذا کے شروع میں ان کا سال وفات ۷۸۵ھ کشف الظنون کے حوالہ سے لکھا ہے۔ اس کتاب میں کشف الظنون کے دو نسخے موجود ہیں۔ مصری۔ اور مطبوعہ لندن۔ ان دونوں نسخوں میں مفتاح الطب کے تحت میں سال وفات چار سو دس ۸۰۰ھ تحریر ہیں جو ظاہراً ٹھیک معلوم ہوتے ہیں۔
۱۸۲۲	۳۵	کتاب الخلاۃ مع کتاب سکران السلطان	الشیخ بہار الدین محمد بن الحسن بن عبد الصمد العالی۔ المتوفی ۷۰۳ھ	مطبوعہ ۱۳۱۴ھ مصر	۲۹۲		
							کتاب الخلاۃ۔ کسکول کے۔ انداز پر ہے۔ علوم مختلفہ سے نوادرات کو اخذ کر کے جمع کیا جس تالیف جمع سے غرض و غنم و نصیحت ہو۔ آغاز صفحہ ۲ و بے نستعین الحمد للہ رب العالمین والعاجۃ للمتقین ولا عدوان الا علی الظلمین۔ والصلاۃ والسلام۔ . . . اما بعد فقد قال۔ . . . ما ذین جبل عبارۃ خاتمہ صفحہ ۲۹۲ صدف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرلف کا ترجمہ فن تفسیر عربی نمبر ۲۹۲ پر بیچ ۵۰۔
		سکران السلطان	الشیخ شہاب الدین ابن العباس ابن بکر الشہیر ابن حبلہ المغربی التلمسانی الخفی المولود والمتوفی ۷۲۵ھ	۷۵۵ھ			

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بجہد جہید عن التواریخ المتاخرین منہما جدا احدا منهم ذکر ترجمۃ للناظر رحمہ اللہ۔ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔ دکان معاصر اللعلمۃ الراہونہ وقد وقنت لہ معہ قصایا ولطائف۔ بعض قضایا کو دجن میں مولف کتاب سے گفتگو ہوئی۔ لکھکر تحریر کرتے ہیں ذکک وسط الحرم سنۃ اربع ومانین والفت۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ناظم شروع تیرہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ آغاز عبارت جلد اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل الادب اشرت حلیۃ واکمل زینۃ خاتمہ جلد اول صفحہ ۲۹۳ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ ابتدا جلد دوم صفحہ ۲۔ باب آداب المدارس خاتمہ جلد دوم صفحہ ۲۲۷۔ کمل نور السراج دونوں جلدوں کے اول میں فرست ابواب منضم ہے۔ شارح دسی زمانہ کے فضلاء میں سے ہیں۔					
۱۳۷۷	۳۴	الحکم الروحانیہ فی الحکم الیونانیہ	استاذ ابو الفرج علی بن الحسین بن ہند المتوفی ۸۱۵ھ	مطبوعہ ۱۳۱۸ھ مصر مطابق ۱۹۰۰ء	۱۳۸		
		اس کتاب میں تہذیب اخلاق۔ طرق سیاست۔ ادب اور فصاحت وغیرہ لکھے ہیں جن کو بڑے بڑے حکماء اور فضلاء کے کلام سے اخذ کیا ہے۔ بچہ مفید کتاب ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۸۔ قال الاستاذ ابو الفرج علی بن الحسین بن ہند ورحمۃ اللہ علیہ سال الصد بن الانبر والنجیب الخطیب۔۔۔۔۔ کما وصل بالادب۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۷۔ فان سکت دلہ یسندہ۔ عادیہما۔ حکیم ابو الفرج۔ علوم حکمیہ کے بڑے فاضل اور فنون طبیبہ کے اعلیٰ درجہ کے طبیب۔ اشعار عربیہ میں مشاہیر شعرا سے فائق اور مضامین ادبیہ میں۔ اُدبار کا ملین سے رائق۔ بلاغت میں فرید دھر۔ براعت میں یکتا۔ زمانہ ہیں۔ کتابت کے کام میں بھی یدِ طولیٰ حاصل تھا صناعت طب اور علم حکمت میں۔ شیخ ابی النیر الحسن۔ المشہور باب النحر کے شاگرد ہیں۔ شیخ کے جملہ تلامذہ اور عام طلبہ					

# المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ۳۳، فہرست ادب اخلاق

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۸۶۸۰	۳۲	اویسۃ الفاخرہ فی سلطنتہ الدنیا والآخرہ	الشیخ علی بن حسام الدین بن عبدالملک بن قاضی خال متقی المتوفی ۹۰۵ھ		قلمی	۱۳	
		تفصیل کتابت مع باریکا ۸۱۰ ط ۴ - پنجم - سطر ۱۵ - خط و کاغذ عرب - عنوان شجرہ اول صفحہ پر وارد زنگین - جدول و باریکا رنگین نام کتاب تحریر نہیں ہے - سلاطین و دالیان یکس کے واسطے نصائح اور آداب مملکت بہت خوبی سے مضبوط کیے ہیں - آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ رب العالمین .... اما بعد ہر رسالہ فی نصائح الملوک - خاتمہ صفحہ ۱۳ - والحمد للہ رب العالمین مصنف کا ترجمہ حدیث عربی نمبر ۳۶۲ پر درج ہے					
۱۳۷۲	۳۳	الاستیعاب بنو السراج الجزء الاول والثانی	السید احمد بن المامول الحسنی العلوی البغیثی	۱۳۱۳ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۹ھ	صفحہ ۹۳ ط ۲ ۱۳۱۳ھ	
		سراج طلب العلم کی شرح، جس کو ابی حامد السید العربی بن عبدالقادر بن ابی یحییٰ مساری نے نظم میں تالیف کیا ہے۔ یہ کتاب بہت فوائد اور مباحث کا ذخیرہ ہے۔ حالات تاریخیہ - مقالات ادبیہ مسائل فقہیہ - آداب اخلاقیہ وغیرہ اس کتاب میں جمع کیے گئے ہیں۔ بہت مفید اور نافع کتاب ہے کتاب ہذا کا مجموعی حیثیت سے توفیق اخلاق میں ہونا زیادہ موزوں نہیں کہ بعض بیانات اس میں ضروریہ ہیں جن کو اخلاق سے مناسبت ہے۔ اسی وجہ سے یہ کتاب اس فن میں رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ قریباً چوبیس کتب خانہ میں یہ کتاب فن اخلاق میں رکھی گئی ہے۔ اس اشکال کی وجہ سے بھی اس کتاب کو اخلاق ہی میں رکھا ہے شایعہ اس کتاب کی شرح تفصیل پبلشرز کے ساتھ لکھی ہے پہلا اصل فن نظم کی نظم تھیں کرتے ہیں یہ طلبہ کمال آسان بیان و دلالت کتاب کو دو حصوں پر منقسم کیا ہے۔ اس جلد میں دونوں حصے علیحدہ علیحدہ موجود ہیں۔ فاضل شایعہ کو ماقن و ناظم کتاب کی تفصیلی تحقیق میں ہوئی خطبہ میں لکھتے ہیں :- انی فحسنت الفحص النہد					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب الشیخ ابوسعید ابوالنخیر الی الشیخ ابوعلی سینا مع الجواب					
		<p>یہ رسالہ بھی فن کلام عربی مجموعہ نمبری ۳۸۶ میں جلد ہی۔ دو مکتوبوں کا مجموعہ ہے۔ پہلا مکتوب ابوسعید نے شیخ ابوعلی سینا کو تصفیہ قلب وغیرہ کے باب میں لکھا ہے۔ دوسرا مکتوب اس کا جواب ہے شیخ ابوعلی سینا کی طرف سے آغاز صفحہ ۱۱۰ ایہا العالم وفقنا اللہ عما تم فحسنا والسلام علیٰ محمد و آلہ</p>					

نمبر پورا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>کچھ کلام کیا ہو۔ مولف نے اس کتاب میں اس کے دندان شکن جواہرات لکھے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۴۰</p> <p>حسب الظن انا وبصائر العارفین عبارت ختم صفحہ ۵۰ فی سراج الازوار لیلۃ المولد النبی ص ۲۱۲</p> <p>ابتداء کتاب میں فہرست مضامین۔ آخر میں تقابیط لکھی ہیں۔ فاقول مولف زمانہ حال کے فضلاء میں منقلمات سے ہیں۔ آپ کو علوم عقیدہ و نقلیہ میں پوری دستگاہ حاصل ہو۔ شیخ مستبرین اور فضلاء محققین سے کسب علوم کیا ہو۔ تقریباً پچاس علماء تونس، حرین، شریفین، مصر، وغیرہ نے جملہ فہون میں آپ کو اجازت عطا کی ہو۔ اس کتاب کے علاوہ۔ توحید و توحید تفسیر قرآن۔ تصوف فقہ۔ اصول تہذیب۔ ادب۔ وغیرہ میں بڑی چھوٹی تیس کتابوں کے قریب آپ کے تالیفات ہیں۔ اس کتاب کے طبع ہونے کے وقت تک آپ ہند نہیں وارشاد جلوہ گر تھے۔ فسأل اللہ ان یطیل عمری مجاہدہ کے اول میں حضرت مولف کا ترجمہ کسی شخص نے لکھا ہو۔ مختصر حال اسی سے ماخوذ ہو۔</p>
		رسالہ طاہر بہمانی	العارف الصمدانی	بابا طاہر بہمانی			
				المشہور بعبا			
							<p>یہ رسالہ فن حکمت عربی مجموعہ نمبر ۲۰ میں مجلد ہو۔ اس رسالہ میں کچھ اقوال صوفیانہ لکھے ہیں۔ عبارت آغاز</p> <p>قال رحمہ اللہ لبس لکتابی هذا خاتمة خاتمة۔ واللہ الطیبین الطاہرین۔ دریا طاہر کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا</p>
		کلمات ذوق	لم یصرح	لم یصرح			
							<p>یہ رسالہ فن کلام عربی مجموعہ نمبر ۸۶ میں مجلد ہو۔ مختصر رسالہ ہو۔ تجرید کے فوائد اور قطع تعلقات کے منافع لکھے ہیں آغاز صفحہ ۱۱۰ کلمات ذوق و نکات شوقیہ خاتمہ صفحہ ۱۱۰۔ تم بحسن اللہ و وقیفہ</p>

نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الحمد لله على ما انفض وعنده خاتمه حاشية صفحہ ۵۲ وسلام تسليما - والحمد لله رب العالمين					
		احياء العلوم امام حجة الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي المتوفى ۵۰۵ هجرى					
		یہ کتاب اتحاد السادة المتقين کے جلد اول کے آخر حصہ حاشیہ صفحہ ۵۳ سے شروع ہو کر دسویں جلد کے حاشیہ صفحہ ۵۴ پر ختم ہوئی ہے۔ مولانا رفیع حسینی زبیدی شاہ احیاء العلوم نے بشرح میں عبارت متن کی تکمیل نہیں کی تھی۔ اس ضرورت سے شرح مذکور کے حاشی جلد است پر یہ کتاب تمام و کمال چڑھائی گئی ہے۔					
۵۳۵۸	۴۲۶	کتاب التقوى والاغتبار	ایضاً	فارسی	۸۲		
		تقطيع كتاب يست في الـ ۵۱- اچھے مطور پندرہ کاغذ سفید انگریزی خط نسخ معمولی۔ کتابت سیاہی و سرخی سے کاتب نے اپنا پتہ نہیں لکھا۔ مختصر کتاب ہے مصنوعات میں چشم عبرت و فکر سے دیکھنے اور غور کرنے کے فضائل ذکر کیے گئے ہیں۔ مقصود یہ ہے کہ مخلوق آپ پر غور کرنے سے معرفت خداوندی حاصل کی جائے۔ ابتدا صفحہ ۲ الحمد لله الذی لم یقدر لانها عن تنده نحو خاتمہ صفحہ ۸۲ علی محمد واللہ وصحبہ اجمعین (امام غزالی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۷) کے تحت میں تحریر ہے)					
۵۳۹۹	۴۲۶	السيف الرباني في حق المصطفى الشيخ السيد محمد المكي بن علي الغوث الجليلي	سيد مصطفى بن عواد	۱۳۰۹ھ	مطبوعہ ۱۳۱۱ھ فی الطبعة التوسیة	۱۸۶	
		بعض معانین نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے کلام اور ان کے مناقب وغیرہ کے متعلق بطریق اعتراض					



نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تعریف الاحیاء بعض اہل الاحیاء	القاضی السیاحی عبد القادر بن شیخ عبد اللہ بن شیخ عبد اللہ العیدروس با علوی				
		یہ رسالہ کتاب اتحاف السادة المتقين - مرقومہ بالا کے جلد اول کے جانبہ صفحہ ۲ سے شروع ہو کر پانچ صفحہ ۳۰ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں احیاء العلوم کے فضائل - اہم غرائب کا ترجمہ بعض طاعنین کے جواب لکھے گئے ہیں۔ مقدمہ ایک مقصد و خاتمہ پر۔ رسالہ کو منقسم کیا ہے۔ المصنف نے عنوان کتاب المقصد فی فضائلہ و بعض المداخ و الثناء من الابرار علیہ و الجواب عما استشكل منه و طعن یسببه فیہ الخاتمہ فی ترجیحة المصنف رضی اللہ عنہ عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۲ الحمد للہ الذی وفق لنا لکتاب خاتمہ حاشیہ صفحہ ۳۰ بن تھوی اویدک فانزل (مؤلف رسالہ کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا)					
		الامارات فی اشکالات الاحیاء	امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغفر الی المتوفی (۵۵۰ھ)				
		یہ کتاب اتحاف السادة المتقين کے جلد اول کے حاشیہ صفحہ ۳۱ سے شروع ہو کر حاشیہ صفحہ ۲۵ پر ختم ہوئی ہے۔ اس کتاب میں امام غزالی رحمہ اللہ نے طاعنین کی کتاب الاحیاء سے خطاب کیا ہے اور ان لوگوں کی کم فہمی و کوتاہی علم پر تنبیہ کی ہے۔ اور جن عبادات کے متعلق معترضین نے قرآن و مطالعہ سے مانعت کی تھی۔ نہایت تحقیق و تفصیل کی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ کتاب احیاء عیوب سے بہتر ہے۔ عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۳۱					

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۱۶۳	۳۲	اتحاف السادة المتقين (شرح) اسرار الاحیاء علوم الدین (مع) الاحیاء الجہر والتاسع	شیخ ابو الفیض الیومدی بن محمد بن محمد بن عبد البر زاق اشہیر تفسیر الحسینی الزبیدی الخفنی المتوفی ۱۲۰۵ھ	۱۲۰۵ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۱ھ	۶۹۸	
		<p>نوٹ: حصہ ہو۔ اس میں پانچ کتب کی شرح کی گئی ہے۔ کتاب الصبر والشکر۔ کتاب الرجاء والخوف۔ کتاب الفقر والزهد۔ کتاب التوہید والتوکل۔ کتاب المحبة والشوق والانس والرضا۔ آغاز صفحہ ۲ بعد قول صلی اللہ علیہ وسلم صابون الحمد للہ الذی جعل الحمد مفتاحاً للذکر ختم صفحہ ۲ افتتاح سنہ ۱۲۰۵ھ</p> <p>۱۔ قول ومصلیاً ومسلماً۔</p>					
ایضاً	۳۲۵	اتحاف السادة المتقين (شرح) اسرار الاحیاء علوم الدین (مع) الاحیاء (الجہر والتاسع)	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۷۲	
		<p>دسواں حصہ ہو۔ اس میں چار کتب کی شرح لکھی گئی ہے۔ کتاب کو ختم کیا ہے۔ کتاب النیۃ والاخلاص۔ کتاب المراقبہ والمحابہ۔ کتاب التفکر والاعتبار۔ کتاب ذکر الموت وما بعده۔ آغاز صفحہ ۲ بعد قول صلی اللہ علیہ وسلم صابون الحمد للہ الذی انس بذکر المخلصون ختم صفحہ ۵۷۲ مشہور سنہ ۱۲۰۵ھ بعد التابین</p> <p>والف ۱۔ قول وآلہ الکرام وسلم حضرت خلیج رحمہ اللہ کا ترجمہ فن اصول حدیث تحت کتاب</p> <p>نمبر ۳۲۳ تحریر ہے۔</p>					

نمبر جو دست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیسٹ
۵۱۶۳	۳۲۲	اتحاف السادة المتقين شرح اسرار احوال علوم الدین (مع) احیاء العلوم الجبر الساج	الشیخ ابو الفیض السید محمد بن محمد بن محمد بن عبد اللہ الشیخ بن قسطنطین الربیع بن یحییٰ المتوفی	۱۲۰۰ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۱ھ	۵۸۲	
		<p>سائنسوں حصہ ہے۔ اس میں پانچ کتب کی شرح ہے۔ کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر۔ کتاب آداب العیشتہ و اخلاق النبوة۔ کتاب ریاضۃ النفس و تہذیب الاخلاق و معالجات امراض القلب۔ کتاب کسر الشہوتین شہوة البطن و الفج۔ کتاب آفات اللسان۔ آغاز صفحہ ۲ بعد قول و علی اللہ الی قول کل صابر الحمد للہ الذی لا یستفتح ختم صفحہ ۵۸۲ من شہوۃ ستۃ الف و مائتین۔ الی قول آمین۔</p>					
ایضاً	۳۲۳	اتحاف السادة المتقين شرح اسرار احوال علوم الدین (مع) الاحیاء الجبر و الثامن	ایضاً	۱۲۰۲ھ	ایضاً	۶۳۴	
		<p>آٹھواں حصہ ہے۔ اس میں سات کتب کی شرح لکھی گئی ہے۔ کتاب ذم الغضب و الحق و الحق۔ کتاب ذم الدنیا۔ کتاب بخل و ذم حب المال۔ کتاب ذم الجاہ و الریاء۔ کتاب ذم الکبر و العجب۔ کتاب ذم الخور کتاب التوبۃ۔ آغاز صفحہ ۲ بعد قول و علی اللہ الی تسلیما۔ الحمد للہ القری الصمد ختم صفحہ ۶۳۴ من ذم القدر الکبر ۱۲۰۲ھ الی قول۔ الحق العظیم۔</p>					

نمبر چوت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیسٹ
		چوتھا حصہ ہو اس میں کتاب اسرار الزکاة۔ کتاب اسرار الصمیم۔ کتاب اسرار الحج و مہاجرہ۔ کتاب آداب تلاوة القرآن کی شرح ہے۔ عبارت ابتدا صفحہ بعد قول و علی اللہ۔ الی قول سبحانہ۔ الحمد للہ الذی انزل۔ عبارت ختم صفحہ ۵۷ من شہور سنہ (۱۱۹۸) الی قول۔ ونعم الوکیل۔					
۵۱۶۳	۴۲۰	اتحاف السادة المتقين (شرح) اسرار احوار بن محمد بن محمد بن عبد الرزاق عليم الدين (مع) اشیر بر قضا الحسینی احوار العلوم البحر الحاشی الزبیدی الحنفی المتوفی ۱۲۰۵ھ	الشیخ ابو الفیض السید محمد	۱۱۹۹ھ	مطبوعہ مصر	۵۱۷	
		پانچواں حصہ ہو اس حصہ میں کتاب الاذکار والدعوات۔ کتاب ترتیب الاوراد و تفضیل احوار الیسیل کتاب آداب الشیخ۔ کتاب آداب الکسب والمعاش کی شرح بسط کے ساتھ کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ بعد قول و علی اللہ۔ الی قول کل صابر۔ الحمد للہ مستحق الحمد ختم صفحہ ۵۷ من شہور سنہ ۱۱۹۹ الی قول۔ آمین۔					
ایضاً	۴۲۱	اتحاف السادة المتقين شرح اسرار احوار علوم الدين (مع) احوار العلوم الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۷۴	
		چھٹا حصہ ہو اس میں ان کتب کی شرح ہے۔ کتاب الحلال والحرام۔ کتاب آداب الآخرة والعجزة والمعاشرة مع اصناف الخلق کتاب آداب الغزلت کتاب آداب السفر۔ کتاب آداب السماع۔ آغاز صفحہ ۱ الحمد للہ الوہب الختم صفحہ ۵۷۴ من شہور سنہ (۱۱۹۹) الی قول العلی العظیم۔					

نمبر سلاک	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	رقصہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
۵۱۶۳	۳۱۷	اتحاف السادة المتقين شرح اسرار احیاء علوم الدین (مع) احیاء العلوم البحر الثانی	الشیخ ابو الفتح السید محمد بن محمد بن محمد بن عبد الرزاق الشیر برقعی الحسینی الزیری الحنفی المتوفی ۱۲۰۵ھ	۱۱۹۷ھ	مطبوعہ ۱۱۳۳ھ	۳۲۹	
		وہ سراج حقہ ہے۔ کتاب قواعد العقائد۔ کتاب اسرار الطہارۃ۔ کی شرح بڑی تحقیق و خوبی کے ساتھ لکھی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم۔ عبارت ختم صفحہ ۳۲۹ وکان الفصل من تسويدہ سکر لیلۃ الاسراء سابع شہر رمضان (۱۱۹۷) لے قول۔ ونعم الکویل۔					
۵۱۶۳	۳۱۸	اتحاف السادة المتقين شرح اسرار احیاء علوم الدین (مع) احیاء العلوم البحر الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۸۶	
		تیسرا حقہ ہے۔ اس میں صرف کتاب اسرار الصلوٰۃ و مہانتہ کی شرح کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم الله ناصر كل صا بد ختم صفحہ ۳۸۶۔ ختام عام سبع وتسعين ومائة والى الى قول ونعم الکویل۔					
ایضاً	۳۱۹	اتحاف السادة المتقين شرح اسرار احیاء علوم الدین (مع) البحر الرابع	ایضاً	۱۱۹۸ھ	ایضاً	۵۵۷	•

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نوع کیفیت	مطبوعہ تعلیمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>شرح علام نے چاروں جلدوں کی اگرچہ تمام و کمال عبارت کا استیعاب نہیں کیا۔ مگر اکثر کلام کی شرح بسط و تفصیل کے ساتھ لکھی ہے۔ متن کے غموض و رموز کی وضاحت نہایت خوبی سے کی ہے۔ احادیث جو متن میں مذکور ہیں۔ ان کا ترجمہ حافظ محدثین کے طریق پر کیا ہے۔ اقوال علماء و عارفین کے اسانید ہم پہنچائے ہیں اس ربط و ضبط اور حسن و بی کے ساتھ اس متن کی دوسری شرح غالباً اس وقت تک تالیف نہیں ہوئی۔ تقریباً گیارہ سال کی مدت میں پوری شرح کی تالیف سے فراغت پائی۔ کما قال فی اخیر الکتاب۔ وكانت مدة املانه مع شواغل الله وابلانه احدى عشر عاماً الاياماً اخرها في الخامسة من نهار الاحد خامس جمادى الثانية من شهر سنة احدى جدم الماتين والفر من هجرة من له العزم والشرف۔ اس شرح کو شرح علام نے دس حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ جلد ہذا پہلا حصہ ہے جس میں ابتداء امام غزالی رحمہ اللہ کی سوانح عمری بڑی تفصیل و تشریح کے ساتھ لکھی ہے۔ امام کے حالات مفصلہ لکھنے کے بعد شرح کی ابتدا کی ہے۔ اس پہلے حصہ کے حاشیہ صفحہ ۴۴ تک (کتاب تعریف الاحیاء) ہے۔ حاشیہ صفحہ ۴۱ سے صفحہ ۲۵۲ کے حاشیہ تک۔ (کتاب الامار فی اشکالات الاحیاء) کو حاشیہ کے اول حصہ میں لکھا ہے۔ اور نشان دیکر آخری حصہ میں (احیاء العلوم) کو شروع کیا ہے۔ جو تمام حصص کے حواشی پر برابر چلی گئی ہے۔ اس پہلے حصہ میں صرف کتاب العلم کی شرح ہے۔ آغاز حصہ اول صفحہ ۲ الحمد لله الذی احیانا کثر قلوب عباده العارفين خاتمة حصہ اول صفحہ ۴۴ بخیر ذلک فی يوم الجمعة بعد الصلوة الخمس لقاب من محرم الحرام افتتاح سنة ثلاث وتسعين ومائة والفر من هجرة من له العزم والشرف۔ اور جلد حصص کے آخر میں فہرست ابواب بھی منضم ہے۔</p>



نمبر جوت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		لذاتہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۹۵۔ قدس اللہ اسرارہ۔					
		الدرۃ العنقہ	العارف الربانی و محقق الضمہانی مولانا عبدالحسن بن احمد الجامی المتوفی ۸۹۷ھ ہجری		مطبوعہ محمد ۱۳۳۸ھ		
		<p>یہ دوسرا نسخہ ہے۔ یہ بھی کتاب اساس التقدیس (مکرر) کے ساتھ فن کلام ۳۶۳ نمبر پر درج ہے۔ اس رسالہ کے دو قلمی نسخے نمبر ۱۰۹ اور نمبر ۱۱۰ فن کلام میں اور بھی ہیں۔ مولانا جامی قاس سرہ کے آبا و اجداد کا اصلی وطن اصفہان ہے۔ مولانا کا تولد (قریب جام) میں۔ آٹھ سو سترہ ہجری (۸۱۷ھ) کو ہوا۔ سلسلہ نسب آپ کا۔ امام محمد شیبانی۔ شاگرد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ملتا ہے۔ آپ کا فضل و کمال آفتاب نصیف الثمار کی طرح روشن ہے۔ ایک عالم آپ کے کیف کلام سے مسرور ہو رہا ہے۔ آپ اُستاد اساتذہ۔ اور امام ائمہ فن ہیں۔ لہٰذا کہیں ہی سے بزرگی و رشید کے آثار آپ میں نمایاں تھے جنہو زسن بلوغ کو پہنچنے نہیں پائے تھے کہ بہت سے ضروری علوم سے واقف ہو گئے ہرات میں۔ خواجہ علی سمرقندی کے درس میں داخل ہو کر تمام علوم ظاہری کی تکمیل کی۔ رسمی علوم کے کسب کے بعد سمرقند تشریف لائے۔ خواجہ سعد الدین کاشغری کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت سے میثرف ہوئے۔ انہی تعلیم کے موافق مجید ریاضت و مجاہدہ کیا۔ اس کے بعد حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کی فیض صحبت سے کمال ظاہری و باطنی کی تکمیل کی۔ حرمین شریفین۔ بغداد۔ کربلا۔ معلیٰ۔ نجف اشرف۔ وغیرہ کا سفر کیا۔ اور ایک معتبر زمانہ اس مبارک سفر میں صرف کیا۔ اس سفر میں علاوہ زیارات اکابرین کے بہت سے اہل کمال کی صحبت سے بھی خیر و برکت حاصل کی سلطان حسین میر علی شیر آپ کے خاص معتقدین میں ہیں۔ تصنیفات آپ کے چوالیس۔ موافق عدو لفظ جام بیان کیے گئے ہیں بعض نے مولفات کی تعداد چوں بھی لکھی ہے۔ شرح کافیہ سلسلہ الازہب تہذیب الاحرار۔ بیۃ الابراہیم یوسف زلیخا۔ کلیات۔ وغیرہ۔ شاہ مصنیفات میں ہیں۔ خواجہ عبید اللہ رحمہ اللہ کے وصال کے تین سال بعد</p>					



نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ بریلی	تعداد صفحات	کیفیت
		در النواص علی فتاویٰ سیدی علی النواص	الشیخ العالم عبدالہاب بن احمد الشمرانی المتوفی ۹۶۳ھ	۹۵۵ھ			
		یہ نسخہ مسطورہ الا کتاب کے حاشیہ پر ہو۔ حاشیہ صفحہ ۲ سے شروع ہو کر حاشیہ صفحہ ۱۰۵ پر ختم ہوا ہے۔ اس کتاب میں حضرت مولف نے ان فوائد و مطالب کو جمع کیا ہے جو سیدی علی النواص اپنے شیخ سے وقتاً فوقتاً استقاہ کیے ہیں یہ افادات طالبین کے واسطے بجز مفید ہیں۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲ اللہ لا سہل الا ما جلتہ سہلاً خاتمہ حاشیہ صفحہ ۱۰۵ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم آیات علمی نسخہ اس کتاب کا نمبر ۱۱۲ اس فن میں تحریر ہو۔					
		الجواهر والدرر	ایضاً	۹۳۴ھ			
		یہ کتاب بھی نسخہ مرقومہ بالا کے حاشیہ پر صفحہ ۱۰۵ سے صفحہ ۳۱۹ تک ہو اس کتاب کے مضامین بھی سابق الذکر کتاب کے قریب قریب ہیں۔ عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۱۰۵۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین خاتمہ حاشیہ صفحہ ۳۱۹ لے یوم الدین آمین آمین۔ اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ بھی موجود ہو اس فن میں درج ہو (شیخ عبدالوہاب شمرانی کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۳۲۳ پر لکھا گیا)					
		الدرۃ النادرة	العارف الربانی المحقق الضمدانی مولانا عبدالرحمن بن احمد الجامی المتوفی ۸۹۸ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۸ھ		
		یہ رسالہ کتاب اساس التقویٰ فن کلام مندرجہ نمبر ۳۲۳ کے ساتھ مجلد ہو۔ اس رسالہ میں وجود واجب تعالیٰ کی تحقیق۔ مذہب صوفیہ متکلمین حکماً کے موافق لکھی ہو عبارت آغاز صفحہ ۲۴ الحمد للہ الذی تجلی بذاتہ					

نمبر جوت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>تفصیل و تطویل کو دخل نہیں دیا۔ صرف متن کے مطالب کی ضروری قدر تشریح کر دی ہے۔ عبارت آغاز حاشیہ جلد اول صفحہ الحمد لله رب العالمین۔ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم عبارت خاتمہ جلد دوم صفحہ ۹۹ فقر العباد الى الله عبد الله الشرفاوى الخلق وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم۔ شیخ الجامع الازہر علامہ شرفاوى۔ کا۔ بلدہ (طریڈ) میں۔ جو قرین کے قریب ہو تقریباً گیارہ سو پچاس ہجری میں تولد ہوا۔ تین تین تک قرین میں مقیم رہے۔ یہاں حفظ قرآن شریف وابتدائی تعلیم سے فراغت پائی جب ہوشیار و جوان ہوئے۔ جامع ازہر کا رخ کیا۔ اس جگہ پہنچ کر علوم ظاہری کی تکمیل میں مصروف ہوئے۔ علامہ مخنی۔ جوہری عطیۃ الاجوری۔ محمد الفاسی۔ عمر الطلاوی۔ علی بن عربی مشہور بقاط۔ وغیرہم۔ آپ کے اساتذہ ہیں۔ علم ظاہر کی تکمیل کے بعد سلوک و طریقت میں شیخ محمود الکروى متوفی ۹۵۰ھ ہجری کی تعلیم سے شہنشاہ ہوئے ابتدائی زمانہ عسرت کے ساتھ بسر ہوا۔ آخر میں خوشحالی و یسر کا حقہ حاصل ہو گیا۔ اس شیخ کے علاوہ آپ کے مصنفات میں۔ یہ کتابیں بھی معدود ہیں۔ حاشیہ علی التخریر بشرح نظم بحی العمری۔ القائد المشرق مع الشرح شیخ مختصر شرح رسالہ بالفتح العادلی فی القائد مختصر التمثال مع الشرح۔ رسالہ فی لا الہ الا اللہ۔ شرح الحکم و الوصایا الکروى مختصر المعنی فی النہو۔ وغیر ذلک۔ بارہ سو ستائیس (۱۲۲۶ھ) ہجری میں۔ رحلت فرمائی رغاب الآثار فی التزجیم والاخبار</p>			
۴۵۵۹	۴۱۴	الابرز مع کتابین آخرین علی الحاشیہ	الجامع۔ شیخ احمد بن مبارک المطی السجلماسی	۱۲۹۹ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۰۶ھ	۳۲۰	
		<p>اس کتاب میں۔ شیخ احمد جامع کتاب ہذا نے ملفوظات اپنے شیخ کے جمع کیے ہیں۔ جن کا نام سید عبد العزیز بن مسعود بن احمد ہے۔ یہ بزرگ سیدنا حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد امجاد میں ہیں۔ اس کتاب میں بہت سے نکات معرفت اور فوائد طریقت جمع ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی فتح لاولیائہ طریق الوسائل خاتمہ صفحہ ۱۹۰۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم</p>					

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۹۶۱	۴۱۳	غیث الموبی العلیہ شرح الحکم العطائیہ الشہر الشرفاوی المجلد الاول والثانی	علامہ الامام الشیخ بن ابراہیم المعروف بابن عباد النفری المتوفی المغربی الشاذلی المتوفی ۸۳۵ھ		مطبوعہ مصر ۳۲۲	صفحہ ۹۸ صفحہ ۹۵	
		الحکم العطائیہ کی شرح ہے جس کے مولف علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن عبد الکرم بن عطار المدینہ السکندریہ متوفی ۸۳۵ھ ہجری ہیں۔ اس کتاب میں حضرت مولف رحمہ اللہ نے اپنے مریدین و معتقدین خاص سے چند نصائح کے ساتھ خطاب کیا ہے۔ شراح علیہ الرحمہ نے اجمالی مطالب کی تفصیل کی ہے اصل کتاب کو دو حصوں پر تقسیم کر کے جلد اول جلد ثانی سے نامزد کیا ہے۔ جلد اول کو صفحات ۹۸-۱۰۱ اور جلد ثانی کو صفحات ۹۵ میں تمام کیا ہے۔ ابتدا جلد اول صفحہ ۱ قال العبد الفقیر الی اللہ تعالیٰ المعتمد فی غفران ذنوب علی اللہ محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ بن ابراہیم خاتمہ جلد اول صفحہ ۹۸ بظہر ہر البشریۃ۔ آغاز جلد دوم صفحہ ۲ سبحان من لم یحبل الدلیل علی اولیائہ خاتمہ جلد دوم صفحہ ۹۷۔ والحمد للہ رب العالمین شراح رحمہ اللہ ۳۳۵ھ ہجری بلکہ زندہ ہیں متولد ہوئے چوتھی رجب ۸۳۵ھ ہجری میں قاس میں انتقال فرمایا۔ (فہرست کتب خانہ خدیوہ مصر)					
		شرح الحکم العطائیہ للشرفاوی	شیخ الاسلام الشیخ عبد اللہ بن حجازی بن ابراہیم الشافعی الشہیر بالشرفاوی المتوفی ۸۲۵ھ				
		الحکم العطائیہ کی دوسری شرح ہے۔ کتاب متذکرۃ بالاکی دو نوجواؤں کے حاشیہ پر تحریر ہے۔ اس شرح میں زیادہ					

نمبر جوت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							سے تشریح کی ہے، شارح علام کو اس فن خاص سے بڑی مناسبت معلوم ہوتی ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ اول الحمد لله الذی خلق بقدرتہ صبح الوجود عن غسق العداۃ فجعلہ آیتہ مبصرۃ۔ عبارت ورق آخر صفحہ ۸۵ فاوہمت الخ (حضرت شارح علیہ الرحمہ کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۳۱۰ پر تحریر ہو چکا ہے)
۳۲۶۸	۳۱۲	ہدایۃ السالکین لے صرار رب العالمین	مولانا محمد نواجین عیاض القنوجی الرسول دار	معین باسم عالمگیر بادشاہ غازی	قلمی	۲۲۲	
							تقطیع کتابت مع جدول ۱۶ × ۳۱۔ اچھے بطور ۱۳ خط استعینق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی مختصر لوح طالبانی و رنگین پہلے اور دوسرے صفحہ پر جدول طالبانی شجر فی آسمانی۔ باقی تمام صفحات پر صرف سرخ و آسمانی جدول ہے۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تقریباً تمام اوراق پر پیوند کاری۔ آب سیدگی کا اثر ہے۔ کرخوردگی خفیف۔
							یہ کتاب خلوص عبادت ترک ہوا۔ اہتمام احکام شرعیہ کے بیان میں ہے۔ سالک مبتدی کے واسطے مفید و نافع ہے عبارت ابتدائی صفحہ ۲ کیف نجدک یا من اعترف سید انبیاءک بالجہنم فنادک المجرى بحجاب قدسک ... اما بعد فیقول العبد المذنب۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۲ ولا تضیق علی نفسك فیفک بل یستعمل الاقتصاد مولف رحمہ اللہ بادشاہ عالمگیر غازی کے زمانہ کے فضلا میں ہیں۔ اس کتاب کو بھی اسی بادشاہ کے نام پر مکتوب کیا ہے۔ آپ کا وطن اہلی قنوج ہے۔ سادات رسول کے ساتھ مشہر ہیں۔ بڑے فاضل۔ عارف جمال اخلاق حمیدہ فضائل جزیلہ کے ساتھ متصف ہیں۔ حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ وہاں کے مشائخ کبار کے فیض صحبت سے مستفیض ہو کر قنوج واپس تشریف لائے۔ اور یہیں قنوج میں وفات پائی۔ سال رحلت معلوم نہیں ہوا۔ مولوی عبدالشکور عرف رحمان علی نے اپنے تذکرہ میں حضرت مولف کا نام خواجہ محمد لکھا ہے اور اس کتاب کے دیباچہ میں خود مولف نے اپنا اسم محمد خواجہ تحریر کیا ہے (تذکرہ علمائے ہند۔ فارسی)

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		سیاہی سے لکھی گئی ہے۔ تمام اوراق پر کرمزدگی و پیوندکاری موجود ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا کتاب کے آخری صفحہ پر چھوٹی بڑی تین مہر چسپاں ہیں۔ بڑی مہر علی مظفر خاں فردوسی بادشاہ محمد شاہ غازی۔ نام کی ہو دو چھوٹی مہر صاف پڑھتے ہیں نہیں آئیں۔ اول صفحہ پر یہ عبارت تحریر ہے۔ انزل کتب خانہ مولوی سلیم الدین خانضنا اس کتاب میں بڑے چھوٹے دو اربے ہوئے ہیں۔ ہر دائرہ میں اکابرین و مشائخین کا مختصر ترجمہ لکھا ہے۔ دائرہ کے ابتدائیں صاحب ترجمہ کا نام سرخی سے لکھ کر اجمالی طور پر عربی عبارت میں سیاہی سے حال تحریر ہے پہلا دائرہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے شروع کیا ہو نسخہ ہذا کی ابتداء میں کتاب کے نام کی نسبت ایک جگہ (شجرۃ الکبریٰ) لکھا ہے۔ دو سری جگہ کرسی نامہ جامع کتاب کا نام بھی معلوم نہیں ہوا۔ اس نام کی کتاب دوسرے کتب خانوں کی فہرست میں نہیں دیکھی گئی۔ کتاب قدیمی و پرانی معلوم ہوتی ہے۔					
۳۷۱۲	۳۱۱	کشف وجہ الغرر لعماد فی نظم الدرر نام تمام	مولانا کمال الدین عمید الزماق الکاشی بن ابی القاسم بن احمد المتوفی ۳۳۰ھ	قلمی	۸۶		
		تقطیع کتابت ۱۵۰۰ھ میں بطور ۱۵۰ خط نسخہ اوسط درجہ کا۔ کاغذ انگریزی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب مولوی نجم النبی راہپوری کرمزدگی و پیوندکاری سے محفوظ۔ اس کتاب کا اصل نسخہ جو ناقص و نامتام ہے ہی فن کے نمبر ۲۷۹ پر درج ہے نسخہ ہذا اسی کی نقل ہے۔ قصیدہ تائیہ مولفہ ابن فارض حموی متوفی ۳۲۰ھ کی شرح ہے۔ اس قصیدہ کا نام شراح نے نظم الدرر لکھا ہے متن کی شرح لکھنے سے قبل کچھ فائدہ و مباحث متعلقہ علم تصوف۔ مقدمہ کے طور پر بیان کیے ہیں۔ مجلد ہذا کے سارے اوراق میں مقدمہ ہی مذکور ہے۔ آخر میں صرف اول بیت کی شرح لکھنا شروع کی ہے۔ متن کے رموز و اشارات کی نہایت و اقصیت اور سنگینی					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
۴۶۷۵	۴۰۹	شرح فصوص الحکم	مولانا کمال الدین عبدالرزاق الکاشی بن ابی الغائم بن احمد المتوی	قلمی	۱۳۱۵ھ	۱۲۵۰	
		<p>تقطیع کتابت ۴۷۷۵-۱۳۱۵ھ بطور نسخہ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کتابت سرخی و سیاہی۔ سے کاتب حافظ بشیر احمد دہلوی ملازم کتب خانہ ہذا نسخہ منقول عنہا کی عبارت جہاں کاتب کے پڑھنے میں نہیں آئی ہو اس نسخہ منقول میں ان مقامات پر سفیدی چھوڑ دی گئی ہے۔</p> <p>اس کتاب کا قدیمی و پُرانا نسخہ جو اسی فن کے نمبر ۱۹۱ پر مندرج ہے، نسخہ ہذا اُس سے منقول ہوا ہے۔ فصوص الحکم مولفہ شیخ اکبر کی نافع اور عمدہ شرح ہے۔ شارح علام نے مشکل مقامات کا حل بڑی خوبی سے کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الاحد بذاتہ و کبرانیۃ خاتمہ صفحہ ۲۵۵ الطیبین الطاہرین نوشتہ شدت ۱۳۱۵ھ شارح علام بہت بڑے فاضل۔ علوم ظاہری و باطنی کے جامع۔ شیخ نور الدین عبدالصمد نظری کے مرید ہیں نظری فتح فون و فتح ظاہر و کسر زاجہ اس شرح کے علاوہ آپ کی تصنیفات میں تفسیر تاویلات کتاب اصطلاحات صوفیہ شرح منازل السائرین وغیرہ بھی ہیں۔ آپ شیخ رکن الدین علاؤ الدین ولہ قبریں التدریجاً روح کے معاصر ہیں مسئلہ وحدت وجود میں اُن کے ساتھ تحریری مکالمہ و مباحثہ ہوا ہے۔ جہاں تک مکتبہ بجنہا نفحات الانس میں مولوی جامی علیہ الرحمہ نے نقل کیے ہیں کشف الطون میں آپ کا سال وفات ۷۳۰ھ ساتھ سو فیں تحریر ہے (نفحات الانس)</p>					
۱۲۷۳	۴۱۰	الشجرۃ الکریسیۃ فی احوال القدسیۃ	الم بصریح المؤلف باسمہ	قلمی		۶۲	
		<p>تقطیع کتابت ۴۷۷۵-۱۳۱۵ھ بطور نسخہ۔ کاغذ کشمیری۔ دو اور سرخی سے بنائے گئے ہیں۔ اُن کے اندر عبارت</p>					

نمبر جوت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>(جو شہر فاس بلا و مغربیہ کے قیام کے بعد ہی) آپ کا قولہ ہوا مختصر ہی ہے آپ کو کسب علوم کا شوق ہو گیا آپ کا نفس زکیہ تحصیل کمالات انسانیہ کے واسطے مجبول تھا۔ علوم ربمہ اور فنون ظاہریہ کی اکابرین زمانہ سے تھوڑے ہی زمانہ میں تکمیل کر لی۔ جوانی کا آغاز تھا کہ چلہ فنون میں آپ کی عام شہرت پھیل گئی۔ مشاہیر علماء کے پہلو پہلو ہو گئے تفسیر و حدیث دانی میں خاص ملکہ حاصل تھا۔ کتاب و سنت سے مسائل کا استنباط و استخراج قوت استدلال کے ساتھ فرماتے۔ اختلافی امور اہل کابڑے خوض و تفکر سے فیصلہ کرتے۔ ۱۲۱۲ھ ہجری میں مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ چودہ سال حرمین محترمین میں قیام رہا۔ یہاں کے قیام کے زمانہ میں فضلاء مجتہدین اور اکابرین کمالین سے مذاکرہ علمی کا اتفاق ہوا۔ مگر آپ جو ت فکر و قوت فہم۔ استخار مسائل کی وجہ سے۔ کبھی مغلوب نہیں ہوئے۔ طریقت میں۔ آپ کو سید عبدالوہاب نازی اور سید ابی القاسم الوزیر سے امتساب بلا و مغربیہ کے علماء و فضلاء اور دیگر عوام ہمیشہ آپ کی صحبت بابرکت میں حاضر رہتے۔ بہت سی کرامات و خوارق کا ظہور آپ سے ہوا ہے۔ بیس رجب شب شنبہ بارہ سو و پینسٹھ ۱۲۵۵ھ ہجری قمریہ صبیہ میں (بین کی زمین میں۔ ایک گاؤں کا نام ہے) وفات پائی۔ اکیس رجب کی صبح کو مدفون ہوئے۔ اس کتاب کے آخر میں مفصل ترجمہ ان کا تحریر ہے۔ مختصر حال وہیں سے مستطیع ہے۔</p>			
۳۳۳۳	۴۰۸	السمط المجید	الشیخ صغی الدین احمد بن محمد بن یونس المدعو عبد النبی المحمینی المدنی الدجانی الشہیر بالقاشی المتوفی ۱۱۵۵ھ		مطبع ۱۳۲۶ھ حیدر آباد دکن	۱۸۴	
		اس سے قبل اس کتاب کا نسخہ نمبر ۳۹ پر مع تفصیل مضامین۔ و ترجمہ مولف و راج ہو چکا ہے۔					

نمبر پورا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>کیا ہے۔ اس رسالہ میں مولف نے تعصب اور بے ادبی سے کام لیا ہے۔ جناب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی نسبت ضعیف و بے بنیاد روایات نقل کی ہیں جن سے جناب سجاد محروم کی تہقیر کا مفہوم ہوتا ہے نسخہ ہذا میں ان تمام روایات کی تنقید کی گئی ہے۔ اور رسالہ مذکورہ کے ہر جملہ کا شافی جواب دیا گیا ہے جس سے مولف رسالہ کے مبلغ علم کا پتہ چلتا ہے۔ آغاز صفحہ اول و صلی اللہ علی سب دن۔ الی قول حمد المنان انا ربصائر العارفين (حضرت مولف زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں)</p>
۴۵۳۱	۴۰۶	موعظۃ المؤمنین من احیاء علوم الدین البیہار الاول والثانی	الشیخ محمد جمال الدین بن محمد سعید بن قاسم بن صالح القاسمی الدمشقی	۱۳۲۳ھ	مطبوعہ ۱۳۳۱ھ مصر	صفحہ ۲۵۶ صفحہ ۲۵۰	
							<p>آجیاد العلوم مولفہ امام غزالی رحمہ اللہ کا۔ اختصار و انتخاب ہے۔ پوری کتاب کے دو حصے کیے گئے ہیں حصہ اول صفحہ ۲ سے صفحہ ۵۶ تک حصہ دوم صفحہ ۲ سے صفحہ ۲۴۰ تک۔ آغاز حصہ اول۔ فحمدک یاذا الجلال اکبر الام علی ما املکت لنا... اما بعد فان موعظۃ العامة ابتداء حصہ دوم صفحہ ۲ کتاب سر یا ضیۃ النفس (حضرت مولف اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں)</p>
۴۵۳۱	۴۰۶	العقد النفیس فی نظم چار التدریس	السید احمد بن ادریس الحسینی المنعزی المتوفی ۱۲۵۳ھ		مطبوعہ ۱۳۱۵ھ مصر	۲۶۶	
							<p>اس کتاب میں حضرت مولف کے ملفوظات ہیں۔ جن کو ان کے ایک خادم خاص اور مرید باختصاص نے جمع کیا ہے۔ ابتدا میں بطریق مقدمہ تقریباً ڈیڑھ صفحہ پر اپنی طرف سے عبارت بھی لکھی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۳۔ الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ وسلم علی رسولہ الامین والہ الطاہرین و صحبہ اجمعین و بعد فہذا ابتداء الکلام</p> <p>حضرت مصنف علیہ الرحمہ نبی باحسنی سادات اور سنیہ امام اور اہل حق و عدل کی اولاد میں ہیں۔ قرطبہ میں</p>



نمبر مجروحہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نگلی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>لکھے گئے ہیں جس سے مصنف کی قابلیت اعلیٰ وزجہ کی پائی جاتی ہو۔</p> <p>مختصر کتاب ہو۔ بعض مسائل تصوف میں غلو ت۔ غرالت۔ قناعت کے منافع بیان کیے ہیں مقصد اعلیٰ محبت و معرفت الہی کے اسباب۔ اور حُب و نیا سے بیزاری کے طریقے بیان کرنا ہو حضرت مصنف نے اس کتاب کو ہدیہ بادشاہ قزقزیر کے حضور میں پیش کیا ہو۔ اور انھیں کے نام نامی سے معنون بھی کیا ہو۔ آغاز صفحہ ۲</p> <p>الحمد لله الواحد بذاته وکبريائه۔ حضرت مصنف بارہویں صدی کے اکابرین میں ہیں۔ کتاب ہذا کے دیباچہ میں۔ جلال الدین محمد فرخ سیرکی۔ مدح سرائی کی ہو فرخ سیر کا سال وفات ۳۱۱ھ ہجری ہو۔ ان کا تفصیلی ترجمہ کہیں دیکھا نہیں گیا۔</p>					
۳۰۹	۴۰۴	المنج الاصل فی ترجمۃ الشیخ العلامة علی الاہل	السید العلامة محمد بن احمد بن عبد الباری الاہل من علماء القرن الثالث عشر	۱۲۹۶ھ	مطبوعہ ۱۲۸۶ھ بمبئی	۴۸	
		<p>اس کتاب میں حضرت شیخ علی الاہل الیمینی متوفی ۳۱۱ھ ہجری تقریباً۔ کا مفصل تذکرہ ہو نسب۔ حال اخذ طریق ذکر کرامات۔ مناقب۔ تاریخ ولادت۔ تاریخ وفات۔ وغیرہ ضمیمہ بعض اولاد و خاص۔ اور اصحاب خاصہ میں کا بھی بحال تحریر ہو آغاز صفحہ ۲ الحمد لله الذی نور قلوب اولیائہ و تطول علیہم۔۔ و بعد فاقول (مصنف علامہ اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں)</p>					
۳۰۹	۴۰۵	السيف الرباني علی عتق من اعتراض علی الجیلانی	الفاضل محمد الکی بن معطف بن غروز	۱۳۰۹ھ	مطبوعہ فی الملعب شہابی الواقع فی المہلبائی	۱۲۸	
		<p>یہ کتاب تردید و گنہیز (رسالۃ الحق) الطاہر فی شرح حال الشیخ عبدالقادر ہیں جو جس کو علی بن محمد القرمانی الحنفی نے تالیف</p>					

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہہ تبیین	مبہوت یا قلمی	تعداد و صفحت	کیفیت
		آس کتاب میں مناقب و تراجم اکابرین سلسلہ نقشبندیہ کو ذرا لکھا ہے۔ آخر میں تہہ تبیین و تہہ نقیبت و تہہ طریقت					
		توبہ وغیرہ کا بھی تذکرہ لکھا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۱ الحمد للہ الذی اذاعا عہدہ من الحقیقۃ فی مروج حقائق					
		قلوب اهل العرفان۔ خاتمہ صفحہ ۳۳ کمال الفضل والتمہ فی وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه					
		وصلہ حضرت مولف چودھویں صدی کے فنکار میں ہیں۔ شیخ حمید عزمی (ز ۱۰۰) متوفی (۱۳۰۰ ہجری) سے					
		تلمذ بیعت کا تعلق رکھتے ہیں۔ نسخہ ہذا بھی آپ کے زیر اہتمام طبع ہوا ہے تفصیلی ترتیب آپ کا کہیں منعبط و یکجا نہیں کیا					
۲۵۹۰	۲۰۲	شرف الثقلین العادریہ	مولانا محمد حسین بن محمد صادق	قلمی	۲۰		
		تقیع کتابت مع جدول ۵ × ۳ - ۱۰ - ۱۰ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی رجدول نسخ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ اثر کرم و پیونہ کاری سے محفوظ۔					
		یہ رسالہ حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی کے مناقب و کرامات میں ہے۔ مولف نے روایات مشہورہ کو بلا تنقید و تحقیق تحریر کیا ہے آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی نور حیات الساجدین با نوار الجلالیہ و زہد قلوب الصالحین .. و اما بعد فقد قال الصبد المقتصر صفحہ ۳۹ - امرنا بطلاعتہ و احترامہ مولف رسالہ غیر مشہور لوگوں میں ہیں ان کا مفصل حال معلوم نہیں ہوا۔					
۲۳۱۳	۳۰۳	نافع السالکین	مولانا محمد امین کسائی بن ابی الفتح عبدالصبور الکشمیری	معدون باسم سلطان	قلمی	۲۲	
		تقیع کتابت مع جدول ۵ × ۳ - ۱۰ - ۱۰ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ حاشیہ انگریزی۔ لوح۔ جدول۔ دندان ہوش					
		طلائی کتابت صرف سیاہی سے مصنفہ رحمہ اللہ نے نسخہ ہذا کی کتابت و تہذیب اپنے ہاتھ سے کی ہے					
		اس کتاب کی کتابت کئی خطوط میں کی گئی ہے نسخہ تعلق شفیقا ٹلٹ۔ چاروں خط نہایت پاکیزگی و خوشخطی کی بنا					

نمبر موروثی	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۳۷	۳۹۹	الفتح المبین فیما شتلق بترایق الحبیین	العلامة ابی الطهر طبرید طہیر الدین القادری الحنفی الحنفی الحنفی	معنون باسم سلطان عبد الحمید خاں	مطبع مصر ۱۳۰۶ھ	۱۳۳	
		یہ کتاب ترویج میں۔ ترایق الحبیین کے جو شیخ تقی الدین عبد المحسن الواسطی کی۔ مولفہ ہو۔ تالیف ہوئی تو ترایق الحبیین کے مولف نے طریقہ رفاعیہ کی نسبت تو بہت کچھ تعصب و عناد سے کام لیا ہے۔ باقی اور طرق عالیہ خصوصاً طریقہ قادریہ کی زیادہ تخفیف و تقیص کی ہو ابتداً صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والہاقبۃ للمتقین ولاعدوان الا علی الظالمین۔ اما بعد فیقول العبد الفقیر اللہ الخفی (حضرت مولف زمانہ حال کے فضل میں ہیں)۔					
۳۳۷۰	۴۰۰	شرح فصوص الحکم	الشیخ ابی افندی خلیفۃ الصوفیہ ذوی المتوفی ۹۶۰ھ		مطبع مصر ۱۳۰۹ھ فی المطبعۃ النعمانیہ	۳۳۳	
		کتاب فصوص الحکم کی وافی و کافی شرح ہو شایع علیہ الرحمہ نے حل رموز اور کشف مشکلات اصل کتاب میں بڑی کوشش سے کام کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ علی دین الاسلام و علی توفیق الامان والصلوات علی محمد علیہ السلام۔ الحمد للہ منزل الحکم خاتمہ صفحہ ۳۴۱ واللہ یقول الحق وھو ھدی السبیل۔ کشف الطون میں شایع رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت تحریر ہو الشیخ ابی خلیفۃ الصوفیہ ذوی المتوفی ستین دسجائے (سنہ ۹۶۰ھ) ان کا مفصل ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔					
۳۳۷۵	۴۰۱	المواہب السعدیہ فی مناقب النقشبندیہ	الشیخ محمد امین الکریمی الطائی الشافعی النقشبندی من العلماء القرن الرابع عشر	۱۳۲۹ھ	مطبع مصر ۱۳۲۹ھ	۳۳۶	

نمبر جوہر	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۹۳	۳۹۷	زبدۃ الاسرار مع زبدۃ الآثار	الشیخ العالم العال ابو المجد مولانا عبدالحق المحدث الدہلوی المتوفی ۱۰۵۲ ھ ہجری		مطبوعہ مبینی ۱۳۲۲ ھ	۱۳۲	۱
		<p>اس جلد میں اہل کتاب تین ہیں۔ اور فارسی ترجمہ حاشیہ پر ہی مولف اور مترجم ایک ہی شخص ہیں۔ اس کتاب میں حالات و مناقب حضرت قطب ربانی غوث صمدانی۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مذکور ہیں۔ یہ کتاب (وجہ الاسرار) مولفہ شیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف النخعی الشافعی الشطنوفی متوفی ۳۸۵ ھ کا انتخاب و اختصار ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی کشف کلاؤہا کما لا یحیط بعلمه العقل والقیاس الخ (حضرت شیخ محدث دہلوی کا ترجمہ۔ فقہیت عربی نمبر ۵۳ کے تحت میں تحریر ہے)</p>					
۳۳۳۵	۳۹۸	البرہان اللہزی فی مناقب الشیخ الاکبر (مع) الترجمہ باللہ الکبیر	الشیخ محمد رجب حلیم بن الفاضل۔ الشیخ احمد حمادی القادری	۱۳۲۶ ھ	مطبوعہ مکتبہ ۱۳۲۶ ھ	۷۸	
		<p>اس کتاب میں حضرت شیخ اکبر محی الدین بن عربی متوفی ۷۳۸ ھ ہجری کے حالات۔ مناقب۔ تہذیب و مصنفات وغیرہ کو ضبط کیا ہے۔ اور مخالفین کے بیجا حلوں کی تردید کی ہے۔ حاشیہ پر ترکی زبان میں اس کا ترجمہ بھی ہے۔ غالباً مترجم اس کے بھی مولف ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ھ</p> <p>مولف احمد اللہ اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ کتاب ہذا بھی ان کی مشارکت و معاونت سے طبع ہوئی ہے حضرت شیخ الاکبر رحمۃ اللہ علیہ کے احادیث ہیں۔</p>					

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ترجمہ مصنف	مطبوعہ پامی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		کینے گئے ہیں۔ ابتدا صفحہ ۵۳۱ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما الحمد للہ اھب الحق صید	خاتمہ صفحہ ۵۴۱ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما الحمد للہ اھب الحق صید	حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اسی فن کے نمبر پر تحریر ہے			
		رسالہ معانی	حافظ عنایت اللہ	فلسفی			
		یہ رسالہ بھی فن تاریخ عربی نمبر ۳۲ کے نسخہ میں جلد ہے تقریباً۔ ڈیڑھ صفحہ کا رسالہ ہے ثبوت عینیہ صفات واجب	تلا لاجل بجرہ میں ابتدا صفحہ ۱۶۱ الہی خلصنا عن الاشتغال بالملامحی خاتمہ صفحہ ۱۶۲ بدو ختمت	یا اشرحہ الذرا حین ڈ۔ مولف رسالہ کا حال معلوم نہیں ہوا۔ خاتمہ پر صرف اس قدر تحریر ہے رسالہ صفاتیہ			
		من تصنیف حافظ عنایت اللہ۔					
۳۲۳۱	۳۹۶	الصوت والفقر	الامام تقی الدین شیخ الاسلام ابو العباس احمد بن محمد بن عبد السلام بن عبد اللہ بن النضر بن محمد بن النضر بن علی بن عبد اللہ بن تمیم الحارانی المتوفی ۳۲۸ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ	۲۲		
		شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا فتویٰ ہے جو ابوصوفی فقیر کے معنی کی تحقیق اور اقسام تحقیقی طور پر ضبط کیے ہیں۔	آغاز صفحہ ۲ مسئلہ عن الصوفیۃ وانہا قسام۔ خاتمہ صفحہ ۲۲ لم یتسرخ لہ هذا الموضع۔ واللہ اعلم	(ابن تیمیہ کا ترجمہ فن فقہ عربی نمبر ۶۵ پر تحریر ہے۔)			

نمبر چودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ترتیب تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ تیسرا رسالہ مختصر ہے۔ اس کا بھی کوئی نام نہیں لکھا ہے۔ نسخہ ۱۳۸ سے نسخہ ۵۷ تک۔ نام حقیقی کی باعتبار تحریف کے دو قسمن لکھا گیا اس کی تفسیر کی ہے۔ آغاز الحمد للہ منقح المفہوم۔ خاتمہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
		بلغۃ الخواص فی الاکوان لے مدن الانصاف	شیخ الاکبر محمد الیدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ المعروف بابن عربی المتوفی ۶۳۵ ہجری		قلمی		
							یہ چوتھا رسالہ ہے نسخہ ۵۸ سے شروع ہوا کہ آخر کتاب صفحہ ۳۵ پر ختم ہے۔ یہ رسالہ معرفت انسان اور بیان نبوت خلافت۔ امامت۔ میں تالیف ہوا ہے عبارت آغاز الحمد للہ وسلا علی عبادہ الذین اصطفی الی قول۔ سبحانک اللہم و بحمدک الخ۔ خاتمہ۔ یا نصیحة من هذا اللسان۔ الی قول۔ وصحبہ وسلم
		حلیۃ الابدال	ایضاً	۵۹۹ھ	قلمی		
							یہ رسالہ فن تاریخ عربی نمبر ۴۴ کی کتاب میں مجلد ہے۔ یہ رسالہ طائف میں تالیف کیا گیا ہے۔ ویبا جہ میں لکھا ہے کہ ابی محمد عبد اللہ الجبشی محمد بن خالد التلسانی۔ اس کتاب کی تالیف کے باعث ہوئے۔ اس رسالہ میں بیان کیا ہے کہ ابدال ہونے کے واسطے چار صفات سے متصف ہونا ضروری ہے صیبت غزلہ جوئے۔ ستر این چاروں کے فوائد و نتائج علیہ علیہ فضل میں تحریر کیے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۴۹ صلی اللہ علی سیدنا محمد خاتمہ صفحہ ۱۵۲ واللہ العلیم المستعان
		رسالۃ الانوار	ایضاً	۶۰۲ھ	قلمی		
							یہ رسالہ بھی مجلد سابق نمبر ۴۴ کی فن تاریخ میں ہے۔ یہ رسالہ (قونیہ) میں تالیف کیا ہے۔ یہ نسخہ چوتھے نمبر میں حضرت شیخ رحمہ اللہ کے اصل نسخہ سے منقول ہے۔ اس رسالہ میں۔ وصول الی الحق کے طرق بیان

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	بشہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مولفہ چودھویں صدی کے فنکار ہیں۔ ان کا تفصیلی ترجمہ کہیں دیکھا نہیں گیا					
۴۱۷۱	۲۹۵	مجموعہ تذکرۃ النحّاص و عقیدۃ اہل الاختصاص وغیرہ	الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبداللہ المعروف بابن عربی المتوفی ۶۳۸ ھ	قلمی	۲۵۲		
		تقطیع کتابت ۳۷۷۷۔ پانچہ بطور پندرہ۔ خط تعلیق معیولی کاغذ سفید دہلی۔ کتابت سیاہی پورخی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ پوری کتاب پر رقمہ دوزی ہے کہیں کم کہیں زیادہ۔ اثر کرم سے بھی کوئی ورق محفوظ نہیں ابتدائی صفحہ پر امانت رسول بلع کتاب کے دستخط ثبت ہیں۔ اس مجموعہ میں چار رسائل ہیں سب حضرت شیخ اکبر کے مولفہ ہیں۔ پہلا رسالہ (تذکرۃ النحّاص) صفحہ ۲ سے صفحہ ۱۳۸ کے ختم تک۔ اس رسالہ میں حضرت شیخ مدوح نے اپنے خاص عقیدہ کا بیان کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ بھی ثابت کیا ہے کہ ہر موجود و مضعی میں صانع باکمالی کا اثر موجود ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ بسم اللہ الشہیزز التحجیم ابتدئ و بنورہ اھند ۶۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۸۔ لمرید رمالذکۃ الرواد					
		رسالہ الشیخ الاکبر	ایضاً	قلمی			
		یہ دوسرا رسالہ ہے جو نہایت مختصر ہے اس رسالہ میں اس کے نام کی کوئی تصریح نہیں۔ صفحہ ۱۳۹ سے صفحہ ۱۴۷ کے ختم تک اس رسالہ میں نبوت و اوصاف جو واجب تامل کے ساتھ مخصوص ہیں ان کی تصریح عبارت ابتدائی۔ قال سیدنا و امامنا الی قول الحمد للہ الواحد من اللات الواحدة خاتمہ و مناجاة الرحمن					
		رسالہ الشیخ الاکبر	ایضاً	قلمی			

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۸۹۹	۳۹۳	ترجمہ رشحات عین الحیات المسمی بالباقيات الصالحات فی التعریب الرشحات مع نفائس السانحات فی تذیل الباقیات الصالحات	الفاضل اکمال شیخ الحمد مراد بن عبد اللہ القزانی		مطبوعہ ۱۳۰۶ھ	۲۶۰	
		<p>رشحات عین الحیات تصوف فارسی کی مشہور کتاب ہے جس کو مولانا فخر الدین علی مشہور صفی بن مولانا حسین واعظ کاشفی ہروی جو دسویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ اپنے پیرو مشہد حضرت خواجہ عبید اللہ احرار متوفی ۷۹۵ھ کے حالات و مناقب میں ۱۰۴۵ ہجری میں تالیف کیا ہے۔ اور اس کتاب میں صفحہ ۱۰۴۵ پر نقشبندیہ کا بھی کسی قدر ذکر کیا ہے۔ کتاب ہذا اسی کا عربی ترجمہ ہے۔ ترکی میں بھی ۱۲۳۵ھ میں اس کتاب کا ترجمہ ہوا ہے۔ حضرت مترجم نے عبارت نشر کو۔ نشر میں اور نظم کو نظم میں معرب کیا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ الحمد للہ الذی خلق الخالق فی الظلمۃ ثم من علیہ من رشحات نورۃ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۶۹ الی قلوب المستعین ماریۃ</p>					
		نفائس السانحات فی تذیل الباقیات الصالحات	ایضاً	۱۳۰۳ھ	مطبوع		
		<p>یہ کتاب نسخہ متذکرۃ بالا کے حاشیہ پر اسی مولف کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں اُن اکابرین نقشبندیہ کا تذکرہ ہے جو مولف رشحات کی وفات کے بعد اس سلسلہ میں مشہور نامور ہوئے ہیں۔ عبارت ابتدائی حاشیہ صفحہ ۲ سید ک اللہ تعالیٰ عنہ بانی بنجدہ تہم الصالحات خاتمہ حاشیہ صفحہ ۲۵۹ بکوں میں الزمرہ ابراہیم صالح حضرت</p>					



نمبر پوسٹ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	موضوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>حضرت مولانا رحمہ اللہ چودھویں صدی کے اکابرین میں ہیں۔ ان کے اجداد شام کے رہنے والے ہیں۔ ان کے دادا شیخ حامی بلدہ (باکھبک) میں جو مصر کے اطراف میں ہے متوطن ہوئے۔ اور اسی مقام میں حضرت مولف کا تولد ۱۲۳۹ھ میں ہوا۔ صغیر ہی میں آپ کے والد نے ولایت فرمائی۔ والدہ ماجدہ کی اغوش تربیت میں سن تمیز کو پہنچے تعلیم و تہذیب کی غرض سے ان کی والدہ (مصر) میں لے آئیں۔ اور انہر شریف میں ان کی تحصیل و تربیت کا اہتمام کیا۔ ان کی خواہش تھی کہ اپنی اجداد باکمال کی طرح پیر فیض و کمال سے بہرہ ور ہو جاویں۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے ان کی آرزو پوری کی۔ سترہ سال کی عمر میں جملہ علوم و فنون سے فارغ ہو کر اساتذہ و مشائخین سے تدریس کی اجازت حاصل کی۔ اور کوشش بلیغ کے ساتھ اس کام میں مشغول ہوئے۔ اس کے ساتھ تصنیف و تکریر کی طرف بھی متوجہ رہے۔ ایک مدت کی ریاضت و عبادت کے بعد اس طریقہ سے بھی پوری واقفیت حاصل کی۔ حج بیت اللہ اور زیارت قبر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مشرف ہوئے۔ حج سے فارغ ہو کر وطن مالوف میں قیام گزریں ہوئے۔ آپ کے فیض ظاہری باطنی سے ایک عالم نے فائدہ اٹھایا۔ بہت سی کرامات و خوارق آپ سے ظہور میں آئے۔ راستہ دان تعلیم و تہذیب و غیرہ میں متفرق رہتے۔ تمام لوگ ان کا جید احترام و اکرام کرتے و سائیں و بیٹیوں پر غایت شفقت فرماتے ہر شخص سے نرمی و محبت سے پیش آتے۔ متابعت سنت کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے۔ آخر عمر میں تنہائی و غزلت اختیار کی۔ آپ کے تالیفات بھی کثیرہ التعداد ہیں۔ شیخ محمد ابوالفتح فرزند مولف نے اس کتاب کی ابتداء میں اپنے والد مولف کتاب ہذا کا حال تفصیل و تطویل کے ساتھ مستقل رسالہ کی صورت میں قلمبند کیا ہے۔ مختصر بیان اُسی سے ماخوذ ہے۔</p> <p>من شاء التفصیل فلیرجع الیہ</p>

نمبر جوت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اقلیمی	تعداد صفحات	کیفیت
							بجائے (عبد الضریر) عبد الغزالی تحریر ہو گیا ہے۔ اکتفاء النوع باہو مطبوعہ عین مصنف کتاب ہر کتاب نام اس طرح لکھا ہے عبد الضریر و هو توفی الدین عبد الملک انبأ الحلہ لہ نزهة الناظرین فی الکتاب اللبان طبع فی القاہرہ سنۃ ۳۳۵ھ وہی تصوف و فیہا تفسیر و حدیث و مواعظ و طبع علی ہا مہمہ مختصر احياء العاوم للغزالی حضرت مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ مفصل معلوم نہیں ہوا
		مختصر احیاء علوم الدین	امام حجة الاسلام	ابو حامد محمد بن محمد	مطبوعہ		
			الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ				
							کتاب مذکورہ بالا کے حاشیہ پر ہے۔ احیاء علوم کا اختصار ہے حضرت مصنف رحمہ اللہ نے خود اس کا اختصار کر کے چالیس ابواب پر اس کتاب کو مرتب کیا ہے عجائبات آغاز حاشیہ صفحہ ۲ بد عبارت الحاقی الحمد للہ علی جمیع نعمہ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۳۳۲ والحمد لله وحده والصالحون علی بنیہ حضرت مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فہمہ ۶۸۸ صفحہ پر لکھا گیا
۳۹۶۱	۳۹۳	مطرۃ النفوس روض القلوب (منظوم)	العالم العال الشیخ الید	بن الشیخ رضوان الحسینی	مطبوعہ مصر ۱۳۲۲ھ	۵۰۰	
			الرفاعی المتوفی ۳۱۰ھ				
							اس کتاب میں مطالب تصوف اور مقامات سلوک کو نہایت حسن و خوبی کے ساتھ نظم میں مفصل اور مشحون کیا گیا ہے۔ لیکن راہ حق کے واسطے مفید کتاب ہے۔ ابتدا میں ابن مولف نے ناظم کتاب کے حالات مقامات کرامات نشر میں تقریباً آٹھ ورق پر لکھے ہیں۔ اور مضامین کتاب کی فہرست بھی تفصیل کے ساتھ بارہ ورقوں پر تحریر ہے۔ اس کے بعد اصل کتاب کا آغاز ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ اول حمد لمن بعلم ذائقہ انفراد و ما بہ ملیق من حمد وجد۔ خاتمہ صفحہ ۲۸۶ سید الرجال والذی ملہ لہ حب۔

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۷۳۴	۳۹۱	الفیوضات الربانیۃ فی المآثر السوریہ	الجامع شیخ اسماعیل بن محمد عبد القادر اللکھنوی من علماء القرن الثالث عشر		مطبوعہ ۱۳۰۰ھ	صفحہ ۳۰۰ صفحہ ۸	

اس کتاب میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اقوال منثورہ و منظومہ متعلق علم سلوک اور اراو خانہ ان  
قادر یہ جمع کیے ہیں مقصد بیان کرنے سے قبل کچھ عبارت حضرت جامع نے اپنی طرف سے بھی لکھی ہے  
جس کا آغاز یہ ہے صفحہ ۲ حمد اہلن اور احبابہ موارد انس عبارت ابتدائی اصل کتاب صفحہ ۶  
الحمد لله کاشف الغفہ والصلوات علی خیر البریۃ اما بعد قال الغوث الاعظم المنجش  
عن غیر الله خاتمہ صفحہ ۳۰۰ والحمد لله رب العالمین اربع مواد۔ (حضرت جامع تیرھویں صدی کے  
اکابرین میں ہیں ان کا تفصیلی ترجمہ کہیں دیکھا نہیں گیا۔)

۳۸۹۶	۳۹۲	نزهۃ الناظرین مع مختصر احیاء علوم الدین	الشیخ تقی الدین عبد الملک بن ابی المنی البانی ثم الحلبي خطیب جامع الکبیر الاموی و امامہ حلب الشیخ شیخ عبد الضریح		مطبوعہ مصر ۱۳۰۶ھ	صفحہ ۳۳۲ صفحہ ۱۲	
------	-----	--	--	--	------------------	---------------------	--

اس کتاب کے مضامین احیاء علوم کے انداز پر ہیں۔ چار ارباع پر پوری کتاب کا انقسام ہے۔  
الرابع الاول فی العبادات الرابع الثانی فی العادات الرابع الثالث فی المہلکات الرابع الرابع فی المنجیات  
عبارت ابتدائی صفحہ ۲ الحمد لله الذی احیا علوب العارفین باساع رحمہ خاتمہ صفحہ ۳۳۱ و الحمد لله  
علی سببنا محمد والہ وصحبہ والحمد لله رب العالمین کشف الطنون مطبوعہ مصر جلد ثانی صفحہ ۳۸۹  
میں اس کتاب کے تحت ہیں مصنف کا نام (الشیخ تقی الدین عبد العزیز تحریر ہے غالباً کاتب کے ہوقلم سے

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>کی تعداد و پچاس کے قریب بیان کی گئی ہے۔ بعض مصنفات کے اسناد یہ ہیں:-</p> <p>حاشیہ علی المواہب اللدنیہ (للمسطلانی) حاشیہ علی الانسان الکامل (للجلی) حاشیہ علی الکلمات الالہیہ۔ شرح عقیدۃ ابن عقیف۔ کتاب النصوص۔ الكنز الاسنی فی الصلوۃ والسلام علی الذات المکملۃ الحسنی۔ عقیدۃ منظومہ۔ دیوان فی اشعر وغیر ذلک۔ اونیس ذی الحجہ دو شنبہ کے روز ۱۰۸۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔ بقیع میں حضرت حلیمہ سعدیہ کے قبہ کے جانب شرقی میں مدفون ہوئے۔ (خلاصہ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر)</p>					
۳۴۲۱	۳۹۰	الدرار السنیہ فی المواظبہ الکیلیانیہ	السلامۃ محمد سعید الدین بن السید الشریف محمد مر قضا مفتی بحجۃ الحمیتہ و شیخ الحسرة والسجادة العتاوریہ العلیہ	۱۳۵۸ھ	مطبوعہ مکتبہ استانبول	۵۲	
		<p>مختصر کتاب ہے۔ اس میں بعض کتب حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے کچھ مواظبہ و نصائح منتخب کر کے چوبیس ابواب و خاتمہ پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۔ الحمد للہ الذی اوردا احبابہ مواظبہ و السبیل و امدادہ و اما بعد فیقول العبد الفقیر۔ خاتمہ صفحہ ۲۔ ولحسن لنا الختام۔ حضرت مصنف زمانہ حال کے فضلا ہیں۔</p>					

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
-----------	-----------	----------	----------	-------	----------------	-------------	-------

خلوت۔ اسناد و شجرہ مشائخ۔ شروط و خرقہ وغیرہ مفصل طور سے مذکور ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ ف  
صلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم و علی جمیع الانبیاء.... الحمد للہ رافع  
منشور و لایتہ خاتمہ صفحہ ۱۸۰۔ و سلا م علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین۔  
حضرت مولانا رحمہ اللہ اربع الاولیٰ فوسوا کیا و ن ۹۵۱ ہجری میں پیدا ہوئے۔ مقدسی  
اور مدنی المولود ہیں۔ آپ کے جد اعلیٰ شیخ یونس (دو جانہ) سے دریت المقدس کا ایک  
متر یہ ہے، ان کریمہ طیبہ میں اقامت گزری ہوئے۔ آپ کا اعلیٰ العقل اعلیٰ مرتبہ  
کے شخص۔ سبباً و نسباً اشرف خاندان میں تھے۔ سلسلہ نسب آپ کا سیدنا حضرت علی  
کرم اللہ وجہہ پر ممتی ہوتا ہے۔ آپ اپنے نسب ظاہر کیا ہمیشہ انفا کرتے۔ آپ کی نظر میں اعلیٰ نسب  
پر ہیز گاری و تقیہ نہ تھا۔ اسی کو بڑی چیز سمجھتے۔ آپ کے والد ماجد نے آپ کی پرورش کی۔  
ابن دانی تعلیم میں بعض مقدمات فقہیت مالکیہ پڑھائے۔ ایک ہزار گیارہ ہجری میں اپنے والد کے  
ہمراہ مین میں آئے یہاں کے نامی فضلاء اور اپنے والد کے شیوخ سے تمام و کمال علوم  
ظاہری و باطنی کی تکمیل کی۔ مین سے مکرمہ مراجعت فرمائی۔ یہاں بھی اکابرین کے فیض  
علی سے مستفید ہوئے۔ پھر حضرت شیخ کبیر احمد بن علی الشناوی ثم المدنی متوفی ۷۷۵ھ  
کی صحبت و برکت میں رہنے کا التزام کیا۔ اور انھیں کے مذہب اور طریقے کے پابند ہوئے۔ علم  
حدیث و غیرہ بھی انھیں سے پڑھا۔ ان کے ساتھ خصوصیت خاص پیدا ہو گئی۔ اسی خصوصیت  
کی بنا پر ان کی صاحبزادی سے نکاح کیا۔ اور خرقہ وغیرہ بھی یہیں پہنا۔ ان کے وصال کے بعد تمام  
ننائی کے حرج بن گئے۔ شیوخ کبار آپ کے مریدین و معتقدین میں داخل ہیں۔ علاوہ اور عبادت  
و ریاضت کے معمولاً زائل کثرت سے پڑھتے۔ روزے بہت رکھتے۔ علم باطنی کی ترویج و تعلیم کے  
ساتھ ظاہری علوم کی طرف بھی متوجہ تھے۔ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا تھا۔ جلد مصنفات

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالۃ النعمۃ النبویۃ لایل الطریقۃ الشاذلیۃ	الفاضل الفسامة الشیخ مصطفیٰ بن اسماعیل حبش المدنی الحنفی بالشاذلی الفاسی	۱۳۰۵ھ	مطبوعہ ۱۳۱۶ھ مصر		
		<p>یہ رسالہ کتاب مذکورہ بالا کے حاشیہ پر ہے۔ مولف علام لکھتے ہیں کہ بعض بلاد سے ایک سوال اس معنون کا ہمارے پاس آیا کہ ذکر الہی اعلان و جہر کے ساتھ ناجائز اور طریقہ شاذلیہ بالکل باطل ہے اس طریقے میں جو لوگ داخل ہیں ان کے پیچھے نماز صحیح نہیں۔ ان امور کے قائلین کی تردید میں یہ کتاب تالیف کی گئی اور سند صحیح سے طریقہ شاذلیہ کا حق ہونا۔ اور ذکر الہی جہر اور سر اور دست ہونا ثابت کیا گیا ہے آخر صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی شرح صد در اولیائہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۱۲ دکان الفراغ من جمیع هذه الرسالة المباحة الى قول۔ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم (مولف علام زمانہ حال کے فضلاد میں ہیں)</p>					
۳۳۰۲۲	۳۸۹	السمط الحبيب	الشیخ صفی الدین احمد بن محمد بن یونس المدعو عبد النبی احسن المدنی الرجائی الشہیر بالقشاشی المتوفی سائتہ		مطبوعہ ۱۳۲۶ھ حیدر آباد دکن	۱۸۱	
		اس کتاب میں فضیلت اور طریقہ آداب اقام ذکر۔ کیفیت بیعت۔ شرائط شیخ کامل۔ قواعد					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ چوتھا نمبر ہے۔ اس رسالہ میں لطائف سبع کے تفصیل کا طریقہ لکھا ہے۔ ہر ہر لطیفہ کے متعلق مختصر بحث کی ہے۔ صفحہ ۲۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۶ پر ختم ہو گیا ہے۔ الحمد للہ وحدۃ السلاۃ علی من لا نبی بعدہ خاتمہ صاحب الخلق العظیم والسلام علیہ وعلیٰ آلہ اجمعین۔ امین حضرت شیخ اکبر کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۳ پر تحریر ہو چکا ہے۔
۳۱۹۳	۳۸۸	شرح قصیدۃ الرائیس (مع)	الشیخ الامام العارف باللہ ابی یوسف احمد بن یوسف	۱۰۱۰ھ	مطبوعہ لاہور مصر	۲۱۳	
							رسالۃ النصرة النبویۃ بن محمد بن یوسف القاسی
							قصیدہ راویہ کی شرح ہے۔ جو انوار السرائر و سائر الانوار کے نام سے مسمیٰ کیا گیا ہے۔ اس قصیدہ کو عارف کامل۔ زاہد عامل۔ ابی العباس تاج الدین احمد بن محمد الیکبری المعروف بالشیشی المتوفی ۸۵۵ھ یا ۸۵۶ھ ہجری نے۔ مہمات سلوک میں منظوم کیا ہے۔ شایع رحمہ اللہ نے تحقیق الفاظ و ابیح معانی میں کوشش بلوغ کی ہے۔ عبارت آغاز کتاب صفحہ ۲۔ بقول العبد المعتوف ذنبہ الماحی عفور بہ احمد بن یوسف۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۸۔ قال مولفہ العبد الفقیر الی قول۔ وحمد و سلام نسایم۔ کتاب کے ختم کے بعد۔ قصیدہ راویہ بھی بالفاظہ تام و کمال تحریر ہے۔ (شایع رحمہ اللہ کے ترجمہ پر گاہی نہیں ہوئی)

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الرسالۃ الوجوبیہ	الشیخ الاکبر ابو بکر محمد الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الحاتمی المعروف بہ ابن عربی المتوفی ۶۳۸ھ		قلمی ۶۳۸ھ		
		یہ دوسرے نمبر پر۔ یہ رسالہ بھی غالباً شیخ اکبر کے مصنفات میں ہی۔ اس میں انضمام الوجود بالماہیۃ کے متعلق کسی قدر تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ صفحہ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۱۲ کے ختم پر ختم ہو گیا ہے عبارت ابتدائی الحمد للہ الواجب الوجود خاتمہ و یتخذ بوجہتنا۔					
		کتاب الکسۃ	ایضاً	ایضاً	ایضاً		
		یہ تیسرا نمبر ہے۔ اس رسالہ میں مریدین کی تعلیم کے واسطے جلابدسی امور ہیں ان کا ذکر کیا ہے۔ اس رسالہ کا ایک قلمی نسخہ مجموعہ منسبہ میں بھی موجود ہے۔ یہ رسالہ آخری کسی قدر نا تمام ہے۔ صفحہ ۱۳ سے اس کی ابتدا۔ اور صفحہ ۲۲ پر انتہا ہے۔ عبارت ابتدائی الحمد للہ رب العالمین۔ والعاقبة للمتین عبارت انتہائی۔ لا تنال منها الا ما قدرت لک۔					
		الرسالۃ القدسیہ	الشیخ الاکبر محمد الدین بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الحاتمی المعروف بہ ابن عربی المتوفی ۶۳۸ھ		قلمی		



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>حسن سلوک سے پیش آتے۔ اس شرح کے علاوہ اور بھی آپ کے مصنفات ہیں۔ اور جزء۔ اس میں عقائد توحید کو نظم کیا ہے۔ حاشیہ علی رسالہ صغیرہ مولانا الشیخ (البا جوری) رضی اللہ تعالیٰ عنہ تصوف میں بھی الدی الخانی قصیدۃ الاستغفار۔ کی شرح لکھی ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی مصنفات ہیں۔ شد الی الکرم سنہ ۱۳۵۵ ہجری میں وفات پائی۔ کتاب ہذا کی ابتدا میں۔ مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ تفصیل کے ساتھ تحریر ہے۔ یہ مختصر حال اُسی کا خود ہے۔</p>
۸۶۳۶	۳۸۷	مجموعہ رسائل حایۃ الابدال وغیرہ	الشیخ اکبر ابو بکر محمد الدین محمد بن علی بن محمد بن عبد اللہ الحنفی المعروف بہ ابن عربی المتوفی ۷۴۸ھ	۵۵۹۹ھ	قلمی ۱۱۶۳ھ	۳۶	
							<p>تعلیق کتابت ۲۸۶۔ انچہ سطور ۷۲۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سیاحی و سرخی کاتب کا نام خسر نہیں۔ تمام اوراق پر پیوند کاری ہے بعض صفحات پر رقبہ دوزی اس قدر زیادہ ہے جس سے اصل عبارت بھی ناقص ہو گئی ہے۔ کچھ روگی کا اثر ہے مگر زیادہ نہیں۔</p> <p>اس مجموعہ میں چار نمبر ہیں۔ نمبر ۱ اس رسالہ کا نام حایۃ الابدال ہے ۵۵۹۹ھ ہجری میں تالیف ہوا اس میں مقصودین کے واسطے غلٹ و سنر وغیرہ کے فوائد لکھے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک نسخہ مجموعہ نمبر ۵۵۹۹ھ میں بھی مجاہد ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی ما الہمہر علینا ما لہ یکن نعلم ختم صفحہ ۸ و علی آلہ اجمعین الی قولی قد اس اللہ لبیرہ الا نرہر۔</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		المجوع الفائق من حدیث خاتمہ رسل الخلائق - کثر الخقائق فی حدیث خیر الخلائق شرح علی ابن عیینہ النوویہ - کتاب الدعویۃ الماثورہ بالا احادیث الماثورہ - تیسرے الوقوف علی غوامض احکام الوقوف احسان التقریر بشرح التحریر وغیرہ تیسرے عنقریب شنبہ کے روز ایک تراکیب سنہ ۱۳۱۵ ہجری میں وفات پائی۔ مات شافعی الزمان۔ آپ کے انتقال کی تاریخ ہے۔ (خلاصۃ الاثر فی ایمان القرن الحادی عشر)					
۳۰۰۳	۳۰۰۶	اغاثۃ المملو فین من الامۃ المحمدیۃ فی حل القضاۃ الاستغناء علی الکی الخلو فی ابو نیتۃ	العارف با نثر العلامۃ السید علی الکی الخلو فی انکفاوی۔ المتوفی ۱۳۰۵ ہجری	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۵	مصر	تقریباً ۲۲۳	
		مطلوبہ احمد بونی کی شرح جو بطریق مناہج و غیرہ نقل لکھی ہے۔ ناظم قدس اللہ سرہ کے کلام میں جن امور کی طرف اجمالاً اشارہ کیا گیا ہے۔ شایع رحمہ اللہ نے ان کا بیان و تشریح کے ساتھ مفصلاً بیان کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۶۔ الحمد للہ الذی جعل المتوسل باحبابہ من اعظم اسباب المصلح الی خبابہ۔۔۔۔۔ اس بعد فقیر العبد الفقیر خاتمہ صفحہ ۲۲۳ والا ملا علیہ السلام حضرت شایع رحمہ اللہ کا تولد تیرہویں صدی کے اوائل میں ہوا۔ اہلی وطن آپ کا تخریہ (پلیس) ہے۔ لیکن کا زمانہ عیش و عشرت کے ساتھ گذرا حق سبحانہ و تعالیٰ کے فضل و عنایت سے علوم ظاہریہ کی نہایت تحقیق و محنت کے ساتھ اہل فہم و زمانہ سے تکمیل کر کے اعیان زمانہ میں بکمال زمانہ مانے گئے۔ تحصیل علوم کے بعد جزرہ آملی کی رہبری سے اسرار حقیقت اور طریقہ معرفت سے بھی سرہ کامل حاصل ہوا۔ آپ کے فیض ظاہری اور کمال باطنی کے برکات سے خاص و عام مستفید و منتفع ہوئے۔ بہت سے خرق عاداتہ و کرامات کا صدور بھی آپ سے ہوا۔ اوقات شبانہ روز کو تدریس علم منامہ و تلقین علم بکاشفہ میں صرف کرتے۔ مریدین و معتقدین کے ساتھ رفیق و نرمی کا برتاؤ رکھتے۔ مساکین و مفقرین سے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>کے بدنفس کی حالت کا ذکر وغیرہ وغیرہ۔ شایع نے اس کی شرح میں اطباء و ایجاز کو نظر انداز کر کے نفس مطلب کو نہایت وضاحت سے ادا کیا ہے۔ لغات کے معنی اور اعراب کی تحقیق کے بعد معنی مقصودہ کو بہت خوبی کے ساتھ لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی یلحق الروح من امرہ علی من یشاء من عباده والصلوة والسلام۔ م۔ بیلید فی هذا التعاقب نفیس خاتمہ صفحہ ۱۱۹</p> <p>یکون اود احاً۔ واللہ اھلہ بالصواب۔ علامہ منادی مولف کتاب ہذا کا سال ولادت نوسو و اثنی عشر ہجری ہے۔ آپ فاضل اجل جامع علوم و معارف۔ زاہد۔ متاہد۔ مکتوف ذاکر۔ صابر۔ صادق۔ خاشع شمس ہیں۔ اپنے والد بزرگوار کے سایہ عاطفت میں پرورش ہوئے۔ قبل بلوغ جہل کلام مجید سے طریغ پو کر بعض متون حدیث و فقہ شافعیہ کو۔ مثل الفیۃ الحدیث۔ بحیۃ الوردیہ وغیرہ ازہر کیے۔ اور علوم عربیہ کو اپنے والد سے پڑھا۔ اس کے بعد اکابرین زمانہ سے جملہ علوم کی تحصیل و تکمیل کی۔ علم فقہ میں علامہ شمس آملی سے آپ کو تلمذ ہے۔ تفسیر و حدیث و ادب و غیرہ میں فاضل نور علی بن خاتم مقدسی۔ استاد محمد بکر سی۔ النجم لنبی۔ شیخ حمدان النفیسہ۔ شیخ عبدلادی وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ قیام ذکر وغیرہ میں۔ شیخ عبدالوہاب شمرادی۔ آپ کے مرشد و ملقن ہیں۔ طریقہ خاویہ۔ مشاویہ۔ نقشبندیہ وغیرہ میں مشاہیر مشائخین زمانہ سے آپ کو استفادہ ہے۔ ایک مدت تک مدرسہ صالحیہ میں نہایت مستعدی کے ساتھ تدریس کا کام کیا۔ بڑے فاضل و کمال آپ کے تلامذہ میں ہوئے ہیں۔ بعض حامدین کے بجا جلوں سے آپ کو ہدفی نقصان بھی پہنچا ہے۔ عمر کے آخری دور میں مخاطبت و بالست سے محترز ہو کر گوشہ نشینی اختیار کی۔ ہمیشہ ایک وقت کھانا کھانا کا التزام کیا۔ تلخیص و تصنیف پر بجا جریں تھے۔ کثرت سے مصنفات ہیں۔ بعض مصنفات کے نام یہ ہیں۔ تفسیر علی سورۃ الفاتحہ و بعض سورۃ البقرۃ غایتہ الامانی علی شرح العقائد لرحمۃ القضا زانی۔ شرح علی الفن الاول من کتاب النقایہ للجلال السیوطی۔ اعلام الاعلام باصول رقی المنطق و الکلام۔ شرحین صغیر و کبیر علی انجیہ۔ شرح علی انجیہ سادہ الیقین والیقین۔ تفسیر علی الجامع الصغیر الجامع الانجیران حدیث ابی</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ فی کتہ مالابد للمریضہ	الشیخ الاکبر ابو بکر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الحاتمی المعروف بابن عربی المتوفی ۳۳۵ھ				
		مجلد سابق کا دوسرا رسالہ ہی جو صفحہ ۳۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۶۰ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں وہ امور مذکور ہیں جو مرید ستر شہر کے واسطے ضروری ہیں۔ ابتدا صفحہ ۳۹۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقلۃ للمتقین ولا عدوان الا علی الطالمین۔ خاتمہ صفحہ ۶۰۔ ان اللہ یحب المحسنین۔					
۲۸۰۱	۳۸۵	شرح قصیدۃ البغیۃ لابن سینا	السلامہ زین الدین محمد المدنی عبدالروہ بن تلج العارفین بن علی بن زین العابدین الجردی ثم المذاہبی القاضی الشافعی۔ المتوفی سلسلہ ہجری		مطبوعہ ۱۳۱۸ھ مصر	صفحہ ۱۱۹	
		شیخ ابو علی حسین بن عبداللہ بن سینا متوفی ۳۲۰ھ ہجری۔ کہ قصیدہ غیبیہ کی شرح ہے۔ شیخ نے اس قصیدہ میں۔ نفس ناطقہ۔ روح کی حقیقت سے بحث کی ہے۔ اور یہ امر بھی تفصیل کے ساتھ ظاہر کیا ہے کہ نفس ناطقہ کا تعلق بدن کے سانچہ کس طریق پر ہے۔ ۱۔ مفارقت بدن سے کس طور پر ہوتی ہے۔ مفارقت					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نقلی	تعداد صفحات	کیفیت
		علامہ سبست سے فوائد و مواعظ کا مجموعہ ہے۔ حرشد و مستر شد۔ دونوں کے واسطے نافع کتاب ہے پوری کتاب یکجسو گیارہ ابواب پر منقسم کیا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲- الحمد لله الذی احسن التدبیر الکائنات وخلق الارضین وبعد فهدا کتاب اختصاره - عبارت انتہائی صفحہ ۴۵۰ دلیکى هذا اخر ما اقدرنا الله عليه الى قول والحمد لله رب العالمين - حضرت لمحق رحمه اللہ نے کسی مصاحبت سے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ دوسرے کتب خانوں کی فارسی میں بھی اس کتاب کے تحت میں لمحق رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت بھی عذر تحریر ہے					
۳۸۳	۶۳۳	الرسالۃ اللدنیہ (مع) رسالہ فی کنز مالبدل للبریین الفصل الی المتوفی شعبہ ہجری	امام محمد بن اسلام ابوبکر محمد بن محمد بن محمد		مطبوعہ ۱۳۲۸ھ مصر	۶۳۳	
		اس رسالہ میں علم لدنی کا ثبوت ہو جو بلا اکتساب و تعلیم صرف بالہام الہی مخصوصین کو عطا فرماتا ہے۔ بعض علماء جو اس علم کے منکر ہیں ان کی تردید بھی نقلاً و عقلی طور پر بہت وضاحت پس کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲- الحمد لله الذی زین قلوب خاص عباده بنور الولاية و سر لج ارواحهم۔ اعلم ان واحد امن اصداقائى۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۳۸۰ فی کل آن وحین والحمد لله رب العالمين۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تاریخ تصانیف	کیفیت
۲۷۱۹	۳۸۲	مجموع الرسائل اللطیف	الشیخ الاکبر ابوبکر محمی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الحاکمی المعروف بہ ابن عربی المتوفی ۷۳۸ھ		مطبوعہ ۱۳۲۵ھ مصر	۱۸۷	
		<p>چار رسائل کا مجموعہ ہے۔ پہلے رسالہ کا نام (کتاب الالف) ہے صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۶ پر ختم ہو گیا ہے۔ دوسرے رسالہ کا نام (کتاب القرۃ) ہے صفحہ ۱۷ سے صفحہ ۲۷ تک ۱۰ تیسرے رسالہ کا نام (کتاب المحجب) ہے صفحہ ۲۸ سے صفحہ ۵۱ تک۔ چوتھے رسالہ کا نام (کتاب شق الجیب) ہے۔ صفحہ ۵۲ سے صفحہ ۸۴ تک۔ ان چاروں رسالوں میں اسرار و دقائق تصوف مذکور ہیں۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ بعد چند سطور الحاقیہ الحمد للہ الواحد فی وحدانیتہ خاتمہ مجموعہ رسائل صفحہ ۸۴ واللہ الموفق بمنہ وکرمہ۔ شیخ اکبر کا ترجمہ نمبر پراپی سلوک میں درج ہے۔</p>					
۲۸۲۶	۳۸۳	مکاشفۃ القلوب المعترب الی حضرت علام الخیوب (مع الفہرست)	لہ یصح المؤلف با سمد		مطبوعہ ۱۳۲۳ھ مصر	صفحہ ۱۵ صفحہ	
		<p>حضرت امام غزالی رحمہ اللہ کی کتاب (مکاشفۃ القلوب) کا تلخیص ہے۔ بعد تلخیص بھی دہی اصلی نام قائم رکھا گیا ہے۔ یہ کتاب طالب دین کے واسطے نہایت مفید ہے۔ ریاضت، عبادت، وغیرہ کے طریقے قرآن و حدیث سے سلیس عبارت میں لکھے ہیں۔ ریاضت و غیرہ کی تعلیم کے</p>					

نمبر جدول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مفصل ترجمہ اسی کتاب کے صفحہ ۳۷ پر تحریر ہے۔					
۲۰۵۲	۱۲۸۰	تجسس الکون	الشیخ الاکبر ابوبکر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الجانی المعروف بـ ابن عربی المتوفی ۷۳۳ھ		مطبوعہ ۱۳۱۸ھ استانبول	۱۹	
		مختصر رسالہ ہی متصوفانہ رنگ میں۔ کون و تکوین کی کیفیت لکھی ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ احدی الذات الفردی الصفات وبعد فانی فظرت۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۔ والحمد للہ رب العالمین۔					
۲۲۸۶	۳۸۶	مواقع النجوم ومطالع ابنہ الاسرار والعلوم	ایضاً		مطبوعہ ۱۳۲۵ھ مصر	۲۰۷	
		دقیق کتاب ہے۔ تین مراتب پر مرتب کی گئی ہے۔ المرتبۃ الاولیٰ فی العنایۃ وہی التوفیق المرتبۃ الثانیۃ فی الہدایۃ وہی علمہ التحقیق۔ المرتبۃ الثالثۃ فی الولائیۃ وہی العمل الموصل الی مقام الصلۃ۔ آغاز کتاب صفحہ ۲ بعد عبارت الخاقی۔ الحمد للہ الخاقیہ المقسمہ بمواقع النجوم۔ اصحاب الحکم الربانیۃ اما بعد فباذ العفل السلیم۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۷۔ والتقریریں لموارد التضاء والحمد للہ رب العالمین۔					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۳۹	۳۷۹	بلقات الخواص من اہل الصدق والاخلاص	الشیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن احمد بن عبد اللہ الشرجی المتوفی ۵۸۹۳ھ	۵۷۶ھ	مطبوعہ ۱۳۲۱ھ مصر	۱۹۶	

یہ کتاب مشائخ و صالحین اہل مین کے حالات میں ہے۔ مین کے جس قدر اولیاء کرام مولف کو معلوم ہو سکے ان کی سوانح حیات و کرامات بہ ترتیب حروف تہجی ضبط کیے ہیں۔ اس سے پہلے کوئی مستقل کتاب اولیاء مین کے ذکر میں تالیف نہیں ہوئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المتفضل بحزب المواہب والعطایع عبارت خاتمہ صفحہ ۱۹۶ دھو حسبنا ودغم الوکیل۔ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم۔ ضور الالامع میں سخاوی نے لکھا ہے کہ ۱۲۔ رمضان ۸۱۳ھ ہجری میں مد میں مولف کی ولادت ہوئی۔ اور ۹ یا ۱۰ یا ۱۱ ہجری الثانی ۸۷۵ھ میں انتقال ہوا۔ علاوہ اس کتاب کے مولف نے بخاری شریف کا بھی انتخاب کیا ہے اور اشعار و عبارات کا مجموعہ (ذہبت الاحباب) کے نام سے بھی چھوڑا ہے۔ مین کا مشہور مورخ داہن الضیق اپنے تذکرہ میں مولف کو ایسا استاد لکھتا ہے۔ اس کتاب کے خاتمہ پر سال ختم تالیف ماہ شوال ۸۱۳ھ ہجری لکھے ہیں اور سبب تہنیکاً اپر بخاریا میں سال تالیف کتاب ہذا ۸۱۳ھ تحریر ہیں۔ نسیم فرست کتب عربیہ قلمیہ پرنس موہم مدرسہ میں ایک قلمی نسخہ اس کتاب کا موجود ہے۔ نسخہ ہذا کے آخر میں لکھا ہے کہ ماہ رجب ۸۱۳ھ ہجری میں مولف کی وفات ہوئی اور شیخ اسمعیل بن ابراہیم الجرجی کے قریب میں مدفون ہوئے۔ شیخ اسمعیل جرجی مشائخ مین میں بہت بڑے شخص شمار کیے جاتے ہیں۔ مولد او منشأ زبیدی ہیں سال آنحضرت (۶۱۰ھ) میں شہر زبیدی میں ان کا وصال ہوا۔ اور مقبرہ باب سہام زبیدی مدفون ہوئے۔ ان کے



نمبر مجلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ پراپیسی عبارت مسطور ہے۔ جس کو اصل کتاب سے کچھ ربط نہیں۔ تیسرے صفحہ سے اصل کتاب کی عبارت معلوم ہوتی ہے۔ کتاب کا نام شواہد مودودی یہ بھی قابل و توق نہیں۔ یہ نام اس کتاب کے گوشہ پر کسی نے لکھ دیا ہے جو لائق اعتبار نہیں۔ کتاب کی عبارت بتیسرے عربی۔ کمتہ فارسی ہے۔ مضامین۔ توحید حالی۔ توحید قالی۔ وجد۔ حال۔ کشف۔ ذوق۔ وغیرہ کے متعلق ہیں اکثر جگہ شیخ اکبر کے اقوال۔ فصوص الحکم۔ فتوحات مکیہ۔ وغیرہ سے استشاد و نقل کیے ہیں۔ کہیں شیخ محب اللہ آبادی وغیرہ کا۔ کلام بھی منقول ہے۔ کہیں اپنے اکابرین کا کچھ حال سنہ پیش کیا ہے۔ عبارت ابتدائی ورق اول صفحہ ۲۔ فی تفسیر الشیخ انکب بصدہ الملة والدست دد۔ اللہ سرکہ۔ ورق دوم صفحہ اول قال شیخ الشیخ لجہیج الکلام مع المناہی عبارت خاتمہ صفحہ ۱۰۶۔ واللہ الموفق والمعين وایاہ تعید وعلہ تستعین۔					
		کتاب کے ناقص ہونے کی وجہ سے مولف کا نام معلوم نہیں ہوا۔ اس نام کی کتاب دوسرے کتاب خانہ کی فرستوں میں بھی نہیں دیکھی گئی۔ مولف نے اس کتاب میں ایک مقام پر خواجہ قطب الدین مودودی چشتی متوفی ۷۵۷ھ ہجری کی اولاد میں اپنے کو شمار کیا ہے چنانچہ صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں۔ انی ذلکنت فی مجلس عرس جدنا داما منا ومولنا قطب الملة والدین محدود۔ الجستی رضی اللہ عنہ۔ اس کتاب کے بعض مقام سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت مولف نے آخر زمانہ کے شخص ہیں۔ صفحہ ۱۰ پر عبارت تحریر ہے۔ روزے باجمع کثیر در مجلس شریف حاضر بودم مدظلہ العالی نواب اللہ یار خاں بن حافظ الملک الشہید التماس ہو کہ اوہ درویشہ نوشتہ است نواب اللہ یار خاں کی وفات ۱۱۷۷ھ ہجری میں ہے۔ اس عبارت سے مولف تیسری صدی کے مشائخین میں محدود ہو سکتے ہیں۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۶۲	۳۷۷	شرح نظم السلوک المشہور بقصیدہ تالیف ابن الفارض (نام تمام)	الشیخ غلام نقشبند لکھنوی بن شیخ عطا اللہ المتوفی ۱۲۶ھ ہجری		قلمی	۶۸	
		<p>تقطیع کتابت ۴ × ۸ - اچھے - سطور ۲۳ - خط نستعلیق پختہ - کاغذ دہلی - کتابت سیما ہی - سرخسے کاتب کا نام تحریر نہیں - پوری کتاب پیوند کاری اور دیک کے اثر سے خالی نہیں -</p> <p>اس کتاب میں قصیدہ تالیف منظومہ ابن فارض متوفی ۷۳۲ھ ہجری کے مضامین کو نہایت وقت ومتانت سے لکھا ہے - ابن فارض نے حقائق و معارف کو نظماً ادا کیا تھا - اس مولف نے شرائع کی صراحت کی ہے - کتاب آخر سے نام تمام ہے - اس وقت تک اس کتاب کا کوئی دوسرا نسخہ دیکھنے میں نہیں آیا - اس لیے صحیح اندازہ نہیں ہوا - کہ نسخہ ہذا آخر سے کس قدر کم ہے - عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد لله شارح قصائد العلوم ولا سار عن حجب الاستار عبارت ورق آخر صفحہ ۶۳ - فیوم یکشف اشأ سرۃ الیوم یکشف - مولف علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن تفسیر عربی نمبر ۲۹ کے تحت میں تحریر ہے)</p>					
۲۷۳۸	۳۷۸	شواہد مودودی لہ - یصرح المؤلف باسمہ			قلمی	۱۲۶	
		<p>تقطیع کتابت ۸ × ۱۱ - اچھے - سطور مختلف ۱۳ سے ۵۵ تک - خط نستعلیق اوسط درجہ کا - کاغذ دہلی کتابت سرخسے سیما ہی سے - کاتب کا نام تحریر نہیں - تمام اوراق پر کھوردگی اور پوند کاری کثیر ہے - رکابیں ٹھیک نہیں ہیں -</p> <p>یہ کتاب اول سے ناقص ہے - یہ پتہ بھی نہیں چلتا کہ کس قدر نقصان ہے - ورق اول کے دوسرے</p>					

نمبر ۱۰۰	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہذیب و سادگی	کیفیت
		فلا صاحب - آغاز شرح صفحہ ۵ - الحمد للہ رب العالمین - والصلوة علی نبیہ محمد والہ اجمعین قول الشیخ الحمد للہ منزل الحکم شایح کی عبارت میں لفظ (والصلوة) تحریر سے رہ گیا ہے صفحہ ۲۰۲ واعلم ان الالہ اسم الذات من حیث ہی ہی - عبارت خاتمہ شرح صفحہ ۵۵ ومنہ للمیدۃ والید المعاد - وهذا اخر ما اردنا بآیادہ - الخی قل وحسن توفیقہ - اس کتاب کے چار نسخے اور دو کمال - دو صرف مقدمہ نمبر ۱۰۰ سے نمبر ۱۰۱ تک اس میں تحریر ہیں - شایح رحمہ اللہ کے مفصل ترجمہ پر آگئی نہیں ہوئی - سند و قات کشف الظنون سے معلوم ہوا -			
۲۰۱	۳۷۶	توضیح البیان شرح فصوص الحکم	العالم العادل السید یعقوب خاں التاشکندی بن السید نظام الدین خاں	مطبع ۱۸۹۶ء دہلی	۲۰۰
		فصوص الحکم کی مختصر حائل المتن شرح ہی - شرح سے پہلے کچھ اجزاء مہطلی رتا تصوف میں - فارسی و عربی عبارت میں شایح نے بطریق مقدمہ مستقل رسالہ کی صورت میں لکھے ہیں - جو ناظرین کے واسطے مفید و معین ہیں شرح میں ضروری قدر بیان پر اکتفا کیا گیا ہے - تفصیل طلب مغالط میں زیادہ تطویل نہیں ہے - شایح آغاز مقدمہ صفحہ ۱ ابتدائی الحمد للہ الذی تجلی بذاتہ لذاتہ - خاتمہ مقدمہ صفحہ ۴۰ - والسلامہ بار ابتدا شرح صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی زین خواتم الکلام بزیینۃ فصوص الحکماء و نفس فصوص حلوہم اما بعد فیقول عبارت ختم صفحہ ۳۷۰ و علی الہ وحبہ وشفاعتہ وکرمہ آخر میں کچھ تقریبات بھی ہیں شایح علام تاشکندی کے رہنے والے ہیں - جب بلاوروم کے سفراء حرمین شریفین کی زبارت سے مشرف ہو کر ہندوستان کے راستے کشمیر پہنچے تو والی یہ شرح لکھی - ان کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا -			

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ترجمہ	مربطہ عالمی	تقریر و تصنیف	کیفیت
۲۴۷۳	۳۷۵	مطلع خصوص الکلم فی معانی نصوص الحکم	العلامہ شرف الدین داؤد بن محمد بن محمد الدرومی القیصری المتوفی ۵۱۰ھ ہجری		تلمی	۵۵۸	

تفلیح کتابت ۸ x ۱۲ - اچھے مطبوعہ ۲۱ - کندوبلی - خط نستعلیق معمولی - کتابت سرقی و سیاہی سے کتاب کی آخری عبارت کے ربط و ضبط سے احتمال قوی ہے کہ شارح نے خود اس کو لکھا ہے۔ تمام اوراق میں پیوندکاری کثیر اور کچھ روگی زاوہ ہے۔ اکثر جگہ کثرت پیوندکاری کی وجہ سے عبارت کتاب میں نقصان آگیا ہے۔

فصوص الحکم مولفہ شیخ اکبر کی شرح ہے۔ حضرت شایح علیہ الرحمہ نے ابتداءً صفحہ ۲ سے صفحہ ۶ تک علم تصوف کے چند قواعد و اصول جو اس فن کے دقائق و بسرار کے موقوف غایہ ہیں۔ بطریق مقدمہ ذکر کیے ہیں۔ صورتہ مستقل کتاب کی ہمشکل ہیں۔ اس مقدمہ کو بارہ فصلوں پر منقسم کیا ہے فی الوجود - فی اسماء و صفاتہ تعالیٰ - فی اعیان ثابۃ - فی الجواہر و العرض - فی بیانات العوالم الکلیۃ - فیما یتعلق بالعالم المثال - فی مراتب الکشف - فی ان العالم ہو صورۃ الحقیقۃ الانسانیہ فی بیان خلافتہ الحقیقت المحمدیۃ - فی بیان الروح الاعظم - فی عود الروح - فی النبوة و الرسالۃ و الولاية۔

ان تمام امور کے ذکر کرنے کے بعد اصل کتاب کی شرح خطبہ کتاب سے مستقل بیان سے شروع کی ہے۔ اس شرح میں گو زیادہ تفصیل نہیں ہے۔ مگر ضروری قدر بیان اس منہج کے ساتھ ہے کہ متن کے مشکوٰات واضح ہو جاتے ہیں۔ ابتداً مقدمہ کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الہی عین الایمان فیضہ الاقدس الاقدم - خاتمہ مقدمہ صفحہ ۵۶ - و علی آلہ و اصحابہ خیراً لآل

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		خاتمہ میں طریقہ دعا کے دس انزل مذکور ہیں۔ نسخہ ہذا میں کتاب کے اول اور اقی نہیں ہیں۔ چوتھے مقام کے نصف۔ یا ٹمٹ یا اس سے کم و بیش عبارت سے ابتدائی صفحہ کی ابتدا ہے۔ آغاز عبارت یہ سب: ابین وجه الصواب ایہا الرایس الحاضر۔ خاتمہ صفحہ ۳۳۶ ونسأل اللہ حسن الختام الی قول والحمد للہ وحده۔ آمین۔					
۸۲۹۸	۳۷۳	تقریر الخیر الکثیر	مولانا محمد عاشق	تلمین شاہ	قلی	۸۸	
		تقطیع کتابت ۸۰ x ۴۰ - انچ سطور ۱۹ - خط نستعلیق پختہ و عمدہ کاغذ مہملی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ اثر کم و پیوند کا رقی خفیف					
		رسالہ نمبر کشمیر مولفہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی متوفی ۱۲۷۶ ہجری کا حاشیہ: ۵۰ - محشی علام اس کتاب کے خطبہ میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت مصنف رحمہ اللہ اس رسالہ کو مسودہ کی صورت میں فرما چکے تو مجھ سے اس کی تہیض و تحریر کی نسبت ارشاد فرمایا حسب ارشاد میں نے اس رسالہ کو لکھ کر حضرت ممدوح سے نہایت تحقیق کے ساتھ پڑھا۔ اتنا قرأت میں مقامات صعبہ کے متعلق جو تفصیل و تشریح حضرت مصنف فرماتے انادہ عام و فہم کی غرض سے تحریر کرتا۔ یہاں تک کہ مجبوراً تقریرات کو جمع کر کے کتاب کی صورت میں مرتب اور اصل کتاب کا حاشیہ اس کو قرار دیا۔ اس کتاب میں حق سبحانہ و تعالیٰ کی صفات - علم ارادہ وغیرہ - موصوفانہ انداز پر مذکور ہیں۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی ہدانا لهذا - خاتمہ صفحہ ۷۰ - متبیین انی تفتیش الحقائق - (فاضل محشی کا اس قدر تو پتہ ملتا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کے سرگروہ ہیں۔ اس سے زیادہ تفصیل ان کے حالات کی معلوم نہیں ہوئی۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>جس شخص کو اخروی امور کی طرف توجہ اور دنیوی لذائذ سے اعراض ہو۔ اُس کے واسطے اس کا مطالعہ بھی مفید ہو۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کتاب امام غزالی کی آخری تصنیف ہے۔ سات عبات پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔</p> <p>الاولی عقبة العلم۔ الثانیة عقبة السویة۔ الثالثة عقبة العوائق الراجعة عقبة العوارض الخامسة عقبة البواغی السادسة عقبة القواح السابعة عقبة الحمد والشکر۔ الثامنة عقبة الحاشی پر الفاظ صعبہ اور لغات غریبہ کے معنی وغیرہ تحریر ہیں۔ عبارت آنا ز صغہ ۲۔ بعد چھ مسطر عبارت الحاقی۔ الحمد لله الملك الحکیم الجواد الکریم الخیر الرحیم الذی فطر... اعلو الخاق صغہ ۹۷۔</p> <p>الاصول الاول قوله تعالى۔ يَعْزِلُ خَائِنَةَ الْأَعْلَيْنِ وَمَا تَحْتِي الصُّدُورُ۔ خاتمہ صفحہ ۳۰۰ کا غایت لہذا ولا انتہا عت کتاب منهاج العابد بن۔ اس کا فارسی میں ترجمہ شیخ یوسف بدہ ساکن ایرج متوفی ۸۳۳ھ نے کیا ہے جو ہندوستان میں چھپ چکا ہے۔</p>			
۱۹۰۶	۳۷۳	مقامات	الشیخ الاکبر ابو بکر محمد بن محمد بن محمد بن عبد اللہ الحاقمی المعروف بہ ابن عربی المتوفی ۶۳۸ھ	قلمی	۱۱۲۱ھ	۲۳۶	
		<p>تقطیع کتابت ۴۷۳ھ ۳۷۳ھ۔ انچھ۔ مسطور۔ ۱۵۔ خط وکاند عرب۔ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کتاب حسن بن علی بن منصور شافعی۔ پیو نیکاری سے محفوظ۔ کرمجور وگی کافی الجملہ اثر ہے۔ کتاب اول سے ناقص ہے۔</p> <p>اس کتاب کو پچیس مقام پر مرتب کیا ہے۔ ہر مقام میں جدا جدا مسائل و دقائق کی تحقیق ہے</p>					

نمبر جدول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مربوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۳۷۹	۳۷۱	مشکاۃ الانوار	امام حجة الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ ہجری		قلمی ۱۱۰۹	۵۸	
		<p>تفصیل کتابت ۵ × ۲ ۱/۲ - ۱۰۰ سطور ۱۰ - خط نستعلیق نیمتہ - کاغذ دہلی - کتابت سرخی و سیاہی ہے</p> <p>کاتب کا نام تحریر نہیں - تمام اوراق پر کرخوردگی پائی جاتی ہے - پیوند کاری سے محفوظ ہے -</p> <p>اس رسالہ میں آیہ اللہ ذوالسموات والارض - اور قول جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام  ان الله سبعت حجائباً - میں - تطبیق و تاویل - مذکور ہے - دور اسرار انوار کو مفصلاً بیان کیا ہے  رسالہ میں فصول پر منقسم ہے - الفصل الاول فی بیان آت النور الحق - الفصل الثانی فی بیان  مثال المشکوۃ والمصیل والزجاجة والشجرة الفصل الثالث فی معرفۃ قلبہ صلی اللہ علیہ  وسلمہ - ان الله تعالى سبعت حجائباً صفحہ ۲۶ پر فصل ثانی کی جگہ بیاض ہے - عبارت آغاز صفحہ اول -  الحمد لله فائض الانوار و فائض الابصار عبارت خاتمہ صفحہ ۵۸ - من وراء الحجاب البشري  عند غير كثير يسير الى قول - يوم الجمعة دوا لک حال فن قد عرفت نمیشد پر تحریر ہے</p>					
۱۹۲۵	۳۷۲	منہاج العابدین	ایضاً		قلمی	۳۰۶	
		<p>تفصیل کتابت مع جدول ۷ × ۲ ۱/۲ - ۱۰۰ سطور ۱۹ - خط نسخ عمدہ بہ استثناء صفحہ نم و م کاغذ  دہلی - کتابت سرخی و سیاہی ہے - جدول شجرہ فی - و آسمانی - کرخوردگی قلیل - پیوند کاری کثیر ہے  جلد بندی میں اوراق تراشنے میں بعض جگہ کسی قدر عواشی میں نقصان آگیا ہے - کاتب نے اپنا نام  اور سال کتابت نہیں لکھا -</p> <p>اس کتاب میں عبادت و ریاضت کے طرق - شرع شریعت کے مطابق - محققانہ انداز پر لکھے گئے ہیں</p>					

نمبر و کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ	کیفیت
				<p>خراسان وغیرہ سے اگر حلقہ درس میں داخل ہوتے اور کمالات علمیہ سے سعادت مٹتی۔ حاصل کرتے تدریس و تعلیم کے علاوہ فقہاء شریعہ کا فیض ماہ بھی آپ کے متعلق تھا۔ تصنیف و تالیف کا کام بھی فرماتے۔ زمانہ وسط حیات میں شرح تخرید فوشی پر کمال وقت و متانت سے حاشیہ لکھا۔ جو مذہب کے لقب سے مشہور ہے یہ حاشیہ جب شائع کی نظر سے گذرا۔ بحد تعریف و توصیف کی۔ اسی زمانہ میں امیر صدر الدین شیرازی نے بھی اسی شرح کا حاشیہ تالیف کیا۔ اور محقق و دانی کے حاشیہ پر بہت سے اعتراضات و مواخذات کیے محقق و دانی نے ان مواخذات کے رد اور اعتراضات کے جواب میں۔ دو سہ حصے جو پہلے سے بھی بدرجہا بہتر ہے۔ تالیف کیا۔ اس حاشیہ کو جدیدہ کہا جاتا ہے ان دونوں ناموں میں اکثر مبالغہات رہا کرتے۔ قدیمہ اور جدیدہ کے علاوہ اور بھی مصنفات مشہورہ ہیں مثلاً سالہ زور اوہ رار جس کو نجف اشرف میں تالیف کیا اور خود ہی اس کی شرح بھی لکھی، شرح ہیاکل۔ رسالہ اثبات واجب اخلاق جلالی۔ شرح تہذیب۔ حاشیہ مطالع۔ رسالہ فی ایمان فرعون شرح تصدیقات سلم العلوم وغیرہ میزونی طبع کے سبب کبھی کبھی نظم کلام کی طرف بھی توجہ فرماتے۔ کلام منظوم میں کہیں جلال کہیں دوانی تخلص کرتے ہیں۔ یہ رباعی آپ ہی کے طبع نقاد کا نتیجہ ہے۔</p>
				<p>رباعی</p> <p>اے مصحف آیات الہی روتی دے سلسلہ اہل ولایت موت</p> <p>حیرتہ زندگی لب و لجوت حراب نماز عاشقان ابروت</p> <p>اکھتر سال کی عمر میں۔ نوسو آٹھ ہجری ۱۰۹۰ء میں وفات پائی۔ (حبیب السیر جلد سوم ہر چارم ذکرہ روز روشن)</p>



نمبر پیرچہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح رسالۃ الحوراء والزواہ ناقص	لاحبال الدین محمد بن سعد بن عبد الصمد بن علی الدؤانی المتوفی سنہ ۷۹۵ ہجری	قلمی			
		<p>گیا رہوال نمبر پیرچہ صفحہ ۳۰۰ سے صفحہ ۳۴۴ تک۔ اول و آخر کی قدر ناقص و ناتمام ہے ایک پورا نسخہ اس کا مجموعہ رسالۃ الحوراء نمبر ۲۸۷۱ کا نام پر تحریر ہے۔ ماتن نے خود اس رسالہ کی شرح لکھی ہے۔ یہ رسالہ ذائق علم تصوف میں فلسفی رنگ کا ہے۔ ماتن نے اصل رسالہ کی دشواریاں اور مشکلات کو۔ شرح کے ساتھ مشرح کیا ہے۔ اصل رسالہ اور شرح دونوں اشکال سے خالی نہیں عبارت ابتدائی صفحہ ۳۰۰ الحواشی علی منوال الاصل۔ اخیر صفحہ ۳۴۴ کی عبارت اَفْأَجِدُ عَلَى النَّاسِ هَذَا فَاخْلَعْ نَعْلَكَ يَا جَال۔ دو ان کے رہنے والے ہیں دعا مال کا ذرون میں قریہ کا نام ہے، علوم مقول و منقول میں غایت تجرید اور مہارت نام حاصل تھی۔ کمال علمی میں فضلاء زمانہ پر ان کو فضیلت ہی۔ تحقیق مسائل کے میدان میں اقران و امثال سے ان کا قدم بہت اگے جاتا ہے۔ مسائل مشککہ اور مباحث صعبہ کی تحقیق ہی تو صنیع کے ساتھ کرتے ہیں۔ وقت فہم۔ رسائی ذہن۔ ان میں اعلیٰ درجہ کی پائی جاتی ہے ۵</p> <p>سپر علم را بود آفتابے، فزون فضل راجح کتابے؛ ابتدا اپنے والد ماجد سے کسب علوم کیا۔ پھر ستیزا میں۔ مولنا محی الدین کو شکستاری۔ اور خواجہ حسن شاہ کے فیض علمی سے۔ بہرہ مند ہوئے۔ یہ دونوں فضلاء و اجل۔ سید شریف کے شاگرد ہیں۔ مولنا ہام گلباری شایع طوابع الانوار کے درس میں بھی متعدد اولاد کا مطالعہ کیا۔ سماعت حدیث شریف میں شیخ صفی الدین سے تلمذ کا تعلق ہے۔ تحصیل علوم کے بعد مدرسین کا سلسلہ جاری کیا۔ بڑے بڑے دانشمند طلباء ان کے تبحر کا شہرہ سن کر۔ آذربایجان۔ کرمان طبرستان</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>بہت سے کالین اور ابدال کے صحبت رہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حضرت خسر ملیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی۔ اور آپ کی برکت عجت سے بہت سے روز باطن اور علوم طریقت کا انکشاف ہوا۔ علوم ظاہر کی تحصیل و تکمیل بغداد میں فرمائی اور اسی شہر کو موطن و مسکن قرار دیا۔ بغداد کے شیخ الشیوخ کئے جانے ہیں حضرت خوش اعظم نے آپ کی نسبت فرمایا تھا۔ دانت آخر الشہورین مالعراق۔ بڑے تبع سنت تھے بہت سے سچ ادلیکے۔ آپ کے ملاحظہ کے قوی اثر سے بیشتر لوگ متاثر ہوئے۔ مریدین کی تربیت و تعلیم میں ہمیشہ مصروف و متوجہ رہتے۔ ارباب طریقت کو آپ پر بڑا اعتماد تھا۔ قرب و بعد کے اکثر اہل حال۔ امورات مشکہ میں آپ سے تحقیق فرماتے۔ اور آپ کے شافی جواب سے نشئی پاتے۔ منورہ کتابیں آپ کے مصنفات میں ہیں۔ عوارف المعارف آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ مکہ مکرمہ میں اس کتاب کی تالیف فرمائی۔ اس کتاب کی تالیف کے زمانہ میں کسی مشکل مسئلہ کے حل کرنے میں مترو ہوئے تو خانہ کعبہ کا طواف فرماتے۔ اور حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے۔ تمام مشکلات منکشف ہو جانے۔</p> <p>رشف النصائح۔ اعلام النقی۔ بھی آپ کی مصنفات مشہورہ ہیں۔ چھ سو بتیس ہجری (۱۶۳۳ء) میں بغداد میں رحلت فرمائی اور یہیں مزار پر انوار تیار ہوا۔ سرور دین اسی لقب سے۔ شیخ شہاب الدین مقتول سرور دی بھی مشہور ہیں۔ ان کا نام یحییٰ بن حبش ہے۔ حکمت منانیہ و اشراقیہ کے متجرب ہیں۔ علم حکمت میں ان کے بہت سے مصنفات ہیں۔ علما حلب نے الحاد و زندہ کے ساتھ ان کو منہم کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پانسو ستاسی (۱۸۵۵ء) ہجری میں۔ حلب میں۔ مقتول ہوئے۔ (نفحات الانس) شذرات النبیین تاریخ یافعی</p>

نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ مقام صالحیہ کے نام سے مشہور ہے۔ بُنَا سُرُو یُنْبَرُ لَکَ بِہَا۔ آپ کے مزار پر عظیم الشان عمارت بنی ہے۔ (وفات الوفيات شذرات الذہب وغیرہما۔)					
		رسالۃ الابراج	الشیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عمرو السیمی البکری السہروردی المتوفی ۶۳۲ھ		قلمی		
		دسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۳۰۰۔ سے صفحہ ۳۰۶ تک مختصر رسالہ تقریباً چھ صفحات کا ہے۔ اس رسالہ میں وطن اصلی کی طرف متوجہ ہونے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اور حدیث (حب الوطن من الایمان) سے یہی معنی مراد لیے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۰۰۔ کلمات ذودیدہ دیکھتے شوقیہ خاتمہ صفحہ ۳۰۶ وکلا یسأل عن الخیر الی ذل۔ بقدر الطاقة ایضاً۔					
		حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی۔ استاد شیوخ الاکابر۔ جامع علم باطن و ظاہر۔ دلیل طریقت۔ ترجمان حقیقت پیشوائے عارفین۔ مقدم سالکین۔ نسباً صدیقی ہیں۔ بارہویں پشت میں سلسلہ نسب آپ کا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ برہنہ ہوتا ہے۔ اور آخر حبیب یا اوائل شعبان۔ بانسوا شایر ہجری میں سہروردیوں میں عراقِ عجم میں شہر کا نام ہے آپ نے عالم شہود میں ظہور فرمایا۔ طریقت میں آپ کو انتساب اپنے حقیقی چچا۔ شیخ ضیاء الدین ابونجیب سہروردی سے ہے۔ صغریٰ سے انھیں کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی اور انھیں کی برکت صحبت اور فیض ترمیم سے فقر کے اعلیٰ درجہ پر پہنچے۔ حضرت شیخ الشیوخ۔ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فیض صحبت سے بھی فائدہ عظیم پایا۔					

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ پشینی	تعداد نسخہ	کیفیت
						<p>امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ الجنان میں لکھتے ہیں، فخمہ وہ تفہیمًا عظیمًا ومدحہ الکلامہ مدحًا زہیمًا  دوصفہ کے بجائے المقامات و اخبار واعنہ بما یطول ذکرہ من الکرامات۔ البتہ بعض علماء  ظاہر نے اپنے طعنہ زنی کی ہے اور تکفیر تک بھی نوبت پہنچا دی ہے۔ ان تمام مطاعن و تشنیعات کا نشانہ  زیادہ تر کتاب فصوص الحکم ہے۔ جس کے مطالب و دقیقہ پر علماء کرام نے پوری توجہ نہیں فرمائی۔ اور  شیخ کے اشارات و تلمیحات کو نظر غور سے معائنہ نہیں کیا۔ تصوف میں صرف ایک واسطہ سے  حضرت شیخ الشیوخ سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے ساتھ آپ کا سلسلہ ہے۔ نفحات الانس میں مولوی  جامی لکھتے ہیں۔ (نسبت خرقہ وے در تصوف بیک واسطہ پر شیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی قدس اللہ  تعالیٰ سرہ میر۔ و نسبت وے دیگر در خرقہ بخضر علیہ السلام میرسد بیک واسطہ) آپ کثیر التعمق  ہیں۔ بعض مشائخ کبار بغداد کی روایت سے تمام مصنفات کی تعداد پانسیس سے زیادہ معلوم ہوتی ہے  کما صرح الجاہلی فی نفحات الانس۔ اشر مصنفات کے اسماء (جو فوات الوفيات) سے ماخوذ  ہیں یہ ہیں۔ الفتوحات المکیہ عشرون مجلد۔ التدبیرات الالکیہ۔ التذکرات الموصلیہ۔ فصوص الحکم  شرح خلع النعین۔ الاجوبۃ المسکنۃ عن سؤالات الحکیم الترمذی۔ تاج الرسائل و منهاج الوسائل۔ کتاب العلمہ  کتاب السبعہ۔ مفاتیح الغیب۔ کتاب الحق۔ مراتب علوم الوہب و الاعلام باشارات اہل الالہام  العبادۃ و الخلوۃ۔ حلیۃ الابرار۔ بحقائق مغرب فہم الاولیاء۔ رسالۃ الانقصار۔ مواقع النجوم۔ المواعظ  مشاکات الانوار فیما روی عن اللہ عزوجل من الاخبار شرح الفاظ التي اصطلمت علیہا الصوفیہ و غیر ذلک  حضرت شیخ اکبر نے مستقل فرست اپنے مصنفات کی ایک رسالہ میں لکھی ہے۔ وہ رسالہ اس کتابخانہ  میں مجموعۃ الفتاوید۔ فن تصوف عربی کے نمبر ۹۴ میں مجلد ہے۔ بائیس بیس آخر شب جمعہ چھ سو اسی  ہجری دمشق میں وفات پائی۔ جنازہ میں شہر کے تمام اعیان و اشراف و وزراء و امراء علماء و فقرا  شریک ہوئے۔ تین روز تک شہر میں بازار بند رہا۔ جبل قاسمیین کے قریب میں دفن کیے گئے</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ فی مصطلحات الصوفیہ	لشیخ الاکبر				
		<p>نواں نمبر صفحہ ۲۷۸ سے صفحہ ۲۹۸ تک اس رسالہ میں ان الفاظ کی تشریح ہے۔ جو صوفیہ کرام کے یہاں مستعمل ہوتے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۷۷۔ الحمد للہ و سلامہ علی عباد الذین اصطفیٰ عیالرت خاتمہ صفحہ ۲۹۸۔ وارنر قنا اجتنابہ۔</p> <p>حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کا فضائل ظاہری اور کمالات باطنی میں اعلیٰ مقام ہے۔ قائلین وحدیت وجود میں ان کا قدم سب سے آگے ہے۔ سترہ رمضان المبارک شب دوشنبہ پانسو ساٹھ ہجری میں رسیہ میں (بلاد اندلس میں مشہور شہر ہے) پیدا ہوئے۔ اور اسی مقام میں پرورش پائی۔ پھر اشبیلیہ و بیہ مقام بھی بلاد اندلس کے تحت میں ہے چلے آئے۔ اشبیلیہ میں آپ کے والد عمدہ وزارت پر مامور تھے۔ ۹۷۵ھ تک یہیں قیام رہا۔ پھر اکثر بلاد مشرق میں سیرو سیاحت فرماتے رہے۔ چند سال تک مکہ مکرمہ کی بھی مجاورت فرمائی۔ کتاب فتوحات مکیہ اسی متبرک مقام میں تصنیف کی۔ کچھ زمانہ بلاد روم میں قیام رہا۔ تونیہ میں شیخ صدر الدین محمد بن اسحاق تونی کی والدہ سے نکاح کیا۔ جو صدر الدین کے صغر سنی کے زمانہ میں بیوہ ہو گئی تھیں۔ سیرو سیاحت اور کسب کمالات کے بعد دمشق میں قیام فرمایا اور آخر عمر تک یہیں مقیم رہے۔ آپ کی ذات بابرگات فضائل جزلیہ اور شمائل جملیہ کا مجموعہ ہے۔ جملہ علوم میں دستگاہ کامل حاصل تھی۔ علی الخصوص تصوف میں تو اس قدر توفیق و توسع ہے۔ جس کی تحدید مقسر ہے۔ جن اعلیٰ مقام تک آپ کی فہم عالی کی رسائی ہو۔ بڑے بڑے افہام و وس سے قاصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اوصاف حسنہ عطا فرمائے۔ مرتبہ ولایت و برع و تقویٰ۔ استغنائی۔ وقت نظر۔ قوت حافظہ۔ ذکاوت۔ وغیرہ وغیرہ آپ کے آثار۔ کرامات کا مفصل بیان احاطہ تحریر سے زیادہ ہے۔ صوفیہ کرام آپ کی عظمت شان اور علو ہی مقام کے معترف ہیں۔</p>					

نمبر و نام شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
					رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجا ہے۔ اس رسالہ میں امام رازی کو نصائح و اقوال سودمند تحریر کیے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۲۲ بعد عبارت الحاقی الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی عبارت خاتمہ صفحہ ۱۲۷۔ ان لہ ممکن الایمان بہ الی قول لسبۃ ۴۱ من جلوس عالمگیر۔
	رسالہ سر الخلوۃ	لشیح الاکبر			
					یہ پانچواں نمبر ہے صفحہ ۱۲۸ سے صفحہ ۲۴۴ تک اس رسالہ میں۔ خلوت کا طریقہ اور اس کا فائدہ۔ اور اس کے انواع و کثرت ہیں عبارت بتالیف صفحہ ۱۲۸ الحمد للہ الذی الہم الصفوۃ من عبادہ باتخاذ الخلوۃ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۴۴۔ و یکفی ہذا القدر الی قول والکہ اجمعین۔ ایک قلمی نسخہ نمبر ۱۳۹ پر بھی اس فن میں رسالہ خلوتیہ کے نام سے درج ہے۔
	رسالہ طیبۃ الابدال	لشیح الاکبر	۹۹ قلمی	۱۱۰	
					یہ چھٹا نمبر ہے صفحہ ۲۴۸ سے صفحہ ۳۵۱ تک۔ اس رسالہ میں ابدال ہونے کے شرائط اور اس کے اسباب وغیرہ مذکور ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۴۸۔ الحمد للہ والصلوۃ علی رسول اللہ عبارت خاتمہ صفحہ ۳۵۱۔ انہ ہوالولی المنان۔
	رسالہ فاتحۃ الفاتحہ	لشیح الاکبر			
					یہ ساتواں نمبر ہے صفحہ ۳۶۰ سے صفحہ ۴۹۰ تک اس رسالہ میں بسم اللہ کی تحقیق و تشریح ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۶۰ بسم اللہ فاتحۃ الفاتحہ خاتمہ صفحہ ۴۹۰۔ یجد ان شاء اللہ تعالیٰ۔
	رسالہ الحروف	لشیح الاکبر	۱۰۸ قلمی		
					یہ آٹھواں نمبر ہے۔ صفحہ ۴۹۴ سے صفحہ ۶۰۵ تک۔ یہ رسالہ کسی قدر ضخیم ہے۔ مسائل صعبہ عقلیہ۔ جن کا تعلق تصوف کے ساتھ ہے۔ ذکر کیے ہیں۔ معرفت حروف و حرکات کے متعلق بھی گفتگو کی گئی ہے۔ ابتدا صفحہ ۴۹۴ الحمد للہ محید العقول فی نتائج الہم خاتمہ صفحہ ۶۰۵۔ جامعۃ ابدان الاینبی۔

نمبر چوتھا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
						ہو کر صفحہ پہلے کے آخر پر تمام ہوا۔ عبارت ابتدائی رَافِعٌ وَفَقٌ لَا تَمَامُ هَذِهِ رِسَالَةٌ فِي الصَّلَاةِ عبارت خاتمہ صفحہ ۱۸ علی رسولہ محمد والہ اجمعین۔
	رسالہ تاویل بعض الآیات	للشیخ الاکبر				
						یہ دوسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۸ سے صفحہ ۹۱ تک۔ اس رسالہ میں سورہ یوسف کی اکثر آیات۔ اور پوری کلام مجید میں سے بعض آیات کا انتخاب کر کے ان کی تفسیر معنی ظاہری سے جدا لکھی ہو بتایا گیا ہے کہ ان کلمات سے حقیقہً دوسرے معنی مراد ہیں اور ان حقیقی معنی کو ظاہر الفاظ سے مستنبط کر کے تصوفی رنگ میں لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۵۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ اجمعین۔ خاتمہ صفحہ ۹۱۔ واللہ المرشد والحمد للہ رب العلمین۔
	رسالہ الحجب	للشیخ الاکبر				
						یہ تیسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۹۲ سے صفحہ ۱۱۹ تک۔ یہ رسالہ حجابات کے بیان میں ہو۔ سالک اور عابد کے واسطے جو حجاب واجب و مانع ہیں ان کا شمار کیا گیا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۹۲۔ الحمد الہی بحبنا عنہ غیدہ ان یحرف لہ۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۱۱۹ لا من جہۃ عدمہ الی قول۔ سلح شہرہ رجب المرجب سن۱۱۱۰۔
	رسالہ الی فخر الدین ارازی	للشیخ الاکبر				
						یہ چوتھا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۲۲ سے صفحہ ۱۲۶ تک۔ تقریباً چھ صفحات کا رسالہ ہے۔ اس رسالہ کا پہلا صفحہ دوسرے قلم سے جدید لکھا ہوا ہے۔ یہ رسالہ خط کے انداز پر ہے۔ جو امام روزی

نمبر موجوہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>یہ نسخہ کتاب سابق الذکر کے حاشیہ پر ہے۔ اس کے مولف بھی نام شرفانی ہیں۔ مضامین و مطالب کے اعتبار سے کتاب سابق کے ہمنگ ہے۔ اس کے متر بیان میں جو وضع اختیار کی گئی ہے۔ اس کی مثال دوسری مصنفات میں نہیں ملتی۔ ہر مطلب کا عنوان اس طرح رکھا گیا ہے احدث علنا الحد العام من رسول الله صلى الله عليه وسلم تمام کتاب میں ابواب و فصول کی جگہ یہی انتظام کیا گیا۔ عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔ بعد عبارت الحاقی۔ الحمد لله رب العالمین۔ و اشهد ان لا اله الا الله الملك الحق المبين۔ عبارت خاتمہ حاشیہ صفحہ ۲۸۱ و كان الفراغ منه۔ الخ قول الخ يوم الدين آمين (حضرت شرفانی کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۳۳ پر تحریر ہے)</p>
۱۳۷۶	۳۷۰	مجموعۃ الرسائل للشيخ الأكبر	الشيخ الأكبر ابو بكر	محي الدين محمد بن علي	بن محمد بن احمد	بن عبد الله الحاقبي	المعروف بابن عربي المتوفى سنة ۵۴۳ھ
							<p>تقطیع کتابت طولا ۵۸۰ عرضا مختلف و دو اڑھائی اینچ کے درمیان۔ منطور سترہ خط نستعلیق پختہ کاغذ دہلی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کرمخوردگی و پیوند کاری قلیل ہے کچھ اوراق کے گوشے کسی قدر ربڑیدہ ہیں۔ آخری رسالہ نام تمام ہے۔</p> <p>اس مجلد میں چھوٹے بڑے گیارہ نمبر مفصلہ تحت ہیں۔ نمبر رسالہ الصلوٰۃ۔ شیخ اکبر کی تالیف ہے اس رسالہ کو تین فصلوں پر مرتب کیا ہے۔ الاول فی ماہیت الصلوٰۃ۔ الثانی فی ظاہر الصلوٰۃ و باطنها الثالث فی ان التقییم علی من یحب و علی من لا یحب احدی من دون الثانی۔ یہ رسالہ صفحہ اول سے شروع</p>



نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے۔ تصنیف و تالیف کا کام بھی فرماتے۔ تیسری عالم التفسیر اعلیٰ درجہ کی تفسیر لکھی ہے۔ اس کے علاوہ۔ الرسالہ فی رجال الطریقہ۔ التحریر فی التذکیر۔ آداب انصوفیہ و لطائف الاشارات۔ کتاب الجواہر عیون الاجوبہ فی اصول الاسلام۔ کتاب المناجاة۔ اور بین۔ احکام السماذ وغیرہ بھی ان کے مولفات میں ہیں۔ شعر گوئی کا بھی مذاق تھا۔ بہت سے عربی اشعار ان کے مشور ہیں۔ مولد بیچ الآخر روز یکشنبہ طلوع آفتاب سے قبل۔ چار سو پینسٹھ ہجری میں (۱۱۶۵ھ) عیساپور میں وفات پائی۔ اور وہیں حضرت ابی علی الدقاق کے قرب میں مدفون ہوئے۔ قشیری۔ بضم قاف و فتح شین و سکون یا و کسر او سکون یا۔ قشیرین کعب کی طرف نسبت ہے۔ بہت بڑا قبیلہ ہے و ابن خلکان۔ الکوکب الدریہ) شایع کتاب ہذا قاضی زکریا بن محمد الانصاری کا ترجمہ فی فقہ عربی نمبر ۷۸ کے تحت میں تحریر ہے۔
۱۱۶۸	نفحات القرب والاتصال بأشباس التضرع لاولیا اللہ بعد الانتقال	السلامۃ الشیخ احمد بن محمد الحنفی الحموی	قلمی	۱۱۲ھ	۲۶	
						تقطیع کتابت ۵۲۸۔ انچہ سطور ۲۱ خط و کاغذ عرب کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب عبد الدائم۔ کرمچہ۔ وگی خفیف اور پیوند کاری قلیل ہے۔ مختصر رسالہ ہے اس امر کے ثبوت میں کہ اولیا اللہ سے حُب زمانہ حیات میں غوارق و کرامات صادر ہوتے ہیں۔ اسی طرح ممات کے بعد بھی ان کے تصرفات جاری رہتے ہیں۔ بخلاف معجزات انبیاء علیہم السلام کے کہ صرف زمانہ حیات تک محدود ہوتے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی شرف اولیاءہ ما ذاع البراءہ۔۔۔ و بعد فقہ جری فی مجلس العالی جمعہ الفاخر والمعالی۔ عبارت ختم صفحہ ۲۲ واللہ ما حال اولیاءہ اعلم وصالی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم۔ مولف کے مفصل ترجمہ پر اطلاع

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>بھی ہیں جو اسی کی شرح (احکام الدلالت علی التحریر الرسالہ) مولفہ قاضی زکریا بن محمد الانصاری متوفی ۷۲۶ھ سے منتخب ہیں۔ صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں کہ یہ کتاب چونکہ ابواب اور تین فصول پر مرتب ہے حالانکہ اس مطبوعہ نسخہ میں علاوہ ابواب کے سترہ فصائیں ہیں۔ اس کتاب کے چار نسخے اور بھی۔ ایک مطبوعہ تین قلمی نمبر ۴۷۲ تا ۴۷۴ تک تحریر ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی تفرح بجلال ملکوتہ و توحید بجمال جبروتہ۔</p> <p>حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ اصلاً استوا کے رہنے والے ہیں۔ (ناحیہ نیساپور میں ایک مقام) بیچ الاول تین سو چتر (۳۵۰) ہجری میں پیدا ہوئے۔ ان کا بچپن ہی تھا کہ والد نے انتقال کیا۔ علوم شریعت و حقیقت میں عالی مرتبہ کے شخص ہیں۔ لڑکپن میں علوم ادبیہ سے فارغ ہو کر نیساپور میں شیخ ابی علی الحسن دقاق کی خدمت میں پہنچے۔ ان کے فیض صحبت سے ایسے متاثر ہوئے کہ تمامی خیالات سے دست کش ہو کر معتقد خاص اور مرید بااختصاص ہو گئے ان کے۔ ایما سے اولاً علوم ظاہر کی تکمیل کا خیال پیدا ہوا۔ استاد ابی بکر بن فورک اور استاد ابی اسحاق اسفراینی وغیرہما کے درس میں داخل ہوئے۔ تھوڑے زمانہ میں تفسیر حدیث۔ فقہ۔ اصول۔ ادب۔ شعر۔ کتابت وغیرہ تمام علوم مروجہ میں مہارت تامہ حاصل کی۔ علم تصوف میں بھی اعلیٰ درجہ کا توکل پیدا کیا۔ طالب علمی کے زمانہ میں بھی حضرت شیخ دقاق کے فیض صحبت سے مستفیض ہوتے رہے۔ شیخ کو بھی ان کی نجابت۔ لیاقت۔ فطانت۔ ذکاوت۔ مجاہدہ و محنت کی وجہ سے خاص تعلق رہا۔ اسی خصوصیت کی بنا پر حضرت شیخ دقاق کی صاحبزادی بھی ان کے نکاح میں آئیں۔ ابوعلی الدقاق کا سلسلہ ہجری میں وصال ہوا۔ ان کے انتقال کے بعد اشغال علوم ظاہری کے علاوہ علم باطن کے نشر و تعلیم کی طرف ہمہ تن متوجہ رہتے۔ علم ظاہر و باطن دونوں کی تعلیم سے بیشتر لوگ فیضیاب ہوئے۔ وعظ و تذکیر میں بہت بڑا ملکہ رکھتے۔ اہل حدیث کے واسطے مجلس خاص مقرر کی تھی۔ شہرت و اُمت محمدیہ کے عقائد و اخلاق و معاشرت کی اصلاح میں مصروف رہتے۔ چند رفقا خاص کے ساتھ حج</p>

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		انکا کلام منظوم - معارف و حقائق سے بھرا ہوا ہے۔ دوسرے شعرا کے انداز پر خیالی مضامین نہیں بلکہ سراسر جذبات ہیں جو نہایت وقت و متانت کے ساتھ ادا کیے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ نظم لکھنے کے بعد ہفتہ عشرہ تک خاموش رہتے۔ پھر دفعۃً تیس چالیس شعر کہہ جاتے تھے اُن کے بیٹے راوی ہیں کہ میرے باپ فرماتے تھے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا۔ فرمایا اے عمر تم نے اپنے قصیدہ تائبہ کا کیا نام رکھا۔ میں نے عرض کیا۔ لوائح الجنان و روائح الجنان۔ فرمایا نہیں۔ بلکہ نظم السلوک نام رکھو۔ میں نے یہی نام اُس قصیدہ کا رکھ دیا۔ دوسری جمادی الاول چھ سو تیس ہجری میں ۳۳۲ جامع ازھر میں انتقال فرمایا۔ دوسرے دن قرافہ میں دفن کیے گئے۔ آپ کی قبر مشہور و زیارت گاہ ہے۔ (دائرة المعارف)					
۱۱۸۳	۳۶۶	الرسالة القشيرية مع الحواشی	الامام قطب الصوفیہ ابن القا عبد الکریم بن ہوازن بن عبد الملک بن طلحة بن محمد القشیری الفقیہ - الشافعی المتوفی ۶۵۰ ہجری	۳۶۶	مطبوعہ مصر	۲۴۴	
		علم تصوف میں یہ کتاب بڑے پایہ کی ہے۔ اس علم کے اصول۔ مصطلحات صوفیہ۔ اسما و مشائخ طریقت طریقہ تزکیہ و مجاہدہ۔ بیان توحید و معرفت حق سبحانہ و تعالیٰ۔ عیوب و آفات نفس۔ تحقیق لفظ قرآنی۔ کرامات اولیا۔ آداب مریدین۔ وغیرہ وغیرہ کو بڑے شاندار بیان سے ادا کیا ہے۔ پوری کتاب پر حواشی					

نمبر جو دستاویز	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>بھی درج ہے۔ برٹش میوزیم کی فرسٹ عربی مولفہ ریوین نسخہ ۱۶۸۹ء میں مصنف کے نواسے علی کا دیباچہ ہے اور نسخہ ۱۰۶۹ء میں مصنف کے پوتے کا دیباچہ ہے۔ اس کی شرح البورینی اور النابلسی کی ماریلز میں ۱۸۵۳ء میں اور کمر قاهرہ میں ۱۲۴۹ء اور بلاق میں ۱۲۸۹ء میں طبع ہوئی۔ ایک نسخہ پتھر کے چھاپہ کا بغیر دیباچہ بیروت میں ۱۲۳۵ء میں اور قاهرہ میں ۱۲۸۵ء اور ۱۲۹۵ء میں طبع ہوا۔ ایک شرح امین الحزری نے لکھی ہے جو بیروت میں ۱۲۸۵ء میں چھپی اور اس کا ترجمہ زبان اطالی فلازنس میں ۱۸۵۷ء میں شائع ہوا ہے۔ یہ قلمی نسخہ مطبوعہ نسخے سے آخر میں کسی قدر کم ہے۔ اس قلمی نسخہ میں بعض اشعار ایسے بھی ہیں جو مطبوعہ میں نہیں پائے گئے آغاز صفحہ ۳۔ مائت الاطغان بطوی البیدلی، منعاً عیج علی کتاب طی خاتمہ صفحہ ۱۵۷۔ اصل اُستات یلمری الکری و خفا الوری۔ و رای المحبۃ دینہ فتدینا۔ الی دل۔ ول جمیع المسلمین امین امین امن۔ ابن الفارض کی کنیت ابوالقاسم اور ابوحنس بھی ہے۔ اصلاً حموی۔ مولدا۔ و داراً و قافہ مصری ہیں۔ ان کے والد حاکم سے آکر مصر میں قیام گزریں ہوئے۔ ابن الفارض ماہ ذی قعدہ میں ۵۷۶ھ یا ۵۷۷ھ یا ۵۷۸ھ باختلاف روایات مصر میں پیدا ہوئے قد و قامت میں موزوں۔ شکل و صورت میں سرخ و سفید۔ حسن ظاہری کے علاوہ کمالات معنوی اور معارف ربانی سے الامال۔ باپ کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی۔ ورع و تقویٰ۔ زہد و عبادت۔ غفاف و صیانت۔ عبادت و قناعت کی چاشنی ان کی گھٹی میں پڑی تھی۔ نو عمری سے تجرید و سیاحت کا شوق تھا۔ باپ سے اجازت لیکر مہینوں پہاڑوں میں رہتے۔ اور عبادت اُکھی کرتے۔ والد کی زیارت کی غرض سے شہر میں آتے۔ جب وحشت غلبہ کرتی۔ شہر چھوڑ کر پہاڑوں کی طرف چلے آتے۔ برسوں تک یہی حالت رہی۔ ایک مدت تک جبال و وادی مکہ مکرمہ کی بھی سیاحت کی۔ حدیث میں ابن عساکر کے شاگرد ہیں۔ فقہ شافعی میں پوری مہارت رکھتے مذہباً شافعی تھے۔ سلوک اور تصوف میں بڑے پایے کے شخص ہیں۔ دنیوی سامان پاس نہیں رکھتے۔ جو کچھ ہوتا راہ خدا میں دے دیتے۔ کسی کے عطیہ کو قبول نہیں کیا کرتے۔ بادشاہ وقت نے مقول رقم بھیجی۔ واپس کر دی۔</p>

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
۱۰۵۳	۳۶۵	دیوان ابن الفارض	ابوالقاسم شرف الدین عمر بن ابی الحسن علی بن المرشد بن علی الجموی المعروف بإبن الفارض الملتینی ۵۶۳۲ھ		تقلی ۱۶۱۵ھ	۱۵۸	
		<p>تفطیم کتابت مختلف۔ طولاً ۵۔ انچ سے۔ ۶۔ انچ تک۔ عرضاً ۴۔ انچ۔ مسطور ۱۳۔ خط و کاغذ خوب۔ کتابت صرف سیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ اثر کرم درقہ دو ذی خنیف۔ اول صفحے سے ۳۲ صفحہ تک۔ صفحات کے آخری حصص میں روغن یزری کا مختصر سادہ صبیہ ہے۔ باقی صفحات اس دھبہ سے محفوظ ہیں۔ ابتدا میں تقریباً اڑھائی صفحات پر کلام ابن حاجر متوفی فی ۵۹۵ھ۔ ہجری کا منقول ہے۔</p> <p>یہ دیوان ابن الفارض کے پوتے دعلی اکا جمع کیا ہوا ہے۔ بڑا ادق و مشکل کلام ہے۔ رمز حقیقت اور نکات معرفت سے پُر۔ ناطق علیہ الرحمہ نے اپنے جذبات کو اشعار میں ظاہر کیا ہے۔ جس کے سمجھنے کے واسطے بڑے غور و فکر کی حاجت ہے۔ اس دیوان کے متعدد و مشروح بھی لکھے گئے ہیں۔ ایک مطبع سنہ ۱۲۴۴ھ پر</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		خالص پوری۔ مولوی واجد علی صاحب کاکوروی۔ مولوی محمد تقی صاحب قلندر۔ مولوی عبید اللہ صاحب بایں وغیرہم سے آپ کو ملے ہیں۔ شاہ علی اکبر صاحب قلندر سجادہ نشین خانقاہ کالمیہ کاکوروی سے بھی کچھ کتابیں آپ نے پڑھی ہیں اور آپ ہی سے طریقت کا خرقہ خلافت پایا۔ مولانا شاہ سید عبدالسلام صاحب ہسوی سے بھی آپ کو اجازت و خلافت ملی ہے۔ آپ کو حجاب غلام میں مہمان کا دل حاصل ہے متعدد کتابیں بھی تصنیف کی ہیں جن کے اسماء یہ ہیں۔ صمیغہ معشوق۔ معیار البیانہ۔ تہذیب المسائل۔ تختہ العلماء وغیرہ۔ شعر گوئی کا بھی اچھا مذاق رکھتے ہیں۔ ۱۳۲۳ ہجری میں مدرسہ اسلامیہ مرین لید میں آپ کا تعلق تھا۔ اس وقت کہ ۱۳۲۳ ہجری میں۔ آپ کی حیات و وفات کے متعلق تحقیق نہیں کی گئی۔ مگر یہ حال وغیرہ					
۲۶۰۹	۴۸۴	التحقیق المطلق علی مسلک عبدالحق	مولوی عطاء اللہ لکھنوی	۱۳۱۲ھ	مطبوعہ گورکھپور	۲۸	
		اس رسالہ میں مولوی فضل حق صاحب راپوری کے اعتراضات کے جوابات ہیں۔ جو صاحب موصوف نے حضرت شمس العلماء مولوی عبدالحق صاحب خیر آبادی کے بعض کلام پر وار دیے ہیں۔ عبارت شروع صفحہ ۲۔ منہدک بآسن احسنت البنا۔ خاتمہ صفحہ ۲۸۔ واذ الیس فلیس فتأمل فقط۔					
۲۶۱۴	۴۸۵	التبیح الحق لمانی تحقیق المطلق	مولوی عطاء اللہ لکھنوی	۱۳۱۲ھ	مطبوعہ گورکھپور	۷۶	
		یہ کتاب بھی کتاب اول کے ہمزگ ہے۔ اس کتاب میں مضامین کتاب سابق کچھ تغیر و تبدل کے ساتھ درج کیے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ علی ماہد انا الی سبیل الصواب خاتمہ صفحہ ۷۴۔ وافر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔					
		حضرت مولف مولوی ہدایت اللہ خاں راپوری مدرسہ جوپور کے شاگرد خاص ہیں۔ ان کی تصنیف کیفیت سے آگاہی نہیں ہوئی					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیح	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		یار اخال ولد زین خاں نام کی ثبت ہیں۔ سال کتابت تحریر نہیں۔ کتاب اکثر جگہ پیوند کار و کر محذور ہے۔ شرح عقائد نسفی کی مختصر شرح ہے۔ فقہاء حنفیہ کے عقیدہ کے موافق عقائد کی تفصیل اور اوقاف سال کلامیہ سے اخترازا کیا ہے۔ عقائد نسفی کی یہ شرح اس طرز خاص میں مناسب اور اچھی ہے۔ عبارت آغاز ورق اول الحمد للہ العلی العظیم خاتمہ ورق ۹۷ صفحہ اولیں اوکا داخرا۔ الی قول۔ الحمد للہ اجمعین (حضرت شایح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا)					
۵۲۴۲	۴۸۳	تحفۃ العلماء	عمدۃ عالمان وزبدۃ عارفان مولوی بنکاء سکندر علی شاہ واصل بن محمد عبدالرحیم خالص پوری المولود ۱۲۶۳ھ ہجری	۱۳۰۷ھ	مطبوعہ ممبئی ۱۳۱۰ھ	۷۲	
		اس کتاب میں حضرت مولف نے اُن لوگوں کے اقوال کی تردید کی ہے جو امکان کذب یا بیعتی اعزامہ کے قائل ہیں۔ کتاب کے آخر میں متعدد علمائے حرمین محترمین زاد ہما اللہ شرفا و تکریمًا اور بعض فضلاء ہندوستان کی بہت سی تقریظیں لکھی ہیں۔ مولف سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کی تردید کتب کلامیہ وغیرہ سے شاید یہ طور پر کی ہے۔ ابتدا میں ایک فارسی قصیدہ مولف کتاب کا جو مضامین نصیحت سے لبریز ہے منضم کیا گیا ہے۔ عبارت آغاز ورق ۱۰ الحمد للہ من علینا وصحت منین الطغیان خاتمہ صفحہ ۲۸۔ فقہ احقر البشر۔ الی قول۔ واللہ علیہ حکیم۔					
		مولف کتاب کی ولادت۔ لکھنؤ محلہ قندھاری بازار میں۔ تاریخ ۵۔ رجب ۱۲۷۷ھ ہجری میں ہوئی خالص پور تحصیل یلچ آباد ضلع لکھنؤ آپ کا وطن ہے۔ متعدد اساتذہ کرام۔ مولوی سید احمد یار صاحب					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>تلامذہ میں بڑے بڑے فضلاء مشہور و معدود ہیں۔ آپ کے مصنفات کثیر المتداویہ ہیں۔ چند کتب مصنفہ کے اسماء یہ ہیں۔ شرح الارشاد فی الفقہ۔ شرح الفیہ۔ مختصر۔ متوسط۔ مطول۔ شرح اللعۃ۔ شرح الشرائع۔ کتاب مسالک۔ فوائد ملیہ۔ حاشیہ فتویٰ خلافت الراج۔ حاشیہ القواعد تہذیب التواضع۔ رسالہ فی اسرار الصلوٰۃ۔ رسالہ فی صفوۃ الجمعۃ۔ رسالہ فی آداب الجمعۃ۔ رسالہ فی احکام الحیوۃ۔ رسالہ فی میراث الزوجہ۔ رسالہ فی طلاق الغائب۔ کشف الریبہ فی احکام الغیبہ۔ غنیۃ القاصدین فی اصطلاحات الحدیث۔ رسالہ فی ان الصلوٰۃ لا تقبل الا بالولایۃ۔ کتاب الاجازات۔ مختصر الخلاصہ۔ رسالہ فی تحقیق العدالۃ۔ جواب المسائل الخراسانیہ۔ جواب المباحث البنغیہ۔ گیارہ سو چھیاسٹہ بھری فی سنیہ سنہ ۱۳۲۰ھ۔ آپ شہید ہوئے۔ (دال الال)</p>
۵۳۶۲	۴۸۱	الحاشیۃ لرمضان آفندی علی شرح العقائد النفاذانی	مولانا رمضان آفندی		مطبوعہ مجتہدانی دہلی ۱۳۲۰ھ	۳۲۰	
							<p>شرح عقائد نسفی مولفہ علامہ تفتازانی کا بسوط حاشیہ ہے۔ حضرت محشی نے بڑے بسط و تفصیل سے پوری شرح کا تحشیہ کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی توحد بال عظمتہ و الکبریاۃ خاتمہ صفحہ ۳۲۰۔ والہ للرجح والمآب۔ حضرت محشی کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔ ظاہر اُزمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔</p>
۵۳۰۹	۴۸۲	شرح العقائد النسفیہ	مولینا عبد الغفار بن خیر الدین محمد اللہاوری		قلمی	۱۶۰	
							<p>تقطیع کتابت ۱/۴ x ۳۔ انچہ سطور ۱۵۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کتابت سرخی و سیاہی سے شایع نے اپنے ہاتھ سے کتابت کی ہے۔ ابتدائی و انتہائی ورق پر دو مہر ہیں۔ ملاحظہ</p>



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اسرار الصلوٰۃ	الشیخ الاجل زین الدین بن علی بن محمد بن محمد بن جمال الدین بن تقی الدین بن صالح الحجی الشہید الثانی المتوفی ۹۶۶ھ		مطبوعہ طراک ۱۳۰۵ھ	۵۸	
		تیسرا نمبر ہے۔ فن فقہ میں بعد نمبر ۸۴۱ لکھا گیا۔					
		کشف الریبر فی احکام الغیب	ایضاً		ایضاً	۴۰	
		چوتھا نمبر ہے۔ فن فقہ میں بعد نمبر ۸۴۱ تحریر ہے۔					
		<p>مداۃ شہید ثانی۔ فضلاء اہل تشیع میں بڑے مرتبہ کے شخص ہیں۔ ان کا علم و فضل۔ زہد و عبادت دع و تقویٰ۔ تحقیق و تجسس۔ محاسن و اوصاف۔ حیلہ بیان سے زیادہ ہیں۔ ۱۳۔ سوال ۹۱۱ھ میں آپ کا تولد ہوا۔ نو سال کی عمر میں قرآن شریف کو ختم کیا۔ فزون عربیہ و علم فقہ اپنے والد سے پڑھا ۹۲۵ھ ہجری میں والد کی رحلت ہوئی۔ والد کے انتقال کے بعد تکمیل علوم و فنون کی غرض سے سفر کیا۔ میسر کرک۔ مصر۔ دمشق۔ وغیرہ کے مشاہیر فضلاء سے۔ جملہ علوم کی تکمیل کی۔ اور ثقافت و مشاہیر سے سند حدیث و علم حاصل ہوئی۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے وطن (جج) کو مراجعت فرمائی۔ یہاں کچھ مدت قیام کرنے کے بعد زیارت امہ اطہار کی غرض سے عراق کا سفر کیا۔ متعز جج بھی ادا کیے۔ کچھ زمانہ قسطنطنیہ میں بھی آپ کا قیام رہا ہے۔ بلبلیک میں (مدرسہ نورین) بھی آپ کی توفیض میں رہا۔ مدت دراز تک فیض تدریس سے ایک عالم فیضیاب ہوا۔ آپ کے</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۲۷۳	۴۸۰	مجموعہ کشف الفوائد فی شرح قواعد العقائد وغیرہ	جمال الدین ابی المنصور الحسن بن یوسف بن علی بن مہر الحلی۔ المتوفی ۶۲۶ھ ہجری		مطبوعہ طران ۱۳۰۵ھ	صفحہ ۹	
		چار کتابوں کا مجموعہ ہے۔ نمبر اول۔ کشف الفوائد۔ یہ قواعد العقائد کی شرح ہی۔ جس کو نصیر الملتہ والدین محقق طوسی متوفی ۷۷۲ھ یا ۷۷۹ھ ہجری نے مسائل کلامیہ میں موافق اصول شیعہ تالیف کیا ہے علامہ حلی نے اس کی شرح مفصل و مشحون لکھی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی تواتر نعمائہ و تطانر الائمہ خاتمہ صفحہ ۹ و سلمہ تسلیما کثیرا۔					
		(علامہ حلی کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۶۴۰) کے تحت میں لکھا گیا					
		حقائق الایمان	الشیخ الاجل زین الدین بن علی بن احمد بن محمد بن جمال الدین بن نفی الدین بن صالح انجبعی الش۔ یہ الثانی المتوفی ۵۹۶ھ	۵۹۵ھ	ایضاً	۶۷	
		یہ دوسرا نمبر ہے۔ اس کتاب میں ایمان کے معنی۔ ایمان کی حقیقت۔ حقیقت ایمان کے متعلق۔ اختلافات ایمان و اسلام میں فرق وغیرہ وغیرہ۔ مذہب اہل تشیع کی بنا پر بڑے بسط و تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول الحمد للہ الذی شرح صد درنا للاسلام خاتمہ صفحہ ۶۷ و آلہ الطاہرین امین رب العالمین۔					

نمبر پڑھنا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کے تحت میں تحریر ہے۔					
۵۳۳۳	۴۷۹	العقود الاربع مع حل العقود	مولوی احمد علی عباسی چریاکوٹی۔ المتوفی ۱۲۷۲ھ		قلمی	۱۰	
		<p>تقطیع کتابت ۱/۴ x ۱۱/۴ سطور ۱۶۔ کاغذ انگریزی۔ خط نستعلیق و قدرے نسخ۔ کتابت سیاہی و کسی قدر سُرخی سے۔ کاتب کا نام دس سال کتابت تحریر نہیں۔</p> <p>یہ رسالہ چار سوالات کے جواب میں جن کا تعلق علم کلام و غیرہ سے ہو تالیف ہوا ہے۔ حضرت مولف نے تھوڑی سی عبارت میں بہت سے مطلب کو ادا کیا ہے اور بڑے ربط و ضبط کے ساتھ رسالہ کی ترتیب دی ہے عبارت آغاز صفحہ اول الحمد لمن حل عقودنا علینا۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَبْعَ الْهَمْدُ۔</p> <p>حضرت مولف مشاہیر علماء اور اجلہ فضلاء ہندوستان سے ہیں۔ تمام علوم عقلیہ و تعلیمیہ میں عموماً آپ کو پوری دستگاہ تھی۔ اصول فقہ و فلسفہ میں علی الخصوص یدِ بطولی اور مہارت تام رکھتے۔ ابتدائی تعلیم کا سلسلہ حافظ غلام علی عباسی چریاکوٹی سے شروع ہو کر انتہائی تحصیل مشاہیر علماء ہندوستان پر ختم ہوئی ہے۔ ۱۲۷۲ ہجری میں آپ کا تولد ہوا۔ اور بارہ سو بہتر (۱۲۷۲) ہجری میں سامانِ ہستی سے ہاتھ اٹھایا آپ کو تعلیم و تدریس کی طرف زیادہ توجہ تھی۔ تصنیف کا سلسلہ بہت کم ہے۔ تاہم مختلف حواشی و شرح آپ کی طرف منسوب ہیں۔ انوار احمدی۔ علم منطق میں۔ نور النواظر۔ علم مناظر میں۔ شرح سلم العلوم ناتمام۔ وغیرہ۔ (تذکرہ علماء ہند)</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۹۱۳	۴۷۷	الحاشیہ علی حاشیہ مرزا جان علی الشرح الجید والخاصیہ القدیمہ نوائساری المتوفی فی عشرۃ ثامن من قرن حادی عشر	الفاضل الاحبل آقا حسین بن ملا جمال الدین	قلمی	۱۲۵۱ھ	۵۶۸	
		تقطیع کتابت ۶ x ۴ - انچہ - سطور پچیس - خط نستعلیق اوسط درجہ کا - کاغذ لمبی - کتابت سیاہی و قدر سرخی سے - کتابت ایشری پر شاد - اثر کر خور دگی و پیوند کاری زیادہ - ایک نسخہ اس حاشیہ کا نمبر ۳۲۵ پر مع کیفیت کتاب در ترجمہ محشی تحریر ہو چکا -					
۵۳۵۲	۴۷۸	الرسالۃ للدوآنی فی ایمان فرعون	ملا جلال الدین محمد بن اسعد الصدیقی الدوآنی المتوفی ۹۰۸ھ	قلمی	۸		
		تقطیع کتابت ۱۰ x ۵ - انچہ سطور ۲۱ خط نسخ اوسط درجہ کا - کاغذ انگریزی - کتابت سیاہی سے - س بعض جگہ خطوط سرخی سے کھنچے ہوئے ہیں - کتابت نے اپنا نام اور سال کتابت تحریر نہیں کیا - شیخ محی الدین ابن عربی کے بعض مہتمفات سے پتہ ملتا ہے کہ صاحب موصوف ایمان فرعون کے قائل ہیں - آپ کا مسلک یہ ہے کہ فرعون غرق ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا - دوسرے علمائے محققین نے اس کے خلاف پر دلائل قائم کیے ہیں اور شیخ کے اس قول کو بڑے قوی براہیں سے رد کیا ہے - یہ مختصر رسالہ عالمہ دوآنی نے شیخ کی تائید میں تالیف کیا ہے اور دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا ہے کہ فرعون غرق ہونے سے قبل ایمان لے آیا تھا - عبارت آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ قائل توبہ صبا دہ ناتمہ صفحہ ۴ - لا اله الا الله و لا نعبد الا الله و لا نستعین الا الله رب العالمین - (عبارتہ دوآنی کا ترجمہ فن سلوک نمبر ۳۰۷)					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
۵۲۸۵	۴۷۵	معراج النقول شرح وعاء المشلول الجبل الاول والثانی مع مضمنا و کتاب درة الانوار وخاتمة الطبع	الفاضل المحقق اسید تضی بن اسید بن العابد الغازی پوری نونہری	۳۷۳	مطبوعہ ۳۲۹ کامپور	صفحہ ۷۹۶ صفحہ ۷ صفحہ ۳۰ صفحہ ۱۲	
		<p>وعاء مشاول کی مبسوط و شرح شرح ہی۔ اس شرح میں حضرت شایح سلمہ اللہ نے۔ تدقیقات فلسفہ۔ اور مسائل کلامیہ کو مبسوط و تفصیل کے ساتھ محققانہ انداز پر لکھا ہے۔ اس مجلد میں صرف دو جلدیں۔ پہلی۔ دوسری ہیں۔ خاتمہ الطبع کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شایح کا خیال ہے کہ پوری کتاب دس جلدوں میں ختم کی جاوے۔ دونوں جلدوں کے آخر میں ایک مختصر کتاب (درة الانوار) شایح علامہ کی اور بھی طبع ہوئی ہے۔ جو علامہ فخر الدین الغنی کی کتاب کی شرح کے طور پر تالیف کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد لله المشرق بنورہ الباہر علی سواہر الماہیات۔ (فاضل شایح اسی زمانہ کے فضلاء اور محدثین عبدالحمید صاحب لکھنؤ کے تلامذہ میں ہیں۔)</p>					
۱۸۳۹	۴۷۶	الصولۃ الحامدیہ علی الحکمیۃ الاستبصار	الجبر المحقق مولانا محمد طیب بن محمد صالح المکی ثم الرافضی المتوفی ۳۳۳ ہجری		مطبوع مطبع حسنی رام پور	۶۲	
		ایک نسخہ اس کتاب کا نمبر ۴۷۴ پر مع کیفیت تحریر ہو چکا ہے۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تتمہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۶۶۶	۴۷۳	حاشیہ ام البراہین مع الحاشیہ الحاشیہ للشمس الانبائی	الشیخ السلامہ ابراہیم بن محمد الباجوری المتوفی ۱۲۷۶ ہجری	۱۲۲۴ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۳۱ھ	۸۹	
		<p>کتاب ام البراہین کا حاشیہ ہے جس کو شیخ محمد بن یوسف بن الحسین السنوسی - متوفی ۱۰۹۵ھ نے جملہ عقائد توحید میں تالیف کیا ہے۔ مصنف نے خود بھی اس متن کی شرح لکھی ہے۔ محشی علام نے نہایت خوبی و عمدگی کے ساتھ اس کتاب پر تحشیہ کیا ہے جو بمنزلہ شرح کے ہے۔ اس حاشیہ کے ساتھ ہی حاشیہ الحاشیہ علامہ شمس انبائی کا بھی ہے۔ اصل متن بھی تمام و کمال حاشیہ پر موجود عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی وحد فی ذاتہ رحمشی علام کے متعلق فن فرائض نمبر ۱۱ پر تحریر ہو چکا</p>					
۵۶۹۰	۴۷۴	تقد فلسفہ دارون - الجزء الاول والثانی مع الفہرست وجڈل اغلاط وغیرہ	العلامۃ الفاضل ابوالمجد الشیخ نجی رضا آل العلامۃ التقی - الاصبہا فی مقیم فی کربلا المعلا		مطبوعہ بغداد ۱۳۳۱ھ	صفحہ ۱۰۴۳ صفحہ ۲۴۳	
		<p>یہ کتاب مصنفات جدیدہ میں ہے۔ معطلین اور ملحدین کا رد قوی دلائل سے کیا گیا ہے۔ پوری کتاب کے دو حصے کیے ہیں۔ اس نسخے میں دونوں حصے مجتمعاً جلد ہیں۔ ابتدا میں چار ورق کی عبارت مقدمہ کے طور پر لکھی ہے۔ ابتدا حصہ اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ والصلوٰۃ علی محمد وآلہ حضرت مصنف زمانہ حال کے فضلاء اور اہل تشیع کے علماء میں ہیں۔</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل کسی قدر تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲ الحمد للہ الذی اوجب علی الکفاۃ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۱۵، الی یم الدین آمین۔ (ابن حجر ہیتمی کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۸۰، پتھر پر ہے)
۵۳-۴	۴۷۱	ماہیب علی العبد من معشرۃ اتحول التوحید	آل یوسف علی بن سلیمان		مطبوعہ ممبئی ۱۳۳۳ھ	۱۶	
							مختصر رسالہ ہے۔ ا طریق سوال و جواب وہ ضروری باتیں جن کا تعلق ایمان و اسلام سے ہیں۔ مختصر طریق پر لکھی ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق الجن والانس للعبادۃ (مولف، سلام اسی زمانہ کے محققین میں ہیں۔)
۵۴-۱	۴۷۲	قطر النیث فی شرح مسائل ابی الیث	الشیخ محمد بن حسن نوی الجادی من علماء القرن الرابع عشر		مطبوعہ مصر ۱۳۲۹ھ	۱۶	
							مسائل ابی الیث السمرقندی متوفی ۳۹۲ھ کی مختصر شرح ہے۔ کتاب کے اول حصہ صفحات پر اصل متن بھی لکھا ہے۔ صفحات کے نیچے حصہ میں خط جنس کے فاصلہ سے شرح ہے۔ متن میں صرف توحید و ایمان کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ شارح نے بھی ضروری قدر شرح لکھی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۴ الحمد للہ الذی ہدانا للاسلام خاتمہ صفحہ ۱۶ والحمد للہ رب العالمین۔ (حضرت شارح زماؤ سال کے قضاویں ہیں)

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ حاشیہ مجلد بالا کے صفحہ ۱۱۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۶۲ پر تمام ہوا ہے۔ شرح عقائد عضدی۔ مؤلفہ جلال الدین دوانی متوفی سنہ ہجری کا مبسوط و مستند حاشیہ ہے۔ علامہ حسین خلیلی منوفی سنہ ہجری نے بھی اسی شرح پر حاشیہ لکھا ہے۔ اس حاشیہ میں خلیلی نے فاضل محشی کے حاشیہ میں فاضلانہ بحث کی ہے جس کے جواب میں فاضل قزباغی نے بطریقہ زیادت و کسر حاشیہ تالیف کیا ہے جو اسی فن کے نمبر ۳۳۹ پر بح کیفیت تفصیلی درج ہے عبارت ابتداء صفحہ ۱۱۶۔ کیف کا احمد و کیف احمد خاتمہ صفحہ ۳۶۲۔ علی آخر ما صنفہ الدوانی (فاضل محشی کا ترجمہ نمبر ۳۳۹ پر لکھا گیا)					
۳۰۳	۴۰	الصواعق المحرقة فی الرد علی اہل البدع والزندقة مع کتاب آخر	السلام شہاب الدین احمد بن محمد بن علی المتوفی ۹۳۳ ہجری و قبل ۹۴۵ ہجری		مطبوع مصر ۱۹۱۲	۱۰۰	
		مشہور کتاب ہواہل تشیع وغیرہ کے رد میں۔ اس کتاب میں حقیقت خلافت خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کا بیان بھی تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ اس کتاب کے قلمی نسخے متعدد و نمبر ۲۳۹ سے نمبر ۲۴۱ تک اور بھی موجود ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اختص نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بأصحابہ کالنجیم خاتمہ ۱۵، الحواد الرحمن الرحیم۔					
		تطہیر الجنان واللسان	ایضاً				
		یہ کتاب بھی ابن حجر ہیتمی کی تصنیف ہے۔ کتاب متذکرہ بالا کے حاشیہ پر ہے اس کتاب میں					



نمبر موجودہ شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت	
	امام بعد الخلفاء المستاہلہ	علامہ خیالی کا سال ولادت معلوم نہیں ہوا۔ مبانی علوم کی تحصیل اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں کی پھر مدرسہ سلطانیہ بروسا میں مولیٰ احمد بیگ کے فیض ثانی سے مستفیض ہو کر بعض مدارس کے مدرس مقرر ہوئے۔ ابن الخلیب کی وفات کے بعد محمود یا شاہ وزیر نے سلطان محمد خاں سے علامہ خیالی کے واسطے ان کے منصب کی خواستگاری کی۔ سلطان ان نے دریافت کیا یہی شخص ہیں جنہوں نے عقائد نسفی پر حاشیہ لکھا ہے اور اس میں غبار نام اور تشریفات بھی درج کی ہیں۔ وزیر نے انہیں جواب عرض کیا: بادشاہ نے منظور فرمایا۔ علامہ موصوفہ اس زمانہ میں رجب کے ارادہ سے قسطنطنیہ تک پہنچ چکے تھے۔ وزیر کی اطلاع دہی پر جواب لکھا کہ اس وقت اگر آپ وزارت اور سلطنت بھی عطا فرماویں تب بھی اس سفر مبارک کو چھوڑ نہیں سکتا جب رجب سے۔ تاریخ ہو کر داپس آئے۔ اسی عہدہ اور منصب پر مقرر ہوئے۔ رات و دن مشاغل علمیہ اور عبادت میں گزارتے۔ وفات میں صرف ایک مرتبہ کھانا کھاتے۔ غایت درجہ کے نحیف، الجسہ تھے۔ کہتے ہیں کہ جب سبابہ و ابہام کا حلقہ باندھ کر اس میں ہاتھ ڈالتے تو بازو تک داخل ہو جاتا۔ ان کے مشاہیر تلامذہ میں۔ مولیٰ غیاث الدین، شاہ چلی اور علامہ کمال الدین قرہ کمال بیان کیے جاتے ہیں۔ اس حاشیہ کے علاوہ حواشی علی ادائل شرح التجرید، شرح نظم القائد، لاس تاذہ خضر۔ ان کے مؤلفات میں محد و وہیں۔ ان کے سال وفات کے متعلق حاجی خلیفہ کشف الطنون میں۔ حواشی شرح التجرید کے تحت میں سنہ ہجری اور حاشیہ شرح عقائد النسفی کے موقع پر بعد ستین و ثمان مائتہ (۸۶۰) لکھتے ہیں۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و القوائد البینۃ فی ترجمہ (تحقیقہ)					
	حاشیہ علی شرح القائد	علامہ یوسف کوچین	الغرض یہ	محیط خیال المحامد الشاہی القراۃ المتوفی فی سنۃ ۱۲۸۰ھ			

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۲۱۶	۴۶۹	حاشیۃ النجالی علی شرح عقائد النسفی مع الحاشیۃ الآخر	الفصل المحقق ملا حسن بن موسی بن شمس الدین الشیر بالنجالی - المتوفی سنہ ہجری و قبل بعد سنہ ۵۵۰	۵۶۲ھ	قلمی	۳۶۲	
<p>تقطیع کتابت - ۳۵x۳ - اچھ - سطور پندرہ - خط نسخ پاکیزہ - کتابت سرخی و سیاہی سے کاغذ کشمیری - کاتب مولانا محمد مراد بن محمد عالم - تمام اوراق پر پوند کاری اور اثر کرم موجود - مگر عبارت کتاب پر یہ اثر متعدي نہیں ہے - ابتدا سے انتہا تک قلمی کتاب کی عبارت صاف ہے - کتاب کے تیسرے صفحہ پر ایک مروجہ صاف نہیں ہے اور آخر صفحہ پر چھ مہر چسپاں ہیں -</p> <p>تفیس اور مشہور حاشیہ ہے - شرح عقائد النسفی مولفہ علامہ سعد الدین تھتارانی متوفی ۷۹۱ھ ہجری کا محشی علام نے اس حاشیہ میں فوائد غریبہ مختصر الفاظ میں جو معانی لطیفہ پر مشتمل ہیں - نہایت حسن و خوبی و ربط و ضبط کے ساتھ لکھی ہیں - علما و زمانہ نے اس حاشیہ کو درس و تدریس میں داخل کیا ہے - بعض فضلاء نے اس حاشیہ کے تحشیہ میں ضخیم کتابیں تالیف کی ہیں - کہا گیا ہے کہ حضرت محشی نے مدرسہ قلب میں تدریس کے وقت اس حاشیہ کی تالیف کی ہے - محمود باشاد زیر سلطان محمد خاں کے حضور میں ہدیہ اس کتاب کو پیش کیا اور انھیں کے نام نامی پر کتاب کو مغنون بھی کیا ہے - صاحب کشف الظنون اس کا سال تالیف ۸۶۲ھ لکھتے ہیں - متعدد نسخے قلمی و مطبوع اور بھی اس حاشیہ کے نمبر ۵۰۰ سے نمبر ۹۰۰ تک درج ہیں -</p> <p>عبارت آغاز صفحہ ۲ مال الشارح الخیر عالمہ اللہ بلطفہ الخبیر خاتمہ صفحہ ۱۱۳ - واللہ عز و الفضل العظیم - نسخہ عبارت خطبہ سے مرقا ہے - مطبوعہ نسخے میں خطبہ کی عبارت اس کلمہ سے شروع ہے</p>							

نمبر شمارہ	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	تفصیلات
						بہر ذلک ابتدا صفحہ ۱۰۔ الحمد للہ وسلم علی عادۃ الذین اصطفیٰ ختم صفحہ ۳۰۔ محمد وآلہ وصحبہ وسلم
	رسالہ آخری فی تفسیر قول و جمعت لہ	ابو الفضل جلال الدین عبدالرحمن بن الکمال	صلی اللہ علیہ وسلم	السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ		
	تیسرا سالہ اس قول کی تفسیر و جمعت لہ صلی اللہ علیہ وسلم الشریعۃ والحقیقۃ) بیان کیے کہ شریعت سے حکم ظاہری اور حقیقت سے حکم باطنی مراد ہے۔ رسالہ صفحہ ۳۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۰ پر ختم ہوا ہے۔ آغاز صفحہ ۳۳۔ الحمد للہ والسلام علی عادۃ الذین اصطفیٰ۔ خاتمہ صفحہ ۴۰۔ وصحبہ وسلم					
	تتویر الملک فی مکان روایۃ التبی والملک ناقص	ایضاً				
	چوتھا رسالہ ہے اول سے بعد تین ورق کے کم ہے۔ صفحہ ۴۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۳ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ کے دو کُل قلمی نسخے اسی فن کے نمبر ۳۲ و نمبر ۳۳ پر درج ہیں۔ اس رسالہ میں اس اختلافی مسئلہ کی تصویر کھینچی ہے کہ حالت بیداری میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ملائکہ کرام کے دیدار سے شرف ہو سکتا ہے یا کیا۔ عبارت شروع صفحہ ۴۲ القلب و قلع العلق۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۴۳ وصحبہ وسلم					
	۱۰۔ سید علی کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۳۲ پر تحریر ہے۔					

اس کتاب میں حق سبحانہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کی متفقہ تحقیق کی گئی ہے۔ اسم اور اسمیٰ اور  
تسمیہ میں عنایت اور غیریت کی گفتگو و مشکوکین میں اہم مسائل کا مباحثہ میں ہے۔ نہایت خوبی کے ساتھ تحریر  
اسماء حسنیٰ باری تعالیٰ غرامہ کی شرح جس تفصیل و تدقیق کے ساتھ لکھی ہے۔ شاید ہی دوسری  
کتاب میں اس کا مثل موجود ہو۔ شرح اسماء حسنیٰ کے ضمن میں کثیر مسائل مفیدہ مذکور ہیں بہت ناز و عنایت  
الحمد للہ الذی حارث الافکار فی مادی انوار کبریا بصدیقہ دامام رازی کی نسبت  
سابقاً نمبر ۴۷۳ پر لکھا گیا ہے۔

٢٥٦	١٣٢٣ هـ مطبوع مصر	١٣٢٣ هـ	العالم الفاضل الشيخ يوسف بن اسماعيل البهباني رئيس محكمة المحقق في بيروت	شواهد الحق في الاستغاثه سيد الخلق مع الاساليب البديعه في فضل الصحابه واقناع الشيعه	٢٦٤	٥٠٢١
-----	----------------------	---------	---	--	-----	------

اس کتاب میں سب سے پہلے انقطاع اجتہاد کی بحث ہو جس کا محصل یہ ہو کہ تقریباً ایک ہزار برس سے اجتہاد فی المسائل منقطع ہو۔ بلکہ بعض اصولیین کا مسلک یہ ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ایک نسخہ اس کتاب کا بیعہ نمبر ۳۰۴ پر مع کیفیت تحریر ہو چکا۔					
		الدرۃ الفاسد	العارف الربانی مولانا عبدالرحمن الجامی المتوفی ۵۸۹۸ھ				۱
		یہ کتاب فن ساوک میں نسبتاً سہ کے بعد لکھی گئی ہے۔					
۵۰۰۶	۴۶۵	نجوم المستدین درجوم المعتدین	الفاضل الکامل شیخ یوسف بن یحییٰ البنہانی رئیس حکومت اہل حق فی بیروت	۱۳۲۲ھ	مطبوع مصر	۶۰۸	
<p>اس کتاب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اثبات قرآن شریف کی حقیقت کو دلائل و حجج سے بڑی خوبی و خوش مقالی سے ثابت کیا ہے۔ مخالفین کے اقوال لایعنی اور شبہات جیہنی کے نہایت پُر زور جوابات دیے ہیں۔ پوری کتاب دو قسموں پر منقسم ہے۔ القسم الاول فی اثبات النبوة صلی اللہ علیہ وسلم والدلائل الظاہرة الباہرة۔ القسم الثاني فی اثبات القرآن کلام اللہ تعالیٰ المجید عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الواحد احد العز الصمد۔ ابتدا میں فہرست ابواب و فصول بھی شامل ہے۔ (مولف کتاب زمانہ حال کے اجلہ فضلاء میں ہیں۔)</p>							

نمبر جودا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	نمبر ۱۱۔ اس رسالہ کا نام (رسالہ فی السماع والقص) ہے اس رسالہ میں سماع کے اقسام اور ہر قسم کے علانیہ علمیہ احکام مخطوطہ مکروہ۔ مباح۔ آیات و احادیث اور اقوال ائمہ سے بیان کیے ہیں۔ اس کی ابتدا صفحہ ۲۷۸ سے۔ انتہا صفحہ ۳۱۴ پر ہے۔					
	نمبر ۱۲۔ اس رسالہ کا نام (رسالہ فی الکلام علی الفطرۃ) ہے اس رسالہ میں نقطہ فطرۃ کی تحقیق ہے جو آیات و احادیث میں وارد ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ فطرۃ اللہ الی فطر الناس علیہا۔					
	وفی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کل مولود یولد علی الفطرۃ۔ یہ رسالہ صفحہ ۲۱۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۴۲ پر ختم ہو گیا۔ نمبر ۱۳۔ اس رسالہ کا نام (رسالہ فی الکلام علی القصاص) ہے اس میں چند متفرق سوالات کے جوابات ہیں۔ اس کی ابتدا۔ صفحہ ۳۳۶ سے اور ختم صفحہ ۳۴۴ پر ہے۔ نمبر ۱۴۔ اس رسالہ کا نام (رسالہ فی مناسک الحج) ہے اس رسالہ سے قبل اس سوال کا جواب لکھا ہے کہ حنفی شخص نے جماعت سے نماز پڑھی اور ہر تکبیر پر رفع یدین کیا۔ آیا یہ نماز اس کی صحیح ہے یا کیا۔ اس سوال کا مفصل جواب لکھا کہ مناسک حج کا تفصیلی بیان ہے۔ یہ رسالہ اس جلد کا آخری نمبر ہے صفحہ ۳۴۶ سے صفحہ ۴۰۰ تک (ابن تیمیہ کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۵ پر تحریر ہے)					
۵۰۰۹	۴۶۴	اساس التقدیس مع الدرة الفاخره	الامام الحکیم المحقق ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی البیہقی البکری الطبرستانی الملقب بفخر الدین رازی الشافعی المعروف بابن الخطیب الرئی المتوفی ۷۰۶ھ	س ۳۲۵ھ مطبوعہ مصر	۲۹۶	

نمبر جو دا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تمام مشہدات کے اوجہ نہایت خوبی کے ساتھ لکھے ہیں۔ اس رسالہ کا آغاز صفحہ ۴۷ سے اور اختتام صفحہ ۹ پر ہے۔ نمبر ۵ یہ رسالہ القضاء والقدر کے نام سے ہے۔ اس میں اُن لوگوں کی غلط فہمی کا جواب دیا گیا ہے جو اعمال و افعال میں۔ قدر الہی کو محبت لاتے ہیں۔ اور قد قضی کا منہ کو پیش نظر رکھ کر بھلائی اور برائی کی نسبت قضا و قدر کی طرف کرتے ہیں۔ اس رسالہ کا شروع صفحہ ۸۰ سے اور ختم صفحہ ۸۶ پر ہے۔ نمبر ۶ اس رسالہ کا نام (الاحتجاج بالقدر) ہے اس میں اس حدیث کے متعلق تحقیق کی ہے۔ در حجت ادم و موسیٰ علیہ السلام اس کا آغاز صفحہ ۸۷ سے اور ختم صفحہ ۱۲۵ پر ہے۔ اس رسالہ کا نام (درجات الیقین) ہے۔ اس میں علم الیقین عین الیقین۔ حق الیقین کے معنی میں فرق بتایا گیا ہے اور ان تیزوں میں جو تہت اعلیٰ ہے اس کا تعین کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۲۷ سے ختم صفحہ ۱۵۱ پر ہے۔ نمبر ۷ اس رسالہ کا نام (بیان الہی من الضلال) ہے۔ اس رسالہ میں روایت ہلال رمضان وغیرہ کے متعلق بحث کی ہے۔ بیان کیا ہے کہ رویت ہلال میں حساب وغیرہ اور قول حاسب۔ قابل اعتبار نہیں بلکہ شرعی حجت ہونا چاہیے۔ آغاز صفحہ ۱۵۲ سے ختم صفحہ ۱۶۶ پر ہے۔ نمبر ۸ اس رسالہ کا نام (رسالہ فی منہر الحجۃ) ہے۔ اس میں اس سوال کا تفصیلی جواب ہے کہ جمعہ کے روز اذان اول کے بعد اور صلوٰۃ منصوص ہے یا کیا آغاز صفحہ ۱۶۷ سے ختم صفحہ ۱۷۹ پر ہے۔ نمبر ۹ اس رسالہ کا نام (تفسیر المعوذتین) ہے اس رسالہ میں ان دونوں سورتوں کی تفسیر بسط کے ساتھ۔ اور الفاظ۔ قلق۔ غاسق۔ غاسق وغیرہ کی تحقیق کافی طور پر کی گئی ہے۔ اس کی ابتدا صفحہ ۱۸۰ سے اور انتہا صفحہ ۲۰۲ پر ہے۔ نمبر ۱۰ اس رسالہ کا نام (الحقوق المحترقہ) ہے اس رسالہ میں عقود مشروعہ کی حرمت کے مواقع بتائے گئے ہیں۔ جیسے طلاق حیض کی حالت میں۔ یا خرید و فروخت اذان خطیہ کے وقت میں وغیرہ وغیرہ۔ اس کا آغاز صفحہ ۲۰۳ سے ختم صفحہ ۲۱۶ پر ہے۔ نمبر ۱۱ اس رسالہ کا نام ہے (رسالہ فی معنی القیاس) اس میں قیاس صحیح۔ قیاس فاسد کا فرق بیان کیا گیا ہے۔ اور بعض امور متشابهہ بالنص کے مقابلہ میں۔ فقہاء کا یہ قول۔ ہذا خلاف القیاس۔ اس کی ماہیت بتائی ہے اس رسالہ کی ابتدا صفحہ ۲۱۷ سے اور انتہا صفحہ ۲۴۷ پر ہے۔					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ختم ہو گیا ہے۔ نمبر ۱۸ رسالہ کا نام (الاستغاثہ) ہے اس رسالہ میں توسل و شفاعت کے متعلق بحث کی گئی ہے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا شافع - مشفع ہونا۔ اور ذات اقدس کے ساتھ توسل کا جواز ثابت کیا گیا اس مجلد کا یہ آخری نمبر ہے۔ صفحہ ۷۷۷ سے صفحہ ۷۷۷ تک۔
۲۷۰۸	۳۶۳	مجموعہ رسائل کبرے الجزء الثانی	شیخ الاسلام تقی الدین ابنی العباس احمد بن عبد الجلیل بن عبد السلام تبتیہ المحرانی المتوفی ۷۲۵ھ		مطبوعہ ۲۳۲ھ منصر	۳۰۵	
							دوسری جلد ہے۔ اس میں سولہ رسائل حسب تفصیل تحت ہیں۔ نمبر (۱) اس رسالہ کا نام (الاکلیل) ہے اس میں متشابہات کے معنی اور لفظ تاویل کی تحقیق کی گئی ہے۔ یہ رسالہ صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۵ پر ختم ہوا ہے نمبر ۲۔ اس رسالہ کا نام (الحلال) ہے۔ یہ رسالہ اس اشتباہ کے جواب میں ہے کہ داخل حلال اس زمانہ میں معتذر ہی مولف رحمہ اللہ نے اس شبہ کا تخیل و تغلیط ٹری تحقیق سے کی ہے۔ اس کا آغاز صفحہ ۳۶ سے ہے اور ختم صفحہ ۵۲ پر۔ نمبر ۳۔ اس رسالہ کا نام (رسالہ فی زیارت بیت المقدس) ہے اس امر کا بیان ہے کہ بیت المقدس کی طرف سفر کرنا۔ بغرض زیارت واداء عبادت یا بہ نظر و فائدہ مشروع ہو یا کیا۔ اس رسالہ کی ابتدا صفحہ ۵۲ سے اور انتہا صفحہ ۶۳ پر ہے۔ نمبر ۴۔ اس رسالہ کا نام (مراتب الارادہ) ہے۔ یہ رسالہ چند شبہات کے جواب میں تالیف ہوا ہے۔ منجملہ تمام شبہات کے ایک شبہ یہ کیا گیا ہے کہ اس آیت شریفہ میں۔ (انما امرنا لمشی إذا اردنا ما أن نقول لہ کئی فیکون) مخاطب موجود ہے یا معدوم۔ دونوں صورتیں محذور سے خالی نہیں۔ پہلی صورت میں تحصیل حاصل۔ دوسری شق پر خطابت محال۔ مولف نے اس رسالہ میں متعرض کیے



نمبر و کتاب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی انوار و صفحہ	کیفیت
		یہ رسالہ صفحہ ۲۱۸ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۳۰ کے ختم تک ہے۔ نمبر اس رسالہ کا نام (الوصیۃ الصغریٰ) ہے اس رسالہ میں حضرت مولف رحمہ اللہ نے اپنے ایک متوسل قاسم بن یوسف کی اسناد عابدہ کچھ مخصوص وصایا (جن کا اخذ قرآن و حدیث ہی لکھے ہیں) یہ رسالہ صفحہ ۲۳۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۴۰ پر ختم ہوا ہے۔ نمبر اس رسالہ کا نام (النیت) ہے اس رسالہ کی تالیف ۵۲۵ ہجری میں مجوسی کی حالت میں ہوئی ہے یہ رسالہ اس امر کی تحقیق پر ہے کہ اعمال و عبادات میں عرفیت فلبی مقبرہ یا قلبی و سلمیٰ دونوں کا ہونا ضروری ہے اس باب میں ائمہ کے خلاف اور اس کے ساتھ ہی قول فضیل اور ارحم حق مذکور ہے۔ یہ رسالہ صفحہ ۲۴۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۵۰ پر ختم ہوا ہے۔ نمبر اس رسالہ کا نام (العرشہ) ہے۔ عرشہ عظیم کے کروی یا غیر کروی شکل ہونیکا استفسار کیا گیا تھا جس کا تفصیلی جواب دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ۲۵۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۶۱ کے ختم پر ختم ہے۔ نمبر اس رسالہ کا نام (الوصیۃ الکبریٰ) ہے اس میں تمام مسلمانوں کے واسطے اصول دینی و فروع فنی کی تعلیم ہے۔ یہ رسالہ صفحہ ۲۶۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۷۳ پر ختم ہے۔ نمبر اس رسالہ کا نام (الارادۃ والا مری) اس رسالہ میں ایک مسئلہ مہتمم بالشان کا جواب ہے مسئلہ میں دیا مصر یہ ہے استفسار کیا گیا تھا کہ خلق اور مخلوق دو را نشانہ و نام دو جدا وہ الہی ہے اس کے واسطے کوئی سبب اور علت بھی ہے یا نہیں۔ اثبات اور نفی پر جو قبائح لازم آتے ہیں۔ ان کو ذکر کر کے حل شبہ کی درخواست کی۔ حضرت مولف رحمہ اللہ نے اس اشکال کا جواب بتائیت خوبی و خوش بیانی کے ساتھ لکھا ہے۔ اس رسالہ کا شروع صفحہ ۳۱۰ سے اور ختم صفحہ ۳۰۶ پر ہے۔ نمبر اس رسالہ کا نام (العقیدۃ الواسیعہ) اس میں عقائد متفقہ علیہا اہل سنت و جماعت مذکور ہیں۔ اس کی ابتدا صفحہ ۳۰۷ سے ہوئی اور تمامی صفحہ ۳۰۶ کے ختم پر۔ نمبر ۱۔ اس رسالہ کا نام (المنظرۃ فی العقیدۃ الیاسطیلیہ) ہے۔ رسالہ نمبر ۹ کے بعض مضامین پر جواب لکھنے نے کچھ مواخذات کیے تھے۔ اس رسالہ میں ان کے جوابات دیے گئے ہیں۔ صفحہ ۳۰۷ سے اس رسالہ کی ابتدا اور صفحہ ۳۱۳ کے ختم پر۔ انتہائی نمبر اس رسالہ کا نام (العقیدۃ الحامیہ الکبریٰ) ہے۔ اس رسالہ میں آیات متشابہات کے متعلق ذکر ہے۔ یہ رسالہ صفحہ ۳۱۴ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۱۹ پر				

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبع و پراگشی	تعداد صفحات	کیفیت
							لوگ آپ سے مستفیض ہوئے۔ علاوہ ہندوستان کے۔ پنجاب۔ افغانستان۔ بنگالہ وغیرہ میں۔ نامی گرامی علماء آپ کے تلامذہ ہیں۔ سید اللہ تعالیٰ۔ اس حاشیہ کے علاوہ۔ منطق۔ بلاغت۔ کلام وغیرہ میں بھی مستقل آپ کے مصنفات ہیں۔ اس حاشیہ کے آخر میں آپ کے ایک شاگرد مولوی علی ظفر افضل گڑھی مرحوم نے عربی میں آپ کا حال لکھا ہے۔ یہ بیان اسی سے ماخوذ ہے۔
۲۰۰۸	۴۶۲	مجموعہ رسائل کبریٰ الجزء الاول	شیخ الاسلام تقی الدین ابن العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام یمینۃ الحرمین المتوفی ۷۲۵ھ		مطبعہ مصر	۳۲۳	۳۷۵
							پوری کتاب کی دو جلدیں ہیں۔ یہ پہلی جلد ہے۔ اس میں بارہ رسائل مشحون تحت ہیں۔ نمبر۔ اس رسالہ کا نام (فرقان) ہے۔ قلعہ دمشق میں مجوسی کی حالت میں تصنیف کیا ہے۔ اس رسالہ کا موضوع امور حقہ کا اثبات اور امور باطلہ کا ابطال ہے۔ غایت مقصود یہ ہے کہ قرآن و حدیث ہی تمسک کے قابل ہیں۔ جو بات اسے علیحدہ ہے وہ دائرہ حقیقت سے خارج ہے۔ صغیراً اور بھی بہت سے مسائل کی تحقیق کر دی ہے۔ یہ رسالہ صغیراً سے شروع ہو کر صفحہ ۱۷۹ کے ختم پر ختم ہو گیا۔ نمبر ۲۔ اس رسالہ کا نام (معالجہ الوصول) ہے اس کی تصنیف بھی حالت مجوسی میں ہوئی ہے۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضور سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ نے دین اسلام کا ظاہر و باطن۔ علماء عملا اور اُس کے تمامی اصول و فروع۔ بیان فرما دیے ہیں۔ کسی قسم کا خلاباتی نہیں رہا۔ یہ رسالہ صفحہ ۱۸۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۱۷ کے ابتدائی حصہ میں ختم ہو گیا ہے۔ نمبر ۳۔ اس رسالہ کا نام اقبیان ہے۔ یہ رسالہ لفظ نزول قرآن کی تحقیق میں پہلے لفظ نزول کے لغوی و شرعی معنی بیان کر کے نزول قرآن کے متعلق تفصیلی بیان کیا ہے اور نزول اتیان۔ جی۔ میں۔ تو احد و تثنیٰ کی نسبت بحث کی ہے

نمبر جدول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت	
		ایک فخر النہد (فضل علی)	دنیا سے تشریف لے گئے۔ اسی سال دوسرے اہل الفضل (فضل حق) اُن کے قائم مقام رونق افروز ہوئے۔ یہ معاملہ بعینہ ایسا ہی ہوا جیسے حضرت امام اپنی خلیفہ رحمہ اللہ کا سزا و نفاذ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سال پیدائش ایک ہی ہی۔ خالق بیچوں نے ذکاوت و فراست کا مادہ پہلے ہی سے آپ کی خلقت میں دویخت فرما دیا تھا۔ دس سال کی عمر میں پورا کلام مجید حفظ کر کے ماہ صیام کی تراویح میں مجمع امام میں پڑھ دیا۔ حفظ کلام اللہ شریف کے بعد بخیر ازمائش فارسیہ وغیرہ کے تعلیم میں صرف کیا۔ پھر علوم عربیہ کی طرف توجہ فرمائی۔ ایک سال کی مدت میں مولوی عبدالرحمن قندھاری سے صرف و سخن کی تمام کتابیں اور منطق کے ابتدائی رسائل ختم کیے۔ اس کے بعد قطبی کے تصورات اور ہدیہ سعیدیہ کے کچھ اجزاء مولوی عبدالغفر سہارنپوری سے پڑھے۔ پھر تعمیل علوم کی غرض سے سفر کیا۔ قصبہ بمبیکہ پر ضلع مانی گڑھ میں مولوی وحید محمد عبدالکریم خاں بہارپوری سے شرح سلم احسن و شرح وقایہ وغیرہ کو ختم کیا۔ تھوڑے زمانے کے بعد استاد اللہ حضرت مولوی لطف اللہ علیگڑھی کی خدمت میں پہنچا اکثر کتب درسیہ معقولی و منقولی تمام کیں اور بقیہ کتب کی تکمیل مولوی ہدایت علی صاحب بریلوی سے فرمائی۔ بیس سال کی عمر میں تمام علوم و فنون فراغت ہو گئی۔ پھر منصب تدریس پر جلوہ افروز ہو کر پہلے مدرسہ طالبیہ بیلی میں بڑی محنت و کوشش سے طلباء دور و دراز کو درس و بنا شروع کیا۔ وہاں بہت سے طالبین آپ کے فیض تعلیم سے کامیاب ہوئے اور فضل و کمال کا شہرہ دوز تک منتشر ہو گیا۔ چند سال تک اس مدرسہ میں قیام رہا۔ اس کے بعد باسٹاپور کے مدرسہ عالیہ میں تقرر ہو گیا۔ جس زمانہ میں حضرت شمس العلماء مولوی عبدالغنی صاحب خیر آبادی مدرسہ عالیہ راہپور کے حاکم تھے تو صاحب ترجمہ نے جناب موصوف سے اُن کے بعض مصنفات بھی سبقاً پڑھے حضرت شمس العلماء آپ کی حسن لیاقت اور ذہن و ذکاوت کے بے مداح اور معرفت تھے تیس سال سے زیادہ ہو گئے کہ آپ مدرسہ عالیہ میں تدریس کا کام کر رہے ہیں اور تقریباً چوبیس برس سے اس مدرسہ کے مستقل استتمام پچھدہ پریشالی کے ساتھ نامزد ہیں۔ ابتداء زمانہ تدریس سے اس وقت تک کہ مدرسہ میں کثیر التعداد					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>مشہور قصیدہ ہی۔ مسائل اعتقاد یہ اور اصول کلامیہ میں۔ حاشیہ پر خشبہ کے انداز پر شرح بھی ۵۱۔ جس کو مولوی منور علی صاحب محدث رام پوری نے ۱۳۰۹ھ میں لکھا۔ آغاز صفحہ ۱۔ مول العبد فی بدء الامالی المتوحید بنظر کمال لالی۔ خاتمہ صفحہ ۱۶ دانی الدھرا دعو کدہ دسعی لمن بالخیر یومہ آقا دعا علی ناظم عالمہ علیہ الرحمۃ کا مفصل ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔ برٹش میوزیم کی فرسٹ عربی میں صفحہ ۹۶ پر ایک نسخہ ہے اور مولف کا نام ابوالحسن علی بن عثمان الاوشی لکھا ہے۔ برٹش میوزیم کی عربی فرسٹ مولفہ ریواس کی شرح ہدایہ من الاعتقاد نمٹا میں لکھتے ہیں کہ یہ قصیدہ بدرالامالی اور یقول العبد کے نام سے مشہور ہے مولف قصیدہ کی وفات ۱۳۰۹ھ لکھی ہے۔</p>
۴۹۶۳	۴۶۱	الظفر الحامدی علی الجیب المکی والجیب المحتفی	مولوی فضل جن بن افضل القرا الحافظ عبد المجتبیٰ رامپوری المولود ۱۳۶۸ھ	۱۳۲۳ھ	مطبوع رام پور	۱۴۰	
							<p>یہ کتاب مولوی طیب صاحب کی متوفی ۱۳۲۳ھ ہجری کے کتاب کی تردید و تمقیض میں تالیف ہوئی ہے مولوی مکی صاحب نے حضرت مولف کے تشبہ نہج مواہب پر جو محققانہ انداز پر لکھا گیا تھا۔ اور مشاہیر علماء کے کلام پر ناقار نہ بحث کی تھی۔ چنانچہ مواہب بلاتدبر و تفکر خیر مہذبانہ انداز پر لکھ کر کتاب کی صورت میں شائع کیے۔ محشی علام نے اس کتاب میں دندان شکن جواب اور مسائل بحث عنہا کی تحقیق بڑی ہی خوش اسلوبی سے کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ اللہم بک استنصر و بک استنظر و بک استعین خاتمہ صفحہ ۱۳ من شہ ما خاق۔</p> <p>حضرت مولف کا وطن اصلی ریاست رامپور ہے ۱۳۶۸ھ ہجری میں آپ کا قولہ ہوا۔ یہ وہ سال ہے کہ حضرت خاتم الحکماء مولوی فضل حق صاحب خیر آبادی نے انتقال فرمایا۔ عجیب اتفاق ہے کہ</p>

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اس قدر کثیر رقم کا دیکھا گیا۔ لکھنؤ اور دوسری جگہ کے اکثر لوگوں کو آپ سے عقیدت ہے۔ بہت سے لوگ آپ کے مرید ہیں۔ تیسری رجب بخت نہ کے روز سال تیرہ سو تینتالیس ہجری مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء میں لکھنؤ میں رحلت فرمائی اور وہیں مدفون ہوئے (جامع الادواق)
۴۹۶۷	۴۵۹	نایۃ المامول فی تمتہ منہاج الوصول فی تحقیق علم عینہ الرسول	شیخ العلماء سید احمد حسینی برزنجی - مدنی - مفتی شافیہ	۱۳۲۴ھ	مطبوعہ رامپور	۳۸	
							یہ رسالہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی کے رسالہ غیب کی تردید میں تالیف ہوا ہے۔ مولوی صاحب نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ حضور سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحمیات کو جمع ماکان و مایکون کا علم حاصل ہوا اور حضور کا علم بھی ایسا ہی محیط ہے۔ جیسے حق سبحانہ و تعالیٰ کا ذوق صرحت بالذات و بالواسطہ ہے۔ مولف رسالہ ہذا نے مولوی صاحب بریلوی کے اقوال کی تردید اور اس محبت کی تحقیق میں یہ ادراک کیے ہیں۔ آخر میں بہت سے علمائے گرامی مدینہ طیبہ کے تعاریض بھی تحریر ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ العلیٰ التکدیر۔ الحلب الماطیٹ الحنبد۔ خاتمہ صفحہ ۳۲۔ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین مولف علامہ زادہ حال کے مشاہیر فضلا رہیں ہیں۔
۴۹۶۸	۴۶۰	قصیدہ بدرا لامالی مع الشرح المسی بعقدہ اللالی فی جیب الامالی	علامہ سراج الدین علی بن عثمان الاوشی الفرغانی الخفی من اعیان الفران الساکر	۱۳۵۹ھ	مطبوعہ رامپور	۲۳	

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۷۶۶	۴۵۷	ابرار المکنون فی مبحث العلم بما کان وبما یكون	مولانا عین القضاة بن الحلج السید محمد زکریا الدکنی الحیدر آبادی المتوفی ۱۳۴۳ھ	۱۳۵۲ھ	۱۳۲۲ھ مطبوع لکھنؤ	۱۲۴	
		اس کتاب میں علم غیب کے معنی کی تحقیق اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اس باب میں جو علم کے اقوال ہیں ان کی تفسیر پھر قول محقق کا بیان۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی نفر دبعلم الغیب بوجوب وجودہ خاتمہ صفحہ ۲۴۱ والحمد للہ رب العالمین۔					
۳۳۱۸	۴۵۸	البيان الصائب فی تفسیر علم الغائب	ایضاً		ایضاً	۲۴	
		یہ رسالہ بھی کتاب مابین کا تتمہ اور مکملہ ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ عالم کل حاضر۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۔ فی البدایۃ والنهاية حضرت مولانا مولانا حیدر آبادی۔ مولانا لکھنوی۔ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم فرنگی محلی کے مخصوص و مشہور تلامذہ میں تھے۔ تحصیل علوم کے بعد مدت تک تدریس کا کام کیا۔ آپ کے مشاہیر تلامذہ میں مولانا افہام اللہ فرنگی محلی وغیرہ ہیں۔ کئی کتابیں آپ کی تالیفات سے ہیں۔ میندی کا حاشیہ بھی بڑی تحقیق و بسط کے ساتھ لکھا ہے چوطبع ہو گیا ہے۔ ہمیشہ سے نوکل پر گزران رہی۔ پھر ظاہری علوم کا مشغلہ کم کر دیا۔ سلوک و تصوف کی طرف توجہ بڑھا دی۔ خلوت و خانہ نشینی کو زیادہ پسند کیا۔ طالب علمی کے زمانہ سے رطبت کے وقت لکھنوی قیام رہا۔ وہاں ایک عربی مدرسہ بھی اپنے ذاتی صرف سے جاری کیا جو اس وقت تک بحال جاری ہے۔ ثقات سے معلوم ہوا کہ تقریباً ایک ہزار و بیسٹھ اس مدرسہ کا صرف ہو۔ تمامی مصارف کے بنفس نفیس کفیل رہے۔ ثقتنا استعجاب ہے کہ ظاہری آمدنی کسی قسم کی محسوس نہیں ہوئی اور صرف					

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فتح الدلائل برآئین کتاب کی صورت میں ہے۔ حقیقہ قابل انتفاع نہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۰۱ الحمد مامن عبارت آخر صفحہ ۲۰۱۔ الذہن۔ کتاب کا موضوع بعض مسائل کلامیہ ہیں۔ دامن و شراح دونوں کی تحقیق نہیں ہوئی					
		الجمال النافعہ فی صفۃ علو اللہ الشاہدۃ عبد الجبار العرفوری	العلامہ ابو محمد عبدالستار المدعو بحسن بن الشیخ عبد الجبار العرفوری	مطبوع			
		یہ رسالہ فن حدیث نمبر ۵۵۵ کی کتاب کے ساتھ مجلد ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ تقریباً ۷۰ صفحہ کا۔ اس رسالہ میں ادلہ آیات و احادیث کو جمع کیا ہے۔ جن سے حق جل و علا کا دلوں جیسے آسمان و عرش میں ہونا ثابت ہوا ہے مولف نے ظواہر نصوص و احادیث سے جو مفہوم ہوتا ہے اسی پر اکتفا کیا ہے۔ تحقیق و تنقیح کی طرف توجہ نہیں کی۔ تحقیق محدثین و علماء کا اس باب میں مسلک دوسرا ہے جو اپنے موقع پر دلائل و حجج کے ساتھ ثابت ہوا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۹ قال النسخ العلامۃ ابو محمد الی قول الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ خاتمہ و الحمد للہ رب العالمین۔					
۲۳۱۳	۴۵۶	دلائل التقی علی نفعی عالم الغیب للانبیاء والاولیاء	مولوی عبدالغادر بن الدماضی احمد	۳۰۰ھ قلمی	۷۶		
		تطبیع کتابت ۷۔ ۳۰۱۔ ۱۸۔ سطور ۱۸۔ کاغذ بادامی لکھنوی۔ کتابت سیاہی و سحر خئی سے۔ کاتب غالباً مولف رسالہ ہیں۔ کہ مخور و گی و پیوند کاری سے محفوظ۔ اس کتاب میں آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ علم غیب حق سبحانہ و تعالیٰ کی صفت خاص ہے۔ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام۔ اس وصف میں شریک نہیں۔ آغاز صفحہ اول الحمد للہ الذی بعلمہ فی السموات و ما فی الارض من الغیب و الشہادۃ خاتمہ صفحہ ۷۶۔ آخر دعوانا و الحمد للہ رب العالمین۔ مصنف کتاب اسی زمانہ کے فضلا رہیں ہیں۔					

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۵۳۲	۴۵۳	البيان والمنیر شرح انس الوحید ونزہتہ المرید	الشیخ شہاب الدین احمد بن عبد القادر المعروف بباعتش		۳۰۶ مطبوع مصر	۶۴	
		کتاب انس الوحید مولفہ شیخ ابی مدین کی شرح ہے۔ تنزیہ و توحید حق سبحانہ و تعالیٰ عزائمہ کو بہت صاف و مدلل بیان سے ظاہر کیا ہے۔ شرح میں مطالب اجمالیہ تن کی تفصیل و تحقیق بڑی خوبی سے کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله العلیتہ ذاتہ المجید صفاتہ خاتمہ صفحہ ۶۴ والحمد لله رب العالمین۔ دامن و تسارح کی مفصل حالت معلوم نہیں ہوئی۔					
		رسالہ فی الکلام	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی		
		یہ مختصر رسالہ چار ورق کا ہے۔ فن فقہ میں نمبر ۶۳۲ پر کتاب التقائق کے ساتھ مجلد ہے۔ اس رسالہ میں بعض مسائل کلامیہ کا بیان ہے۔ رسالہ میں کتاب اور مولف کا کوئی نام تحریر نہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۳۔ الحمد لله والصلوٰۃ والسلام علی الرسول اللہ خاتمہ صفحہ ۴۰ والحمد لله رب العالمین۔					
	۴۵۸	شرح خلاصۃ التوحید المسماۃ بفتح العلی المجید نفہم خلاصۃ التوحید	مولانا عبد المومن الوفائی		قلمی	۲۶	
		تقطیع کتابت ۶۴ x ۳۱۔ انچہ سطور ۱۱۔ کاغذ احمد آبادی۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب سید ابو القاسم ملازم کتب خانہ۔ کمر خور دگی و پیوند کاری سے محفوظ۔ یہ نسخہ اصل کتاب سے جو نمبر ۵۲ پر درج ہے منقول ہے۔ منقول عنہ نہایت پوسیدگی و کنگلی کی حالت میں ہے۔ کاتب سے جہاں جہاں پڑھا گیا ہے اُس قدر عبارت نقل کر دی ہے باقی کی جگہ بیاض چھوڑی گئی ہے۔					



نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حضرت جنید بغدادی کے متبرہ میں مدفون ہوئے۔ یہ ترجمہ اسی کتاب کے ابتدائی اوراق سے اخذ کیا گیا ہے۔					
۴۳۱۷	۴۵۲	کتاب السنۃ	الامام ابی عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی المروزی المتوفی ۲۴۱ھ		مطبوعہ	۳۲	
		مختصر کتاب ہے۔ اہل سنت و جماعت۔ علماء متقدمین۔ فضلاء حجاز و شام کے متفق علیہ عقائد کے باب میں آغاز صفحہ ۲۔ اخبار الشیخان المسندان المعمران القاضی نظام الدین خاتمہ صفحہ ۳۱۔ دانیع ۱۸۱ ندو منسک بالسلفہ۔ امام احمد حنبل رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۴۹۵ کے تحت میں درج ہے۔					
۴۳۱۸	۴۵۳	جزئی الاعتقاد	الامام ابی جعفر محمد بن محمد المعروف بابن جریر بن یزید بن خالد الطبری المتوفی ۳۱۰ھ		مطبوعہ بہمی	۱۶	
		اس رسالہ میں بہت اختصار و اجمال کے ساتھ ضروری عقائد اہل سنت و جماعت کو لکھا ہے۔ بعض مسائل کلامیہ مختلف فیہ ہیں ان میں بھی قول فیصل کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ احبونا الشیخ ابو الفضل احمد خاتمہ صفحہ ۱۰۔ یفصحہ فی بیئہ۔ صفحہ ۱۰ کے آخری حصہ سے صفحہ ۱۵ کے اختتام تک بعض قواعد متعلق مسائل کلامیہ اور ترجمہ مولف رحمہ اللہ تحریر ہے۔					
		امام طبری رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۶۷۴ کے تحت میں لکھا گیا۔					

تتمہ موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۴۰۰	۴۵۱	نثر الدلیل تنظیم الامالی	الحاکم الفاضل ابید عبد الحمید مدرس المدرستہ النجیبیہ ببغداد ابن السید عبد اللہ الآوسی البغدادی المتوفی ۳۲۴ھ	۳۲۴ھ	مطبوع بغداد ۱۳۳۰ھ	۳۱۹	

قصیدہ بد الامالی کی شرح ہے۔ جس کو علامہ سراج الدین علی بن عثمان الاوشی الفرغانی الحنفی من علماء القرن السادس عشر ہجری میں اصول عقائد میں منظوم کیا۔ شارح نے کھلے لفظوں میں تن کے محل مطالب کی تشریح کی ہے۔ لغات کی تحقیق اور اجنبی الفاظ کے معنی بہت سہولیت سے لکھے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ ان اہل ما تعذب بد بلائیل الا قلام فی رباض الکلام خاتمہ صفحہ ۲۹۲۔ ۱۰۰ مدین یارب العالمین شارح فاضل ۳۲۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ ولادت کو ابھی پورا سال نہیں ہوا تھا کہ چچیک کی بیماری میں آنکھیں جاتی رہیں چھٹے سال کی عمر میں قرآن شریف کی تعلیم پوری ہو گئی۔ صغریٰ میں صرف و نحو اور دیگر علوم کی ابتدائی کتابیں اپنے والد سے ختم کیں ۳۲۴ھ میں والد کا انتقال ہو گیا۔ ان کی وفات کے بعد مشاہیر علماء بغداد اور اپنے بھائی شہاب آوسی سے علوم مروجہ کا اختتام کیا اور انھیں سے ۳۲۶ھ ہجری میں سند اور اجازہ حاصل ہوا ذکاوت و فطانت میں علماء زمانہ سے سبقت لے گئے۔ حفظ و ذکا۔ حسن تقریر۔ فصاحت لسان۔ وسعت اطلاع میں ہم حلیوں میں بگائے شمار کیے جاتے۔ فضل و کمال کا شہر و عام و خاص میں پھیل گیا۔ مدرسہ نجیبیہ بغداد میں مدرسگی کام نہایت خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ عمر کے آخری حصے میں خانہ نشینی اختیار کر لی۔ خواص و عام حصول برکت کی غرض سے ہمیشہ حاضر ہوتے۔ اول انعام قدسیہ سے فیض پاتے۔ ۳۲۶ھ ہجری میں بغداد میں انتقال فرمایا

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	باقی	کیفیت
۴۴۵۲	۴۴۹	سعادة الدارين في الرد على الفرقتين الخرج الاول	علامۃ المحقق الشيخ ابراہیم المنصوری بالسنودی	۱۳۱۲ھ	مطبوعہ مصر	۳۸۲	
		<p>اس کتاب میں فرقہ و بابیہ کی ابتدا۔ ان کے عقائد خاصہ کی تعریف قبائح کا بیان عقائد فاسدہ کا ابطال۔ تفصیل و تشریح کے ساتھ لکھا ہے۔ ان بیانات کے ضمن میں بہت سے مسائل و فوائد مذکور ہیں۔ ابتدا کتاب میں بلکہ منصوبہ کے رجوع مولف کا مسکن ہے، تاہم حلی حالات ذکر کیے ہیں۔ پوری کتاب میں علاوہ مقدمہ و خاتمہ کے پچیس ابواب ہیں۔ یہ پہلی جلد جس میں مقدمہ اور پانچ ابواب مضبوط کیے گئے ہیں۔ عبارت آغاز جلد اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فوج الآمرین بالمعروف۔ خاتمہ صفحہ ۳۸۲۔ واما یا کل الذنوب من العنم التناصبہ۔ اول میں فرست ابواب بھی منضم ہو۔</p>					
ایضاً	۴۵۰	سعادة الدارين في الرد على الفرقتين الخرج الثاني	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۵۰	
		<p>یہ دوسری جلد ہے۔ چھٹے باب سے خاتمہ کتاب تک۔ اس جلد کے اول میں بھی فرست مضامین ہی ابتدا صفحہ ۲۔ الباب السادس منع الوهابیۃ طلب الشاعن من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ خاتمہ صفحہ ۳۵۰۔ علی آلہ وصحبہ وسلم۔</p> <p>حضرت مولف چودھویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ کتاب ہذا کے طبع کا کام ان کے زیر اہتمام ہوا ہے۔</p>					

نمبر جود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							چار چار ابواب ہیں، غالباً دو باب تیسری جلد میں ہونگے۔ جو ہنوز دیکھی نہیں گئی۔ عبارت آغاز جلد اول صفحہ ۲ الحمد للہ المحمود علی کل حال۔ خاتمہ جلد اول صفحہ ۳۸۸ کا مختص لہ فیہا الاما شاء اللہ اس جلد کی ابتدا میں فہرست مضامین وغیرہ کے متعلق چند اوراق منضمہ ہیں۔
۲۲۸۶	۲۲۸	الاعتصام بالحج الثانی	الامام ابی اسحاق ابراہیم بن موسیٰ بن محمد النعمی الشاطبی تم الترمذی المتوفی ۵۶۹ھ		مطبوع مصر ۱۳۲۶ھ	۳۵۶	
							دوسری جلد ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الباب الخامس فی احکام البدع۔ خاتمہ صفحہ ۳۵۶ والحمد للہ الذی تتم منجمتہ الصالحات۔ اس جلد کے اول میں بھی فہرست ابواب ہے۔ مولف علیہ الرحمہ کا پایہ فنون دینیہ حدیث تفسیر فقہ اصول وغیرہ میں بہت بڑھا ہوا ہے۔ علم لنت۔ و بیان میں بھی اچھی دستگاہ حاصل ہو سکتی المذہب۔ اور امام مطلق ہیں تحقیق و تدقیق رفنون و استنباط مسائل میں خاص ملکہ پیدا کیا تھا۔ اتباع سنت و اجتناب بدعت۔ ہمیشہ ملحوظ رکھتے۔ ایک بڑی جماعت ائمہ اور اکابرین کو آپ سے تلمذ ہے۔ از انجملہ امام ابی یحییٰ بن عاصم۔ اون کے بھائی قاضی ابی بکر بن عاصم شیخ ابی عبداللہ البیانی وغیرہم تلامذہ میں ہیں۔ کتاب المواعظ فی اصول الفقہ کتاب المجالس۔ الآفاوات والانشادات۔ عنوان الاتفاق فی علم الاشتقاق۔ کتاب اصول النحو وغیرہ آپ کے مولفات میں معدود ہیں۔ ایک کتاب جس کا نام عنوان التعلیل یا سر التعلیل ہے۔ برٹش میوزیم کی فہرست عربی میں صفحہ ۱۲۰ پر آپ کی مولفہ لکھی ہے۔ آٹھ شعبان منگل کے روز سات سو نوے ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔ ان کا ترجمہ اسی کتاب کے ابتدا میں۔ نیل الابہاج بتطریز الدبیاج سے نقل کیا گیا ہے۔ یہ مختصر حال اُسی سے ماخوذ ہے۔

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>اس باب میں افراط کے ساتھ کام کیا ہو۔ تقریباً نصف کتاب علماء حرمین کے تقریبات سے پر ہو۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ سلام منا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علی ساداتنا علماء البلد الامین۔</p> <p>مولف کتاب دسویں شوال بارہ سو بہتر ہجری میں بہلی میں پیدا ہوئے۔ قرآن شریف پڑھنے کے بعد تمام علوم عقلی و نقلی اپنے والد سے پڑھے۔ ۱۲۰۸ھ ہجری میں کتب درسیہ تمام ہو گئیں۔ درس علیم کے بعد ستویں نویسی کا کام مدت تک کیا۔ ۱۲۹۲ھ ہجری میں یہ شاہ آل رسول صاحب مارہروی سے شرف بیعت و حصول خلافت و اجازت کا اتفاق ہوا۔ ۱۲۹۵ھ ہجری میں والد ماجد کے ہمراہ حج بیت اللہ و زیارت مدینہ منورہ سے شرف یابی ہوئی وہاں کے اکابر علماء حنفیہ و شافعیہ سے سند حدیث تفسیر فقہ اصول حاصل کی۔ تدریس کی طرف توجہ بہت کم رہی۔ ہمیشہ تالیف و تصنیف کا مشغلہ رہتا۔ چھوٹے بڑے رسائل عربی فارسی۔ اردو و ستر پچتر تک تالیف ہیں۔ ۲ ربیع الاول کے سبب سنہ ۱۳۴۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی (تذکرہ علماء ہند وغیرہ)</p>			
۳۲۵۶	۳۲۵۶	الاختصام الحجز الاول	الامام ابی اسحاق ابراہیم بن موسیٰ بن محمد اللخمی الشافعی ثم الخراطی المتوفی سنہ ۳۹۰ھ		مطبوعہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۱۳ء	۳۸۸	
				<p>اس کتاب میں بدعت کے متعلق بحث ہے۔ بدعت کی تعریف اور اس کے معنی بدعت کی بُرائی بدعت کے اقسام حقیقیہ و اضافیہ۔ اور ان دونوں میں فرق۔ اور دونوں کے احکام بدع اور مصالح اور استحسان میں فرق۔ اہل بدع اور صدور حینات کا بیان وغیرہ۔ یہ کتاب اپنے مؤلف کے اعتبار سے بے نظیر ہو۔ پوری کتاب کی تقسیم دس ابواب پر ہو۔ اس وقت دو جلدیں موجود ہیں ہر ایک جلد میں</p>			

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>تائید و حمایت میں عیسائیوں سے تحریر اور تقریر اڑے بڑے مقابلے کیے عیسائی مذہب کی اصلیت سے بخوبی واقف تھے۔ اس لیے ہمیشہ کامیاب ہوتے رہے۔ اس کتاب کے شروع میں انھوں نے کسی قدر اپنا حال بھی تحریر کیا ہوا ان کے حیات و ممات کے متعلق تحقیق نہیں ہوئی کہ ہنوز زندہ ہیں یا راہی ملک بقا ہو گئے۔</p>			
۳۰۳۱	۴۴۵	حسن عقائد الاسلام فی ابطال العینین والاولیام	المولوی الفاضل زبدۃ الحکماء المولوی الحکیم غلام مصطفیٰ ایم۔ او۔ ایل۔ المدرس الاعلیٰ مدرسہ لاہور	۱۳۲۸ھ مطبع لاہور مطابع ۱۹۱۰ء			
			<p>اس کتاب کا موضوع چند مسائل کلامیہ ہیں تحقیق حدود و قدم غلو فی الدین مسئلہ تقلید تحقیق علم غیب وغیرہ۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الواحد القہار الستار الغفار۔ (مؤلف چودھوی صدیقی کے فضلا میں ہیں)</p>				
۳۰۳۱	۴۴۶	حسام الحرمین علی منہر الکفر والمبین	الفاضل الاجل مولانا احمد رضا خاں خلف مولوی علی نقی خاں بریلوی المولود ۱۳۶۲ھ والماتوفی ۱۳۸۰ھ	۱۳۲۴ھ مطبع بریلی	۶۳		
			<p>اس رسالہ میں چند علماء دیوبند اور میرزا قادیانی کے بعض مصنفات پر سخت مداخلات کیے گئے ہیں اور ان کے کلام کا محل ناگوار الفاظ میں ظاہر کیا ہوا ان لوگوں کو تحفہ تفسیق سے نکل کر حرم کفر میں ٹھادیا ہے۔</p>				

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>یہ رسالہ ایک استفسار کے جواب میں تالیف ہوا ہے۔ مستفسر مولانا محمد شاکر دشتی ہیں۔ سوال کی تقریر یہ ہے کہ توراہ و انجیل جو اس وقت یہود و نصارا کے پاس ہیں محرفہ ہیں۔ یا اصلی حالت پر۔ بر تقدیر تحریف و تبدل۔ یہ تغیر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے قبل ہو یا بعد۔ آیات قرآنیہ سے تحریف و عدم تحریف دونوں کا پتہ چلتا ہے۔ مولف رسالہ نے مفصل جواب دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ ان دونوں کتابوں میں تبدل قبل بعثت ہی ہو چکی تھی۔ باقی آیات قرآنیہ میں حقیقت کوئی تعارض نہیں ہے۔ غور کرنے سے صاف مطلب مفہوم ہوتا ہے۔ آغاز صفحہ ۳ الحمد للہ الذی ایدى هذا الدين بالناييد ان التقلية والعقايه۔ خاتمہ صفحہ ۲۳ الا باللہ العلی العظیم (مولف رسالہ زمانہ حال کے مولفین میں ہیں۔)</p>
۳۲۱۲	۴۴۴	کشف الظلمۃ	الحاج حسین علی	جدید الاسلام	دہشتانی ثم البغدادی	۲۲	<p>۱۸۲</p> <p>مطبوعہ ۱۳۲۲ھ</p> <p>بالمطبۃ العامۃ</p> <p>الشرفیہ</p>
							<p>یہ کتاب فرقہ بابیہ کے معتقدات کے بیان و تردید میں تالیف ہوئی ہے۔ عیسائیوں کے مذہب کی تفصیل اور ان کے تاویلات کا ابطال بہت خوبی کے ساتھ کیا ہے۔ اسلام کی حقیقت کا ثبوت اور دین محمدی کی شوکت کا اظہار اعلیٰ عنوان سے لکھا ہے عبارت آغاز صفحہ ۱ الحمد للہ سرب العالمین فاطر السموات والارضین۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۸ والحمد للہ سرب العالمین آمین۔ کتاب کے اختتام پر بعض علماء و فضلاء کے تقریبات بھی لکھے ہیں۔ مولف کتاب نو مسلم شخص ہیں۔ واغستان کے رہنے والے۔ پہلے عیسائی مذہب رکھتے۔ دین نصارے کے سخت موافق و معتقد تھے پھر توفیق الہی کی تبری سے اُس مذہب کو چھوڑ کر دین اسلام میں داخل ہوئے تیس سال کی عمر میں وطن اہلی چھوڑا۔ بغداد کو وطن مسکن بنایا وہاں علماء عرب و عجم کی فیض صحبت سے علوم دینیہ میں ترقی کی۔ اسلام کی</p>

نمبر جوتا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				خاتمہ صفحہ ۷۰۸ وغفل عن ذکرہ الخافلون اللہ آمین۔ (مولف کتاب چھ دھویں صدی کے علماء میں ہیں)			
۴۳۳۳	۴۳۱	الحقیدۃ الاسلامیہ	مغربی مجھڑیا		مطبوعہ مصر ۱۳۱۵ھ ۱۹۹۷ء	۱۶۷	
				عربی ترجمہ ہے۔ انگریزی کتاب کا جس کو شیخ الاسلام جزائر برطانیہ شیخ عبد اللہ کو بیلیام فو سلم نے ۱۸۹۰ء مسیحی میں تالیف کیا۔ اس کتاب میں تمام اصول اسلام کا۔ قواعد عقلیہ اور اصول فلسفہ کے مطالب ہونا ثابت کیا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۷۰ الحمد للہ الذی لم یلد فیکون مولودا۔			
				مولف کتاب کا ۱۸۵۶ء مسیحی میں۔ تولد ہوا ۱۸۸۵ء عیسوی میں اپنا مذہب چھوڑ کر شرف اسلام حاصل کیا۔ ۱۸۹۰ء میں۔ یہ کتاب تالیف کی۔ اس کتاب کے آغاز میں مولف کی شبیہ بھی دکھائی گئی ہے۔ مولف کتاب کی اجازت سے ۱۸۹۰ء مسیحی میں محمد ضیاء نے عربی میں اصل کتاب کا ترجمہ کیا۔			
۴۳۳۴	۴۳۲	المجہد الفریق فی تثلیث الیقین	الغافل ایوب بابک	۱۳۱۳ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۹ھ	۱۷۶	
		و تائب التوحید	صبری بن عبد اللہ				
				کتاب (القول الصریح فی تثلیث الاقانیم و تجسّد المسیح) جو ایک پادری صاحب کی تالیف ہے۔ یہ کتاب اس کا رو ہے تثلیث کا ابطال۔ توحید کا اثبات۔ نہایت خوبی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الواحد الاحد فی ذاتہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۳ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام۔ (مولف کتاب اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں۔)			
۴۳۳۵	۴۳۳	البرہان الخلیل علی قابل	الشیخ ابن السادات		مطبوعہ مصر ۱۸۹۳ء	۲۳۳	
		فی تحریف الانجیل	مجدد رغب الدمشقی تمیز				
			مولوی رحمت اللہ ہندی				
			سہارن پوری شرم المکی				



نمبر جوت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							حایث شریف میں جو ایمان کے باب میں آیا ہے کہ الایمان بضع وسبعون شعبۃ۔ اس کتاب میں ہر ایک شعبہ کا مفصلاً ذکر کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۰۱ وال الحمد لله حمد ایضیہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۱ وصحب کل اجمعین والحمد لله رب العالمین۔ (مولف کتاب زمانہ حال کے اکابرین میں ہیں)
۴۳۵۰	۴۳۹	علم یقین فی الرد علی المتنصر عماد الدین	اب یحییٰ افندی الحسنی الفاطمی		مطبوع مصر ۱۱۳۵ھ	۷۶	
							یہ کتاب عماد الدین مرتد کے رسالہ کی تردید میں ہے۔ قصہ یہ ہے کہ ایک شخص عماد الدین نام۔ دین اسلام سے مرتد ہو کر نصرانی ہو گیا۔ حالت نصرانیت میں دین اسلام کی تنقیص اور انکار نبوت وغیرہ میں ایک رسالہ شایع کیا۔ مولف کتاب نے اس کتاب میں مضامین رسالہ مذکورہ کا عمدہ عنوان سے رد کیا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد لله الواحد الاحد الفرد الصمد۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۱ علی آلہ وصحبہ اجمعین (مولف کتاب طبع کتاب کے زمانہ تک بقید حیات تھے)
۴۳۴۳	۴۴۰	نجوم المہتدین فی دلائل نبوة سیامرسلین بن اسماعیل البہنانی رئیس محکمۃ الحقوق فی ہر	الفتاویٰ الشیخ یوسف	۲۲ ۱۳ بیچہ الثانی	مطبوع مصر ۶۰۸		
							کسی بے دین نے ایک کتاب تالیف کی تھی جس کا نام (الہدایہ) رکھا۔ اس کتاب میں اس شخص نے اسلام اور صاحب اسلام علیہ السلام پر بیجا حملوں کے وار کیے اور سخت ضلالت اور گمراہی کی باتیں لکھیں۔ یہ کتاب اُس کے رد میں تالیف ہوئی ہے۔ مولف علام نے احقاق حق میں پیچیدگی کی ہے اور حقیقت دین اسلام نبوة صاحب اسلام کو دلائل پاکیزہ سے میر ہن کیا ہے۔ اس کتاب کے اول میں غرست مضامین بھی منظم ہو عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد لله الواحد الاحد الفرد الصمد۔ لم یلد ولم یولد

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مانع الترقی الی الدرجات العلیٰ عبارت ختم صفحہ اخیر ما یشاء من الخیوب (مؤلف غیر شاہیر)					
۳۳۳۰	۳۳۶	مفتاح اسعادہ فی سہل العمر والرزق والزیادہ مع التقویٰ	الشیخ محمد ضیاء الدین افندی بن الشیخ یحییٰ افندی القادری الحاتمی المصطفیٰ الحنفی	۱۳۰۹ھ	مطبوعہ ۱۳۰۹ھ قطیفیہ	صفحہ ۱۰۸ صفحہ ۱۲	
		یہ کتاب سلطان عبدالحمید خاں کے عہد میں تالیف ہوئی ہے۔ اہم مسائل کلامیہ کی تحقیق کی گئی ہے۔ وسعت رزق۔ زیادتی عمر مفصل بیان ایمان۔ کہ زیادتی و نقصان قبول کرتا ہی یا نہیں مسئلہ خلاق افعال غیا تحقیق مسئلہ قضاء و قدر تعریف علم وغیرہ نافع اور مفید کتاب ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ بحمد اللہ استغفرہ انتفال الاسرار خاتمہ صفحہ ۱۰۸ کلو احد منها بالاشارة الحسیۃ۔ کتاب کے آخر میں بہت فضلاء کے تقریبات ہیں۔ (حضرت مولف اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں)					
۳۳۱۹	۳۳۶	نبدہ وجیزہ	مولانا محمد بن مصطفیٰ	۱۳۲۳ھ	مطبوعہ جزائر ۱۳۲۳ھ	۳۰	
		مختصر کتاب ہے۔ دین و اسلام کے معنی کی تشریح اور لفظ فہم کا مفہوم لغوی اور مراد شرعی تفصیلاً مذکور ہے اس ضمن میں دوسرے مباحث کا بھی تذکرہ ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ بحمد اللہ العلیم الحکیم خاتمہ صفحہ ۳۹ فخمنہ ۱۲ من ذی القعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ الفقیر محمد بن مصطفیٰ (مؤلف علامہ چودھویں صدی کے فضلاء میں ہیں)					
۳۳۱۵	۳۳۸	الحقیقۃ الباہرہ فی اسرار الشریعۃ الطاہرہ	السید محمد ابوالحسن بن الحسین وادی المکنی بابی البرکات آل خرم الصیادی الرفاعی		مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۱۲۸	

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مختصر الاجوبۃ الجلیۃ لدحض الدعوات النصرانیۃ الشیخ محمد بن المرحوم الشیخ علی الطیبی انشائی الدینی	۱۲۷۹ ہجری				
		یہ رسالہ حصہ دوم کے حاشیہ صفحہ نمبر ۶۴ سے صفحہ ۲۲ کے حاشیہ تک ہے۔ یہ رسالہ بھی شیخ زیادہ کی کتاب (الاوجوبۃ الجلیۃ لدحض الدعوات النصرانیۃ) کا اختصار ہے عبارت شریف حمد الرحمن رفیع قدر من تواضع لمرؤسینہ (مولف کتاب اظہار الحق اور مولفین رسائل تائید تیرھویں چودھویں صدی کے فضلا میں ہیں)					
۳۰۷۶	۳۳۸	بحر الکلام	العلامة میمون بن یونس بن محمد بن محمد بن محول المعروف بابي المنين النسخة المتوفى سنة ٥٠٨ هـ	قلمی	۵۲		
		تقطيع كتابات مختلف طووالاً - ۵- آنچه سے - ۵- آنچه تک عرضاً پانچ بطور گیارہ سے تیرہ تک - کاغذ انگریزی نیلگون خط مایقر طالب علمانہ کتب صرف سیاہی سے کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ چونکہ کاری و اثر کریم سے محفوظ ہو۔ اس کتاب کا ایک مطبوعہ نسخہ نمبر ۳۲ پر تحریر ہو چکا مضامین کتاب کی کیفیت اور حضرت مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ بھی اسی نمبر کے تحت میں تحریر ہے۔					
۳۰۷۷	۳۳۹	رد وہابیہ مستخرج الکلام	مولوی فصیح اللہ	قلمی	۱۱۶		
		یہ کتاب تقطیعاً کتابتہ اور باعتبار کاغذ وغیرہ کے نسخہ سابق التحریر کے مشابہ ہے۔ غالباً مجتمعا دو نو فسخ مجلد ہوں گے جو علحدہ کروئے گئے ہیں آخر سے تمام ہے۔ یہ کتاب اس زمانہ کے مذاق کے مطابق فرقہ وہابیہ کے رویں دکھی گئی ہو مسئلہ علم غیب کا بھی ذکر ہے اس مسئلہ میں زیادہ خلوک کیا ہو اور افراط سے کام لیا ہو علامہ فقہ احمد الله الذي طهر قلبه عن					

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ابتداء حصہ دوم صفحہ ۱۲۰ الفصل الثانی فی ابطال التثلیث باقوال المسیح علیہ السلام					
		رسالہ النحوی	ایشخ دغای النحوی				
		یہ اول رسالہ ہے صفحہ ۲ کے حاشیہ سے صفحہ ۲۳۰ کے حاشیہ تک۔ یہ رسالہ مترجم عربی۔ رسالہ اردو۔ مولفہ سید عبداللہ ہندی کا ہے۔ سید عبداللہ نے مناظرہ مذکورہ کو اردو زبان میں غلبند کیا تھا جس کا عربی میں ترجمہ کیا گیا۔ عبارت آغاز الحمد لله الواحد الاحد۔					
		التنبیہات	مولوی رحمت اللہ بن خلیل الرحمن سہارنپوری ثم انبی من علماء القرن الرابع عشر	۱۲۸۱ھ			
		یہ دوسرا رسالہ ہے حصہ دوم کے صفحہ ۲ کے حاشیہ سے صفحہ ۶۳ کے حاشیہ تک۔ یہ رسالہ مولف نے دارالسلطنۃ اسلامبول میں تالیف کیا ہے۔ اس میں رد ہے۔ براہمہ صابئیہ۔ تناسخیہ کالجوبیش اور حشر کے منکر ہیں۔ آن دونوں امروں کے ثبوت کو براہین قاطع سے خوب مدلل کیا ہے۔ عبارت آغاز الحمد لله الذی تلاقواک انوار سلطانہ القاہر علی صفحہ ۱۰۱۔ الموعودات					
		خلاصۃ التزیج للدین الاصحیح	الشیخ محمد بن المرحوم الشیخ علی الطیبی الشافعی المشرقی	۱۲۶۶ھ			
		یہ رسالہ حصہ دوم کے صفحہ ۶۳ کے حاشیہ سے صفحہ ۱۶۲ کے حاشیہ تک ہے۔ کتاب البحت الاصحیح کا ملخص ہے جس کو شیخ زیادہ نے نصارے کے رد میں تالیف کیا ہے عبارت ابتداء فی صمد المن ایڈین سید الخلق۔					

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام صنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نہیں ملا					
۴۲۱۶	۴۳۲	المنہب الروحانی	عبد اللہ ماجی حاروجی	الشیشین	مطبوع	۴۶۱	
		اس کتاب میں مذاہب قدیمہ - نصاریٰ - یونانیین - مصریین - عبرانیین - یہود - وغیرہم کو تاریخی انداز پر تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ اجسام - ارواح - نفوس - وغیرہ کے متعلق بھی گفتگو کی ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۳ مقدمہ محمد الرب البرید اما بعد فلیس من ینکر۔					
۴۳۲۲	۴۳۳	اطار الحق حصتین مع اربع رسائل علی الحاشیہ ثم الملکی من علماء القرن الرابع عشر	مولوی حجت الدین خلیل الرحمن ہارنپوری	۱۲۷۰ھ	مطبوع مصر	صفحہ ۳۳۰ صفحہ ۲۲۸	
		اس کتاب میں بحث عنہا پانچ مسائل ہیں تحریف - نسخ - تلیث - حقیقت قرآن - نبوت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جو قدیم مسیحین - مسلمین کے مابین متنازع فیہا ہیں۔ کتاب کمال موضوع یہ ہے کہ ایک بڑے پادری سے مولف کتاب کا مسائل مشروحہ بالا میں غلطیوں والا شہادہ مناظرہ ہوا۔ اور جانبین سے دلائل بجا الکتب مسلمہ متناصبین پیش ہوئے۔ انجام کار پادری ثبوت دعویٰ میں لاجواب رہا۔ اور مولف امر حق کے اثبات میں ہر طرح سے اسبق واقف رہے۔ اس کتاب میں اس مناظرہ کی تفصیلی حالت دکھائی گئی ہے۔ پوری کتاب کے دو حصے رکھے گئے ہیں۔ ایک مقدمہ اور چھ ابواب پر منقسم ہے۔ پہلے حصے میں دو مسئلے نسخ تحریف مذکور ہیں۔ دوسرے حصے میں تین مسئلے ایضا تلیث و بحث حقیقت قرآن - اثبات نبوت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم - آغاز صفحہ اول صفحہ ۲					
		الحمد لله الذی لم ینخذ ولدنا خاتمہ صفحہ اول صفحہ ۳۳۰ ہدایہم اللہ الی الصراط المستقیم۔					

نمبر خودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تقریباً آٹھ صفحہ کا مختصر رسالہ ہے۔ فن متفرق عربی ۱۳ پر المکتوب اللطیف کے ساتھ مجلد ہے۔ کلمۃ التوحید کی تحقیق و تفسیر اور مخالفین کی تردید میں لکھا گیا ہے۔ عبارت آغاز الحمد للہ و کفر و سلاہ علی عبادہ الذین اصطفیٰ (مؤلف رسالہ کی تحقیق نہیں ہوئی)					
۳۲۰۸	۳۲۹	الصلب الفدا محمد شہید ضامن النار و ناظر دار الرعمۃ والاشراف	بصر	۱۳۳۱ھ	مطبوعہ مصر	۱۶۸	
		آس کتاب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصائب و مقتول ہونے کی نفی۔ آیات قرآنیہ وغیرہ ثابت کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی ہدانا للإسلام الذی ہدانا لیسع الابیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام					
۳۳۳۰	۳۳۰	نجات الموحدين فی بیان توحید رسالت اور دوسری ضروری عقائد اسلام کے ذکر میں۔ ابتدا صفحہ ۲	مولانا احمد بن عوض الصغیدی القومینی	۱۳۲۴ھ	مطبوعہ مصر	۳۸	
		الحمد للہ المفرد بالایجاد والاعدام خاتمہ صفحہ ۴۸ افضل الصلوٰۃ وازک التبعیہ۔ (مؤلف نامہ حال کے علماء میں ہیں)					
۳۰۶۳	۳۳۱	تذکرۃ المذہب مترجم علامہ ابن السراج الحنفی	اردو	۱۳۳۱ھ	مطبوعہ مصر	۱۶	
		چھوٹا سا رسالہ ہے۔ اسلام کے بہتر فرقوں کے نام اور ان کے اعتقاد کے بیان میں حاشیہ پر مولانا ابوالقاسم محمد عبد الرحمن مدرس مدرسہ قائم العلوم کا لفظی ترجمہ بھی اردو میں ہے۔ عبارت آغاز الحمد للہ الہادی للیقین خاتمہ صفحہ ۱۵ ہمارا الحق والباطل باطل۔ (مؤلف کتاب اور محشی مترجم کا ترجمہ					

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>مجلۃ المنار (جو مصر سے نکلتا ہے) اس میں کچھ مضامین نضارے کے رد میں شائع ہوئے تھے۔ ان مضامین پر نشرہ کو پکا کر کے کتاب کی صورت میں جمع کر دیا ہے آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم۔ خاتمہ صفحہ ۲۲ فی المنار و فی غیرہ کتاب کے اول میں فہرست ابواب۔ اور آخر میں غلام نامہ تحریر ہے (مولف کتاب سی زمانہ کے اہل علم میں معدود ہیں)</p>
۳۱۹۰	۳۲۶	محاورات المصلح والمقلد	الحسید بہت پینا	فتی حجلۃ المنار	مطبوعہ مصر	۱۳۳۳ھ	۱۳۳۳
							<p>یہ کتاب بھی مضامین متفرقہ کا مجموعہ مولف اساتذہ جدیدہ میں ہے۔ سابق الذکر کتاب کی طرح مضامین منتشرہ پکا کر دیے گئے ہیں۔ اس کتاب کا موضوع بطلان تقلید اور وحدت اسلامی مسائل دینیہ و سیاسیہ۔ و قضایہ ہیں۔ ہر بحث کو عنوان محاورات سے ضبط کیا ہے۔ اصل مقصد کے ضمن میں بہت سے مسائل مذکور ہیں۔ گیارہ محاورات پر کتاب کی ترتیب رکھی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ فی شوعہ اذی اللہ یسامعون القول خاتمہ ۳۳ بقول محمد رشید رضا اے قول والحمد للہ رب العالمین (مولف کتاب حجلۃ المنار اخبار مصری کے اڈیٹر ہیں)</p>
۳۱۹۶	۳۲۸	العقائد الاثنیۃ فی الدیانۃ النصرانیۃ	محمد طاہر التنبیر		مطبوعہ بیروت	۱۳۳۰ھ	۱۶۸
							<p>یہ کتاب بھی مولف اساتذہ جدیدہ میں ہے۔ نضارے وغیرہ کے عقائد باطلہ کے ذکر میں آغاز صفحہ ۵ الحمد للہ المتفرد بوجود الوجود خاتمہ صفحہ ۶۷ و ما شاہد ذلک من الاسماء والاہنام (اس کتاب کے مولف بھی زمانہ موجود کے فاضل ہیں)</p>
		شیخ الوہاب فی رد شبہ المرتاب	الشیخ عبد اللطیف بن الشیخ عبد الرحمن بن حسن		مطبوعہ مصر انصاری دہلی	۱۳۱۳ھ	

نمبر جوت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>اس مجموعہ میں تین نمبر ہیں۔ اور تینوں ابن تیمیہ کے مولفات سے ہیں۔ اس پر کتاب مسمى بالتسعیہ و حجاً  ۲۰۸ صفحات ہیں۔ اس کتاب کا نام السبعینہ ہے۔ ۱۲۰ صفحات کی کتاب ہے شرح العقیدۃ الاصفہانیہ  ۵۲ صفحے کی کتاب ہے العقیدۃ الاصفہانیہ۔ شیخ شمس الدین محمد بن محمود اصفہانی متوفی ۷۸۸ھ کا مولفہ ہے۔  یہ تینوں کتابیں۔ مذاہب باطلہ۔ ملاحدہ۔ زنا و فہم۔ متعزلیہ۔ شیعہ۔ جہمیہ۔ وغیر ذلک۔ کے ابطال و تردید میں  ہیں۔ علامہ ابن تیمیہ نے بڑی آنادی کے ساتھ ان تمام طوائف کا رد کیا ہے اور مذہب حق کے احقاق میں  مطل ثبوت پیش کیا ہے۔ آغاز کتاب اول صفحہ ۲ بعد سطر الحاقی الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ  (ابن تیمیہ کا ترجمہ فن فقہ نسبہ کے تحت میں درج ہے)</p>			
۲۹۳۷	۳۲۵	الفتاویٰ المہمہ فی تالیف الامۃ	العلامہ عبدالحسین بن الشریف یوسف الموسوی الساطی	۱۳۳۰ھ ۱۳۲۶ھ	مطبوعہ مطبعة العرفان	۲۳۸	
		<p>ہرچند کہ اس کتاب کے مولف مذہباً شیعہ ہیں۔ مگر یہ کتاب بہت بے تعصبی کے ساتھ لکھی ہے۔  ابتدایں اہل اسلام کے باہم اتفاق و اتحاد پر زور دیا ہے اور آیات و احادیث سے اس مضمون کی تقویت  کی ہے پھر ایمان و اسلام کے معنی کی تشریح۔ موحیدین کے دخول جنت کا ثبوت۔ سنی و شیعہ کے باہم منازعات  کا قول فیصل۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ کتاب اہل تشیع اور اہل تسنن کے ملاحظہ کے قابل ہے۔ آغاز صفحہ ۳ الحمد للہ  رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ الیہامین۔ خاتمہ صفحہ ۲۳۳ تمت والحمد للہ  بقلم مولفہا اے قول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (مولف کتاب اسی وقت کے فضلاء میں ہیں)</p>					
۳۱۹۵	۳۲۶	دین اللہ	الیکتور محمد توفیق صدیقی افندی صاحب مجلۃ المنار		مطبوعہ مصر ۱۳۳۰ھ	۲۳۲	



نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا محل	تعداد صفحات	کیفیت
		یہیں ختم کیا۔ شیخ عبدالغنی نابلسی۔ علامہ عبدالقادر قطبی ماوردیگر مشاہیر فضلاء ان کے اساتذہ میں ہیں۔ رسائی ذہن۔ جوہر فہم۔ کی یہ حالت تھی کہ معاصرین و مشارکین ان کے ہم پلہ نہ ہو سکے۔ فارغ التحصیل ہونے پر وطن کو مراجعت کی۔ خاص نابلس میں توطن کا اتفاق ہوا۔ رات دن۔ درس۔ افتاء۔ تالیف۔ وغیرہ میں مشغول رہتے۔ علمی خدمات سے مشہور آفاق ہو گئے۔ حنبلی مذہب کے پابند تھے۔ یوفیات کثیرہ کے مولف ہیں۔ چند مصنفات کے اسماء یہ ہیں: شرح ثلاثیات مسند الامام احمد متاخر انوار فی سیرۃ النبی المختار۔ تحجیر الوفا فی سیرۃ المصطفیٰ۔ غذا لالباب فی شرح منظومۃ الآداب النجور النذیرہ فی علوم الآخرہ کشف اللثام فی شرح عمدۃ الاحکام نتائج الافکار فی شرح حدیث سید الاستغفار النجواب المحرر فی الکشف عن حال النضر والاسکندر عرف الزین فی شرح السیرۃ نہیب القول العلی فی شرح اثر امیر المؤمنین علی۔ التحقیق فی بطلان التلیفین تحفۃ النساک فی فضل السواک۔ اللہ فی فضائل الجمۃ۔ الأجوبۃ النجدیہ عن الاسئلۃ النجدیہ۔ الأجوبۃ الوہبیۃ عن الاسئلۃ الرغبیۃ۔ وغیر ذلک۔ کتب مصنفہ کے علاوہ آپ کا منظوم کلام بھی ہے۔ مراسلات۔ وعظیات۔ مرثیات۔ کثیر ہیں۔ تاریخی علوم میں بھی آپ کو یدر طولی حاصل ہے۔ عرب و مولدین کے اشعار کثرت سے حفظ تھے۔ اہ شوال ۱۸۸۵ھ ہجری میں نابلس میں وفات ہوئی۔ اور یہیں مدفون ہوئے۔ اس کتاب کی پہلی جلد کی ابتدا میں مصنف کتاب کا ترجمہ بھی لکھا ہے۔ (سکال الدہر فی اعیان القرن الثانی عشر					
۴۲۳۳	۴۲۳۴	مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ المجلد الحاس	شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحکیم بن عبد السلام بن عبد المنذر بن النضر بن بن النضر بن علی بن عبد اللہ تیمیۃ الحرانی المتوفی ۷۲۸ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۹ھ ۱۳۰۰ھ ۱۵۲	صفحہ ۲۸۸ صفحہ ۱۳۰ صفحہ ۱۵۲	

نمبر جو دا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الدرة المضية فی عقد اهل الفرق المرضية - کی شرح ہے جو منظومہ اور مولفہ اسی ولعت کی ہو اس کتاب میں اہیات مسائل اعتقاد یہ کو ضبط کیا ہو۔ اصل کتاب چونکہ نظم میں ہے اور نظم کی قیود کی وجہ سے تنگی و اختصار لازم جو فہم مطالب کے واسطے نخل ہوا کرتا ہے اس ضرورت سے شرح لکھی گئی اس شرح میں اصل متن کے اجمال و ابہام کو نہایت خوبی کے ساتھ مفصل کر دیا ہے کتاب کے دو حصے رکھے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ اس کے مطالب کی فہرست بھی ہے جس کو محمد رشید رضا صاحب مجلۃ المنار الاسلامیہ نے حروف محجہ پر مرتب کیا ہے۔ کتاب کے اول میں منضم ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی تقدست عن الاشباہ ذاتہ ختم صفحہ ۳۸۸ فی مختصر الموضوعات وباللہ التوفیق۔					
۳۸۸۵	۳۲۳	لوائح الانوار البہیۃ وسواطع الاسرار الاثریۃ - شرح الدرة المضية فی عقد الفرق المرضیۃ الجزء الثانی	المالم الفاضل صاحب البرهان الجلی شیخ محمد بن احمد السفائی الثری النجلی المتوفی ۱۱۸۸ھ	۱۱۸۳ھ	مطبوع مصر ۱۳۲۲ھ	۲۲۴۸	
		یہ دوسرا حصہ ہے۔ الباب الرابع فی ذکر بعض السمعیات سے۔ آخر کتاب تک۔ آغاز صفحہ ۲ اعلان الملام بالسمعیات خاتمہ صفحہ ۴۸۸ من دعا لنا بخیر یارب العالمین۔ علامہ سفارینی رحمہ اللہ ہجری۔ سفارین میں (نابلس میں) ایک قریہ کا نام ہے پیدا ہوئے ہیں تربیت پائی صغرنی میں کلام مجید ختم کیا تحصیل علوم کے خیال سے دمشق چلے گئے۔ علوم متداولہ کا پورا نصاب					

نمبر پورا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
				الخلاق منهم نبیاً خاتمہ صفحہ ۴۸ واولی الامم منکم (مولف قائل اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں)			
۳۹۵۱	۴۲۰	آثار الانظار وبتکرات الافکار	العلامۃ المحقق السیاح احمد الشریف		مطبوعہ مصر ۱۳۲	۱۹	
		اس کتاب میں کئی امر کا ذکر ہے۔ اسلام کی فتح و تشریف و سناں کے ساتھ ہوئی۔ یا حج و براہین عقلیہ سے قرآن شریف کو معجزہ مانا جاتا ہے۔ اور توراۃ و انجیل کا اس درجہ میں شمار نہیں۔ حالانکہ آسمانی کتب ہونے میں سب مساوی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برأت پر دلیل عقلی کیا ہے۔ وغیرہ لکھا					
		آغاز صفحہ ۲ اللہم وخصی ثناء علیک انت کما انتبت خاتمہ صفحہ ۴۲ و تبحرنا لدیہ من المقربان آمین					
		انصرم طبع کتاب کے زمانہ میں حضرت مولف موجود تھے۔					
۳۹۲۶	۴۲۱	روح المعبران	محمد فرج الاحمد الازہری المیناوی		مطبوعہ مصر ۱۶۲	۱۳۳۲	
		یہ کتاب اخلاق حسنہ۔ اور بعض مسائل کلامیہ کا مجموعہ ہے۔ متعدد بیانات مختلف عنوانات سے لکھے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ اللہ نور السموات و الارض۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۷ و ادخلنی برحمتک فی عبادک الصالحین					
		ابتداء کتاب میں غدیہ مصر اور مولف کتاب کی شبیہ کا فوٹو لیا گیا ہے (اس کتاب کے مولف بھی اسی وقت کے فضلاء میں ہیں)۔					
۳۸۸۵	۴۲۲	لوائح الانوار البہیہ سواطع الاسرار الاثریہ شرح الدتہ المضییۃ عقد الفرق المضریۃ الجز الاول مع التہنئۃ	العالم القائل حبیب الرحمن الحلی الشیخ محمد بن احمد السفارینی الاثری الحنبلی المتوفی ۱۱۸۸ھ		مطبوعہ مصر صفحہ ۲۰	۱۳۲۳	صفحہ ۳۸۸

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>مولف نے کتاب الدین والا سلام متذکرہ بالا کو فاضل امین ریجانی کی خدمت میں اظہار رائے کے واسطے بھیجا تھا فاضل مذکور نے اس کتاب کے بعض مقامات پر مواخذات کر کے کتاب واپس بھیج دی۔ مولف مسطور الصدر نے ان خدشات و مواخذات کے مقبول جواب لکھ کر نظر ثانی کی غرض سے دوسری مرتبہ اصل کتاب کو امین ریجانی کے پاس پھر بھیجا۔ امین ریجانی نے اس مرتبہ ان جوابات کو تسلیم کرنے کے بعد تحسین و آفریں کے ساتھ کتاب کو واپس بھیجا۔ کتاب ہذا ان امور اسات کے تفصیلی بیان میں ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للستحقہ والصلوٰۃ علی صفوۃ من خلقہ خاتمہ صفحہ ۱۳۰ واللہ ولی التوفیق للجمع و ردہ المستعان۔ (فاضل مولف موجودہ زمانہ کے علماء میں ہیں)</p>
۳۹۴۵	۴۱۸	خلاصۃ التفتیق فی فضلیۃ الصدیق	الفاضل الجاہل شیخ محمد عبد الجواد القاہاتی	۱۳۱۲ھ	مطبوع مصر ۱۳۱۸ھ	۳۸	
							<p>اس کتاب میں ماموں بن ہارون رشید کے معتقدات کا رد اور فضیلت صدیق اکبر کا ثبوت ہے۔ یہ ہے کہ ماموں نے اپنے یہاں کے علماء و فقہاء کے اس عقیدہ کو مسترد کیا تھا کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہما سے افضل ہیں۔ بلکہ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے افضل فاضل بالخلافہ ہونے پر اپنی طرف سے بہت سے دلائل و حجج پیش کیے تھے۔ مولف کتاب ہذا نے یہ مختصر کتاب اس باب میں بہت خوبی کے ساتھ لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ فحمد للہم حمداً ترضونابہ لے الصواب خاتمہ صفحہ ۳۵ والحمد للہ رب العالمین آمین۔ مولف کتاب بھی اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ کتاب کے طبع کے وقت تک بقید حیات تھے۔</p>
۳۹۴۵	۴۱۹	حب العرب	الشیخ عبد الحمید الشافعی من علماء اسکندریہ	۱۳۱۲ھ	مطبوع اسکندریہ	۴۸	
							<p>یہ کتاب محبت عرب کی ترغیب و تحریر میں ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ حمداً لمن شرف العرب ببعثہ افضل</p>

نمبر پروجیکٹ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		خاتمہ صفحہ ۳۵ والحمد لله رب العالمین لے قول وعلیہ التکلیل منسبہ گناہ رسالہ ہے۔ آرٹھی سطر میں شکست خط میں لکھا ہوا آخر سے بھی ناتمام وغیرہ لکھا ہے مصنف کا نام بھی تحریر نہیں۔ اثبات وجود و صفات واجب تعالیٰ عرسمہ میں صفحہ ۳۶ کے آخری حصہ سے صفحہ ۳۷ تک ابتداء بسم اللہ الرحمن الرحیم ومنہ الاغافہ فی التہمیم عبارت ختم عارضہ ثلاث الجواہر (ذیروز صوفی کا پتہ نہیں چلا کہ یہ کون بزرگوار ہیں)					
۳۹۴۱	۳۱۵	الدین والاسلام مع الفہرست الجبر الاول آل کاشف النقط النجفی اشعری	مولانا محمد حسین		مطبوعہ ۱۳۳۰ مطبوعۃ العرفان	صفحہ ۲۲۲ صفحہ	
		یہ کتاب امامیہ مذہب کی ہے مسائل کلامیہ میں۔ پوری کتاب کے دو حصے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے عبارت شروع صفحہ ۲۸ اللہم الیک دعوتی توجدا اس سے پہلے اور اوراق پر کتاب کے تالیف کے دو اعلیٰ مذکور ہیں۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۲ اوکلا و آخر اوطنا و ظاہرا۔					
ایضاً	۳۱۶	الدین والاسلام مع الفہرست الجبر الثانی	ایضاً		ایضاً	۲۴۶	
		دوسرا جز ہے۔ ابتداء صفحہ ۱ قبل الحمد لله رب العالمین و کف۔ اس جز کے اول میں مولف کے رسم خط کی تصویر سی عبارت کا بھی چرہ بنا ہوا ہے اور شبیہ کا فوٹو بھی لیا گیا ہے عبارت خاتمہ صفحہ ۲۴۶ والیہ انبنا والیہ المصیر۔ مولف کتاب اسی زمانہ کے فضلاور میں ہیں۔ اس کتاب کے طبع کا اہتمام ان کی موجودگی میں ہوا۔					
۳۹۴۲	۳۱۷	المراجعات الریحانیہ	ایضاً	۳۱۷	مطبوعہ بیروت ۱۳۰		

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اور تحقیقات علمیہ سے پوری کتاب پر بحثی علام نے فاضلانہ انداز پر مقاصد شرح کی تفصیل کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ قولہ عند القائل۔ یرید ان الحکماء حاملون بان الواجب۔ صفحہ ۶۴۔ و اعلم ان الاشترک اللفظی فی الوجود علی تقدیر ان یکن الواجب خاتمہ صفحہ ۴۶۴۔ اذ وجدنا لاکثر ما شاهدنا۔ فاضل محشی کی تفصیلی تحقیق نہیں ہوئی، صاحب کشف الطنون نے۔ موقوف فی العلم الکلام کے ذکر میں۔ صرف اس قدر لکھا ہے۔ و علی الفاضل مسعود الشروانی علی الھیات شرح المواقف للسیّد حاشیہ مقبولہ۔ دوسرے مقامات سے بھی کچھ پتہ نہیں چلا۔ غالباً یہ کمال الدین مسعود الشروانی الرومی ہیں۔ علم الھیات کے بڑے عالم ہیں۔ سلطان حسین بایقرامتو فی ۹۱۱ھ کے عہد میں تھے اور مدرسہ ہرات میں پڑھاتے تھے ۹۵۰ھ میں ہرات میں انتقال ہوا (جیب السیر) ان کی کتاب شرح آداب البحت عربی بڑی میوزیم میں ۱۳۳۶ھ پر ہے۔ آداب البحت شمس الدین محمد بن اشرف سمرقندی المتوفی ۸۵۵ھ کی مولفہ ہے۔					
۳۸۳۲	۴۱۴	الرسائل الثلاثہ	اشیخ فیشرز	۱۰۳۱ھ	قلمی	۴۰	
			صوفی وغیرہ				
		تقطیع کتابت ۱۰۷۱ ۸۷۱ ۲۱۰۔ انچھ بیٹوں مختلف۔ دس سے انیس تک خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کہ مخور و گی۔ اور کثرت سے پیوند کاری ہے بعض جگہ پوری سطر کہیں سطر کا اکثر حصہ۔ رقمہ دوزی سے چھپا ہوا ہے۔ آخر کا رسالہ آری سطروں میں تحریر ہے۔ اس جلد میں تین نمبر ہیں نمبر رسالہ عقائد صوفیہ مختصر رسالہ ہے صفحہ ۲ سے صفحہ ۷۱ تک اس رسالہ میں ذات واجب سبحانہ تعالیٰ کے متعلق صوفیانہ انداز پر عقائد لکھے ہیں بعض صورتہ موزون اور موافق شرح مطہر بعض ظاہرنا درست اور خلاف شرح شریف معلوم ہوتے ہیں عبارت ابتدائی الحمد للہ الذی وسع قلب الانسان خاتمہ تمت بحمد اللہ حسن توفیقہ نمبر رسالہ علامہ جلال دوانی متوفی ۱۰۸۵ھ مصنفہ ۸۷۲ھ امور عامہ وغیرہ کے بیان میں صفحہ ۱۸ سے صفحہ ۴۶ تک۔ آغاز الحمد للہ الذی وسع قلبہ بذاتہ۔					

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		لکھا ہوا صفحہ ۳۹ کے پچھلے حصے سے شروع ہو کر صفحہ ۴۴ کے اول حصہ میں ختم ہو گیا۔ عبارت آغاز مدالکہ در احوال اختیاری عبادہ خاتمہ صفحہ ۴۴۔ در مسئلہ شہداء انسہ شدائد مسئلہ حقیقت ملک و جن یہ مسئلہ گوہر مراد مصنف عبدالرزاق بن علی بن الحسنی اللہاجی۔ سے عبارت فارسی میں منقول ہے۔ صفحہ ۴۴ شروع ہو کر صفحہ ۴۶ کے آخر حصہ تک ختم ہو عبارت ابتدائی۔ در بیان حقیقت ملک و جن و شیاطین ختم نقل کردہ شد۔ تا قول الحسین اللہاجی نمبر مسئلہ حرمتہ و اباحتہ۔ یہ مسئلہ کتاب تلویح بحث قیاس سے ماخوذ ہے۔ اس بحث کی تحقیق میں کہ اشیا میں اباحتہ آئل ہو یا کید اور اباحتہ صلیہ حکم شرعی ہی یا نہیں صفحہ ۴۶ کے پچھلے حصے سے شروع ہو کر صفحہ ۵۲ کے آخری حصہ پر ختم ہو گیا۔ عبارت ابتدائی اذا واد نصیبین احد ہما صحوہ والاخر مبیح۔ عبارت خاتمہ علی ما فسرہا ملا توقفت اس کے بعد ایک دو سرار سالہ شروع ہے صرف دو ہی سطر خطبہ کی تحریریں آگے کے اور باقی بالکل گئے ہوئے ہیں۔ نمبر ۴۱ سرچی۔ علم فرائض کی مستند و معتبر کتاب ہے صفحہ ۵۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۶۹ پر ختم ہو گئی۔ صفحہ ۸۰ پر چٹائیں میراث کی لکھی ہیں صفحہ ۸۱ سادہ ہے۔ صفحہ ۸۲ پر مختصر فارسی عبارت جس کا تعلق امامت و خلافت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہ سے ہے۔ تحریر ہے نمبر ۱۱ متعدد حدیثیں مترجم زبان فارسی۔ اربعین۔ سے لکھی ہیں۔ صفحہ ۸۳ سے ابتدا اور آخرین صفحہ ۱۱۱ پر خاتمہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۸۳ حدیث الثانی من الاحادیث اربعہ من اربعین حریری۔					
۳۸۳۹	۴۱۳	حاشیہ شرح مواقف	الفاضل سعد الشیرازی	قلمی	۳۲۶		
		تقسیم کتابت طولاً ۵/۸ عرضاً مختلف۔ تین چار انچہ کے درمیان۔ سطور ۲۲ سے ۲۵ تک بخط طبع پختہ کتابت سیاہی و سُرخ سے۔ کاغذ مدلی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کرم خوردگی و پیوند کاری کثیر کتاب آخر سے ناتمام۔ پہلے صفحہ پر پانچ چھوٹی مہریں محمد معصوم نام وغیرہ کی ثبت ہیں۔ شرح مواقف سید جرجانی کا حاشیہ ہے۔ آخر سے ناتمام اور اول میں خطبہ وغیرہ سے معراہ ترقیقات فلسفہ					

نمبر جو کتاب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کاغذ و ملی کر مخور و گی و پیوند کاری کثیر و اسدانی صفحہ پر ایک مہر بھی ثبت ہو۔ جو پڑھنے میں نہیں آتی۔ یہ مجموعہ کشکول کے انداز پر ہو۔ آٹھ نمبر اس میں ہیں۔ ۱۔ الدرة الثمينة عربی۔ مولفہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی۔ یہ رسالہ تحقیق واجب الوجود جل مجدہ۔ میں شاہجہاں بادشاہ کے حکم سے (جنو اب سعد اللہ خاں کی وساطت سے) تحریر کیا بھیجا گیا تھا۔ تالیف ہوا ہے حضرت مولف نے اس رسالہ میں مسئلہ علم باری تعالیٰ عز اسمہ اور معجزات قدم عالم کو بہت خوبی کے ساتھ لکھا ہے۔ یہ رسالہ صفحہ ۱۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۵ کے نصف اول میں ختم ہو گیا۔ عبارت آغاز۔ اللهم باسمک ابتدی و بنور قدسک اہتدی عبارت خاتمہ۔ ولکن ہذا آخر ما قصدنا الی قول عبد الحکیم سیالکوٹی۔ نوشتہ ۱۰۵۷ھ نمبر ۲ مکتوب نواب سعد اللہ خاں۔ فارسی۔ یہ اس خط کی نقل ہے جنو اب سعد اللہ خاں نے شاہجہاں بادشاہ کے حکم سے فاضل سیالکوٹی کی خدمت میں رسالہ کی تالیف کی غرض سے بھیجا ہے۔ یہ مکتوب تقریباً ۱۷۰ صفحہ پر ہے۔ ۲۵ کے نصف آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۲۶ کے ختم پر۔ ختم ہو گیا۔ عبارت آغاز۔ مفاوضہ جملۃ الملکی مدارا لہا می۔ ۳۰ رسالہ کلمی طبعی مولفہ مولانا غلام مصطفیٰ بن محمد مصطفیٰ الجایسی الحسینی۔ اس رسالہ میں اس امر کی تحقیق کی گئی ہے کہ کلی طبعی خارج میں موجود نہیں ہے۔ صفحہ ۲۷ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۲ کے پہلے حصہ میں ختم ہو گیا ہے۔ ابتداء۔ وبعد فیقول العبد الفقیر الی رحمة اللہ العفی۔ خاتمہ من شہر المحرم الحرام ۱۰۸۳ھ نمبر ۳۰ ص ۳۲ کے پچھلے حصہ میں مسئلہ جل مجدہ فارسی عبارت میں بڑے اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔ نمبر ۳۳ کے پچھلے حصہ سے مسئلہ غسل و مسح جلین کی تحقیق عربی عبارت میں مختصر طور پر کی گئی ہے۔ (جو صفحہ ۳۴ کے) آخر میں ختم ہو گئی۔ ۱۔ مناظر بین الفاسلین و الماسحین چھوٹا ساعری رسالہ ہے۔ اس میں فریقین۔ ماسحین و فاسلین کے دلائل نقل کر کے مسح جلین کی ترجیح ثابت کی ہے۔ یہ بحث کتاب اربعین مولفہ شیخ بہار الدین محمد عالمی سے ماخوذ ہے۔ صفحہ ۳۴ کے آخری حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۵ کے نصف اول میں اس کا خاتمہ ہے عبارت آغاز۔ مناظر بین الفاسلین و الماسحین نمبر ۳۵ مسئلہ اختیار۔ فارسی جبر و قدر کے بیان میں اس بحث میں۔ اشاعرہ معتزلہ امامیہ کا جو مسلک ہے۔ اس کو					



نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطوب یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		۵ نصر اللہ نجیفہ بیت اللہ صفحہ ۱۰ سے صفحہ ۱۰۷ تک الحمد للہ فلا حمد لغیر اللہ۔					
۳۶۰۱	۳۱۰	کتاب الخیف	مولوی نور الدین ب اسماعیل ام پوری	۱۲۶۹ھ	قلمی	۸۲	
		اس مجلد میں صرف یہی کتاب ہے۔ ابتداء صفحہ ۲ الحمد للہ جل دین الاسلام لنا اماناً یہ مجلد بھی موافق شرح سائق ہے۔					
۳۶۰۲	۳۱۱	رسالہ ذبح مع اربع رسائل آخر	ایضاً	۱۲۶۹ھ	قلمی	۱۸۰	
		اس مجلد میں پانچ نمبر ہیں۔ ۱۔ رسالہ ذبح مصنفہ ۱۲۶۵ھ سے صفحہ ۲ تک۔ ابتداء الحمد للہ فی مالک اللہ ۲۔ توبۃ النصوح صفحہ ۱۸ سے صفحہ ۴۴ تک مصنفہ ۱۲۶۹ھ آغاز الحمد للہ ہو سلام مؤمن ۲۷ بدیہی فی المذہب الحنفی ۵۹ صفحہ ۱۲۸ تک آغاز الحمد للہ لانه مؤمن ۱۷ ایمان الدائم مصنفہ ۱۲۶۵ھ یہ رسالہ مکہ معظمہ میں تالیف کیا ہے صفحہ ۷۷ سے صفحہ ۱۱۲ تک۔ عبارت ابتدائی الحمد للہ لانه واجب الوجود۔ اس کتاب کے دو ویباچے ہیں صفحہ ۷۸ سے دوسرا ویباچہ لکھا ہے جس کا آغاز یہ ہے الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقين نمبر ۵ بیۃ الرضوان صفحہ ۱۳۷ سے صفحہ ۸۰ تک عبارت آغاز الحمد للہ ہر رب العالمین وهذا خبر اللہ۔ مجلدات متذکرہ بالا میں۔ رسائل مکررہ بھی ہیں جن میں تھوڑا تھوڑا سا تغیر کر دیا گیا ہے۔					
۳۵۰۸	۳۱۲	مجموعۃ الدرۃ الثمینہ ومن الرسائل العربیۃ والفارسیۃ	العلامہ مولوی عبد الحکیم بن شمس الدین السیالکوٹی المتوفی ۱۰۶۸ھ والمصنفین الآخرون	۱۰۵۷ھ	قلمی ۱۱۳۰ھ	۱۳۲	
		تقطیع کتابت ۱۰۶۸ھ۔ انچھ سطور مختلفہ ۱۵ سے ۱۹ تک مختلف الخطوط تعلیق و نسخ۔ کتابت سرغی و بھٹی					

نمبر کتاب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۵۹۸	۴۰۶	کن فیکون مع رسالہ فوج	مولوی نور الدین بن اسماعیل رام پوری	در عمداً و اب خود و س مکان	قلمی	صفحہ ۲۳۸ صفحہ ۱۰	
		تقطیع کتابت ۳۷۶ سچہ سطورہ کاغذ سفید انگریزی۔ کتابت سیاہی و سُرخ سی۔ خط بصورت نسخ طالب علمانہ ظاہر مولف کا مسودہ معلوم ہوتا ہے۔ کرمخبر دگی کا اترخیف اور پیونیکاری بالکل نہیں ہے۔ یہ مجلد اور اس کے بعد چار جلدیں او بیہینہ وہی رسائل ہیں جو مجموعہ نمبر ۳۶۶ تفصیل کیفیت کے ساتھ تحریر ہو چکے۔ اس مجلد میں دو کتابیں ہیں پہلی کتاب کا آغاز صفحہ ۱ الحمد للہ ہو مومن۔ آغاز دوسری کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ جعل الحلال عن الحرام مفصل۔					
۳۵۹۹	۴۰۸	توبۃ النصیح نمبر رسائل اخر	ایضاً	۱۲۶۸ و ۱۲۶۹	قلمی	۱۶۶	
		یہ مجلد بھی باعتبار تقطیع و کتابت و کاغذ وغیرہ۔ جلد اول کی طرح ہے۔ اس مجلد میں چھ رسائل ہیں۔ آغاز رسالہ اول صفحہ ۲ الحمد للہ ہو مومن و ذانہ یقتضی وجوداً آخر صفحہ رسالہ آخریں صفحہ ۱۲۷ من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ۔					
۳۶۰۰	۴۰۹	کتاب الدالوہاب مع أربع رسائل اخر	مولوی نور الدین بن اسماعیل رام پوری	۱۲۷۰ و ۱۲۷۱	قلمی	۱۰۸	
		یہ مجلد بھی بہ طور سابق ہے۔ اس میں پانچ نمبر ہیں۔ کتاب الدالوہاب مولفہ ۱۲۷۰ صفحہ ۲ سے صفحہ ۶۷ تک۔ عبارت آغاز الحمد للہ الذی وہب الخ ۲ میزان لفضل مصنفہ ۱۲۷۱ صفحہ ۱۲۷۱ زمانہ حکومت سلطان عبدالعزیز خاں صفحہ ۱۸ سے صفحہ ۱۸۷ تک۔ ابتداء کلام الحمد للہ ہو مومن ۲ توبۃ نصیح مولفہ ۱۲۷۱ صفحہ ۳۴ سے صفحہ ۶۷ تک یہ رسالہ توبۃ نصیح۔ مذکورہ بالا توبۃ نصیح سے متاثر ہے۔ عبارت مشروع الحمد للہ ہو مومن بنفسہ الخ ۱۲۷۱ بیۃ الرحمن صفحہ ۶۷ سے صفحہ ۸۸ تک۔ عبارت ابتدائی الحمد للہ ہو مومن وانزل القرآن۔					

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۰۵ کے تحت میں تحریر ہے۔
۳۳۰۶	۳۰۵	المارۃ فی شرح المایہ مع خاتمہ وحاشیہ	الشیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی الشریف القدسی الشافعی المتوفی ۵۹۵ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۱۶ھ	صفحہ ۲۸۲ صفحہ ۶۰	
							کیفیت کتاب اور مصنف کے متعلق نمبر ۳۳۲ اور نمبر ۳۶۹ پر بیان ہو چکا۔
۳۵۶۶	۳۰۶	اتلخیص کتاب الصواعق المرسلہ	العلامہ محمد بن موسیٰ		قتلی ۱۳۰۳ھ	۵۳۷	
							تقطیع کتاب نمبر ۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>کے ساتھ کم نکلے گی۔ اس مطبع میں کتاب کے تین حصے کیے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی جعل الجنة الفردوس لعبادة المومنین ختم حصہ اول صفحہ ۳۹۲ علائکہ لا تتجدد فی غیر هذا الكتاب۔</p>
۳۳۸	۳۳۰	حاوی الارواح الے بلاد الانسلاج مع اعلام الموقنین عن رب العالمین الجزء الثاني مع الفہرست	مولانا تمس الدین ابن عبد المحمد بن ابی بکر المعروف بابن ابقیم الجوزیہ المتوفی ۵۵۱ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ	صفحہ ۳۴۰ صفحہ ۸	
							<p>یہ دوسرا حصہ ہے اس حصہ میں صفحہ ۲۶۲ تک بدستور سابق دونوں کتابیں ہیں۔ اس صفحہ کے نصف اول میں پہلی کتاب ختم ہو گئی۔ اب یہاں سے صرف دوسری کتاب تنہا آخر تک ہے عبارت آغاز کتاب اول صفحہ ۲ الباب السابع والخمسون فی ذکر سماع الجنة۔ خاتمہ کتاب اول صفحہ ۲۶۲۔ فہو لا یلیق بحالہم واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔</p>
ایضاً	۳۳۰	اعلام الموقنین عن رب العالمین مع الفہرست	ایضاً		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	صفحہ ۵۶۸ صفحہ ۲۲	
							<p>اس تیسرے حصہ میں صرف اعلام الموقنین کا آخری حصہ ہے عبارت ابتدائی صفحہ ۲ فصل اول اعمال الاعمال وتحیین الاماکن۔ خاتمہ صفحہ ۵۶۸ واصلح بالکمہ ذکرہ احمد۔ اس حصہ کے شروع میں مصنف کا ترجمہ بھی مرقوم ہے۔ اس کتاب کے تینوں حصوں کے متعلق فن فقہ میں نمبر ۸۳۳ کے بعد کیفیت تحریر ہے۔ امام جویری</p>

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		موضوع بھی واحد ہو مسائل علم الہی بحث عنائیں مباحث ذات و صفات واجب سبحانہ اور دیگر امور معاد وغیرہ سے بڑی تدقیق و تحقیق کے ساتھ بحث کی گئی ہو۔ آغاز کتاب اول صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی اما بعد حمد اللہ شمیم محامدہ والصلوٰۃ علی محمد عبدہ المطہر المصطفیٰ و رسولہ خاتمہ کتاب اول صفحہ ۲۴ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرحہ والمآب۔ ابتدا کتاب دوم صفحہ ۲۴ بعد عبارت الحاقی وبعد حمد اللہ الذی اختص من ببناء حکمتہ خاتمہ کتاب دوم صفحہ ۱۰۲ او الکفیل بالاثواب بمنہ ورحمتہ (ابن رشد کا ترجمہ فقہ نمبر ۶ وہ کے تحت میں لکھا گیا۔)					
۳۳۳۳۳۳	۳۰۲	حادی الارواح الی بلاد الانساج مع اعلام الموقنین عن رب العالمین البحر الاول	مولانا شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر المعروف بابن الیقم الجوزیہ المتوفی ۷۵۵ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۲۰۰	
		دونوں کتابیں مرقومہ بالا ساتھ ہی طبع ہوئی ہیں تصنیف بھی ان دونوں کے ایک ہی ہیں صفحہ کتاب کے پہلے نصف میں پہلی۔ اور دوسرے نصف میں دوسری کتاب ہو۔ مقدمہ ذکر کا تعلق علم کلام اور موخر ذکر کو مناسبت علم فقہ سے ہو۔ اسی بنا پر دونوں کتابیں دو فنون میں رکھی گئیں۔ اول کتاب میں مسائل کلامیہ سے صرف (جنت) کے بحث پر اکتفا کیا گیا ہو۔ وجود جنت بالفعل۔ روقدریہ و معتزلہ کہ جنت ہنوز مخلوق نہیں ہوئی۔ عدد ابواب جنت۔ اوصاف ابواب جنت۔ فاصلہ و بعدا بین ابواب جنت وغیرہ وغیرہ پوری کتاب نثر ابواب پر منقسم ہو۔ اور ہیئت مجموعی شے واحد ہی کے حالات سے پُر ہو۔ تمام کتاب میں شرح و تفصیل سے جنت اور اس کے تعلقات کا ذکر ہو۔ اس موضوع میں مستقل کتاب ایسے شرح و بسط					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		جو اصول عقائد کے خلاف نہیں۔ اس کتاب میں وہی خلائی مسائل جمع کیے گئے ہیں۔ مولف نے خلائی مسائل لکھ کر تطبیق تحقیق کی ہے۔ جس سے باہمی نزاع ظاہری مرتفع ہو جاتا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الملک المنان واضح المیزان لرفع الطغیان خاتمہ صفحہ ۱۷۶ اے اعلاہ و اخبار بامقرب والہ تعالیٰ اعلم۔ ایک مقدمہ۔ دو فصل۔ خاتمہ پر پوری کتاب کی تقسیم ہے (حضرت مولف بارہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ تفصیلی ترجمہ ان کا معلوم نہیں ہوا)					
۳۲۵۹	۳۰۰	مقاصد فی التوحید والعبادۃ۔ و اصول التصوف	محی الدین ابو زکریا عیسیٰ بن شرف المشہور بالہام النووی المتوفی ۷۳۵ھ		مطبوع ۱۳۲۲ھ بیروت	۱۶	
		مختصر اور مفید رسالہ ہے۔ اس میں عقائد اسلام اور ضروری احکام لکھے ہیں۔ آخر میں کسی قدر اصول تصوف کا بھی بیان ہے۔ سات مقاصد اور ایک خاتمہ پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین۔ ولا عدوان الا علی الظالمین۔ خاتمہ صفحہ ۱۶ ونعم الوکیل آمین۔ (امام نووی کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۰۵ پر تحریر ہے)					
۳۳۹۱	۳۰۱	فصل المقال فیما بین الحکمتہ والیسیر من الاتصال مع الکشف عن منہج الادلۃ	القاصنی ابی الولید محمد بن احمد بن محمد الاندلسی الشیربانی الرشید المتوفی ۵۹۵ھ		مطبوع مصر ۱۳۱۹ھ	۱۰۲	
		آس مجلد میں دو مستقل کتابیں ہیں۔ فصل المقال۔ دو نواں کے خدمت ایک ہی ہیں اور					



نمبر مجموعہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۱۲	۳۹۸	الاباۃ عن اصول الدیۃ مع ضمیمتین و رسالۃ فی الذب عن الاشعری .	امام المتکلمین الشیخ ابی الحسن علی بن اسماعیل الاشعری البصری الشافعی المتوفی ۳۳۳ھ على الخلاف		مطبوعہ ۱۳۲۱ھ حیدرآباد	۱۸۷	

اس کتاب میں عقائد اہل سنت و جماعت اس طرح مذکور ہیں کہ اولاً جملہ عقائد اہل سنت و جماعت اور مجموعہ عقائد باطلہ اہل بدعت کا اجمالاً تذکرہ ثانیاً ایک ایک عقیدہ خاصہ کا تفصیلی بیان۔ اس موضوع خاص میں یہ جلیل کتاب ہے۔ کتاب کے آخر و ضمیمہ اور ایک مختصر رسالہ بھی منضم ہیں۔ دونوں ضمیموں کے مولف مولوی عنایت علی بن مولوی کریم علی دہلوی ثم الحیدر آبادی مولود ۱۲۷۲ھ ہیں۔ پہلا ضمیمہ اصل کتاب کے صفحہ ۳۵ کے متعلق ہے جہاں قرآن کا غیر مخلوق ہونا ثابت کیا ہے۔ دوسرا ضمیمہ صفحہ ۳۹ سے شروع ہے۔ یہ پہلے ضمیمہ کا تتمہ ہے۔ دونوں ضمیموں کے درمیان ایک مختصر رسالہ ہے۔ مولانا ابی القاسم عبدالملک بن عیسیٰ اس کے مولف ہیں۔ اس رسالہ میں امام ابو الحسن اشعری کے متعلق جو شبہات ہوئے ہیں ان کا دفع ہے۔

آغاز کتاب ابانہ صفحہ ۲۔ بعد سطر الحاقی الحمد لله الواحد العزيز المجد المنفرد بالتوحيد خاتمة کتاب ابانہ صفحہ ۱۲۸ و تصیر الکلمۃ واحدۃ الحمد لله رب العالمین وهو حسبنا ونعم الوکیل۔

امام ابو الحسن اشعری امام المتکلمین ناصر سنت سید المرسلین شیخ طریقہ اہل سنت و جماعت ہیں۔ خائفہ اشعریہ کا انتساب انہیں کی طرف کیا جاتا ہے حضرت ابی موسیٰ اشعری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں ہیں۔ آپ کے کمالات و مناقب کا احصاء متعسر ہے۔ حافظ ابو القاسم بن عساکر نے ضخیم کتاب آپ کے فضائل میں تالیف کی ہے۔ دو سو ساٹھ یا شتر ہجری میں کتب مردم سے شہر بصرہ میں ظہور فرمایا۔ ابتداء ابی علی جانی سے استفادہ کیا۔ اور اعتراضات میں اس کے تابع ہوئے تقریباً چالیس سال تک اس مذہب کے مؤند و ناصر رہے۔



نمبر شمار	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ کیفیت	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شیخ ابو منصور ماتریدی امام المتکلمین اور صحیح عقائد المسلمین ہیں۔ احمد جوزجانی جو ایک واسطے سے امام محمد رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ ان کے استاد ہیں۔ بہت سے اکابر علماء علم فقہ میں آپ سے مستفید ہوئے۔ تلامذہ خاص میں تین شخص زیادہ مشہور ہیں۔ قاضی اسحاق بن محمد السمرقندی، علی الرستغنی، ابو محمد عبد الکریم بن موسیٰ البرزوی۔ آپ کی تصانیف جلیلہ اور رد احوال اصحاب عقائد باطلہ کثیرہ ہیں۔					
		بعض مصنفات کے اسماریہ ہیں۔ کتاب التوحید۔ کتاب المقالات۔ کتاب اوہام المحتملہ۔ رد الاصول الخمسة لابن محمد الباہلی۔ رد الامامة لبعض الروافض الروافضی اقرامطہ۔ تأخذ الشرائع فی الفقہ التجل فی اصول الفقہ نین تینتین۔ بحری میں وفات پائی۔ ماترید جس کو ماتریت بھی کہتے ہیں۔ سمرقندی میں ایک مقام کا نام ہے۔ جو مصنف کی بود و باش کی جگہ ہو۔ لا تنساب اسمعانی۔ الفوائد البہیترہ					
		شرح الفقہ الاکبر	الشیخ ابو المنتمی احمد بن محمد المنتمی ساوی الحنفی				
		مجموعہ مسطورہ بالا کی دوسری کتاب ہے۔ ایک نسخہ اس کا نمبر ۹۳ ہے۔ تحریر ہو چکا ہے۔ کتاب و مصنف کی حالت وہاں لکھی گئی ہے۔					
		الجمہرۃ المنیقمی شرح ویمۃ الامام ابو حنیفہ	العلامة حسین بن اسکندر الحنفی				
		مجموعہ مرقومہ بالا کی تیسری کتاب ہے۔ کتاب الوصیۃ مولفہ امام اعظم رحمہ اللہ کی شرح ہے۔ یہ کتاب گنج مختصر ہے۔ مگر تمام عقائد ضروریہ اور مسائل کلامیہ کی جامع ہے۔ شرح نے اس کی شرح میں بھی زیادہ تطویل نہیں کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ المتوحد۔ بوجوب الوجود والبقاء خاتمہ صفحہ ۵۵ و الحمد للہ رب العالمین حضرت شارح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔					

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ ۲ الحمد للہ الذی ہدانا للتوحید بانہ لا الہ الا اللہ خاتمہ نمبر ۱۲۳۲ ۱۵ والذین اتبعواہم باحسن الیومہ الدین۔ ابتدا میں تقاریط و فہرست کتاب منضم ہے۔					
		اس مجموعہ کے اول میں مولف نے خود اپنا ترجمہ تحریر کیا ہے، تخص اس کا یہ ہے ۱۲۳۲ ۱۵ اول ذی الحجہ میں قریہ تیموریہ میں ولادت ہوئی گیارہ سال کی عمر تک یہیں قیام رہا۔ اس زمانہ میں کلام مجید ختم کر کے علم تجوید پڑھا ۱۲۳۳ ہجری میں بلندہ ایک شہر اکریم ہوئے۔ سات سال یہاں رہنے کا اتفاق ہوا صرف و نحو اور کسی قدر کتب منطقہ کو یہاں پڑھا۔ ۱۲۵۰ ھ کے آخر میں اسلامبول کا رخ کیا۔ وہاں فحول علماء کے فیوض سے مستفیض ہوئے۔ علی الخصوص مولانا مرزا علی احمد افندی کی خدمت سے زیادہ استفادہ حاصل کیا۔ علم حدیث میں شیخ محمد شیح حسن بن سید احمد علوی ان کے شیخ ہیں۔ اسلامبول سے مراجعت کے بعد ایک شہر میں شب و روز تدریس و افکار کے کام میں مشغول رہتے۔ تصنیف و تالیف کا بھی شوق تھا۔ اس مجموعہ کے علاوہ خلاصۃ النصاب للطیفہ اسماء الحسنی منظوم۔ وغیرہ۔ آپ کے مولفات ہیں۔					
۳۳۲۳	۳۹۶	مجموعہ شرح فقہ الکبر وغیرہ	امام المتکلمین ابو منصور محمد بن محمد بن المجاہد الحنفی البغدادی السمرقندی المتوفی ۳۳۳ ھ	مطبوعہ ۱۳۲۱ ھ	حیدرآباد دکن	صفحہ ۳۲ صفحہ ۴۹ صفحہ ۳۵	
		اس مجلد میں تین کتابیں ہیں پہلی کتاب شرح فقہ اکبر اتریدی۔ دوجز کی کتاب ہے۔ اس کتاب میں عبارت متن کو جس طرز کے ساتھ لکھا ہے وہ انداز اصل کتاب مروجہ طبعی و مطبوع میں نہیں پایا جاتا۔ اور نہ اس قدر عبارت اس شرح میں لکھی گئی ہے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو نسخہ فقہ اکبر شرح کو پہنچا ہے وہ نسخہ مروجہ کے خلاف ہے۔ بہر کیف یہ شرح بڑی تحقیق و توفیق کے ساتھ لکھی ہے۔ ناہب باطلہ کا ابطال اور بدعت و ضلالت کا استیصال بہت خوبی کے ساتھ اولہ و براہین سے کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ قال ابو حنیفہ صریح اللہ عنہ الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً خاتمہ صفحہ ۳۲ محد و در فی المعرفۃ و باللہ التذق۔					

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۳۳	۳۹۵	الاجوتہ الحزاقیہ	مولنا ابی الثنا شہاب الدین السیوطی افندی المفتی الآلوسی البغدادی	۱۲۶۰ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۰۴ھ	۲۶۸	
		<p>اس کتاب میں آٹھ سو مختلف سوالوں کے جوابات ہیں۔ زیادہ حصہ کتاب کا مسائل کلامیہ کے متعلق ہی آغاز صفحہ ۲ فہمک یا من شرح بالجواب صدور السائلان (مؤلف علام زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں)</p>					
۳۳۲۰۰	۳۹۶	مجموعہ شرح کلمۃ التوحید وغیرہ	مولنا سلیمان حقی بن محمد المفتی الحنفی من اعیان القرن الرابع عشر	۱۲۹۳ھ	مطبوعہ ۱۳۰۶ھ المطبعة العثمانیہ	۱۵۹	
		<p>اس مجموعہ میں چار نمبر ہیں پورا مجموعہ مولفہ اسی مولف کا ہی ملاحظہ فرمائیے کلمۃ التوحید تخصیص التوحید مختصر الامام فی علم الکلام تخصیص التوحید نمبر اول کی کتاب ایک مقدمہ۔ دو مقصد خاتمہ پر منقسم ہے۔ مقدمہ میں علم توحید کی تعریف۔ موضوع۔ غایۃ کا بیان ہے مقصد اول میں کلمہ لا الہ الا اللہ کی شرح فاضلانہ طور پر پیش و توضیح کے ساتھ لکھی ہے۔ دوسرے مقصد میں کلمہ محمد الرسول اللہ کو مشروحاً جدید عنوان کے ساتھ بیان کیا ہے۔ دوسرے نمبر کی کتاب منظوم اور مختصر ہے تقریباً پانچ صفحات کے قدر ہے اس میں مسائل کلامیہ کو بہت اختصار کے ساتھ نظم کیا ہے تیسرے نمبر کی کتاب بہت ہی اختصار کے ساتھ لکھی ہے۔ دو صفحے سے کچھ زیادہ زیادہ ہیں۔ دو بابوں پر کتاب کو مرتب کیا ہے پہلا باب توحید میں۔ دوسرا باب نبوت کے ذکر میں۔ چوتھے نمبر کی کتاب تخصیص التوحید نمبر دوم کی شرح ہے۔ یہ پورا مجموعہ حیثیت مجموعی سے نہایت مفید اور کارآمد ہے۔ آغاز نمبر اول</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۶۵۳۴	۳۹۳	رسالہ التہلیلہ	امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ بن شیخ عبد الاحد سمرندی المتقی	قلمی	۲۵۵ھ	۱۸	
		یہ رسالہ بہ اعتبار تقطیع و کتابت و کاغذ وغیرہ کے رسالہ سابق کے مثل ہی۔ کاتب نے اس رسالہ کو در سالہ و تحقیق کلمہ کے نام سے مسمیٰ کیا ہے حقیقتہً اس رسالہ کا نام رسالہ التہلیلہ ہی یہ رسالہ بھی حضرت مجدد صبا علیہ الرحمہ مذکور الصد کی تالیف ہی۔ اولاً کلمہ طیبہ کی تحقیق لفظ اور معنی دونوں اعتبار سے کی ہے اس کلمہ میں لافعی جنس کی خبریں جو مشہور اشکال ہے وہ اشکال مع جوابات کے لکھے اس کے بعد اس کلمہ کے فضائل جو احادیث سے ثابت ہو بیان کیے ہیں عبارت آغاز صفحہ ۲۱ لا اله الا الله فان قلت لا بد من نقول عبارت خاتمہ صفحہ ۱۰ اولہ الحکمہ والیہ نعوذون					
۳۱۶۹	۳۹۴	شرح فقہ الاکبر	مولانا ابوالمنشی احمد بن محمد عیسائی الحنفلی لسان القرن الحادی عشر	۳۸۸ھ	مطبوعہ ۱۲۹۹ھ	۳۲	
		کتاب فقہ اکبر مولفہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ متوفی ۲۵۰ھ کی مختصر شرح ہے شایح رحمہ اللہ نے ضروری قدر شرح لکھی ہے آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی ہدانا الى طریق السنہ والجماعۃ بفضلہ العظیم والصلوۃ والسلام علی رسولہ الخ خاتمہ صفحہ ۳۲ قد تم شرح ہذا الکتاب الی قول رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ ایک نسخہ ناقص قلمی اس کتاب کا فن مفرق نمبر ۷ کے مجموعہ میں بھی درج ہے۔ فاضل شایح نے خطبہ کتاب میں اپنا نام ابو المنشی لکھا ہے جیسا قال۔ اما بعد فیقول العبد الضعیف المذنب ابو المنشی عصمہ اللہ اکبیر الکریم عن الخطایا والمعاصی۔ اور رسالہ تالیف شتمہ تحریر کیا ہے۔ کما قال فی آخر الکتاب قد تم شرح ہذا الکتاب بعون الملک الوہاب فی الیوم السابع والعشیرین من شہر رجب المرجب سنہ ثمانین وثمانین بعد الالف من الهجرة النبویہ۔ اس مطبوعہ کتاب میں کتاب کا نام فقہ الاکبر شیخ علی البرزوی۔ لکھا ہے۔ اس خطا پر دوطح سے غلطی کی گئی ہے اولاً وہ فقہ اکبر کی شرح نہ کہ فقہ اکبر۔ دوسرے اس کے مولف مولانا منتہی ہیں۔ علی برزوی نہیں۔ علی برزوی کی وفات ۴۲۷ھ تک تھی ہے۔ یہ کتاب میں تالیف ہوئی ثانی الذکر غلطی کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ شایح نے اس کتاب کے خطبہ میں ایک ضرورت سے علی برزوی کا نام لکھا ہے۔ اسی سے ان کا مولف ہونا سمجھا گیا ہوگا۔ (مولانا ابوالمنشی کا مفصل ترجمہ دریافت نہیں ہوا)۔					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		امجد اللہ الدی ارسل رسولہ بالہدی خاتمہ صفحہ ۵۲۔ النصیر الحاصل من مہارستہ علومہ و مطالعہ کتبہم۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ جامع علوم ظاہریہ و باطنیہ۔ امام طریقہ نقشبندیہ مجددیہ۔ موطنا سہروردی۔					
		نسباً فاروقی ہیں۔ سلسلہ نسب آپ کا اٹھائیس واسطہ سے جناب امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ سند میں آپ کا قولہ ہوا۔ صغریٰ میں حفظ قرآن شریف سے فارغ ہو کر اپنے والد ماجد سے کچھ علمی کتابیں پڑھیں۔ پھر بفرع تکمیل علوم سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ وہاں مولینا کمال الدین کشمیری سے نہایت دقیق و تدبر سے کتب معقول پڑھیں۔ اور مولینا یعقوب کشمیری اور مولینا عجاۃ الرحمن محدث سے علم تفسیر و حدیث کی سند حاصل کی۔ سترہ سال کی عمر میں علوم ظاہری کی تحصیل پوری ہو گئی۔ کسب علوم سے فارغ ہونے کے بعد علاوہ مشغلہ درس و تصنیف طریقہ سلوک کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ خاندان شیعہ و سہروردیہ میں والد ماجد سے خلافت حاصل ہوئی طریقہ توادریہ میں شیخ سکتہ رکتلی سے اجازت پائی۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں۔ حضرت خواجہ بلاتی باللہ سے مجاز ہوئے۔ آپ کے فضل و کمال کا آوازہ یہاں بلند ہوا کہ دور دور سے جوق جوق لوگ آستانہ مبارک پر وارد و صادر ہونے لگے۔ علماء دور و نزدیک اور مشائخ ترک و تابعیک حاضر غایت بابرکت ہو کر فیض صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ جہانگیر بادشاہ کے دربار میں مجدد تہمت سے آپ نے انکار فرمایا جس سے مزاج شاہی میں برہمی پیدا ہوئی۔ ادھر بعض معاندین اور معاصرین نے بھی بعض کلمات کے معنی جو کسی خاص موقع پر لکھے گئے تھے دوسرے پیرایہ میں بادشاہ کے سامنے بیان کیے۔ جس سے شاہی غیظ کو ترقی ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دو یا تین سال کے واسطے مجبور کئے گئے۔ آپ کے مصنفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔ الرسالۃ التہلیاتیہ رسالۃ اثبات النبوة۔ رسالۃ مبدی و المعاد۔ رسالۃ الکائنات النہیہ۔ رسالۃ آداب المریدین۔ رسالۃ المعارف اللہیہ۔ رسالۃ التذکیر علیقا العارف۔ شرح الرباعیات للخواجہ عبدالباقی۔ مکتوبات۔ ۲۸۰ صفحہ ششہ شبہ سہ ماہ میں سرمد میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے رفیع المراتب مادۃ تاجخیز۔ سرمد کے سین ہل و سکون ہوا و کسر و سکون فون و وال تامل۔ دہلی اور لاہور کے درمیان ایک شہر عظیم تھا۔ اس قصبہ کی صورت میں ہوا اور سرمد زبان زد ہو گیا ہے۔ سچا ارجان فی آثار مہندستان وغیرہ					

نمبر جوا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد جلدیں	کیفیت
				کاتب نے بڑی طلاہا کی ہیں۔ آخر کے صفحہ کا کاغذ ادا می اور خط بھی غیر بری۔ یہ مختصر رسالہ تقریباً تین صفحہ کا ہے۔ اس رسالہ میں نہایت اختصار کے ساتھ وہ اصول و عقائد مذکور ہیں جن کا لحاظ ہر ایک مسلمان کے واسطے ضروری ہے۔ تکمیل ایمان بغیر ان امورات کے سمجھے اور اقرار کیے نہیں ہو سکتی۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا خانۃ النبیین نعم صفحہ ۴ والسلام علی محمد وآلہ			
		نعلیات	لم یصح المؤلف				
				یہ کتاب رسالہ سابق کے ساتھ جلد ہے۔ تقریباً ۹ صفحات کی کتاب ہے۔ ابتدائی عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ پوری کتاب کا کچھ حصہ کسی شیعی فاضل صاحب نے خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کے باب میں مخالفانہ اس کتاب میں خامہ فرسائی کی ہے اس مخالفت کا جواب بھی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کی طرف سے کتاب کے ختم ہونے کے بعد صفحہ ۴۴ سے صفحہ ۳۵ تک مرقوم ہے عبارت آنا از صفحہ ۶۰ علین قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجمع امتی علی خطاۃ خاتمہ صفحہ ۴۴ الحاصلہ کہ فی اربعۃ کما لا یخفی ہذا اثمہذا عبارت آنا از جواب شاہ عبدالعزیز صاحب صفحہ ۴۴ بسم اللہ الرحمن الرحیم تعلیمات شیعیہ و مسئلہ خلافت۔ اس جواب میں اول کی چند سطریں فارسی میں ہیں۔ باقی پوری کتاب عربی عبارت میں لکھی گئی ہے۔ ختم صفحہ ۳۵ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔			
۶۵ ۳۴	۳۹۲	رسالہ اثبات النبوة	امام ربانی مجدد الفانی	ابن السیاح	قلمی	۲۵۵	۵۲
				تقطیع کتابت ۴۴ ۴۴۔ اچھے طورہ ۱۵ خط نستعلیق معمولی کتابت سرخ و سیاہی سے کاتب حسین شاہ بخاری ثم الامپوری بیونہ کاری اور اثر کرم و محفوظ ہے۔ کاتب نے اکثر جگہ غلط کتابت کی ہے۔ غالباً منقول عنہ کی عبارت ٹھیک طور پر پڑھی نہیں گئی۔ چھوٹی کتاب ہے۔ اس میں اصل بحث نبوت نبی کے معنی کی تحقیق۔ اثبات نبوت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبی کے ساتھ مذکور ہے۔ ایک مقدمہ اور دو مقالہ پر کتاب کو مرتب کیا ہے ایک مقدمہ دو بحث پر مشتمل ہے پہلی بحث تحقیق معنی نبی میں دوسری بحث معجزات نبی مقالہ اول تحقیق حقیقت نبوت میں۔ دوسرا مقالہ اثبات نبوت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں آغاز صفحہ ۲			

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مستند مصنف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	۳۸۹	رد شرح رسالہ تسویہ	لم یصح المولف	بسمہ	قلمی	۳۵	
		<p>تقطیع کتابت ۵ ۱/۲ x ۳ ۱/۲ - انچہ - سطور گیارہ - خط نستعلیق پچھ - کاغذ سفید انگریزی - کتابت صرف سیاہی کاتب کا نام تحریر نہیں - کرخوردگی و پیوندکاری سے محفوظ ہے - پڑانے نسخہ کی جدید نقل ہے - کاتب نے بہت نلط تحریر کیا ہے - مقابلہ کی بھی نوبت نہیں آئی ہے یہ محقر کتاب شرح رسالہ تسویہ کے - میں لکھی گئی ہے - شارح تسویہ نے جس کو اس کتاب میں خواجہ غور لکھا ہے مصنف رسالہ تسویہ کے کلام پر مواخذہ کیا ہے - مولف کتاب ہذا نے مواخذات شارح کے اس کتاب میں جوابات لکھے ہیں اور مصنف کے کلام کی توجیہ کی ہے آغاز صفحہ بعد الحمد والصلوة اولی خاتمہ صفحہ ۴۵ - محق الحق دکن الصادقین - مولف نے اس کتاب میں اپنے نام کی تصریح نہیں کی - مگر اکثر جگہ اسی کتاب میں مصنف رسالہ تسویہ کو اپنا مرشد لکھا ہے -</p>					
۸۹۸۹	۳۹۰	رد شرح رسالہ تسویہ	لم یصح المولف	بسمہ	قلمی	۳۸	
		<p>تقطیع کتابت مختلف - طولا ۱۱ انچہ سے ۸ تک - عرضاً ۳ تین اور چار انچہ کے درمیان - سطور چودہ سے ۱۹ تک - کاغذ خاشہ - کتابت صرف سیاہی سے - کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا - کرخوردگی و پیوندکاری کثیر بعض عنفات پر آب رزی کا بھی اثر ہے دو ورق رمالہ حرز الایمان کے بھی منقذ ہیں - (یہ کتاب نسخہ سابق کا منقول عنہ ہے - جس کی کیفیت تحریر ہو چکی)</p>					
۸۲۶۵	۳۹۱	حسن العقیدہ مع تعلیقات	حضرت شاہ ولی اللہ بن شاہ عبدالرحیم دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ		قلمی	۳۵	
		<p>تقطیع کتابت مختلف - طولا ۱۱ اور ۸ - انچہ کے درمیان - عرضاً ۵ اور ۵ - انچہ کے مابین سطور ۲۱ - کاغذ ملی خط نستعلیق اوسط درجہ کا کتابت صرف سیاہی سے - پیوندکاری - اثر کم قلیل ہے - کاتب کا نام تحریر نہیں - کتابت</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>مولفات ہیں۔ میر غلام علی آزاد نے لکھا ہے کہ فن نایکا مجید میں بھی ایک فارسی رسالہ ان کا ہی بڑی بخیدگی اور فہمیدگی کے ساتھ تکم کرتے۔ مدۃ العمر میں کسی قول سے رجوع نہیں کیا۔ مسائل کے سوال کے وقت اگر طبیعت متوجہ ہوتی۔ جواب شافی دیتے ورنہ صاف کہہ دیتے کہ اس وقت خاطر ملقت نہیں ہے اور وقتاً گرامی کو سوا تدریس کے دوسرے مشغلہ میں مشغول نہیں کرتے۔ شاہ شجاع بن صاقر ان شاہ جہان کو بھی آپسے تلمذ ہے۔ شاہ جہاں بادشاہ کو رصد کی تیاری کے واسطے راغب کر لیا تھا۔ مگر وزیر نے بعض وجوہ سے شاہی ارادہ کو اس کام کی طرف سے پھربرایا۔</p> <p>نویں بیچ الاول سنہ ۱۰۶۲ھ کو رحلت فرمائی۔ ان کے انتقال سے ملا محمد فضل۔ ان کے استاد کو بیحد تعلق و صدمہ ہوا۔ چالیس روز تک ان کو کسی نے قسم کرتے نہیں دیکھا۔ آخر چالیس روز کے بعد استاد بھی شاگرد کے مجلس ہیڈ گئے۔ یہ تاریخی مصرعہ ان دونوں کی وفات کے متعلق کہا گیا ہے۔ ۶</p> <p>زحمہ و فضل بگو آہ آہ۔ (ماثر الکرام وغیرہ)</p> <p>سنہ ۱۰۶۲ھ</p>
		شرح رسالہ تسویہ	مولینا معز الدین	المشتر محمد امان اللہ		
						<p>یہ کتاب بادامی کاغذ کی رسالہ مسطورہ نمبر ۳۸۷ کے ساتھ مجلد ہے۔ کرم خور و گی و پیوند کاری پہلی کتاب کی نسبت اس میں کم ہے۔ تسویہ مصنفہ شیخ محب اللہ آبادی متوفی ۱۰۵۸ھ کی شرح ہے۔ شاح نے متن کی عبارت تشریح طلب کی تفصیل کی ہے۔ اور احوال مجملہ مصنف کو مفصل کر دیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۲ بعد سطر الحاقی۔ الحمد لمن نطق افضل الناطقین بالحکمة وفصل الخطاب خاتمہ صفحہ ۳۸ وهدانا الى الصراط المستقیم آمین۔ شاح رحمہ اللہ کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔</p>



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اقلیمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اکثر صوفیہ کرام کے خلاف اس مسئلہ کو بڑے زور و شور کے ساتھ لکھا ہے۔ ماحمود نے اس کے رد میں یہ کتاب موافق تحقیق محققین لکھی اور مولف تسویہ پر صرف تفسیق اور تکفیر پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ الحاد اور زندقہ کی حد تک پہنچا دیا ہے۔ اگرچہ شیخ موصوف کے مریدین و معتقدین نے شیخ کی توجہ کلام اور مقابلین کے الزامات کے جوابات میں بہت کوشش کی ہے۔ متعدد رسائل رد الروک کے طریق پر لکھے ہیں مگر انصاف یہ ہے کہ جس قوت شوکت کے ساتھ ماحمود نے تردید کی ہے اُس کا جواب آسان نہیں آغاز صفحہ ۲۔ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ صَفْحَةِ ۲۔ سَيِّدُ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ۔
۳۸۸	رسالہ حرز الایمان	الفضل الاجل لاحمد و جو نفوری المتوفی ۷۲۰ھ	۳۰	۳۱۰ھ			
							تقطیع کتابت ۱۰ x ۵۔ اچھے۔ مسطور ۱۹۔ خط نستعلیق پنجتہ۔ کاغذ۔ دہلی۔ کتابت سرخی و سیاہی کاتب فیظ الدین خاں لازم کتب خانہ ۱۰۱۔ یہ نسخہ رسالہ مسطورہ سابق سے منقول ہے۔ کاتب نے صحت کا زیادہ اہتمام نہیں کیا۔ جو مقام منقول عنہ میں۔ بوجہ پیوند کاری پڑھنے میں نہیں آیا۔ اُس کی جگہ کہیں تو بیاض ہے اور کہیں اپنے فہم کے مطابق عبارت غیر صحیح لکھ دی ہے۔ ماحمود بن شیخ نجیب شاہ محمد نسباً فاروقی۔ وطناً جوئیوری ہیں۔ فنون عقلی و نقلی علی الخصوص علم حکمت میں اکابر علماء ہندوستان اور سرآمد افضل زمان میں معدود ہیں۔ ابتدائی تعلیم کا سلسلہ یلینا شاہ محمد اپنے دادا سے شروع کیا۔ پھر استاد الملک شیخ محمد افضل جوئیوری متوفی ۱۰۸۰ھ ہجری سے سترہ سال کی عمر میں درس علوم و رسم کی تکمیل کی۔ فن حکمت میں۔ شمس بازغہ۔ بلاغت میں فرائد دونوں بمثل کتابیں تالیف کیں۔ ان کے علاوہ اور بھی

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۹	۳۸۶	لقد النصائح الکافیہ	الشیخ محمد جمال الدین بن محمد سعید بن قاسم بن صالح القاسمی الدمشقی	۱۳۲۴ھ	۱۳۲۸ھ مطبوعہ دمشق	۴۸	
		<p>یہ کتاب النصائح الکافیہ۔ مولفہ سید محمد بن یحییٰ بن عقیل کی۔ تنقید میں لکھی گئی ہے۔ مولفہ نصائح کافیہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر باغی اور مخطی ہو نہکا الزام قائم کیا اور اس کے متعلق بہت سے شواہد اور دلائل پیش کیے ہیں۔ مولفہ کتاب ہر اس نے تنقید اور تردید آئی کتاب تالیف کی۔ اور اس باب میں جمہور اہل سنت و جماعت کے اقوال فیصل شدہ نقل کیے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ وحدہ و صلی اللہ وسلم علی من لا نبی بعدہ کا خاتمہ صفحہ ۴۴ والحمد للہ رب العالمین فی ۲۱ رمضان ۱۳۲۴ھ بدمشق الشام الی قول القاسمی الدمشقی۔ مولفہ سلمہ جو دھویں صدی کے فضلاء متوفی کے رہنے والے۔ متعدد تالیفات کے۔ مولفہ ہیں۔</p>					
۸۹۸۹	۳۸۷	رسالہ حرز الایمان مع شرح رسالہ تسویہ	الفاضل الاحسب آغا محمود جو نفوری المتوفی ۱۰۶۲ھ	۱۰۶۵ھ	قلمی	۴۲	
		<p>تقریباً کتابت ۱۰۶۵ھ X ۳۰ - اچھڑ - سطور ۱۹ - خط نستعلیق اور وسط و ربہ کا۔ کاغذ دہلی کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب شیخ غلام علی۔ اول سے آخر تک پر۔ یہ کتاب رکر خور و گی اس قدر کثیر ہے کہ کتاب از کار رفتہ ہو کر تابل قروت نہیں رہی۔ چابکار فقہ دوزی اس کثرت سے ہو کہ سطور کے سطور پڑھنے میں نہیں آتے۔ یہ مختصر کتاب رسالہ تسویہ مولفہ شیخ محب اللہ آبادی متوفی ۱۰۶۵ھ کے رد میں تالیف ہوئی ہے۔ مولفہ رسالہ تسویہ نے حقیقتاً وجود میں چہ یہ تحقیق کی ہے۔ جمہور حکماء اور</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب میں تمام مسائل کلامیہ کو (عموماً) بہت خوبی کے ساتھ ضبط کیا ہے اور مسائل جبر و قدر کو (خصوصاً) نہایت تحقیق کے ساتھ لکھا ہے۔ مفید کتاب ہے۔ آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ رب العالمین لکل الحمد علی جمیع ہدایاتہ و معادفہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۶۳ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ابن الوزیر مولف کتاب ہذا کا ترجمہ فن اصول حدیث نمبر ۴۴ میں تحریر ہو چکا۔					
۲۹۹۶	۳۸۳	آثار الانظار و مبتکرات الافکار	السید امداد افندی الشریف الحسنی		مطبوعہ مصر ۱۳۱۹ھ	۱۲۲	
		یہ کتاب گوجند مسائل متفرقہ کا مجموعہ ہے۔ مگر مسائل کلامیہ کا حصہ اس میں زیادہ مذکور ہے۔ منجملہ دیگر مسائل کے قرآن کریم کے معجزہ ہونے کو دلیل عقلی سے بہت وضاحت کے ساتھ لکھا ہے۔ اس کی بھی وجہ بیان کی کہ تورۃ انجیل۔ آسمانی کتب اور کلام الہی ہونے میں قرآن شریف کے ساتھ مشترک ہیں یا اینہما ان کو معجزہ نہیں کہا جاتا۔ آغاز صفحہ ۲۔ اللہم لا تخصنی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسك خاتمہ صفحہ ۱۴۲۔ من المقربین آمین۔ حضرت مولف اسی زمانہ کے فضلا دیں ہیں۔					
۲۹۸۶	۳۸۵	سفیر الاسلام لے سائر الاقوام	محمد فرید وحیدی		مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۸۰	
		فرانسیسی زبان کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام قدیمی دین ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام اسی کی تعلیم کے واسطے مبعوث ہوئے۔ مگر ان کے اتباع نے اس میں تخریفات کر کے دوسری صورت پیدا کر دی۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تو اسی دین اسلام کی اشاعت فرمائی۔ اسلام ہی سچا دین اور قابل انقیاد ہے اس کے سوا تمام ادیان باطل ہیں۔ آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ الذی ہدانا لاسلامہ خاتمہ صفحہ ۶۴۔ وان کانت خیالیہ کتاب ہذا کے طبع ہونے کے زمانہ میں حضرت مولف زندہ اور قائم تھے۔ سلمہ اللہ					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							مختصر منظم ہے۔ ضروری مسائل کلامیہ کو اجمال و اختصار کے ساتھ نظم کیا ہے۔ اس فن میں ابتدائی تعلیم میں ضبط و حفظ کرنے کے واسطے نہایت موزوں کتاب ہے۔ اس کتاب کا نام صلاحیہ بھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ افتح المجال بسم اللہ خاتمہ صفحہ ۲۳۔ وحسبنا اللہ ونعم الکافی۔
							مولف رحمہ اللہ نے اس کتاب کو سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب صاحب الدیار المصریہ والہب الشمالیہ والعراق والیمنیہ۔ متوفی ۵۸۹ھ ہجری کے واسطے نالیف کیا ہے۔ مولف کے تفصیلی ترجمہ پر نگاہی نہیں ہوئی۔
۳۱۲۰	۳۸۲	الثمار الیافۃ فی الریاض البدیۃ	العالم الفاضل الشیخ محمد زیدی الجاوی	۱۳۲۹ھ	مطبوعہ مصر	۹۵	
							الریاض البدیۃ فی اصول الدین۔ مولفہ شیخ محمد حسب اللہ بن سلیمان بن علما القرن الثالث عشر کی مختصر شرح ہے اس متن میں حضرت مصنف نے ابتداً اصول دینیہ اور عقائد ضروریہ لکھے ہیں۔ پھر مسائل فروعیہ کو امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کے موافق۔ کتاب الحج۔ والیمنین والتذرتک۔ ضروری قدر بیان کیا ہے شایع علام نے بھی شرح میں زیادہ تطویل و تفصیل نہیں کی ہے۔ صرف متن کے اجمال و اختصار کی شرح کر دیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی وفق من شاء من عبادہ لحد منہ۔ خاتمہ صفحہ ۹۳۔ الیوم الدین والحمد للہ رب العالمین آمین۔ حضرت ماتن اور شارح۔ اسی زمانہ کے کلام ہیں۔
۲۹۵۳	۳۸۳	ایثار الحق علی الخلق	ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن علی بن المرتضیٰ بن الفضل الحسنی البہادی الیمینی المعروف بابن الزبیر المتوفی ۷۳۵ھ	۱۳۱۵ھ	مطبوعہ مصر	۲۸۳	

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			وہذا التحصیل ماحررناہ فی رہا علمنا من منہاج التوحید وکلمۃ الحق وجہد المقل۔ ان یتوں کتابوں میں سے صرف جہد المقل فن فقہ میں پائی گئی۔ جس میں مولف نے اپنا نام و عبد اللہ بن محمد بن فروخ بن عبد الحسین الرومی الخفی لکھا ہے۔ اس بنا پر اس رسالہ کا مولف بھی انھیں کوٹھرایا گیا۔ اس سے زیادہ تحقیق نہ ہو سکی۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔				
۲۹۸۹	۳۸۰	اتحاج المصنع بجواهر القواعد والعلوم الجوز الاول	الشیخ طنطاوی جوہری	۱۹۰۵ء	مطبوعہ مصر	۱۹۱	
			یہ کتاب مسائل کلامیہ میں اس زمانہ کے مذاق کے موافق لکھی گئی۔ لغت اروپا۔ اور ترکی زبان میں بھی اس کا ترجمہ ہو گیا ہے۔ ہنوز پہلا ہی حصہ اس کا طبع ہوا ہے۔ آغاز صفحہ ۵۔ احمدک اللہم واصلی واسلم علی نبیک خاتمہ صفحہ ۱۸۶ علی هذا الغلط الذی الی قول سببنا محمد وآلہ۔ مولف سلمہ اللہ اسی زبانہ کے فضلاء میں ہیں۔ آپ مدرسہ خدیوہ مصریہ میں مدرس لغت عربیہ مقرر ہیں۔ مفصلہ تحت مولفات آپ کے مطبوع و شتر ہو چکے ہیں۔				
			کتاب نظام العالم والاحم۔ میزان الجواہر جواہر العلوم۔ جمال العالم۔ النظام والاسلام۔ المقالات الاصلیۃ العقد الثمین۔ المقالات الرازیہ۔ الزہرۃ۔ المقالات الجوہریہ۔ الفرائد الجوہریہ۔ التلج المصنع۔				
۳۱۲۲	۳۸۱	حدائق الفصول وجواہر الحقول منظوم	العلامہ الزینیہ النوری محمد بن حبیبہ الملکی من اعیان مسترن السادس	۱۳۲۷ء	مطبوعہ مصر	۲۳	



نمبر ترتیب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الاعراض والجواهر خاتمہ صفحہ ۲۸۲ خالوا انما خلفناہ تفتیہ - امام رازی کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۳۶۱ پر مرقوم ہو چکا۔					
		تلخیص لمحصل	ابو جعفر خواجہ نصیر الدین محمد بن محمد بن حسن الطوسی المشہور بمحقق طوسی المتوفی ۶۷۹ھ	۶۷۹ھ			
		محصل اور یہ کتاب دو نو ایک ہی صفحات میں ہیں۔ اول کتاب صفحہ کے پہلے حصہ میں۔ دوسری کتاب صفحہ کے پچھلے حصہ میں اس کتاب میں محصل کی تلخیص و تفتیہ ہے۔ جابجا امام کے کلام کی تزیینت و تغلیط کی ہے۔ محصل کی عبارت کو لفظ قول سے لٹکر اقول سے پہنچایا شروع کیا ہے۔ چھ سو اوہتر ہجری میں کتاب کی تالیف سے فراغت ہوئی۔ آغاز کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ الدی مدل افتقار کل موجود فی الوجود الید۔ خاتمہ صفحہ ۱۸۲ مما لا یرضی اللہ سبحانہ بہ۔ - محقق طوسی کا ترجمہ فن اور او نمبر ۶۷۲ پر مذکور ہوا۔					
		معالی فی اصول الدین	امام النجاشی محقق ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسن بن علی التیمی البکری البطری الملقب بقرطیب الرازی المعروف بابن خلیب الرازی المتوفی ۶۷۶ھ				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ابو المنظر یعقوب بن حسن بن علی بن عثمان کے حضور میں یہ کتاب پیش کی ہی۔ اس بادشاہ کا تفصیلی حال اور مقام سلطنت معلوم نہیں ہوا۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الہی اطہر طوابع الانار من مطابع الانظار عبارت آخر صفحہ ۷۹۵ فان اللہ تعالیٰ اشئ علیہم فی۔ شایع علیہ الرحمہ کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔
۲۸۵۸	۳۷۷	التقید لاحکام التقلید	میرزا ابوطالب محمد بن ابی القاسم الموسوی	مستطابہ	مطبوعہ طہران	۳۱۵	۲۰۷
							امامیہ مذہب کی کتاب ہے۔ وجہ تقلید کو براہین اثباتیہ و نقلیہ سے ثابت کیا ہے ابتداء صفحہ ۲ الحمد للہ کما افاض وانصالح۔ (مولف کتاب زمانہ حال کے فقہاء میں ہیں)
۲۸۰۹	۳۷۸	مجموعہ مختصہ افکار المتقین والمتاخرین من العلماء والحکماء والمسکین	امام الحکیم المحقق ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی التیمی السبکی الطبرستانی الملقب بفخر الدین الرازی المعروف بابن الخلیل الرئی المتوفی ۷۲۰ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۱۸۳	
							اس مجموعہ میں تین کتابیں ہیں۔ محصل تلخیص لمحصل۔ معالم فی اصول الدین۔ محصل ہیں۔ احکام اصولیہ۔ ۱ اور مسائل کلامیہ مذکور ہیں۔ چار ارکان پر اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ الاول فی القیادت۔ الثانی فی تقسیم المعلومات۔ الثالث فی الاکیات۔ الرابع فی السمعیات۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المتعالی بجلال احد بنہ عن مشابہتہ



نمبر نمونہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		احمد رضا السیخ ابو الفضل احمد و ابوالبرکات الحسن علامہ طبری کا ترجمہ فقہ نمبر ۶۷ پر تحریر ہو چکا					
۲۹۲۶	۳۷۵	الحاشیہ علی حاشیہ میرزا جان علی الشیخ الحبیب والحاشیہ القدیمہ	الفاضل الاجل آقا حسین خوانساری المتوفی فی عشرۃ ثامن من الثمر حاوی عشر		قلمی سلطانیہ	۴۸۶	
		تقطیع کتابت مع جدول ۶ × ۴ - انچہ - سطور ۲۷ - خط نستعلیق پنجتہ - کاغذ کشمیری - کاغذ حاشی سفید انگریزی - کتابت سیاہی و سرخی سے - کاتب نجم الدین علی - جدول بجدول ہرتالی - اول و آخر صفحہ پر دو طبری ہرین - مولانا شرف الدین عثمانی نام کی چپاں ہیں - پوری کتاب اثر کرم اور پیوند کاری سے محفوظ ہے - اس سے پیشتر نمبر ۲۲ پر ایک نسخہ اسی کتاب کا درج ہے - کتاب کی کیفیت اور مولف کی حالت - وہاں تحریر ہو چکی -					
۴۰۴	۳۷۶	شرح طوابع الانوار نام	ام المصیح المولف باسمہ		قلمی	۷۹۵	
		تقطیع کتابت مع جدول ۶ × ۳ - انچہ - خط نسخ عمدہ و پنجتہ - سطور ۲۱ - کاغذ کشمیری قدرے بچ و جدول طلائی - کتابت سیاہی سے - صرف عبارت متن پر خطوط شرح کشیدہ ہیں - تمام اوراق پر آب رسیدگی کا اثر کرم خوردگی اور پیوند کاری قلیل ہی - آخر سے کتاب کسی قدر ناتمام ہے - تقریباً دو تین ورق کا نقصان معلوم ہوتا ہی - درمیان میں بھی صفحہ ۱۳ کے بعد کئی ورق گئے ہوئے ہیں - طوابع الانوار من مطالع الانظار کی شرح ہے - اصل متن کے مولف علامہ قاضی بیضاوی متوفی ۸۵۷ ہجری ہیں یہ شرح بہت خوبی اور پاکیزگی کے ساتھ لکھی گئی ہے - مقامات تفصیل طلب کے موقع پر بہت اچھی تفصیل و تحقیق کی ہے - شارح نے خطبہ کتاب میں نہ کوئی نام شرح کا لکھا ہے اور نہ اپنے متعلق کوئی تصریح کی ہے - سلطان					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب میں حق سجادہ کائنات اور تقدس حمید اور تجرید جراح اور دیگر نقصانی صفات سے وجہ عقلی و نقلی سے ثابت کیا ہے اور ظوہر آیات کا جواب دینے پر اور وجہ وغیرہما کا ثبوت ہوتا ہے۔ نہایت خوبی کے ساتھ دیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الواجب وجودہ و فناءہ۔ خاتمہ ۲۰۴۔ ان ذلک لیس سہ طالاجان الی قولہ الحمد للہ رب العالمین۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کتاب کا نام تاسیس التقدیس تحریر کیا ہے۔ امام رازی رحمہ اللہ کا ترجمہ اس سے پیشتر نمبر ۱۳ پر مذکور ہوا۔					
		الدرۃ الفاخرہ	العارف الربانی والحق	الصدرانی مولانا عبد الرحمن	بن احمد الجامی المتوفی	۹۰ھ	
		یہ کتاب فن سلوک میں بعد نمبر ۱۳ لکھی گئی۔ کتاب مذکورہ بالا کے بعد صفحہ ۲۳۸ سے شروع ہوئی ہے۔					
۲۶۴۲	۳۶۴	ذکر رسالہ فی الاعتقاد	الامام ابی جعفر محمد	بن محمد المعروف بابن	جویریہ بن زید بن خالد	الطبری المتوفی	۱۶
			سنہ ۳۷۱ھ				
		مختصر رسالہ ہے جس کو دس صفحات میں تمام کیا ہے۔ چند امور کے متعلق ضروری قدر بیان ہے۔ بحث ایمان۔ بحث قرآن۔ بحث رویت حق سجادہ تعالیٰ۔ بحث امامت و خلافت۔ بحث اعمال عباد وغیرہ۔ اس رسالہ کے تمام ہونے کے بعد ایک فائدہ چھتہ جس میں افعال عباد کے متعلق کسی قدر کلام۔ اور مصنف رحمہ اللہ کا ترجمہ تحریر ہے رسالہ ادنیٰ کے تمام کے بعد سال طبع (۱۲۰۷) لکھے ہیں اور آخر صفحہ پر ۱۳۱ھ ہجری سنہ طبع تحریر ہیں۔ آغاز صفحہ ۲					

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							و عطا گوئی بر بھی آئیں کی مشائی بہت بڑھی ہوئی تھی۔ فارسی۔ عربی دونوں زبانوں میں وعظ فرمائے ان کے پرانے وعظ سے سامعین پر وہ جبر کی حالت پیدا ہو جاتی۔ ان کی پُر زور تقریر سے بہت سے کرامیہ مذہب سنت و الجماعہ میں داخل ہو گئے خراسان میں خوارزم شاہ بادشاہ بج کر حکیم و متعظیم سے پیش آیا اس کے اگر اہم و افعام سے بہت سا غنا حاصل ہو گیا۔ یہی ایک مالدار طبیب کی لڑکیوں سے ان کے لڑکوں کی نسا دی ہوئی تھی اس کے مرنے کے بعد اس کے متروکہ سے ان کے متعلقین کو بہت سادہ بیوی سامان مل گیا۔ ہرۃ میں شیخ الاسلام کے لقب مشہور تھے دو غنبد و زریعہ الفطر سے ہیں ہر ات میں تعال فرمایا آخر دن میں کہ مر و انھاں میں (ہرۃ کے قریب ایک قریہ کا نام ہے) مدفون ہوئے (ابن خلکان)
۲۸۲۱	۳۷۲	بحر الکلام	العلامیوں بن محمد مجتبى بن محمد بن محمد بن کمال الحروف بابی طبع النسخ المتوفى ۵۰۸ھ	۱۳۲۹ھ مطبوعہ مصر طبع ۱۹۱۱ء	۱۱۲		
							اس کتاب میں عثمان بن مسعود جماعت از ضروری مسائل کلامیہ کو ضبط کیا ہے۔ اس فن میں ابتدائی تعلیم کے واسطے یہ کتاب مفید ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ ذی الجلال واکرام خاتمہ صفحہ ۱۱۰ واللہ الھادی الى الرشاد آخر میں فرست مضامین بھی منضم ہے۔ مولانا ابوالحسن امام زمانہ فاضل بگاہ جامع مقبول و منقول ہیں۔ ان کے جد علی اکبر لکھنؤی نقشبندی نے ابی سلیمان موسیٰ الجوزجانی تمیز محمد بن حسن متوفی ۴۳۵ھ کے شاگرد ہیں۔ کچھ شخص ہیں جو امام ابی حنیفہ سے یہ روایت بیان کرتے ہیں مندرجہ بالا عند الکرم و عند الرفیع فسدت صلواتہ۔ حالانکہ فقہاء محققین کے نزدیک یہ قول معتبر نہیں اس کتاب کے علاوہ المناجیح شرح الجامع البکر بھی مولف احمد اللہ کے مصنوعات میں ہے۔ علامہ علاء الدین ابو بکر مجد السمرقندی فقہ میں ان کے شاگرد ہیں پانسواٹھ ہجری (۵۰۸) میں ان کی وفات ہے۔ طبقات الخلفائے العوام البیہقہ
۲۸۸۱	۳۷۳	اساس التقدیس مع الدرۃ الفاخرۃ	الامام نجم الحق ابو عبد اللہ محمد بن حسین بن عبد البر بن ابی القاسم بخاری الدین الرازی المتوفى ۶۰۸ھ	۱۳۲۵ھ مطبوعہ مصر	۲۹۶		

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قائل کو اعلیٰ درجہ کی قوت علمیہ حاصل ہے۔ کتاب کی ترتیب تین اقسام پر رکھی ہے پہلی قسم مبادی و مقدمات کے بیان میں۔ دوسری قسم مقاصد و غایات کے ذکر میں۔ تیسری قسم لواحق و تقدمات میں آغاز کتاب صفحہ ۲ بعد عبارت الجاتی۔ الحمد للہ الذی حارثت الافکار فی مبادی انی اربکس یا نعم و صمد یتہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۶۶ نکات هذا الخ کتاب الی قول وصحبہ اجمعین۔ آخر میں فہرست ابواب بھی منضم ہے۔				
		امام رازی رحمہ اللہ کی ولادت ۲۵۵ھ۔ رمضان المبارک ۳۳۵ھ یا ۳۳۶ھ ہجری میں (رے) میں ہوئی۔ تمام علوم عقلیہ و تعلیمیہ میں یکجا دہراور فرید عصر مسلم ہیں۔ تمام مخالف و موافق ان کے تبحر اور قوت علمیہ کے قائل ہیں۔ علم اصول اپنے والد ماجد ضیاء الدین عمر سے (جن کا سلسلہ اس علم میں ابی علی جہانی پر منتہی ہوتا ہے) حاصل کیا۔ علم فقہ بھی انہیں سے پڑھا اس علم میں ان کا سلسلہ تعلیم۔ امام شافعی رحمہ اللہ پر پہنچتا ہے۔ ان دونوں علموں کی تحصیل کی کیفیت صاحب ترجمہ نے خود اپنی کتاب۔ تحصیل الحق میں لکھی ہے والد کے انتقال کے بعد کمال سمعانی اور مجد جلیلی سے استفادہ کیا۔ قریب قریب تمام علوم میں ان کے مصنفات مقبولہ ہیں۔ علم تفسیر میں۔ تفسیر کبیر مشہور کتاب ہے۔ اس کے علاوہ شرح سورہ فاتحہ۔ علم کلام میں المطالب العالیہ۔ نہایت العقول۔ کتاب الاربعین۔ المحصل۔ کتاب البیان والبرہان فی الرد علی اہل الزيغ والطحیان۔ کتاب المباحث العماویہ فی المطالب المعادیۃ۔ کتاب تہذیب الدلائل و عیون المسائل۔ کتاب ارشاد النظر الی لطائف الاسرار۔ کتاب تحصیل الحق۔ کتاب الزبدۃ والمعالم الی غیر ذلک اصول فقہ میں الحصول والمعالم۔ عالم حکمت میں۔ الملخص۔ شرح الاشارات۔ شرح عیون الحکیمۃ۔ طلبات میں السیر المکنون۔ شرح اسماء اللہ الحسنى۔ فقہ میں۔ شرح الوجیز للخرالی۔ طب میں۔ شرح کلیات قانون وغیر ذلک مناقب امام شافعی میں بھی کچھ مصنفات ہیں۔ ان کے مصنفات ان کی حیات میں ہی مشہور و منتشر ہو گئے تھے۔ تمام مصنفات کو اس قدر مقبولیت ہوئی کہ لوگ کتب متقدمین کی جگہ بھی پڑھنے پڑھانے لگے				

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بصدا سالدین شیرازی المتوفی سنہ الف و خمسين۔ فرست خدیوہ مصر میں بھی اسی طرح اکتفای القنوع میں لکھا ہے محمد بن ابراہیم الشیرازی المعروف بصدا سالدین المتوفی سنہ مطابق سنہ ۳۷۷ھ کی فرست میں صدر الدین شیرازی کے ترجمہ میں لکھا ہے۔ در صبح روز جمعہ دوازدهم ماه مبارک رمضان سنہ ۳۹۳ھ بر دست ظلمہ طائفہ ترکمان مقتول شد۔ بعض دوسرے مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ فاضل صدر الدین۔ علامہ دوانی کے ہم عصر ہیں اور علامہ موصوف کی وفات حسب تصریح حاجی خلیفہ سنہ ۷۹۰ھ ہجری میں ہے۔ اس اعتبار سے فرست پٹنہ کی تحریر قابل وثوق والعلم الحقیقی عند اللہ۔					
۲۸۲۵	۳۷۱	لوامع البیئات فی الاسماء والصفات	الامام الحکیم المحقق ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن حسین بن الحسن بن علی التیمی البکری الطبرستانی الملقب بفخر الدین الرازی الشافعی المعروف بإبن الخطیب الرئی المتوفی سنہ ۷۹۰ھ		مطبوع مصر	۲۷۶	
		اس کتاب میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے اسماء و صفات کی شرح بڑی تفصیل و تطویل سے لکھی ہے اسم اور مسمی کی حقیقت میں جو متکلمین کا اختلاف ہے مفصل طور پر اس کا بیان کیا ہے۔ حقیقت پیش کتاب فوائد عجیبہ اور نکات غریبہ سے لبا لب ہے۔ اس خوش بیانی سے مطالبہ کی تحقیق					

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>غرض اصلی وجود واجب تعالیٰ جل مجدہ اور اُس کی صفات حقیقیہ و دیگر مسائل کلامیہ کا اثبات بدلائل عقلیہ ہے مگر عنوان بیان رسالہ اولیٰ کا اس طرز پر ہے کہ پہلے ماہیت وجود کی تحقیق اور مالہ و مالمیہ کی تفصیل بڑی شرح و بسط کے ساتھ کی گئی ہے۔ پھر اصلی مدعا کا ثبوت۔ دونوں رسالے اس موضوع خاص میں اس علم درجہ کے ہیں۔ حاشیہ کتاب پر ان دونوں رسالوں کے مستقل حواشی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک مختصر رسالہ فی علم اللہ تعالیٰ والکسبی محقق طوسی کا موافقہ ہے۔ آغاز عبارت رسالہ مشاعر صفحہ ۲۔ بحمد اللہ ونستعین بقوتہ التي اقام بها خاتمہ صفحہ ۱۰۹ دائرۃ الوجودتہ رجوع الملک الودود الذی هو مفیض الخیر والجلد ابتداء رسالہ عشر شیعہ صفحہ ۱۱۰ الحمد للہ الذی جعلنا من شرح صدرہ راۃ الاسلام۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۴ والہ الطاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین۔ علامہ صدر شیرازی کو صاحب جیب السیر نسباً حسنی لکھتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ مولینا قوام الدین کلباری کے شاگرد ہیں۔ جو دست طبع اور رسائی ذہن کی وجہ سے علماء و متبحرین اور فضلا و متاخرین سے مستثنیٰ و ممتاز تھے۔ ہمیشہ خاص و عام کی خیر خواہی پر کمر بستہ رہتے۔ اسی خیر سگالی کی بدولت تمام اعیان و اشراف کے مرجع بنے ہوئے تھے۔ شیرازی میں مدرسہ وسیع بنا کیا تھا۔ روزانہ اُس میں طلباء کو درس دیتے۔ تالیف و تصنیف کا بھی ہمیشہ مشغلہ رہتا۔ رسالہ تحقیق علم و اثبات واجب۔ حاشیہ شمسیہ۔ حاشیہ شرح مطالع۔ حاشیہ تجرید وغیرہ۔ مولفات ہیں ان کی وفات کے متعلق۔ کتاب جیب السیر میں اس طرح تحریر ہے۔ وفات امیر صدر الدین محمد بعد از وفات یعقوب میرزا بانہ زما نے اتفاق افتادہ و چون تاریخ آں ماہ و سال را قلم حروف را معلوم نہ بود۔ خامہ بتقریر آں زباں نکشاد۔ دوسری کتابوں میں سال وفات کو بڑے اختلاف کے ساتھ لکھا ہے۔ کشف الحجب میں المشاعر کے تحت میں لکھتے ہیں۔ لصدرا الدین محمد بن ابراہیم الشاہد المتوفی سنہ بضع و اربعین بعد المائة والالف۔ شرح ہدایۃ الحکمۃ معروف بصدرا مطبوعہ سلسلہ علی بخش خاں کے۔ آخر میں مولوی حسین علی فچوری لکھتے ہیں۔ محمد بن ابراہیم الشاہد</p>

نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مؤلف رحمہ اللہ علیہ نے اس کتاب کے دیباچہ میں حضرت مولانا محمد حیات - ہندی - مدنی - خفی - متوفی ۱۲۳۰ھ کو اپنا شیخ و استاد بتایا ہے۔ مشائخ میں آپ کا سلسلہ چشتیہ نظامیہ ابو العالی ہے۔ ذکاوت و فطانت کا بہت بڑا حصہ آپ کی حامل تھا۔ غوامض علیہ کا بہت سرعیت کے ساتھ حل کرتے۔ شریعت مطہرہ کی پابندی کو ہر وقت مد نظر رکھتے۔ فیاضی و نفع رسانی کا مادہ آپ کی ذات کمال الصفات میں بڑھا ہوا تھا۔ مؤلف انوار العارفین کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ گیارہ ذوالحجہ روز یکشنبہ ۱۲۳۰ھ میں برہانپور میں آپ کی وفات ہوئی۔					
۲۸۲۰	۳۶۹	المساعرة بشرح المسائرہ الشیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی السنہریہ القدسی الشافعی المتوفی ۵۹۰ھ (رکشف الظنون)			مطبوعہ مصر ۱۳۱۵ھ صفحہ ۲۸۸ صفحہ ۶۰		
		ایک نسخہ اسی کتاب کا نمبر ۳۶۲ پر لکھا گیا ہے۔ یہ کتاب بیحد ہی ہے۔ کتاب کی حالت اور ترجمہ مصنف کے متعلق کیفیت نمبر ۳۶۲ پر تحریر ہو چکی۔					
۲۸۲۲	۳۶۰	مجموعہ رسالہ مشاعر وغیرہ علامہ محمد بن ابراہیم الملقب بصد الملتہ والدین الشہیر بصدرا شیرازی المتوفی ۷۳۰ھ علی الاختلاف			مطبوعہ طران ۱۳۱۵ھ ۲۱۰		
		اس مجموعہ میں دو رسالے (مشاعر) (عرشیہ) صدر الشیرازی کی تالیف ہیں۔ ان دونوں رسالوں میں					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		وانواع النعماء والالاء خاتمہ صفحہ ۳۰۰ قد حصل الفراغ من تصنیف هذه الرسالة النافعة الى قلوب من هجر سید البرقة -					
		حضرت مصنف بجنور کے رہنے والے ہیں۔ علوم عقلیہ و نقلیہ میں آپ کو مہارت تمام حال ہے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے مخصوص تلامذہ میں ہیں۔ زمانہ دراز تک رامپور بھی آپ کا قیام رہا فن طب کی تکمیل حکیم براہیم خاں صاحب لکھنوی سے کی اور حکیم صاحب موصوف کے زمانہ قیام میں رامپور میں رہتا رہا۔ اب بہت ستا سے اپنے یہاں بجنور میں قیام کریں ہیں اور وہیں طب کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔ دور و دراز سے لوگ علاج کی غرض سے آپ کے مطب میں آتے ہیں۔ اس فن خاص میں آپ کی زیادہ شہرت ہے۔ بڑے عابد و زاہد اور پرہیزگار شخص ہیں۔ اعلیٰ اللہ تعالیٰ الی الثمان الطویل (جامع اوراق)					
۲۶۵۲	۳۶۸	دواء التحقيق في نصره الصبیت	المولوی محمد خاں الال آبادی المتوفی ۱۱۶۴ھ	۱۱۵۰ھ	قلمی	۸۳	
		تقطیع کتابت ۱/۴ x ۱/۴ - پنجہ - سطور ۱۹ - خط نستعلیق اوسط درجہ کا - کاغذ دہلی - کتابت صرف سیاہی سے - کاتب کا نام تحریر نہیں - تمام کتاب کر مخورہ ہے - کہیں زیادہ کہیں کم - اوراق پر آب رسیدگی کا بھی نشان پایا جاتا ہے -					
		اس کتاب میں علامہ شوستری کا رو ہے - سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باب میں جو علامہ نے کیرنے حرف گیری کی ہے - جو اب مولف نے یہ کتاب تالیف کی - اور خلیفہ اول کی فضیلت و اولویت آیات و احادیث سے پر زور تقریر و تحریر میں ثابت کی - آغاز صفحہ ۲ - الحمد لله الذی ہدانا للتبیل و امرانا بالطریق خاتمہ صفحہ ۸۴ - حمد اکیر طیباً الی قول ۱۱۶۴ھ ہجری					



نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۷۲	۳۶۶	ارشاد الحیاری فی رؤع من ارے مع السوال العجیب منظوم	العلامة عبدالدين عبد الغزیز بن محمد الدیری	۱۳۲۲ھ مطبوع مصر	۲۸	
		مختصر رسالہ ہے۔ اثبات توحید اور تردید تہلیل میں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی لم یزل فی انلیتہ۔ ختم صفحہ ۱۵۔ افضل الصلوٰۃ والتسلیم				
		السوال العجیب فی الرد علی اہل الصلیب منظوم	الفاضل الشیخ احمد علی الملیحی الکتبی الشیر			
		یہ منظوم رسالہ ہے۔ عیسائیوں کے رد میں۔				
		السهم المصیب لافئدة اہل الصلیب	الشیخ حسن بن برفیاء خطیب جامع انصر بنابلس			
		یہ رسالہ بھی رسالہ مابقی کی روش پر ہے۔ ان رسائل کے مصنفین اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں۔				
۲۶۷۷	۳۶۷	الکافی للاعتقاد الصافی بن مولنا محمد علیم اللہ البجنوری	المولوی حکیم محمد رحیم اللہ ۱۳۲۶ھ	مطبوع بجنور	۳۸	
		مختصر رسالہ ہے۔ اصول عقائد اہل تشیع کی تردید میں۔ زیادہ تر اس رسالہ میں کتاب اصول الکافی الکلبینی کے مضامین پر مواخذہ کیا گیا ہے۔ آغاز صفحہ اول الحمد للہ الذی اھم علینا بحسنہ العائلیہ				

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مؤلف علام۔ علوم حکمیہ اور فنون طبیہ میں مشاہیر قضا راہیں ہیں۔ عقلی علوم میں متقدمین کے دو شہرہ و شہرت کے گئے ہیں۔ شیخ ابو علی سینا نے بھی اپنی بعض تصانیف میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور غالباً ملتا بھی کی ہے۔ سلطان عضد الدولہ بن بویہ کے مغرب خاص تھے۔ ان کے مؤلفات طبیہ۔ فلسفہ۔ ادبیہ۔ کثیرہ ہیں۔ اس کتاب کے علاوہ چند مولفات کے نام یہ ہیں۔				
		تجارب الامم و تعاقب الائمم فی التاریخ۔ کتاب الاشربہ۔ کتاب البطیخ۔ تہذیب الاخلاق۔ الفوز الکبیر۔				
		۳۰۰ مسیحی مطابق ۸۰۰ھ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ اکتفاء القنوس۔ عیون الالبنا۔ فی تاریخ الاطباء کشف الطنون۔				
۲۶۰۲	۳۶۵	الاربعین فی اصول الدین	امام حجتہ الاسلام ابن حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ	۳۲۰ھ	۲۶۸	
		یہ کتاب جواہر القرآن کا رجب حضرت مصنف علیہ الرحمہ کا مصنفہ ہے، ایک حصہ ہے جس کو صاحب کشف الطنون لکھتے ہیں۔ ہوتا ہے کتاب المسحی بجواہر القرآن۔ مصنف علیہ الرحمہ نے اس حصہ کو مستقل کتاب کی صورت میں لانے کی بھی اجازت دی ہے۔ کما قال فی خطبہ ہذا الکتاب۔ فمن شاع ان یکتبہ مفردا فلیکتب ہر چند کہ یہ کتاب مختلف مسائل اور متنوع فوائد کا ذخیرہ ہے۔ مگر مہتمم بالشان۔ اور غرض اصلی اس سے اصول دین کی تعلیم ہے۔ اسی مناسبت سے یہ کتاب اس فن میں داخل ہوئی ورنہ بجائے خود ایک واعظ ناظر ہے جو تمام دینی علوم و اعمال کی تعلیم دے رہا ہے اور ان کے حسن و جہ اور جزا و سزا کو بتلا رہا ہے۔ واللہ اعلم بالمصنف آغاز کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد وآلہ اجمعین خاتمہ صفحہ ۲۵۶۔ وایاک بفضلہ وجودہ وکرمہ۔ امام غزالی رحمہ اللہ ترجمہ فن خطہ نمبر ۶۸ کے تحت میں لکھا گیا۔				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یا قوتہ الموعظۃ والوعظۃ	الشیخ ابی الفرج عبد الرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد الجوزی المتوفی ۵۹۷ ہجری				
		کتاب مذکور بالا کے حاشیہ پر ہے۔ اس کتاب میں بھی حکایات مذکور ہیں۔ مقصود ان کے بیان سے اسلامی اصول و فروع کی تعلیم ہے۔ عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۲ و صلی اللہ علیہ سیدنا محمد و علیہ و سلمہ اجمعین ختم حاشیہ صفحہ ۵۴ و حسن صدقہا و اللہ اعلم۔ امام جوزی رحمہ اللہ کا حال فن حاشیہ نمبر ۵ کے تحت میں لکھا گیا۔					
۲۶۷۶	۳۶۴	الفوز الاصفی	الشیخ الامام الحکیم ابی علی احمد بن محمد بن یعقوب بن مسکویہ المتوفی ۴۲۱ھ		مطبوعہ بیروت	۱۲۰	
		یہ کتاب مباحثہ کا بیہ میں کتب فلسفہ کے انداز پر لکھی گئی ہے۔ زیادہ تر عقلی و لائل سے کام لیا ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ کے ثبوت۔ تجرؤ۔ وحدانیت وغیرہ گوشائستہ بیان سے ادا کیا ہے۔ تین مسان پر کتاب کی ترتیب رکھی ہو۔ ہر ایک مسئلہ کی دس صلوں پر تقسیم ہے۔ پوری کتاب میں تیس فصلیں قائم کی ہیں پہلا مسئلہ اثبات صانع کے بیان میں۔ دوسرا مسئلہ نفس و احوال نفس کی تحقیق میں۔ تیسرا مسئلہ بحث نبوت میں۔ افتتاح کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ موجداً الکون بغیر استدلال ختم صفحہ ۱۲۰ محمد سید اللہ میں داکرہ المبعوثین۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>مذہب اشافی ہیں۔ ان کا تہذیب نے زمانہ کے فضلاء سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ تمام علوم کی جامعیت کے ساتھ فن حدیث میں ید طولانی ہے۔ حافظ حدیث کا لقب ان کے واسطے ناموزوں نہیں۔ میں ہزار احادیث از بر تھیں۔ اس کے ساتھ در واقعہ کے حالات پر بھی پوری واقفیت رکھتے۔ اپنے ہی خاندان میں کسب علم کیا۔ باپ اور چچا کی شاگردی کا فخر پایا۔ بعض بعض فنون میں شہر کے دوسرے علماء مقبرین سے بھی استفادہ کیا۔ فاضل اجل ہونے کے علاوہ آپ کی ذات میں اور بہت سی خوبیاں جمع تھیں۔ ضمیمہ و بیع اعلیٰ درجہ کے۔ واعظ ہمیشہ خوش تقریر۔ حلیم و بردبار۔ وسیع الخلق۔ مسکین نواز وغیرہ وغیرہ اس کتاب کے سوا ایک رسالہ فی انخصاب اور شرح المناوی الصغیر بھی آپ کی تالیف ہے۔ ماہِ رجب کی ۲۷ تاریخ شبِ پنجشنبہ بارہ سو سینتیس ہجری میں وفات پائی۔ اسی کتاب کے رتدائی ورق پر ان کا حال عربی عبارت میں تحریر ہے۔ یہ مختصر ترجمہ اُسی سے ماخوذ ہے۔</p>
۲۸۵۰	۳۶۳	مختصر رونق المجالس مع کتاب الیاقوتہ	الامام العلامة عثمان بن یحییٰ بن عبد الوہاب المیری		مطبوع مصر	۵۴	
							<p>یہ کتاب رونق المجالس کا انتخاب ہے۔ اصل کتاب کو امام ہمام شیخ ابی خص عمر بن حسن نیشاپوری نے تالیف کیا۔ جو بایں ابواب پر شامل ہے۔ ہر باب میں دس حکایتیں لکھی ہیں۔ علامہ میری انتخاب کنندہ نے بجائے دس حکایتوں کے چھ حکایتوں پر درجہ بیچ اور آئینہ بخش تھیں، ہر باب میں اختصار کیا۔ اس کتاب کے اگرچہ فن کلام سے چنداں مناسبت نہیں۔ مگر مقصود بیان حکایات سے اثباتِ الوہیت و وحدانیت و بیانِ بحر اُمت وغیرہ وغیرہ ہے۔ اس لحاظ سے اس فن میں آجنا زیادہ ناموزوں نہیں ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ رب اختہ یحید یا صریح۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۵۴ و علیٰ آلہ و صحبہ (جمعین)۔ علامہ میری کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔</p>

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۵۴	۳۶۱	کتاب الحکمۃ فی مخلوقات اللہ عزوجل	حجتہ الاسلام زین الدین ابن حاتم محمد بن محمد بن محمد الغزالی المتوفی سنہ ۵۰۵ ہجری		مطبوعہ مصر ۱۳۲۱ھ	۶۴	
		<p>اس کتاب میں مضامین بہرہ انانی کے طریق پر لکھے ہیں مصنوعات کے وجود سے صالح بیچوں کے وجود ذاتی پر استدلال کیا گیا ہے۔ آفرینش خلق میں جو مصالح اور حکم رکھے گئے ہیں مجملًا ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ اثبات وحدانیت اور طریقہ معرفت حق سبحانہ تعالیٰ کو بہت سلیس بیان سے ادا کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱ الحمد للہ الذی جعل نعمہ فی ریاض جان المقربین الخ خاتمہ صفحہ ۶۴ علی الصاحب و سلم امام غزالی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۶۸۷ پر لکھا گیا۔</p>					
۲۸۴۳	۳۶۲	التقاریر الثمین فی بیان مسائل الدین	الشیخ الفاضل علی بن الشیخ ابی السعود محمد العباسی الشافعی الشہیر بالسویدی المتوفی ۷۳۵ھ	سنہ ۱۲۱۳ ہجری	مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۲۲۶	
		<p>یہ کتاب اصول اعتقاد و یہ اور مسائل دینیہ میں لکھی گئی ہے صفحات کے حصہ تحت میں خط جہ ولی کے فاصلہ سے حواشی بھی تحریر ہیں جو ظاہر امنہیات معلوم ہوتے ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی الحمد للہ رب العالمین مالک دین الدین الخ خاتمہ صفحہ ۲۶۶ وقد وقع الفراغ الی قول ولہد امنہ۔ مولف علام حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نسل میں ہیں۔ مسکن بیت داوی</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بن حسن نجدی ایضاً صفحہ ۲۴۷۔ مولفہ ابن تیمیہ ایضاً صفحہ ۲۸۸۔ مولفہ ابن تیمیہ۔ ایضاً صفحہ ۳۶۴۔ حزب المقبول من احادیث الرسول۔ مولفہ ابی سعید محمد بن الفیض الانصاری۔ یہ کل کے کل بہ استثناء دو ایک رسالہ کے تقریباً موضوع واحد پر لکھے گئے ہیں۔ (ابن تیمیہ کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۶۵ پر اور علامہ نجدی کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۰۵ پر لکھا گیا۔					
۲۸۹۹	۳۶۰	الکافیۃ الشافیہ فی الانتصار للفرقۃ الناجیۃ منظوم	امام ابی عبداللہ محمد بن ابی بکر المعروف بکافۃ ابن قیم الجوزی الحنبلی المتوفی ۷۵۱ھ		مطبوعہ علیہ آگرہ ۱۳۰۶ھ	۲۸۰	
		اس کتاب میں توحید ذاتی و صفاتی حق جل و علا کا اثبات۔ فرقہ باطلہ کے مزعومات لایعنی کا ابطال فرقہ ناجیہ کے ضروری عقائد کا ذکر۔ بدعات وغیرہ سے اجتناب کا طریقہ۔ بڑی خوش اسلوبی سے بتایا گیا ہے اس فن میں بہت مفید کتاب ہے۔ یہ کتاب قصیدہ نوینیہ ابن قیم کے نام سے مشہور ہے۔ حاجی خلیفہ لکھتے ہیں کہ چھ ہزار اشعار اس کتاب میں ہیں۔ کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد ثانی صفحہ ۱۲۷ میں اس قصیدہ کو قصیدہ میمیہ لکھا ہے۔ غلطی ناخین کی ہوگی شروع کتاب میں تقریباً پانچ درقوں میں عربی عبارت بطریقہ دیباجہ نثر میں لکھی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی شہدت لہ برہوتہ و جمیع مخلوقاتہ۔ ابتداء قصیدہ حکم الحبۃ ثامت الاسرکان۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۷۷۔ تبعوہم من یعد بالاحسان۔ ابن قیم کا ترجمہ فن حدیث تحت نمبر ۵۰۵ میں لکھا گیا۔					

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب کا اصل موضوع ایمان و اسلام کی تفسیر اور ان دونوں میں حفر و غرق ہو اس کی تفصیل دکھانا مقصود ہے۔ اگر اس بحث کے ذکر میں اہم مسائل و دینیہ بھی نہایت تحقیق و نتیجہ کے ساتھ مذکور ہیں۔ جس قدر مباحث و مسائل اس میں لکھے گئے ہیں ان سے واقفیت امر ضروری ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ نستعینہ و نستغفرہ و اخوذ باللہ الخ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۳۴ فی مواضع کثیرہ بلا استثناء واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔ والحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و سلم۔					
		مجموعۃ التوحید۔ شیخ الاسلام ابن نیمہ و الشیخ محمد بن عبد الوہاب النجدی وغیرہما					
		اس مجموعہ میں چھوٹے بڑے ۲۸ رسالے مفصلہ تحت ہیں۔ رسالہ صفحہ ۲۔ ایضاً صفحہ ۵۔ ایضاً صفحہ ۵۔ ایضاً صفحہ ۷۔ ایضاً صفحہ ۹۔ ایضاً صفحہ ۱۲۔ پھر ۶ رسالے ابن تیمیہ کی تالیف ہیں۔ ان تمام رسائل میں توحید۔ اصول دین۔ قواعد دین کا بیان ہے۔ رسالہ صفحہ ۱۳۔ ایضاً صفحہ ۱۸۔ ایضاً صفحہ ۲۱۔ پھر تین رسائل شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی متوفی ۷۲۸ھ کے تالیف ہیں۔ مضموناً رسائل سابق کے قریب ہیں۔ ایضاً صفحہ ۲۶۔ مولفہ عبد الرحمن بن حسن۔ ایضاً صفحہ ۳۱۔ مولفہ شیخ سلیمان بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجدی ایضاً صفحہ ۳۳۔ ایضاً صفحہ ۳۶۔ ایضاً صفحہ ۳۸۔ مولفہ شیخ محمد بن نجدی۔ ایضاً صفحہ ۴۴۔ مولفہ شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی۔ ایضاً صفحہ ۶۰۔ مولفہ ابن تیمیہ۔ ایضاً صفحہ ۷۲۔ مولفہ ابن تیمیہ ایضاً صفحہ ۷۷۔ مولفہ سلیمان بن عبد اللہ۔ ایضاً صفحہ ۸۶۔ مولفہ عبد اللہ بن عبد الرحمن المعروف بابی بطین ایضاً صفحہ ۹۴۔ ایضاً صفحہ ۱۰۳۔ ایضاً ۲۲ صفحہ ۱۰۵۔ کتاب التوحید مولفہ شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی۔ ایضاً صفحہ ۱۳۹۔ ایضاً صفحہ ۱۴۱۔ مولفہ شیخ احمد بن علی بن عتیق نجدی ایضاً صفحہ ۱۹۹۔ مولفہ شیخ عبد الرحمن					

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>تقطیع کتابت مختلف - طولاً ۵ سے ۶ - انچ تک - عرضاً ۲ سے ۴ - انچ تک - سطور ۲۱ سے ۲۵ تک خط و کاغذ عرب کتابت سرخی و سیاہی سے - کاتب کا نام نہیں لکھا تمام اوراق پر رقعہ دوزی ہے کہیں کم کہیں بیش پہلے ورق کے دوسرے صفحہ پر پیوند کا یہی زیادہ ہے - اس صفحہ کی ساری سطور پیوند کاری کے سبب سے ناقص ہو رہی ہیں - پڑھنے میں زیادہ کوشش کرنے سے بھی ٹھیک عبارت پتہ نہیں چلتا -</p> <p>اس کتاب میں توحید باری تعالیٰ عز اسمہ کی معرفت کے طرق بیان کیے گئے ہیں اور اس معرفت کو اہمات مطالب قرار دیا ہے - جسے پہلے عقل و روح کے متعلق بحث ہے - اُس کے بعد دوسرے مسائل کلامیہ کی تفصیل ہے - کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت کار آمد و مفید ہے - عبارت آغاز ورق اول صفحہ پہلا - الحمد للہ ذالمن و لا اذع عبارت ورق ۵۰ صفحہ اول القول فی ان کلاماً بنظم القرآن عبارت خاتمہ ورق ۵۰ صفحہ دوم فحو محذات و مخلوق و اللہ اجل و اعظم الی قول - تم الکتاب بجنون الملائک الوہاب الموسوم بالتمہید من کلام ابو شکر السالمی رحمہ اللہ -</p> <p>مصنف رحمہ اللہ کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا -</p>			
۲۸ ۹۱	۳۵۹	کتاب الایمان مع مجموعۃ التوحید	الامام شیخ الاسلام تقی الدین ابوالعباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن الخضر بن علی بن عبد اللہ بن نعمۃ الحرانی المتوفی ۵۶۲ھ		الاسلام مطبوعہ مطبعہ نصاری دہلی	صفحہ ۲۴۰ صفحہ ۳۹۶	



نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۵۹۳	۳۵۷	تقدیر المحصل المعروف بتلخیص المحصل	علامہ نصیر الدین محمد بن محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۵۶۷ھ	۶۶۹ھ	قلمی ۱۲۷۱ھ	۱۷۲	
		<p>تفطیع کتابت نہ <math>\frac{1}{2} \times ۲</math> - انچھ - سطور ۲۳ - خط نستعلیق اوسط درجہ کا - کاغذ دہلی کتابت سرخی و سیاہی سے - کاتب کا نام تحریر نہیں - پوری کتاب پیوند کاری اور اثر کرم سے محفوظ ہے - اول و آخر دو مہرین چسپاں ہیں - جن میں یہ عبارت کندہ ہے ۵۷۷ ہجری کے بعد اے میں شد منظر حسین ۵۷۷ ہجری کتاب مصر میں بھی طبع ہو چکی ہے -</p> <p>کتاب المحصل مؤلفہ امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی متوفی ۶۰۵ھ ہجری کا تلخیص ہے - اصل کتاب چار ارکان پر مرتب ہے - الاول فی المقدمات - الثانی فی تقسیم المعلومات - الثالث فی الالہیات - الرابع فی السمعیات - محقق طوسی نے اس کتاب کی تلخیص کی ہے - انداز بیان یہ رکھا ہے کہ پہلے محصل کی عبارت کو لفظ (قال) کے ساتھ لکھتے ہیں - پھر اس کلام پر چوبشبات و خدشات وارد کرتے ہیں اس کو لفظ (اقول) سے تحریر کیا ہے -</p> <p>عبارت آغاز ورق اول صفحہ ۲ - الحمد لله الذی یدلّ اقتدارہ علی موجود فی الوجود الیہ ورق ۳۱ صفحہ اول قال مسئلۃ من القداماء من تراجم ان ہذا المحسوسات - آخر خاتمہ کتاب ورق ۸۶ صفحہ اول ہماجرہ علی الساننا فیما لا یضی بہ اللہ تعالیٰ الی قول ۱۲۷۱ھ ہجری -</p> <p>محقق طوسی کا ترجمہ فقہ تحت نمبر ۶۴۱ پر تحریر ہو چکا -</p>					
۲۶۶۱	۳۵۸	التمہید فی بیان التوحید	علامہ ابوشکور محمد بن عبد السید بن شعیب الکشی السالمی الحنفی		قلمی ۱۲۵۵ھ	۳۰۰	

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		اس کتاب میں۔ اثبات توحید۔ نفی تشبیہ۔ نفی جبر وغیرہ۔ تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔ کتاب کے شروع سے پہلے مولانا علی محمد کشمیری نساخ کتاب ہذا نے دو صفحوں پر اس کتاب کی تعریف و مدح لکھی ہے۔ آغاز اصل کتاب صفحہ ۴۴ الحمد للہ الواحد الاحد الذی لا شریک لہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۹، ۴۰۔ لا تخصمہ الا من ضاق بما فی صدرہ۔ مولف کتاب کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۴ پر لکھا گیا۔					
		رسالہ فی الاعتقادات	مولینا محمد باقر بن محمد تقی الحجابی المتوفی سنہ ۱۱۰۰ ہجری۔				
		یہ رسالہ کتاب مرقومۃ الصدر کے آخر میں ہے۔ اصول عقائد کا بیان ہے۔ ابتدا صفحہ ۴۰ الحمد للہ الذی سہل لنا سلوک شرائع الدین خاتمہ صفحہ ۵۱۹ والسلام علی النبی العدی وآلہ الختام۔ (مولف کتاب کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا)					
۲۵ ۴۹	۳۵ ۶	فرقان القلوب	مولانا محمد ابوالہدیٰ بن السید ابی البرکات حسن وادی اصفہانی الرفاعی	۱۳۲۳ھ	مطبوع مصر	۴۴	
		مختصر رسالہ ۵۔ ارکان خمسہ اور ان کے اسرار و دقائق کے بیان میں۔ ابتدا صفحہ اول الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی عبدہ ونبیہ					
		مولف کتاب زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔ رسالہ ہذا کی تحریر و طبع انھیں کے اہتمام سے ہوئی ہے۔					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			<p>سند رواں کے انقضاء پر کتاب وصول ہو سکے گی اس لیے ایک عدد کا زائد ہو جانا لطف سے خالی نہیں ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کتاب کے نام میں دو طرح کی تصرف کیا ہے۔ اولاً نوافض بے الف و لام لکھا ہے۔ جس سے اکتیس عدد کم ہو گئے۔ ثانیاً نوافض کے بعد لفظ علی الروافض زیادہ کیا ہے۔ جس کو مولف نے نہیں لکھا۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ بحمدك اللہم لا الہ الا انت وحدك لا شریک لك صفحہ ۸، الامام اذالم یجب عدلا جازا حکام وحکامہ لا یت الصحابۃ رضی اللہ عنہم یقلدوا الاعمال من معاویۃ انتہی۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۳۰ اِنَّهُ مَیْسِرُ الْاِمَالِ وَلَا مَانِیَ اِلٰی قَوْلٍ وَلِجَمِیعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔</p> <p>مؤلف رحمہ اللہ نسباً سید شریف جرجانی کی اولاد میں ہیں۔ اسی وجہ سے سادات شریفیہ کہے جاتے ہیں۔ سلطان مراد خاں کے عہد میں یہ کتاب تالیف کی ہے۔ اس کتاب کے علاوہ اور بھی مؤلفات ہیں۔ اسی کتاب میں جہاں اپنا حال اور نسب وغیرہ لکھا ہے۔ اپنے مؤلفات میں یہ کتابیں شمار کی ہیں۔ حاشیہ علی شرح المختصر للعلامۃ اللامحی فی الاصول۔ حاشیہ علی التبیات شرح التجرید للعلامہ قوشچی۔ حاشیہ علی بعض انوار الفقہ فی مذہب الامام الشافعی۔ ذخیرۃ العقبی فی ذم الدنیا۔ متن جامع فی علم احکام النجوم۔ رسالہ فی بیان حرمتہ المتعہ۔ رسالہ فی آداب الوزر اور رسالہ فی مناسک الحج علی مذاہب الاربعہ۔ صاحب کشف الظنون۔ مؤلف کی وفات کی نسبت لکھتے ہیں۔ المتوفی فی حداد ودمشق ۹۹۵ خمس و تسعین و تسع مائۃ مملۃ المشرقة۔</p>				
۲۵۳۵	۳۵۵	کتاب التوحید۔ مع رسالہ للعلامۃ المحلی	الشیخ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسن بن موسی بن بابویہ القمی الملقب بالصدوق المتوفی ۳۸۱ھ	مطبوعہ ۱۲۲۱ھ	۵۱۹		

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا فلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۸۵	۳۵۴	النواقض	مولانا معین الدین شرف الشہیر مبسر الزمردوم الحسنی الحسینی الشریف المتوفی فی ۱۰۵۹ھ	۹۸۷ھ ہجری قلمی ۱۰۷۷ھ		۳۰۶	

تقطیع کتابت مع جدول ۳۷ X ۳۰ - ۳۰ - ۱۹ - جدول سرخ و سبز مع قدر سے لوح طلائی خط نسخ متوسط کاغذ کشمیری کتابت سرخی و سیاہی سے کتاب کا نام تحریر نہیں تمام اوراق پر چونہ کاری کثیر کر خور دگی قلیل ہے۔ اول صفحہ پر چھوٹی سی تہرام الدین اور آخرین صفحہ پر مہر میرزا علیم الدین نام کی چسپان ہے۔

یہ کتاب اہل تشیع کے عقائد کے ابطال میں ہے۔ مؤلف نے اس باب میں کتاب و سنت و اقوال علماء و تائخین سے احتجاج کیا ہے۔ کتاب کی ترتیب اس عنوان پر رکھی ہے۔ مقدمہ فصیل ثلثہ کشف مقال۔ خاتمہ ذیل۔ اجمال مقدمہ میں ایمان و اسلام کی تحقیق اور ان دونوں میں مفہومات تغایر و مصداقاً اتجاہ کا تفصیلی بیان فضول ثلثہ میں فضائل اصحاب رضی اللہ عنہم کا عموماً و خصوصاً تذکرہ اور خلافت خلفاء راشدین کی حقیقت مذکور ہے کشف المقال میں اہل تشیع کے عقائد و خیالات کا ابطال کیا ہے۔ خاتمہ میں لحن و طعن کی مذمت و ممانعت۔ اقوال فقہاء و غیر ہم سے ثابت کی ہو۔ ذیل میں اجمالی طور پر ایسے عقیدہ کا ذکر ہے جو صائب و منجی ہو سکے اجمال میں اپنا نسب اور اپنے شیوخ کا حال اختصار کے ساتھ لکھا ہے کہ کتاب کا نام تاریخی ہے۔ دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ ۱۰۷۷ھ میں اس کتاب کی تالیف ہوئی اور النواقض کے عدد نو سو اٹھاسی ہوتے ہیں۔ نواقض کے معنی سکسگی کے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مخالفین کی شکستگی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ان کے پاس پہنچ جائے۔ اور عادیۃً و غیرہ کے اعتبار سے

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مصرفات پر جو بیونکاری ہے وہ بہت زیادہ ہے جس سے اہل عبارت کتاب میں تین نقصان آگیا ہے صفحہ ابتدائی و انتہائی پر امام الدین نام کی دو چھوٹی مہر چسپاں ہیں۔ شرح مواقف مولف سید جرجانی متوفی ۸۱۰ھ کا کل حاشیہ ہے۔ اہل فن اس حاشیہ کو بڑی فخر و قست سے دیکھتے ہیں اس شرح پر متعدد حواشی لکھے گئے ہیں۔ لیکن جن تحقیقات و تدقیقات سے اس حاشیہ میں کام کیا گیا ہے۔ وہ دوسرے حواشی میں نہیں پایا جاتا۔ آفاذ کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ الذی یولھن الافہام فی کبریاء ذاتہ و تحیرت الاوہام فی عظمۃ صفانہ عبارت خاتمہ صفحہ ۶۷ وان ینفع المخلصین و یحعلہ ذخرا لیوم الدین و الحمد للہ رب العالمین۔ محشی علام کی ولادت سنہ ۱۰۰۰ ہجری میں۔ سلطان محمد خاں کے عہد میں بلا دروم میں ہوئی۔ اور وہیں تربیت پائی۔ ملا فخر الدین۔ ملا طوسی۔ ملا خسرو۔ الہ کے اساتذہ میں ہیں۔ تمام علوم و فنون کے جامع محقق۔ مدق۔ مانے جاتے ہیں۔ علم کلام۔ معانی۔ عربیت۔ معقول۔ اصول فقہ وغیرہ میں بصیرت تامہ حاصل تھی۔ کمال علمی کے ساتھ صلاح و تقویٰ سے بھی آراستہ تھے بہت سے مصنفات کے مصنف ہیں سلطان محمد خاں کی حیات میں تلمیذ کا حاشیہ بایزید خاں ان کے بیٹے کے نام پر لکھا یہ امر سلطان محمد خاں کو سخت گراں گزرا اور باعث برہمی مزاج سلطانی ہوا ان کے چچا زاد بھائی علی فناری اس وقت میں لشکر سلطانی کے قاضی تھے ان کی وساطت سے بغرض درس کتاب منہی اللیب مصر جانے کی سلطان سے اجازت حاصل کی مصر پہنچ کر ایک فاضل مغربی سے منہی اللیب کو پڑھا اور بعض تلامذہ ابن حجر عسقلانی سے صحیح البخاری کی سند حاصل کی سنہ ۱۰۰۰ ہجری میں شامی قافلہ کے ہمراہ زیارت حج بیت اللہ سے مشرک ہوئے۔ ان کے مؤلفات مشہورہ یہ ہیں حاشیہ تلویح۔ حاشیہ شرح تلخیص المعانی حاشیہ تلویح حاشیہ شرح الاواقف۔ حواشی تفسیر البیضاوی۔ وغیرہم زمانہ حکومت سلطان بایزید خاں میں ماہ جمادی الآخرہ ۱۰۰۰ ہجری مقام بروسا میں وفات پائی۔ (الفوائد البہیہ فی تراجم الحقیہ)					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۳۱۹	۳۵۲	بستر اختلاف	میرزا غلام احمد قادیانی المتوفی ۱۳۲۲ھ	۱۳۱۲ھ	مطبوعہ اقدس ۱۳۱۲ھ	۹۲	

اس کتاب میں حقیقت خلافت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا اثبات اور منکرین خلافت کی تکذیب بڑی تحقیق و دلائل کے ساتھ کی گئی ہے۔ کتاب کی تمامی پر ایک عربی قصیدہ حضرات شیخین اور دیگر احباب کبار کی مدح میں۔ اور اردو اشتہار مولوی محمد حسن بٹالوی کی یادہ گوئی کے انظار اور ان کے علمی دعاوی کے ابطال میں ہے۔ اس کے بعد عربی عبادت میں کچھ متفرق امور لکھے گئے ہیں۔ افتتاح کتاب صفحہ اول۔ یا معطی الکماں والعقل والفکر خاتمہ صفحہ ۲۲ یا عدو اللہ والرسول اللہ والخمسۃ المطہرۃ۔

مؤلف کتاب پنجاب ضلع گرداسپور کے رہنے والے ہیں۔ قادیان جو ایک مختصر قصبہ امرتسر سے دور بٹالہ سے قریب ہے۔ ان کا مسکن نہاں ہے۔ یہی وہ شخص ہیں جنہوں نے تیرہویں صدی کے آخر میں مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ ان کے اس دعوے کے مکتذبین کثیر مصدقین اقل قلیل ہوئے متعدد کتابیں عربی۔ فارسی۔ اردو منظوم۔ منثور مختصر مطوّل۔ ان کی مولفہ ہیں۔ تمام مولفات کی علت غائی واحد ہے۔ وہ یہ کہ دعویٰ مسیحیت میں یہ سچے۔ اور مکتذبین جھوٹے ہیں قادیان میں ۱۳۲۲ھ میں وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ (جامع الاوراق)

۲۳۸۴	۳۵۳	حاشیہ شرح المواقف	المولوی حسن چلی بن محمد شاہ بن شمس الدین بن محمد حمزہ انصاری المتوفی ۸۶۷ھ	قلمی	۶۰۰		
------	-----	-------------------	--	------	-----	--	--

تقطیع کتابت ۶۰ x ۳۰۔ انچہ سطور ۳۰۔ خط تعلیق متوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کتاب ۱۰ حرفت سبھی سے۔ کتاب نے اپنا نام نہیں لکھا تقریباً کل اور ان کے مخدودہ ویتہ نہ کار ہیں۔ آخر کے پتہ ساکت اور غول کے

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	قیمت
۲۴۶۱	۳۵۱	حاشیہ علی شرح العقائد الحلالی	میر محمد ہاشم گیلانی المتوفی ۱۰۶۱ھ		قلمی	۴۲۲	

تقطیع کتابت ۱/۴ x ۳/۴ - انچہ سطور - ۲۱ - خط نستعلیق اوسط درجہ کا - کاغذ دہلی کتابت سیاہی و سرخی سے - کتاب کا نام تحریر نہیں - تمام اوراق پر کر مخور و گی کا اثر زیادہ اور پیوند کاری قبل ہے صفحہ ۱۰۷ سے صفحہ ۱۰۶ تک مسلسل صفحات کے ایک ہی حصہ خاص پر پیوند کاری ہے جس سے اصل عبارت غنی ہو گئی ہے بہت کوشش اور ماقبل و مابعد کے ربط سے کچھ پڑھی جاسکتی ہے - خاتمہ کتاب کی آخری سطر کا خط غیر ہے -

شرح عقائد جلالیہ کا مبسوط حاشیہ ہو فاضل محشی نے اس حاشیہ میں بسط و تفسیل سے کام لیا ہے - عبارت آغاز صفحہ ۲ بعد بسم اللہ نحمدہ و نصیلة علی محمد و آلہ فاللہ علیہ وسلم و هو انسان عبارت ختم الحمد ثلثت فلو بنا علی اکا سلام برسولات سید اکا نام علیہ و علی آلہ و اصحابہ الصلوٰۃ والسلام

محشی علام کا نام اس نسخہ کے ابتدائی صفحہ پر میر محمد ہاشم تحریر ہو - ظاہر ہے وہی فاضل اہل ہیں جنکی نسبت جام جہاں نمایاں لکھا ہے کہ گیلانی الاصل ہیں عقل و دانش اور قوت حافظہ و حدت ذہن کے اعتبار سے امتیاز و تفوق رکھتے - بارہ سال حرمین محترمین زاوہما اللہ شرفاً و تکریماً میں تحصیل و کسب علوم میں مشغول رہے شاہ جہاں بادشاہ دہلی کے عہد میں ہندوستان آئے فن طب اور علم ریاضی وغیرہ حکیم علی گیلانی سے پڑھا جب ان کی فضیلت و کمال کا چرچا فردوس آشتیاں کے کان تک پہنچا - معزز ملازمین کے زمرہ میں داخل کیے گئے - اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کی تعلیم ان کے متعلق ہوئی جس وقت عالمگیر صوبہ دکن کے نظم و نسق کے واسطے گئے ہیں - صاحب ترجمہ بھی ان کے ندیم خاص تھے - انہی سال کی عمر میں اورنگ آباد دکن میں سہ ایک ہزار اکٹھ ہجری میں اس دار فانی سے رخصت ہوئے -





نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		امام حجۃ الاسلام رحمہ اللہ کا ترجمہ فقہ تحت کتاب اسرار کج نمبر ۶۸ کے تحت میں لکھا گیا۔					
۲۳۱۱	۳۴۹	حاشیہ علی شرح العقائد الجلالی نام تمام مع الحاشیہ عبد الحکیم کامل	الفاضل المد تق میر محمد باقر الجالیسی	قلمی	۱۱۰		
		تقلیع کتابت طو لانیہ ، عرضاً مختلف ۰۳۔ انچہ سے ۰۴۔ انچہ کتاب۔ سطور ۲۵۔ خط نستعلیق معمولی۔ کاغذ وہلی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب محمد حقیف۔ طالب علم۔ کرخوردگی و پیوند کاری زیادہ ہے۔ اول ورق کے دوسرے صفحہ پر پیوند کاری کے اثر سے سطور کے آخری کلمات پڑھے نہیں جاسکتے۔ اکثر جگہ لفظ قولہ کو سرخی سے لکھا ہے۔ بہت سے مقالات پر اس سرخی کی حکہ خالی چھوڑ دی گئی ہے۔ صفحہ ۱۰۶ اور صفحہ ۱۰۷ کی تقریباً ایک ثلث کے قدر عبارت پیوند کاری کی وجہ سے محو ہو گئی ہے۔					
		اس مجاہدین شرح عقائد جلالی کے دو حاشیہ ہیں۔ پہلے کی نسبت صفحہ اولی کے گوشے پر تحریر ہے۔ الجنۃ الاول من الحاشیۃ للفاضل المد تق میر محمد باقر الجالیسی علی شرح العقائد للتحقق الدوانی۔					
		یہ حاشیہ آخر سے ناتمام ہے۔ صفحہ ۲ سے صفحہ ۳۳۔ تک یہی حاشیہ ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۳۵ سادہ چھوڑا گیا ہے۔ صفحہ ۳۶ کے بعض حصہ پر کچھ مختلف عبارتیں تحریر ہیں۔ صفحہ ۳۷ سے دوسرا حاشیہ شروع کیا گیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ قولہ هو انسان الضمیر راجع الی لفظ الذی المذکور صریحاً۔ ختم صفحہ ۳۳ فی علمہ بھویتہ فتمی لم یکن الا قریب۔ دفاصل جاسی کا۔ مفصل حال و ریافت نہیں ہوا۔					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							امپوری نے باقرا نہ کچھ کلام کیا ہے۔ مولف کتاب ہذا نے اس تنقید کے متعلق چند مواخذات لکھے ہیں۔ کتاب ہذا بھی مضموناً کتاب اول ہی کے قریب ہے آغاز صفحہ ۳۔ اما بعد حمد اللہ احکم الحاکمین خاتمہ صفحہ ۶۲۔ والحمد لله رب العالمین۔
۲۲۸۸	۳۴۴	التحفة الحادیہ	مولوی محمد طیب لکھی ثم الرا مغوری المتوفی ۱۳۳۳ ہجری		مطبوعہ حسنی پورہ	۱۶	
							اس کتاب میں بھی مضامین دونوں کتابوں سابق الذکر کی طرح ہیں۔ اس کتاب میں فاضل مقابل کے اسم گرامی کی بھی تصریح ہے۔ مولف کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۳۲۹ کے تحت میں تحریر ہو چکا۔
۲۳۲۴	۳۴۸	درۃ الفایزہ فی کشف علوم الآخرہ	امام حجۃ الاسلام ابن حنا بن محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ		قلی	۲۴	
							تقطیع کتابت تقریباً ۸ x ۴۔ انچ۔ سطور مختلف تیئیس سے اکیس تک۔ خط نسخ بطرز عربی طالب علم کتابت سیاہی و قدرے سرخی ت۔ کاغذ ہلی کاتب کا نام۔ سنہ کتابت تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر پیوند کاری کثیر اور جا بجا کر مخروگی کا اثر ہے۔ مختصر سالہی۔ معاملات آخر وی کا ذکر ہے۔ مرنے کے بعد سے دخول جنت یا نار تک کے حالات لکھے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ قال الامام الاجل حجة الاسلام الى قول الحمد لله الذي خص نفسه بالدوام۔ خاتمہ صفحہ ۲۳ من شياطين لسأل الله تعالى الى قول واصحابه اجمعين كتبه

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۲	۳۳۳	تقریب المرام فی شرح تہذیب الکلام الحجۃ الثانی مع الحواشی	العالم الفاضل شیخ عبد القادر ہندو الکرستانی	تقریباً ۱۱۱۱	مطبوع مصر ۱۳۱۹ھ	۳۳۵	
		دوسرا جز ۱- ابتدہ صفحہ ۲- الباب الرابع فی الجاہر قد سبق تفسیر الجہر ختم صفحہ ۳۳۵ وعلى بنیہ الصلوۃ والسلام الا تمان باطناً وظاہراً دونوں حصوں کے صفحات کی صلیب میں علامہ محمد وسیم الدین برادر حقیقی شایع علام کا اسی شرح کا مستقل حاشیہ بھی ہے۔ اس حاشیہ کے علاوہ کچھ متفرق حواشی بعض افاضل کے اور بھی لکھے ہیں۔ فاضل شایع تیرہویں صدی کے علماء میں ہیں۔					
۲۲۹۰	۳۳۵	الصّارم القرعنا نا تمام	مولوی محمد طیب کی ثم الرا مפורی المتوفی ۱۳۳۳ھ	مطبوع مطبع حسی راہپور	۹۲		
		یہ کتاب آخر سے کسی قدر نا تمام ہے۔ اس کتاب میں تلخیص بعض افاضل کے کلام کی تردید و مباحث امور عامہ کے متعلق ہے) کی گئی ہے۔ ابتدہ کتاب صفحہ ۲- اللہم انی احمدک ان سوختنی حمی المعارف۔ ختم صفحہ ۹۲۔ ثم قلت المفہومات اعلم۔					
۲۲۸۹	۳۳۶	الصلوۃ الحامیہ علی الجملة الاستبدادیہ	ایضاً	ایضاً	۶۲		
		رئیس المحققین شمس العلماء مولوی عبد الحق صاحب مرحوم خیر آبادی متوفی ۱۳۱۱ھ ہجری نے دالحاشیۃ الزاہدیۃ علی الامور العامہ کی شرح میں مزید اہد کے اس قول کے تحت میں قولہ وقد یقال فیہ ان المراد بقولہ مع ما یقالہ، المحققانہ تحقیق کی ہے۔ اس تحقیق پر فاضل اجل مولوی فضل حق صاحب					

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا تسلی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح و رہنما تجارب احادیث الاختیار۔ شرح معانی الآثار للماہوی۔ تخریج احادیث المسند و روی فی الاصول۔ تخریج احادیث شرح القندوری۔ شرح فرائض الجمع۔ حاشیہ علی التلویح۔ شرح منظومہ ابن الجزری وغیر ذلک۔ ستر سال کی عمر میں ماہ ربیع الآخر میں وفات پائی۔ اکتفاء القنیع۔ شذرات الذہب میں سال وفات ۸۷۹ھ تحریر ہیں۔ صاحب کشف الطنون ۸۷۸ھ لکھتے ہیں۔ (شذرات الذہب وغیرہ)					
۲۲۳۲	۳۴۳	تقریب المرام فی شجہ تہذیب الکلام المجلد الاول مع الجاشی	العالم الفاضل الشیخ عبدالقادر السندجی الکرستانی	تقریباً ۱۲۷۳ھ	۱۳۱۸ھ مطبوع مصر	۲۸۰	
		تہذیب الکلام کی شرح ہے۔ مولانا علامہ سعد الدین مسعود بن عمر نقاشا زانی متوفی ۱۲۹۲ھ مصنف نے اس کتاب کے دو حصے رکھے ہیں۔ پہلا حصہ مسائل منطقیہ میں۔ دوسرا حصہ مقاصد کلامیہ میں۔ نسخہ ہذا دوسرے حصہ کی شرح ہے۔ اس حصے کو چھ ابواب پر منقسم کیا ہے۔ شارح علام نے اختصار و انضباط کے ساتھ ضروری القدر شرح لکھی ہے مسائل کلامیہ میں زیادہ تفصیل و تحقیق سے احتراز کیا ہے۔ اس مطبع میں اس کتاب کے دو جزو کیے گئے ہیں۔ ہر جزو میں تین تین ابواب مذکور ہیں۔ پہلے جزو کی ابتدا آغاز کتاب سے مباحث اعراض تک۔ دوسرے جزو کی ابتدا بحث بجاہر سے ختم خاتمہ کتاب پر یہ پہلا جزو ہے۔ افتتاح کتاب صفحہ ۲۔ فہد من ہدانا الی طریق الاسلاہ ختم صفحہ ۲۸۰۔ وغیر ذلک من الاعراض۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>حدائق النور رسمہ علی صفحات الکائنات دلائل توحیدہ خاتمہ حصہ اول صفحہ ۲۸۰ ہذا اتمام الاسرار کا اربعہ الحاویۃ للاصول الاربعین واللہ سبحانہ ولی التوفیق۔ ابتداء حصہ دوم صفحہ اول الخاتمہ فی بحث الایمان والنظریہ فی مواضع۔ خاتمہ حصہ دوم صفحہ ۶۸۰ عن ائمۃ سلفنا الصالحین والحمد للہ رب العالمین شراح رحمہ اللہ کے تفصیلی ترجمہ پروا تھیت نہیں ہوئی</p>
		شرح المسائرۃ للقاسم	الشیخ الاسلام زین الدین قاسم بن قطلوبغا بن عبد اللہ الجمالی المصری الخفی المتوفی ۸۹۹ھ ہجری				
							<p>یہ دوسری شرح ہے۔ کتاب متذکرۃ بالالکے آخر صفحہ میں بقاصہ خط جدید ولی تحریر ہے۔ یہ شرح بھی اپنے انداز اور طرز بیان میں بہت پاکیزہ ہے۔ عبارت آغاز۔ قال الشیخ الامام العالم العلماۃ زین قاسم الخفی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی۔ الحمد للہ رب العالمین۔ شراح رحمہ اللہ تعالیٰ سلمۃ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ اور اسی سرزمین میں نشوونما پایا۔ عمر کے ابتدائی حصے میں قرآن عظیم حفظ کیا۔ پھر علوم متعارفہ کی طرٹ پیچہ کوشش کے ساتھ متوجہ ہوئے۔ ابن ہمام اور دوسرے علماء عصر سے اکتساب فنون کا اتفاق ہوا۔ جہاں علوم میں ایسی ترقی کی کہ بہت علم ان کی شہرت عام ہو گئی۔ اساتذہ اور مشائخ ان کی توصیف و تعریف پر مضطرب ہونا پڑا۔ بہت سے طالبین ان کے فیض درس سے فارغ التحصیل اور کامل الفن ہو گئے ان کی تصانیف بھی بہت ہیں۔ بعض مصنفات کے اسناد یہ ہیں:-</p>

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ باقلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اس وجہ سے الحاق خطبہ کی ضرورت پڑی۔ ایسی حالت میں حاجی خلیفہ کی تحقیق مقام تحقیق سے کس قدر بعید ہو۔ اس کے علاوہ مختلف کتاب خانہ کی فرستوں میں سرالوح کے نام سے کوئی کتاب نظر نہیں پڑی البتہ کتاب الروح فرست کتاب خانہ خدیوہ سرہ وغیرہ میں موجود ہے عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ انتصفت بصفات الکمال المنعوت بنعوت الجلال عبارت ختم صفحہ ۲۰۴ انک سمیع الداعاء و اهل التہجداء و هو حسبنا و نعم الوکیل۔ مؤلف علیہ الرحمۃ کا ترجمہ فن حدیث میں تحت نمبر ۵۰۰ دکھایا گیا۔
۲۲۲۶	۳۴۲	المسامرہ بشرح المسائل	الشیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بن ابی الشریف القدسی الشافعی المتوفی ۵۰۵ھ (رکشف الظنون)	مطبوع مصر ۱۲۲۸ھ	مطبوع مصر	صفحہ ۲۸۴	صفحہ ۶۰
							یہ کتاب مسائرہ فی الخصال المنجیہ فی الآخرة کی شرح ہے۔ مؤلفہ الشیخ الامام کمال الدین محمد بن ہمام الدین عبدالواحد شہیر بن ہمام حنفی متوفی ۷۱۵ھ۔ فن کلام میں یہ کتاب نفیس و مستند ہے۔ مؤلف نے ایک مقدمہ چار ارکان خاتمہ پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ مقدمہ فن کلام کی تعریف میں۔ پہلا رکن بیان ذات واجب تعالیٰ بسمائے ہیں۔ دوسرا رکن۔ ذکر صفات واجب تعالیٰ میں۔ تیسرا رکن تفصیل افعال حق سبحانہ و تعالیٰ میں۔ چوتھا رکن صدق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں۔ ہر ہر رکن دس دس اصول پر منقسم ہے۔ خاتمہ میں ایمان و اسلام اور اس کے تعلقات کو لکھا ہے۔ شاہ رحمہ اللہ نے تمام مقاصد متن کو تفصیل و شرح کے ساتھ منضبط کیا ہے۔ کتاب کے دو حصے کیے گئے ہیں۔ ایک حصہ میں مقدمہ اور ارکان اربعہ دوسرے حصہ میں صرف خاتمہ مذکور ہے۔ اسی وجہ سے خاتمہ کے نمبر شمار ملید رکھے گئے ہیں۔ آغاز حصہ اول صفحہ ۲

نمبر صفحات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنة تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۷	۳۱۳	کتاب الروح	شیخ الاسلام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الشہیر بابن قیم الجوزی الحنبلی الدمشقی المتوفی ۵۱۰ھ ہجری		مطبع ۱۳۲۴ھ حیدرآباد دکن	۳۳۸	

اس کتاب میں زیادہ تر بحث ارواح اموات و اجار پر کی گئی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ موتے کی روح کو مرنے کے بعد اجار کی معرفت۔ سمع اقوال۔ رد سلام وغیرہ باقی رہتا ہے یا کیا۔ او باہم ارواح میں ملاقات و زیارت کیا گیا ہوتا رہتی ہے یا نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے مباحثہ کو کتاب سنت آثار۔ اقوال علماء سے بڑی تحقیق و تفصیل سے لکھا ہے۔ اس کے ضمن میں دوسرے فوائد و تحقیقات بھی مذکور ہیں۔ ایسے مسائل پر کتاب منقسم ہے ہر مسئلہ کے تحت میں متعدد فصول قائم کیے گئے ہیں۔ کتاب مجموعی حیثیت سے بہت نافع اور پر فوائد معلوم ہوتی ہے۔ مولف علام نے کتاب ہذا کا خطبہ نہیں لکھا ہوا ابتدائی عبارت یہاں سے ہے۔ اما المسئلة الاولیٰ اهل تعرف الاموات نریارة الاحیاء غالباً علامہ ابراہیم بن عمر البقاعی متوفی ۵۱۰ھ ہجری نے خطبہ الحاقیہ لکھا ہے۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں لکھتے ہیں کہ ابراہیم بقاعی نے اہل کتاب کو مختصر کر کے سبر الروح کے ساتھ نامزد کیا ہے۔ اور عبارت آغاز سبر الروح کی مجنبہ وہی لکھی ہے۔ جو کتاب ہذا کی ابتدا میں تحریر ہے۔ اس عبارت میں حمد و نعت کے بعد صرف اس قدر تحریر ہے کہ کتاب الروح عظیم النفع جلیل القدر کثیر الفوائد کتاب ہے اور مصنف نے اس کا خطبہ تحریر نہیں کیا۔ حالانکہ ایسی کثیر المنافع اور معتبر کتاب کا بلا دیباچہ و بلا خطبہ ہونا کس قدر ناموزوں ہو

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	زاد و منہا	کیفیت
۲۲۳۸	۳۴۰	الذخیرۃ فی الحجا مکہ	العلامہ علاء الدین علی الطوسی المتوفی ۷۲۸	مغنیون باسم سلطان محمد بن مراد خاں ثانی	مطبوعہ حیدر آباد	۲۰۰۲	

امام غزالی رحمہ اللہ نے نہایتہ الغلا سفہ میں حکماء پر مسائل کا بیہ میں بہت سے مناقشات کیے ہیں اس کتاب میں مولف نے ان فیصل لکھ کر حکماء اور امام موضوعات کے کلام میں حاکمہ کیلئے۔ ابتدا صفحہ ۲ سبحانک اللہم یا منفر دابلاً انزلتہ والقدم۔ خاتمہ ۲۰۰ علیہ وعلیہ تسلیاً کثیرا کثیرا مولف علام سلطان ابوالفتح محمد بن مراد خاں ثانی کے عہد حکومت کے آجلہ فضل میں ہیں۔ یہ کتاب انھیں کے ایماء سے روم میں تالیف کی گئی۔ خطبہ میں مولف نے اس کی تشریح کی ہے۔ فنخوہ طبعوہ کے ابتدائی صفحہ میں لکھتے ہیں کہ اس کتاب کی تالیف حسب الحکم سلطان محمد خاں عثمانی چھ مہینے میں پوری ہوئی اور سلطان محمد خاں نے اس کے صلاہ میں دس ہزار درم عطا کیے۔ دیوانہ نے ۸۸۸ھ میں وفات پائی۔ اس کے بعد لکھا ہے۔ من کشف الطنون ملخصاً۔ حالانکہ کشف الطنون میں ان اُردو میں سے ایک بھی مذکور نہیں۔ صرف اس قدر عبارت تخریر ہے۔ ذخیرۃ فی الحجا مکہ۔ بین الحکماء والفرزانی لعلاء الدین علی الطوسی المتوفی ۷۲۸۔ الفہا فی الشروم واما صار موصوفاً بالتالیف خواجہ مرادۃ نولک الروم وسافر الی خراسان۔ انتھی۔ اس عبارت میں سنہ وفات کے متعلق کچھ تحریر نہیں۔ مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ سے ایسی فاش غلطی تعجب خیز ہے۔ مولف کا حال زیادہ تفصیل کے ساتھ معلوم نہوسکا۔



نمبر پختہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>بڑی غنیمت غلام شاہ عالم پادشاہ کی۔ دوسری چھوٹی عبدالشکور نام کی ثبت ہیں۔</p> <p>محشی علام نے تقریباً سنہ ۱۲۳۰ ہجری میں شرح جلالی علی العقائد العشریہ پر بیسوط حاشیہ لکھا تھا۔ اور اسی شرح پر علامہ حسین خٹائی حسینی متوفی سنہ ۱۳۰۰ ہجری کا بھی حاشیہ ہے۔ اس حاشیہ میں خٹائی نے علامہ قزلباغی سے فاضلانہ بحث و گفتگو کی ہے۔ قزلباغی نے نسخہ ہذا بطریق تتمہ و تعلیق حاشیہ سابق تالیف کیا۔ ماہ شوال تقریباً سنہ ۱۳۰۰ ہجری میں بخارا میں اس کی تالیف سے فراغت پائی۔ اس حاشیہ نوخر میں حاشیہ سابق کے خٹائی کی تبیین کے علاوہ فاضل خٹائی کے ایرادات کے بھی کافی جوابات دیے ہیں۔ عبارت آناز صفحہ ۱۰۰ الحمد بامتمم کل الامور ویامن قلنک عن نسبت الخیثہ والحضور۔ صفحہ ۲۷۶ جواب سوال مقدس وهو کیف یقول انه لا یاس بہ عبارت ختم صفحہ ۲۷۳ والحمد لله علی الاتمام والتوفیق علی شمس الاسلام والصلوة علی محمد خیر الانام والد واصحابہ الطاہر صاحب الدرر والعلیاء البدر فی الکرام المقبولین بالطوع والرغبہ عند الخواص والعوام۔ دو نسخے قلمی اس کتاب کے ایک کال۔ دوسرا ناقص۔ نمبر ۲۵ و نمبر ۲۶ پر بھی درج ہیں۔</p> <p>فاضل محشی علوم غنیمت میں بڑے پایہ کے شخص ہیں۔ فضلاء زمانہ سے فائق و سبق مانے گئے ہیں۔ قزلباغی کے رہنے والے ہیں۔ جو ہمدان کے ایک قریہ کا نام ہے۔ لفظ قزلباغ کی کنایت مختلف دیکھی گئی بعض جگہ ہائے ہوز سے دقرہ باغ، بعض مقام پر الف سے دقر باغ، تحریر ہے۔ ان کا سال وفات ٹھیک طریقہ پر محقق نہیں ہوا۔ کشف الطون۔ اور خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر میں وفات کے متعلق لکھتے ہیں۔ توفی ثانیف وثلثین سنہ۔ فرست کتب خانہ آصفیہ میں نصف سال وفات ۱۳۰۰ تحریر ہو۔ جو غلط ہے۔ اس لیے کہ سنہ ۱۳۰۰ یا سنہ ۱۳۰۱ میں اس حاشیہ کی تالیف جس کی محشی نے اسی حاشیہ کے خباہت میں خود تصریح کی ہے۔</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیسٹ
۱۹۸۱	۳۳۸	بدایۃ السدیۃ	امام حجتہ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ	۳۳۸ھ	قلمی	۳۰	
		<p>تقطیع کتابت مع جدول - ملا وہ باریکا ۶ ۱/۲ × ۳ ۱/۲ انچہ سطور ۱۱ - خط نسخ اوسط درجہ کا - کاغذ بلی جدول و باریکا سرخ و سبز - کتابت حضرت سیاحی سے - کاتب عبد اللہ بن احمد بن فضل - تمام اوراق پر کر مخرونگی اور پیوند کاری کثیر ہے -</p> <p>اس کتاب میں عقائد حقہ جو عام مکلفین کے واسطے ضروری ہیں مذکور ہیں - ظاہر نسخہ ہذا پورا نہیں معلوم ہوتا - اصل کتاب کا کچھ حصہ ہی - حاجی خلیفہ کے بیان سے بھی واضح ہوتا ہے کہ اس کتاب میں ملا وہ عقائد کے مد اعطاء و عبادات وغیرہ بھی لکھے گئے ہیں - اس کتاب کے کاتب نے جو خاتمہ کتاب پر عبارت لکھی ہے - اول تحریر سے کتاب کا نام عقیدہ مبارکہ - اور آخر تفسیر سے بدایۃ السدیۃ مفہوم ہوتا ہے - در حقیقت اسم ثانی الذکر صحیح ہے - آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ المبدع المعید الفعال لما یوید خاتمہ صفحہ ۳۰ - وکان الفراغ من کتابہم الی قولہ و بجلومہ - امین امین -</p> <p>امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۸۸ پر تحریر ہے -</p>					
۱۹۵۲	۳۳۹	تمتہ الحواشی فی ازالۃ الغواشی	مولینا یوسف بن محمد خان القربا باغی الحمد شاہی المتوفی فی ۱۰۳۳ھ	۱۰۳۳ھ	قلمی	۶۴۴	
		<p>تقطیع کتابت ۵ ۱/۲ × ۵ ۱/۲ - انچہ - سطور ۱۵ - خط نسخ پاکیزہ - کاغذ مہلی - کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں - کر مخرونگی و پیوند کاری دونوں زیادہ ہیں - ابتدائی نصف پر دو مہریں - ایک</p>					

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>بر اعدادائے دین شد مظفر حسین۔</p> <p>امامیہ مذہب کی کتاب ہے۔ نفی تقلید و عدم جواز اجتہاد میں۔ بیان کیا گیا ہے کہ ماخذ احکام شرعیہ حکومات کتاب و سنت و حدیث اہل بیت اطہار میں منحصر ہو۔ اصول اجتہاد یہ کوئی شے نہیں۔ بارہ فصول پر کتاب کی تقسیم کی گئی ہے۔ نسخہ ہذا میں اوراق بڑی ترتیباً لحاظ تقدیم و تاخیر مجلد ہیں۔ باوجود بے ترتیبی درمیان سے اوراق بھی گئے ہوئے ہیں۔ پروں دوسرے نسخے کے کتاب کی درستی غیر ممکن۔ اسی وجہ سے مجلد ہذا حالت موجودہ پر چھوڑی گئی۔ فہرست فصول کتاب بھی مابین کتاب تحریر ہے مگر پوری نہیں۔ صرف گیارہویں دہارہویں فصل کی حالت لکھی ہوئی ہے۔ صفحہ ۱۰۱ پر مذکور ہے کہ متعلق جو لکھا ہو۔ ماہ واربع و ثمانین بعد الالف غلط ہو۔ صاحب کشف الحجب نے سال تصنیف ۱۲۸۷ لکھا ہو۔ آغاز کتاب صفحہ بستم الحمد لله الذی نھانا بسفینۃ اہل بیت نبیہ من امواج الفتن مؤلف علام۔ ہم عصر علماء امامیہ میں بڑے عالم۔ فاضل متکلم۔ محدث۔ فقیہ۔ شاعر۔ ادیب حسن التصانیف ہیں۔ ان کے مہنفات ہیں۔ تفاسیر ثلاثہ۔ معنی۔ صافی۔ اصنی۔ مشہور ہیں۔ ان کے علاوہ یہ کتابیں بھی ان کی طرف منسوب ہیں۔ عین الیقین۔ حق الیقین۔ علم الیقین۔ سفینۃ النجاة۔ رسالۃ الجمعہ۔ ترجمۃ اہل صلوۃ الکلمات الطریقہ۔ رسالہ فی النفقہ۔ رسالہ فی نفی التقليد۔ النخبہ۔ المفاتیح۔ منہاج النجاة۔ اہل الال۔ کشف الحجب میں ان کی وفات کے متعلق لکھا ہو۔ المتوفی سنۃ بضع وتسعين بعد الالف۔</p>					
۱۶۴۶	۳۳۶	ابراہیم النبی الواقع فی رشھا والحق	ابو الحسنات مولوی عبدالحی المالکونی۔ المتوفی سنۃ ۱۲۸۷ھ	مطبوع			
		<p>یہ کتاب اس فن میں سہو آگئی ہو۔ اس کا تعلق فن اسماذ الرجال سے ہے۔ اسی وجہ سے فن رجال میں مع کیفیت۔ بعد نمبر لکھی گئی۔</p>					

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہہ تصنیف	مطبوعہ	کیسٹ
		متعلق کچھ نہیں لکھا۔ دیکر فارس موجودہ میں بھی کچھ پتا نہیں چلا۔ امامیہ مذہب کی کتاب ہے۔ اس مذہب میں جو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جیش اُسامہ میں شمول۔ اور مخالفت حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم مذہب امامیہ میں مشہور بحث ہے۔ یہی بحث اس کتاب کا موضوع ہے۔ آغاز صفحہ اول الحمد للہ اولاً بادئاً وثانیاً ثالثاً۔ ورق ۳۵ صفحہ اول عند اصحابنا الامامہ جملہ ہذا۔ ختم عبارت ثانی وسعد بن وقاص دامناکھم کلہ۔				
		فاضل مولف علماء امامیہ میں جلیل القدر فاضل ہیں۔ علم کا نام میں ان کا یا بہ بڑا سا واسطہ ہے۔ حاشیہ الحاشیہ شرح تخرید بھی ان کی تالیفات میں دیکھی گئی ہے۔ ان کو تفصیلی ترجمہ دیا منسبتاً سبدا عجاز حسین نیشاپوری نے اسماء کتب و اسفار علماء امامیہ میں جو کشف الحجب بتائے کی ہے اس میں بھی ان کی کوئی تفصیلی حالت نہیں لکھی۔ مولف نے اپنی اس کتاب میں روشنی الاحباب مولفہ مولنا سطا اللہ متوفی ۹۲۷ھ کا۔ ایک جگہ حوالہ دیا ہے۔ جس سے ان کا تاخر ہونا صاحب روشنی الاحباب سے معلوم ہوتا ہے۔				
۱۴۶۵	۱۳۳۶	سیفۃ النجبۃ	مولنا محمد حسین	۵۵۰ھ	قلمی	۴۸
		المدیر محمد بن الکاتب				
		الاخباری المنوفی				
		سلسلہ ہجری				
		تقطیع کتابت مع جدول، ۴ x ۳۴ اپتھ۔ سطور ۲۰۔ جدول ہائے اختصار۔ نہایت پاکیزہ۔ کاغذ کشمیری کتابت سُرخ و سیاہی سے۔ کاتب کا نام اور سند کتابت تحریر نہیں۔ ہر ماوراف پر پیوند کاری بہت برا وہ ہے۔ کثرت پیوند کاری کی وجہ سے اکثر جگہ کو سب پر بھی پڑا ہوا ہو گئی ہو۔ ان مقامات پر عبارت کا پڑھنا سخت دشوار ہے۔ ابتداً فی فی پر چھوٹی سی مہر بھی نسبتاً ہی بس کا صحیح یہ ہے۔ ع۔				

نمبر موجودہ شمار	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہذیب	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مولف کتاب نے صفحہ ۳۲۳ پر اپنا حسب و نسب - طریقہ تربیت - اس کتاب کی تالیف کی کیفیت وغیرہ تفصیل سے لکھی ہے۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ آپ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ہیں۔ سلسلہ نسب آپ کا سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر منتہی ہوتا ہے گیارہ سو (۱۱۸۸) ہجری میں آپ پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علم صرف و نحو وغیرہ کی اپنی والدہ ماجدہ سے پائی۔ اصول فارسی طریقہ تحریر وغیرہ۔ ملاحظہ صادق بہانی سے سلسلہ میں حاصل کیا۔ علم حدیث فقہ فرائض کو سید عبداللہ حداد نعمان بن سفر آفندی سے۔ بصرہ میں سلسلہ میں تمام کیا منطق کلام - فزون حکمیہ سلسلہ میں (مخبر غراب) کی فیض تعلیم سے حاصل ہوئے۔ شیخ عبدالجلیل البیسی سے دمشق میں سلسلہ میں تصوف وغیرہ کی تکمیل کی اساتذہ تذکرہ بالاکے علاوہ اور بھی فضلاء آپ کے شیوخ میں ہیں۔ سلسلہ میں براہیں سایاتیہ کو تصنیف کیا۔					
۱۵۲۵	۳۳۵	رسالہ ملامینا	الفاضل الجلیل میرزا محمد بن الحسن الشیردانی المشہور ملامیرزا		قلمی	۲۱۸	
		تقطیع کتابت مع جدول ۲۸ x ۲۸ - انچ - سلور ۱۴ - خط نسخ پاکیزہ - جدول طلانی - کاغذ دہلی - کتابت صرف سیاہی سے - بعض جگہ خط جدول نسخ کشیدہ ہے - کاتب کا نام تحریر نہیں - آخر سے کتاب نام معلوم ہوتی ہے - جابجا پیوند کاری اور کرم خوردگی کثیر ہے - ابتدائی صفحہ کتاب پر چار مہریں - دو بڑی - دو چھوٹی ثبت ہیں - ایک بڑی مہر - خانہ زادشاہ عالم بادشاہ کی دوسری چھوٹی مہر محمد کاظم نام کی ہے - دو چھوٹی بڑی مہریں پڑھنے میں نہیں آئیں - اس کتاب کے نام کی تحقیق نہیں ہوئی - مولف کتاب اور کاتب دونوں نے اسم کتاب					



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
-------------	-----------	----------	----------	-------	----------------	-------------	-------

جو اس کے روایت تحریر کیا ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ ۱۰۔ الحمد للہ الذی جعل مقام التبعة الحق علیاً وصبراً مع نبیہ۔ اباہیہ فی ذلک الاسم سیمیاً صفحہ ۵۲۔ واما الثالث والعشرون فلاخه لا دلالة بقوله تعالى ثانی اثین اذهما فی الغار علی فضيلة الرجل۔  
خاتمہ صفحہ ۱۲۴ وضعف القوى ولحول البدن كالسن البالي۔ وكان آخرها أربع الاول المنتظم فی شهور سنة الف واربعة عشر فی بلد، آکرہ۔ آکرہ بلاد التخذها الکفر وحرہ واستعمل فیها للشیطان یکره جنات المؤمنین عن مکرة وجهله واخراجهم عن سواد الهند خزنة وسهله یحق الحق واهاه۔

فاضل مولف مذہب اثنا عشر کے بہت بڑے رکن اور شہید ثالث کے لقب سے مشہور ہیں  
علماً۔ فضلاً۔ عفاناً۔ زہداً۔ علماً۔ ذکاواً۔ تمامی اوصاف جمیلہ سے مصنف ہیں۔ اصلاً شوتری  
اور مولانا ہندی ہیں۔ حکیم ابوالفتح کی وساطت سے جلال الدین اکبر بادشاہ کے ملازم ہوئے  
الطائف شاہی سے بچلے قاضی لاہور شیخ معین۔ عہدہ قضا پر مامور کیے گئے۔ اس عہدہ کے  
جملہ لوازمات کو نہایت خوش اسلوبی و سنجیدگی سے انجام دیا۔ تصانیف لائقہ اور تالیفات  
فائقہ کے علاوہ طبع موزوں رکھتے۔ کبھی کبھی اشعار و نشیں بھی کہتے۔ جہانگیر بادشاہ کے عہد میں  
آگرہ میں مقتول ہوئے۔ ان کی قبر پر یہ عبارت مکتوب ہو۔ اذ قلتم شہیداً فی عہد جہانگیر  
فی سنة تسع عشرة بعد الالف۔

(کشف الحجب والاستار منتخب التواریخ)

شوتری جس کو ششتر۔ قشتر۔ شستر بھی کہتے ہیں۔ خوزستان بلاد عجم میں ایک شہر کا نام ہے۔

دارۃ المعارف

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							صاحب کشف الظنون نے لکھا ہے کہ یہ کتاب ملک ناصر بن قلاؤن کے نام پر معنون کی گئی ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے بلکہ سلطان کے ایک محبوب امیر اور سپہ سالار قاصون الساقی کے نام پر لکھی ہے یہ سپہ سالار پھر نائب السلطنہ ہو گیا تھا۔ درر الکامنہ سے معلوم ہوا کہ امیر مذکور نے شائع کیلئے ایک خانقاہ بنائی۔ اور مولف کو اس کا شیخ مقرر کیا۔ (فہرست عربی ریہ ۱۵۷۱ - تذکرات الذہب - طبقات الشافعیہ)
۱۴۹۷	۳۳۳	اتحاق الحق	الفاضل الکامل القاضی نور الدین شریف بن نور الدین شمسری المتوفی ۱۱۹۰ھ	۱۲۷۷ھ	قلمی	۱۲۴۷	
							تقطیع کتابت مع جدول ۱۱۹۰ھ تا ۱۲۷۷ھ - اچھ - سطور ۲۷ - جدول طلائی - خط نسخ بخت اعلیٰ درجہ کا کاغذ ہلکا - اوراق پیوند کار - اثر کرم خفیف - کتابت سرخی و سیاہی سے - نام کتاب و سنہ کتابت تحریر نہیں - صفحہ ابتدائی و انتہائی پر حمر منظم الملک محسن الدولہ قریبوں چارہ سیئہ منصور علی خاں نصرت جنگ بادور - ثبت ہے۔ علامہ علی متوفی ۱۲۷۷ھ ہجری نے تصنیف مذہب امامیہ اور بطالان مذہب اہل السنۃ والجماعت میں - سلطان محمد خدابندہ کے ایما سے کتاب کشف الحق و نبج الصدق تالیف کی - علامہ فضل بن روز بہان المتوفی ۱۲۷۷ھ نے اس کی تردید و ابطل میں مبدوط کتاب ابطل الباطل کے نام سے لکھی مولف کتاب ہذا نے یہ کتاب ابطل الباطل کے رد میں تصنیف کی ہے - اس کا طرز بیان اس طرح رکھا ہے - پہلے عبارت کتاب نبج الصدق لکھ کر کلام علامہ فضل بن روز بہان - نقل کیا ہے - پھر ان کلام



نمبر جزا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							بعد صحت کا استعمال نہیں ہوا ہے۔
							طوابع الانوار مولفہ قاضی عبداللہ بیضاوی متوفی ۷۸۵ھ یا ۸۰۵ھ کی ماتم شرح ہے۔ بحث صفات باری تعالیٰ غر اسمہ میں صرف ارادہ کے ابتدائی بیان تک ہے اس کے آگے اوراق جو تقریباً بقدر ایک شمش اور ہونا چاہیے۔ نہیں ہیں۔ اس کتاب کے پانچ نسخے کامل قلمی و مطبوع اور نمبر ۲۰۲ تک اسی فن میں درج ہیں۔ نسخہ ہذا میں خطبہ کتاب نہیں لکھا گیا۔ شرح کی خطبہ متن سے ابتدا کی ہے۔ دوسرے نسخوں میں شراح کا بھی طویل خطبہ تحریر ہے۔ طوابع الانوار کی بہت سی شروح ہیں مگر یہ شرح بیحد نافع اور متداول بین الطلبة ہے۔
							فتاویٰ کو اس کی طرف زیادہ رجحان اور میلان ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۰۱ قال لما جب وجودہ الی آخر یہاں الفاظ الحمد جو اصل عبارت متن میں ہے۔ تحریر سے رہ گیا ہے۔ عبارت ختم صفحہ ۲۰۲ وایضاً من سادات القدرۃ التائید فلا یحیا الذی نسبتہ الی۔
							شراح کلام سنیہ میں اسفغان میں پیدا ہوئے۔ جملہ فنون عقلیہ و نقلیہ میں پوری مہارت اور کمال و متنگاہ رکھتے۔ ہمیشہ مدرسین و تعلیم طلبہ میں مشغول رہتے۔ صحیح الاعتقاد۔ محب اہل صلاح۔ عابد و زاہد۔ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔ کچھ حصہ عمر شریف کا دمشق میں بھی مشاغل علمیہ میں بسر کیا۔
							پھر وہاں سے قاہرہ چلے آئے اور آخر عمر تک یہیں رہے۔ ذائقہ قرائت میں شہیر و روز تالیف و تدریس میں مستغرق رہتے۔ بعض مصنفات مشہورہ ان کے یہ ہیں۔
							شرح مختصر ابن الحاجب۔ شرح منہاج للبیضاوی۔ شرح الطوابع۔ شرح المطلاع۔ شرح بدیع بن الساعاتی۔ شرح السادی فی العروض وغیر ذلک۔ ابی الفلاح نے ان کا لقب شمس الدین اور علامہ سبکی نے شہاب الدین۔ لکھا ہے۔
							ماہ ذی قعدہ ۸۵۵ء مذکورہ الصدر میں مرض طاعون سے مصر میں انتقال ہوا اور قرائت میں دفن کیے گئے

نمبر شمار	نام کتاب	نسخہ نمبر	مطبوعہ یا قلمی	تعداد نسخہ	کیسٹ نمبر
	<p>صفحات کے حواشی پر بیوند کاری ہے۔ کر خور و گی بالکل نہیں پائی جاتی۔</p> <p>میرزا ابرہہ دی متوفی سن ۱۱۰۰ ہجری نے جو شرح مواقف کے موقف نانی کے بعض مباحث پر تشبیہ کیا ہے اور میرزا ابراہام مور عامر کے نام سے مشہور ہے۔ نسخہ ہذا اس کتاب کا حاشیہ ہے۔</p> <p>فاضل محشی نے اس حاشیہ میں بڑی متبحر و تفصیل سے تحقیق کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ یا من جلد اول ما انف الکلام و آخر المفاصل الجملۃ الحام خاتمہ صفحہ ۹۱۔ فیکون ماموراً اقلہ خروج من محل النزاع فتدیر۔ اس کتاب کے چند نسخے قلمی نمبر ۱۰۰ سے نمبر ۱۰۰ تک اور بھی ہیں۔</p> <p>محشی علام غالباً آباد کے رہنے والے ہیں۔ نجیب الدولہ کے نام پر کتاب کو معنون کیا ہے بارہویں صدی کے آخری دور۔ یا تیرہویں صدی کے ابتدائی زمانہ کے فضلاء ہیں۔ اس حاشیہ کے علاوہ بعض کتب منطق و فلسفہ پر بھی ان کے حواشی دیکھے گئے ہیں۔ ان کا۔ صفحہ ۱۰۰ ترجمہ دریا نشتہ نہیں ہوا۔ نواب نجیب الدولہ کی وفات ۱۲۸۲ھ میں ہوئی جو مطابق ۱۸۶۵ء ہے۔</p>				
۱۳۵۳	۳۳۲	مطالع الانظار	العلامہ شمس الدین ابو الشنا محمود بن عبدالرحمن بن احمد بن محمد بن ابی بکر الاصفہانی الشافعی المتوفی ۵۲۹ھ	تلمی	۳۶۸
		شرح طوابع الانوار	بن احمد بن محمد بن ابی بکر الاصفہانی الشافعی المتوفی ۵۲۹ھ		
		نام تمام			
	<p>تقطیع کتابت ۶×۲ ۱/۲۔ انچہ۔ سطر ۲۵۔ خط نستعلیق نیچہ۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے آخر سے تقریباً بقدر ثلث نام تمام ہے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر۔ کر خور و گی۔ اور بیوند کاری موجود ہے۔ کتاب محشی بحواشی مختلفہ اور اکثر جگہ سے غلط ہے۔ غالباً کتابت کے</p>				

نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیسٹ
		<p>محصراور مقتدر باخلاص ہیں۔ آپ نے۔ آفتاب پنجاب کا خطاب ان کو دیا تھا۔ عہد جہانگیری میں اپنے وطن سیالکوٹ میں تدریس و تصنیف کے کام میں سرگرم رہتے۔ جب شاہجہان کا دور شروع ہوا اور علماء و فضلا کی قدر دانی کا آواز ہر طرف پہنچا تو ملا موصوف دہلی آگئے۔ یہاں اکرام و اعزاز شاہی سے ممتاز ہوئے۔ مشہور ہو کہ شاہجہاں بادشاہ نے دو مرتبہ ان کے ہوزن فقرہ خالص ان کو عطا فرمایا۔ ہر مرتبہ کی تعداد چھ ہزار روپیہ کو پہنچی۔ اس کے علاوہ چند دیہات معافی بھی عطا ہوئے۔ جو فارغ الیالی کا بہت بڑا ذریعہ بن گئے۔ آپ نے تمام عمر کے حصہ کو مشاغل علمی کے واسطے وقف کر دیا تھا۔ رات دن تدریس و تالیف میں مستغرق رہتے۔</p> <p>مصنفات مشہورہ یہ ہیں :-</p> <p>حاشیہ تفسیر بیضاوی علی بعض السورۃ البقرۃ۔ تملکہ حاشیہ عبدالغفور۔ ترجمہ فارسی غنیۃ الطالبین حاشیہ مقدمات اربعۃ تلویح۔ حاشیہ مطول۔ حاشیہ شرح مواقت۔ حاشیہ شرح عقائد تفتازانی حاشیہ شرح عقائد دوانی۔ حاشیہ بر حاشیہ خیالی۔ حاشیہ شرح شمسیہ۔ حاشیہ شرح مطالع درہ شمسیہ فی اثبات الواجب نقالی۔ خواشی بر ہوا مش شرح حکمتہ العین۔ خواشی بر ہوا مش بیہری خواشی بر ہوا مش مرجع الارواح۔</p> <p>۱۶۔ بیع الاول۔ ۱۷۔ سیالکوٹ میں وفات ہوئی۔ اور وہیں مدفون ہیں۔</p> <p>(خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر وغیرہ۔)</p>					
۱۳۱	۳۳	حاشیہ علی حاشیہ میرزا اید علی الاموال العامہ	مولانا برکت اللہ	در عہد نواب	قلمی	۴۲	
				نجیب الدولہ			
		<p>تقطیع کتابت مختلف طو لا کیوں ۱/۶۔ کہیں ۱/۶۔ عرضاً ۱/۳۔ ۱/۶۔ سطور بعض صفحات کے بعض کے ۱/۵۔ کتابت۔ صرف سیالکوٹ ہی سے۔ کاغذ لکھنوی۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ بعض</p>					

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب کے علاوہ اور بھی مؤلفات ان کے ہیں۔ الثَّارِمُ الْقِرْصَاتُ - الْقَوْلَةُ الْحَامِدِيَّةُ عَلَى الْحِكْمَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ التَّحْفَةُ الْحَامِدِيَّةُ - النِّفْثَةُ الْأَجْمَلِيَّةُ فِي الصَّلَاتِ الْفَنِيَّةِ - ۲ - ذِيْقَعْدَرُ رَوْزِ جَمْعِ سَنَةِ تِيرَه سُوچُو تَتِيسْ ہجری میں ناگمانی موت سے رامپور میں انتقال ہوا۔ مسیح چرخ میں مدفون ہوئے۔ (جامع اوراق)					
۱۳۱۳	۳۳۰	حاشیہ شرح مواقف	مولوی عبد الحکیم بن شیخ شمس الدین سیالکوٹی المتوفی ۱۰۶۷ھ	قلمی	۵۸۰		
		تقطیع کتابت مع جدول ۱/۲ x ۴ - انچہ سطر ۲۱ - جدول سرخ و سبز - خط نستعلیق اوسط درجہ کا کاغذ دہلی - ابتداً لفظ قولہ کو سرخی سے باقی عبارت سیاہی سے لکھی ہے - چند اوراق کے بعد کہیں (قولہ) کی جگہ سادہ چھوڑ دی گئی ہے - کہیں سیاسی سے لکھا ہے - کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا - تمام اوراق کے حواشی پر کھنڈر دگی کا اثر زیادہ ہے - پیوند کاری سے محو خط ہے - عبارت کتاب بعض جگہ صحت سے عاری ہے - ابتدائی ورق پر ہر میر معصوم فدوی بادشاہ غازی محمد فرخ سیر کی چسپائی ہے شرح مواقف مؤلفہ سید شریف متوفی ۱۱۱۷ھ کا حاشیہ ہی - قائل محشی نے بمثل سہ موقوف موقوفہ کے مقصد سادہ سبوحث - اللہ عز و جل - تک تحشیہ کیا ہے - آغاز صفحہ ۲ - اللہم لاک الحمد حمد ابو فی نعمان و یکافی مزید کر ملک - صفحہ ۳۴ - قال المحقق فی شرح الاسرار الھیولی انما تصرہ ذہ الھیولی خاتمہ صفحہ ۵۷۹ و قد مر تحقیقہ فی بحث الملیل -					
		سیالکوٹی علامہ ہندوستان اور سرآمد علماء پنجاب ہیں - خاک پنجاب سے اس فضل و کمال شخص ۲۱ - وقت تک پیدا نہیں ہوا - اپنے زمانہ کے کبار علماء اور خیار فضلاء میں تسلیم کیے گئے پیر مولانا لال الدین کشمیری کے ارشد تلامذہ میں شمار کیے جاتے ہیں - حضرت مجدد الف ثانی کے					

نمبر موجودہ شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۳۲۰	ملاطفت الاحباب	مولوی محمد طیب عرب کی ثم الاموری - المتوفی ۱۳۳۲ھ	۱۳۲۲ھ	مطبوعہ سلسلہ راہپور	۵۴	

اس کتاب میں تردید و ابطال اقوال حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا ہے۔ جو تقلید ائمہ مجتہدین کی فرض قطعی ہونے کے قائل ہیں۔ مولف نے اس کتاب میں براہین عقلیہ اور دلائل نقلیہ سے۔ استحباب تقلید سے بھی انکار کیا ہے۔ چہ جائیکہ وجوب و فرض قطعی آغاز صفحہ ۲

الحمد للہ رب العالمین مفیض الحق علی المہتدین خاتمہ صفحہ ۵۴۔ والحمد للہ رب العالمین مولف غفر اللہ۔ مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہیں۔ صغریٰ میں تحصیل علوم کی غرض سے

عہد نواب خلدیشاں طباطبائی شاہ میں راہپور آئے۔ ریاست سے بقدر خور و نوش و تفریح مقرر ہو گیا۔ حضرت مولانا ارشد حسین صاحب راہپوری مجددی اور جناب مولانا عبدالحق صاحب خیر آبادی کے حلقہ درس میں داخل ہوئے۔ جملہ کتب درسیہ انھیں حضرات کے یہاں ختم کیں

بعد فراغت علوم ضروریہ مدرسہ عالیہ میں عمدہ مدرسہ ادب پر مامور ہوئے۔ ایک مدت بعد اسی مدرسہ پر پرنسپل مقرر ہو گئے۔ کچھ زمانہ کے بعد بعض وجوہات سے مدرسہ سے علیحدہ ہو کر حبیب آباد چلے گئے۔ حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم نے بہ نظر قدردانی طلب فرما کر۔ بلا خدمت وہی ولیفہ جو حالت پرنسپلی میں مدرسہ میں ملتا تھا۔ جاری فرما دیا جو آخر وقت تک قائم رہا۔ یہیں راہپور کے ایک شریف خاندان میں نکاح۔ اور یہیں کی بدو باش اختیار کر لی تھی۔ تین لڑکیاں دو لڑکے ان سے متولد ہوئے۔ ایک لڑکی دونوں لڑکے۔ عالم شباب میں ان کی حیات، میں فوت ہو گئے۔ دو لڑکیاں باقی ہیں۔ جن کی شادی راہپور ہی میں ہوئی ہے۔ راہپور کے قیام کے زمانہ میں ایک مرتبہ مع اہل و عیال کے مکہ مکرمہ گئے تھے۔ کچھ زمانہ وہاں قیام کر کے واپس آ گئے۔

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		لہ اسرار					
		علامہ ابو الفتح الشہرستانی کا سنہ ولادت دائرۃ المعارف میں ۳۷۱ھ ہجری تحریر ہے۔ ابن خلکان نے اس سنہ کے علاوہ ابن سمانی سے ۳۷۱ھ کی بھی روایت لکھی ہے۔ شہرستانی اعظم علماء مسلمین اعلیٰ درجہ کے فقیہ۔ قوی الذہن۔ کثیر الحفظ۔ واعظ بے مثل۔ مشہور انام۔ مقبول خاص و عام ہیں۔					
		سہ صدیقین بغدادیہ تین سال وہاں بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ رہے۔ علم کلام میں ابی القاسم الانصاری اور علم فقہ میں احمد الخوافی۔ ابی نصر القشیری۔ سے تلمذ ہے۔ کثیر محدثین نے علم حدیث کی سماعت کی ہے۔ ان سے بھی بیشتر لوگوں کو سماعت حدیث کا اتفاق ہے۔ اہمہ مصنفات میں ان کی یہ کتابیں مشہور ہیں:۔ نہایت الاقدام فی علم الکلام۔ کتاب الملل والنحل۔ المناہج والبیان۔ کتاب المضارعة۔ تلخیص الاقسام لمذہب الانام۔ غایۃ المرام۔ دقائق الاوامام۔ الارشاد الی اعتقاد العباد۔ المبداء والمعاد۔ شرح سیرۃ یوسف۔ الاقطار فی الاصول۔					
		آخر شعبان ۳۷۱ھ یا ۳۷۲ھ میں شہرستان میں وفات ہوئی۔					
		شہرستان: بفتح الشین المعجمہ وسکون الہاء وفتح الراء وسکون ال سین المهملة وفتح التاء المشددة وبعد الالف نون۔					
		فارسی ترکیب ہے۔ تین شہروں کا نام ہے۔ پہلا شہرستان خراسان۔ نیشاپور و خوارزم کے درمیان مشہور شہر ہے۔ عبداللہ بن طاہر۔ امیر خراسان نے زمانہ خلافت مامون میں بنا کیا ہے۔ اس جگہ بڑے بڑے فضلا اور کملا ہوئے ہیں۔ مؤلف بھی اسی شہرستان کے رہنے والے تھے۔ دوسرا شہرستان قصبہ ناحیہ ساہور۔ ارض فارس میں جو آباد جگہ تھی۔ ہر قسم کے میوہ جات باغات۔ عیون۔ مساجد وغیرہ کثرت سے تھیں۔ اب ویرانی و خرابی کی حالت میں ہی۔ تیسرا شہرستان متعلق اصہبان جس میں امام راشد بن مسترشد کی قبر ہے۔ (دائرۃ المعارف ابن خلکان)					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کی ترتیب ابواب فقہیہ کے انداز پر ہے۔ کتاب فی مراتب العلوم۔ کتاب اظہار تبذیل الیہود والنصار					
		للتوراة والانجیل۔ کتاب فی المنطق۔ وغیر ذلک۔ علامہ فنون اور امام وقت ہونے کے علاوہ ادب					
		شاعر۔ طبیب۔ بہت بڑے ہیں۔ طب میں بھی کچھ رسائل اور ادب میں چند مولفات ہیں۔ فطانت					
		و ذکاوت کی بدولت تمام علماء پر زیارہ رازی۔ ہر ایک فقہ پر نکتہ چینی و عیب بینی کرتے۔ انھیں وجہ					
		سے عام طور پر قلوب ان سے برگشتہ ہو گئے۔ تفصیل و تکفیر پر خاص و عام کا اجماع ہو گیا۔ خلیفہ وقت پر					
		سود ظنی اس وجہ غالب ہوئی کہ تعذیب و تخریب کی نوبت آئی۔ آخر کار۔ شہر بدر کر دیے گئے۔ بادید					
		لیلہ میں جا کر مقیم ہوئے۔ پیمانہ حیات لبریز ہو چکا تھا۔ اسی مقام پر۔ یا منت ایشتم میں، ایک قریب ہے					
		آخر شعبان ۳۵۸ھ ہجری میں۔ اس عالم کی کشاکش سے ہمیشہ کے لیے سبکدوش ہو گئے۔ (ابن خلکان)					
		الملل والنحل للشرستانی	الامام ابو الفتح				
		تمام	محمد بن عبد الکرم				
			الشرستانی				
			المتکلم علی مذہب				
			الاشعری المتوفی				
			۳۵۸ھ ہجری				
		کتاب مذکورہ بالا کے حاشیہ پر ہے۔ مباحث کلامیہ میں اس نام سے جس قدر اور کتابیں ہیں					
		ان سب میں یہ کتاب مشہور و مقبول ہے۔ مسائل کو بہت بسط و تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ تمام					
		کتاب ہے۔ بحث مذہب اہل العالم میں سے صرف آغاز مذہب الیاقریہ و الجعفریہ تک تحریر ہے					
		اس کتاب کے چند نسخے اور مطبوعہ و قلمی کامل و ناقص نمبر ۳۵۸ھ سے ۳۵۹ھ تک اسی فن میں					
		ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله محمد الشاکرین بحمدہ عامہ کلھا خاتمہ ۲۴۴۔ ویضی علی الموالین					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۳۷۴	۳۲۸	الملل والنحل لابن الحرم الظاہری مع الملل والنحل شہرستانی	علامہ ابو محمد علی بن احمد السعونی بابن حزم الظاہری المتوفی ۴۵۶ھ	مطبوع مصر ۱۳۱۷ھ	۲۲۴	

یہ کتاب مذاہب باطلہ کی تعدید و تردید میں ہے۔ اس بحث خاص میں اسی نام سے بہت سے فضلاء کے مصنفات ہیں۔ اس مطبع میں نسخہ ہذا کو (الفصل فی الملل والاہواء والنحل) کے نام سے موسوم۔ اور چند اجزاء پر منقسم کیا ہے۔ یہ پانچ اجزاء ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ قال الامام ابو محمد علی بن احمد بن حزم رضی اللہ عنہ۔ الحمد للہ کثیرا و صلی اللہ علی محمد عبدہ و رسولہ خاتم النبیین علیہ السلام واصلہ خاتمہ صفحہ ۲۲۴۔ فی بیان فساد کل ماہم علیہ۔ وبالله تعالی التوفیق۔

ابن حزم سلخ رمضان المبارک روز پیر شعبہ ۳۸۵ھ۔ صبح صادق یا طلوع آفتاب کے وقت قرطبہ میں (جو اندلس میں ہو) پیدا ہوئے۔ علم حدیث کے بہت بڑے عالم و حافظ تھے۔ حدیث دانی کے علاوہ تمام علوم اسلامیہ میں جملہ علماء اندلس سے ممتاز اور اعلیٰ۔ اور تمام علوم متعارفہ میں جامع و ماہر کہے گئے ہیں۔ پہلے شافعی المذہب تھے۔ پھر مذہب اہل ظاہر کی طرف منتقل ہو گئے۔ یہ اور ان کے والد منصور۔ ابی عامر محمد بن ابی عامر کے وراثت میں رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پہلا حصہ عمر کا بڑی خوش حالی و قایم البالی سے گزرا۔ دوسرے حصہ زندگی میں دنیا کی بے رغبتی غالب آئی۔ اس آخری حصہ کو زہد و فقر کے ساتھ بسر کیا۔ تالیفات کثیرہ کے مولف ہیں۔ تالیفات کی تعداد چار سو مجلدات تک محدود ہوئی ہے۔ بعض مصنفات کے اسماء یہ ہیں:-

الایصال الی فہم الخصال۔ یہ بہت بڑی کتاب جامع تمام شرائع اسلام۔ اور اقوال صحابہ و تابعین و ائمہ مسلمین سے پُر ہے۔ کتاب الاحکام لاصول الاحکام۔ کتاب فی الاجماع۔ اس کتاب



نمبر جو دستا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۷۸	۳۲۷	منظومہ لامبیر	العلامہ شہاب الدین ابن العباس احمد بن عبد اللہ البحر ابری المتوفی ۵۸۹ھ (فرست خدیوہ مصریہ)		قلمی - المملہ	۲۸	

تقطیع کتابت ۵ x ۱۳ ۱/۲ انچ سطر ۵ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ تمام اوراق کے صرف ایک گوشہ پر کسی قدر کچھ روگی ہے۔ باقی تمام اوراق پر اثر کرم و پیوند کاری سے محفوظ ہیں۔

مختصر رسالہ ہے منظوم۔ تین سو تیرن اشعار ہیں۔ وجود اور وحدانیت واجب تعالیٰ جل جلالہ کا۔ دلائل عقلیہ سے ثبوت اور صفات سبعہ۔ حیات۔ سمع۔ بصر۔ علم۔ ارادہ۔ قدرت۔ کلام۔ کا۔ قدم و دوام بیان کیا گیا ہے۔ علاوہ اس کے بعض دوسرے ضروری امور ات کی بھی توضیح کی گئی ہے جن کا ضبط کرنا مسلمان کے لیے لازم ہے۔ اس کتاب کے دو نسخے قلمی اور بھی کتب خانہ میں ہیں ایک مجموعہ نمبر ۱ پر دوسرا ہمراہ کتاب نمبر ۱۹۹ فن کلام میں فرست مطبوعہ ۱۲۹۷ھ میں اس رسالہ کو دونوں جگہ العقائد البحر ابری کے نام سے موسوم کیا ہے۔

ابتداء صفحہ ۲۔ الحن لله و هو الواحد لا شری۔ سبحانہ جل عن شبه و عن منال خاتمہ صفحہ ۲۷۔ دلائل و الصحب التابعین لہم من الحق و لا احسان لم یحال مؤلف رحمہ اللہ۔ علامہ ابنی عبد اللہ محمد بن یوسف التلمسانی الشیربانی متوفی ۵۹۵ھ کے ہمصر ہیں جو اسی رسالہ کے شایع ہیں۔ فرست خدیوہ مصریہ میں مؤلف کا سنہ وفات ۵۹۵ھ تحریر ہے زیادہ تفصیلی حال ان کا۔ باوجود تلاش کے۔ نہیں ملا۔

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						یہ ایک معمولی کتاب ہے جس طرح کم درجہ کے طلباء بے جوڑ اور دھڑ دھڑکی باتیں بالتحقیق اپنی استعداد کے موافق لکھ لیا کرتے ہیں۔ اسی طرح اس کتاب میں مختلف مضامین بے ربط و مضبوط تحریر ہیں۔ کہیں عبد المجید سلطان روم کو خلیفہ بیت اللہ اور مقتدر المسلمین بنانے کی کوشش کی ہے۔ کہیں اُن کی خبری خفی مذہب ہونے سے ثابت کی ہے۔ کہیں خفی مذہب کی حقانیت میں اس قدر مبالغہ کیا ہے کہ اس مذہب کے منکر کو کافر قرار دیا ہے۔ اور اس دعوے پر جو دلائل پیش کیے ہیں اُن سے حضرت مولف صاحب کے مبلغ علم کا پورا پورا اندازہ ہو سکتا ہے۔ ان امور است کے علاوہ کچھ اصول کلامیہ اور مسائل فقہیہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ اُن کا بیان بھی کافی طور پر نہیں ہو سکا ہے۔ یہ نسخہ کتب خانہ میں پہلے سے بھی موجود ہے۔ ۱۹۱۵ء میں ایک قلمی نسخہ کن فیکون کے نام سے خرید ہوا ہے جو بیخوبی میں ہے۔ صرف اس قدر تفاوت ہے کہ اس جدید نسخہ میں ہر ایک مسئلہ کو جدا گانہ رسالہ سے علیحدہ علیحدہ حمد و نعت لکھ کر نامزد کر دیا ہے کسی کا نام کن فیکون رکھا گیا ہے۔ کسی کو توبہ نصوح۔ کتاب اللہ الوہاب۔ نصر اللہ بمعین خلف ابیت اللہ بیۃ الرحمن وغیرہ سے موسوم کیا ہے۔ اور عجیب بات یہ کی گئی ہے کہ بعض رسائل کے مولف کا نام تو مانور الدین تحریر ہے بعض میں یہ نام مٹا کر احمد خلیل اللہ محمد اسماعیل شاہ۔ مولف لکھے گئے ہیں۔ حالانکہ انداز کتابت تیسرے آثار روش بیان۔ ایک ہی انداز پر ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ مولف تمام رسائل و بیانات کے مانور الدین ہی ہیں۔ اسماعیل شاہ نے تحریف و سرقت کیا ہے۔ اس کتاب میں سو اس خوبی کے کہ ایک راہپوری ملا کی تالیف ہے اور کوئی حسن قابل ذکر نہیں۔ آغاز صفحہ اول الحمد لله معناہ الکیال التام اللہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۵۸ قد تم سلطان الحرمین فی تاریخ خمسہ وعشرین من شہر جمادی الثانی من سنۃ الحجۃ ۱۲۸۵ھ
						نسخہ سابق خرید شدہ۔ ۳ فروری ۱۹۱۵ء نمبر ۴۰ سے نمبر ۴۱ تک اسی فن میں درج ہے۔
						مولف کتاب راہپور کے رہنے والے ہیں۔ نواب فردوس مکان کے عہد مبارک میں رام پور موجود تھے۔ تفصیلی حال ان کا دریافت نہیں ہوا۔

نمبر جو شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	تاریخ تصنیف	کیفیت
					<p>حاشیہ بر آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ  اجمعین لا یبعد ان یقال فی ترک الموصوف الخ صفحہ ۱۷۰ اذ ملکہ اذ علی ان اللو جلی  لا یجتنی اندہ لیس فی اصل الحاشیہ صفحہ ۳۲ قولہ واما تا ما فلان عبارت خاتمہ صفحہ ۶۱۰ فی نسب  علیتہا الیہ بالعرض۔ دو جلدیں قلمی کتاب کی اور بھی ہیں جو نمبر ۶ و نمبر ۳۷ پر درج ہیں۔</p> <p>فاضل محشی علم علماء زمان اور افضل فضلا و دوران مانے گئے ہیں۔ مرکز تحصیل علوم آپ کا اصفہان ہے  فطرت عالی ساتھ لیکر آئے تھے۔ بہت تھوڑا زمانہ مشاغل علمی میں بسر کرنے سے اقران و امثال سے  فائق ہو گئے۔ اگر مبالغہ کی حد تک نہ پہنچے تو کہنا بھی بیجا نہ ہو گا کہ فحول علماء سلف سے بھی سبق و اعلیٰ بن گئے  اکثر علوم میں تصانیف عالیہ آپ کی علماء کرام کی مداریہ ہیں۔ مدرسہ اصفہان میں زمانہ کثیر تک تدریس کا کام  کیا۔ بیشتر علماء ایران کو آپ سے شرف تلمذ ہو کبھی کبھی تفریح طبع کے لحاظ سے شعر گوئی کی طرف بھی توجہ  فرماتے۔ پھر رباعی آپ کی طبع نقاد کا نتیجہ ہے۔</p> <p>ای باد صبا طرب فرامی آئی بہ از طوف کہ امین گفت پائی آئی  از کوی کہ برخاستہ راست بگو بہ ای گرد بچشم آشنای آئی</p> <p>آپ کا سنہ وفات صحیح طور پر دریافت نہیں ہوا لہذا اس قدر قابل تسلیم ضرور ہے کہ ایک ہزار اگھتر  سے انہی تک آپ کی وفات ہو چکی ہے۔ (ریاض الشجرہ تذکرہ میرزا طاہر نصیر آبادی وغیرہما)</p>
۳۱۷۲	سلطان الحسین وامام القبلتین	ملا نور الدین بن اسماعیل راہپوری	۷۷۷ھ	۷۷۷ھ	۲۵۸
					<p>تقطیع کتابت ۱/۲ x ۲ ۱/۲ - ۱۲ - ۲۲ - خط بصورت نسخ طالب علمانہ کا غزوہ ملی۔ کتابت سرخی و  سیاہی سے۔ کاتب غالباً خود مولف ہی ہیں۔ پوری کتاب پر کچھ خوردگی کا زیادہ اثر اور پیوند کاری ہے  ورق نمبر ۵ کا صفحہ پہلا۔ نصف کے قدر۔ دوسرا پورا اسادہ ہے۔</p>

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ ۴۰۲ تک ابتدا سبحانک اللہم بامبدع العقول والنفوس نمبر رسالہ فی البحر صفحہ ۳۴۱ سے صفحہ ۴۰۲ تک آغاز کلام الحمد للہ رب الاخرۃ والاولیٰ۔ صدر رائے شیرازی کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۳۴۰ پر تحریر ہوا۔				
۱۱۴۲	۳۲۵	الحاشیہ علی حاشیہ میرزا جان علی الشرح الجدید والحاشیہ القديمة	الفاضل الاجل آقا حسین بن جمال الدین غانسی المتوفی عشر ثامن من قرن ثانی عشر	قلمی	۶۱۰	
		تقطیع کتابت ۱/۴، ۲/۴، ۳/۴۔ انچہ سطر ۱۵۔ خط پنجمہ نستعلیق۔ کتابت سیماہی و قدرے سرخی سے کاغذ دبلی۔ کاتب کا نام اور سنہ کتابت تحریر نہیں۔ تقریباً پوری کتاب پر پیوند کاری اور کرجور دگی کا اثر ہے۔ صفحہ ۲۶۴ پر صرف ایک سطر لکھ کر باقی صفحہ سادہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگلے صفحہ ۲۶۵ کی عبارت کا تعلق بھی مابقی سے نہیں پایا جاتا۔ تخرید الکلام مولفہ خواجہ نصیر الدین طوسی متوفی ۸۲۲ھ ہجری جو فن کلام میں مشہور و مقبول کتاب ہے بڑے بڑے فضلاء اور کملا نے شروح و حواشی اس پر لکھے ہیں۔ منجملہ دیگر شروح کے علامہ شمس الدین حمود اصفہانی متوفی ۸۴۶ھ کی شرح ستمی بتشدید القواعد فی شرح تخرید العقائد۔ شرح قدیم کے نام سے اور علامہ قوشچی متوفی ۸۹۵ھ کی شرح۔ شرح جدید کے نام سے مشہور۔ اس شرح جدید پر محقق دوانی متوفی ۸۹۵ھ ہجری نے جو اول تحشیہ کیا ہے وہ قدیم کے لقب سے نامزد ہے۔ اور علامہ صدر الدین شیرازی متوفی ۹۱۳ھ کے اعتراضات و مواخذات کی تردید و دفع میں ثانیاً جو حاشیہ لکھا ہے وہ جدیدہ کہا جاتا ہے۔ شرح جدید قوشچی اور قدیمہ دوانی پر محقق اجل میرزا جان شیرازی متوفی ۹۹۵ھ نے مباحثہ جو اہر و اعراض تک حاشیہ لکھا ہے۔ نسخہ ہذا اس حاشیہ کا				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کے اسماء یہ ہیں :-					
		حاشیہ شرح التجرید - شرح المواقف - شرح القسم الثالث من المفتاح - حاشیہ المطول - شرح المنظر للابری					
		حاشیہ الکشاف - رسالہ فی تحقیق معنی الحروف - صرف میر - نحو غیر - صفحہ ۱۰۹ - کبرے میر قلی -					
		حاشیہ شرح المطالع - شرح الفرائض السراجیہ - شریفیہ فی المناظرہ - شرح تذکرۃ الطوسی - رسالہ					
		فی تعلقات الاشیاء حاشیہ مشکوٰۃ - شریفیہ شرح الکافیہ بالفارسیہ وغیر ذلک -					
		(بغیۃ الوعایہ - الفوائد الجیہۃ)					
۵۰۶۸	۳۲۳	رسائل ثمانیہ	علامہ محمد بن ابراہیم	الملقب بصدر الملتہ	والدین الشہیر بصدر	شیرازی المتوفی سنہ ۹۰۳	علی الاختلاف
					مطبوع ہرات	۳۷۷	
		آٹھ رسائل مفصلہ تخت کا مجموعہ ہے۔ جملہ رسائل اسی مؤلف کی تالیف ہیں۔ اکثر حصہ ان رسائل کا					
		مسائل کلامیہ کے متعلق ہے۔ رسالہ نمبر ۱ موسومہ رسالہ فی الحدوث۔ صفحہ ۱ سے صفحہ ۱۰۹ تک۔ عبارت					
		آغاز سبحانک اللہ من قدیم تفرّد بالقدم نمبر ۲ رسالہ فی اتصاف الماہیۃ بالوجود صفحہ ۱۱۰					
		سے صفحہ ۱۱۹ تک ابتدا الحمد لواہب الحیوۃ والعقل نمبر ۳۔ رسالہ فی الشخص۔ صفحہ ۱۲۰ سے صفحہ ۱۳۲ تک					
		آغاز الحمد لواہب العقل والحکمہ نمبر ۴ رسالہ فی سریان الوجود صفحہ ۱۳۲ سے صفحہ ۱۴۴ تک۔ آٹھ					
		احمد بن یاسین تاملت بذاتک نمبر ۵ رسالہ فی القضاء والقدر۔ صفحہ ۱۴۴ سے صفحہ ۱۶۳ تک۔ شروع					
		الحمد للہ الذی اخرج من ملکوت عنایتہ ما ادرج بالقلم۔ نمبر ۶ رسالہ فی الواردات القلبیہ صفحہ ۲۳					
		سے صفحہ ۲۴ تک آغاز۔ بعد الحمد لمبدع النفس والعقل نمبر ۷ رسالہ مسماۃ باکسیر العارفین صفحہ ۲۴					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد و صفات	کیفیت
							<p>جرجان میں پیدا ہوئے۔ طفولیت کے زمانہ میں عربیت کے طرف متوجہ ہوئے۔ بہت قلیل زمانہ میں فنون عربیہ میں مہارت تامہ پیدا کر لی۔ اُسی زمانہ میں وافیہ شرح کافیہ کا حاشیہ بھی تالیف کیا۔ ہرات پہنچ کر علامہ قطب الدین رازی سے ادون کے بعض مصنفات۔ شرح رسالہ شمس۔ شرح المطالع وغیرہ پڑھنے کا قصد کیا۔ علامہ نے ان کی ذکاوت و فطانت اور اپنی کبرسنی کی وجہ سے۔ لامبارک شاہ منطقی جو ان کے تلمیذ خاص مصر میں مدرس تھے۔ ان کی خدمت میں جانے کی ہدایت کی۔ سید شریف نے مصر پہنچ کر ان سے کتب مطلوبہ کی تکمیل کی۔ اور علوم شرعیہ کو۔ علامہ اکمل الدین محمد۔ مصنف عنایہ حاشیہ ہدایہ سے پڑھا۔ تصوف میں تعلق خاص۔ خواجہ علاء الدین الطرار البخاری سے ہے۔ تحصیل علوم کے بعد ان کے فضل و کمال کا شہرہ چار دانگ عالم میں پھیل گیا۔ اقران و امثال میں ممتاز و اعلیٰ رتبے کے مشہور ہو گئے۔ مصر کی مادیات کے بعد شیراز کو موطن و مسکن بنایا اور ایک مدت تک وہیں مشاغل علمی و تدریس میں مشغول رہے جب شیراز پر امیر تیمور کا تسلط ہوا۔ اور سید شریف اعزاز شاہی سے ممتاز ہوئے۔ شاہی حکم سے سمرقند چلے آئے۔ علامہ تقی زانی سے (جو امیر تیمور کی مجالس کے صدر الصدور تھے) اکثر مباحثات و مناظرات کا اتفاق رہتا۔ امیر تیمور کی نظریں۔ سید شریف مرتبہ علمی میں۔ علامہ تقی زانی سے کم نہ تھے۔ ۹۱ھ میں کسی خاص مسئلہ میں ان دونوں حضرات کے مابین مباحثہ ہوا۔ جس میں علامہ نعمان الدین خوارزمی مقرر کی حکم قرار پائے۔ انھوں نے سید شریف کے قول کو راجح اور غالب ظاہر کیا۔ اس غلبہ کا شہرہ عام خاص مشہور ہو گیا۔ اس امر کی عام شہرت سے علامہ تقی زانی کی سخت توہین ہوئی۔ علامہ کو بھی اس کا صدمہ عظیم ہوا۔ علامہ نے اسی غم و الم میں ۹۲ھ میں سمرقند میں انتقال کیا۔ میر سید شریف امیر تیمور کی حیات تک سمرقند میں رہے۔ امیر کی رحلت کے بعد۔ شیراز واپس آ گئے۔ چھٹی تاریخ ربیع الاول چار شنبہ کے روز ۹۳ھ میں شیراز میں وفات پائی۔ ان کے مشاہیر تلامذہ میں علامہ فخر الدین العجم سید علی العجمی۔ فتح الشروانی وغیرہم ہیں۔ تصنیفات میں ۵۰ پچاس سے زیادہ کتابیں ہیں۔ اشر مصنفات</p>

شاہ شجاع بادشاہ ہری قاضی شیراز ہوئے۔ سید شریف کو مدبرہ دارالافتاء شیراز کا رتبہ عطا کیا۔ بخارا و سمرقند میں مشایخ دیوان خانہ قاضی زبان نری

فَكَانَ

تفصیل کتابت مع جدول ۴، ۳، ۲، ۱۔ ایچ۔ سطور ۲۵۔ لوح و جدول لاجوردی و طلائی۔ کاغذ وہی خط نستعلیق  
اوسط درجہ کا۔ کتابت متن سرخی اور کتابت شرح سیاہی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر  
پیوند کاری اور کرجوردگی کا اثر ہے۔

مواقف فی علم الکلام۔ مؤلفہ قاضی عبداللہ بن عبدالرحمن بن احمد ایچی متوفی ۸۵۷ھ کی مشہور کتاب ہو  
اس کی متعدد شرح ہیں۔ یہ شرح بھی اسی متن کی ہو۔ منجملہ دیگر شروح کے۔ یہ شرح مقبول و متداول ہو  
زیادہ تر درس و تدریس کا مددگار علیہ یہی ہے۔ مفید و معتبر سمجھی جاتی ہے۔ عبارت آواز صفحہ ۲۔ صحیحات  
من تقدست سبحان جماله من سمہ الحدوث والذوال۔ صفحہ ۳۴۰ و بالجملة فالأدلة للذکر  
على امتناع قد اخل بعد الحسم۔ خاتمہ صفحہ ۳۴۰ و مدد دفع الفراغ من نالقة الى قول سلما كثيرا كثيرا  
میر سید شریعینا۔ علامہ زمانہ۔ فاضل بکازہ۔ مشہور و معروف شخص ہیں۔ تمام فنون عقلیہ اور جملہ علوم نقلیہ  
میں اعلیٰ و اکمل مسلم النیو متناہیں۔ تخریر و تقریر اور بحث و جدل میں خاص ملکہ رکھتے شعبان ۸۵۷ھ

نمبر سورت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبع یا قلمی	تعداد و صفات	کیفیت
		یہ کتاب مبادی الوصول فی علم الاصول۔ مولفہ علامہ حسن بن یوسف بن مہر الحلی متوفی سنۃ ۵۲۰ ہجری کی شرح ہو۔ مبادی الوصول۔ اصول فقہ امامیہ میں معتبر و مستند کتاب ہے۔ شایح نے مطالب متن کی عمدہ عنوان سے تشریح کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ موصول الاصول۔ خاتمہ ۳۷۲۔ والہ وعترۃ الاقباع۔					
		(فاضل شایح نے اس شرح میں اپنا نام ظاہر نہیں کیا دوسرے ذریعے سے بھی باوجود تلاش حضرت شایح کی تحقیق نہیں ہوئی)۔					



نمبر وجودی	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۷۷	۱۵۴	کشف الاسرار شرح اصول البرزخ المجلد الثالث والرابع	علامہ عبدالعزیز بن احمد بن محمد علاء الدین البخاری الحنفی المتوفی سنة ۳۰۰ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۲۲۰ھ از ۷۲۲	۱۵۲۱	
		<p>اس مجلد میں دو پچھلے اجزاء ہیں۔ جو جلد ثالث و رابع کے تبصیر کے لئے ہیں۔ ابتداءً صفحہ ۷۲۲۔ باب بیان قسم لا تقطاع الاسماء لخلات التقييد۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۲۱ بخلاف طعام نفسه والحمد لله رب العالمين۔ شارح رحمہ اللہ علماء اخفاء میں حلیل القدر فاضل ہیں۔ ان کا تقفہ بہت بڑھا ہوا ہے۔ اپنے چچا امام العلماء محمد بن محمد بن الیاس المایمرغی تلمیذ شمس الاممہ محمد الکردی کے شاگرد ہیں۔ اسی کتاب کے دیباچہ میں اصول برودی کی قراءت کی اسناد بھی مصنف تک تحریر کی ہے۔ اس کتاب کے علاوہ اور بھی مصنفات مقبولہ ان کے ہیں۔ التحقیق: جو منتخب الحسامی کی شرح ہے اور اصول فقہ میں نہایت معتد و مقبول مانی جاتی ہے۔ وہ بھی انھیں کی تالیف ہے۔ صاحب کشف الظنون نے سنہ ۳۰۰ ہجری میں ان کی وفات لکھی ہے۔ الفوائد البہیہ فی تراجم الخفیه</p>					
۵۲۲۰	۱۵۵	المادی فی شرح المبادی	لم یصح المولود باسمہ		قلمی	۳۷۴	
		<p>تقطیع کتابت ۱۶ x ۳۔ انچ۔ سطور ۱۹۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کھنوسی۔ کتابت سیاہی سے۔ صرف متن کی عبارت پر خط ثخنی کشیدہ ہو۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ پیوند کاری زیادہ اثر کم خفیف ہو۔</p>					

تمہید و موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کثیفیت
۴۴۴	۱۵۲	معیار الافکار و مسائل <sup>نظائر</sup>	مولانا السید کلب مہدی التقویٰ بن السید کلب بازو الہندی النصیر آبادی		مطبوعہ لکھنؤ	۷۲	
		یہ کتاب امامیہ مذہب کی ہے۔ بعض اصولی قواعد کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ البائع حجة ظواہر آیا نہ فلا تعارضہا۔ خاتمہ صفحہ ۷۲، فلا یجوز بشئ مما ذکر الی قول والہ العر المیامین۔ مولف کتاب کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی۔					
۴۹۷	۱۵۳	کشف الاسرار شرح اصول البرزوی المجلد الاول والثانی	علامہ عبدالعزیز بن احمد بن محمد علاء الدین البخاری الحنفی المتوفی ۷۳۳ھ		مطبوعہ	۷۲۴	
		کتاب اصول برزوی مولفہ امام فخر الاسلام علی بن محمد البرزوی الحنفی المتوفی ۵۵۵ھ اس فن میں نہایت مستند اور اذوق کتاب ہے۔ صوبت و ایجاز کی وجہ سے کثیر شروح اس پر لکھی گئی ہیں۔ نسخہ ہذا بھی اسی کتاب کی شرح ہے۔ یہ شرح دیگر شروح سے جماعاً بھی زائد اور افادۂ بھی بہت مفید ہے۔ شارح رحمہ اللہ نے اصل متن کے غوامض مشککہ اور رموز معضلہ کو بڑی خوش اسلوبی اور بیان واضح سے حل کیا ہے۔ اس مطبع میں کتاب ہذا کی چار اجزاء پر تقسیم رکھی ہے۔ اس مجلد میں پہلے دو جز ہیں جن کو مجلد اول و ثانی سے نمبر کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ مصوّر التسمیٰ شبکات الاسرار بلا مظاہرۃ ومعونۃ۔ عبارت ختم صفحہ ۷۲۴۔ باب بیان قسم الاعطاع والحمد للہ رب العالمین وصلواتہ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین۔					

نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		التالث فی انسام القیاس و انواعہ و ہی خمس حصہ خاتمہ صفحہ ۴۴۴ و طائفۃ من للعنزلۃ البغد ادین					
		اس جلد کے آخری صفحہ پر اہل مطبع کی کم تو بھی سے کسی قدر غلطی ہو گئی ہو لکھا ہے۔ تصالجز ع التالث ویلیہ الرابع۔ حالانکہ یہ رابع جز ہے۔					
		علامہ آدمی تقریباً سترہ سہ ہجری میں۔ آمد میں پیدا ہوئے (آمد دیا ربکرمیں بلا دور و م کے قریب ایک شہر کا نام ہو) وطن میں قرآن شریف پڑھنے کے بعد حنبلی مذہب کی فقہی کتابیں یاد کیں اور ایک مدت تک اسی مذہب کے پابند رہے۔ بہت زمانہ کے بعد شافعی مذہب کے مقلد بنے۔ وطن سے بغداد کا سفر کیا۔ بغداد میں علامہ ابوالفتح جیلی سے فقہ کی تکمیل کی۔ اور ابوالفتح بن شاتیل سے علم حدیث کی سماعت کی۔ علوم نظریہ و عقلیات میں بھی مہارت تامہ پیدا کی۔ فایغ التحصیل ہونے کے بعد دیا رمصر میں تشریف لے گئے وہاں بہت زمانہ تک اعلیٰ پیمانہ پر تدریس کا کام کیا۔ کمال علمی کی شہرت دور دور پھیل گئی۔ بہت سے طالب علوم فیض درس سے منتفع ہوئے۔ بحث و مناظرہ میں ان کو خاص ملکہ تھا۔ مباحثہ میں مقابل ان کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتا۔ قاہرہ میں اسی وجہ سے۔ علماء مہصر ان کے مخالف ہو گئے۔ تعصباً بیجا امتحانات کا ان کو نشانہ بنایا۔ فلاسفہ بیدین کے ہم خیال اور فاسد الاعتقاد ٹھہرائے گئے۔ ان کے قتل کی بابت محضرتیا رکیا گیا۔ ان دشواریوں کی وجہ سے خفیہ طور پر قاہرہ سے حماة چلے گئے اور وہاں سے دمشق میں بود و باش کا اہتمام کیا۔ یہاں مدرسہ عزیز یہ میں۔ علمی مشاغل میں مشغول رہے۔ مؤلفات ان کے بین سے زیادہ بیان کیے گئے ہیں کتاب الابکار فی اصول الدین احکام فی اصول الفقہ۔ منال القرائح۔ شرح جہل الشریف۔ منتہی السؤل فی الاصول وغیرہ وغیرہ ان کی تالیفات سے ہیں۔ تیسری صفر ۷۳۰ شنبہ کے روز چہرہ سوا کتیس (۷۳۱) ہجری دمشق میں وفات پائی۔ طبقات لبکی وغیرہ۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			آغاز میں فرستہ ابواب بھی رکھی گئی ہے۔				
۷۸۴۸	۱۴۹	الاحکام فی اصول الشک الجزء الثانی	شیخ الامام العلامة سید الدین ابوالحسن علی بن ابی علی بن محمد بن سالم الشعلبی الہمدی الشافعی المتوفی ۶۳۱ ھ	۵۶۲۵	۵۱۳۳۲ مطبوع مصر	۴۹۵	
		دوسرا جز، یہ بقیہ قاعدہ ثانیہ میں۔ ابتدا صفحہ ۲۴۱ اصل الرابع فیما یشارك فیہ الكتاب والسنۃ والاجماع وهو کونہ ان ختم صفحہ ۴۹۵ فی التخصیص بذکر الشرط والغایۃ					
ایضاً	۱۵۰	الاحکام فی اصول الاحکام الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۹۲	
		تیسرا جز، یہ بقیہ قاعدہ ثانیہ میں۔ ابتدا صفحہ ۲۴۱ الصنف السادس فی المطلق والمقید اما المطلق۔ ختم صفحہ ۳۹۲۔ لا تخفی علی من املها الی قول الی یوم الدین					
ایضاً	۱۵۱	الاحکام فی اصول الاحکام الجزء الرابع	ایضاً		۵۱۳۳۲ مطبوع مصر	۴۳۶	
		چوتھا جز، یہ اس میں قاعدہ ثانیہ کا بقیہ۔ اور ثالث و رابع بتماہ مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الباب					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اصحاب ابی حنیفہ میں مجتہدین میں معدود ہیں۔ ان کی نسبت وسیع العلم و وسیع الروایت کہا گیا ہے۔ دوسو ساٹھ ہجری میں ان کی پیدائش ہوئی۔ علم فقہ ابی سعید الروعی سے اخذ کیا، جو دو واسطے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ عملاً بھی بڑے زاہد و متقی ہیں۔ اکثر صائم رہتے۔ ضرورت و افتقار کے وقت استقامت کو ہاتھ سے نہ دیتے۔ آخر عمر میں مفلوج ہو گئے۔ ضروری احتیاج کے خیال سے ان کے احباب نے سیف الدولہ کو ان کی حالت سے آگاہ کیا۔ جب کرنی رحمہ اللہ اس کیفیت پر مطلع ہوئے و دعا کی۔ اللہ لا یجعل رہزنی الا من حلت عود تنی۔ کہتے ہیں سیف الدولہ کے عطیہ آنے سے قبل ہی انتقال فرمایا۔ المختصر شرح الجامع الکبیر شرح الجامع الصغیر ان کے مولفات ہیں انتقال کی تاریخ ہند ہوں شعبان ۲۸۶ھ الخفیہ					
۴۸۴۸	۱۴۸	الاحکام فی اصول الاحکام الجزء الاول	الشیخ الامام العلامة سیف الدین ابو الحسن علی بن ابی علی بن محمد بن سالم الثعلبی الاصفہانی الشافعی المتوفی ۵۲۰ھ	۵۲۰ھ	مطبوع مصر	۴۸۶	
		اس کتاب کی تالیف شافعی مذہب کے اصول کی بنا پر ہے۔ چار قواعد پر کتاب کو مرتب کیا ہے قاعدہ پہلا۔ تعریف اصول فقہ۔ موضوع۔ غایت۔ وغیرہ کے بیان میں۔ دوسرا قاعدہ۔ اولہ سمیعہ میں تیسرا قاعدہ احکام مجتہدین و مفتیین و مستفتیین میں۔ چوتھا قاعدہ بیان ترجیح طرق مطلوب میں۔ اس مطبوع میں کتاب ہند کے چار حصے رکھے گئے ہیں۔ یک پہلا حصہ ہی۔ اس میں قاعدہ اولیٰ تمام و کمال اور کسی قدر دوسرے قواعد کے ابجاث بھی مذکور ہیں۔ اس فن میں یہ کتاب مستند اور مطیع النظر فقہانہ ہے، علامہ شیرازی سے منقول ہے کہ کتاب المنتہی مولفہ ابن حاجب۔ اسی کا اختصار ہی۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله خالق الافلاك ومدیرها ختم صفحہ ۴۰ و هذا الخیر الکلام فی الاجماع چاروں جلدوں کے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ ماہنامی انعام و صفحہ	کیفیت
		یہ کتاب باوجودیکہ مطبوعہ ہے۔ مگر نہ تو ٹائٹل پیج میں مصنف کا نام نہ ترجمہ کتاب کے اول و آخر کہیں تصریح ہے۔ عنوان بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولف کتاب اسی زمانہ کے فقہاء میں ہیں۔				
۴۳۳۳	۱۴۴	توضیح الاصول	الفاضل محمد خیر الدین الفیضی بن احمد خلیل القوزی	۱۲۹۵ھ	۱۲۹۵ھ مطبوع	۵۶
		اس کتاب میں بعض اصول شرعیہ کو عنوان جدید سے لکھا ہے۔ تسہیل و حفظ کے خیال سے مسائل مہمہ کو جدولی صورت میں ضبط کیا ہے۔ کتاب مفید اور نافع ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اوضح سبل الدین باجتہاد ائمۃ المجتہدین خاتمہ صفحہ ۵۳۔ علیہ وعلیٰ اخوانہ اجاس فی التصلیۃ واذاعۃ الخبیۃ۔ آخر میں فہرست مطالب بھی منضم ہے۔ مولف سلمہ اللہ نے اس کتاب کو سلطان عبد الحمید خاں کے نام نامی پر مضمون کیا ہے۔				
		رسالہ فی الاصول	ابو الحسن عبید اللہ بن الحسین الکرنی المتوفی سنہ ۳۳۵			
		یہ رسالہ فن فقہ میں کتاب نمبر ۶۷۸ کے ساتھ مجلد ہے۔ اس رسالہ میں وہ اصول لکھے گئے ہیں جن پر فروع خفیہ مبتنی ہیں۔ مولف رحمہ اللہ نے صرف اصول کا ذکر کیا ہے۔ علامہ ابو حفص عمر بن محمد بن احمد بن اسمعیل۔ النسخ المتوفی ۳۷۵ھ ہجری نے ہر ایک اصل کے ساتھ اُس کے نظائر و امثال بھی اضافہ کر دیے ہیں۔ نہایت مفید رسالہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۸۰۔ الاصول الی علیہا مدار کتب اصحابنا من حجتہ الامام العالم خاتمہ صفحہ ۸۷ بقیتہ الاخری للثلاث۔ امام کرنی رحمہ اللہ بڑے رتبہ کے آدمی ہیں۔ علما و حنفیہ کے اعلیٰ طبقے میں شمار کیے جاتے ہیں۔				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		تنبیح الاصول - مولفہ - القاضی العلامة الصدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود المجوبی البخاری المتوفی ۸۸۵ھ کی شرح ہے۔ شارح نے علاوہ تشریح متن کے۔ مولف کے سہو و تسامل اور غلط و تغافل پر بھی متنبہ کیا ہے اور اصل عبارت متن میں تغیر کی ہے۔ اور بعد تغیر عبارت تغیر کی شرح لکھی ہے۔ مقصود یہ تھا کہ اصل متن۔ اسی روش پر رکھا جاوے۔ لیکن علماء نے اس طرف التفات نہیں کیا۔ اصل متن بحالہ باقی رہا اور تغیر شدہ عبارت ناکارہ اور کاسد سمجھی گئی۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ہدانا بافاصہ اذا التوفیق خاتمہ صفحہ ۲۹۵۔ حقاً صاحبہ فلا یستطع بحال۔ فاضل شارح کا ترجمہ فی قرآن تحت نمبر ۳۹ میں لکھا گیا۔					
۴۲۱۵	۱۴۵	اصول الفقہ	مولانا محمد الخضری وکیل بدستہ اقتضا الشرعی و استاد التاریخ الاسلامی بالجامعۃ المصریہ		مطبوع مصر	۱۳۲۹ھ ۴۶۲	
		آولہ اربعہ کا بیان تفصیل و بسط کے ساتھ لکھا ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ و سلمہ خاتمہ صفحہ ۴۶۲۔ قال ابن الحما مر و هو صحیح و اللہ اعلم۔ مولف کتاب۔ زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔					
۴۲۹۶	۱۴۶	مجامع الحقائق مع الحواشی	لم یصحح المولف باسمہ		مطبوع	۱۳۱۵ھ ۳۶۲	
		اس کتاب میں آولہ اربعہ وغیرہ کا بیان ہے۔ ابتداء کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ و آلہ و صحبہ اجمعین۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کتاب کو کتاب الخمسین کے نام سے لکھا ہے۔ وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ اس کی تصنیف کے وقت مصنف کی عمر پچاس سال کی تھی اور مصنف کا نام نظام الدین الشاشی تحریر کیا ہے۔ اکتفاء القنوع بما ہو مطبوع میں۔ اصول الفقہ کے تحت میں لکھتے ہیں نساہی الملصوب بالفعال المتوفی سنہ ۸۰۰ مطابق سنہ ۱۳۹۸ م یہ کتاب اصول الشاشی کے علاوہ ہے۔ اور یہ مصنف بھی اور ہیں۔ اس لیے کہ فعال شافعی المذہب ہیں۔ اصول الشاشی حنفی مذہب کے مطابق تالیف ہوئی ہے۔ مصنف بھی اس کے اسی مذہب کے ہیں فعال کا نام۔ دائرة المعارف۔ اور تاریخ یافعی میں۔ ابوبکر محمد بن احمد بن الحسین المعروف بالمتنطری الشاشی المتوفی سنہ ۸۰۰ لکھا ہے۔ طبقات شافعیہ ابن خلدکان میں۔ لکھتے ہیں۔ ابوبکر محمد بن علی بن اسماعیل العقال الشاشی الفقیہ الشافعی امام عصرہ بلا مدافعة المتوفی سنہ ۸۰۰ یا سنہ ۸۰۰ فعال دوسرے ہیں۔ شاش کے متعلق دائرة المعارف اور دوسرے لغات میں لکھا ہے ایک شعر کا نام ہے ماوراء النہر کے متعلقات سے اگر مطبع مجتہبی کی تحریر اور صاحب کشف الظنون کی تحقیق قابل وثوق سمجھی جائے تو مولف کا نام علامہ نظام الدین کہنا تو بے موقع نہ ہوگا۔ مگر میرزا بہیر علماء ہیں ان کو ماننا پڑے گا۔ اس لیے کہ اکثر کتب تواریخ کے اوراق اولٹ پلٹ کرنے سے بھی اس نام کے مولف کا پتہ نہیں ملتا۔ خلاصہ یہ کہ جہاں تک جستجو و تلاش کی گئی۔ اصول الشاشی کے مولف کا صحیح نام اور مفصل ترجمہ دستیاب نہیں ہوا۔</p>
۳۳۸۶	۱۳۳	تفسیر المستنقح	مولانا شمس الدین احمد بن سلیمان المعروف بہ ابن کمال باشا المشہور بمنقذ الثقلین المتوفی سنہ ۹۳۲ھ	۹۳۲ھ	مطبوع استانبول	۲۹۵	۲۹۵



نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فواتح الرحموت شرح مسلم البشیر الجزء الثاني	بحر العلوم مولوی عبد العلی لکھنوی انصاری بن ملا نظام الدین المتوفی ۸۳۵ھ ہجری				
		دوسرا حصہ ہے۔ ابتداء صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بنی فروع الشریعة علی الاصول القویۃ دو قیوں حصول کی ابتداء میں فرسٹ ابواب شامل ہے۔ مولانا بحر العلوم کا ترجمہ فن فقہ تحت کتاب منسب میں لکھا گیا۔					
۲۲۶۵	۱۴۳	اصول الشاشی	لم یحقق اسم المؤلف	۵۶	مطبوعہ نو کشتور	۵۶	
		اس فن میں یہ مشہور کتاب ہے۔ تمام عربی مدارس میں درسا رکھی گئی ہے۔ اس میں اولہ اربعہ تفصیلاً اور احکام اجمالاً۔ بیان کیے گئے ہیں۔ ابتداء کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اعلیٰ منزلة المومنین حکیم خطایہ خاتمہ صفحہ ۵۶۔ کالماء ولا خمس فیہ وادللہ تعالیٰ اعلم بالصواب مصنف نے کتاب میں اپنا نام نہیں لکھا۔ شارحین نے بھی مصنف کے متعلق کوئی تصریح نہیں کی یہ کتاب متعارف و متالبع میں طبع ہوئی ہے۔ مجتہدانی مطبع میں کتاب کے آخر۔ علامہ نظام الدین الشاشی مصنف کا نام قرار دیا ہے۔ بعض اردو مترجمین نے بھی اسی کا اتباع کیا ہے۔ فرسٹ کتب خانہ آصفیہ میں ایک قلمی نسخہ تحریر ہے۔ مگر مصنف کا خانہ خالی چھوڑ گیا ہے۔ محبوب الالباب فی تعریف الکتاب والکتاب فرسٹ بیٹن میں اس کا کوئی نسخہ قلمی یا مطبوع نہیں ہے۔ فرسٹ خدیو بیٹن مصر میں۔ اصول الشاشی مطبوعہ ۱۲۹۹ھ کے تحت ہیں اسحاق بن ابراہیم الشاشی السمرقندی متوفی ۸۳۵ھ مصنف کا نام لکھا ہے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							طوطیہ اور تمبید کے انداز پر بیان ہے۔ پہلا قطب احکام میں۔ دوسرا قطب اولہ میں تیسرا قطب طریقت استثمار میں۔ چوتھا قطب شتم میں۔ دوسرے بر کتاب منقسم ہے۔ پچھلا حصہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله العوی المادری الولی الناصر اللطیف القاہر خاتمہ ۲۲۵۔ الا فی ہذہ الصورة وما یفرب فیہا۔
۳۲۰۳	۱۳۲	المستصفی معہ فوائح الرحموت انجز الثانی	امام حجۃ الاسلام ابن حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ ہجری		مطبوع مصر ۳۰۰		
							یہ دوسرا حصہ ہے۔ ابتداء صفحہ ۲۔ النظر الثالث فی موجب الامر ومقتضاه بالاضافۃ الی الفور والتاخی والتکرار وغیرہ۔ خاتمہ ۴۰۰۔ وبہ وقع الفراغ الی قول وسلام تسلیم۔ امام غزالی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فقہ کتاب نمبر ۶۸ کے تحت میں تحریر ہو چکا۔
		فوائح الرحموت، شرح مسلم البیوت الجز الاول عبد العالی لکھنوی انصاری بن ملا نظام الدین المتوفی ۵۳۵ھ ہجری					
							یہ کتاب مذکورہ بالا کتاب کے پچھلے صفحات میں ہے۔ پہلا حصہ پہلے حصہ میں۔ دوسرا حصہ دوسرے حصہ میں۔ آغاز حصہ اول الحمد لله الی خلی الا لسان بعد ان لم یکن شیئاً مذکوراً۔

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		آغاز عبارت شرح صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اظهر بدائع مصنوعاتہ علی احسن نظام۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۱۴۶ و علی فداہ فضل اللہ علی من لیشاء الی قول ثامن عشر رمضان شراح رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فقہ تحت کتاب نمبر ۸ پر تحریر ہو چکا۔					
۲۹۳۲	۱۲۰	فصول الکواشی لاصول الشاشی	مولوی عین اللہ	۲۰۲۰ء مطبوعہ فاروقی دہلی	۳۳۶		
		اصول الشاشی کی شرح ہو جو اس فن میں معروف و ممتاز اول کتاب ہو۔ اصول الشاشی کے مؤلف کے نام کی تحقیق اصول الشاشی کے تحت میں کی جائے گی۔ شراح نے مطالب متن کو بہت وضاحت کے ساتھ حل کیا ہو۔ ابتداء کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی سوانح نعمائہ المتوازنہ فی کل زمان عبارت خاتمہ صفحہ ۳۳۵ لاندہ لہ براد علیہ قہر احد۔ شراح نے اپنا نام و نشان اس کتاب کے کسی حصہ میں نہیں لکھا۔ کتاب کے ٹائٹل پیج پر مولوی عین اللہ تحریر ہے۔ متعدد و فہرستیں مختلف کتاب خانوں کی دیکھی گئیں۔ کسی فہرست میں یہ کتاب نظر سے نہیں گذری۔ مزید تلاش کی غرض سے اور مواقع پر بھی نظر ڈالی گئی۔ مگر شراح رحمہ اللہ کے حالات دریافت نہ ہو سکے۔					
۳۲۸۳	۱۳۱	المستصفیٰ - مع فوائد الرحمت البحر والاول	امام حجۃ الاسلام ابن حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۵۰ھ	۱۳۲۲ء مطبوعہ مصر	۴۲۵		
		اس فن کی یہ جامع کتاب ہو۔ ایک مقدمہ اور چار اقطاب پر اس کی ترتیب کی گئی ہو۔ مقدمہ میں					

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۹۷	۱۳۸	اللمعہ فی اصول الفقہ	الشیخ ابی اسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف الشیرازی و الفیروز آبادی المتوفی ۷۶۷ھ	۷۶۷ھ	مطبوع مصر	۹۶	
		مختصر کتاب ہو مگر تمام مسائل اصولی۔ کتاب۔ سنت۔ اجماع۔ فیاس۔ کو بڑی خوبی سے ضبط کیا ہو۔ ابتداء صفحہ ۲۔ الحمد للہ کما ہواہلہ وصلواتہ علی محمد خانہ النبیین وسید المرسلین خاتمہ صفحہ ۹۱۔ ولا فساد فوجب ان يكون جائزاً۔ مولف رحمہ اللہ کا حال فن فقہ تحت کتاب استنبیہ نمبر ۷۰۸ پر لکھا گیا۔					
۳۱۰۴	۱۳۹	غایۃ الوصول شرح لب الاصول	شیخ الاسلام زین الدین ابی یحییٰ زکریا بن احمد الانصاری الشافعی السنکی المتوفی ۷۲۶ھ	۷۲۶ھ	مطبوع مصر	۱۷۸	
		تین اور شرح دونوں کے مولف ایک ہی شخص ہیں۔ اولہ اربعہ اور تفصیل احکام جو اصل تین میں مذکور ہیں۔ بڑی تحقیق و تنقیح کے ساتھ دونوں قسموں کی شرح کی گئی ہے۔ صفحہ کتاب کے پچھلے حصہ میں خط جدولی کے فاصلہ سے شیخ محمد جوہری خالیدی کا حاشیہ بھی اسی شرح کا ہے۔ تین لب الاصول جو جمع الجوامع کا اختصار ہے۔ کتاب ہذا کے حواشی پر ہے					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		البروقبہ۔					<p>محشی علامہ علامہ عضدی کے شاگرد ہیں۔ سرآمد علماء روزگار اور اعلم فضلاء زمانہ است و ثابہ جاتے ہیں۔ اس کتاب میں اول و آخر انھوں نے اپنا نام نہیں لکھا۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون اور فرست خدیو مصر یہ ہیں۔ اس حاشیہ کا مؤلف سیف الدین احمد ابهری کو لکھا ہے۔ پٹنہ کی فرست میں محشی کا نام مولانا عبدالین عبدالعزیز ابهری متوفی ۱۰۸۵ھ ہجری تحریر ہے۔ یہ ظاہراً ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ اس لیے کہ نسخہ ہذا ششم ہجری کا لکھا ہوا ہے۔ مستبعد معلوم ہوتا ہے کہ محشی کی وفات سے چھتیس سال قبل اس کی کتابت ہوئی ہو۔ اس کے علاوہ محشی کے اوستا و علامہ عضدی کی وفات ۱۰۸۵ھ میں ہے۔ اگر پٹنہ کی فرست کی تحریر کو تسلیم کیا جائے گا تو علامہ عضدی کی وفات کے بعد تقریباً نو سو سال محشی کی حیات ماننا پڑے گی۔ جو بعد الابداد ہے۔ محشی کا سنہ وفات محقق نہیں ہوا۔ تلاش سے اس قدر پتا چلتا ہے کہ آٹھویں صدی کے فضلاء ہیں۔</p>
موجودات	۱۳۷	الرسالۃ الشافعیۃ فی اصول الفقہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی المتوفی ۲۰۴ھ		مطبوعہ مصر	۸۲	
کلاں میں کتاب بیچ نہیں۔		یہ کتاب اصولی مسائل میں ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف سے بیع بن سلیمان مرادی کی روایت سے منسوب کی جاتی ہے۔ اس فن کے مسائل کو اختصار و انضباط کے ساتھ اس میں لکھا ہے۔ (تعداد صفحہ ۲۰) اخبونا ابو علی الحسن بن حبیب الی قول فقال الحمد لله الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذین کفر واربهم بعد لولیکن خاتمہ صفحہ ۸۲ وحریر یصفاً وناجراً۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فقہ تحت کتاب الامم نمبر ۱۵۹ پر تحریر ہو چکا۔					

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہذیب و ادب	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رکھاہی۔ آواز کتاب صفحہ ۲۔ سیمان من نور العقل منورہ و ترتیب احکام الوجود قبل ظہورہ۔ خاتمہ کتاب ۱۰۰ فعلہ الدلیل الی قول وكان الفراغ من کتابہ ہذا الكتاب المبارك دوم الاثنين ثاني مستهل ذي الحجة الحرام عام سبعين و الف على يد الفقير الحقير للعتوف بالبحر والتقصير الراعي عموم ولاه التدبير الفقير عبد الرحمن بن ابى بكر بن يحيى المكي الشافعي غفر الله له ولوالديه وللمسلمين اجمعين شرح رحمه الله نسباً حنبلياً مذنباً حنفياً مؤيداً آخر اساني منشأ بخاري موطناً كني۔ ہیں۔ مفصل ترجمہ ان کا دریا نہیں ہوا۔					
۲۵۰۰	۱۳۶	ماشتیہ الابره علی الابام سيف الدين احمد الابري من ابناء القرن الثامن	قلمی	۵۴۸			
		تقصیر کتابت ۱۰ x ۳۔ ۲۳ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب عبد بن محمود بن حسین بن مبارک الملکانی۔ تقریباً دو ورق ابتدائی دوسرے قلم سے تحریر ہیں پیوند کاری قلب۔ کرم خوردگی خفیفہ۔ چند درمیانی اوراق پر روغن ریزی پائی جاتی ہے۔ صفحہ ۲ پر کتاب کا آغاز کیا گیا تھا مگر قائم نہیں رکھا گیا۔ صفحہ ۳ سادہ ہی۔ چوتھے صفحے سے کتاب شروع کی گئی۔ شرح مختصر الاصول مولفہ علامہ عضدی متوفی ۷۵۶ھ کا حاشیہ۔ یہ حاشیہ فاضل محشی نے بڑی عرق ریزی اور تحقیق کے ساتھ تحریر کیا ہے۔ محل مقامات شرح کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے مسائل دقیقہ اور مواضع مشککہ کا بڑی خوبی سے حل کیا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۴۔ الحمد لله الذي شرع الاحكام و ربها بدلائل کلیہ صفحہ ۸۰ اولہ فصولہ لا محجب حتی انظر اشارہ الی التقرير الاول۔ خاتمہ صفحہ ۵۴۸ واللہ ولی الموعود والمرشاد الی قول بعد ینہ القاہرہ فی مدر مسجود					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح تفسیر جمادی الآخرہ ۱۵۵۱ھ - شرح عقائد شعبان ۱۵۵۲ھ - حاشیہ شرح مختصر الاصول - ذی الحجہ ۱۵۵۲ھ - رسالۃ الارشاد ۱۵۵۳ھ - خوارزم وغیرہ میں تالیف کیے مقاصد الکلام اور اس کی شرح سے ذی القعدہ ۱۵۵۴ھ میں سمرقند میں فراغت حاصل کی - تہذیب الکلام - رجب میں شرح قسم ثالث مفتاح سوال ۱۵۵۵ھ میں سمرقند میں تصنیف ہوئی - نویں ذی قعدہ ۱۵۵۶ھ میں فتاویٰ خفیہ لکھنا شروع کیا - مفتاح الفقہ ۱۵۵۷ھ - اور شرح تلخیص الجامع ۱۵۵۸ھ میں سرخس میں تمام کیں - شرح الکشاف کا دوسری بیچ الآخرہ ۱۵۵۹ھ کو سمرقند میں اتمام تالیف ہوا - آپ کے عربی اشعار بھی بہت سے بیان کئے گئے ہیں - سات سو اکیاونے (۱۵۵۹ھ) ہجری میں سمرقند میں وفات پائی - (شذرات الذہب وغیرہ)					
۳۵۸۰	۱۳۵	تیسرے تحریر	الشیخ محمد امین الشہیرا میر بادشاہ الحسینی الحنفی الحراسی البخاری المکی	قلمی ۱۵۵۸ھ	۶۰		
		تقطیع کتابت ۹x۵ - ۵ - انچہ - سطر ۳۴ - خط و کاغذ عرب - کتابت متن سرخی سے - کتابت شرح سیاہی سے - کاتب عبدالرحمن بن ابی بکر بن یحییٰ المکی الشافعی - پوری کتاب رقمہ دوزی اور کرمجوردگی سے محفوظ ہے - یہ کتاب مختلف اصحاب کی ملوکہ رہی ہے - صفحہ اول کی متعدد تحریریں اس کی کافی شہادت دیتی ہیں ناورد کیا ہے نسخہ ہے - التحریر فی اصول الفقہ مولفہ ابن الہمام المتونی سلمہ کی شرح ہے - کتاب التحریر کی کیفیت نمبر ۱۲۳ پر تقریر فی شرح التحریر کے تحت میں تحریر ہو چکی ہے - کتاب التحریر کی یہ شرح نہایت توضیح و تنقیح کے ساتھ لکھی گئی ہے - شائع نے ایجاز و اطناب میں میانہ روی کو اعلیٰ پیمانہ پر ملحوظ					

نمبر جدولہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعاتی	ذراقت	کیفیت
		تقطیع کتابت مع جدول ۱۶، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰،					



نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	اعداد صفحات	کیفیت
		<p>محمد صدیق سخنور بلگرامی۔ بہت بوسیدہ اور کرمخوردہ کتاب ہے۔</p> <p>منار الانوار کی شرح اور مدار الفحول کا اختصار ہے۔ اس شرح میں ضروری قدر تفصیل پر اکتفا کیا گیا ہے۔ البتہ مدار الفحول مطول شرح ہو اسی کا یہ اختصار ہو۔ شارح نے پہلے جو منار کی شرح لکھی وہ بڑے بسط و تفصیل کے ساتھ تھی جس کا نام مدار الفحول رکھا تھا اہل علم کی سہولت و آسانی کے لحاظ سے یہ مختصر شرح اسی سے اخذ کی گئی۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی سقی لاصول المستنبطین الخ ختم صفحہ ۱۵۱ لانہ بذل نفسہ لا فائزہ حق محمد مر اس کتاب کے دو نسخے مطبوعہ کلکتہ نمبر ۵۵۔ نمبر ۵۶ پر اور ایک نسخہ قلمی نمبر ۵ پر بھی درج ہے۔</p> <p>اس کتاب کے مولف نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کشف الظنون میں حاجی خلیفہ نے مولف کا نام <sup>شمس الدین</sup> محمد السیو اسی (لکھا ہے۔ پٹنہ کی فرست میں شمس الدین محمد بن محمد السیو اسی تحریر ہے) اس کتب خانہ کی مجلد اول مطبوعہ میں دائر الوصول کے تحت ہیں۔ مولف کا نام داماد ابو عبد اللہ محمد بن مبارک شاہ بن محمد المروئی الملقب بہ معین (لکھا گیا ہے۔ پٹنہ کی فرست میں مولف کے نام کے ساتھ اس قدر عبارت اور بھی لکھی ہے۔ عالم اصول و فروع کا برعہ خود اس وقت۔ ۱۲۹۰ رخت آخرت پوشیدہ متبع اور تلاش سے کافی طور پر مولف کی تحقیق نہیں ہوئی۔</p>					
۵۴۵۹	۱۳۴	شرح الشرح العضدی للعلامہ الثقفازانی	علامہ سعد الدین سعد بن عمر بن عبد اللہ الثقفازانی المتوفی ۷۹۱ھ و قبل ۷۹۲ھ و ۷۹۳ھ ہجری۔	۷۹۱ھ	قلمی	۵۲۰	

نمبر موجودہ شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>علوم سے فراغت کے بعد عالمگیر بادشاہ کی حضور میں رسائی ہوئی۔ بجا اعزاز و احترام کیا گیا۔ عالمگیر کے تلمذ سے استادی کا فرمایا۔ عالمگیر کے بعد شاہ عالم بہادر بادشاہ نے بھی توقع سے زیادہ تکریم و تحریم کی۔ ملا صاحب نے حائضہ بہت قوی پایا تھا۔ دوسری کتابوں کے صفحے کے صفحے از بر تھے۔ بڑے سے بڑا۔ قصیدہ ایک دفعہ سُننے سے اعادہ کر دیتے۔ پورا زمانہ زندگی کا درس و تدریس و تصانیف میں بسر کیا۔ خفی مذہب رکھتے تھے۔ حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ سے بھی مشرف ہوئے۔ اس کتاب کا اتمام تالیف بھی حرم مخرم مدینہ منورہ میں ہوا ہے۔ تفسیر احمدی بھی ان کی مشہور تصنیف ہے۔ گیارہ سو تیس ہجری میں دار الخلافہ دہلی میں وفات پائی۔ وہاں سے جنازہ اُمتی لایا گیا۔ اور یہیں مدفون ہوئے۔ (ماثر الکرام وغیرہ)</p>
	نور الانوار علی نور الانوار	مولوی عبید اللہ بن مولوی امین اللہ لکھنؤی المتوفی ۱۲۸۵ھ	۱۲۶۶ھ			
						<p>نور الانوار کا حاشیہ ہے۔ جو کتاب مذکورہ بالا کے حاشیہ پر چڑھا ہوا ہے اس کے بھی دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ نصف اول۔ دوسرا حصہ نصف ثانی ہے۔ عبارت آغاز۔ احمدہ واصلی علی اھلکھا۔</p> <p>حاشی علامہ نے اس حاشیہ کو جو بنوریں تمام کیا ہے۔ اُس وقت میں وہاں کے مدرس کے منظم و مدرس تھے حاشیہ علامہ کا ترجمہ۔ فن فقہ نمبہ ۱۳ پر تحریر ہو چکا۔</p>
۲۳۲۶	۱۳۳	دارالاصول الی علم الاصول	الشیخ شمس الدین احمد بن محمد السیواسی	قلمی ۶۳۳ھ	۱۵۸	
						<p>تقطیع کتاب نمبر ۶ x ۳/۴ - انچہ سطر ۱۱ - خط نستعلیق کا غزوہ دہلی۔ کتابت سرخی و سبائی ہے۔ کاتب</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ باقلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نور الانوار النصف الاول	مولانا شیخ احمد امینوی المعروف بملاچون ابن ابی سعید بن شیخ عبداللہ بن شیخ عبدالرزاق بن محمد دم خاصہ خدا المتوفی سنہ ۱۰۵۰ھ	۱۰۵۰ھ			
		یہ بھی متار الانوار کی مشہور شرح ہے۔ جو کتاب مذکورہ بالا کے صفحات کے آخری حصہ میں۔ خط جلدی کے فاصلہ سے تحریر ہے۔ تمام مدارس عربیہ میں درس میں داخل ہے۔ نہایت مقبول و متداول کتاب ہے اس شرح کے بھی دو حصے کئے گئے ہیں۔ پہلا حصہ۔ نصف اول میں ہے۔ دوسرا حصہ۔ نصف آخر میں پورا کیا گیا ہے۔ آغاز حصہ اول الحمد للہ الذی جعل اصول الفقہ مبنی للشرائع والاحکام					
		نور الانوار النصف الثانی	ایضاً	ایضاً			
		یہ نصف آخر ہے۔ ابتدا و ابتدا فرغ عن بیان اقسام الکتاب۔ خاتمہ۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَمَنْ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ حَيُّ الْفَالِاحِثِينَ۔ ملاچون رحمہ اللہ امینتی کے رہنے والے ہیں (ایک قصہ ہے توابع لکھنؤ) محمد دم خاصہ خدا کی اولاد میں ہیں۔ جن کا سلسلہ نسب صلیق اکبر رضی اللہ عنہ پرنتی ہوتا ہے۔ حافظ کلام الہی اور علوم عقلی و نقلی میں بجز امتنا ہی تھے۔ ابتدا و احوال میں قصبات پورب میں فضلا و عصر سے کسب علم کیا۔ مگر فائزہ فرغت بلا لطف اللہ گوروی کی خدمت میں پڑھا گیا۔ (جو کڑھ مانکیو میں سریرا فادست پر جلوہ افزو تھے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۲۹	۱۳۱	کشف الاسرار شرح منار الانوار مع نور الانوار وغیرہ النصف الاول	امام ابو البرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد بن محمود النصفی الستوی سنہ ۷۰۰ وقبل سنہ ۷۰۰		سنہ ۷۰۰ مطبوع مصر	۳۱۳	
		یہ شرح منار الانوار کی ہے جس کو خود مولف نے لکھا ہے نہایت لطافت و پاکیزگی سے مشکلات تن کو حل کیا ہے یہ نصف اول ہے۔ خطبہ سے مباحث کتاب کے ختم تک۔ آغاز صفحہ (۲) احمد اللہ ذالْحجۃ الباہرۃ والعزۃ القاہرۃ ختم صفحہ ۳۱۳ والفظر والاسلام شاط الوجب۔					
ایضاً	۱۳۲	کشف الاسرار شرح منار الانوار مع نور الانوار وغیرہ النصف الثانی	ایضاً		ایضاً	۳۲۰	
		یہ دوسرا نصف ہے۔ بیان اقسام سنت سے آخر کتاب تک آغاز صفحہ ۲ الاقسام التي سبق ذکرها ثابتہ فی السۃ ختم صفحہ ۳۱۸ انما الکاملون الایمان۔ شاہ رحمہ اللہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵ پر تحریر ہو چکا۔					

نمبر پورا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ہے رکھے گئے ہیں۔ پہلا حصہ پہلے پر دوسرا۔ تیسرا حصہ۔ دوسرے تیسرے پر۔ آغاز حصہ اول۔ الحمد لله الذی محمد اصول ختم حصہ اول و بعد باب الاشراۃ آغاز حصہ دوم الباب الترابع فی الجمل والمبیین ختم حصہ دوم دلا ان الحاجب آغاز حصہ سوم الباب الثانی فی ارکانہ ختم حصہ سوم والحمد لله رب العالمین					
		علامہ اسنوی آخر عشرہ ذاکجہ سات سو چار (۷۰۴) ہجری میں اُسنا میں پیدا ہوئے۔ ۷۷۷ھ میں قاہرہ پہنچے۔ علوم عربیہ میں ابی حیان اور ابی الحسن والدا بن الملقن ان کے اساتذہ ہیں۔ فقہ ذکلول۔ سنہاطی۔ سبکی۔ قزوینی۔ وجیزی۔ وغیرہم سے پڑھا۔ علوم غفایہ میں۔ تونوی وغیرہ سے تلمذ ہی۔ سماعت حدیث کا قاہرہ میں۔ اور علم درس تفسیر کا۔ جامع طولون میں اتفاق ہوا بہت بڑے فقیہہ۔ نحوی۔ اصولی۔ عروضی۔ محث۔ مفسر وغیرہ ہیں۔ تمام علوم میں آپ کی فقاہت اور مہارت بہت زیادہ ہے۔ فقہ۔ اصول۔ عربیت کے تو امام ہی ہیں۔ مذہباً شافعی ہیں۔ تمام اوقات کا استیعاب۔ اشغال علمی۔ تصنیف۔ تدریس۔ وعظ و نصیحت۔ وغیرہ میں کر رکھا تھا مزاج میں تواضع و انکساری بہت بڑھی ہوئی تھی۔ کثرت سے آپ کے تلامذہ اور مصنفات ہیں ان چند کتابوں کے مولف بھی آپ ہی ہیں۔ اللمعات علی الروضہ۔ شرح الرافعی۔ الہدایہ الی اوہام الکفایہ۔ الجواہر۔ شرح منہاج الفقہ الاشباہ والانتظار۔ الکوکب الدری۔ وغیرہ۔ سرسٹھ سال کی عمر پائی۔ ۲۸۔ جمادی الاولی شب یکشنبہ سات سو بہتر (۷۰۲) ہجری میں دفعتاً مصر میں انتقال ہوا۔ مقابر صوفیہ میں مدفون ہوئے۔ یغنیۃ الوعاة للسیوطی۔ شذرات الذهب لابن الفلاح					

❦❦❦

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۱۸	۱۳۰	التفسیر والتجیر فی شجہ التخریر مع نہایت السؤل فی منہاج الوصول حصہ سوم	القاضی محمد بن محمد بن امیر الحاج الحلبی الحنفی المتوفی ۷۹۵ھ	۱۳۸۱ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۶ھ	۳۵۶	
		یہ تیسرا حصہ فصل فی المعارض سے آخر کتاب تک ہے۔ آغاز صفحہ ۲ فصل فی المعارض و اشاس الی وحہ ذکرہ ختم صفحہ ۳۵۵ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کتاب کی کیفیت اور مولف کی حالت نمبر ۱۲۳ پر تحریر ہو چکی۔					
		نہایہ السؤل فی شجہ منہاج الوصول	الامام السلامہ القاضی جمال الدین ابی محمد عبد الرحیم بن الحسن بن علی بن عمر بن علی بن ابراہیم الاموی الاسنوی الشافعی المتوفی ۷۷۵ھ	۱۳۸۱ھ			
		منہاج الوصول الی علم الاصول کی شجہ ہے۔ جو علامہ۔ ناصر الدین عبد اللہ بن عمر البیضاوی الشافعی المتوفی ۷۹۵ھ کی تصنیف ہے۔ یہ شرح کتاب التقریر والتجیر کے حاشیہ پر ہے اس کے بھی تین					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۱۸	۱۲۰	التقریر والتجیر فی شرح التخریر مع نہایت السؤل فی شرح منہاج الوصول حصہ اول	القاضی محمد بن محمد بن امیر الحاج الحابی الحنفی المتوفی ۸۹۵ھ	۸۹۵ھ	مطبوع مصر ۱۲۸۵ھ	۳۴۰	
		یہ حصہ ابتدا و کتاب سے مسئلہ الا کثرا ذاعاق النجی بالفضل کان النجی لیسے تکبے آغاز صفحہ ۲۴۰ الحمد للہ اللہ ہی رضی لنا الا سلامہ دیا۔ ختم صفحہ ۳۴۰ بدل علی سحۃ المناہی عنہ فلیتأمل واللہ اعلم					
ایضاً	۱۲۹	التقریر والتجیر فی شرح التخریر مع نہایت السؤل فی شرح منہاج الوصول حصہ دوم	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۱۲	
		یہ دوسرا حصہ الفصل الخامس فی المفروض سے شروع ہو کر مسئلہ تخصیص استنبات سے کا کتاب کے ختم تک ہے۔ آغاز صفحہ ۲۴۰ الفصل الخامس فی المفروض باعتبار استعمالہ ختم صفحہ ۳۱۲ و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔					

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمٰنی سلطان محمد معظم شاہ بادشاہ غازی من عواری  الزمان حافظ رحمت خان المخاطب بحفاظ الملائک سلمہ درغزیل عبد السلام خان  داۃ الوصول کا حاشیہ جو منار کی شرح اور علامہ میرکشم الدین محمد بن مبارک شاہ بن محمد بن محمد  بن عمر الہروی الملقب بہ معین کی مولفہ ہے۔ فاضل محشی نے اسی کتاب پر پہلے مطول ماشت یکماتہ جس کو  اوائل مباحث سنت تک لکھ چکے تھے اور مدار الاصول سے موسوم کر چکے تھے۔ مگر تطویل اور زیادہ  تفصیل کی وجہ سے اختصار کو مناسب خیال کر کے دوسری روش پر اس کتاب و مدار الاصول کو تالیف  کیا جیسا کہ مولف داۃ الوصول نے پہلے منار کی شرح۔ مدار الفحول۔ لکھی۔ پھر اس کا اختصار۔  داۃ الوصول قائم کیا۔ محشی علام نے بڑی خوبی اور ربط و ضبط کے ساتھ تحشیہ کیا ہے۔ بعض مقام  بر اصل ماتن کے کلام کی بھی تشریح و تفصیل کی ہے۔ یہ حاشیہ ناقص و نامتام ہے۔ تقریباً نصف  کتاب کے قدر ہے۔ مباحث قرآن تو تمام و کمال لکھے ہیں مگر مباحث سنت پورے نہیں ہیں۔  داۃ الوصول کے صرف اس قول تک ہے۔ وھذا الکلام معنی کھدات ابن عمر رضی اللہ عنہ  فی رفع البدین۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الملائک المنان رب العالمین کلہم با صناف  الذمیۃ والاحسان صفحہ ۲۶۶ قولہ ان یغیر کل اول لفظ بغیر مضارع مجہول۔ آخر  صفحہ ۲۶۶ نیز یہ لفظ لا نہ بوضہم باذن الولی لوقت بغیرا ذنہ لا انہ یبطل دمحشی علام کی  تفصیلی حالت معلوم نہیں ہوئی)</p>



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>حاج علی خاں صاحب بہادر والی ریاست راجپور۔ تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہوئے۔ تو حضرت شمس العلماء طلب فرمایا گئے اور مدرسہ عالیہ کے پرنسپل مقرر کئے گئے۔ آخر عمر تک اسی عہدہ پر امور رہے۔ وفات سے کچھ روزوں قبل خیر آباد تشریف لے گئے اور وہیں تیس سال تیرہ سو سو (۱۳۱۶) ہجری میں انتقال فرمایا اور خانقاہ مخدوم شیخ سعد خیر آبادی میں مدفون ہوئے۔ منشی امیر احمد صاحب نے تاریخ وفات آپ کی اس طرح لکھی ہے:</p> <p>شمس العلماء ز ظلمت و ہوسر پڑ چوں تیر زابر تیرہ بر جست بر لوح مزار امیر بنویس پڑ آرام گہ امام وقت است</p> <p>آپ کے بعد آپ کے صاحبزادہ مولوی اسد الحق صاحب دجو عالم پگانہ اور فاضل زمانہ تھے۔ اسی عہدہ پر ریاست کی طرف سے مقرر کیے گئے۔ افسوس کہ وہ اس کام پر زیادہ نہ رہ سکے۔ چند ہی مدت کے بعد ہیانہ عمر بزر ہو گیا۔ وبائی مرض میں مبتلا ہو کر راجپور ہی میں راہی ملک بقا ہوئے اور عارف کامل سید العارفین میاں محمد عاشق صاحب مرحوم کے باغچہ میں دفن کیے گئے۔ اب ان کے چار صاحبزادے جو شمس العلماء کے پوتے ہیں یقیناً جیات ہیں۔ ریاست ہند اسے بھی توسل رکھتے ہیں۔</p> <p>(جامع الاوراق)</p>					
۱۹۰۱	۱۲۶	دوار الاصول (نام تمام)	مولانا محمد عرفان بن محمد عمران بن عبد الحلیم	قلمی	۶۴۴		
		<p>تقطیع کتابت ۸ × ۴۔ انچ۔ سطر ۲۵۔ کاغذ وہلی۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ بوجہ نام تمام ہونے کے کاتب کا نام نہیں معلوم ہوا۔ اوراق پر کرمخو روگی کا اثر خفیف اور پیوند کاری ظلیل ہے۔ ابتدائی صفحہ پر محمد شکو ز نام کی چھوٹی سی مہر چیاں اور بیجا عبارت تحریر ہے</p>					

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>بھی درج ہو۔ آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ خالق الارض والسموات بالسمو والسناء۔ ختم صفحہ ۲۰۶۔ وشفعا عیوم التنادی</p> <p>حضرت شمس العلماء شایع کتاب ہذا اجاہ فضلہ اور سرآمد کمال تسلیم کیے گئے ہیں۔ آپ جامع جملہ علوم ہیں۔ بالخصوص منطق و فلسفہ میں تو آپ کا نظیر نہیں۔ ولادت باسعادت آپ کی ۱۳۳۷ھ شہر دہلی میں ہوئی اپنے والد ماجد سے تلمذ ہے۔ علوم عقلیہ میں سند علم آپ کی بواسطہ شیخ العلماء نظام الدین کے علامہ تفتازانی اور سید جرجانی پر منتہی ہوتی ہو اور علم حدیث کی سند شاہ عبدالقادر دہلوی کے واسطہ سے حضور اکرم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔ اکثر حصہ سرکار ریاست رامپور میں بسر کیا۔ نواب خلد آشیاں طالب شاہ بیحد وقت و قدر دانی فرماتے۔ ہمیشہ آپ کے یہاں تدریس کا سلسلہ رہتا۔ پڑھانے میں آپ کو خاص ملکہ تھا۔ اس خوش بیانی اور ربط و ضبط کے ساتھ مطالب علمیہ کی تقریر فرماتے کہ مشکل سے مشکل سبک بھی بہت جلد طالب علم کے ذہن نشین ہو جاتا۔ یہی وجہ تھی کہ جو طالب علم ایک مرتبہ بھی آپ کے درس گاہ میں داخل ہو جاتا۔ اور پڑھائی کا انداز دیکھ لیتا دوسری جگہ کا نام نہ لیتا اور نہ کسی کی پڑھائی اُس کو بھاتی۔ بہت سے لوگ آپ کے فیض علمی سے کامیاب ہوئے۔ جامع اور ارق کو بھی کفش برداری کا شرف حاصل ہو۔ علاوہ کمال علمی کے آپ کی ذاعت مقدس میں اور بھی بہت سی خوبیاں جمع تھیں۔ خلق وسیع۔ رقت قلبی۔ بے لوثی۔ خدا ترسی۔ حاضر جوابی۔ علم مجلسی وغیرہ وغیرہ۔ خلد آشیاں کے عہد میں ایک مدت تک مرافعہ کے حاکم بھی رہے۔ جب تک نواب خلد آشیاں سربراہ آرائے سلطنت رہے۔ تھوڑے وقت کے واسطے بھی آپ کو جدا نہیں کیا۔ ان کی رحلت کے بعد ریاست سے قطع تعلق کر کے وطن شریعت لے گئے۔ وہاں کچھ روزوں قیام کے بعد جبرآباد و رونی افروزی فرمائی۔ حضور نظام نے بڑی قدر و منزلت کے ساتھ دوسور و سپہ خانہ نشینی پر مقرر فرما دیا۔ جب سرکار عالی غرہ بیت الامارہ و درہ صدف العداۃ۔ ذوالاہتہ والجلال صاحب العظمت والاقبال حضور پر نور جناب سید نواب</p>

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح رحمہ اللہ علامہ زمانہ اور مصنف مضافات کثیرہ ہیں۔ اپنے چچا فخر الدین محمد بن محمد بن ابیاس الماعرغی کے شاگرد ہیں۔ منتخب الحسامی کی روایت انھیں سے کرتے ہیں اور ان کے چچا نے اس کتاب کو۔ مؤلف کتاب حسام الدین محمد الاخسیکی المتوفی ۸۵۲ھ ہجری سے حرفاً و حرفاً پڑھا ہے۔ یہ شرح کشف الاسرار کی تالیف کے بعد جو اصول بزوی کی شرح ہے تالیف کی گئی ہے۔ اس شرح پر سید سمرقندی نے بہت اعتراض کیے ہیں۔ جس کے بعض علماء کی طرف سے جواب بھی لکھے گئے ہیں۔ شارح علیہ الرحمہ کا سال وفات سات سو تیس ہجری ہے کشف الطون وغیرہ					
۲۰۰۸	۱۲۶	شرح مسلم الثبوت مع شرح جملۃ المنہیات	الامام المحقق شمس العلماء جناب مولانا مولوی عبدالحق بن مولانا فضل حق العمری الخیر آبادی المتوفی ۱۳۱۶ھ		مطبوع مطبع انتظامی کانپور	۲۷۶	
		مسلم الثبوت کی شرح ہو جو اس فن میں مشہور اور متداول کتاب ہو و مؤلف مولوی محب اللہ بہاری المتوفی ۱۹۱۵ء، اصل کتاب کی ترتیب۔ ایک مقدمہ۔ تین مقالات۔ چار اصول۔۔ خاتمہ پر لکھی گئی ہو مگر درس میں دو مقالے تک ہے۔ یہ شرح بھی دوسرے مقالے کے ختم تک ہے۔ اس متن کی شروح فرنگی محل وغیرہ کے بڑے بڑے فضلاء نے لکھی ہیں۔ مگر انصاف یہ ہے کہ جس پاکیزگی و خوبی سے یہ تہج لکھی گئی ہے دوسری شروح اس درجہ کی نہیں۔ یہ شرح نہ مختصر۔ نہ مطول۔ توسط کے درجہ میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں ورسا اسی کو اختیار کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا ایک نسخہ اسی مطبع کانپور					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		المنتخب الحسامی مولفہ علامہ حسام الدین محمد بن محمد بن عمر الاخشابی المتوفی ۷۷۷ھ ہجری کی شرح ۱۵۱۸					شرح میں نفس متن کا حل بہت خوبی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ المبدء والمعد الحکیم الفعال لما یشاء ولما یرید صفحہ ۴۰ واذا انتفی اصل الوجوب قبلہ لایحوز الا ما ختم صفحہ ۲۱۸ والیسر للصواب تمام ساهی تصنیف ملا یعقوب برجامی فی عہد عالمگیر بادشاہ غازی شارح رحمہ اللہ کے حالات معلوم نہیں ہوئے۔
۱۹۷۴	۱۲۵	التحقیق شرح المنتخب الحسامی	مولانا علاء الماتہ والین عبد العزیز بن حسام بن محمد البخاری المتوفی ۷۳۷ھ	۱۳۲۹ھ ذی الحجۃ	قلمی	۴۶۷	
		تقطیع کتابت $\frac{1}{4} \times \frac{1}{4}$ انچ سطر ۱۹ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ میں ورق ابتدائی جدید معمولی خط سے تحریر ہیں۔ آخر سے کتاب تریب نصف کے نام تمام ہے۔ کتابت سرخی و سیاہی سے بوجھ ناقص ہونے کے کاتب کا نام و ریافت نہیں ہوا۔ پڑانے اور اوراق کر مخور وہ اور پیوند کار ہیں۔ جدیدہ اوراق ان دونوں باتوں سے محفوظ ہیں۔ اصل متن بھی حواشی اوراق قدیمہ پر تحریر ہے۔ اوراق جدیدہ کے حواشی متن سے ساوہ ہیں۔ یہ شرح بھی منتخب الحسامی کی ہے۔ آخر سے تقریباً نصف کے قدر نہیں ہے۔ اصل کتاب کی ترتیب چار اصول پر رکھی گئی ہے۔ کتاب۔ سنت۔ اجماع۔ قیاس۔ نسخہ ہذا صرف مباحث سنت کے و ثلث تک ہے۔ یہ شرح بڑے بسط و تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے شارح رحمہ اللہ نے بہت تحقیق و تنقیح سے کام کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی محمد مبا فی الاسلام بالایات انظارہ ۴ صفحہ ۳۸۸ قوله والمسند کذا هو الخبر المردی عن الغیر براسطہ او بوسائط آخر صفحہ ۴۶۶ سطر آخر و علم ان انکارہ ثانیاً لا یقبل فام یعادہ۔					

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>جمیل الدین نام کی مہر چیاں ہی۔</p> <p>تحریر فی اصول الفقہ کی شرح ہی جس کو امام ابن الہمام کمال الدین محمد بن عبد الواحد المتوفی ۷۸۶ھ نے نہایت ایجاز و اختصار کے ساتھ تالیف کیا ہے شایع علامہ نے بڑی وضاحت و خوبی سے یہ شرح لکھی ہے خطبہ میں لکھتے ہیں کہ امام ابن الہمام نے اس فن کے مقاصد ایسی خوبی کے ساتھ لکھے ہیں کہ بہت سے مولفین نہیں لکھ سکے۔ اس کتاب کی یہ خوبی بھی قابل قدر ہے کہ مصطلحات خفیفہ و شافعیہ کو اعلیٰ ترتیب اور حسن نظم کے ساتھ جمع کیا ہے۔ کتاب التحریر کی ترتیب ایک مقدمہ اور تین مقالات پر رکھی گئی ہے آغاز کتاب تقریر صفحہ اول الحمد للہ الذی رضی لنا لا سلام دنیا۔ وفتح علینا من خزائن علمہ مختار بن اوراق ۱۰۶ صفحہ ۲۔ ولا یفتح ان یطلق علی اثبت کاحقیقہ دلائل جہان اوراق ۲۶۴ صفحہ اول کلامہ حقیقہ فی شہدہ نمونہ تصرف الملائک من هذا الیوم قائمہ ورق ۵۳۸ صفحہ ۲۔ سبحانہ ذوالعقل العظیم والکرم العظیم الی قول کمال الدین ابن الہمام</p> <p>نوشتہ بجا ندسیہ بر سفید نویندہ را نیست فروا امید</p> <p>فاضل شراح ابن ہمام کے شاگرد۔ حلب کے رہنے والے ہیں۔ علماء اخفاف میں علامہ زمانہ مانے گئے ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنف۔ اور اکابرین کے استاد ہیں۔ اہل علم ان کی طرف انتساب کو اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ پچاس سال سے کچھ زیادہ کی عمر میں ۸۶۵ھ حلب میں وفات پائی۔</p> <p>شذرات الذہب لابن الفلاح</p>					
۱۹۸۳	۱۲۳	السامی شرح منتخب الحسامی	علامہ محمد یعقوب الدنات	قلمی	۲۱۸		
		<p>تقطیع کتابت ۲۰ x ۲۵۔ انچہ سطر ۲۵۔ خط نستعلیق معمولی کاغذ دہلی۔ کتابت صرف سیاہی سے سنہ کتابت اور اسم کاتب تحریر نہیں۔ کتاب میں پوشیدگی اور کرمج روگی کے آثار زیادہ اور پیوند کاری قلیل ہے۔ اوراق بھی آب رسیدہ ہیں۔</p>					

نمبر مورخہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>من است - جواب دیا - بیضاوی - اور تبریز میں آنے کی یہ وجہ ظاہر کی کہ شیراز کے عہدہ قضا پر مامور ہونے کی استدعا ہے - بیضاوی کی اس درخواست کو وزیر نے بہت خوشی سے منظور کر کے بڑے اعزاز و احترام سے رخصت کیا - ان کی مضافات کے اسناد یہ ہیں - مختصر الکشاف - المنہاج فی الاصول - و شرحہ ایضاً - شرح مختصر ابن الحاجب فی الاصول - شرح المنتخب فی الاصول - شرح المطالع فی المنطق الاصلاح فی اصول الدین - النایۃ القصوی فی الفقہ - الطوالع فی الکلام - شرح الکافیہ لابن الحاجب وغیر ذلک سنہ چھ سو چالیس یا اکیاون میں تبریز میں وفات پائی - طبقات لابن السکی - بنیۃ الوعاه</p> <p>بیضا فارس میں ایک سفید گنبد کے وجہ سے تربت سفید کے نام سے مشہور ہوا تھا تاہم زبان فارسی عہد تاریخی مولفہ دبراؤن انگریزی صفحہ ۶۳) بیضاوی نے فارسی میں بھی ایک تاریخ لکھی ہے جس کا نام نظام التواریخ ہے یہ تاریخ مسجلہ ہے میں لکھنا شروع کی اور سنہ ۷۷۵ تک حالات جمع کیے غالباً کسی اور شخص نے اس میں سنہ ۷۹۷ تک واقعات کا اضافہ کیا ہے - حضرت آدم سے حالات شروع کیے ہیں - فارسی تاریخ میں مولف لکھتا ہے کہ اس کا بیابان الیم الدین ابو القاسم عمر اتابک ابو بکر بن سعد کے عہد میں فارس کا قاضی القضاۃ تھا - مولف خود بھی شیراز میں قاضی تھا اور عمر کا اخیر حصہ تبریز میں بسر کیا - وافی بالوفیات میں سنہ وفات ۷۸۵ء اور یافعی نے ۷۹۲ء اور حمد اللہ مستوفی نے سنہ ۷۸۵ء لکھے ہیں (دفتر کتب علمی برٹش میوزیم ریو صفحہ ۸۲۲)</p>		
۱۹۸۳	۱۲۳	التقریر والتجیر فی شرح التفسیر	القاضی محمد بن محمد بن امیر الحاج الحلبی	۷۸۵ھ قلمی ۷۸۵ھ	۱۰۶۶	
			الحنفی المتوفی ۷۹۵ھ			
		<p>تقطیع کتابت ۸ x ۳ ۱/۴ - انچہ سطر ۲۹ خط نستعلیق عہدہ کا غزوہ ملی - کتابت سرخی و سبایہ سے کاتب سیدہ اہل اللہ - اوراق کرخوردہ ہیں - کہیں خفیف کہیں کسی قدر زیادہ - حروف وغیرہ پر کرخوردگی کا ایسا اثر کہیں نہیں ہے جس سے خواندگی میں حرج ہو - پیوند کاری بھی ہے مگر خفیف - ابتدائی صفحہ پر</p>				

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعارف و صفات	کیفیت
		نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر کرمخوردگی کا اثر ہی کہیں کم کہیں زیادہ۔ کسی قدر پیوند کاری اور آبریدگی کے دھبے بھی ہیں۔ تقریباً ایک ورق ابتدائی اس کتاب میں نہیں ہے۔				
		یہ کتاب اس فن میں گو مختصر ہے۔ مگر نہایت مہتمم بالشان ہے۔ بڑے بڑے فضلاء نے اس کی طرف اعتنا کیا ہے اور اس کی شرح لکھی ہیں۔ اس کتاب کا اخذ کتاب الحاصل ہے۔ مولفہ فتاحی تاج الدین محمد بن حسین الارموی المتوفی ۶۵۶ جو مختصر و مضمحل فی اصول الفقہ کا مولفہ امام رازی المتوفی ۴۲۰				
		ایک مقدمہ اور سات کتب پر کتاب کی تقسیم اس ترتیب سے کی گئی ہے المفہم معارفی الاحکام و متعلقاتها وفيها بابان۔ الكتاب الاول في الكتاب۔ الكتاب الثاني في السنة الكتاب الثالث في الاجماع الكتاب الرابع في الفياس۔ الكتاب الخامس في دلائل اختلاف فيها الكتاب السادس في التعاول والتراج۔ الكتاب السابع في الاجتهاد و الافتاء۔				
		علامہ بیضاوی۔ بیضا کے رہنے والے ہیں۔ جو بلاد فارس میں شمار کیا جاتا ہے۔ مذہب اشاعی۔ ملأ ہام فن ہیں۔ فقہ۔ اصول۔ کلام۔ تفسیر۔ منطق۔ نحو۔ وغیرہ کے بڑے عارف و علامہ ہیں۔ علوم عقلیہ و نقلیہ میں ان کی قوت بڑی زبردست ہے۔ ایک مرتبہ تبریز میں فضلاء کی مجلس میں ایک پیچیدہ سوال				
		بفرض جواب۔ دائر ہوا۔ جس کے حل کرنے میں فضلاء کو ترو و پیش آیا۔ علامہ بیضاوی بھی اس وقت وہاں				
		نوازدی اور عدم تعارف کی حالت میں پہنچ گئے تھے۔ فوراً جواب دینے پر مستعد ہو گئے۔ مستفسر				
		نے کہا کہ جواب بعد۔ کو سنا جاوے گا پہلی فہم سوال کا اطمینان کر دیا جاوے گا کہ سوال کی تقریر کا اعادہ کیا جاوے بیضاوی				
		جواب یا باللفظ یا بالمدنی مستفسر کو فقرہ سکر تحریر ہوا۔ کہا باللفظ بیضاوی نے پہلے یہ کم و کاست سوال کی تقریر کی پھر نہایت وضاحت				
		و خوبی سے اس پیچیدہ مسئلہ کا حل سنایا۔ سوال میں ترکیباً جو خلل اور نقص تھا اس کو بھی ظاہر کر دیا				
		اور فی البیچہ دوسرا مسئلہ جو پیچیدگی میں اول کے مشابہ تھا۔ بطلب جواب اسی مجلس میں پیش کیا۔				
		جس سے اہل مجلس کا غرظ ظاہر ہوا۔ اس موقع پر وزیر بھی موجود تھے۔ صاحب ترجمہ سے استفسار کیا				

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تفلیح کتابت ۴ x ۱ ۱/۲ - ۳ - انچم - سطر ۲۴ - خط نستعلیق و نسخ اوسط درجہ کا - کاغذ دہلی - کتابت سیاحی و سرخی سے - عبداللہ حسین اس کے کاتب ہیں - اور اراق پر کر مخور دگی کا اثر بہت خفیف - اور پیوند کاری کم ہے - کہیں کہیں سیاہی کے دیتے ہیں - بعض بعض جگہ خشک بھی لکھا ہے - یہ کتاب ۳۰۰ صفحہ میں طران میں طبع ہو چکی ہے - ایک مطبوعہ نسخہ کتب خانہ خاص میں موجود ہے - امامیہ مذہب کی کتاب ہے اصول فقہیہ کو ایک مقدمہ چند ابواب - خاتمہ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے - اس کتاب کا ماخذ کتاب معالم الدین و ملاذ المجتہدین ہے - مولفہ شیخ جمال الملہ والدین ابی منصور الحسن بن الشیخ زین الدین بن علی بن احمد العالمی النجفی المتوفی ۱۱۸۵ھ - عبارت آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی ہدانا الی اصول الفروع و فروع الاصول صفحہ ۲۰۰ - تنبیہات الاول انہم اختلفوا فی کیفیت العلم الحاصل بالمؤاخر - خاتمہ ۵۹۰ - انہ دلی الخیرات و غافر الخطایات الی قول من شہور شہادہ حامداً و مصلیاً و الحمد للہ رب العالمین قر فی ید الحفید عبد اللہ الحسینی - مولف علام - تیسری صدی کے فقہ الامریں ہیں - مفصل حال ان کا دریافت نہیں ہوا -				
۱۳۶	۱۳۲	منہج الوصول الی علم الاصول	قاضی القضاۃ بکالین ابوسعید عبداللہ بن امام الدین ابی القاسم عمر بن فخر الدین ابی الحسن بن علی البیضاوی الشافعی المتوفی ۶۸۵ھ قیل ۶۹۱ھ	قلمی	۱۱۸	
		تفلیح کتابت ۴ x ۳ ۱/۴ - سطر ۱۳ - خط و کاغذ عرب - کتابت سرخی و سیاحی سے - کاتب کا نام				



نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>ہوسکی۔ بہر کیف آدولہ اربع و جدل کے متعلق اس کتاب میں بحث کی گئی ہے۔ سب سے زیادہ خاموشی          بحث قیاس پر ہوئی ہے۔ انداز بیان سے کسی تن کی شرح معلوم ہوتی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ          ابتداء۔ فیہ واكثر هولاء المغالطین فی الجدل انما یستغفلون الخضم۔ صفحہ ۱۹۹          فصل فی النقض المجهول وطریقہ ان یقال خاتمہ ۳۲۵ بین تقدیر الامور الواقفہ وتقدیر          انضمام المدعی الیہا الی قول الحمد لله رب العالمین۔</p>
۱۵۰۳	۱۲۰	حاشیہ علی حاشیہ مولینا حسن بن عبد الصمد المیر علی العصبیہ نام تمام	السامونی تلمیذ بالی باشا		قلمی	۶۱۲	
							<p>تقطیع کتابت ۶ ۱/۳ x ۳ ۱/۳ - انچہ سطر ۲۳ خط نستعلیق۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ آخر سے          کتاب نام تمام ہے۔ اس لیے کاتب کا پتہ معلوم نہیں ہوا۔ ساری کتاب پر پیوند کاری موجود ہے۔          تمام اوراق دیکھ خورہ ہیں۔ کہیں کم۔ کہیں زیادہ۔ پہلے صفحے پر دو حریں چسپاں ہیں۔ ایک          حریں سچ (فضل عبا واللہ محمد) کندہ ہے۔ دوسری حریں عبارت صاف طور پر پڑھی نہیں گئی۔          عضدی شرح مختصر الاصول پر میر سید شریف نے جو حاشیہ لکھا ہے۔ نسخہ ہذا اس کا حاشیہ الحاشیہ          آخر سے نام تمام ہے صرف اقل ہی کے چند اجزا مجلد کر دیے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ احمدك اللہم۔          یا اهل الحمد والثنا صفحہ ۲۸ قوله لان المتكفین جمہورہم۔ خاتمہ آخر صفحہ ۶۱۲ لا تھے          یکنی الاستعداد بحسب الجنس علی العدد (محشی علام کے مفصل ترجمہ پر آگاہی نہیں ہوئی)</p>
۱۳۹۸	۱۲۱	القوانین المحکمۃ	مولینا ابوالقاسم بن الحسن الجیلانی القلمی	۳۰۵ھ	قلمی	۵۹۰	

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد اوراق	کیفیت
		یہ کتاب کتابخانہ خاص میں ہے۔ مصنف علامہ کا ترجمہ فقہ حنفی کے تحت میں لکھا گیا۔					
۱۲۸۸	۱۱۹	کتاب الفرق (ناقص)	الامام ابی الوفا علی بن عقیل شیخ الحنابلہ المتوفی ۵۱۵ھ دفترست خدیویر مہر	۵۹ھ	قلمی	۳۲۶	
		<p>تقطیع کتابت ۵ x ۸ انچ۔ سطر ۲۰۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیاہی و قدس سرخی سے۔ کتاب کا نام تحریر نہیں۔ کتاب کے جملہ اوراق آب رسیدہ ہیں۔ ابتدا میں صرف ورق اول پر فی الجملہ پیوند کاری اور آخر کے تین ورقوں پر کسی قدر کہ خور و گی پائی جاتی ہے۔ باقی پوری کتاب رقعہ دوزی و کہ خور و گی سے مصون ہے۔ ناقص کتاب ہے۔ یہ بھی محقق نہیں ہوا کہ کس قدر ابتدائی اوراق گئے ہوئے ہیں۔ اس کتاب کا دوسرا نسخہ دیکھنے میں نہیں آیا۔</p> <p>اس کتاب کے نام کے متعلق اطمینانی تحقیق نہیں ہوئی۔ ابتدائی صفحہ کے گوشہ پر کتاب فی الفرق والقیاس تحریر ہے۔ جو ظاہر آب جوڑ معلوم ہوتا ہے۔ اسی صفحہ پر مولف کا نام ابن العقیل الحنبلی لکھا ہے جن کا سال وفات ۵۱۵ھ ہے۔ کتاب کے آخر میں لکھنے میں وافق الفراع منہ العترو دن من شہر الحرم سند تسع وخمسين وسبعائة۔ اگر اس سنہ کو کتابت کا سنہ مانا جائے تو ممکن ہے کہ اس کتاب کے مولف علی بن عقیل حنبلی ہوں اور اگر یہ سنہ تالیف ہے تو عجب نہیں العقیل الہمدانی عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن محمد بن عقیل القرشی الہاشمی العقیل الہمدانی الاصل ثم ابی الی مصری ہوں المتوفی ۵۶۹ھ (بغیتہ الوعاہ) مگر یہ شافعی المذہب ہیں۔ کتب تواریخ میں ان کے مولفات میں اس قسم کی کتاب معدود نہیں ہے۔</p> <p>کتاب کے ابتدائی نقصان سے نہ تو پورے طرہ پر نام کا پتال سکا۔ اور نہ تمامی مضامین پر اطلاع</p>					

# المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر (۱۱۶) ایک سو ستر فہرست اول

## فن اصول الفقہ

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۶۲	۱۱۸	الرسالہ فی اصول الدین	الامام ابی عبد اللہ محمد بن ادريس بن العباس بن الشافعی المتوفی ۲۰۴ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۱۲ھ	۱۶۰	
<p>فن اصول فقہ میں یہ پہلی کتاب ہے۔ اس فن امام شافعی رحمہ اللہ مصنف اول ہیں۔ اس کتاب میں اولہ اربعہ کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ قال ابو عبد اللہ الى قول الحمد لله الذي خلق السموات والارض وجعل الطلقات والنذر ختم صفحہ ۱۵۹ غیر ثقہ وحرصاً وفاجراً والله اعلم امام شافعی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فقہ میں تحت نمبر ۱۱۶ میں تحریر ہو چکا۔</p>							
		تہذیب الوصول	علامہ جمال الدین ابن بن يوسف بن علي الحلي المقرئ رئيس الشيعة المتوفى ۷۲۶ھ		قلمی	۱۹۶	

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							عبارت میں بطریق شرح اس کی تفصیل ہے۔ اگر اس کتاب کو سراجیہ کی شرح کہا جائے تو با موقع ہے۔ کتاب کے شروع سے پہلے تقریباً ایک جزیں مسائل حاشیہ کو ترکی زبان میں لکھا ہے۔ آناز کتاب صفحہ پہلا حمد املت جلت حبرو نہ لتمرده فی الوجود خاتمہ صفحہ ۱۹۰۔ من المرن الرابع من الالف الثاني۔ اس کے بعد صفحہ ۱۹۱ سے صفحہ ۱۱۲ تک ایک رسالہ ترکی زبان میں اسی علم فرائض کے متعلق ہے۔ مولف رحمہ اللہ چوہیوں صدی کے فضلا ہیں۔ اس کتاب کو سلطان عبدالحمید خاں کے نام پر منون کیا ہے۔
		سراجی	الامام سراج الدین محمد بن محمد بن عبدالرشید السجاوندی الحنفی من فضلا القرن السابع				
							یہ قلمی نسخہ فن کلام نمبر ۱۱۳ کے مجموعہ میں ہے۔ کتاب کے مضامین اور ترجمہ مولف کے متعلق نمبر ۳۹ پر بیان ہو چکا
۵۲۶۹	۴۶	حاشیہ علی شرح السبط علی الرحبسیہ	الشیخ محمد بن عمر بن قاسم بن اسماعیل المقرئ بقری بلد اوشافعی مذہباً	۱۲۱۲	ردی العقدہ مطبوعہ مصر ۱۳۲۲ھ	۴۶	
							منظومہ رحبسیہ علم فرائض میں علامہ ابی عبداللہ محمد بن علی بن محمد بن الحسن الرحبی الفقیہ الشافعی متوفی ۷۵۵ھ کی مشہور تالیف ہے اس کی شرح علامہ محمد بن محمد معروف بسبط المار دینی مولود ۸۲۶ھ ہجری نے لکھی ہے اس شرح پر شیخ عطیہ القہونی المالکی کا بسوط حاشیہ ہے۔ حاشیہ ہذا اس حاشیہ قہونی کا اختصار ہے۔ حضرت محشی نے اپنے اس حاشیہ میں علاوہ اختصار و انتخاب کے کچھ فوائد کا بھی اضافہ کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الواہب الممنن عبارت خاتمہ صفحہ ۴۵۔ والحمد للہ رب العالمین۔
							(حضرت محشی بارہویں صدی کے اخیان ہیں۔ ان کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
						صاف کیا ہے۔ اُمورات خفیہ۔ اور مطالب ذبقہ کی تشریح صاف لفظوں میں کی ہو۔ یہ حاشیہ معلم اور متعلم دونوں کے واسطے مفید ہے۔ حاشیہ پر پوری شرح بھی پڑھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بڑی رحمت علیہا وهو خیر الابرار شین۔ خاتمہ ۲۳۴۔ وهذا آخر ما یسرہ اللہ نعالی الی قول والحمد للہ رب العالمین۔ امین۔
						فاضل محشی گیارہ سو اڑسٹھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اٹھائیس ذی قعدہ ۱۲۸۵ھ بمطابق پنجشنبہ کے روز جمعہ کے وقت وفات پائی۔ (دفترست الخدیوہ المصریہ)
	اشکل الفرائض	مولانا نسیر بن زین نصیر الداعظ الفرائضی اشیرازی والکنبائی ولاداً	قلمی			
						مختصر رسالہ تقریباً دو ورق کا ہے۔ فن فقہ میں کتاب شرح مغالقات نرج الوقایہ کے ساتھ نمبر ۴۹ پر مندرج ہے۔ اس رسالہ میں بین مسائل سوال و جواب کے انداز پر لکھے ہیں۔ آغاز۔ الحمد للہ الذی جعل علم الفرائض نصف العلم خاتمہ۔ والآخرۃ امریۃ وعمران ولاخت واحد۔ مولف رسالہ کا مفصل حال معلوم نہیں ہوا۔
۴۳۲۱	مبارق الارحام	ابن یوسف احمدی بن یوسف احمدی المحقق الزبلی	۱۳۱۹ھ مطبوع	۱۶ صفحہ	۲۱۱ صفحہ	
						اس کتاب میں مسائل ارث کی تفصیل و تشریح اس طور پر کی گئی ہے کہ پہلے کتاب الشراعیہ کی عبارت لکھ کر تفصیل و تقسیم حصص اس کے ذیل میں بغرض تفہیم لکھ دیئے ہیں اور ہر ما شیعہ پر ترکی

نمبر سورت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۲۳۸	۴۳	تدریب المبتدی و تذکرۃ المشتی	مولانا شیخ الاسلام ابن عبداللہ محمد بن احمد بن محمد علبش المالکی المدنی المتوفی ۱۲۹۹ھ	۱۲۸۳ھ	مطبوع مصر ۱۳۲۰ھ	۳۹	
		<p>اس کتاب میں تمام مسائل ارث کو بڑے ربط و ضبط کے ساتھ مختصر عبارت میں بیان کیا ہے مبتدی اور منتہی دونوں کے واسطے مفید کتاب ہے۔ ایک مقدمہ۔ آٹھ ابواب۔ خاتمہ پر۔ کتاب کو مرتب کیا ہے ابتداء صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بہرث السموات والارض۔ خاتمہ صفحہ ۳۸۔ قد وافق الفراع من تالف هذه الرسالة الى قول والصلاة والسلام على سيدنا محمد نبيّه</p> <p>مولف رحمہ اللہ مغربی الاصل ہیں۔ ۱۲۱۰ھ بارہ سو سترہ ہجری رجب کے مہینے میں قاہرہ میں جامع الازہر کے قریب پیدا ہوئے۔ عرفہ کے روز۔ اذان مغرب کے بعد بارہ سونناویں ہجری میں وفات پائی۔ دوسرے روز صبح کے وقت قراۃ الحجازین میں شیخ عبداللہ و شیخ غلیل کے قرب میں مدفون ہوئے (دفترت خدیوۃ المصریۃ)۔</p>					
۳۲۴۲	۴۴	التحفة الخيرية على الفوائد الشنورية	شیخ الاسلام ابراہیم بن محمد الباجوری المتوفی ۱۲۶۶ھ	۱۲۳۶ھ	مطبوع مصر ۱۳۲۹ھ	۲۳۷	
		<p>حاشیہ ہے۔ شرح رجبیہ منظومہ کا۔ جو مسمیٰ بالفوائد الشنوریہ ہے۔ اور شیخ عبداللہ بن بہار الدین العجمی الشنوری الفرضی الشافعی الخلیب الباجامع الازہر المتوفی ۱۲۹۹ھ کا مولفہ ہے۔ رجبیہ منظومہ جس کو بغیۃ الباحث بھی کہتے ہیں۔ علامہ ابن عبداللہ محمد بن علی بن محمد بن الحسن الرومی الفقیہ الشافعی المتوفی ۱۲۷۷ھ کی تالیف ہے۔ محشی علام نے اس حاشیہ میں شرح اور اصل متن دونوں کی پیچیدگیوں کو</p>					



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا تلمی	اعداد صفحات	کیفیت
						<p>الی الشائین۔ صفحہ ۸۰۔ قولہ فانہ رکت جذاً وزوجاً۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۳۔ وقس علی هذا اخواتہ۔ الحمد لله رب العالمین واصلوۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین۔</p> <p>شایح رحمہ اللہ کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔</p>
		کتاب الفرائض	لم یصح المؤلف باسمہ			
						<p>یہ کتاب۔ تذکرہ الاکتاب کے آخر میں منہم ہے۔ اس کے ابتدا میں نہ تو خطبہ ہے نہ کتاب کا نام ہے۔ نہ مولف کا پتا۔ بسم اللہ کے بعد اس عبارت سے ابتدا کی گئی ہے۔</p> <p>کتاب الفرائض الخلوایان علم فرائض الموارث بمتاج الیہ لکثرة ما یعد بہ البوی الخ</p> <p>مستقل کتاب بطریق متن معلوم ہوتی ہے۔ اس میں مسائل میراث تمام وکمال بیان کیے گئے ہیں۔ خاتمہ کی عبارت یہ ہے صفحہ ۲۲۰۔ فلا یرثان واللہ اعلم بالصواب والیہ للرجح والماب وعلی اللہ علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین والحمد لله رب العالمین۔</p>
۲۶۰۲	۴۱	الشباک	الشیخ ابو البرکات محمد الدجونی الوفا المالکی الفسفی	قلی	۴۳	
						<p>تفصیل کتابت ۱/۵ x ۳ ۱/۲ انچ۔ سنہ ۲۱۔ خط وکا مذعرب۔ کتابت سیاہی و سرخی سے کتاب کا نام تحریر نہیں۔ پونڈ کاری قلیل اور کرم خوردگی خفیف ہے۔ اس کتاب میں عمل مناسخہ کا طریقہ تفصیل و تشریح کے ساتھ لکھا ہے۔ اور صورت مسائل کو جداول وغیرہ میں دکھایا ہے۔ اس بحث کے متعلق جس قدر ضروری امور ہیں وہ سب بسط کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ زیادہ تر اس کتاب کا ماخذ کفاۃ الفرائض ہے۔ جس کو ابی العباس احمد بن محمد بن عماد العصری القدسی الفرضی الشہیرہ ابن الہائم المتوفی ۵۵۵ھ نے نظماً تالیف کیا ہے۔ مولف کتاب ہذا اپنی کتاب میں اکثر جگہ اس کا کلام</p>



تمت الفرائض	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
نمبر ۳۰	ایک زمانہ تک قاضی اور مدون قسطنطنیہ میں مفتی رہے۔ تصنیف و تالیف کا بھی پورا پورا مذاق تھا۔ تقریباً ایک سو سائل ان کی تالیفات میں ہیں۔ تفسیر فقہ۔ کلام۔ فرائض۔ معانی و بیان۔ اصول فقہ وغیرہ ان تمام فنون میں کم سے کم ایک ایک یا دو۔ دو کتابیں۔ ان کی تالیف ہیں۔ (۱۲۹۵) نو سو چالیس ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ (شدائد الذہب)					
۳۰	نور السراج شرح السراجیہ مع کتاب الفرائض	الفاضل الکامل ابن الرشاد مجہد عمر بن علی العمادی		قلمی	۲۲۰	
	تقطیع کتابت طولاً ۵-۵-۵۔ عرضاً مختلف۔ کہیں ۳ کہیں ۳۰۰۔ انچھ۔ کہیں اس سے بھی کم و بیش۔ سطور متفاوت۔ پندرہ سے بائیس تک۔ خطوط البعنا۔ بطریق نسخ۔ کاغذ دہلی۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام کتاب پر پیوند کاری اور کر مخور دگی کا اثر زیادہ ہے۔ یہ کتاب سراجی کی شرح ہے۔ اس کتاب میں عجیب بات دیکھی گئی۔ خطبہ کی عبارت میں تو یہ تصریح کی گئی ہے۔ کہ کتاب الفرائض کی شرح ہی۔ اور کتاب الفرائض کے مولف کا نام سراج الملت والیدین علی بن عثمان بن محمد الاویسی لکھا ہے۔ حالانکہ یہ شرح سراجی کی ہے جو سراج الدین محمد بن محمد بن عبد الرشید السجادی کی مؤلفہ ہے۔ نہ معلوم یہ غلطی کاتب کی ہے۔ یا خود شارح کے قلم سے ابتداءً بطریق سہو ایسا تحریر ہو گیا۔ اور پھر نظر ثانی کی نوبت نہیں پہنچی۔ خطبہ میں اس شرح کا نام نور سراجی لکھا ہے۔ ظاہراً حرف دیا، کی زیادتی کاتب کے قلم سے ہو گئی ہے۔ درحقیقت نور السراج نام ہو گا جو فصیح معلوم ہوتا ہے۔ اس شرح میں اہل متن (سراجی) کے مقامات صعبہ اور مسائل مشککہ کا۔ ضروری قدر حل کیا گیا ہے۔ عبارت آناز صفحہ ۲۔ محمد سراجی بویہ رباناً صفحہ ۴۲۔ لانا محتاج فی المسئلة					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح السراجیہ	مولانا شمس الدین احمد بن سلیمان المعروف بابن کمال باشا المتوفی ۸۵۰ھ			بہت اچھا
		<p>سراجی مرقومہ بالا کی شرح ہے۔ جو اسی کتاب کے حاشیہ پر ہے۔ شارح نے تسہیل مطالب متن بجا بہت کوشش کی ہے۔ اسی کتاب کے دیگر شروح سے مطالب و فوائد اخذ کر کے کسی زیادتی و تفصیل کے ساتھ تحریر کیے ہیں۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ المالك العالم الذی الخ جعل العلماء الاعلام وراثۃ الانبیاء علیہم السلام ختم حاشیہ صفحہ ۱۲۲ والیوں نے عدیں۔ شارح رحمۃ اللہ کے جدا مجد دولت عثمانیہ کے ممتاز اُمراء میں تھے۔ ابتداء عمر کا زمانہ حسنی شرفا مشاغل علمی میں بسر ہوا۔ مگر جوانی کے زمانہ میں لشکر سلطانی میں مقرر ہوئے۔ بیشتر سلطان بایزید خاں اور اُن کے وزیر ابراہیم باشا کی مصاحبت میں سفر و حضر میں رہتے۔ ایک روز کا وقت ہے کہ احمد بیگ جو امیر الامرا کہے جاتے تھے وزیر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور شارح علامہ مستقب وزیر کے سامنے کھڑے تھے کہ ایک شخص وارد ہوئے جو ظاہری اعتبار سے بہت پستی کی حالت رکھتے تھے اور اونی مقام پر بیٹھنے کے مستحق معلوم ہوتے تھے۔ مگر وہ امیر مذکور سے اعلیٰ اور برتر مقام پر بیٹھے جس پر ان کو سخت حیرت ہوئی۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ بڑے فاضل ہیں۔ اور علماء کے واسطے تعظیماً ایسے ہی بڑے بڑے مقام نشست کے واسطے رکھے گئے ہیں اس کے خلاف نشست و برخاست میں وزیر و امیر کی سخت ناخوشی ہوتی ہے۔ اس بات کا کچھ ایسا ان پر اثر ہوا کہ تمام آسائش و آرام چھوڑ کر تکمیل علم کی طرف متوجہ ہوئے اور مدرسہ اذہر میں تمام علوم و فنون سے ایک مقدمہ میں فراغت حاصل کر لی۔ شب و روز مشاغل علمیہ میں بسر کرتے۔ سلطانی مدرسہ میں درس دیتے</p>				

نمبر جوڑا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
					<p>یہ کتاب احکام ارث میں بڑی مستند و مقبول ہے۔ حنفی مذہب کے مطابق مسائل میراث کو نہایت خوبی و تحقیق کے ساتھ لکھا ہے۔ منجملہ دیگر کتب درسیہ کے یہ کتاب بھی ہمیشہ سے درس و تدریس میں رکھی گئی ہے۔ اکابر علماء اور اعظم فضلاء نے اس کی کثیر شروح لکھی ہیں۔ اس مطبع میں یہ کتاب حاشیہ جدید جو منار السراج کے ساتھ موسوم ہے۔ مع شرح مفصلہ مابعد طبع ہوئی ہے۔ محشی علام مولانا علام حید ہیں۔ جو ۱۳۱۵ھ میں تحشیہ سے فارغ ہو کر ۱۳۱۲ھ ہجری میں طبع کتاب کی طرف مائل ہوئے۔ کتب خانہ ہذا میں اس کتاب کے تین نسخے مطبوعہ ایک قلمی نمبر سے نمبر آٹک اور بھی ہیں۔ آغاز صفحہ ۶۔ الحمد للہ رب العالمین حمد الشاکرین ختم صفحہ ۲۲۔ منہم من صاحبہ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔</p> <p>مصنف علام رحمہ اللہ افضل و کمال میں بڑے مرتبہ کے شخص ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ نہ تو مورخین کو ان کو ترجمہ کی طرف اعتناء ہوا نہ صاحب کشف الظنون وغیرہ کو ان کا سال وفات محقق ہوا نہ اس کتاب کے شارحین نے مؤلف کے حالات کچھ بیان کئے۔ بہت سی تاریخی کتابوں کی ورق گردانی کی گئی مگر ان کے ذکر سے خالی دیکھی گئیں۔ فرست خدیوہ مصر یہ ہیں بھی سال وفات وغیرہ کچھ نہیں لکھا۔ اکتفاء القنوع میں صرف یہ عبارت لکھی ہے۔ الساجیہ لسراج الدین محمد السجائی وندی نیغ فی القرن الساجی تفریباً۔ اس بیان سے ساتویں صدی میں ان کا ہونا مفہوم ہوتا ہے۔ مگر حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں جہاں اس کتاب کے شارحین کے نام لکھے ہیں۔ یہ عبارت تحریر کی ہے و ابوالحسن حیدرہ بن عمر الصنعائی التوفی ۸۵۷ھ تمان وخمسین وثلاثاً۱۸۷۷۔</p> <p>اس عبارت سے مصنف کا چوتھی یا تیسری یا اس سے بھی قبل ہونا سمجھا جاتا ہے۔ اس کتاب کے اکثر شروح کے تالیف کا زمانہ آٹھویں صدی دیکھا جاتا ہے یا اس کے بعد کا۔ یہ امر صاحب اکتفاء القنوع کے بیان کا موید ہے۔ حال یہ کہ مؤلف کی حالت ٹھیک طور پر محقق نہیں ہوئی۔</p>

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت	
				کے عہد تک مامور رہے اور ششمہ میں وفات پائی۔ باپ کے انتقال کے بعد شیخ الاسلامی کے عہدہ کا شارح نے تیس سال تک کام کیا۔ شاد اسماعیل صفوی نے جب ہرات فتح کیا تو بوجہ نصرت کے ۹۱۶ھ میں ان کو قتل کرادیا۔ (حبیب السیر فرست ریو فارسی قلمی کتب برٹش میوزیم کتاب ۱۱۱)				
۲۰۱	۳۸	شرح المقربہ	العلامہ الشیخ عبد الملک بن عبد الوہاب الحنفی البیتنی المکی من فضلاء القرن الرابع عشر		مطبوع مصر ۱۲۹۹ھ	۴۰		
				المقربہ منظوم اور اُس کی یہ شرح۔ دونوں کتابیں ایک ہی شخص کی ہیں۔ مولف نے پہلے مسائل مناہج و کسور وغیرہ کے متعلق نظم میں ارجوزہ تالیف کیا۔ جس کا نام مقربہ رکھا۔ پھر موافق اس مثل کے کہ صاحب الدار ابدی بمانیہا۔ خود ہی اُس کی شرح لکھی جو حال المتن ہے۔ پہلے چند اشعار لکھ کر انکی وضاحت عبارت بشرح صاف لفظوں میں کر دیتے ہیں۔ کتاب مفید اور اہل فن کے ملاحظہ کے قابل ہے ابتدا صفحہ ۲۔ سبحان من قسم الارزاق بین الانام۔ فكانت قسمة جامعة الصواب۔ ختم صفحہ ۳۹ یخرج ماله من تلك الزكاة والحمد لله رب العالمین۔				
				فرست کتب خانہ خدیوہ مصریہ میں لکھتے ہیں کہ مولف سن ۶۰۰ھ ہجری۔ مصر میں موجود ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ				
۲۰۸۵	۳۹	سراجی۔ مع حاشیہ و شرح	الامام سراج الدین محمد بن محمد بن عبد الرشید السجائی وندی الحنفی من فضلاء القرن السابع		مطبوع لاہور ۱۳۱۲ھ	۱۲۲		

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی اور صنعتی	کیفیت
		عبداللہ پیوند کاری کثیر۔ کرموز دگی زیادہ۔ اول و آخر صفحہ پر دو چھوٹی مہریں چسپاں ہیں۔ جن میں ہمہ عبارت صحیح کے طور پر کندہ ہے۔ زیور نبوت شد انور علی۔ کچھ صفحات محشی اور کچھ معرا ہیں۔ بعض بعض جگہ پیوند کاری عبارت کتاب پر بھی کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے پڑھنے میں دشواری ہے۔ کتاب ہذا کا ابتدائی صفحہ نسخ خط میں نیا لکھا ہوا ہے۔ اس کی رکاب بھی اگلے صفحے سے مطابق نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے اصل کتاب کے دو ایک ورق جاتے رہے ہیں۔ اور جب نیا التزام لکھنے کا کیا گیا تو اول صفحہ پر جس قدر عبارت اسکی اسی پر اکٹفا کیا گیا۔ تصحیح و تعلیط کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ فرائض السجاوندی کی۔ جس کو الفرائض السراجیہ۔ اور سراجی بھی کہتے ہیں۔ شرح ہے۔ سراجی مؤلفہ ابو امام سراج الدین محمد بن محمد بن عبد الرشید السجاوندی الحنفی جو تقریباً ساتویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ شارح نے عبارت تن کے اجمال و اختصار کو بڑی خوبی اور خوش اسلوبی سے مشرح و مفصل کیا ہے۔ بعض ضروری امورات کا اس میں اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی یہ شرح کمیاب اور نادر ہے۔ آغاز ورق اول صفحہ ۲۔ احمد ماینور من ضوع سراجہ مفتاح الکلام۔ اس کتاب میں تو عبارت یوں ہی لکھی ہے۔ مگر اصل میں شروع کی عبارت یہ ہے محمد ماینور من ضوع سراجہ مفتاح الکلام۔ ورق ۴۴ صفحہ ۲۔ وتلا وشفعاً اسمائتیزان من المفعول المحذوف۔ ختم ورق ۹۲۔ صفحہ اول وتجاوز عن فہواتہ واسرافہ۔ خاتمہ کتاب پر شارح کا نام اس طرح لکھا ہوا ہے۔ قد فرغ عن تحریرہ مؤلفہ الفقہ الی اللہ الخی احمد بن عیسیٰ بن محمد بن سعد القنارانی غفر اللہ لہ ولا سلافہ وتجاوز عن فہواتہ واسرافہ۔ کشف الظنون میں اس عنوان سے تحریر ہے۔ شیخ الاسلام سیف الدین احمد بن عیسیٰ بن محمد المہرہی المعروف بحفید الفنا زانی المنوفی ۹۱۶ھ ہجری۔ کتاب حبیب السیر وغیرہ میں شارح کے متعلق اس قدر تحریر ہے کہ عہد تیموری کے مشہور فقیہ سعد الدین مسعود بن عمر القنارانی کے پوتے ہیں ان کے باپ عیسیٰ بن محمد بن مسعود ہرات میں شیخ الاسلام کے عہدہ پر شاہ رخ کے عہد سے سلطان حسین				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی تعدد و صفحہ	کیفیت
		وقدّر الارزان ورق ۲۲ صفحہ ۲۔ التنبیہ الثالث اذا انتقل نصیب الوارث سیع او غبرہ ختم ورق ۴ صفحہ ۲۔ وهذا الذی اردناه وقد شکر اللہ اکمالہ ایقول علیہ اللہ فہمہا عجیب والہ مؤلف رحمہ اللہ کی تفصیلی حالت اور سال وفات دریافت نہیں ہو۔ کتاب ازالۃ الغتاء عن حکم طوف النساء بعد العشاء۔ جو ان کی مولفہ اُس میں کہتے ہیں۔ حمائی علی وضعہا انہ قد حدث بملکۃ المترفعہ فی سئلہ بدعة فی غایۃ القاحۃ لہ یسمی بمثلہا قط فی الاسلام بل ولا فی الجاہلیۃ نخ۔ اس عبارت سے اس قدر توضوہ معلوم ہو گیا کہ آپ مکہ مکرمہ میں قیام پذیر اور دسویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ اس کتاب کے پہلے صفحہ پر ان کے نام سے پہلے۔ مفتی المسلمین بالبحرین اشرفین بھی لکھنا سے اس سے زیادہ ان کا حال نہیں مل سکا۔				
۱۱۵۱	۳۷	شرح السراجیہ	شیخ الاسلام سیف الدین احمد بن یحییٰ بن محمد الہروی المعروف بجفید الفتا زانی الشہید ۹۱۶ھ۔ (کشف الطون)	۹۱۶ھ قلمی	۱۸۴۲	
		تقطیع کتابت ۵۔ ۶۔ ۱۲۔ انچھ۔ سطور مختلف۔ بیت سے بائیں تک۔ خط بہ استثناء صفحہ ۱۰۱۔ نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاندھلوی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب مولوی				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مطبوع تو لکثوریں تصحیح کتب پر بھی مامور ہے تمام علوم میں ان کی تالیفات ہیں اور اکثر مطبوع ہو گئے ہیں۔ حواشی ہدایہ۔ حواشی اصول الشاشی۔ المنظومہ فی المنطق۔ مقصر الفرائض۔ فوز دلائل الفرائض۔ الحلق الشمسی علی خلاصۃ الکیدانی۔ فوز الرواتب۔ سوانح الزمن علی شرح السلم لملاحسن۔ رسالۃ الجبل التعلیقات الیومیہ۔ الشرح النہاری الاجوبۃ الراضیہ۔ حواشی علی مسند ابی حنیفہ مع مقدمہا۔ حواشی علی شرح العقائد النسفیہ۔ حواشی علی بعض حواشی شرح الیقایہ۔ حواشی علی فوز الاسیر عامہ حواشی علی شرح السلم لملاحسن۔ منطق الجبید۔ کتاب الایمان وغیر ذلک ۳۳ سفر سال تیرہ سو پانچ ۱۲۰۵ ہجری کو سنہجیل میں حلت فرمائی۔ منطق الحب ربید کے آخر میں مولف نے کسی قدر ترجمہ اپنا لکھا ہے۔ یہ مختصر بیان اس مقام اور دوسرے ذرائع سے اخذ کیا گیا ہے۔				
۸۹۴	۳۶	نظم الدر المنثور فی عمل المناسخت بالصحیح والکتاب	الشیخ شہاب الدین ابن موسیٰ بن عبد القفا المالکی من علماء القرن العاشر	قلمی ۱۸۹۰ء	۱۱۴	
		تقطیع کتابت $\frac{1}{3} \times \frac{1}{4} \times \frac{1}{5}$ - ۴ - انچھ۔ خط و کاغذ عرب سطر ۲۹۔ گردق ۳۲ کے دوسرے صفحہ پر ۲۶۔ سطریں لکھی ہیں۔ کتابت سرخی و سیاہی سے عید الشہرن احمد بن عبد اللہ اس کے کاتب ہیں۔ کرم خوردگی اور بیوند کاری خفیف ہے۔ اس کتاب میں۔ مناسخ کے متعلق۔ تعریف۔ تحقیق۔ تشریح۔ تفصیل کے ساتھ کی گئی ہے۔ خاص اسی مسئلے کو جس تشقیق و تنویع کے ساتھ اس کتاب میں لکھا ہے۔ دوسری اس فن کی کتابوں میں اس بسط و ضبط کے ساتھ کم بکلمے گا۔				
		آغاز ورق اول صفحہ پہلا۔ الحمد للہ الذی خلق الموت والحیوة لایلوکھ ایہ کما حسن عملہ				

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>میں ان کا مثال نہ تھا۔ طرز تعلیم و تادیب میں بھی فرو کمال تھے بطالعلم بہت جلد ان کے انداز تعلیم سے ترقی کر جاتا۔ تکسٹر فراہمی۔ غرابانازی۔ اخلاق وغیرہ میں سلیف صاحبین کے قدم بقدم تھے تقریباً نوے سال کی عمر میں شب شنبہ نویں شہر رجب سنہ سات سو تتر ہجری میں وفات پائی۔ کلا جس کی طرف مولف کی نسبت ہی بصرہ کا ایک محلہ ہی دیا قوت حموی، اس کتاب کی ایک شرح (الترتیب) نامی بدرالدین محمد بن محمد سبط المار دینی المتوفی ۱۰۳۳ھ نے لکھی ہے (تمتہ فرست کتب قلمی برٹش میوزیم ریڈ ۳۳) (الدر الکامنہ)</p>
۸۰۸۶	۳۵	مختصر فرائض شریفی	ابن الحسن مولوی محمد حسن سنہلی المولود ۱۲۶۳ھ و المتوفی ۱۳۳۵ھ ہجری	۱۳۸۹ھ مطبع مرقضوی	۸	
						<p>مختصر رسالہ ہے جس میں تمام مسائل علم فرائض کو دو کتاب شریفی، میں بسط و شرح کے ساتھ تھے نہایت ایجاز و اختصار کے ساتھ لکھے ہیں۔ حاشیہ پر مبنیات بھی ہیں۔ ابتدائی تعلیم میں ضبط کے لیے یہ کتاب نہایت مناسب ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ والصلوٰۃ علی محمد و آلہ واصحابہ ختم صفحہ ۱۰ فاذا اہم واللہ اعلم۔</p> <p>مولف علام شہر شہان روز چہار شنبہ بارہ سو چونسٹھ ہجری میں۔ سنہلی میں جو مراد آباد کے قریب ہے پیدا ہوئے۔ اور یہیں نشوونما پایا۔ ابتدائی تعلیم میں قرآن شریف اور کسی قدر فارسی کی کتابیں پڑھیں۔ تیرہ سال کی عمر سے علوم عربیہ پڑھنا شروع کیا۔ تمام کتب وسیع بیس سال کی عمر میں فارغ ہو گئے۔ اس کے بعد تدریس کی طرف توجہ کی۔ اسی سلسلہ تدریس میں قرآن شریف بھی حفظ کر لیا۔ ذکاوت اور جدت ذہن میں ہمتھروں سے فائق تھے۔ کچھ زمانہ</p>



# المجلد الثانی فرست کتب عربیہ بعد نمبر ۳۳ فرست اول فن فرائض

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سہ تصنیف	بلوعدی قلمی تعداد و صفحہ	کیفیت
۸۹۹۳	۳۳	مجموع الکلائی	الشیخ ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن شرف بن عادی الزبیری القرشی القرظی الشافعی المتوفی ۷۷۷ھ	قلمی ۷۷۷	۹۶	

تقطیع کتابت ۵ x ۳ -۱ - پنجہ خط و کاغذ عرب سطر ۱۵ - کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کرمجور دگی کا اثر خفیف اور پیوند کاری قلیل ہے۔ صفحہ آٹھ سے صفحہ گیارہ تک تحشیہ بھی باقی تمام کتاب حاشیہ سے معرا ہے۔

فن فرائض میں یہ بہت قیامی کتاب ہے۔ متعدد و شروح بھی اس کی ہیں۔ اس کی ترتیب و تہذیب بھی کتب متاخرین سے جدا ہے۔ فرائض مقررہ فی کتاب اللہ کی شرح مختصر لفظوں میں بیان کی ہے۔ مسائل و عبت کسی قدر تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ اور حساب کا ضروری قدر حصہ جس کا تعلق اس فن سے ہو تحریر کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ - وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم قال النبي ﷺ إمام العالم العلامة الزاهد إلى قوله الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلّم صفحہ ۳۰ - مسألة تَرَكَ ابْنًا وَأَوْصَى لِرَجُلٍ بِأَلِه خاتمہ صفحہ ۹۶ وفي أمثالها تصب انشاء الله تعالى إلى عبارة کتبہ دائماً فی شہر رجب الفرد ۱۱۷۷ھ۔  
مؤلف رحمہ اللہ علیہ۔ فرائض۔ و حساب میں ماہر فن سمجھے گئے ہیں۔ اقراں و امثال میں ان فنون



نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	نزد و صحف	کیفیت
		کشف الریبه فی احکام الغیبہ	الشیخ الاجل زین الدین بن علی بن احمد بن محمد بن جلال الدین الجعفی الشہید الثانی المتوفی ۹۶۶ھ ہجری	۹۴۹ھ	مطبوعہ طہران ۱۳۰۵ھ	۴۰	

یہ کتاب بھی فن کلام - مجموعہء مابقی کے ساتھ ہے۔ اس کتاب میں غیبت کی حقیقت اور اس کے  
معنی غیبت کی مذمت اور اس کی وعید نہایت خوبی کے ساتھ لکھی ہے۔ ابتداً رصفہ اول -  
الحمد لله الذی طهر السنۃ اولیائہ عن اللغو والغیبة والتمیحة خاتمہ ۴۰ -  
صلی اللہ علی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین -  
(علامہ شہید ثانی کا ترجمہ فن کلام نمبر ۴۹۵) کے تحت میں تحریر ہے

نمبر موجبات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		وصلی اللہ علی محمد خاتم النبیین وحلی الہ واصحابہ اجمعین۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۵۔ و الحمد للہ وحدہ۔ الی ذل۔ کتبہ محمد فباض۔ اس کتاب کے آخر میں ایک مختصر رسالہ سلم تجوید کا بھی منضم ہے۔ قاضی ابونجاع۔ بہت بڑے فقیہ اور صاحب تصنیفات ہیں۔ کتب تواریخ میں ان کی تفصیلی حالت دیکھی نہیں گئی۔ امام تاج الدین البکی۔ بہتات شافعیہ میں۔ ابی شجاع کی نسبت صرف اس قدر لکھتے ہیں۔ کہ نایہ الاختصار کے مصنف ہیں۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ کتاب اقلع مولفہ قاضی ماوردی کی شرح بھی اُنہوں نے لکھی ہے۔ باقی خلیفہ نے کتب الفوائد میں سوائے ان کی کفایت لکھنے کے سال وفات وغیرہ کچھ نہیں لکھا۔ اقلع راتقوع یا موبطوع میں ان کی نسبت اس قدر تحریر ہے۔ ابی شجاع احمد الاصفہانی المولود سن۳۸۸ھ متا۔ ۴۱۰ھ المتوفی بالمدينة قبل سنہ ۵۹۳ھ مطابق (۱۱۹۹ء) ھ۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امراً۔				
		اسرار الصلوۃ	الشیخ الاحل زبن الدین بن علی بن احمد بن محمد بن جلال الدین الجبلی الشہید الثانی۔ المتوفی ۷۶۶ھ ہجری	۵۱۵ھ مطبوعہ طبران ۱۲۰۳ھ	۵۸	
		یہ کتاب فن کلام۔ مجموعہ مندرجہ میں مجلد ہے۔ اس کتاب میں عبادات۔ و شرائط عبادات طہارت وغیرہ کے متعلق جو مصالح اور اسرار رکھے گئے ہیں۔ اُن کو مفصل طور پر واضح کیا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ الحمد للہ مطلع من اخذ من عبادہ الا بالذات صفحہ ۵۸۔ و وصلی اللہ علی محمد والہ الطاہرین۔				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۳۸۳	۸۴۰	اصلاح المساجد من البدع والعیوب	السید جمال الدین القاسمی الدمشقی	۱۳۳۳ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۳۱ھ	۳۱۹	
		<p>اس کتاب میں امور بدعیہ جن کا اس زمانہ میں شیوع ہو گیا ہے۔ بالخصوص وہ بدعتیں جو کثرت سے مساجد میں پھیل گئی ہیں تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔ پہلے بدعت کے معنی پھر اُس کا انقسام حسنہ و سیئہ کی طرف۔ اُس کے بعد۔ بدعت سیئہ کی خرابیاں اور اُس سے احتراز کے طریقے لکھے ہیں۔ عبارت آٹھارہ صفحہ ۴۔ الحمد للہ الذی امر بالحق و منع الی سبیلہ خاتمہ صفحہ ۲۰۹۔ و کتبہ مؤلف جمال الدین القاسمی۔ (حضرت مولف اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ)</p>					
۵۳۴۸	۸۴۱	غایۃ الاختصار (مع) الرسالۃ فی التجوید	الفاضل ابی شجاع احمد بن الحسین بن احمد الاصبہانی الشافعی المتوفی قبل ۹۳۵ھ ہجری		قلمی ۱۲۹ھ	۱۰۶	
		<p>تقطیع کتابت مع جدول <math>\frac{۸}{۵} \times ۸</math>۔ انچہ۔ سطور ۹۔ خط فسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ مراد آبادی۔ جلد شکر فی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب حافظ محمد فیاض راہپوری۔ کریم نگر روڈی کا اثر زیادہ ہے علی الخصوص حواشی اور ان جا جگہ سے مشکب ہو رہے ہیں۔</p> <p>فقہ شافعی کی بہت مختصر کتاب ہے۔ تمام مسائل عبادات و معاملات بہت اختصار کے ساتھ بطریق متن متین لکھے گئے ہیں۔ اس متن کی کئی شرحیں بھی ہیں۔ ایک شرح فتح القریب المجیب کے نام سے مصر میں مع اصل متن مطبوع ہوئی ہے۔ کتب خانہ ہدایں اس شرح کے چند مطبوع و قلمی نسخے فن فقہ میں نمبر (۴۲۸) سے (۴۳۳) تک تحریر ہیں۔ آٹھارہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین۔</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ الطلاق	ابو الوفا بن شیخ الاسلام عمر العزنی بن شیخ الاسلام عبدالوہاب العزنی الحلبی				
		یہ رسالہ فن حدیث کتاب نمبر ۵۶ کے آخر میں مجلد ہے۔ مختصر رسالہ ہی۔ مسئلہ طلاق کے متعلق مذہب شافعی کی بنا پر کلام کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۱۔ الحمد للہ الذی وسع الخ خاتمہ صفحہ ۲۸۔ فی حیاتی و مماتی تمت بحمدہ مولف کتاب نے آپ کو احمد بن عبد القیصری شیخ خلواتیہ کی اولاد میں ظاہر کیا ہے۔ ان کا تفصیلی حال معلوم نہیں ہوا۔					
۵۱۷۵	۸۳۹	الترغیض فی علم الفوائد والایضاح فی حقوق النساء واحکام النکاح	الشیخ عبدالقادر بن محمد بن عبداللہ	۳۱۷	مطبوعہ بیروت	۳۰۸	
		یہ کتاب انگریزی کتب کے انداز پر طبع ہوئی ہے۔ ایک صفحہ پر عربی۔ دوسرے صفحہ پر عربی مضامین انگریزی میں۔ پوری کتاب کے دو حصے رکھے گئے ہیں۔ پہلے حصے میں مسائل میراث کی تفصیل ہے۔ دوسرے حصے میں عورتوں کے حقوق اور احکام نکاح کا ذکر ہے۔ ہر حصہ کو چند ابواب پر منقسم کیا ہے۔ کتاب کو مختصر ہے مگر ضروری قدر مسائل اجمالی طور پر عمدہ عنوان سے مذکور ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۴۔ هذا الكتاب ينقسم الى قسمين القسم الاول شامل لاحکام الفرائض الاسلامیہ خاتمہ صفحہ ۳۰۷۔ اربعۃ اشهر وعشرة ایام۔ حضرت مولف اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں۔ کتاب ہذا انھیں کے اہتمام سے طبع ہوئی ہے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>اس کا درس جاری ہے۔ اس کتاب کے شروع و حواشی کثیر ہیں۔ نسخہ ہذا حواشی جدیدہ کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ جس کے مؤلف شمس العلماء مولانا عبدالحکیم صاحب فرنگی محلی ہیں۔ حضرت محشی سلمہ اللہ تعالیٰ نے پوری کتاب کا تحشیہ بڑے بسط و خوبی کے ساتھ ۱۳۱۷ھ ہجری میں تمام کیا۔ آغاز کتاب صفحہ ۳۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبتہ للمتقین خطبہ کی عبارت الحاقی ہے۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۸ میں سہام کل وارث واجبنہ۔ واللہ اعلم بالصواب۔</p> <p>حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کا سال ولادت ۱۲۷۲ھ ہجری ہے۔ بہت بڑے فقیہ اور زبردست عالم ہیں۔ تقاہت خفیفہ میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ ان کی نسبت کہا گیا ہے۔ رئیس الاخلاف فی زمانہ دیا لہراق۔ فقیہ محمد بن یحییٰ جرجانی سے علم فقہ پڑھا جو پانچ واسطوں سے امام محمد رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ علم حدیث وغیرہ میں بھی ان کا پایہ بڑھا ہوا ہے۔ اس مختصر کے علاوہ اور بھی مصنفات شرح مختصر الکفری۔ کتاب التجرید۔ کتاب التقریب۔ وغیرہ۔ قدور کی طرف جو ان کی نسبت کی جاتی ہیں۔ ابن خلکان۔ اس کے سبب میں اپنی لاعلمی کہتے ہیں۔ صاحب طبقات الخفیفہ نے دو وجہ بیان کی ہیں۔ ۱۔ قرے بغداد میں۔ قدور ایک قریہ کا نام ہے۔ قدوری۔ بیج القدور کی وجہ سے بھی کہا جاسکتا ہے۔ ۲۔ ماہ جب ۱۲۷۲ھ ہجری۔ بغداد میں وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہیں۔</p> <p>ابن خلکان۔ طبقات الخفیفہ</p>					
۵۱۱۸	۸۳۸	شرح الوقایہ مع حاشیہ زبدۃ النہایہ۔ جلد ثالث	علامہ عبید اللہ بن مسعود	المخفی۔ المعروف بصدر الشریعۃ الثانی المتوفی ۴۲۷ھ	مطبوعہ ۱۳۱۶ھ مطبع یوسنی الکھف	۳۲۰	
		<p>اس جلد کا ایک نسخہ بعینہ۔ نمبر ۴۵۴ پر مع حالت کتاب و کیفیت مولف تحریر ہے۔</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		انتقال ہوا۔ حاجی خلیفہ ان کی وفات کی نسبت لکھتے ہیں۔ المتونی فی حدود شہ ہجری۔ فاضل شایع					
		بہت بڑے شخص ہیں۔ مگر افسوس کہ اکثر تالیفات ان کی کتابیں ان کے ترجمے سے خالی ہیں۔					
۵۸۶	۸۳۶	منیۃ المصلی وغنیۃ المبتدی	علامہ سید الدین الکاشغری		۱۳۳ھ	۱۲۴	مطبوعہ محبتی دہلی
		علم فقہ کی ابتدائی کتابوں میں مشہور و معتبر کتاب ہے۔ اس کتاب نے ایسی مقبولیت و مرغوبیت پائی کہ کوئی عربی نصاب اس کی تعلیم سے خالی نہیں۔ بڑے بڑے فضلاء نے ایجاز و اظہار کے ساتھ متعدد شرحیں لکھیں۔ اس کتاب میں صرف مسائل طہارت و صلوٰۃ کا ذکر ہے۔ آغاز صفحہ ۱ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین خاتمہ صفحہ ۱۶۴ بفتح الجملہ لا تفضل۔ اس کتاب کے پانچ نسخے ناقص و کمال نمبر ۵۸۵ سے نمبر ۵۸۶ تک تحریر ہیں۔					
		مصنف کتاب کے ترجمہ کی طرف اہل تاریخ کو بالکل توجہ نہیں ہوئی۔ زیادہ تعجب یہ ہے کہ اس کتاب کے شارحین نے بھی اس سے انماض کیا۔ ایسی مشہور کتاب۔ اور اس کے مصنف کو گوشہ گنہامی میں چھوڑا جاوے کس قدر افسوسناک ہے۔					
۵۱۱۶	۸۳۶	المختصر القدوری مع الحل الضروري۔	العلامة ابو الحسن احمد بن احمد البغدادی القدوری المتوفی ۷۴۷ھ ہجری		۱۳۳ھ	۲۲۰	مطبوعہ لکھنؤ مطبع یوسفی
		فقہ حنفی میں منسبہ و متداول اور بڑی خیر و برکت کی کتاب ہے۔ تمام مسائل عبادات و معاملات کو بڑے ربط و ضبط کے ساتھ لکھا ہے۔ جملہ مدارس اسلامیہ اہل سنت و جماعت میں					



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						مفید و کارآمد کتاب ہے۔ اس مطبع میں پوری کتاب تین جلدوں پر منقسم کی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی خلقنا اطہار ابن جوزی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۰۵ کے تحت میں تحریر ہے۔
۵۰۸۵	۸۳۴	الجوہرۃ النیرۃ شرح مختصر القدوری المجلد الاول	العلامة شیخ الاسلام ابوبکر بن علی بن محمد المعروف بالحدادی العبادی الیمینی المتوفی فی حدود سنہ	۱۳۲۸ھ مطبوع مجتہائی دہلی	۳۲۰	
						یہ مختصر قدوری کی شرح نہایت انضباط کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ صاحب کشف الظنون کی تصریح کے موافق السراج الوہاج کا اختصار ہے جو شراح علام کی پہلی شرح۔ تطویل و تفصیل کے ساتھ ہے مجلد ہذا جلد اول کے نام سے موسوم ہے۔ کتاب الطہارۃ سے کتاب الحوالہ کے آخر تک۔ عبارت شروع صفحہ ۲۔ الحمد للہ دلا قوۃ الایمان للہ وما توفیق الایمان للہ۔ عبارت ختم صفحہ ۳۱۹ و قد انھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن فرض جر منفعۃ۔
ایضاً	۸۳۵	الجوہرۃ النیرۃ شرح مختصر القدوری المجلد الثاني	ایضاً	ایضاً	۳۷۶	
						یہ دوسری جلد ہے۔ کتاب الصلح سے آخر کتاب تک۔ آغاز صفحہ اول کتاب الصلح ہو مشتق من المصالحة خاتمہ صفحہ ۳۷۳۔ وکن اکل وارث الی قول داہم ابدا۔ شایع علام کی نسبت فرست خدیوہ مصر یہیں لکھا ہے کہ سنہ ہجری میں شہر زبیدی میں

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ عالمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۹۹۷	۸۳۳	خلاصۃ الکیدانی مترجم مولانا الطیف اللہ خاں بترجمہ فارسی مع رسالہ اثبات رفع سبأہ	مولانا الطیف اللہ خاں		مطبوعہ لاہور	۱۳	
		<p>فقہ حنفی میں یہ مشہور مختصر ہے۔ صرف مسائل صلوٰۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ آٹھ ابواب پر کتاب کی تقسیم رکھی ہوئی۔ فی بیان الفرائض ۱۰ فی الواجبات ۱۰ فی الشنن ۱۰ فی المستحبات ۱۰ فی المحرمات۔ ۱۰ فی المکروہات ۱۰ فی المباحات ۱۰ فی المفصلات۔ بین الشطور فارسی ترجمہ بھی تختہ اللفظ تحریر ہے حاشیہ پر بلا علی قاری متوفی ۱۰۰۰ھ کا رسالہ رفع سبأہ کی تحقیق میں چڑھا ہوا ہے۔ اس رسالہ میں ثبوت رفع سبأہ۔ احادیث صحیحہ نبویہ سے بہت تفصیل کے ساتھ تحریر کیا ہے اور فاضل کیدانی کے قول کو رجوع اشارہ بالسبأہ کو محرمات میں خیال کرتے ہیں، لہذا اور نہ سمجھنے ٹھہرایا ہے۔ ابتداء صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقين ختم صفحہ ۱۰۔ وتعمد المحدث۔</p>					
		مؤلف کتاب کا سنہ وفات اور تفصیلی حالات دریافت نہیں ہوئے۔					
		اعلام الموقعین عین شمس الدین ابی عبد اللہ رب العالمین مجد لث محمد بن ابی بکر المعروف بہ ابن القيم الجوزی المتوفی ۷۵۱ھ					
		<p>اس کتاب کی تینوں جلدیں فن کلام میں ہمراہ کتاب حاوی الارواح اسے بلاد الافراح۔ نمبر ۱۰۰۰ پر لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب مباحث دین اور قواعد شرع مبین میں اعلیٰ درجہ کی ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام میں جس قدر مفتین ہوئے ہیں ان کے اسمائے گرامی اور تعداد لکھی ہے۔ اس کے علاوہ بہت اصولی و فروعی مسائل کو ضبط کیا ہے قیاس و تقلید وغیرہ کے متعلق بھی معقول گفتگو کی ہے۔ مجموعی حیثیت سے</p>					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت													
		مطالعہ کتب اور مسائل مشککہ کے حل کی طرف سے حد توحید کے ساتھ مشغولیت کی سہت اور دشوار	مطالب ہیں۔ ملاکمال الدین صاحب سے بھی دجوان کے والد کے ممتاز شاگرد تھے مشورہ فرماتے۔	اسی زمانہ میں کچھ ایسی دشواریاں پیش آئیں جن کی وجہ سے لکھنؤ چھوڑ کر کے شاہجہا پور چلے آئے۔	حافظ رحمت خاں نے دجوان وقت وہاں کے حاکم تھے مولانا کے ورور مسعود کو نعمت غیر مترقبہ	سمجھا۔ اور بڑے اعزاز و اکرام سے پیش آئے۔ ایک معقول رقم حضرت مولانا اور طلباء کے مصارف کیلئے	واسطے مقرر کر دی۔ یہاں کے قیام میں دور و دراز سے طلباء آنے لگے۔ درگاہ کا دائرہ بہت	وسیع ہو گیا۔ کثیر طلباء فیض درس سے بہرہ یاب ہوئے۔ حافظ رحمت خاں کی حیات تک شاہجہا پور	ہی قیام رہا۔ ان کی وفات کے بعد نواب فیض اللہ خاں صاحب رئیس رامپور حضرت مولانا کو اپنے	ہمراہ رامپور لے آئے اور معتد بہ وظیفہ طلباء وغیرہ کے مصارف کے لیے مقرر فرما دیا۔ کچھ زمانہ رامپور	قیام رہا۔ اس کے بعد منشی صدر الدین بہاری کی طلب پر بہار تشریف لے گئے۔ اور وہاں کے مدرسہ	میں تدریس کا سلسلہ شروع فرما دیا۔ چند مدت کے بعد نواب محمد علی خاں رئیس گوناٹک کی تحریک پر	مدرسہ کا نبج کیا۔ وہاں بڑی قدر افزائی کی گئی کہتے ہیں کہ خود رئیس نے ان کی پینس اپنے کا نہ ہے	رکھی۔ رئیس مذکور نے علاوہ دیگر اکرام و نوازش کے ملک العلماء بحر العلوم۔ خطاب عطا کیا۔ نواب کے	انتقال کے بعد اس کے بیٹے۔ پوتے نے۔ بھی ان کے پاس مراتب کا لحاظ رکھا۔ کبرسی کی وجہ سے	انجمن ترقی جمہانی غالب۔ اور قومی مضحی ہو گئے۔ تراستی سال کی عمر میں۔ ۱۲۔ رجب سنہ بارہ پینتیس ہجری	مدرسہ میں وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ مصنفات مشورہ میں یہ کتابیں معدود ہیں	حاشیہ میرزا ہر رسالہ۔ حاشیہ میرزا ہد ملاجلال۔ شرح سلم مع منہیات۔ عجائبات نافہ شرح مسلم الباقی	المسمی بغواتح الرحمت۔ تکرار شرح ملا نظام الدین علی تحریر ابن ہمام۔ تنویر الابصار شرح فارسی منار حاشیہ علی الصدوق	شرح مشنوی مولانا ریم شرح فقہ اکبر ہدایت الصرف۔ رسالہ احوال قیامت۔ رسالہ ازجید وغیرہ تذکرہ علماء ہند

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۹۸۹	۸۳۲	رسائل الارکان	بحر العلوم مولانا عبد اللہ لکھنوی انصاری بن ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین الشہید ۱۲۳۵ھ المسماوی المتوفی ۱۲۳۵ھ		مطبوعہ ۱۳۲۵ھ یوسفی لکھنؤ	۲۸۶	
<p>اس کتاب میں ارکان اربعہ - صلوٰۃ - صوم - زکوٰۃ - حج کے مسائل حنفی مذہب کے مطابق بڑی شرح و تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ صلوٰۃ کے بیان میں اس کے تمامی شروط و موقوف علیہ - وضو غسل پانی گے احکام - تیمم - نجاست حیض و نفاس وغیرہ وغیرہ - مفصل و مشرح لکھے ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ - صوم - حج کے بیان میں بھی یہی التزام کیا گیا ہے۔ ہر ایک رکن کا بیان جداگانہ مستقل رسالہ الکی صورت میں کیا ہے۔ اسی وجہ سے یہ کتاب رسائل الارکان کے نام سے موسوم ہوئی۔ حقیقت میں رسائل اربعہ کا مجموعہ ہی۔ کتاب بھی مفید اور نافع ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق الانسان من اطوار مختلفہ وجعلہ مظہر الجاہل مؤلفۃ خاتمہ صفحہ ۲۸۶۔ وعاملنی یوم لقاءک باحسان آمین آمین آمین۔ حزب العباد۔</p> <p>ابتدا میں فرست ابواب و فصول بھی منضم ہے۔ دو قلمی نسخے اس کتاب کے اسی فن کے نمبر ۲۱۰ و نمبر ۲۱۱ پر بھی درج ہیں۔</p> <p>مولانا بحر العلوم فنون عقلیہ و قلبیہ میں فاضل یگانہ اور جبر زمانہ تسلیم کیے گئے ہیں۔ تقریباً ۱۲۴۴ھ میں ان کا تولد ہوا۔ جملہ کتب درسیہ اور تمام علوم متعارفہ سے سترہ سال کی عمر میں والد بزرگوار کی خدمت میں فراغت حاصل کی۔ قصبہ کاکوری میں آپ کی شادی ہوئی۔ شادی سے چھ مہینے کے بعد ان کے والد حضرت مولانا نظام الدین نے ۱۲۶۱ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ ان کی وفات کے بعد</p>							

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعارف و صفحہ	کیفیت
		الاوش والجان - خاتمہ صفحہ ۳۴ - والہ وصحبہ اجمعین - حضرت مولف کا ترجمہ فی اصول حدیث نمبر ۳۶ پر تحریر ہے۔					
۲۵۶۹	۸۳۰	اللباس فی احکام الزینۃ واللباس والانتجاب	مولانا محمد بن مصطفیٰ بن النخوجہ	۳۳۳ھ	۱۲۲۵ھ	۱۰۶	
		اس کتاب میں احکام - زینت - لباس - حجاب - کے بیان کیے گئے ہیں۔ زینت مشرورہ اور لباس طاہرہ جس قسم کا بھی ہو سب کا جو از اور حلت ثابت کی گئی ہے۔ حجاب مخصوص علیہ کو آیت وحدیث سے تفصیل وتصریح کے ساتھ ذکر کیا ہے کتاب مفید اور نافع ہے۔ چار ابواب پر کتاب منقسم ہے۔ آغاز صفحہ ۱ الحمد للہ الذی احجب عن الابصار بحجاب عزہ وجلالہ ختم صفحہ ۹۷۔ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ الخ قولہ مصطفیٰ ابن النخوجہ۔					
		مولف علام چودھری صدیقی کے ملکا کے طبقے میں ہیں۔ ان کے حالات ابھی تک مضبوط نہیں ہوئے ہیں۔					
۴۹۵۸	۸۳۱	نیل المارب شرح لیل الطالیح	الشیخ الامام عبدالقادر مع الروض المربع شرح زاد المستقنع	۳۹۵ھ	۱۳۲۵ھ	صفحہ ۱۲۶	صفحہ ۲۸۵
		مختصر المنہج البحر الاول والثانی	الحنبلی الدمشقی المتوفی ۳۵۵ھ ہجری۔		مطبوعہ مصر		
		اس سے پیشتر نمبر ۳۴۷ و نمبر ۳۴۸ پر اسی مطبع کا یہ نسخہ دو جلدوں میں تفصیلی کیفیت کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ اس کے تحت میں مولف وغیرہ کا بھی ترجمہ تحریر ہو چکا ہے۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>یہ تمام بعض جہد خدات تحقیق بھی لکھ گئے ہیں۔ اس کتاب کے حاشیہ پرچہ مولوی محمد حسن سنہلی نے اسی حاشیہ پر حاشیہ لکھا ہے۔ محشی کے کلام کے حسن و قبح پر بھی تنبیہ کر دی ہے آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ۔ اب الحامدین والعاقبہ للمتقین۔ ختم صفحہ ۲۳۹۔ من الشرح المعتبرۃ فی هذا الفن: نخل محشی کی تفصیلی جالت وریا ذلت نہیں ہوئی۔</p>					
۱۰۰	۸۲۹	۱۔ م الثغالی فی ابر الحکات مولوی اذکار الاذکار بلسان الفارس	عبدالحی بن مولوی امجدالحامد الکسنوسی المتوفی ۱۲۵۰ھ	۱۲۹۲ھ	مطبوع مصطفیٰ	۲۸	
<p>اس رسالہ میں اس امر کی تحقیق کی گئی ہے کہ اذان۔ اقامت۔ قرأت اذکار فی الصلوٰۃ فارسی زبان۔ یا عربی لسان کے سوا اور دوسری زبانوں میں درست ہے یا نہیں۔ اس میں جس قدر اقوال مختلفہ یا متفقہ۔ راجحہ۔ مرجوحہ ہیں۔ جمع کیے ہیں۔ اور امر متفق علیہ کو بھی بیان کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلیہ البیان۔ ختم صفحہ ۲۴۔ وکان الاختتام الی قول علیؑ رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔</p>							
۱۰۰۰	۸۲۵	ترویج البیان تشریح حکم شرب الذناب	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۳	
<p>یہ رسالہ مولف نام نے حیدرآباد دکن میں: باعث کتب و تحفہ۔ قزوہ کی۔ حریت و طہارت۔ مہنت و اجرت کو، لکھا ہے۔ اور اس میں: راجحہ۔ مرجوحہ۔ اس کو اعتبار کیا ہے۔ مقدمہ میں بدو۔ اہلیت۔ تنبیہ کی گئی ہے۔ اس میں: حاکم مال بھی تشریح کیا ہے۔ یہ رسالہ: بدو۔ مہنت۔ نئے بہت سے فوائد و حیرت۔ آغاز صفحہ ۲۔ حمد اللہ العالی</p>							

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							بن غانم البغدادی طبع ہوا ہے اہل مطبع کی غلطی ہے۔ مولف کا نام حقیقتہً غانم بن محمد ہے کتاب کے خطبہ میں لکھتے ہیں۔ وبعد فيقول العبد المفقرا الى الله الغني الهادي غانم بن محمد البغدادی هذه رسالة۔ مولف کے حالات کے متعلق اسی فن کے نمبر ۵۹ پر لکھا گیا ہے۔
۴۸۱۱	۸۲۶	دعوة الحق	مولوی یوسف حسین بن محمد حسین خانپوری	۱۳۳۲ھ ۱۳۹۲ھ	مطبوعہ کرنل پریس دہلی۔	۱۶	
							مختصر رسالہ ہے جس میں ابتداً ضروری عقائد اسلام۔ سوال و جواب کے ساتھ لکھے ہیں۔ اس کے بعد مسائل طہارت و نماز و روزہ و محبت جنازہ تک طرز مذکورہ کے ساتھ اختصاراً تحریر ہیں۔ ابتدائی تعلیم کے واسطے مفید کتاب ہے۔ حاشیہ پر مسائل و عقائد کی تائید میں احادیث بھی لکھی ہیں آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله وسلام علی عبادة الدين اصطفا۔ مولف زماۃ حال کے فضلا رہیں ہیں۔ اس زمانہ کے اہل حدیث کے زمرہ میں معلوم ہوتے ہیں۔ تذکرہ علماء و رجال میں ان کی نسبت صرف اس قدر لکھا ہے۔ (دولت خانہ آپ کا خان پوری ہے مگر فی الحال شہر دہلی میں مقیم ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ
۴۹۵۲	۸۲۷	حاشیۃ الملا مٹھ	ملا محمد بن اخوند الشہیر بالملا مٹھ الغبنجانی	۱۳۳۲ھ	مطبوعہ نوکشتہ	۲۴۴	
							وقایۃ الروایہ کا حاشیہ ہے۔ کتاب البیج سے ختم کتاب تک بعض بعض مقام شرح الوقایہ پر تحشیہ لکھا ہے۔ محشی نے اپنی استعداد و مبلغ علم کے موافق تنقیح و تفصیل میں بہت کوشش کی ہے

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						اس صورت میں سہولت و آسانی سے مینہ کی ترجیح معلوم ہو جاتی ہے۔ مفتی وقاضی کو زیادہ کتب بینی و تقیث مسائل کی رحمت نہیں پڑیگی۔ خطبہ و مقدمہ کتاب کے بعد مسائل نکاح سے ابتدا رکھی ہے اور مسائل غصب پر کتاب کا ختم ہے۔ آخر میں تتمہ کے طور پر اشخاص غیر مقبول الشہادۃ کو بھی لکھ دیا۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی ارسل سیدنا محمد ابابنیات الراجحۃ۔ ختم صفحہ ۳۴۹۔ و کان الفراغ من تشویدھا الی قول وما ینین والفت۔ مولف سلمہ اللہ تعالیٰ پچھو صدی کے فضلاء میں ہیں۔
۴۷۸۷	۸۲۴	السحاب فی کشف بابی شرح الوقایہ۔ المجاہد الثانی	مولوی عبدالحی بن یونس عبدالحلیم لکھنوی فرنگی محلی المتوفی ۱۳۰۳ھ	۱۳۰۵ھ مطبوعہ مصطفیٰ	۳۱۰	
						نمبر ۶۵ پر اول جلد اس کتاب کی مفصل کیفیت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ یہ دوسری جلد ہے باب انک فصل فی القرۃ تک ابتدا صفحہ ۱۔ باب الاذان فال باب الاذان لما کان الوقت سبیا۔ ختم صفحہ ۳۱۰۔ کذا ذکرہ ابن الہمام واختارہ صاحب البحر۔
۴۷۸۸	۸۲۵	لمجاہ القضاء عند رض الینات	مولانا ابی محمد غانم بن محمد البند اوے	مطبع رابوہ	۹۲	
						یہ کتاب مضامین کے اعتبار سے تو کتاب نمبر ۱۲۳ سے متحد ہے۔ مگر طرز بیان میں اس سے جدا ہے اس کی پہلی ابتدا گو مسائل نکاح سے رکھی گئی ہے۔ مگر ختم کتاب الوصایا پر ہے۔ اس کتاب میں ابواب کسی قدر مابین کی کتاب سے زیادہ ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ سبحان من لا حجتہ اقوی من کلامہ و لا محاضلہ فی احکامہ۔ ختم صفحہ ۹۲۔ و قتل البرکات تم الکتاب بعون اللہ الملک المستعان و علیہ التکلیل و منہ الامن و الامان۔ اس کتاب کے ابتدائی صفحہ میں مولف کا نام محمد



نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>آٹھ سو چالیس میں وفات ہی۔ اور اس کتاب کے علاوہ چند مولفات جن کے اسماء بھی لکھے ہیں۔ اور بھی موجود ہیں۔ شراح علامہ کی نسبت یہ تحقیق کی گئی ہے کہ نویں صدی کے نصف اخیر کے فضلاء میں ہیں۔ اور اس کتاب کی تالیف سے ۳۵۵ھ میں فارغ ہوئے۔ ان کے بھی اس شرح کے سوا اور مولفات بھی ہیں۔</p>
۴۴۹۹	۸۲۲	دروس الفستہ	مولانا محی الدین البیاض	۳۳۰ھ	مطبوعہ بیروت	۷۲	
							<p>مختصر کتاب ہے۔ جس میں عقائد اسلام۔ احکام فرعیہ۔ بیان کیے گئے ہیں۔ مولف نے مدرسہ بیروت کے طلباء کی ابتدائی تعلیم کے واسطے تالیف کیا ہے۔ اس کتاب کے اندر تین فصلیں رکھی گئی ہیں۔ پہلی فصل میں عقائد۔ دوسری میں احکام۔ تیسری میں اکان بیان کیے گئے ہیں۔ پوری کتاب کی تقسیم چوبیس باب کی گئی ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ والصلوٰۃ علی سیدنا محمد بن عبد اللہ۔ ختم صفحہ ۷۲۔ مجمع اسلامی عام یہ کتاب مولف کے اہتمام سے ۱۳۲۰ھ ہجری میں مطبوع ہوئی ہے۔</p>
۴۵۴۳	۸۲۳	الطریقۃ الواضحة الی البینۃ	مولانا محمود بن حمزہ ممق	۲۹۹ھ	مطبوعہ دمشق الشام	۲۵۱	
							<p>حنفی مذہب کی کتاب ہے۔ جس روش و طرز پر لکھی گئی ہے بالکل نیا انداز ہے۔ ہر چند کہ اس کتاب کی تالیف سے پہلے محمد بن غانم بغدادی کتاب لمجاء القضاۃ لکھ چکے ہیں جس کے مضامین اس کتاب کے ساتھ متحد ہیں۔ مگر اس کتاب میں عنوان بیانات میں جو جدت کی گئی ہے وہ قابل تحسین ہے۔ خلاصہ مضمون کتاب یہ ہے کہ جب بینہ متخاصمین میں تنازعہ واقع ہو تو ترجیح کی کیا صورت ہو سکتی ہے اس تحقیق کے واسطے پوری کتاب میں جدول رکھی گئی ہے۔ سیدھی جانب بینہ راجحہ کے واسطے۔ بائیں جانب بینہ مرجوحہ کے لیے مختصر سی صورتیں معاملہ کی دو نو جانب لکھی ہے۔</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۵۳۴	۸۲۱	المنتزع المختار من الغیث المدار المفتح لکلمات الزبائن ابی العتیم بن فی فقہ الائمۃ الاطہار۔ المجلد الاول۔ فی النصف الثانی من القرن التاسع	الف ضل عبد اللہ	۸۵۳ھ	مطبع مصر ۱۳۲۸ھ	۳۸۳	

کتاب الازہار فی فقہ الائمۃ الاطہار کی شرح ہے۔ جس کو امام العلماء شمس الملتہ والدین المہدی لدین اللہ  
احمد بن محیی بن المرغنی المتوفی ۸۴۵ھ نے مسائل فرعیہ میں زیدیہ مذہب کے موافق تالیف کیا  
اور اس کتاب کی خود دو شرحیں لکھی۔ ایک کا نام۔ الغیث المدرار علی کتاب الازہار۔ دوسری  
کا نام۔ اثمار الازہار۔ رکھا۔ مولنا عبد اللہ بن ابی القسیم نے مولف کی شرح۔ الغیث المدرار سے  
اخذ و انتزاع کر کے یہ شرح لکھیں جو مسمیٰ بالمنتزع المختار ہے۔ اس کتاب میں اسماء فقہائے و  
مجتہدین کو رموزاً لکھا ہے اور اس غرض کے پورا کرنے کے واسطے کچھ حروف مقرر کیے ہیں۔  
جن کی تفصیل مقدمہ کتاب میں لکھی ہے۔ نسخہ ہذا جلد اول ہے۔ شروع کتاب سے کتاب الصیام  
کے ختم تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد و  
علی آلہ وصحبہ اجمعین۔ ختم صفحہ ۳۸۰۔ الحمد للہ رب العالمین۔ تصحیح اللہ عبد اللہ و سلمہ  
کتاب ہذا کے شروع ہونے سے قبل کچھ اوراق مقدمہ کے انداز پر لکھے ہیں۔ اس مقدمہ  
میں شارح علام کے نام میں جو اختلاف واقع ہوا ہے اُس کا ذکر اور وجہ اختلاف کو ظاہر کیا ہے  
اور اسی مقدمہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس کتاب کے مصنف و شارح کے حالات کی بہت سی  
کتاؤں اور فارسیں میں جستجو کی گئی مگر کہیں پتا نہیں چلا۔ صرف فرست کتب خانہ برلین کی چوتھی جلد میں  
مختصر سا حال دریافت ہوا جس کا محصل یہ ہے کہ مولف کتاب کی سات سو پچھتر میں ولادت اور

نمبر موجد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>چهار شنبہ کے دن سنہ مرقومہ ۱۳۲۹ء میں چون برس کی عمر میں دمشق میں وفات پائی اور مقبرہ باب الصغیر میں مدفون ہوئے۔ ان کے صاحبزادہ علامہ سیاح محمد علاء الدین نے قرۃ عیون الاخبار کی ابتدا میں رجوع و المختار کا ترجمہ ہے ان کا مفصل و مکمل حال لکھا ہے۔ اسی کتاب سے قدر ضروری یہاں لکھا گیا۔ قرۃ عیون الاخبار تکملہ رد المختار</p>
۴۴۸۳	۸۲۰	ارشاد الخلق الی العمل بجز البرق	الشیخ محمد جمال الدین القاسمی الدمشقی	۱۳۲۹ھ	مطبوعہ دمشق	۱۰۳	
							<p>اس کتاب میں اس امر کی تحقیق کی گئی ہے کہ ٹیلیگراف کے ذریعہ سے جو خبریں معلوم ہوتی ہیں امور دینیہ میں وہ قابلِ وثوق ہیں یا کیا۔ اکثر رمضان المبارک میں رویت ہال کے متعلق ایک جگہ سے دوسری جگہ اسی ٹیلیگراف کی خبروں پر اعتماد کر کے صوم و افطار معمول ہے۔ شرعاً ایسے اخبار کا کیا حکم ہے۔ مولف نے اس کتاب میں ایسی خبروں کو براہین عقلیہ و شواہد نقلیہ سے مستند و معتبر ثابت کیا ہے۔ اس کتاب کے آخر ایک مختصر رسالہ بھی مسمیٰ رہ فتاویٰ الاشراف فی العمل بالتغیرات۔ مولف کا ہی۔ جس میں اقوال علماء سے کتاب متقدم کے مضامین کی تصدیق کی گئی ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین۔</p> <p>مولف علامہ چوہوویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ اس کتاب کے طبع کے زمانہ تک یقیناً حیات تھے سلمہ اللہ تعالیٰ</p>

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	نسخہ الرائق علی البحر الرائق	علامہ الفاضل العلامی اکمال المسیح محمد امین الشہید ابن عابدین المتوفی ۱۲۵۲ھ			
	<p>بحر الرائق کا حاشیہ موجود ہے استثناء آٹھویں حصے کے ساتوں حصوں کے حاشیہ پر چڑھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ حاشیہ پر متن کثر الدقائق بھی بہ فاصلہ خط جدولی موجود ہے۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۳ جابول الحمد للہ الذی زین بحور هذه الامۃ الحمد للہ بحقوق شریعتہ الشریفہ الخ۔</p> <p>فاضل محشی ابن عابدین گیارہ سو اٹھاونویں ہجری میں دمشق شام میں پیدا ہوئے۔ نسباً بنی فاطمہ ہیں۔ ان کے والد بڑے تاجر تھے۔ والدین کی حمایت میں نشوونما پایا۔ سب سے پہلے قرآن شریف نہایت تجوید و ترتیل کے ساتھ حفظ کیا اور شیخ سعید جموی سے قرأت کے مستند متون پڑھے۔ علم صرف و نحو و فقہ شافعی وغیرہ کی بھی انھیں سے تکمیل کی۔ اس کے بعد حاشیہ تفسیر مقبول اور دیگر علوم۔ سید شاکر السالمی سے حاصل کیے۔ ابتداً نشا فنی المذہب تھے۔ بہرہ نفعی مذہب کی طرف رجوع کیا۔ اپنے اساتذہ کی موجودگی میں، امام زمانہ کا لقب پایا۔ بہت نحو طری عمر میں تصنیف و تالیف اور مدرسین کا سلسلہ شروع کر دیا۔ دین میں طلباء کے پڑھانے اور مستفتین کے جوابات میں مشغول رہتے۔ رات کا اکثر حصہ تالیف میں صرف کرتے۔ باوجود ان مشاغل کے زہد و عبادت، رہی بڑے حربیں تھے۔ بیشتر یہی رات قرأت قرآن اور گریہ و زاری میں گزار دیتے۔ ہمیشہ با وضو اور طہارت کے ساتھ رہتے۔ طلباء و فقراء مساکین کی بڑی غجڑاری و خدمت کرنے۔ بہت سے شروح اور حواشی ان کے مولفات میں ہیں ان کے تمام مولفات میں۔ رد المختار علی الدر المختار۔ حاشیہ علی البیضاوی۔ حاشیہ علی المطول۔ العقود الدریہ فی تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ۔ حاشیہ علی نسج الملحقی زیادہ مشہور ہیں۔ اور بیچ الثانی</p>				

نمبر خود نوشتہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۶۳۱	۸۱۷	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منہ الخالق علی البحر الرائق الجزء السادس	العلامة شيخ زين الدين بن ابراهيم بن محمد بن محمد الشهير بابن النجيم الحنفى المتوفى سنة ۷۵۱ هجرى	مطبوع مصر سنة ۱۳۳۲	۲۹۰	
		چھٹا جز نمبر ہے باب بخیر الشریعہ سے فصل فی الجبس کے ختم تک۔				
ایضاً	۸۱۸	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منہ الخالق علی البحر الرائق الجزء السابع	ایضاً	ایضاً	۳۱۵	
		ساتواں جز نمبر ہے کتاب القاضی سے باب الاجارۃ الفاسدۃ تک۔				
ایضاً	۸۱۹	تکملة البحر الرائق شرح کنز الدقائق - الجزء الثامن	الفاضل علامہ محمد بن حسین بن علی الطوری الحنفی الفارسی	مطبوع مصر سنة ۱۳۳۲	۵۲۰	
		آٹھواں جز نمبر ہے باب الاجارۃ سے کتاب الفرائض کے ختم تک۔ اور اسی پر کتاب ختم ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الاجارۃ لما فرغ من بیان تملیک الاعیان بغیر عوض۔ ختم صفحہ ۵۱۹۔ وھذا آخر ما تبسّرنا لیفہ بحمد اللہ وعوننا لی قول واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ابن النجیم مؤلف بحر الرائق کا ترجمہ تحت القاضی الزینیہ نمبر ۷۸۶ پر لکھا گیا،				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
۴۶۳۱	۸۱۴	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منہ الخالق علی البحر الرائق الجزء الثالث	السلامہ الشیخ زین الدین بن ابراہیم بن محمد بن محمد الشہیر ابن النجیم الحنفی المتوفی ۹۷۰ ہجری		مطبوعہ مصر	۳۴۴	
		تیسرے جزو ہے باب الجنایات سے فصل فی المشیتہ کے ختم تک۔					
ایضاً	۸۱۵	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منہ الخالق علی البحر الرائق الجزء الرابع	ایضاً		ایضاً	۳۴۲	
		چوتھا جزو ہے باب التعلیق سے باب الیمین فی الضرب والقتل کے ختم تک۔					
ایضاً	۸۱۶	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منہ الخالق علی البحر الرائق الجزء الخامس	ایضاً		ایضاً	۳۱۱	
		پانچواں جزو ہے کتاب الحدود سے فصل یدخل البتار والمفاتیح فی بیع اندار کے ختم تک۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس متن کے مفہومات پر زیادہ نظر تھی۔ اس بنا پر میں نے بہ شرح لکھی اور اس میں تفاریع کثیرہ اور تحریرات شریفہ کا اضافہ کیا۔ اس کے بعد اسامی کتب ماخوذ عنہا کو لکھ کر تحریر کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو میرے بیان پر کسی جگہ شبہ واقع ہو تو ان کتابوں میں دیکھ کر اطمینان کر لیا جاوے۔	ابن النجیم رحمہ اللہ نے شرح۔ صرف باب الاجارۃ الفاسدہ تک لکھی ہے۔ علامہ محمد بن حسین الطوری نے اس باب سے ختم کتاب تک بطریق تکرار۔ مولف بحر الرائق کی روش پر تالیف کیا۔ ابن النجیم باب الاجارہ کا کچھ حصہ لکھ چکے تھے مگر علامہ طوری نے باب الاجارۃ کے ابتداء ہی سے ابتداء کی ہے۔ اس کتاب کے حاشیہ پر منحة الخالق مع کنز الدقائق ہے۔ جس کی حالت اس کتاب کے بعد لکھی ہے۔ اس مطبع میں پوری کتاب کے آٹھ حصے رکھے گئے ہیں۔ ساتہ حصص میں تو اصل شرح ابن النجیم کی ہے مع حاشیہ منحة الخالق آٹھویں حصے میں صرف تکرار البحر الرائق ہے۔ پہلے حصے کے ختم پر۔ ترجمہ صاحب متن کنز الدقائق ترجمہ صاحب البحر۔ ترجمہ صاحب حاشیہ البحر لکھا ہوا ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے باب الحدیث فی الصلوۃ کے ختم تک۔ آغاز صفحہ	الحمد لله الذی دبر لانا متبدا بیدہ الفوی۔ ختم صفحہ ۳۸۲۔ لیس له امام فی المسجد	والله سبحانه وتعالى اعلم		
۴۶۳۱	۸۱۳	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منحة الخالق علی البحر الرائق الجزء الثانی	السلامہ الشیخ زین الدین بن ابراہیم بن محمد بن محمد الشہید بن النجیم الحنفی المتوفی ۱۰۹۰ھ	مطبوعہ مصر	۳۶۱		
		دوسرا جز یہی۔ باب بالصلوۃ سے باب التمتنع کے ختم تک۔					

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		میں وفات پائی عجائب آلائہ فی التراجم والخبار۔					
۷۵۰۵	۸۱۱	القول الجامع فی الطلاق	الفاضل محمد المطيع الحنفی	سنہ ۱۲۲۰ھ	مطبوع مصر	۱۸۲	
		البدعی والمنتہایع	بن نجیب بن حسین				
		یہ کتاب حنفی مذہب کی ہے۔ صرف طلاق کے متعلق اس میں مسائل کی تفصیل ہے۔ اس مجتہد کے احکام مفصل و مشرح اس میں مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بشر عبادہ الذین یستمعون القول فتبعون احسنہ ختم صفحہ ۱۶۹۔ وکان الفراغ الی قول من ہجر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فاضل مولف چودہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ اس کتاب کے طبع و تصحیح کے زمانہ تک بقید حیات تھے۔ سلمہ اللہ القدر۔					
۷۲۳۱	۸۱۲	البحر الرائق مشح	العلامة الشیخ		مطبوع مصر	۳۸۲	
		کنز الدقائق مع	نین الدین بن ابراہیم				
		مختار الخاتن علی البحر الرائق	بن محمد بن محمد الشہیر				
		الجزء الاول	باب النجیم الحنفی المتون				
			سنہ ۹۰۰ ہجری				
		کنز الدقائق کی شرح ہے جو فقہ حنفی میں نہایت مستند و مقبول کتاب ہے۔ مولف ابو البرکات النسفی المتوفی سنہ ۵۰۰ ہجری۔ یہ معتبر و مشہور شرح ہے۔ فحول علماء اور جمہور فقہاء اس کی عظمت شان اور حسن بیان کے معترف ہیں۔ ابن النجیم شایع کتاب ہذا خطبہ میں تحریر کرتے ہیں کہ کنز الدقائق فقہ حنفی میں اعلیٰ درجہ کا مختصر متن ہو۔ اس متن کے بہت سے شرح لکھے گئے ہیں۔ سب سے احسن اور اعلیٰ تبیین ہے۔ جس کو امام زلیحی نے تالیف کیا ہے۔ اس میں خلائیات کا ذکر تو بہت طول و طویل ہے مگر اصل متن کے منطوق و مفہوم پر زیادہ توجہ نہیں کی گئی۔ محکوم ابستد اہی سے					



نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مرتبہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ ۱۲۶ والصواب المقتطوع بہ ان الحد الذ خاتمہ ۲۲۱- حتی یصلح المدحون والله اعلم آخرہ وصلى الله على محمد و سلم- والحمد لله رب العالمین وقع الفراغ بعد الظہر يوم السبت ۲۲۸ھ	امام ابن قیم جوزی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث میں نمبر ۵۰۵ کے تحت میں لکھا گیا۔			
۳۳۲۲	۸۱۰	غایۃ المقصود لمن یتقاطی العقوف العلامہ الشیخ ابوالعباس احمد بن عمر الدیرینی القنبی الازہری الشافعی المتوفی ۱۵۱۱ھ ہجری۔	۲۲۳ھ	مطبوع مصر ۲۲۳ھ	۱۰۴	
		یہ کتاب فقہ شافعی میں معدودہ ہے۔ صرف مسائل نکاح کا ذکر ہے۔ فقہی امور است کا تعلق نکاح سے ہی۔ ذکر محرمات بجا و عدم بجا از۔ جمع بین النساء۔ محرمات بالارضاع۔ محرمات بالمصاہرہ۔ حکم بلاء غنہ۔ نکاح زانیہ۔ نکاح آمہ بیان عدۃ۔ حکم حل۔ وغیرہم۔ ان تمام مسائل کو مذہب اربع کے موافق۔ مع اختلاف و عدم اختلاف بین الامم بیان کیا ہے۔ ابتداء صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی حرم السفاح و احل النکاح للخاص والعام ختمہ صفحہ ۱۰۲۔ وکان الفراغ منه الی فولہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔				
		مولف علامہ فاضل علامہ اور عالم بگناہ ہیں۔ اپنے چچا علی الدیرینی۔ شیخ محمد قلیوبی۔ شیخ ابی السمر والمیدانی ان کے سوا اور بہت سے اکابر شیوخ سے جملہ علوم و فنون حاصل کیے۔ کمال علمی میں بڑی شہرت و نام آوری پیدا کی۔ بہت سے لوگ ان سے مستفید ہوئے۔ فرمائش میں مذہب شافعی کے پابند تھے۔ تصنیف و تالیف کا مذاق زیادہ تھا۔ تالیفات کثیرہ اور تفاریر مفیدہ کے مولف ہیں یہ کتابیں ان کے مولفات میں بیان کی گئی ہیں۔ غایۃ المرام بالمکح الانام۔ انجم الکبیر علی شرح التخریر غایۃ المراد لمن قصرت ہمتہ من العباد۔ فتح الملک المجید لنفع البعید اس کتاب میں فوائد و حانیہ اور عجرات طبیہ لکھے ہیں۔ ان کتابوں کے علاوہ بہت سے رسائل و حاشی وغیرہ اور بھی ہیں۔ ۱۰ شعبان ۱۵۱۱ھ				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						وفات قرار دیا ہے۔ فرست عدویہ مصریہ میں بھی اسی سنہ کو سنہ وفات لکھا ہے۔ کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۲۰۱ میں اس کتاب کے سنہ تالیف ۸۳۵ھ لکھے ہیں جو ظاہر اخلاف ہیں برٹش میوزیم میں ایک قلمی نسخہ ہے فرست میں نام مولف کو ابو بکر محمد بن عاصم القیسسی قاضی الجماعہ لکھا ہے۔
۲۵۹۱	۸۰۹	الطرق الحکمیہ	الشیخ الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن قیم الجوزیہ الحنبلی المتوفی ۷۵۱ھ ہجری	قلمی ۲۲۲	۲۳۱	
						تقطیع کتابت ۶ x ۳ ۱/۲ انچہ سطر ۲۰ خط مصری۔ کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب کا نام خریر نہیں۔ ابتدائی ورق کے صرف ایک گوشہ پر کسی قدر پیوند کاری باقی پوری کتاب کرمخوردگی اور رقعہ دوزی سے محفوظ ہے۔ اوراق پر آب رسیدگی اور سیاہی ریزی کا اثر ہے۔ پہلے صفحہ پر ایک چھوٹی سی مہر آسمانی رنگ کی محمد بن ابو علی نام کی اور اسی طرح بارہویں صفحہ پر دو مہر چپاں ہیں حنبلی مذہب کی کتاب ہے۔ نا در۔ اور کیا اب۔ خطبہ میں لکھتے ہیں کہ مجھ سے اس امر کا سوال ہوا کہ حکام و ولایہ مجرد ثبوت شہادت اور اقرار پر احکام نافذ نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ فراست و قرآن کو بھی اس میں دخل دیتے ہیں۔ حکام کا یہ غلط رائے مدقین صواب ہے یا مقرون بخطا۔ اس کتاب میں اس استفسار کے متعلق بڑا طویل جواب لکھا ہے۔ جس میں بہت سے شواہد و نظائر پیش کیے ہیں اور ضمناً اکثر احکام فقہیہ۔ بیانات اخباریہ بھی بیان ہو گئے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ کتاب عمدہ سلاوب پر لکھی گئی ہے آغاز صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی۔ الحمد للہ بخدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ باللہ من شرور الفتن الخ صفحہ ۹۰ فصل و فدا استثنی من عدم التخلیف فی الحدود الخ

نمبر جو دا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح مختصر الروض - وغیرہم - شاہ صاحب مذکور صدر زاد المتقین میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ شیخ علی متقی کی المتن فی ۹۷۷ جو اعظم اولیا میں شمار کیے گئے ہیں - ابتدا میں ابن حجر کے شاگرد ہوئے - گزرا آخر میں خود ابن حجر ان کے مرید اور تلمیذ حقیقی بن گئے اور انھیں سے خرقہ خلافت حاصل کیا - شاہ صاحب نے ان کا سنہ وفات ۹۷۷ لکھا ہے - اور قمریت خدیوہ مصر میں ۱۲۷۷ تحریر ہے - ابی القلاح شذرات الذہب میں لکھتے ہیں - کہ ابن حجر نے مکہ معظمہ میں رحیب ۱۲۷۷ میں انتقال فرمایا - اور معلاتہ میں مدفون ہوئے - العلم الحقیقی عند اللہ شذرات الذہب - وغیرہ -					
۳۲۸۵	۸۰۰	تحفۃ الاحکام فی حکمت العقود والاحکام - منظوم -	الامام الرشید القاضی ابی محمد بن محمد مکرر رابع ملت بن عاصم الاندلسی الخرناطی المالکی المتن فی ۸۲۹	۱۱۹	مطبوعہ النشانیہ یا بحر ابرار		
		یہ منظوم کتاب ہے ارجوزہ کے انداز پر - صرف معاملات کو ایجاز و اختصار کے ساتھ مالکی مذہب کے موافق نظم کیا ہے - مسائل کو ضروری قدر بیان کر دیا ہے - اس کتاب کے متعدد و شروح بھی ہیں - ایک شرح مسمیٰ البہتہ فی شرح التحفۃ علامہ ابو الحسن علی بن عبد السلام التتولی نے بھی دو تیرہویں صدی کے فضلاء میں ہیں - ۱۲۷۷ میں تالیف کی ہے - یہ شرح مسئلہ ہجری میں مصر میں طبع ہوئی ہے - دوسری شرح ابن الجولف کی ہے جو غالباً طبع نہیں ہوئی - آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی یفہم ولا یفہم علیہ جل شانہ و علا					
		خاتمہ صفحہ ۱۱۹ - قالہ وحبہ الاخیار ما کوثر اللیل علی النہار -					
		مولف رحمہ اللہ کی ولادت بارہ جمادی الاولیٰ ۱۱۷۷ میں ہے - اعظم فقہار مالکیہ میں معدود ہیں -					
		مؤلفات کثیرہ کے مولف بھی ہیں اس کتاب مطبوعہ کے ابتدائی ورق میں ان کا حال کتاب نیل الایمانج بتطریز الدیلمنج سے ضروری قدر لکھا ہوا ہے اور ۲۱ شوال ۸۲۹ کو اسی کتاب کے حوالہ سے ان کا سنہ					

نمبر شمار	نمبر وجود	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اعتراض و شکوک وار دیکے۔ یہ کتاب ان شکوک و مواعظ کے ازالہ میں لکھی گئی ہے۔ آٹھ صفحہ	محمد ک۔ اذا طلعت بعلم الفتویٰ فی سماء التحقيق شمس سائید و س۔ خاتمہ ۱۶۰ و آخر دعواہم ان الحمد لله رب العالمین۔	ابن حجر ہتیمی (بنار فوقانی) نو سو نو ہجری رجب کے مہینہ میں محلہ ابی الہتیم دمصر کے غربی اہل علم میں ہے، پیدا ہوئے۔ اسی نسبت سے ہتیمی کہے جاتے ہیں۔ ان کی صغریٰ میں والد کا انتقال ہو گیا۔ ابا میں کالمین۔ شمس الدین بن ابی الحائل۔ شمس الدین الثاری نے ان کی کفالت کی۔ اور انہیں کے نقل میں ابتدائی علوم پڑھے اور حفظ قرآن شریف سے فراغت پائی۔ ۷۳۷ھ ہجری میں جامع ازہر مصر میں پہنچے۔ اعظم علماء شیخ الاسلام۔ قاضی زکریا۔ شیخ عبدالحق السبائی۔ الشہاب الرملی۔ وغیرہم سے تمام علوم مروجہ و درسیہ حاصل کیے۔ ہنوز بیس سال کی عمر کو نہیں پہونچے تھے کہ اساتذہ کی طرف سے افتاء و تدریس کے مجاز ہو گئے۔ علم حدیث و دیگر علوم میں کامل و دستگاہ حاصل کی خصوصاً علم فقہ میں قوائے زمانہ میں نظیر نہیں رکھتے تھے۔ مذہب اشافعی۔ طریقت چشتی تھے۔ ۷۳۳ھ کے آخر۔ مصر سے مکہ مکرمہ گئے اور حج سے فایز ہو کر مصر میں ہی مراجعت کی۔ پھر ۷۳۷ھ ہجری میں مدعیال دوسراج کیا۔ ۷۳۷ھ سے مکہ مکرمہ کی اقامت اختیار کی۔ اور وہیں شب و روز مشاغل علمی و مواعظ و تالیف میں مستغرق رہتے۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی زاد المتقین میں لکھتے ہیں کہ ان کا معمول تھا کہ عصر و مغرب کے درمیان حرم شریف میں وعظ و تبلیغ احکام کیا کرتے زیادہ تر ان کا وعظ ضروری مسائل اور ایسے احکام جو عام طور پر مفید ہوں۔ ہوا کرتا تھا۔ اسی وجہ سے ان کے وعظ میں۔ عام۔ اور شائقین زیادہ خاص کم ہوتے تھے۔ بہت سے کتب ان کے مولفات میں ہیں۔ منجملہ ان کے یہ کتابیں زیادہ مشہور ہیں۔ شرح مشکاة۔ شرح شمائل النبوی ترمذی۔ شرح ربیعین نووی۔ زواجر۔ شرح المنہاج۔ الصواعق المحرقة۔ شرح الحمزۃ البصریہ۔ قلائد العقبان فی مناقب النعمان المنہج القویم فی مسائل التعلیم۔ الاحکام فی قواعد الاسلام			

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حضرت مولف زمانہ حال کے فضلاء دیں ہیں۔				
۴۳۱۴	۸۰۶	احسن الغایات فی معرفۃ الشریعات	مولانا محمد سعید عبدالغفار المدرس بالازہر الشریعۃ	مطبوع مصر	۲۶۸	
		<p>اس کتاب میں فرعیات فقہیہ حنفی مذہب کے موافق لکھے گئے ہیں۔ اس جلد میں صرف کتاب الطہارۃ سے کتاب الحج تک کا بیان ہے۔ یہ نہیں تحقیق ہوا کہ کتاب ہذا کی تالیف یہیں تک ہے یا اور بھی اس کی جلدیں ہیں۔ کتاب کے آخر ورقوں میں علاوہ نمبر شمار صفحات کی بد نظمی کے۔ عبارت صفحات میں بھی مطابقت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ فرست ابواب میں احکام الہدی کے بعد وصل فی زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سرخی لکھی ہے۔ یہ باب بھی اس کتاب میں نہیں ہے۔ بلکہ احکام الہدی کا بحث بھی پورا نہیں صفحہ ۲۷۳ کے بعد بعض ابواب کی مکرر فرست لکھی ہے اسی طرح صفحہ ۲۷۸ کے بعد آخر کتاب میں فرست ابواب کر رہے آغاز صفحہ ۲۷۸ الحمد للہ سبحانہ تعالیٰ والحمد للہ بیدایت عبارت صفحہ ۲۷۸۔ کالرجل لعموم النصوص۔</p> <p>مولف سلمہ اللہ تعالیٰ چودہویں صدی کے فضلاء دیں ہیں۔ کتاب ہذا کے طبع ہونے کے وقت تک بقیہ جیات تھے۔ خود اس کتاب کی تصحیح کی ہے۔ ان کے مولفات میں چند کتابیں اور بھی ہیں۔ جن میں کچھ مطبوع ہو چکی ہیں اور کچھ زیر طبع ہیں۔</p>				
۴۳۰۶	۸۰۷	الاحیاء بقواطع الاسلام	العلامة شہاب الدین بن محمد بن علی بن حجر المکی الہیتمی المنونی قبل ۷۵۰ھ و ۷۵۰ھ	مطبوع مصر	۱۶۰	
		مولف نے مکرمہ کے قیام کے زمانہ میں ایک استفتاء کا جواب لکھا تھا جس پر علماء و متاخرین نے سخت				

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تفسیر خازن کے مولف دوسرے ہیں وہ آٹھویں صدی کے فضلاء شافعیہ میں بڑے رتبہ کے شخص ہیں۔				
		مرشد الانام الی بابجب معرفة من العتاد والاحکام	الشیخ محمد بن عبد البر الشافعی من علماء القرن الرابع عشر	مطبوع مصر ۱۳۱۵ھ		
		یہ کتاب فن حدیث میں نمبر ۳۲ کے حاشیہ پر ہے۔ شافعی مذہب کے موافق صرف انہیں امور پر اختصار کیا ہے جن کا شمار واجبات میں ہے۔ اس کتاب میں اعتقادات و احکام دونوں کے متعلق مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی مت علینا بالایمان۔ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۱۱۔ هذا آخر ما یسر الله جمعه الی قول واذکی النجبة آمین۔ مولف سلیمہ اللہ تعالیٰ کی نسبت فن حدیث نمبر ۳۲ میں کتاب نیل المرام کے تحت میں لکھا گیا۔				
۴۱۰۱	۸۰۵	فتویٰ مفتی الاسلام ببلد اندلس المسکونة	سراج الخفی عبد الرحمن بن عبد اللہ مفتی مکہ	مطبوع مصر ۱۲۹۱ھ	۳۶	
		اس رسالہ میں اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق تفصیل و بسط کے ساتھ تحقیق کی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ۔ فی کل ارض آدم کا دمکہ الی ان فال و سی کنیکہ حضرت مولف نے اس قول کی تردید میں کتاب و سنت و اقوال محققین سے استدلال کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فضلنا سیدنا محمد آل علی جمیع الخلائق۔ ختمہ صفحہ ۲۹۔ امر رقمہ خادم الشریعۃ و المتہاج الی ان قال کان اللہ لہما۔ آخر میں بطور تصدیق چند مواہیر علماء متبحرین کی بھی ثبت ہیں۔				

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>اس کتاب میں اس مسئلہ کی تحقیق کی گئی ہے کہ متقدمین مذاہب اربعہ کو باوجود مخالفت مذاہب ایک دوسرے کی اقتدا صحیح ہی یا کیا اس کے متعلق چھ اقوال نقل کیے گئے ہیں۔ نمبر ۱ الجواز مطلقاً نسبتاً الجواز اذالم یطعم المقتدی ان الامام لے بمفہ فی اعتقاد المقتدی نمبر ۳۔ الجواز اذاکان الامام یجتاط موضع الخلافت نمبر ۴۔ عدم الجواز مطلقاً نمبر ۵۔ الجواز مع الکراہتہ نمبر ۶۔ الجواز بلا کراہتہ۔ آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی بعث محمد ارحمہ للعالمین۔ ورق ۲۵ صفحہ ۲۔ وقد صنف فیہ الفاضل صاحب بحر الرائق شایخ اکابر رسالہ لطیفہ۔ خاتمہ ورق ۱۰۶ صفحہ اول۔ وکان ذلک تالیخ اوائل شهر عاشوراء مبتدئ السنۃ الحامیۃ فی العشر الرابعۃ من المائۃ الثانیۃ من الالفت الثانی۔ الی قول صفحہ دوم۔ فقرہ شاہ اتعین فضل اللہ مولف رحمۃ اللہ علیہ کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی۔</p>
۱۳۵	۸۰۳	حاشیہ شرح وقایہ المسمی محمد خازن	مولوی محمد خازن	قلمی ۱۲۰۳ھ	۱۵۲	
						<p>تقطیع کتابت مختلف ہو طولاً چھ سات انچ کے درمیان۔ عرضاً چار پانچ انچ کے مابین۔ سطر کہیں اٹھارہ کہیں انیس۔ کہیں بیس۔ کاغذ دہلی۔ خط نستعلیق طالب علمانہ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب خواجہ سعد اللہ بن میرزا عزیز اللہ چار باغی۔ اوراق پر جابجا پیوند کاری آب رسیدگی۔ کرم خور و گی خفیف سی پائی جاتی ہے۔</p> <p>شرح وقایہ کی جلد ثانی پر مختصر مسمولی حاشیہ ہے۔ کتاب البیع سے آخر کتاب تک۔ آغاز ورق اول صفحہ کتاب البیع ہومن الاصل اردو بقع فی الغالب۔ ورق ۴۰ صفحہ ۲۔ فان احتوق آک فی الہدایۃ وان اخرجہ ثم احتوق من غیر فعلہ۔ ختم ورق ۴۰ صفحہ اول فتمت ہذا النسخۃ المبارکۃ المہذونۃ ہو المسمی محمد خازن الے قول روز سہ شنبہ ماہ جمادی الاول ۱۲۰۳ھ۔</p> <p>فاضل مولف غائب بجنائی الاصل ہیں۔ مشاہیر علماء میں ان کا شمار نہیں۔ صحیح و مفصل حال ان کا دیکھا نہیں گیا۔</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ترتیب تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							محمد خرق حسنی کا کلام جو ایک دیوان کی صورت میں مغربی خط میں تحریر تھا۔ عربی خط میں نقل کیا ہی اور اس مکتب کے لکھنے سے پہلے چند ابواب عقائد و مسائل فقہیہ کے متعلق کتب علمیہ کی ترتیب پر اپنی طرف سے زیادہ کیے ہیں۔ اس صورت میں یہ کتاب اصول اعتقاد پر۔ اور احکام فقہیہ اور مسائل تصوفیہ کا مجموعہ بن گیا ہے۔ ابتدا حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ لمن لا یقوم حقیقۃ بحمدہ تعالیٰ الاہی۔ خاتمہ صفحہ ۲۶۵۔ ایمانا وشہودا آمین۔
		التحقیق فی التعلیق	العالم الفاضل عبدالقادر بن عبدالکریم الورد الحنبلی فی البزیشی	۳۰۰ھ			
							یہ مختصر رسالہ بھی اسی مولف کا تالیف۔ سحر الشمس کے آخر صفحہ ۲۵۸ سے صفحہ ۲۶۵ تک اس رسالہ میں انتقال مذہب الی مذہب آخر کی تحقیق کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۵۸۔ الحمد للہ الذی بعث اکرم المخلوق علیہ خاتمہ صفحہ ۲۶۵۔ افضل الصلوات ازکی التبتہ۔ مولف فاضل بھی چودھویں صدی کے علماء میں ہیں۔
۴۲۷۱	۸۰۳	اہتمام الواقع الی اللہ بالجالیف	شیخ طیب بن ابی العربی البھری الشافعی الاشعری النقشبندی من ابناء قرن ثانی عشر	۳۵۰ھ	قلمی	۱۱۵۰ھ	۲۱۲
							تقطیع کتابت ۴۶۶۔ ۱۹۔ کاغذ عرب سفید و نیلیوں کی کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب: قزوینی ابتدائی اور اوراق پر۔ کرخوردگی۔ پیوند کاری۔ آب۔ سیدگی کا اثر زیادہ۔ اوسط و آخر میں کم کم ہے۔



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب میں شہادات و دعاوی کے متعلق تفصیل سے بحث کی گئی ہے اور جرح مقبول و غیر مقبول فی الشہادات کا بیان کیا گیا ہے۔ کتاب گوجھا قلیل ہے مگر بہت سے جزئیات و مسائل کا ذخیرہ ہے کتاب کی تالیف تو ۱۳۱۵ھ ہجری مطابق ۱۸۹۸ء میں پوری ہو چکی مگر ترتیب و تہذیب کے اعتبار سے ۱۳۱۵ھ رکھے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الواحد الاحد الفرد الصمد ختم صفحہ ۸۴۔ وقد تم تالیفها فی غایۃ شہر ذی القعدۃ ۱۳۱۵ھ ہجریہ الی قولہ والحمد لله رب العالمین موات سلمہ اشہد و ہویں صدی کے فضلا رہیں۔					
۴۹۰	۸۰۲	سعد الثموس والاقمار وزبدۃ الشریعۃ النبی الختم مع الرسائل الاحمر	العالم الفاضل عبدالقادر بن عبدالکریم الوردی انجیرانی البرہنی	۱۳۱۵ھ	مطبوع مصر	۲۷۲	
		اس کتاب میں ابتداً کچھ اصول اعتقاد دیے لکھے ہیں اس کے بعد احکام فقہیہ مسلسل موافق مذاہب اربعہ اور مطابق طریقۃ السنۃ و جماعت بیان کیے ہیں۔ آخر میں کتاب الجامع کی سرخی رکھی گئی ہے جس کے تحت میں حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات فیض آیات اور خلفاء کرام کا تذکرہ مبارکہ لکھنے کے بعد علم و عمل کے متعلق ضروری قدر تحریر کیا ہے۔ مجموعی حیثیت سے کتاب بہت مفید اور نافع ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ سبحان الله العظیم و بحمدہ تسبیحاً یلیق بجلال من لہ سبحان۔ ختم صفحہ ۲۵۷۔ وكان الفراغ من تبیینہ الی قولہ ذوی المقامات العلیۃ آمین					
		بنیۃ المشتاق لاصول الدیانۃ والمعارف و الاذواق	ایضاً				
		یہ کتاب سعد الثموس کے حاشیہ پر ہے اور اسی مولف کی تالیف بھی ہے اس کتاب میں سید					

نمبر موجودہ شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
					(احمد) مقرر کیا ہے۔ ان پانچ کتابوں کے علاوہ کچھ فوائد و مسائل مولف نے اپنی طرف سے بھی ضافہ کیے ہیں۔ کتاب ہذا کی ترتیب بھی دیگر کتب فقہیہ شافعیہ کے انداز پر ہے۔ تقریباً جملہ مسائل متعلق عبادات و معاملات پر حاوی ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین نحمدہ بجمع الحمد۔ ختم صفحہ ۳۰۰۔ تعجب رکتمہما سائر العباد للمؤمنین آمین۔
	اشمٰد العینین	الفاضل الشیخ علی با صبرین	۱۳۶۸ھ		یہ کتاب بغیتہ المسترشدین کے حاشیہ پر صفحہ ۲ سے صفحہ ۸ تک ہے۔ اس کتاب میں بعض مسائل خلافیہ شیخین (ابن حجر ایتیمی) (الشمس الرلی) کو بیان کیا ہے۔ ابن حجر کے واسطے (حج) اور رلی کے واسطے (م) رمزاً مقرر کیا ہے آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم ختم صفحہ ۷۸۔ الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین آمین۔
	غایتہ تلخیص المراد من فتاویٰ السید الشریف	ابن زیاد	عبد الرحمن		یہ کتاب بھی مولف بغیتہ المسترشدین کی تالیف ہے۔ حاشیہ صفحہ ۷۸ سے حاشیہ صفحہ ۳۰۰ تک فتاویٰ شیخ عبد الرحمن بن زیاد الزبیدی کا تلخیص و مختصر ہے۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۷۸۔ الحمد للہ الذی شید ارکان الدین۔ ختم حاشیہ صفحہ ۳۰۰۔ رضی اللہ عنہ واللہ اعلم۔ علامہ حضرمی۔ اور علامہ با صبرین۔ تیرہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔
۸۰۱	جواہر الروایات و درر الدیال	الشیخ محمد سلیم الشنادر	۱۳۱۵ھ	۱۳۱۹ھ	۸۶
۴۲۹۹	فی الدعاوی والینات	بن الحاج سعید بن یوسف	المنصورۃ الشریعہ		

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۶۵	۷۹۹	فیض الآلہ المالک فی حل الفاظ عمدة السالک الجزء الثانی مع عمدة السالک	مولانا السید عمر بركات بن المرحوم السید محمد بركات الشامی البقاعی المکی	۳۰۷	مطبوع مصر ۱۳۲۱ھ	۳۵۶	
		دوسرا حصہ ہے کتاب البیج سے کتاب الشہادۃ کے ختم تک اور اسی پر کتاب کا بھی خاتمہ ہے آغاز صفحہ ۲۔ کتاب البیج ہو لغت مقابلہ شیء بشیء۔ خاتمہ صفحہ ۳۵۰۔ سلخ جمادی الاولیٰ سنۃ سبع وثلث مائۃ بعد الالاف من الحجۃ النبویہ علی صاحبہا الف الف تحیتہ من خالق البریہ فی البکرۃ والعشید۔ فاضل شایخ جو دھویں صدی کے فضلا میں ہیں۔					
۴۶۶	۸۰۰	بنیۃ المسترشیدین فی تلخیص فتاویٰ بعض الائمہ من العلماء المتأخرین مع کتابین آخرین۔ علماء القرن الثالث عشر	السید الشریف عبد الرحمن بن محمد بن حسین بن عمر باغلوئی الحضرمی من علماء القرن الثالث عشر	۲۵۱	مطبوع مصر ۱۳۲۵ھ	۳۰۰	
		یہ کتاب اختصار اور خلاصہ ہے پانچ کتب فقہ شافعیہ مولفات اجلہ علماء متأخرین مفصلہ تحت کا نمبر ۱ فتاویٰ السید عبد اللہ بن حسین با فقیہہ۔ نمبر ۲۔ فتاویٰ السید عبد اللہ بن عمر بن یحییٰ۔ نمبر ۳۔ فتاویٰ السید علوی بن شتاف البجری۔ نمبر ۴۔ فتاویٰ الشیخ محمد بن ابی بکر الاشعر نمبر ۵۔ فتاویٰ الشیخ محمد بن سلیمان الکردی۔ ابتدا مسائل میں کتب ماخوذ عنہما کے اشارہ کے واسطے کچھ حروف علامت کے طور پر متعین کیے ہیں نمبر ۱ حرف (ب) نمبر ۲ حرف (د) نمبر ۳ حرف (ج) نمبر ۴ حرف (ش) نمبر ۵ حرف (ک) ان کتب میں جہاں مسائل میں باہم خلاف یا کسی قید وغیرہ کی ضرورت تھی اور موصوفین موصوفین نے اس کو مہمل رکھا تھا۔ مولف نے اس کی تکمیل کر دی۔ اور اس کی علامت کے واسطے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>داوار مقرر نہ تھا مگر بہت اچھی طرح خوش گذراں رہتے اس حاشیہ کے علاوہ اور بھی ان کے مولفات ہیں۔ حاشیہ علی شرح التخریر شیخ الاسلام۔ حاشیہ علی شرح ابی شجاع۔ حاشیہ علی شرح الانہریہ۔ حاشیہ علی شرح الشیخ خالد۔ حاشیہ علی شرح ایساغوجی شیخ الاسلام۔ رسالہ فی معرفۃ القبلہ بغیر آکہ۔ کتاب فی الطب جامع۔ مناسک الحج وغیر ذلک۔ آخر نوال سنہ ۶۹۹ ہجری میں دفاتر پائی۔ خلاصہ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر۔</p> <p>فاضل عمیرہ کی نسبت فرست خدیوہ مصر میں لکھا ہے۔ ہوں علماء القرن العاشر ان کی تفصیلی حالت معلوم نہیں ہوئی۔</p>
۴۲۹۵	۷۹۸	فیض الآلہ الماک فی مولانا السید عمر برکات حل الفاظ عمدۃ السالک بن المرحوم السید محمد برکات البحر الاول مع عمدۃ السالک الشامی التقای الکی	مولانا السید عمر برکات	سنہ ۱۳۰۶ھ مطبوع مصر	۳۷۲	
						<p>عمدۃ السالک وعدۃ الناسک کی شرح ہو جس کو العالمۃ العمام شہاب الدین ابی العباس احمد بن النقیب المصری بن لؤلؤۃ المتوفی ۷۹۸ھ ہجری نے اختصار کے ساتھ فروع فقہیہ شافعیہ میں تالیف کیا ہے اس متن کی صرف ایک شرح علامہ جوہری کی ہے جو مطبع بلاد بلبار میں طبع ہوئی ہے۔ جس میں علاوہ اغلاط کے تبدیل و تحریف بہت ہوئی ہے۔ مولف فیض الآلہ الماک نے نہایت خوبی کے ساتھ عمدۃ السالک کی یہ دوسری شرح لکھی ہے۔ جس میں متن کے اغلاق و مشکلات کو تفصیل و بسط کے ساتھ حل کیا ہے۔ تصویب مسائل کو نہایت سہولت و آسانی سے لکھا ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے باب النذر کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی شرف مدر العلماء ختم صفحہ ۳۷۲۔ فہ اسم العتق واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ حاشیہ ادراک پر اصل متن بھی ہے۔</p>

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الوکالۃ - ختم حاشیہ قلیوبی صفحہ ۳۶۴ فی الاول وعدمہ فی الثانی۔					
۴۲۹۳	۷۹۷	حاشی علی شرح مہاج الطالبین المجز الرابع	العلامہ شہاب الدین بن احمد بن سلامہ المصری الشافعی العلیوبی المتوفی ۷۶۹ والشیخ احمد البرسی الشیرازی بالبیہ عمیرہ من علماء القرن العاشر	مطبوعہ مصر	۳۷۶		
		<p>یہ تھا جہتہ پر کتاب الرجعت سے کتاب اہمات الاولاد کے ختم تک اسی پر کتاب کا اختتام ہوا آغاز حاشیہ قلیوبی صفحہ ۲۔ کتاب الرجعت بفتح الراء ص ۱۸ ختم حاشیہ قلیوبی صفحہ ۳۷۵۔ دولہ المرقبات مرتبہ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔</p> <p>علامہ قلیوبی۔ قلیوب کے رہنے والے ہیں دایک چھوٹا سا شہر ہے قاہرہ کے پاس دویا نین فرسخ کے فاصلہ سے، علماء و مجمع علیہ میں ان کا شمار ہے۔ ان کے شیوخ میں اشش الرئی النور الزیادی۔ سالم الشبشیری علی الجلبی۔ السبکی۔ وغیرہ ہیں۔ ان کے علوم و فنون سے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔ ممتاز تلامذہ میں یہ اشخاص ہیں۔ منصور الطوخی۔ ابراہیم الزیادی شعبان البیونی۔ وغیرہ ذلک۔ علم فقہ و حدیث کے علاوہ فن طب میں بھی پورے ماہر و باخبر تھے۔ نفیم طلبہ میں نہایت مبالغہ کرتے۔ غایت حسن تقریر سے مسائل کو مکرر بیان کرتے۔ عرب و مہابت اس قدر تھا کہ لوگ بچی آنکھیں کر کے ان سے تکلم کرتے۔ امراد و کبر کی طرف کبھی التفات نہیں کیا۔ فقراء و مساکین سے محبت رکھتے۔ صدقات و غیرہ کو قبول نہیں کرتے۔ ظاہراً کوئی وظیفہ</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>شرح منہاج الطالبین پر (جو جلال الدین المحلی متوفی ۷۴۳ھ کی تالیف ہے) یہ دو حواشی ہیں۔ پہلا قلیوبی کا۔ دوسرا عمیرہ کا۔ پہلا حاشیہ صفحات کے پہلے حصہ میں۔ دوسرا حاشیہ صفحات کے تکیلے حصے میں خط جدولی کے فاصلہ سے اور اصل شرح للمحلی تمام و کمال حواشی صفحات پر ان دونوں حاشیوں میں صرف شرح ہی کے غوامض کا انکشاف نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ اصل متن منہاج کے خیات کو بھی بڑی تحقیق و تدقیق سے حل کیا ہے۔ پوری کتاب چار حصوں پر منقسم ہے یہ پہلا حصہ ہے شروع کتاب سے کتاب الخیات کے ختم تک۔ آغاز حاشیہ قلیوبی صفحہ ۲۔ الحمد للہ حمد ایوانی نعمہ منہ وافضلہ ختم صفحہ ۲۵۳ و ترتب علیہ ضررہ او یحذو ذلک واللہ اعلم۔ آغاز حاشیہ عمیرہ صفحہ ۲۵۳ الحمد للہ علی انفاہ ختم صفحہ ۳۵۳۔ عطف علی ان یقف۔</p>		
۴۲۹۳	۴۹۵	حواشی علی شرح منہاج الطالبین ابن خیر الشانی	علامہ شہاب الدین احمد بن احمد بن سلاۃ المصری الشافعی القلیوبی المتوفی ۱۰۶۹ھ الشیخ احمد البرسی الشہیر بالشیخ عمیرہ من علماء القرن العاشر	مطبوع مصر ۱۳۲۶ھ	۳۵۲	
				<p>دوسرا حصہ ہے کتاب الزکاة سے کتاب الوکالۃ کے ختم تک۔ آغاز حاشیہ قلیوبی صفحہ ۲۔ کتاب الزکاة تقدیم حکمتہ ذکر ہے۔ ختم حاشیہ قلیوبی صفحہ ۳۵۱۔ مکاتفدہ فی الرحمن۔</p>		
ایضاً	۴۹۶	حواشی علی شرح منہاج الطالبین ابن خیر الشانی	ایضاً	ایضاً	۳۶۴	
				<p>تیسرا حصہ ہے کتاب الاقرار سے کتاب الطلاق کے ختم تک آغاز حاشیہ قلیوبی صفحہ ۲۔ کتاب الاقرار اربعہ و شہدہ</p>		

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>اس کتاب میں رویت ہلال رمضان المبارک کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس موقع پر کس کس کی شہادت قبول ہو سکتی ہو اور صوم و افطار کس مقدار شہادت پر رکھا گیا ہو۔ اس بارہ میں جو خیریں ٹیلیگراف کے ذریعہ سے پہنچیں، ان کا کیا حکم ہے۔ ان مباحثہ کو اس کتاب کو تریاۃ و ضاحت و تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ یا من تجلیت بعظیم جلالک یوم الدین ختم صفحہ ۱۰۰۔ فال المؤلف حفظہ اللہ تعالیٰ۔ وكان الفراغ الى قوله وعظم دكرم أمین ومولف کتاب اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔</p>
		البرہان الصریح فی نقض القول الواضح	العالم الفاضل اسید محمد بن عوض الدیاطی الحنبی الشریف	۱۳۲۵ھ			
							<p>یہ کتاب حاشیہ پر ہے۔ اسی مولف کی تالیف۔ اضحیہ واجبتہ بالندور وغیرہ کے متعلق تحقیق کی گئی ہے کہ ان کے اکل کا کیا حکم ہے۔ آغاز۔ الحمد للہ الہادی الى الصواب خاتمہ صفحہ ۷۶۔ وكان الفراغ من تبیینہ بعد ظہر یوم السبت الى قوله احضل الصلاة والسلام مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔</p>
۴۲۹۳	۷۹۴	حواشی علی شرح منہاج الطالبین البحر الاول	العلامہ شہاب الدین احمد بن احمد بن سلامۃ المصری الشافعی القلیوبی المتوفی ۷۶۹ھ داعیہ الشیخ احمد البرلسی الشہیر بالشیخ عمیرہ من علماء القرن العاشر	مطبوع مصر ۱۳۲۷ھ		۴۵۵	

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۳۸۹	۴۹۲	فتح الانام بشرح مرشد الانام مع الدلیل التام علی مرشد الانام الجسد الثانی عشر	الشیخ محمد عبداللہ الجرد الدیاطی الشافعی من علماء القرآن الرابع عشر	۱۳۲۱ھ	مطبوع مصر	۳۰۴	
		یہ دوسرا حصہ ہے باب الجماعۃ فی الصلوات ہے آخر کتاب تک آغاز صفحہ ۲۰۹ ہی من خصائص هذه الامة الخ ختم صفحہ ۲۹۹۔ وقد تم هذا الشرح النفیس فی يوم الخميس الرابع والعشرين من رجب سنة الف وثلث مائة واحدى وعشرين الى قوله وفتح مسك الختام آمین آمین					
		الدلیل التام علی مرشد الانام البحر والاول	الشیخ محمد القاضی الدیاطی الشافعی				
		یہ دوسری شرح ہے مرشد الانام کی جو فتح العلام کے حاشیہ پر ہے۔ پہلا حصہ ہے اول جزو کے حاشیہ پر					
		الدلیل التام علی مرشد البحر والثانی	ایضاً				
		دوسرا حصہ ہے دوسرے جزو کے حاشیہ پر فتح العلام اور الدلیل التام کے مولفین چودھویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ دونوں فاضل سلمہما اللہ تعالیٰ و میا ط کے رہنے والے شافعی المذہب ہیں					
۴۳۰۱	۴۹۳	منحة اعلی المتعال فی بیان بایثبت بہ الملل مع البرہان اصرح فی نقص القول بالوضاح	العالم الفاضل السید بن عوض الدیاطی الحسینی اشرفیہ	۱۳۲۱ھ	مطبوع مصر	۸۴	



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کے ساتھ کیا ہے۔ آغاز صفحہ اولی۔ قولہ اکتفی بلفظ الطہارۃ الخ یربدا اندا خرد۔ ختم صفحہ ۶۲۔ وجوب ادائہ واللہ سبحانہ اعلم بالمقام فی ہذا المقام۔ محشی نے اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔					
		اشکل الفرائض	مولانا نصیر بن زین	نصیر الواعظ			
		یہ رسالہ فی فرائض میں لکھا گیا۔					
۴۳۸۹	۷۹۱	فتح اللہام بشرح مرشد الانام مع الدلیل التام علی مرشد الانام ابن خلد الاول	الشیخ محمد بن عبد اللہ الجروانی الدرباطی الشافعی من علماء القرن الرابع عشر	۱۳۳۱ھ	مطبوع مصر	۳۰۴	
		یہ شرح خود مولف کی ہے۔ مرشد الانام کو ۱۳۲۱ھ ہجری میں تمام کیا۔ اس کتاب میں تمام فقہی مسائل کو بڑی بڑی اور معتبر کتابوں سے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کے موافق لکھا ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کے بعد ۱۳۲۱ھ ہجری میں بڑے ربط و ضبط و تفصیل و بسط کے ساتھ یہ شرح لکھی ہے اس شرح کے دو حصے کیے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے مفسدات و مکروہات نماز تک آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الموصوف بصفات الکمال۔ ختم صفحہ ۳۰۴۔ فلا حرمة ولا کراہۃ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسله۔ کتاب کے اول میں غلط نامہ اور فہرست رد اب بھی منضم ہے۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیسٹ
		الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین خاتمہ صفحہ ۱۰۸ والصلاة والسلام علی خیر الالامہ وآلہ وصحبہ الاکرام وعلیہم السلام مولف رحمہ اللہ کی ولادت سات سو پچاس ہجری سے کچھ پہلے ہو۔ ائمہ فقہ اثنائیین میں ان کا شمار شیخ جمال اسنوی کے شاگرد ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے اکابرین سے بھی استفادہ و اجازت بڑے صاحب تصنیف ہیں۔ نظماً - نثرًا - شرحاً - بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ مثنیہ ان کے مشہور تصانیف میں یہ کتابیں بیان کی گئی ہیں۔ احکام المساجد - احکام الذبح - فہرست فی عادات الحجۃ المسماة بنظم الدرر - کتاب التبیان فیما یجلی و یجزم من الحیوان - البیان فی آداب جملۃ القرآن - رفع الالباس عن وہم الوداس - شرح عادات الحجۃ - القول التام فی احکام الماموم والامام - التعقیبات علی المہام - المہام - شیخ جمال اسنوی کی تالیف ہے۔ صاحب ترجمہ نے اس کی شرح لکھی ہے۔ جس کا نام التعقیبات رکھا ہے۔ اس شرح میں شیخ اسنوی کی لغزش و تحظیب پر متنبہ کیا ہے۔ ششم ہجری میں انتقال ہوا۔ ایک اور کتاب جس کا نام کشف الاسرار عما خفی عن الافکار ہے۔ برٹش میوزیم میں ان کے مولفات میں شمار کی گئی ہے				
۴۳۸۹	۷۹۰	شرح منکلمات شرح لم یصح المولف	قلمی	صفحہ ۶۲	صفحہ ۶	
		الوقایہ مع اشکال الغافل	باسمہ			
		تقطیع کتابت مع جدول ۷ × ۱۱/۳ - انچہ - سطر ۱۷ - خط نستعلیق معمولی - کتابت سرخی و سیاہی سے - کاغذ کشمیری - تمام کتاب جدول سرخ و سبز سے جدول - کاتب کا نام تحریر نہیں - اور اوراق پیوند کاری و اثر کرم سے محفوظ ہیں - مختصر حاشیہ ہے شرح وقایہ کا - کتاب الطہارۃ سے کتاب الکفایہ تک - محشی نے مقامات مشککہ اور عبارات صعبہ کا تحشیہ نہایت اختصاراً				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>ختم صفحہ ۲۰۶۔ و سلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین۔ اس جلد کے آخر میں دونوں حصوں کی فرست ابواب بھی شامل ہے۔ محشی علام دمشق میں پیدا ہوئے۔ ایک سال کی عمر میں مدینہ منورہ لئے گئے اور یہیں پرورش ہوئے۔ تمام علوم و فنون سی مقدس مقام میں حاصل کیے۔ ان کے اساتذہ میں علاوہ ان کے والد ماجد کے۔ شیخ سعید سنبل۔ شیخ یوسف کردی۔ شیخ احمد جوہری مصری قطب مصطفیٰ بکری ہیں۔ ان حاشیہ تین بکری و صغریٰ کے سوا اور بھی چند مولفات نافذہ ان کے مشہور ہیں۔ شرح فرائض التحفہ عقود الدرر فی بیان مصطلحات تھذیب ابن حجر۔ حاشیہ علی شرح الخلیفہ للخطیب۔ الفوائد المدنیہ۔ فہم۔ لفتی بقولہ من المذنب الشافعیہ۔ فتح الفتح بالجیر۔ فی معرفۃ شروط الحج عن الغیر۔ کاشف اللثام۔ التفرات البسام الدرۃ البہیۃ فی جواب الاسماء الجاریہ۔ شرح منظومۃ الناسخ والمنسوخ۔ زہر الربا فی بیان احکام الربا وغیر ذلک۔ مدینہ منورہ میں آخر عمر تک مذہب شافعی کے مفتی رہے۔ علم و فضل۔ زہد و ورع۔ حسن اخلاق و تواضع میں۔ فرد کامل تھے۔ ۸۰۰ سال کی عمر میں چودہ ربیع الاولیٰ سنہ گیارہ سو چورانوے میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قبۃ مبارک کے قرب میں مدفون ہوئے۔ (سکال الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر وغیرہ)</p>
۴۸۹	۳۳۹	القول التام فی احکام الماموم والامام	شہاب الدین ابوالجبال احمد بن عماد بن یوسف بن عبد النبی الاقفسی ثم القاہری الشافعی المشہور بابن العماد المتوفی ۸۰۰ھ		مطبوع مصر	۱۸۰	
		یہ کتاب فقہ شافعی میں ہے۔ امام۔ مقتدی۔ مسنون کے متعلق احکام ذکر کیے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔					

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						شارح رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۸۴ کے تحت میں لکھا گیا۔
۴۸۷	الحواشی المذنبہ علی شرح المقدمہ المحضریۃ الجزء الاول	الشیخ الامام العلامة الفقیر محمد بن سلیمان الکردی المد المتوفی ۱۱۹۳ھ		مطبوع مصر ۱۲۲۴ھ	۲۲۴	
						شرح مختصر المحضری مولفہ علامہ احمد بن حجر البیہقی المدنی ۷۴۷ھ کا حاشیہ ہے۔ یہ شرح مقدمہ المحضریۃ مولفہ فقیہہ عبد اللہ بافضل المحضری الشافعی پر لکھی گئی ہے جو فہ سافعی میں مستند و معتبر مانی جاتی ہے۔ فاضل عینی رحمہ اللہ اس شرح کے درس کے زمانہ میں روزانہ سبق پر کچھ کچھ حاشیہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھا کرتے تھے جو اب کتابت میں معتد بہ مقدار پر پہنچ گیا تھا۔ مگر مکمل نہیں ہوا تھا۔ ادھر اس شرح کا درس بھی منتقل ہو گیا۔ کچھ زمانہ کے بعد طلباء کے اصرار سے اس حاشیہ کی تکمیل کی جو حجتاً بہت طویل ہو گیا۔ زیادہ تطویل کو نامناسب خیال کر کے اختصار کیا اور مختصر کا نام الحواشی المذنبہ رکھا اور پہلا طویل حاشیہ بھی بحالہ باقی رہا جس کو حاشیہ کبریٰ کہا جاتا ہے۔ اور اس کو حاشیہ صغریٰ۔ اس حاشیہ میں مضامین شرح کو بڑی تحقیق و تنقیح کے ساتھ لکھا ہے کتاب دو حصوں پر تقسیم کی گئی ہے۔ پہلا حصہ ہے ابتداء کتاب سے فصل فی صلوة النقل کے ختم تک حاشیہ کتاب پر پوری شرح بھی مع بعض فوائد و حواشی متفرق کے ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ الیامین۔ ختم صفحہ ۲۲۴۔ من اعتقاد التشریہ و کمال الطلاق
ایضاً	۴۸۸	الحواشی المذنبہ علی شرح المقدمہ المحضریۃ۔ الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	۲۰۶	
						یہ دوسرا حصہ ہے۔ فصل فی صلوة الجماعہ و احکامہا سے فصل فی عمرات متعلق بالشر و نحوہ تک اسی فصل کے ختم پر کتاب کا بھی خاتمہ ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ فصل فی صلاۃ الجماعۃ و احکامہا قولہ الكتاب

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۲۶	فتح الیاب بشرح منہج الطلاب مع الرسالة الذہبیہ الجزء الاول	شیخ الاسلام زین الدین ابن یحیی القاضی زکریا بن محمد بن احمد الانصار الشافعی السینیکی المتوفی ۹۲۶ ہجری		مطبوع مصر ۱۳۱۵	۲۵۰	
	<p>شارح علام نے ادلائ منہج الطالبین مولفہ امام نووی المتوفی ۷۴۷ ہجری کا انتخاب و اختصار کیا اور اس مختصر کا نام منہج الطالب رکھا۔ پھر بعض تلامذہ اس سے منہج الطالب کی یہ شرح لکھی جس میں متن کے اطلاق و اشکال کا حل نہایت وضاحت سے کیا گیا ہے۔ حاشیہ پر منہج الطالب اور الرسالة الذہبیہ فی المسائل الفقہ المنہجیہ جو فتح الیاب کا حاشیہ ہے۔ مولفہ سید مصطفی الذہبی الشافعی تحریر ہیں۔ اس پہلے حصہ میں شروع کتاب سے کتاب الجمالہ کے ختم تک لکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی افضالہ واصلاتہ والسلام علی سیدنا محمد و صحبہ وآلہ۔ اس عبارت سے پہلے کسی قدر عبارت الحاقی بھی لکھی ہے جو ختم صفحہ ۲۵۰ فی کیفیتہ العقد و کتاب القراض واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔</p>					
ایضاً	۴۸۶	فتح الیاب بشرح منہج الطلاب مع الرسالة الذہبیہ الجزء الثاني	ایضاً	ایضاً	۲۳۲	
	<p>یہ دوسرا حصہ ہو کتاب الفرائض سے کتاب امات الا و لا ذک۔ و علیہ ختم کتاب آغاز صفحہ ۲ کتاب الفرائض ای مسائل قمتہ الموارث جمع فریضہ ختم صفحہ ۲۳۲ و ہذا من زبانی فی الولد واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم دونوں حصوں کی آخر میں فہرست ابواب بھی شامل ہے۔</p>					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>علامہ زکریا انصاری <sup>۱۱۲۰</sup> ہجری میں سینکھ میں پیدا ہوئے (ایک قریہ ہی اعمال شرقیہ میں سے) اور یہیں نشوونما ہوا۔ حفظ قرآن مجید سے فارغ ہو کر کتاب العہدہ اور مختصر التبریہ بادی کی <sup>۱۱۳۰</sup> ہجری میں قاہرہ پہنچی اور تمام فنون و علوم یہاں کے بڑے بڑے مشائخ اور فضلا سے حاصل کیے۔ علم تصوف کی تکمیل شیخ محمد الغمری وغیرہ سے کی جب علوم سے فراغت اور ندیس و افتا کی اجازت حاصل ہو گئی تو بڑی سرگرمی سے نشر علوم کی طرف توجہ کی۔ ان کے تلامذہ میں بڑے بڑے اکابر اور شیوخ ہوئے ہیں۔ تالیفات کا بھی بڑا اہتمام تھا۔ تقریباً ساٹھ کتابیں ان کے مولفات ہیں۔ الفر البہیتہ فی شرح البہتہ الوردیہ۔ فقہ شافعی میں ان کی مشہور تصنیف ہے۔ علم تصوف میں بھی ان کا مذاق بہت بڑھا ہوا ہے۔ اعلیٰ درجہ کے عابد و زاہد۔ اور مذہباً شافعی تھے۔ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ لیکن اس حالت میں بھی تدریس و افتا کا کام برابر جاری رکھا تھا۔ سو برس کے فریب عمر پائی ان کے اقران و امثال اکثر ان کے سامنے ہی فوت ہو گئے۔ ان کے زمانہ میں سارے مصر والے ان کے اتباع شمار کیے جاتے تھے اور ان کے بعد ان کے اتباع کے ہتلے رہے <sup>۱۱۳۰</sup> ہجری میں منصب قضا کو بھی قبول کیا۔ مدت تک اس عہدہ پر مامور رہے۔</p> <p>کشف النون جلد اول صفحہ ۳۵۴ مطبوعہ مصر <sup>۱۱۳۰</sup> میں ان کا سنہ وفات <sup>۱۱۹۰</sup> لکھا ہے اور اسی کتاب مطبوعہ لندن <sup>۱۸۳۲</sup> میں <sup>۱۲۰۰</sup> کو سن وفات قرار دیا ہے۔ فرست خدیوہ مصریہ میں بھی <sup>۱۲۰۰</sup> ہی تحریر ہیں۔ الکواکب الدریہ فی تراجم سادۃ الصوفیہ میں لکھتے ہیں۔ سات سنتہ نبیہ و عشرین و تسع مائتہ۔ ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ کشف النون مطبوعہ مصریہ میں <sup>۱۲۰۰</sup> جو تحریر ہیں وہ سنجین کی کم توجہی کا ثمرہ ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ الکواکب الدریہ فی تراجم سادۃ الصوفیہ وغیرہ۔</p>

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		قبل قبضہ ذکر ذلک فی الروضۃ					
۴۲۲۶	۷۸۲	الغزالیہ فی شرح البیہ الوردیۃ مع الحاشیۃ الثالث	شیخ الاسلام زین الدین ابن نجی القاضی زکریا بن محمد بن احمد الانصاری الشافعی السبکی المتوفی ۹۲۶ھ	س۶۶	مطبوع مصر	۴۵	
		تیسرا حصہ فی قبض فی القبض سے باب الفرائض کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ فصل فی بیان القبض للبیع۔ ختم صفحہ ۴۵۔ فصن ارادھا فلیدر احوالہا۔					
ایضاً	۷۸۳	الغزالیہ فی شرح البیہ الوردیۃ مع الحاشیۃ الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۱۴	
		چوتھا حصہ ہی باب الوصایا سے باب النفقات کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ باب الوصایا جمع وصیتہ وہی لغۃ الایصال ختم صفحہ ۴۱۴ من الاعمال التي تطیفہا واللہ اعلم۔					
ایضاً	۷۸۴	الغزالیہ فی شرح البیہ الوردیۃ مع الحاشیۃ الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۳۴	
		پانچواں حصہ ہی باب الجراح سے باب عتق ام الولد تک اور اسی باب کے ختم پر کتاب کا خاتمہ ہی۔ آغاز صفحہ ۲۔ باب الجراح جمع جراحتہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۳۴۔ قال مولفہ رحمۃ اللہ علیہ وقد فرغت من تالیفیوم السبت خامس عشر شوال سنۃ سبع وستین وثمان مائتہ					

نمبر چوتھا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تخصیص مطبوعہ علمی تعداد صفحات	کیفیت
شائع حیدر اشد علیہ کو حال دریافت نہیں ہوا۔ نامیہ قریب زبانہ کے فضلاء میں ہیں۔				
۴۵۰	الغزالبہیتہ فی شرح الہجۃ الوردیہ الکاشتین البحر والادب	شیخ الاسلام زین الدین ابن یحیی القاضی زکریا بن محمد بن احمد انصاری الشافعی البستانی المتوفی ۹۲۷ھ ہجری	مجلد ۱ ۴۵۰	۴۵۰
<p>بجۃ الوردیہ مولفہ امام زین الدین عمر بن مظفر الشافعی الوردی المتوفی ۹۲۷ھ ہجری۔ متلوسہ ہے حاوی التفسیر حاوی التفسیر کو شیخ نجم الدین عبد الغفار القزوی الشافعی المتوفی ۹۲۷ھ ہجری نے مسائل فرعیہ شافعیہ میں تالیف کیا ہے۔ الغزالبہیتہ پر دو حاشیے بھی ہیں ایک عبد الرحمن شریفی کا جو صفحہ کتاب کے پچھلے حصہ میں اور خط جدولی کی فصل سے اصل کتاب سے ممتاز ہے۔ دوسرا حاشیہ ابن قاسم عبادی کا ہے جو صفحات کے حاشیہ پر چڑھا ہوا ہے۔ ہدی کتاب کو پانچ حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ مجلد ہذا پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے باب کیفیت حالۃ المرض کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اظہر بہیمۃ دینیہ القویہ اس عبارت سے قبل کسی قدر عبارت الحاتی بھی ہے۔ ختم صفحہ ۴۵۰ واما اللغات الاربع ففی اسم</p>				
ایضاً	الغزالبہیتہ فی شرح الہجۃ الوردیہ مع الکاشتین البحر والادب	ایضاً	ایضاً	۴۵۰
<p>دوسرا حصہ باب الجمع سے فصل فی الخیار کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ باب الجمعہ بضم المیم واسکانہا وفتحہا وحکی کسر ہا فال الماوردی کان وہم الجمعۃ الی عبارت ختم صفحہ ۴۵۰</p>				



نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		پو تھا حصہ ۱ فصل فی الایالات سے ختم کتاب تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ فصل فی الاملا و اخر ۵ عن الرجعة۔ خاتمہ صفحہ ۴۳۱۔ اللهم اخنم لنا نجا ممد السعادة بالک۔					
		ناضل محشی رحمہ اللہ ۱۳۱ھ میں بحیرہ میں لایک قریہ کا نام ہی پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب ان کا شیخ جمہ ازیدی سے ملتا ہے نسباً سیدنا محمد بن الحنفیہ کی طرف منسوب ہیں۔ لڑکپن ہی کے زمانہ میں مصر چلے آئے۔ حفظ قرآن مجید کے بعد درس علوم متداولہ میں متوجہ ہوئے۔ شیخ عثمانوی اور شیخ خفی وغیرہ سے علم حدیث و فقہ حاصل کیا۔ شیخ لموی۔ جوہری۔ لابنی۔ ویربی وغیرہم سے بھی اجازت حاصل کی۔ شیخ علی الصعیدی۔ سید لبیدی کے درس میں بھی حاضر رہے ہیں۔ ان کے فیض علم سے بہت سے لوگ منتفع ہوئے۔ ملنے والوں کے ساتھ بڑی خوش اخلاقی کا برتاؤ کرتے۔ اس حاشیہ کے علاوہ منہج الطالب وغیرہ پر بھی ان کے حواشی ہیں۔ زمانہ وفات سے قبل مصطفیٰ میں رجوع ہجیرم کے قریب ہی چلے آئے تھے۔ نیر رمضان المبارک دوشنبہ کی شب میں وقت سحر سنہ مرقومہ الصد میں یہیں انتقال فرما اور اسی جگہ مدفون ہوئے۔ عجائب الانار فی التراجم والاخبار۔					
۴۲۲۳	۷۹	نہایت الزین فی ارشاد البتد	الشیخ محمد فودی بن عمر التنازی الشافعی	شرح	مطبوعہ مصر	۳۹۳	
		قرۃ العین بمہات الدین					
		قرۃ العین مولفہ علامہ زین الدین بلباری فانی کی شرح ہے۔ فقہ شافعی میں شایع رحمہ اللہ نے حل متن میں اپنی طرف سے بہت کم لکھا ہے۔ دوسرے مولفین کے اقوال نقل کیے ہیں۔ مسائل ضروریہ فرعیہ تمام و کمال اس کتاب میں آگئے ہیں۔ باب الصلوٰۃ سے کتاب کی ابتدا ہوئی ہے۔ اصل متن بھی حاشیہ پر ہے۔ بعض بعض جگہ شرح کے متعلق بھی کسی قدر تشبیہ کیا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی قوی بدلائل دیمتہ ارکان الشریعہ ختم صفحہ ۳۵۴۔ جہز بہ القلم والحمد للہ رب العالمین					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فاضل محشی کے شاگرد ہیں۔ حضرت محشی کے ایما اور بعض فخاصین کے اصرار سے مستقل طریق پر ۱۲۰۸ھ میں مہذب و مرتب کیا اور ۱۲۱۱ھ میں تکمیل تحریر سے فراغت پائی۔ پوری کتاب چار حصوں پر منقسم ہے۔ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے فصل فی شروط الصلوٰۃ کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی افضالہ۔ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد و آلہ ختم صفحہ ۴۱۴۔ الا عن اجتہاد۔ حاشیہ پر اصل شرح کتاب الاقناع بھی تحریر ہے۔				
۴۲۲۸	۷۷۶	تحفۃ الجیب علی شرح الخطیب السمی بالاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع البحرانی	العلامہ الشیخ سلیمان بن محمد بن عمر البحرینی	۱۲۱۱ھ	مطبوع مصر ۴۱۱	
		دوسرا حصہ فصل فی ارکان الصلوٰۃ سے فصل فی الایاد الواجبتہ کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ فصل فی ارکان الصلوٰۃ				
		عبرہنا بالارکان ختم ۴۱۱۔ من غیونیتہ شرح الروض				
	ایضاً ۷۷۷	تحفۃ الجیب علی شرح الخطیب السمی بالاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع البحرانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۵۴
		تیسرا حصہ کتاب البیوع سے فصل فی بیان ما یتوقف علیہ حل المطلقات کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲				
		کتاب البیوع اعلہ ان البیع منحصراً ختم صفحہ ۴۵۴۔ بحمدہ الصودۃ				
	ایضاً ۷۷۸	تحفۃ الجیب علی شرح الخطیب السمی بالاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع البحرانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۳۱

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شارح رحمہ اللہ مصر کے رہنے والے شافعی المذہب ہیں۔ شیخ احمد برلسی اور علامہ طبلاوی اور شہاب دہلی وغیرہم ان کے شیوخ میں ہیں۔ اپنے شیوخ کی حیات میں ہی تدریس و افلا کے مجاز ہو گئے تھے۔ کثرت سے لوگ ان کے فیوض سے مستفیض ہوئے۔ ان کے صلاح و تقویٰ زہد و دیر پر اہل مصر کا اجماع ہے۔ مشاغل دنیوی سے سخت نافر اور کثرت عبادت پر بیدار ہیں تھے۔ ان کی عادت تھی کہ شروع رمضان المبارک سے مسجد جامع میں مقیم ہوتے اور جب عبد الفطر کی نماز سے فارغ ہو جاتے تب وہاں سے نکلتے۔ حج کے سفر میں پیادہ پلچلتے۔ جب مکان اور تعب شدید ہو جاتا تب سوار ہوتے سفر کی حالت میں آداب سفر۔ مناسک حج۔ احکام قصر نماز۔ طریقہ جمع بین الصلواتین۔ لوگوں کو تسلیم کرنے۔ سفر کی حالت اور باخصوص مکہ معظمہ کے قیام کے زمانہ میں بیشتر صائم رہتے۔ قرآن شریف کی تلاوت کثرت سے کرتے ان کی نسبت کہا گیا ہے۔ کہ کان آیت من آیات اللہ تعالیٰ وحجۃ من حجہ علی خلقہ۔ کتاب التنبیہ اور کتاب غایۃ الاختصار پر بھی مبسوط شرح لکھے ہیں۔ دوسری شعبان پنجشنبہ کے روز عصر کے بعد نو سو ستتر ہجری میں انتقال فرمایا۔ شذرات الذہب۔				
۴۲۳۸	تختہ الجیب علی شرح الخطیب المسمی بالافتاح فی حل الفاظ من محمد بن عمر البجیری ابی شجاع البخاری ول الازہری الشافعی المتوفی ۳۲۳ھ	العلامہ الشیخ سلیمان	۳۱۱ھ	مطبوع مصر	۳۱۳	
	حاشیہ ہے کتاب الافتاح فی حل الفاظ ابی شجاع کا جو شرح ہے علامہ شریفی خطیب کی غایۃ الاختصار پر جس کو الامام العالم شہاب الدین والدین احمد بن الحسین بن احمد الاصفہانی الشہیر بانی شجاع نے فروعات شافعیہ میں تالیف کیا ہو۔ محشی علام نے کتاب الافتاح پر اکثر فوائد شریفہ اور نکات دقیقہ بطریق حاشی مختلف طور پر بلا لحاظ ترتیب وغیرہ لکھے تھے جو بہت بڑا ذخیرہ تھا۔ مولانا عثمان سولینی نے جو					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		میں لکھی ہے۔ تطویل بلا طائل اور زوائد سے احتراز کیا ہے۔ اس مطبع میں کتاب ہذا کو چار حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ پہلا حصہ ہی شروع کتاب سے باب الاحصار والفاظ کے ختم تک۔ حاشیہ پر اصل متن بھی تحریر ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله العنی المغنی الذریۃ۔ الفتح۔ ختم صفحہ ۵۲۰ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم					
۴۲۲۱	۴۴۲	معنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج الجزء الثاني	الامام الفقیہ الشیخ محمد اشترینی الخطیب الشافعی المتوفی ۹۷۵ھ	سنتہ	مطبع مصر	۳۰۳	
		دوسرا حصہ یہ کتاب البیع سے کتاب الجمالہ تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ کتاب البیع افر و المصنف رحمہ اللہ تعالیٰ لفظ البیع الخ ختم صفحہ ۴۰۳۔ ولشایئہ واصحابہ وجميع المسلمين آمین آمین۔					
ایضاً	۴۴۳	معنی المحتاج الی معرفۃ الفاظ المنہاج الجزء الثالث	ایضاً	۹۷۲ھ ۱۲ جمادی الآخرہ	ایضاً	۴۲۴	
		تیسرا حصہ یہ کتاب الفرائض سے کتاب النفقات کے ختم تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ کتاب الفرائض ای مسائل شمسۃ الموارث جمع فریضۃ الخ۔ ختم صفحہ ۴۲۴۔ وجميع المسلمين والمسلمات آمین۔					
ایضاً	۴۴۴	معنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۹۹	
		چوتھی جلد یہ اس جلد کے آخر کے تین صفحات پر کسی قدر پیوند کاری ہے۔ جس سے عبارت کتاب میں نقصان آگیا ہے۔ یہ جلد کتاب الجراح سے ختم کتاب تک آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الجراح ہو بکسر الجیم جمع جراح ختم صفحہ ۴۹۸۔ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۲۵	۷۷۰	الحاشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج البحر والعماد نزیل مکہ مکرمہ و الشیخ احمد بن القاسم العبادی القاہری الشافعی المتوفی ۹۹۴ھ	العلامة عبد الحمید الشرنوبی	مطبوع مصر ۱۳۱۵ھ	۴۳۳		
<p>دسواں جزیر کتاب الایمان سے کتاب اہمات الاولاد تک اسی کتاب ختم ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الایمان قولہ بالفتح ختم صفحہ ۴۳۲۔ فی منتصف ربیع الثانی من شہور سنہ الف و مائت و تسع و ثمانین الی قول و آله وصحبه الصلاة والسلام۔ علامہ شرنوبی تیرہویں صدی کے فضلا ہیں ان کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی۔ علامہ عبادی کی نسبت ابی الفلاح صاحب شذرات الذہب لکھتے ہیں کہ بڑی خیر و برکت کے شخص ہیں۔ شیخ ناصر الدین اللقانی اور محقق شہاب الدین البرلسی اور شیخ محمد بن داود المقدسی کے ممتاز شاگردوں میں ہیں۔ فروعات میں شافعی مذہب کی پابندی کرتے۔ اس حاشیہ کے علاوہ شرح جمع الجوامع اور شرح اکوزقات اور مختصر فی المعانی والبیان پر بھی ان کے حاشی ہیں۔ حج سے واپسی پر مدینہ منورہ میں نو سو چار روز ۹۹۴ ہجری میں انتقال فرمایا۔</p>							
۴۲۲۱	۷۷۱	معنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج البحر والاول	الامام الفقیہ الشیخ محمد الشرنوبی الخطیب الشافعی المتوفی ۹۹۴ھ	مطبوع مصر ۱۳۱۵ھ	۵۲۰		
<p>منہاج الطالبین کی شرح ہے جو نہایت بسط و ربط کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ شایعہ رحمہ اللہ نے بڑی وضاحت و تفصیل سے متن کے مشکل مقامات کا حل کیا ہے۔ الفاظ غریبہ کے معانی اور ان کی تحقیق کھلے لفظوں</p>							

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی اتحاد صفحہ	کیفیت
		لغة الى قول المتن ختم صفحہ ۴۴۶۔ ان پر مت التفصیل والتمثیل۔				
۴۲۲۵	۷۶۷	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج الجزء السلیح	العلامة عبد الحمید الشیرازی نزیل مکہ مکرمہ دا شیخ احمد بن القاسم العبادی القاہری الشافعی المتوفی ۷۹۳ھ		مطبع مصر ۱۳۱۵	۵۰۷
		ساتواں حصہ کتاب الوصایا سے فصل فی الالفاظ المزمعة تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الوصایا قولہ قل الانسب تقدیمہا ختم صفحہ ۵۰۔ ای ما ذکرہن القیاسین۔				
ایضاً	۷۶۸	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج الجزء الثامن	ایضاً		ایضاً	۴۸۸
		آٹھواں حصہ ہے کتاب الطلاق سے فصل فی الجنایۃ تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ کتاب الطلاق قول المتن الطلاق۔ ختم صفحہ ۴۸۸۔ حتی بضبط النقصات شرح روض۔				
ایضاً	۷۶۹	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج الجزء التاسع	ایضاً		ایضاً	۴۲۰
		نواں حصہ ہی باب موجبات الدیۃ والعاقلۃ والکفارة سے کتاب المسایۃ تک آغاز صفحہ ۲۔ باب۔ موجبات الدیۃ والعاقلۃ والکفارة قولہ غیر ما من ختم صفحہ ۴۰۹ بیان الاعداء فلیتأمل۔				

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۲۵	۷۴۳	الحواشی علی تہذیب المحتاج بشرح المنہاج البحر والشا	العلامة عبد الحمید الشبرا نزہل مکہ مکرمہ دا احمد بن قاسم العبادی القاہری الشافعی المتوفی ۹۹۳ھ		مربیع مصر ۱۳۱۵ھ	۴۸۴	
		تیسرا حصہ ہی: باب عاودۃ الخوف سے فصل فی الاعتکاف المذکور تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ باب صلاۃ الخوف قول اللہ صلاۃ الخوف۔ ختم صفحہ ۴۸۴۔ بشرق علیہم تحلفہ					
ایضاً	۷۴۴	الحواشی علی تہذیب المحتاج بشرح المنہاج البحر والریق	ایضاً		ایضاً	۴۹۴	
		چوتھا حصہ ہی: کتاب الحج سے باب معایۃ الریق تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الحج قولہ لئن القصد۔ ختم صفحہ ۴۹۴۔ ولا تتعلق الدین بشئ من المال والله اعلم۔					
ایضاً	۷۴۵	الحواشی علی تہذیب المحتاج بشرح المنہاج البحر والریق	ایضاً		ایضاً	۴۳۷	
		پانچواں جز ہی: کتاب السلم سے فصل فی بیان جواز العاریۃ تک۔ ابتدا صفحہ ۲ کتاب السلم ای کتاب بیان حقیقتہ۔ ختم صفحہ ۴۳۷۔ واعتمد فصدیق الدافع					
ایضاً	۷۴۶	الحواشی علی تہذیب المحتاج بشرح المنہاج البحر والسادس	ایضاً		ایضاً	۴۳۷	
		چھٹا حصہ ہی: کتاب الغصب سے فصل فی اصول المسائل تک آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الغصب قولہ					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ کتاب مجموعہ حاشیہ تین ہے ایک شروانی۔ دوسرا عبادی۔ یہ دونوں حاشیہ تحفۃ المحتاج پر لکھے گئے ہیں جو علامہ شہاب الدین احمد بن حجر البیتنی المتونی ۷۹۷ھ ہجری کی تالیف منہاج الطالبین کی شرح ہی منہاج الطالبین فقہ شافعی میں مستند کتاب ہے مولفہ امام محی الدین بحی النودی المتونی ۸۳۷ھ پہلا حاشیہ صفحہ کتاب کے اول حصہ میں۔ دوسرا صفحہ کتاب کے پچھلے حصہ میں خط جردولی ان دونوں حاشیوں میں قابل تحفۃ المحتاج تمام وکمال کتاب کے حاشیہ پہری۔ پہلا حاشیہ جو علامہ شروانی کا ہے ۸۹۷ھ ہجری کی تالیف ہے دوسرا حاشیہ علامہ عبادی اس کو ان کے شاگرد شیخ منصور طبلاوی المتونی ۱۱۱۷ھ ہجری نے خطبہ الحاقی کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اس کتاب کی دس حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے خطبہ کتاب کا فصل استقبال القبۃ تک ابتدا حاشیہ شروانی صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین الخ آغاز حاشیہ عبادی صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی یفعل ما یشاء کل عصر لتحریر الاحکام ختم جزا اول حاشیہ شروانی صفحہ ۵۰۵۔ نقض اجتہاد باجتہاد آخر کردی ختم جزا اول حاشیہ عبادی صفحہ ۵۰۵۔ فولہ ثم یعیل اعتمدہ۔					
۴۲۲۵	۷۶۲	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج الجزر الثانی	العلامہ عبد الحمید الشروانی نزیل مکرمہ والشیخ احمد بن قاسم العبادی القاہری الشافعی المتونی ۹۹۴ھ		مطبوع مصر ۱۳۱۵ھ	۴۹۴	
		دوسرا حصہ ہے۔ باب صفتہ الصلوۃ سے فصل فیما تدرک بہ الجمعۃ تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ باب صفتہ الصلوۃ فولہ ای کیفیتہا۔ ختم صفحہ ۴۹۴۔ کما نزعہ الا ذرعی وغیرہ واللہ تعالیٰ اعلم۔					



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ	ماقبلہ و صفحہ	کیفیت
		الحی ان تبعث الاموات و تنزع الجناات للمومنین و المؤمنات۔ اول میں فرست ابواب بھی منضم ہے۔ فرست بکتخانہ خدیوہ مصر میں لکھا ہے کہ مولف گیارہویں صدی کے علما میں ہیں۔ پچیس جلدی الاویٰ دوشنبہ کے روز ۲۷ ہجری میں اس کتاب کی تالیف سے فارغ ہوئے۔ کشف الظنون میں اس کتاب کے تحت میں صرف مولف کا نام لکھا ہے۔ تالیف و سنہ وفات کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔				
۴۸۰	۴۸۰	عین البشارۃ فی تسنین الاشیاء	مولینا محمد نور اکوٹہوی	۱۳۱۶ھ	مطبوعہ ناگپور	۱۰۰
		ردارباب البطل		۱۳۱۶ھ		
		اس کتاب میں رسالہ غزل اشہات فی تبطیل الاشارات کا رد کیا گیا ہے اور رفع سبابہ فی تشہد کو احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب فقہیہ سے ثابت کیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ اور صاحبین اور دیگر ائمہ رحمہم اللہ رفع سبابہ کے قائل ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی رفع السلام بنیوعد۔ ختم صفحہ ۹۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ ایک مقدمہ اور چار فصلوں پر کتاب کی ترتیب رکھی گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں چند علماء کی تقریظیں بھی تحریر ہیں۔				
		مولف زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔ موضع اکوٹہ ان کا وطن اصلی ہے۔ یہ ایک قریہ ہے جو پشاور سے پنجاب کی جانب میں یا تیس کوس کے فاصلہ پر ہے۔				
۴۸۱	۴۸۱	الحواشی علی تحفۃ المحتاج	العلامہ عبد الحمید الشیرازی	۱۳۱۵ھ	مطبوعہ مصر	۵۰۵
		شرح المنہاج	نزہل مکرمہ و شیخ احمد بن قاسم العبادی القاہری			
		الجزء الاول	المشافعی المتوفی ۹۹۳ھ			

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا قلمی اتعازہ صفحہ	کیفیت
						<p>بھیج دیا۔ ان کے خور و نوش اور کتب ضروریہ کا صرفہ نہایت خوشی سے اپنے ذمہ لیا۔ اٹھارہ سال کا کل اسی مدرسہ میں مولف رحمہ اللہ علوم و فون میں مشغول رہے یہاں کے علماء کبار سے بڑی کوشش اور محنت سے کتب مطلوبہ پوری کیں۔ شیخ شرف الدین المرعفی۔ شیخ احمد راشی الشترادی۔ شیخ ابراہیم السقار۔ شیخ مصطفیٰ المصری۔ شیخ الاسلام۔ شیخ محمد الانبانی۔ شیخ ابراہیم الشافعی الشترادی وغیرہم۔ ان کے اساتذہ میں ہیں۔ سارف بائد شیخ عمر جعفر الشیرادی الشافعی الخلوئی الشافعی النقشبندی کی فیض صحبت سے بھی بہرہ یاب رہے ہیں۔ اپنے والد اور خسر کے ہمراہ کئی حج بھی ادا کیے۔ ۱۲۹۹ھ سے مصر کی مراجعت کے بعد اپنے وطن میں اقامت اختیار کی۔ تمام اوقات مشاغل علمی اور تعلیم علوم دینی میں صرف کرتے۔ اس کتاب کے علاوہ کتب تحت بھی ان کی تالیف ہیں جو بطبع بھی ہو چکی ہیں۔ الوسیلة فی الصلاة علی صاحب الفضیلة۔ الجوہر المتین فی الصلاة علی خیر النبین خلاصتہ الکلام فی مولد المصطفیٰ علیہ الصلاة والسلام۔ صفوة الخلاصتہ فی مولد مزمل الخصاصہ۔ الوصیة الرشدیہ ۱۳۲۳ھ ہجری تک مولف سلمہ اللہ تعالیٰ بقید حیات تھے۔</p>
۹۲۹۲	۷۵۹	مجمع الضمانات	العلامة ابی محمد غانم بن محمد البغدادی من علماء القرن الحادی عشر	۱۰۲۶ھ	مطبوع مصر ۱۳۳۰ھ	۴۶۲
						<p>اس کتاب میں مولف نے تمام مسائل ضمان کو حنفی مذہب کے مطابق ابواب فقہ کی ترتیب پر جمع کیا ہے۔ یہ مسائل فقہی کتابوں میں متفرق اور مختلف طریق پر لکھے گئے ہیں مولف نے بہت بڑا کام کیا ہے کہ ان تمام مسائل کو مجتمعاً اس کتاب میں لکھ دیا ہے۔ جزئیات کے تحت ہیں۔ سند اکتب منقول عنہ کے اسماء بھی لکھے ہیں۔ اہل علم اور بالخصوص مفتی کے واسطے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ اڑتیس ابواب پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی من علینا بالفضل والعرفان۔ ختم صفحہ ۴۰۴</p>

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تبصہ نبی	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کفر کے متعلق ذکر کیا۔ علی ہذا القیاس۔ اٹھانویں ابواب پر کتاب کی تقسیم ہے۔ جن کی مفصل فہرست کتاب کے دیباچہ میں لکھی ہے آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی انزل علینا کتبنا با احکمت اناۃ ثم فصلت خاتمہ کتاب صفحہ ۵۵۔ اللہم اجعل کتبنا ہذا حجتہ لنا یوم القیمہ الی قول اللہم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ۔ اس کا ایک نسخہ برٹش میوزیم میں موجود ہے۔					
۴۲۲۴	۵۸	روضۃ المحتاجین لمعرفة قواعد الدین مع التعلیقات ومع الفہرست	العالم الفاضل الشیخ رضوان العدل بیرس الشافعی الخلوئی الشاذلی	۳۳۳	مطبوعہ ۳۳۳	۴۰۴	
		اس کتاب میں مولف نے پانچ ارکان اسلام کے موافق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ (نبی کل لاسلام علی خمس الحج) بڑی تفصیل و تطویل سے لکھے ہیں اور احکام فقہیہ میں مذہب شافعی کا اتباع کیا ہے					
		تتمیم فوائد کتاب کی غرض سے صفحات کے ذیل میں تعلیقات بھی لکھے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد اشراف الموحدین۔ ختم صفحہ ۴۰۳ مثلاً					
		الیوم الدین قال المولف حفظہ اللہ وكان الفراغ من تبیینہ وتصفیة محضہ یم الاثنین الموافق ثلثہ عشر من جمادی الآخر سنت الف وثلثمائتہ وثلث و عشرين ہجریہ و صلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔					
		اسی کتاب کے آخر میں مولف کا کسی قدر حال تحریر ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ پانچویں ذیقعدہ ۱۲۷۱ ہجری میں بلدہ جزیرۃ القباب میں ان کا تولد ہوا طفولیت کا زمانہ اسی مقام پر گزرا اور یہیں ابتدائی تعلیم پائی۔					
		۱۲۷۱ ہجری میں عدل یک احمد بیرس ان کے والد نے جامع انہر مصر میں تحصیل علوم کی غرض سے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
							<p>یہ رسالہ فن تاریخ مجموعہ منسبہ میں ہے۔ مختلف مسائل فقہی جو الکتب منقول عنہ بطریق کثکول جمع کیے ہیں۔ نقل جزئیات میں تحقیق و تنقید کا خیال نہیں کیا گیا ہے۔ رطب و یابس قوی و ضعیف اقوال جیسے بھی کتابوں میں لکھے گئے نقل کیلئے لکھے ہیں کہیں فارسی عبارت بھی تحریر ہے۔ کتاب کے گوشہ پر لکھا بولے نقل از بیاض مولوی غلام علی رحمہ اللہ جس سے متبادر ہوتا ہے کہ ان مسائل ستے کے جامع بھی ہیں دونوں کے۔ آغاز صفحہ ۵۳۔ من ابی بوسف رحمہ یحیٰ عن النطوع عند الا انتصاف ختم صفحہ ۱۰۶۔ یکثر و قوعھا والناس غافلون عنھامن الطیادی۔ اس مجموعہ کے جامع مفصل حالت دریافت نہیں ہوئی۔ شاید آزاد بلگرامی ہوں</p>
۴۱۶۵	۷۵۷	تبیین الحارم	الامام العالمیہ شان اللہ	رابع رجب	قلمی	۵۷۸	<p>یوسف الامامی الوعظ انحرفی نزیل مکہ المشرقة المتونی بہانی حدود</p>
							<p>تقطیع کتابت ۵ x ۹۔ اچھے سطر ۱۸ کاغذ دہلی۔ کسی طالب علم نے نسخ خط کی روش پر مایقہ رکھا ہے۔ جن کا نام غالباً میرک شاہ ہے۔ کتابت سیاہی سے کی گئی ہے صرف لفظ فصل کو سرخی سے لکھا ہے۔ ابتدائی چار صفحات پر جدول کشیدہ ہے باقی جملہ اوراق جدول سے خالی ہیں۔ تمام کتاب بیوند کاری اور کرم خوردگی کے اثر سے محفوظ ہے۔ قریب قریب پوری کتاب کے اوراق کے کسی قدر حواشی آب رسید ہیں باب فی قتل صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل کے ورق پر روشنائی کا بڑا سادھا ہے جس سے کسی قدر عبارت چھپ گئی ہے۔ اکثر جگہ حواشی کتاب پر لغات کے معنی بھی لکھے ہیں۔</p> <p>اس کتاب میں محرمات کو جن کا ذکر قرآن عظیم میں ہے موافق فتوے فقہاء آیات قرآنیہ کی ترتیب پر لکھا ہے مولف نے اس کتاب میں یہ جدت کی ہے کہ جس ترتیب سے آیات قرآنیہ مرتب ہیں۔ اسی طریق سے بیان کی بھی ترتیب رکھی ہے۔ مثلاً اول یا ہ کے شروع میں آیت ان الذین کفروا۔ مذکور ہے تو مرتب پہلے</p>

نمبر چودا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیسبیت
		یہ کتاب ان مسائل کا مستقل ایک فتاویٰ ہے۔ ابتدا میں ان احادیث کو لکھا ہے جن میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کرام۔ تابعین و من بعدہم کے۔ صدقات و اذقان کا ذکر ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ ماری فی صدقات النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیثاً ابو بکر احمد بن عمر و قال حدیثاً محمد بن الواقدی۔ ختم صفحہ ۳۵۳۔ لایحجز للرجل ان یفعلہ واللہ اعلم کتاب کے آخر میں فرست ابواب بھی لکھی ہے۔ مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۱۲۳ کے تحت میں لکھا گیا ہے				
۳۸۷۸	۷۵۶	عمدة البیان فی معرفۃ الشیخ الفرضی ابی محمد قروض الاعیان۔ مع عبد الطیف المروسی الاجوبۃ الصغرے المتوفی سنہ ۱۲۳	مطبوعہ مصر	۱۲۳		
		ماکی مذہب کی کتاب ہے۔ مختصر الشیخ ابی زید عبدالرحمن الانضری کی شرح ہے۔ شایح نے اس مختصر کے صرف طہارۃ و نماز کے مسائل کی شرح بڑی تفصیل و تشریح سے لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اعلیٰ معالہ الا سلام۔ ختم صفحہ ۱۲۳۔ وهو قول ابن نافع الی قولہ و علی آلہ وصحبہ وسلم تسلیماً۔ اس کتاب کے شایح اور امان کے حالات معلوم نہیں ہوئے۔				
		الاجوبۃ الصغرے الامام ابی محمد عبدالقادر بن علی بن یوسف الفاسی				
		مرقومہ بالا کتاب کے حاشیہ پر یہ کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب میں چونسٹھ مسائل متفرقہ فرعیہ وغیرہ کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ عجیب بسوال من سألہ ودعاہ۔ ختم صفحہ ۳۲ واللہ الموفق لارب غیریہ و صلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم تسلیماً۔ اس رسالے کے مولف کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔				
		فوائد متفرقہ مولوی غلام علی قلمی				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب منہج الطلاب میں جو مولفہ شیخ الاسلام ابن عیسیٰ ذکر کیا المصری الشافعی المتوفی ۹۲۶ھ ہجری کی ہر مسئلہ حل فی الطوائف کو جس میں حامل و معمول کے طوائف کے احکام کسی قدر وقت و اشکال کے ساتھ لکھے ہیں مولف نے اس رسالہ میں اس مسئلہ کے جملہ شقوق و اختلافات کو مفصلاً ذکر کیا ہے اور کتاب مذکور کے اس مقام کی عبارت کا عمدہ عنوان سے حل کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۹۔ الحمد للہ ولی التوفیق۔ ختم صفحہ ۳۰					
		الافاضہ فی بیان احکام المستحاضہ	مولینا الحسن الشہید السقا	۱۳۱۹ھ		۳۴	
		اس رسالہ میں استحاضہ کے لغوی و شرعی معنی کی تحقیق۔ اس کے احکام۔ ضبط و تفصیل سے لکھے ہیں آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المنزہ عن الاکدار۔ ختم صفحہ ۳۴۔ سۃ الف و مائتین و تسعة عشر من ہجرة خیر البشر صلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحبہ و سلمہ۔ اس رسالہ میں دو قسم دیکھے گئے بجائے الف و ثلاث مائتہ کے الف و مائتین۔ تصنیف میں لکھا گیا ہے۔ صفحات میں۔ ہندسہ آٹھ کے بعد شترہ کا ہندسہ تحریر ہے۔ فاضل مولف بھی اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ ان کے تفصیلی حواشی غالباً ضبط نہیں ہوئے ہیں۔					
۳۸ ۷۲	۷۵۵	احکام الاوقاف مع الفہرست	قاضی القضاۃ الامام ابنی بکر احمد بن عمر الشیبانی المعروف بالخصاف المتوفی ۲۶۱ھ		مطبوع مصر	۳۵۶ ۱۱	
		اس کتاب میں مسائل وقف۔ مباحث وصیت۔ مطالب عدالت۔ بڑی بسط و تفصیل سے لکھے ہیں۔ اس قدر کثیر جزئیات ان مباحث کے متعلق مفصلاً اس فن کی دوسری کتابوں میں کم ہے۔					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		آغاز کتاب نحر الاضحیہ - صفحہ ۲ محمد حمداً علی الجلیل اتباعاً لسنة الخلیل - ختم - صفحہ ۱۵ فی الدنیا والآخرة واللہ تعالیٰ اعلم - ابتدا رسالہ الذبائح صفحہ ۵۱ - الحمد للہ الذی خلق الانس والجن لاجل النعم والتعالیم عبارت ختم صفحہ آخریں - ولا یلزمہ شیء مولف علام زمانہ حال کے فضلا میں ہیں۔					
۳۹۶۸	۷۵۲	اعلام الباحث بفتح ام الحجاب الفاضل اسید احمد ابن السید احمد بن السید یوسف الحسینی		۱۳۲۶ھ	مطبوعہ ۱۳۲۶ھ	۱۵۴	
		اس کتاب میں شراب کے عقلی و نقلی قباح - نجاست خمر کا بیان - سُکرا اور کحول میں فرق - قرآن شریف میں لبرن کے باب میں جو - من بین فرث و دم فرمایا گیا ہے اُس کی تفصیل وغیرہ وغیرہ - مذکور ہیں - آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ شرع لعبادة اعدل الاحکام - ختم صفحہ ۱۴۶ سنت سبع وعشرين وثلاث مائة والٹ من ہجرتہ النبی المختار علیہ الصلوٰۃ والسلام - والحمد للہ رب العالمین - کتاب کے آخر میں چند تقاریر بھی تحریر ہیں - اس کتاب کے مولف بھی اسی دور کے مولفین میں ہیں۔					
۳۸۷۹	۷۵۴	اسحاف الالہیہ ضحیح مسائل الاستخلاف فی الصلاۃ - مع الرسائل	مولانا الحسن الشہیر البتقا خطیب الانہر المعمور	۱۳۱۷ھ	مطبوعہ قاہرہ	۳۰	
		نہیں رسائل کا مجموعہ ہی اور تینوں رسالے اسی مولف کے تالیفات سے ہیں - پہلا رسالہ جو عنوان میں لکھا گیا ہے اس میں استخلاف فی الصلوٰۃ کے احکام بیان کیے گئے ہیں خلیفہ فی الصلوٰۃ کے متعلق ضروری مسائل مذکور ہیں - آغاز رسالہ اول صفحہ ۲ - الحمد للہ وحدہ - ختم صفحہ ۱۷ - والحمد للہ ادا ولا آخر اظاہراً وباطناً					
		اتحاف ذوی الانصاف فی مسئلۃ اکل فی الطواف	ایضاً	ایضاً	۰		

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۹۴۷	۷۵۱	سیف اہل العدل و دلالت المنطوق والمفہوم	الشیخ ابراہیم بن عثمان السمنودی المنصوری المدرس بجامع الشیخ ریحان بدینۃ المصر	۱۳۲۶ھ	۱۳۲۶ھ	۱۵۶	
		<p>مصری اخبار مطبوع ۱۳۲۶ھ ہجری میں دارالعلوم مصریہ کے بعض محققین نے ایک فتوے شائع کیا جس میں ربہ کے بعض اقسام کی حرمت۔ بعض کی حلت ثابت کی اور ربہ کے جو معنی متعارف ہیں اس میں بھی تصرف کیا۔ اس کتاب میں مولف نے اس قول کو عمدہ عنوان سے آیات و احادیث سے روکیا ہے اور ربہ کے لغوی و شرعی معنی کی تحقیق کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ تعللے علی تحریمہ الربہ ختم صفحہ ۱۴۸ و سلام علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین۔ اس کتاب کے حسب تصحیح عنوان دو نام رکھے گئے ہیں۔ آخر میں فرست مضامین بھی شامل ہے۔ مولف علام اسی زمانہ کے فضلائین معدود ہیں۔</p>					
۳۸۸۸	۷۵۲	نحر الاضحیۃ	الحاج مولانا احمد نوری بن مصطفیٰ انصاری عبدالحجید خاں الاقشیری	در عصر سلطان عبدالحجید خاں	مطبوع	۵۶	
		<p>اس کتاب میں مولف نے مسائل صلوٰۃ و اضحیہ کو فقہی انداز پر ذکر کیا ہے۔ سورہ کوثر کو کہ اس میں یہ دونوں قسمیں مذکور ہیں تمیناً اختیار کیا۔ مختصر تفسیر کرنے کے بعد جزئیات فقہیہ کو مفصلاً لکھا ہے۔ جہاں جہاں فتوہ کا اختلاف ہے اس کو بھی ظاہر کیا ہے۔ مطالب و مسائل جس کتاب سے اخذ کرتے ہیں اخذ کا نام اور پتہ بھی تحریر کر دیتے ہیں۔ آخر میں ایک مختصر رسالہ جو تا نام ہے مولفہ لطیف با شا شامل ہے۔ اس میں صرف ذبائح کے متعلق مسائل لکھے ہیں۔ اور رسالۃ الذبائح سے موسوم کیا ہے۔</p>					



نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین ختم صفحہ ۵۰۲۔ وکان للخلاص من تسوید کا ضحیٰ نہاسر السبت بست بقیات من رابع الثانی رحمہ اللہ علیہ مولفہ رحمہ اللہ وجعل الجنة منقلبہ ومثواہ اذہ علی کل شیء قدیم وبلا جابۃ جلیلاً آمین۔				
		شاہ رحمہ اللہ سفارین میں (نابلس میں ایک قریہ کا نام ہے) رحمہ اللہ بحری میں پیدا ہوئے۔ اور یہیں ابتدائی تعلیم و تربیت سے فارغ ہو کر قرآن شریف وغیرہ پڑھا۔ رحمہ اللہ بحری میں تحصیل علم کے شوق میں دمشق چلے آئے۔ پانچ سال کے قدر یہاں رہنے کا اتفاق ہوا۔ شیخ عبدالقادر تغلبی حنبلی اور شیخ عبدالغنی نابلسی اور شیخ محمد بن عبدالرحمن انصاری وغیرہم سے تھوڑے زمانہ میں علوم متعارفہ۔ فقہ۔ حدیث تفسیر۔ نحو۔ ادب۔ وغیرہ سے فراغت حاصل کی۔ ذہن و ذکی اتنے بڑے تھے کہ جو بات اوروں کو دیکھ کر کی کوشش میں حاصل ہوتی۔ ان کو بہت جلد اس میں مہارت ہو جاتی۔ تحصیل سے فارغ ہو کر وطن چلے آئے اور نابلس میں توطن اختیار کیا۔ ذہن و ذکا۔ درس و افتا میں ان کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ اطراف و اکناف سے لوگ آکر مستفید ہوتے۔ تالیفات کا شوق زیادہ تھا۔ رات و دن کا اکثر حصہ اسی کام میں صرف کرتے۔ یہ چند کتابیں ان کی تالیفات میں بیان کی گئی ہیں۔				
		شرح عمدۃ الاحکام للحافظ عبدالغنی رنی مجلہ ۱، شرح ثلاثیات امام احمد رنی مجلہ ضخیم، شرح فونیۃ الصرصری رسالہ معارج الانوار فی سیرۃ نبی الخمار، (فی مجلہ ۱)، بحر الوفی فی سیرۃ النبی المصطفیٰ۔ البحر الزاخر فی علوم الآخرہ۔ شرح الدرۃ المضیۃ فی اعتقاد الفرقۃ الاثریہ۔ لوائح الانوار السنیۃ فی شرح منظومہ الامام الحافظ ابنی بکر بن ابی داؤد الجلیلیۃ وغیر ذلک۔ نظم کلام پر بھی قدرت رکھتے تھے۔ بہت سے عربی اشعار لطیفہ ان کے مشہور ہیں۔ دو شنبہ کے روز آٹھ شوال سنہ مرقومۃ الصدر میں نابلس میں انتقال فرمایا اور مقبرہ زارکینہ میں مدفون ہوئے۔ عجائب الآثار فی التراجم والاخبار۔				

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اور بیماری کے زمانہ میں ان لوگوں کی بڑی اہمیت سے بیمار داری کرتے۔ صدقات وغیرہ جو ان کے سامنے پیش کیے جاتے سب طلباء پر تقسیم کر دیتے۔ خود ان میں سے کچھ نہ لیتے۔ ان کے مولفائے ہیں یہ کتابیں ہیں:- شرح الاقناع۔ حاشیہ علی الاقناع۔ شرح ملے منتہی الامارات۔ حاشیہ علی المنتہی۔ شرح زاد المستقنع۔ شرح المفردات۔ دسویں ربیع الثانی جمعہ کے روز سال ایک ہزار اکبادون ہجری مسر میں وفات پائی۔ اور ترتیبہ الحجاورین میں مدون ہوئے۔ خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر
۳۷۹	۷۴۹	غذاء الالباب بشرح منظومۃ الآداب الجزء الاول۔	الشیخ الامام محمد بن احمد بن سالم السفارینی النابلسی الجنبلی المتوفی ۱۱۵۳ھ	۱۱۵۳ھ	مطبوع مصر ۱۳۲۴ھ	۴۰۸	
							منظومۃ الآداب کی شرح ہے جس کو امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد القوی المقدسی المرادی الفقیہ محمد النحوی المتوفی ۱۲۰۹ھ ہجری نے مسائل کلامیہ اور فروع فقہ خیالیہ میں قلم میں تالیف کیا ہے۔ شارح نے بہت تتبع و بسط کے ساتھ اس کی شرح لکھی ہے۔ اور مغیر کتابوں سے مسائل کی تحقیق کی ہے۔ پوری کتاب کے دو حصے رکھے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے خطبہ کتاب سے بحث حسن الظن کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحقن اللہ الذی خلق الانسان علمہ البیان ختم صفحہ ۴۰۸ قال تعالیٰ یدل عوننا رغباً و سرباً واللہ اعلم۔ دونوں حصوں کے آخر میں فہرست ابواب بھی شامل ہے۔
ایضاً	۷۵۰	غذاء الالباب بشرح منظومۃ الآداب الجزء الثاني	ایضاً	ایضاً	مطبوع مصر ۱۳۲۵ھ	۵۰۲	
							یہ دوسرا حصہ ہے۔ بحث عیادت مریض سے بیان تو بہ کے ختم تک اور اسی پر کتاب کا خاتمہ ہے

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کی شرح ہو جس کو شرف الدین ابوالنجا موسیٰ بن احمد بن موسیٰ الجادوی المقدسی الحنبلی المتوفی ۹۶۸ھ					
		فہ کتاب المقنع مولفہ موفق الدین عبد اللہ بن قدامہ الحنبلی المتوفی ۶۲۰ھ ہجری سے مختصر و منتخب کیا ہے					
		حنبلہ مذہب میں منقح بڑی معتبر و مستند کتاب ہے اس کے بہت سے شروح ہیں۔ آغاز حصہ اول الروض					
		المربع حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی شرح صدر من اراد ہذا ایتمہ للاسلام۔ ختم حصہ اول					
		حاشیہ صفحہ ۱۲۵۔ مذاہب کا مملہ فیستفتحہا۔ اس پہلے حصہ میں خطبہ کتاب سے باب صفۃ					
		کے کچھ حصہ تک کا ذکر ہے۔					
		البروض المربع بشرح زاد المستقنع	العلامة شیخ منصور	۳۳۳ھ			
		مجموع المقنع المجلد الثانی	بن یونس بن صالح اللہ				
		البہوتی الحنبلی المتوفی					
		۱۵۱ھ					
		یہ دوسرا حصہ ہے۔ بقیہ صفۃ الصلاۃ سے کتاب الاقرار کے ختم تک۔ ابتدا۔ حاشیہ جلد دوم					
		نیل المآرب صفحہ ۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم و تجزأ آیت۔ ختم حاشیہ جلد دوم صفحہ ۲۸۵					
		قال مصنفہ رحمہ اللہ تعالیٰ وفرغت منہ یوم الجمعة ثالث شهر ربیع الثانی من شہر					
		سنتہ ثلاث واربعین والفت۔ والحمد للہ وحده و صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ					
		وصحبہ وسلم۔					
		شارح مختصر المقنع مصر میں شیخ الحنا بایہ مانے گئے ہیں۔ علوم دینیہ میں عموماً اور مسائل فقہیہ میں خصوصاً					
		ان کا متحر بہت بڑھا ہوا ہے۔ عالم باعلیٰ اور متورع بیان کیے گئے ہیں۔ بیشتر اوقات مسائل فقہیہ کے					
		لکھنے میں صرف کرتے۔ دور دور کے اشخاص حنبلی مذہب کی تحقیق ان سے آکر کیا کرتے۔ اکثر علماء متاخرین					
		حنابلہ سے اخذ علوم کیا ہے۔ قنادی نویسی میں مشہور تھے۔ جمعہ کی شب میں مقدسین و صالحین کی ضیافت					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>کتابیں فزون عدیدہ کی پڑھیں۔ فقہ و حساب و فرائض میں شیخ محمد بلبانی سے تلمذ ہی۔ شیخ محمد بن یحییٰ خباز بلعینی شافعی کے درس میں بھی حاضر ہوئے ہیں۔ ان اکابرین کے علاوہ دوسرے فتنہ کرام سے بھی استفادہ کیا ہی۔ جامع اموی میں درس کا التزام رکھا تھا۔ جم غفیر ان کے فیضِ علم سے مستفید ہوئی۔ جلد سازی کا بھی کام کرتے۔ یہی ذریعہ ان کی معاش کا تھا۔ عام و خاص کے معتقد غالبہ تھے۔ امراء و حکام سے ہمیشہ اجتناب رہا۔ ایک مرتبہ ادا شہادۃ کی غرض سے قاضی و مشق کے اجلاس میں تشریف لے گئے۔ خادم نے ایک پیالی تموہ کی پیش کیا آپ منہ بک لگے اور پھر خادم کو واپس کر دی۔ قاضی نے یہ ماجرا دیکھ کر کہا کہ ہمارا مال تو آپ کے نزدیک احتیاط کے خاٹ ہے۔ اچھا آپ کی معاش کی کیا صورت ہے۔ فرمایا میں اپنے ہاتھ سے جلد سازی کرتا ہوں اور اسی سے گزران اور چارج کر چکا ہوں۔ قاضی نے کہا ایسی تھوڑی معاش میں اس قدر اخراجات کیونکر ہو سکتے ہیں۔ جواب دیا کہ آپ غور کریں حق سبحانہ تعالیٰ نے صرف حضرت آدم کو واحد پیدا کیا دیکھیے اُن کی ذریات سے تمام دنیا بھر گئی۔ اسی طرح حق جل و علی رزقِ حلال میں بجد برکت فرماتا ہے۔ ایک ہی شخص سے کسب سے بڑے بڑے کام پورے ہو جاتے ہیں۔ قاضی نے اس قسم کا کلام سن کر بجد اُن کی وقعت کی۔ اٹھارہ ربیع الآخر شعبانہ کی شب گیارہ سوینتیس ہجری دشمن میں وفات پائی اور اپنی والدہ کی قبر کے پائین میں مدفون ہوئے۔ سلاک الدر فی اعیان القرن الثانی عشر۔</p>		
		الروض المربع بشرح زاد المستقنع مختصر المقنع بن یونس بن صالح الدین المجلد الاول	العالمہ الشیخ منصور البہوتی النجفی المتوفی ۱۵۱۵ھ	۱۵۱۵ھ		
		یہ کتاب بھی فقہ حنبلی کی ہے تیل الماریب کے حاشیہ پر پہلا حصہ پہلی جلد میں اور دوسرا دوسری میں مختصر المقنع				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
۳۸۸۹	۴۴۷	نیل المآرب شرح دلیل الطالب مع الروض المربع بشرح زاد المستفیع مختصر المقنع ابجز الاول	الشیخ عبدالقادر بن عمر التغلبی الشیبانی الحنبلی المصوفی الدمشقی المتوفی ۷۳۵ھ	۱۰۹۱ھ	مطبوع مصر ۱۲۶		
		<p>حنبلئ مذہب کی مستند کتاب ہے۔ دلیل الطالب مولفہ الشیخ مرغی بن یوسف المقدسی الحنبلی المتوفی ۳۲۷ھ ہجری کی شرح ہے۔ تمام غزلیات فقہیہ حنبلیہ کو تشریح و تفصیل کے ساتھ منضبط کیا ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے جس میں خطبہ کتاب کے بعد کتاب الطہارت سے شروع کیا ہے اور باب اللقیط کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المنفرد بصفات الکمال المنعوت بنعوت الجلال والجمال ختم صفحہ ۱۲۶ فان الحقہ بہ لحقہ</p>					
ایضاً	۴۴۸	نیل المآرب شرح دلیل الطالب مع الروض المربع بشرح زاد مختصر المقنع ابجز الثانی	ایضاً	ایضاً	۲۵-۳۲۶ھ	۲۸۵	
		<p>دوسرا حصہ کتاب الوقت سے خاتمہ کتاب تک۔ ابتداء صفحہ ۲۔ کتاب الوقت وهو مصدر وقف الانسان الشئ یقفہ معنی حبسہ ختم صفحہ ۲۸۵ فالہ بفہمہ ورقمہ بقلہ افقد العباد عبد القادر التغلبی الحنبلی غفر اللہ لہ ولوالدیہ آمین۔</p> <p>علامہ تغلبی شارح دلیل الطالب ابجز اربا دن ہجری میں دمشق میں پیدا ہوئے۔ قرآن عظیم پڑھنے کے بعد شیخ عبدالباقی حنبلی دمشقی اور ان کے صاحبزادہ شیخ ابوالمواہب کی خدمت میں رہ کر بہت سی</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۸۷۱	۷۴۴	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء الخامس	العلامة علاء الدین ابی بکر بن سعود بن احمد الکاسانی المتوفی ۷۵۸ھ		۱۳۲۸ھ مطبوعہ مصر	۳۱۰	
		پانچویں جلد سے کتاب الاستصناع سے کتاب البیوع کے ختم تک آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الاستصناع بفتح لمعرفة مسائل ختم صفحہ ۳۱۰۔ العبد و قیمتہ واللہ تعالیٰ اعلم۔					
ایضاً	۷۴۵	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء السادس	ایضاً		ایضاً	۲۹۰	
		چھٹی جلد ہے کتاب الکفالتہ سے کتاب الشہادۃ کے ختم تک آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الکفالتہ الکلام فی هذا الكتاب ختم صفحہ ۲۹۰۔ توفی غائبین الدلائل واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔					
ایضاً	۷۴۶	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء السابع	ایضاً		ایضاً	۴۰۰	
		ساتویں جلد ہے کتاب القاضی سے ختم کتاب تک آغاز صفحہ ۲۔ کتاب ادا اب الفاضی الکلام فی هذا الكتاب فی مواضع ختمہ صفحہ ۴۹۶ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب والحمد للہ وحده۔					

نمبر چوتھا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب الصلوٰۃ کے ختم تک - آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ العلی القادر الفوی القاہر ختم صفحہ ۳۲۵ فیصلی علیہ واللہ اعلم بالصواب والہ الرج والمآب - اس کتاب کے تمام جلدوں کے آخر میں فرست مضامین بھی رکھی گئی ہیں۔					
۳۸۷۱	۷۴۱	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء الثانی الکاسانی المتوفی ۱۱۸۱ھ	العلامة علاء الدین - ابن بکر بن مسعود بن احمد		مطبوع مصر ۱۳۲۷ھ	۳۴۴	
		دوسری جلد یہ کتاب الزکوٰۃ سے کتاب النکاح کے ختم تک - آغاز صفحہ ۲ کتاب الزکوٰۃ الکلامہ فی ہذا الكتاب فی الاصل - ختم صفحہ ۳۴۰ - بقاء النکاح فافہم واللہ الموفق					
ایضاً	۷۴۲	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء الثالث	ایضاً		مطبوع مصر ۱۳۲۷ھ	۲۵۱	
		تیسری جلد یہ کتاب الایمان سے کتاب اللعان کے ختم تک آغاز صفحہ ۲ کتاب الایمان الکلامہ فی ہذا الكتاب فی اربعة مواضع - ختم صفحہ ۲۴۹ فبحمدہ تاذہا واللہ عز وجل اعلم۔					
ایضاً	۷۴۳	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء الرابع	ایضاً		ایضاً	۲۲۴	
		چوتھی جلد یہ کتاب الرضاع سے کتاب الاجارہ کے ختم تک - آغاز صفحہ ۲ کتاب الرضاع فتد ذکرنا فی کتاب النکاح - ختم صفحہ ۲۲۴ فی کتاب الہبتہ واللہ عز وجل اعلم۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		منار جو مہر کا اخبار ہے اُس کی تیرہویں جلد میں رکھول کو جو از قسم اسپرٹ ہے اور تمامی مسکرات کو ظاہر و مخفی قرار دیا ہے۔ اور رکھول کو شراب کے اقسام سے شمار نہیں کیا ہے۔ اس کتاب میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ان سب باتوں کی تردید کی گئی ہے۔ اور رکھول کو خمر کے انواع میں داخل کر کے اس کی نجاست و حرمت کو ثابت کیا ہے اس میں شبہ نہیں کہ یہ چھوٹی سی کتاب اس باب میں نہایت موزوں و مناسب لکھی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ حافظہ الدین المبین۔ خاتمہ صفحہ ۳۰۔ والحمد للہ وحده والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اس کتاب کے مولف بھی اسی زمانہ کے فضلاء میں داخل ہیں۔					
۳۸۸۷	۷۳۹	اسرار الشریعۃ الاسلامیۃ وآدابہا الباطنیۃ	مولینا ابراہیم آقندی اعلیٰ المدرس بالمدرستہ الحدیثیۃ	۳۳۸ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۳۸۵	
		اس کتاب میں اصول اعتقاد و اور فروع فقیہ کے اسرار و حکم لکھے ہیں اور اس ضمن میں ان دونوں علوم کے مسائل کی بھی تشریح و تفصیل ہے۔ کتاب اہل علم کے مطالعہ کے قابل ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ہدانا لهذا واما لکنانہدی لولا ان ہدانا اللہ۔ ختم صفحہ ۳۰۶۔ والحمد للہ رب العالمین آمین آمین۔ کتاب کے آخر میں غلط نامہ اور فہرست مضامین بھی شامل ہے۔ مولف علام مدرس مدرسہ مصریہ اور خیرج دار العلوم خدیویہ کے ہیں۔ بارک اللہ فی طول حیاتہ۔					
۳۸۷۱	۷۴۰	برائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزوالاول	العلامة علاء الدین ابی بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی باسین المہمۃ وقیل بالمجۃ المتوفی ۷۵۰ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۳۲۵	
		اس کتاب کی کیفیت اور مولف کی حالت نمبر ۲۸ پر تحریر ہو چکی ہے۔ یہ پہلا جز ہے خطبہ کتاب ہے					



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۹۵۹	۷۳۷	تحریر الانبیاء علی الاستغاثۃ بالانبياء والاولیاء مع اختصار کتاب النصیحة لابل الحدیث	مولانا السید عبداللہ بن ابراہیم حسینی المیرغنی الحجوب المکی ثم الطائفی المتوفی سنہ ۱۲۰۰ ہجری	مطبوعہ سنہ ۱۳۲۵ مبہی	۱۶		
		<p>مختصر رسالہ ہے۔ اس امر کے بیان میں کہ انبیاء علیہم السلام۔ اولیاء کرام۔ اتقوا عظام۔ کا توسل جائز ہے۔ اور اس جو ان کو آیات قرآنیہ سے مل گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ابدل هذا النظام علی حکم وجہ الانتظام خاتمہ صفحہ ۱۰ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔</p> <p>مولف رحمہ اللہ کی ولادت مکہ مکرمہ کی اور بودوباش طائف کی ہے۔ مذہباً حنفی۔ اور مقاماً اسی ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ فیض حاصل ہوا ہے سند حدیث میں۔ عنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں۔ فرید زمانہ اور وحید عصر کہے جاتے تھے۔ سنہ بارہ سو سات ہجری میں طائف میں وفات پائی۔ اس رسالہ کے آخر میں مختصر سا حال ان کا تحریر ہے۔ جس کا تلخیص یہاں لکھا گیا۔</p>					
		اختصار کتاب النصیحة لاہل الحدیث	الشیخ العلامة علاء الدین ابن الحسن علی بن ابراہیم الشافعی تلمیذ الامام النووی				
		خطیب بغدادی کی کتاب النصیحة کا اختصار ہے یہ رسالہ فن اخلاق میں لکھا گیا۔					
۳۹۵۷	۷۳۸	رد الفضول فی مسألتہ احمرۃ والکحول	عزت المومنین المرحوم احمد موبد باشا ابن المرحوم نصوح باشا	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۹ بیروت	۳۶		

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۹۵۶	۳۶	الدرۃ فی بیان حکم اکبرہ و بیان حکم القنی ولہ ابن یوسف الحسینی شافعی	السید احمد باب بن احمد	۳۲۰	۳۲۰	۱۳۸	مطبوع مصر

اس کتاب میں دس مسائل مفصلہ تحت سے بحث کی گئی ہے۔ ہر خطہ کہ مذہباً مؤلف شافعی ہیں مگر مقدم تحقیق میں کسی خاص مذہب کی رعایت نہیں کی ہے (۱) گیارہ خورجانات کا جگال ظاہری (۲) مافی المعدۃ ظاہری (۳) قی کی نجاست اخلاط صفر کی وجہ سے (۴) طعام مستحیل فی المعدۃ کا قیاس بول و براز و خون یر قیاس مع الذوق (۵) جو چیز بدن کے اندر داخل ہے جب تک خارج نہ ہو پاک ہے (۶) جگال کا قیاس قے پر کرنا صحیح نہیں ہے۔ (۷) دم غیر مسفوح پر نجاست کا حکم نہیں ہو سکتا (۸) شہد کے متعلق بحث۔ (۹) مکاری کا جالہ پاک نہیں ہے (۱۰) طیور کے حوصل میں جو مخرون رہتا ہے اس کا حکم اور تحقیق۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی احکم الاحکام

وفصل الحلال والحرام خاتمہ صفحہ ۱۰۶ ربنا انک راؤف الرحیم وکان الفراغ من نقلہ من مسودۃ الاصل وتمام تبلیضہ قبل عصر یومہ الخمیس ۱۳ فی جمادی الثانیۃ ۱۳۲۷ فی منزلی بھر وسنہ مصر القاہرہ۔ والحمد للہ الذی بنعمتہ نتم الصالحات ورحمی عن الائمة المجتہدین واصحابہم وباقی المصنفین۔

مؤلف نے اس کتاب کو ۱۳ جمادی الثانی تیرہ سوتیس ہجری مصر میں تمام کیا۔ یہ تمام ہونے کے علماء خفیہ و شافعیہ رحمہم اللہ کے مجمع کثیر میں اول سے آخر تک بغرض تنقید کتاب کو پڑھا۔ گواہ بتداء بعض مقامات پر علماء موصوفین نے اخذ و رد کیا۔ مگر آخر میں قیل و قال کے بعد مضامین کتاب کے صحت و جلالت قدر کے معترف ہوئے۔ لکن اصحح المؤلف فی آخر هذا الكتاب (مؤلف کتاب فضلاء زمانہ حال میں معدود ہیں)

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحہ	کیفیت
۳۸۹۰	۷۳۳	معدن التخت فی طہارتہ ازرار الصدق	العلامة الکامل الشیخ سلیم شعثانہ لعلی الحسنی الغزی	۱۳۱۷ھ	مطبوع مصر	۳۲	
		مختصر رسالہ ہے۔ اس میں صدف کی تحقیق۔ اس کی ہمارت و نجاست کی تحقیق حلت و حرمت کا بیان بڑی نبوی تفصیل سے لکھا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خص بحواہر نعمہ من عرف ختم صفحہ ۲۰۔ مسلمان فی البدء و الختام۔ مؤلف رحمہ اللہ چودھویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔					
۳۸۹۱	۷۳۳	ہدایۃ العوام الی معنی حدیث مفیدۃ الاسلام	الشیخ محمد سعید بن اعلام الشیخ شنان بن محمد شطا الشافعی	۱۳۱۹ھ	۱۳۲۳ھ مطبوع مصر	۲۲	
		اس رسالہ میں ارکان اسلام کا بیان بہت اختصار و ضبط کیساتھ لکھا ہے۔ آخر میں حق سبحانہ و تعالیٰ کے صفات کے متعلق بھی تھوڑا سا ذکر کیا گیا ہے۔ بچوں کی ابتدائی تعلیم کے واسطے نہایت مناسب کتاب ہے آغاز صفحہ الحمد للہ الذی من علینا بالاجمان والاسلام ختم صفحہ ۲۲ وسلم سلیماناً کتیراً آمین۔ اس سال کے مؤلف بھی اسی زمانہ کے علماء میں ہیں۔					
۳۸۹۶	۷۳۵	فرقان القلوب	السید محمد ابی الہدی افندی الصیادی النفاذی	۱۳۲۳ھ	۱۳۲۳ھ مطبوع مصر	۷	
		اس مختصر کتاب میں مؤلف نے عقائد دارکان مع ان کے علل و اسرار و احکام کے ذکر کئے ہیں۔ ابتدائی تعلیم کے واسطے نہایت مفید ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا وسلبہ ورسولہ سیدنا محمد اشرف المخلوقین۔ خاتمہ صفحہ ۷۔ والسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔					

نمبر موجودہ شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	تعداد و صفحہ	کیفیت
					متصل رہیں ہوئے کشف، الخون۔ فرست بکخانہ خدیوہ۔
۳۸ ۳۶	۴۳۱	متفرقات الاحمدی	مولانا احمد بن محمد سعید	۳۰۳	۱۰۵۸
		المجلد الاول	قلمی		
					تتبع کتابت نہ۔ ۵۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>یہ جلد بھی بہ اعتبار تطبیح و کاغذ و لوح و کتابت و غیرہ مثل جلد سابق کے ہی۔ کاتب بھی دونوں جلدوں کا ایک ہی۔ اس جلد میں کرم خور و گی کا اثر زیادہ اور پیوند کاری بھی ہے۔</p> <p>یہ دوسری جلد بھی۔ کتاب الطلاق سے کتاب الجنایات کے ختم تک۔ اس جلد میں ترتیب ابواب میں کاتب کی طریت سے تنذیم و تاخیر کی گئی ہے۔ ابواب مقدمہ کو موخر۔ اور موخرہ کو مقدم تحریر کیا ہے۔ عبارت آغاز و رزق اول صفحہ ۱۔ کتاب الطلاق قال السیخ رحمہ اللہ الکلام فی هذا الکتاب فی الاصل فی خمسة مواضع فی باب صفة الطلاق۔ عبارت ختم ورق ۵، ۳ صفحہ ۲ فی الجزء الثالث کتاب البیوع وکان الفراغ من نسخة فی شهر جماد اول سنة الف و مائتا ثلثین و ثلایا مین غفر الله تعالى لکاتبه وجميع المسلمين آمین</p>
		درائع الصنائع فی ترتیب الشرائع المجلد الثالث	العلامة علاء الدین ابی بکر بن سعود بن احمد الکاسانی	قلمی ۳۲۲	۱۰۰۸	
			بالسین المملیة وبقالی المجلد المتوفی سنة ۵۰۵ھ			<p>یہ جلد بھی پہلی دونوں جلدوں کی طرح ہی۔ کتاب البیوع سے ختم کتاب تک۔ اس جلد میں بھی مثل جلد دوم ترتیب ابواب و تقسام فصول میں کاتب نے بے عنوانی کی ہے۔ ابتدا ورق اول صفحہ ۲ کتاب البیوع الکلام فی هذا الکتاب فی الاصل فی مواضع۔ ختم ورق ۵۰۵ صفحہ ۵۰۵ فدخلت الدار و الله تعالى اعلم بانصواب والیه المرجع و للآب الی قوله و صلی الله علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین آمین مؤلف علام۔ محمد بن احمد السمرقندی الحنفی کے ممتاز شاگرد ہیں۔ جب درائع الصنائع کو مکمل کر چکے تو استاد کی خدمت میں پیش کیا۔ جس کو آنھوں نے نظر استحسان سے دیکھا اور پسند کیا اور اپنی بیٹی فاطمہ کو جو اعلیٰ درجہ کی فقہہ تھی ان کے نکاح میں دیدیا۔ علم فقہ کے ساتھ ان کی مناسبت بہت بڑھی ہوئی ہے۔ فنادی نویسی میں بد طولی اصل تھا۔ دسویں رجب سنہ پانوشناسی ہجری حلب میں انتقال ہوا۔ اوس اپنی زوجہ مذکورۃ الصدر کی قبر کے</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ علمی تعداد صفحات کیفیت
				<p>جدول طلانی۔ باقی تمام اوراق پر جدول شجر فی کشیدہ ہی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب نے اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔ پورا نسخہ پیوند کاری سے محفوظ ہی۔ کہیں کہیں اوراق پر کرم خوردگی کا خفیف سا اثر ہے۔</p> <p>اول صفحہ پر ایک چھوٹی سی مہر عبد الشکور نام کی چسپاں ہے جنہوں نے ۱۲۶۶ھ ہجری میں اس نسخے کی خریداری کی ہے۔</p> <p>یہ کتاب فن فقہ میں بڑی تہذیب و تصنیف کے ساتھ متاخرین کی ترتیب پر لکھی ہے مولف نے ربط و ضبط مضامین میں ترتیب صناعی اور تالیف حکمی کا پورا پورا التزام کیا ہے۔ تخریج مسائل میں اصول و قواعد کو مد نظر رکھا ہے۔ تسمیہ کتاب مسمیٰ کے مطابق ہے۔ صاحب کشف النظمین کی رائے ہے کہ یہ کتاب تحفۃ الفقہاء کی شرح ہے جو علامۃ علماء الدین محمد عرفانی کی مؤلفہ ہے یہ امام فن مولف کے اُستاد اور چھٹی صدی کے مقبر فضلاء میں ہیں مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کتاب کا طرز بیان شرح کے انداز پر نہیں ہے۔ اور نہ مولف کے بیان سے شرح ہونیکا پتہ چلتا ہے۔ خطبہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مستقل کتاب ہے۔ تحفۃ الفقہاء اس کتب خانہ میں موجود نہیں اس وجہ سے جزم کے ساتھ کوئی رائے قائم نہیں کی جاسکتی۔ پوری کتاب کی تین جلدیں ہیں۔ یہ پہلی جلد ہے ابتدا کتاب سے کتاب النکاح کے ختم تک۔ آغاز کتاب ورق اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ العلی القادر القوی الفاضل الرحیم الخاخر ورق ۱۳۲ صفحہ اول و اما عندہ اس کلی سورۃ فی الصلۃ فلا یأتی بالتسمیۃ ورق ۲۰۰ صفحہ ۲۔ والرابع انه قال وتکملوا العدة شرط المال العدة۔ خاتمہ ورق ۴۵۲ صفحہ اول۔ فی الجزء الثانی وصل اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم</p>
۳۰۵۶	۷۲۹	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع	العلامۃ علاء الدین ابی بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی	۷۵۰
		المجلد الثانی	بالبین المملک وبقا الی المعجز المتوفی ۸۸۵ھ	۷۵۰

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۵۳۰	۷۲۷	نصاب الاختتام مع فہرست	الشیخ عمر بن محمد عوض الشافعی الحنفی	مطبوع	کلمتہ	صفحہ ۲۲۲ صفحہ ۵	
		<p>یہ کتاب ایسے مسائل کا فتاویٰ ہے جن کا تعلق منصب احتساب سے ہے۔ ابتدا میں لفظ حسبہ اور احتساب کے معنی کی تحقیق کی گئی ہے۔ پھر متفرق مسائل کے احکام اور ان کے ضمن میں منصب کے فرائض منصبی ذکر کیے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الحسب الرقیب علی ذوالہ ایمانا واحتسابا خاتمہ صفحہ ۲۲۲</p> <p>حین ناحت من صیح البخاری تم نصاب الاحتساب واللہ اعلم بالصواب پنہ ۲۵ ابواب پر کتاب کی تقسیم ہے۔</p> <p>مولف رحمہ اللہ کا سن وفات محقق نہیں ہوا۔ صاحب کشف الطون وغیرہ بھی اس تحقیق سے فاصر ہیں۔ کتب خازن دیوبند مصر میں ایک قلمی نسخہ ہے جس کا سنہ کتابت ۱۱۰۱ھ لکھا ہے۔ اس کتاب خانے میں بھی تین قلمی نسخے ۵۵۷ھ سے ۵۹۹ھ تک موجود ہیں۔ ایک نسخہ میں سنہ کتابت ۱۱۰۹ھ اور دوسری میں ۱۲۳۵ھ تحریر ہیں۔ تیسرا نسخہ کتابت کے سن سے معر ہے۔ مولف کا مفصل حال اس وقت تک کہیں دیکھا نہیں گیا۔ نل اللہ یجدد بعد ذلک امرا۔</p>					
۳۸۵۶	۷۳۸	بائع الصنائع فی ترتیب النشائخ المجلد الاول	العلامة علاء الدین - ابن بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی - باسین العلمہ و يقال بالمعجزة المتوفی ۵۵۸ھ	قلمی		۹۰۴	
		<p>تقطیع کتابت مع جدول ۸x۵ انچ سطر ۳۳ خط اور کاغذ عرب۔ پہلے اور دوسرے صفحہ پر مختصر تاریخ اور</p>					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ الفتاویٰ الزینیہ فی فقہ الحنفیہ نمبر ۱ کے تحت میں مذکور ہے۔
۳۴۳۹	۷۲۶	رسالۃ الصیید	مولانا محمود حسن خاں صاحب مقیم ٹوبہ ٹیک خلف نشی احمد حسن خاں صاحب دلیر بخت۔ ۷	۱۳۲۵ھ	مطبوعہ ۱۳۳۲ھ بیروت	۱۱۳	
							اس رسالہ میں بدوق کی گولی کے شکار کی حلت و حرمت پر بحث کی گئی ہے اور اس کے مقول میں فقہاء کے اختلاف کو بیان کرنے کے بعد قول راجح کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، سات نصابوں پر کتاب کی تقسیم ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی عاملاً انسان مآلہ یعالہ و انزل الکتاب و فصل فیہ ما احلہ و حرم خاتمہ صفحہ ۱۱۳۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔
							مولف سلمہ اللہ تعالیٰ اس زمانہ کے ممتاز فضلاء میں ہیں۔ بالخصوص علوم دینیہ میں ان کی نظر بہت وسیع اور اعلیٰ پایہ پر ہے۔ کچھ زمانہ سے ٹوبہ ٹیک میں قیام فرما رہے ہیں۔ اس رسالہ کے علاوہ متعدد کتابیں اور بھی تالیف فرمائی ہیں۔ بارک اللہ فی عمرہ و قدرہ۔ ان کے بزرگ اصلاً نجیب آبادی ہیں۔ نشی احمد حسن خاں مرحوم راہپور کے اور تحصیل علم کے بعد ٹوبہ ٹیک گئے۔ وہاں نواب عبید اللہ خاں مرحوم کے کار پر دانا ہو گئے۔ ریاست سے دلیر بخت کا خطاب ملا۔ مولف نے علاوہ دیگر تصانیف۔ رجال میں ایک کتاب بزبان عربی لکھی ہے۔ یہ کتاب چند جلدوں میں ہے۔ جب مولانا مسلمانوں کے قریب حج کو گئے اس کتاب رجال کی ایک جلد بیروت میں بیچنے کوئے آئے تھے۔ جنگ جبر میں شروع ہو گئی۔ اس لیے اصل کتاب کا پتہ ہے نہ رہا۔ آپ کے سب بھائی فاضل اور دیندار ہیں۔



نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ فی طلب الیقین بعد حکم المالکی	الامام العلامة زین الدین بن ابراہیم بن نجیم المصری الخفی المتوفی ۹۶۰ھ				
		یہ رسالہ تقریباً گیارہ صفحات کا ہے۔ ایک واقعہ فقہیہ بیان کیا گیا ہے جس میں مذہب مالکی کے مطابق فیصلہ ہو چکا تھا۔ اُس کے بعد خفی قاضی کی طرف رجوع کیا گیا۔ اس مقدمہ سے فقہی مسائل کا جس قدر تعلق ہے وہ سب مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین خاتمہ صفحہ ۶۰ واما یدفع عن نفسه فافترا۔					
		رسالہ فی الطعن الطاعون	ایضاً	۹۵۰ھ			
		یہ رسالہ سات صفحات سے کچھ زیادہ ہے۔ ۹۵۰ھ ہجری میں مصر میں جب طاعون پھیلا ہے اُس وقت یہ رسالہ تالیف ہوا ہے۔ آغاز صفحہ ۶۱۔ الحمد للہ مقلد السرائق والاحال خاتمہ صفحہ ۶۴۔ رواۃ الطبرانی فی الاوسط وعلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ۔					
		رسالہ فی بیان المعاصی الکلیات والاصغائر	ایضاً				
		یہ رسالہ ایک جز کا ہے۔ صغیرہ وکبیرہ گناہ کی تحقیق اور اُن کا حکم بیان کیا گیا ہے آغاز صفحہ ۶۹۔ الحمد للہ وسلم علی عبادہ الذین اصطفیٰ خاتمہ صفحہ ۱۰۴۔ وہم یحبون انہم مہتدون فلا یستغفرون۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مصنف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						یہ رسالہ تقریباً ساڑھے گیارہ صفحات کا ہے۔ وقت عصر اور عشا کی تحقیق حنفی مذہب کے موافق اس میں مذکور ہے نوسو باون ہجری میں اس کی تالیف ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۰۔ الحمد للہ الذی ینصر الحق ولو بعد حین خاتمہ صفحہ ۲۸۔ وکان ذلک فی اواخر شعبان اثنتین وخمسين وتسع مائة بالتحاقاۃ الشیخین
		التحفة المرضیہ فی الارضی المصریہ	الامام العلامہ زین الدین بن ابراہیم بن نجیم المصری النحوی المتوفی ۹۷۴ھ			
						یہ رسالہ تقریباً ایک جز کا ہے۔ اس امر کی تحقیق کی گئی ہے کہ ارضی مصر یہ خراجی ہے یا کیا۔ اور بر تقدیر خراجی ہونے کے بیع و شہارہ کا اس کے کیا حکم ہے آغاز صفحہ ۲۹۔ الحمد للہ الذی فضل العلم واہلہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۵ ورحمہما اللہ مولفہا وکاتبہا والدہ آمین۔
		رسالہ فی الطلاق المطلق بالابراء	ایضاً			
						یہ رسالہ چار صفحات سے کچھ زیادہ ہے۔ اس امر کا مذکور ہے کہ جب طلاق کو ابراء مہر پر مطلق کیا جاوے تو کونسی طلاق وقع ہوگی۔ رجعی۔ یا بائن۔ آغاز صفحہ ۴۵۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین۔ خاتمہ صفحہ ۴۹۔ فلذا الم نطل فی ذکر المفصلات واللہ الموفق للصواب۔

نمبر پودا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						یہ رسالہ تقریباً تین صفحات پر ہے۔ شرائط و ارکان نماز کا اس میں بیان ہے۔ آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد۔ ختم صفحہ ۶ وکذا الامام احمد کما قرہناہ انتہی۔
	القول النقی فی الرد علی المتفری الشقی	الامام العلامة زین الدین بن ابراہیم بن نجیم المصری الشافعی المتوفی سنہ ۹۵۶ھ				
						یہ رسالہ تقریباً گیارہ صفحات پر ہے۔ اس میں اس امر کا ذکر ہے کہ وظائف جو اوقات سے مقرر کیے جاتے ہیں وہ حکم قاضی مسدود ہو سکتے ہیں یا نہیں عبارت آغاز صفحہ ۶۔ الحمد للہ الذی یظہر الحق و یبعد حجب۔ خاتمہ صفحہ ۱۴ لایزال الخیر بنی حجة فغیرہ اولی ما للہ اعظم و علمہ اتم۔
	المسئله الخاصه فی الوکالات العامه	ایضاً	۹۶۳ھ			
						یہ رسالہ تقریباً تین صفحات پر ہے اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ وکیل عام بنانے کی صورت میں کن کن اشیاء کا شمول ہو سکتا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۰۔ الحمد للہ و سلام علی عباده الذین اصطفی۔ خاتمہ صفحہ ۲۰ مع ذلک قالوا بعد انتہی واللہ اعلم و علمہ احکم۔ نو سوہ فسطحہ ہجری (۹۶۳) اس رسالہ کا سنن مالک میں ہے۔
	رفع الغشاع عن وقتي العصر والعشا۔	ایضاً	۹۵۲ھ			



نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اشبہہ تک۔ اسی باب کے ختم پر کتاب کا خاتمہ ہے۔ ابتدا جز ثاسع وعشرون۔ باب الوصیۃ بالکثر من الثلث لوارث فیجوز ذلک بعض الورثۃ۔ آتھا جز ثاسع وعشرون الاصول التي قد بیناها واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ آغاز جز ثلثین باب میوات ذوی الارحام فالرضی اللہ عنہ۔ اعلم ان محمد آخر ختم جز ثلثون فاستقام الجمع بینہما واللہ اعلم بالصواب۔					
		علامہ سرخسی رحمہ اللہ حنفی علماء میں امام فن سمجھے جاتے ہیں۔ شیخ الاسلام احمد بن سلیمان بن کمال باشا مجتہدین ہیں انکا شمار کیا ہے۔ بہت بڑے فقیہ۔ اصولی۔ مناظر۔ مکمل۔ مانے گئے ہیں۔ شمس الامۃ حاوانی کے تلامذہ میں فرد کمال ہیں۔ حجۃ الاسلام اور اوجد زمانہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ کتاب المبسوط کو عجوبی کے حالت میں لکھا ہے۔ کلمہ رحمتی کے اظہار سے اوز چند میں ایک مدت تک مقید رہے۔ اس حالت میں کوئی کتاب ان کے پاس نہیں تھی صرف حاقطہ کی فوت سے بلامطالعہ کتب مبسوط کی تالیف میں مصروف ہوئے۔ فظلو بٹا کا بیان ہے کہ کنویں میں قید تھے۔ شاگرد کن رہ پڑیٹھے ہوئے اس تصنیف کو لکھا کرتے تھے۔ جب بالشوٹ تک لکھ چکے تو رہائی پائی۔ رہا ہونے کے بعد فرغانہ چلے آئے اور یہیں اس کتاب کو مکمل کیا۔ مبسوط کے علاوہ کتاب فی اصول الفقہ۔ السیر البکیر۔ بھی ان کے مولفات میں ہیں۔ سرخس بلاد خراسان میں ایک پُرانی بستی کا نام ہے۔ ان کے سنہ وفات میں اختلاف ہے۔ بطقات الخفیہ میں لکھتے ہیں۔ مات فی حدود التسعین واریع مائۃ او فی حدود خمس مائۃ۔ صاحب کشف الظنون نے ۸۵۷ھ کا قول لکھا ہے والہد علم بحقیقۃ الحال۔ بطقات الخفیہ					
۳۴۳۵	۷۲۵	الرسائل الزینتیۃ فی فہم الامام العلامہ زین الدین بن	ابراہیم بن نجیم المصری الخفنی	المتوفی ۸۵۷ھ	قلمی ۹۹۷ھ	۱۰۴	

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				تیرہویں جلد ہے۔ اس میں پچیسواں و چھیواں جز ہے کتاب الماذون الکبیر سے باب جناۃ الراكب تک ابتدا جز خامس و عشرون۔ کتاب الماذون الکیو مال رحمہ اللہ قال السنخ الامام الاجل الى ان قال اعلم ان الاذن فی التماسخ۔ انتها جز خامس و عشرون۔ بعد ما استفی العقد عنہ واللہ اعلم آغاز جز سادس و عشرون۔ باب البیع علی امہ ان لم یقتد الثمن فلا یمع بینہما۔ ختم جز سادس و عشرون۔ عندنا ذکرہ فی الاصل۔			
۳۳۸۱	۷۲۳	مبسوط السخری الجز السابع والعشرون والثامن والعشرون	الامام المجتہد الشافعی رحمہ اللہ	مطبوع مصر ۱۳۳۱ھ	صفیہ ۱۹۲	صفیہ ۲۱۵	
				چودھویں جلد ہے اس میں ستائیسواں و اٹھائیسواں جز ہے باب الناحس سے باب اقرار الوارث لوارث متبک ابتدا جز سابع و عشرون۔ باب الناحس قال رحمہ اللہ واذا سار الرجل۔ انتها جز سابع و عشرون۔ لا تقبل شہادۃ واللہ اعلم یا بصواب آغاز جز ثامن و عشرون باب الوصیۃ بخلة الارض واللسان ختم جز ثامن و عشرون۔ یدفعہ الى اخیه باختيارہ واللہ تعالیٰ اعلم۔			
الاصنام	۷۲۴	مبسوط السخری الجز التاسع والعشرون والثلاثون	ایضاً	ایضاً	ایضاً	صفیہ ۲۱۴ صفیہ ۳۱۲	
				پندرہویں جلد ہے اس میں انیسواں و تیسواں جز ہے۔ باب الوصیۃ باکثر من الثلث سے باب نکاح			

نمبر ترتیبی	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۸۱	۴۲۰	میسوطا السرخسی البحر الحادی والعشرون والثانی فی العشر	الامام الجہند شمس الامینی عبد بن محمد بن سہل السرخسی المتوفی غفرلہ فی حدود			صفحہ ۱۸۸ صفحہ ۱۸۸	
		<p>گیارہویں جلد میں اس میں ایک سو اسی باب ہیں۔ باب الصلح فی الوصایا سے باب الشہادۃ فی المضاربتہ تک۔ ابتدا جزو حادی وعشرون۔ باب الصلح فی الوصایا فال رحمہ اللہ واذا وصی الرجل نجلہ مۃ عیدۃ۔ اتمہا جزو حادی وعشرون۔ من الدین بحساب ذلک واللہ اعلم۔ آٹا جزو ثانی وعشرون۔ باب الغضب فی الرهن قال رحمہ اللہ واذا کان العبد رهنًا۔ ختم جزو ثانی وعشرون فیہذا ایما سہ واللہ اعلم بالصواب۔</p>					
ایضاً	۴۲۱	میسوطا السرخسی البحر الثالث والعشرون والرابع والعشرون۔	ایضاً		۳۳۱ مطبوع مصر	صفحہ ۲۰۶ صفحہ ۱۸۵	
		<p>بانیوں جلد میں تیسویں و چوبیسویں جزو ہے کتاب المزارعۃ سے کتاب البحر تک ابتدا جزو ثالث وعشرون۔ کتاب المزارعۃ فال التبع الی ان قال اعلم ان المزارعۃ مفاعلة اتمہا جزو ثالث وعشرون وقد بینا ہذا فی کتاب الدعوی۔ شروع جزو رابع وعشرون۔ کتاب الاثر بۃ قال الشیخ الی قولہ اعلم ان الخمر حرام۔ ختم جزو رابع وعشرون۔ من بیوعہ ادا ستریتہ واللہ سیمحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب</p>					
ایضاً	۴۲۲	میسوطا السرخسی البحر الخامس والسادس والعشرون	ایضاً		ایضاً	صفحہ ۱۹۲ صفحہ ۱۹۳	

تبریر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ یا قلمی	تور و تصنیف	کیفیت
۳۳۸۱	۷۱۸	مبسوط السرخسی الجزء السابع عشر والثامن عشر	الامام المجتہد شمس الامۃ ابن بکر محمد بن اسمعيل السرخسی المتوفى ۴۸۳ھ وقيل في حدود خمس مائة		۱۳۳۱ھ مطبوع مصر	صفحة ۲۰۲ صفحة ۱۹۲	
		<p>نویں جلد ہی اس میں شریعوں و اطہار و اہل جزیرہ کے کتاب باب الجمع عن الشہادۃ فی الطلاق و النکاح سے باب الاقرار بالقبض تک۔ ابتداء جز سابع عشر۔ باب الرجوع عن التہارۃ فی الطلاق و النکاح قال رحمہ واذا شهد رجل وامرأتان۔ ختم جز سابع عشر بخلاف المفاوض علی ما بینا واللہ اعلم بالصواب آغاز جز ثامن عشر۔ باب الاقرار بالعارۃ۔ قال رحمہ واذا اقر الرجل ان هذا اللوب۔ خاتمہ جز ثامن عشر هذه الفصول فيما سبق واللہ اعلم۔</p>					
ایضاً	۷۱۹	مبسوط السرخسی الجزء التاسع عشر والعشرون	ایضاً		۱۳۳۱ھ مطبوع مصر	صفحة ۱۹۰ صفحة ۱۸۴	
		<p>دسویں جلد ہی اس میں انیسواں و بیسواں جز ہے کتاب الوکالۃ سے باب صلح الایب والوصی والوارث تک شروع جز تاسع عشر۔ کتاب الوکالۃ قال التبیح الی ان قال اعلم ان الوکالۃ فی اللغۃ۔ ختم جز تاسع عشر لیکن شطاعن المال واللہ اعلم بالصواب۔ آغاز جز عشرون۔ باب الکفالة بالنفس والوکالۃ بالخصومت۔ تمامی جز عشرون۔ فی حصۃ الجوہر اذا کان ممیزاً واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب</p>					



نمبر و کتاب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۸۱	۷۱۶	مبسوط السرخسی الجزء الثالث عشر والرابع عشر	الإمام المجتهد الشافعی محمد بن اسماعیل السرخسی الشافعی عشر مئة قبل في حدود خمسة		مطبوع مصر سنة ۱۳۳۵	صفحة ۲۰۰ صفحة ۱۸۶	
		<p>ساتویں جلد ہی اس میں تیرہواں و چودھواں جزوی باب البیوع الفاسدہ سے باب الشفوع فی البنا وغیر ذلک ابتدا جز ثلث عشر باب البیوع الفاسدہ و اذا استدی الرجل عدل نہی - ختم جز ثلث عشر من فتح العقد والله اعلم - آغاز جز ربع عشر کتاب الصرف قال الشيخ الى ان قال الصرف اسم لنوع بيع - خاتمة جز ربع عشر حن العتق لها بالتدابیر والله اعلم - بالصواب والله المراجع والمآب -</p>					
ایضاً	۷۱۷	مبسوط السرخسی الجزء الخامس والسادس عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	صفحة ۱۸۵ صفحة ۱۹۹	
		<p>آٹھویں جلد ہی اس میں پندرہواں و سولہواں جزوی کتاب القسمة سے کتاب الرجوع عن الشهادة تک - آغاز جز خامس عشر قال الشيخ الى ان قال القسمة من الحقوق اللازمة ختم جز خامس عشر دنیا فی ترکہ کسائر الدیون والله اعلم - ابتدا جز سادس عشر - باب انتفاض الاحسار مال رحمه الله ذکر عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه - خاتمة جز سادس عشر يعرضى المتاضى له و من جاء والله اعلم -</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ عالمی تعلیم و صنعت	کیفیت
		<p>باب الکسوفۃ قال رضی اللہ عنہ واذا حلت لایشتري ختم جزئنا س فلا یلزمه س</p> <p>ابتدء جزعا شرفا ل الشیخ الی ان قال اعلم ان السیر جمع سیرۃ</p> <p>خاتمہ جزعا شرف۔ و عدمه سوء والله سبحانه اعلم بالصواب</p> <p>والیہ المرجع والمآب۔</p>				
۳۳۸۱	۷۱۵	مبسوط السرخسی الجزء الحادی عشر والثانی عشر	الامام المجتهد شمس الامیر ابی بکر محمد بن احمد سهل السرخسی المتوفی ۴۸۳ھ قبل فی حدود خمسائے		۱۳۲۱ھ مطبع مصر	صفحہ ۲۵۰ صفحہ ۲۲۰
		<p>چھٹی جلد ہی اس میں گیا رہواں و بارہواں جز ہے بقیہ کتاب اللقیط سے باب الوکالتہ فی السلم تک۔</p> <p>آغاز جزو حاوی عشر کتاب اللقیط قال الشیخ الی ان قال اختلف الناس فیمن وجد تقطعة۔</p> <p>ختم جزو حاوی عشر والعمل علیہ بعد ذلك والله سبحانه وتعالی اعلم۔</p> <p>ابتدء جزئنا فی عشر کتاب الذبائح قال الشیخ الی ان قال لا یجل ما ذبح ابن اوطقر۔</p> <p>خاتمہ جزئنا فی عشر۔ فیستدی فیہ الرجال والنساء۔</p>				

نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۸۱	۷۱۳	مبسوط السرخسی الجزء السابع والثامن	الامام المجتهد شمس الامم ابی بکر محمد بن احمد بن سهل السرخسی المتوفی ۳۵۳ھ وقیل فی حدود ۳۵۵ھ		مطبوع مصر ۱۳۳۱ھ	صفحہ ۲۴۱ صفحہ ۱۹۰	
		<p>چوتھی جلد ہوس میں ساتواں حصہ تھا جس میں باب الظہار سے باب الیمین فی الشرب تک ابتدا و جز سابع قال رضی اللہ عنہ و تجوز فی کفارة الظہار عتق الرقبہ العوراء عندنا ختم جز سابع واصحاب خیار الصحب والرفاق آغاز جز ثامن کتاب للکاتب مال الشیخ الامام العجل الزاهد شمس الامم فخر الاسلام ابوبکر محمد بن ابی سهل السرخسی رحمہ اللہ الکتاب لثلثہ ہوا ضم ختم جز ثامن فی مسئلۃ الدقیق واللہ سبحانہ وتعالی اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔</p>					
ایضاً	۷۱۴	مبسوط السرخسی الجزء التاسع والعاشر	ایضاً		مطبوع مصر ۱۳۳۱ھ	صفحہ ۲۰۶ صفحہ ۲۲۲	
<p>پانچویں جلد ہوس جس میں ذوال و دسواں جز ہونے باب الکسوة سے کتاب اللقیط کے کچھ حصہ تک آغاز جز تاسع</p>							

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>دوسری جلد ہے جس میں تیسرا درجہ تھا جز و مذکور ہے۔ باب عشر الارضین سے باب النکاح الصغیر کا ایک ابتدائی جز ثالث باب عشر الارضین قال الاصل فی وجوب العشاء خاتمہ جز ثالث بہ انقضاء العدۃ للاحتقال واللہ اعلم بالصواب آغاز جز رابع کتاب المناسک قال الشیخ الامام الاجل الزا ختمہ جز رابع فی الجنون الاصلی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔</p>
۳۳۸۱	۷۱۲	مبسوط السرخسی الجز الخامس والسادس	الامام المجتہد شمس الامم ابن بکر محمد بن احمد بن سهل السرخسی المتوفی ۸۳۳ھ وقیل فی حدود خمس مائتہ			<p>۳۳۱ھ صفحہ ۲۱۹ مطبوعہ مصر صفحہ ۲۲۸</p>	
							<p>تیسری جلد ہے اس میں پانچواں و چھٹا جز ہے۔ باب نکاح البکر سے باب الطہارۃ تک ابتداء جز خامس باب نکاح البکر قال رضی اللہ عنہ واذا زوج الرجل خاتمہ جز رابع وسلکو طریق النکاح آغاز جز سادس کتاب الطلاق قال الشیخ الامام الاجل الزاھد شمس الامم وحقہ ولا ابوبکر محمد بن ابی سهل السرخسی رحمہ اللہ تعالیٰ املاہ الطلاق۔ ختمہ جز سادس۔ فصیام شہرین متتابعین الآبہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب واللہ المرجع والمآب۔</p>

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>یہ کتاب مذہب خفی میں نہایت مستند مانی جاتی ہے۔ تمام کتب ظاہر الروایہ کی وجہ کو اصول بھی کہتے ہیں، حادی ہی۔ امام محمد رحمہ اللہ کی کتابیں اجماع الصغیر۔ اجماع الکبیر۔ الزیادات۔ السیر الکبیر۔ السیر الصغیر۔ المبسوط</p> <p>اس کا نام اصل بھی ہے، کتب اصول و ظاہر الروایہ سے تعبیر کی جاتی ہیں۔ ان تمام کتابوں میں فروعات خفیہ غایت تحقیق و بسط کے ساتھ مذکور ہیں۔ علامہ سرخسی مولف کتاب ہذا نے اپنی اس کتاب میں انہیں کتب سے اخذ کیا ہے۔ یہ کتاب جملہ مسائل عبادات و معاملات کا ذخیرہ ہے۔</p> <p>تمام مسائل و دلائل و بسط کے ساتھ ذکر کیے ہیں۔ اس مطبعہ میں نسخہ ہذا کی تقسیم تیس اجزاء پر رکھی گئی ہے۔ جن کی پندرہ جلدیں قائم کی گئی ہیں۔ یہ پہلی جلد ہے۔ اس میں پہلا اور دوسرا جز ہے۔ ابتدا کتاب سے باب المعاون کے ختم تک۔</p> <p>ابتداء جز اول صفحہ ۲ بعد عبارت الحاتی۔ الحمد للہ باری النعم وحمی الرحمہ وجزل القم</p> <p>ختم جز اول صفحہ ۲۵۳ حتی بتخل منها تم الباب واللہ سبحانہ و تعالیٰ۔ اعلم بالصواب۔</p> <p>آغاز جز دوم صفحہ ۲۔ باب فی الصلوٰۃ فی السفن قال وان استطاع الرجل الخروج۔</p> <p>خاتمہ جز دوم صفحہ ۲۱۰۔ ولا یصح ذلک التقبل منه فہذا مثله۔ واللہ اعلم۔ ایک حصہ قلمی اس کتاب کا کتاب النعین سے کتاب الرضاع کے ختم تک نمبر ہر پر بھی لکھا ہے۔</p>					
۳۳۸۱	۷۱۱	مبسوط السرخسی الجز ۱ الثالث والرابع	الامام المجتہد شمس اللہ ابن بکر محمد بن احمد بن سہل السرخسی المتوفی ۴۴۱ھ وقیل فی حدود خمس مائے		۱۳۲۱ھ مطبع مصر	صفحہ ۲۲۰ صفحہ ۲۲۸	

نمبر مودعہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ کتاب اکثر مسائل اعتقادیہ و فقہیہ کی جامع ہے۔ مسائل کثیر الوقوع کا استفسار مع جوابات لکھا ہے۔ مسلک حنفی کے موافق کتب فقہ کے انداز پر اس کی ترتیب رکھی گئی ہے۔ کتاب دیاودائع اویکار آمد ہے۔ فرست ابواب بھی کتاب کے آخر میں ہے۔					
		آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشراف المرسلین سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔					
		ختم صفحہ ۳۰۶۔ ومن تبعہم بہ احسان الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین۔					
		مولف کتاب طرابلس کے رہنے والے ہیں۔ صغریٰ میں کلام مجید حفظ کیا اور ضروری علم علماء وطن کی خدمت میں رہ کر حاصل کیا۔ جب انیس برس کی عمر ہو گئی تو ان کے والد۔ دادا۔ چچا نے اس خیال سے کہ طرابلس میں اس وقت حنفی عالم باقی نہیں رہے۔ تحصیل فقہ حنفی کی غرض سے جامع ازہر مصر میں سلاسلہ ہجری میں بھیج دیا۔					
		تقریباً سات سال یہاں تحصیل فقہ حنفی وغیرہ میں مصروف رہے۔ فقہار نامی اور علماء گرامی سے کسب علم کیا۔ سلاسلہ کے اوائل میں علوم سے فایز ہو کر وطن اصلی میں مراجعت کی۔ یہاں ہجرت تدریس۔ نشر علوم۔ افتاء میں مشغولیت رکھی۔ یہ کتاب بھی طرابلس میں تالیف کی ہو۔ ہکذا فی خطبہ ہذا لکھنا					
۳۳۸۱	۷۱۰	میسوط السرخسی البحر الاول والثانی	الامام المجتہد شمس الامۃ ابن بکر محمد بن احمد بن سہل السرخسی المتوفی ۳۵۵ھ وفی فی حدود خمس مائۃ		۱۳۳۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۲۵۳ صفحہ ۲۱۰	

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مستند تصنیف	مطبوعہ یا فلمی	تعداد صفحات	مقیاس
		استران و امثال پر مقدم ہو گئے۔ بالخصوص علم فقہ میں نواسطی درجہ کا تجربہ کیا۔ دور دورہ شہرت پھیل گئی۔ ہر طرف سے طلباء و مستفین آنے لگے۔ اور آپ کے فیض صحبت سے کامیاب ہونے لگے۔ مصنفات کو ایسی قبولیت ہوئی کہ ہر چار طرف مشتہر ہو گئے۔ آپ کے فضل و کمال کا ہر شخص معترف تھا۔ الا الذی ینخبطہ الشیطان من المس۔					
		مسائل خلاف اس طح پر حفظ تھے جیسے عام طور پر سورہ فاتحہ پہلے مسجد میں طلباء کی مدرس فرماتے تھے۔ وزیر نظام الملک نے دجاہ کے کنارہ پر ایک مدرسہ بنا کیا اور بہت اصرار و تلقین کے ساتھ آپ کو مدرسہ میں تعلیم پر مامور کیا۔ زہد و تقویٰ کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ مسجد میں ایک دینار بھول آئے۔ یاد آنے پر واپس کثرت سے لے گئے تو دینار وہاں پڑا پایا۔ اس خیال سے کہ شاید کسی دوسرے شخص کا ہو۔ نہیں اٹھایا۔ اور وہیں اُس کو چھوڑ دیا مصنفات میں یہ چند کتابیں زیادہ مشہور					
		المہذب۔ النکت فی الخلاف التمع۔ شرح المعبر التبرہ فی اصول الفقہ۔ الملخص والموزن فی الحج وال۔ طبقات الفقہاء وغیرہ۔					
		اکلیس جمادی الآخرہ سن چار سو پینس (۷۴۶) ہجری شب چہار شنبہ بغداد میں ذات پائی ابو الوفاء بن عقیل ضہلی نے غسل دیا اور مقبرہ باب حرب میں مدفون ہوئے۔ (طبقات للسیکی)					
۳۳۸۳	۷۰۹	التقاء دی الکالمیہ فی الحوادث الطرا	مفتی الدیار الطرالمیہ الشیخ محمد کمال بن مصطفیٰ الطرالمیہ الحنفی	۳۳۸۳ھ	۳۳۸۳ھ	۳۰۸	مطبوع مصر

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اصول مذہب شافعی میں: کتاب عجیب و غریب مکتوبی ہے کتاب کو مختصر ہے مگر اس میں مسائل کی حاوی ہے۔ خطبہ میں لکھتے ہیں:-					
		ہذا کتاب المختصر فی اصول مذہب شافعی رضی اللہ عنہ ادا فرایا البتدی ونصورۃ بنیۃ علی اکثر المسائل واذا نظر بہ المذہبی تدرک بہ جمیع الحوادث انتا اللہ تعالیٰ کتاب کی تالیف					
		اول رمضان ۱۲۵۲ھ ہجری میں شروع ہوئی اور ۱۲۵۳ھ ہجری سنہان کے مہینے میں ختم ہوئی۔ اس کتاب کے بہت سے شروح ہیں۔ ایک شرح مسیح النبیہ مولفہ امام نووی المتوفی ۷۲۷ھ ہجری اس نسخے کے حاشیہ پر بھی ہے جس میں الفاظ تنبیہ کی تحقیق کی گئی ہے۔ لغات عربیہ اور الفاظ مولدہ وغیرہ کو میسر کیا ہے۔					
		اس کے علاوہ کلمات داساس کے متعلق مناسب نتیجے کی ہے جو تنبیہ کے پڑنے والے کے واسطے نہایت مفید اور معین ہے۔ اس نسخہ مطبوعہ کے شروع میں تنبیہ کے صرف خطبے کی مختصر شرح					
		جمہاتین ورق مسمی مقصد التنبیہ مولفہ غزالملة والیدین محمد بن جماعۃ الشافعی لحن ہے۔ ابتدا کتاب تنبیہ صفحہ ۲:- الحمد للہ حق حمدہ وصلاتہ علی محمد خیر خلقہ ختم صفحہ ۱۵۸					
		ام ولد لہ وقیل لا تصدقتم الکتاب لجمہ اللہ ومنہ والصلوات والسلام علی نبیہ محمد والہ وعزرتہ آغاز کتاب تصحیح النبیہ صفحہ ۱۰۔ الحمد للہ رب العالمین وصلاتہ وسلامہ علی محمد خیر خلقہ وعلی سائر النبیین خاتم صفحہ ۱۵۸ فانھا لنتہ صحیحہ واللہ اعلم۔					
		ابتدائی صفحہ کتاب میں فرست ابواب منضم ہے۔					
		مصنف رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۵۳ھ ہجری میں فروز آباد میں (چھوٹا سا شہر ہے فارس میں) پیدا ہوئے اور وہیں نشو و نما پایا۔ جب سن شعور کو پہنچے تو شیراز۔ بصرہ۔ بغداد میں ٹہرے					
		فضلا اور فقہا سے کسب علوم کیا۔ تحصیل علم میں اس قدر اجتہاد اور کوشش کی کہ جگہ علوم فنون میں					



نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							مہربن کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ الحمد لمن بیدن لنا الحلال والحرام ختم صفحہ ۲۴۔ فلیباک علی نقہ الی قولہ وصحبہ اجمعین آمین مولدات علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن اصول حدیث میں تحت نمبر ۳۶ لکھا گیا۔
۳۳۸۸	۴۰۴	موہب البیوع فی حکمتہ التشریع	الشیخ عبدالقادر معروف الکردی السندجی	۱۳۲۹ھ مطبوع کروستال	۶۴		
							احکام شرعیہ میں جو مصاح اور حکم رکھے گئے ہیں۔ اس رسالہ میں ان کو عقلی طور پر ثابت کیا ہی آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المتفرد بنعمۃ الخلق والایجاد۔ ختم صفحہ ۶۰۔ واللہ یدینا وایاک الی احسن ختام یہ رسالہ مصنفات جدیدہ میں ہے۔ مولف رحمہ اللہ نے اپنے ہی مطبع میں اس کو طبع کیا ہے۔
۳۳۸۵	۴۰۸	التنبیہ فی فروع الشافعیۃ مع شرحہ تصحیح التنبیہ	الشیخ۔ ابی اسحاق ابراہیم بن علی۔ بن یوسف الشیرازی۔ الفیروز آبادی المتوفی ۱۳۶۶ھ	۱۳۲۹ھ مطبوعہ مصر	۱۶۰		

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		زمانے کے شیخ الحنفیہ مشہور ہوئے۔ جامع ازہر مصر میں ایک مدت تک قیام رہا۔ وہاں کے اکابرین و فضلاء سے مستفید ہوئے۔ اعلیٰ درجہ کے مفسر۔ محدث۔ فقیہ۔ لغوی۔ صرفی۔ نحوی۔ بیانی و وضعی مانے گئے ہیں۔ ان کے تلامذہ میں بھی بڑے بڑے مشہور علماء و محدث ہیں۔ کثیر التصانیف بھی ہیں۔ مولفات مشہور ہیں یہ چند کتابیں بیان کی گئی ہیں۔			
		حواشی علی منہ الفعار حواشی علی شرح الکفر للعینی حواشی علی الاستبہار و النظائر جامع الفصولین مسلک الانصاف فی عدم الفرق بین مسئلہ السبکی و انحصار۔ الفوز والغنم فی مسئلہ الشرف من الامم۔ دیوان شعر مرتب علی حروف المعجم۔ ۲۲ رمضان المبارک شب یکشنبہ سال ایک ہزار اکیاسی (۱۰۸۱) ہجری میں وفات پائی اور حسب وصیت شیخ محمد البطاخی رحمہ اللہ کے قریب مدفون ہوئے۔ خلاصۃ الاثر فی اعیان الفنون الحادی عشر وغیرہ			
۳۳۴۹	القول الجازم فی سقوط الحد بنجاح الحارم	ابو الحسنات مولوی عبدالحی الکنوسی المتوفی ۱۲۰۷ھ	۱۲۹۵ھ مطبوعہ علوی لکھنؤ	۲۴	
		مختصر رسالہ ہے جس میں ذکر کیا گیا ہے کہ عارم کے ساتھ بعد نکاح و طے ہونے میں حد زنا جاری ہوتی ہے یا کیا۔ امام ابو حنیفہ از امام سفیان نوری رحمہما اللہ کے قائل نہیں بلکہ ان کا قول ہے کہ تعزیر کی جاوے۔ اس پر طاعنین نے امام صاحب پر اعتراض کیا ہے۔ مولف نے اس رسالہ میں شرح و بسط کے ساتھ امام صاحب کے مسلک کو دلائل نقلیہ و عقلیہ سے			

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تاریخ	کیفیت
۳۲۰۵	۴۰۵	الفتاویٰ النخیریہ لنفع البریہ	العلامة خير الدين ابن احمد بن نور الدين علي بن زين الدين بن عبد الوهاب الايوبي الحلي الفاروقي الزلي المتوفي سنة ۱۰۸۰ هجری	۱۰۸۰ هجری	مطبوع مصر	۲۴۴	

یہ دوسرا حصہ ہے۔ کتاب ادب الفاضل سے کتاب الفرائض کے ختم تک۔

ابتدا صفحہ ۲۔ کتاب ادب الفاضل سئل فی وقف ثبت الذی فاضل خفی

ختم صفحہ ۲۴۴ و صفحہ ۲۴۴ و خمس تبراط و الله اعلم قال جامعها الشيخ ابراهيم بن

سليمان الرحلي تلميذ المؤلف وهذا اخر ما راينه من مسودة فتاوى شيخنا و استاذنا

الحق قوله فرغ من كتابتها و تبويبها و ترتيبها في اخرجها في الاول سنة ۱۰۸۰ هجری

و ثمانين و الف و كان ذلك بمنزله بر مله فلسطين

مولف علام رحمہ اللہ اوائل رمضان المبارک ۱۲۹۳ھ میں رامہ فلسطین میں بہدا ہوئے۔

نسباً علی بن عظیم الولی الفاروقی کی اولاد میں ہیں اسی وجہ سے علمی بضم عین و فتح لام و سکون یا و کسر یم کہے

جاتے ہیں۔ ابتدا میں شافعی المذہب تھے۔ ان کے بڑے بھائی عبد الباقی خفی مذہب رکھنے نئے

ہا ہم دونوں بھائی ایک دوسرے کو اپنے مذہب میں لانے کے خواہشمند تھے۔

بالآخر بعض اکابر جامع ازہر کے مشورہ سے مؤلف کتاب نے امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف

رجوع کیا جس کا جواب ملا کہ کلنا علی الہدای اُس وقت سے خفی مذہب اختیار کر لیا اور اپنے

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>یہ دوسرا حصہ ہے جس میں ابواب کج کو اور اس کے ساتھ کو میں ابواب قسام و غیرہ ذکر کیا ہے</p> <p>آغاز صفحہ ۲ کتاب النکاح والمطہر فی حصہ شام</p> <p>خاتمہ صفحہ ۲۴۵۔ کل واحد منبہ و املہ سببنا۔ و تہ' ملکہ بالصواب والیہ المرجع والمآب</p> <p>انام خالی رحمہ اللہ کا ترجمہ فی تسیر نمبر کے تحت میں لکھا گیا۔</p>
۳۲۰۵	انصاوی الخیر	العلامة شیخ الدین بن احمد	بن نوہ الدین حسنی	بن زین الدین بن	مید الوہابہ الابونی	العلیمی الفاروقی
۴۰۳	نفع البر۔ البحر الاول	بن نوہ الدین حسنی	بن زین الدین بن	مید الوہابہ الابونی	العلیمی الفاروقی	الربی المتوفی سلسلہ
				مطبوع مصر	۲۵۱	
				خاتمہ جلد اولی		
						<p>اس کتاب کو علامہ محی الدین بن خیر الدین الربی المتوفی سلسلہ ابن مولف نے مولف کی</p> <p>حیات میں جمع کرنا شروع کیا تھا۔ باب المہر تک مرتب کر چکے تھے کہ انتقال ہو گیا ان کی وفات کے</p> <p>بعد شیخ ابراہیم بن سلیمان البیہقی المتوفی سلسلہ ہجری تلمیذ خاص مولف نے حسب اجازت اپنے</p> <p>استاد کے پورا کیا اور آخر جلد اولی سلسلہ ہجری میں درجہ میں جو مولف کا مکتبہ ہے اس کی تکمیل</p> <p>سے فارغ ہوئے۔ یہ کتاب فقہ حنفی میں معتبر و مستند مانی گئی ہے۔</p> <p>مسائل کو سوال و جواب کی صورت میں لکھا ہے۔ اس مطبع میں اس کے دو حصے علیحدہ علیحدہ رکھے گئے</p> <p>ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہی کتاب الطہارہ سے کتاب النکاح کے ختم تک۔ ابتدا میں فرست ابواب بھی</p> <p>شامل ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی وفق من ارادہ الخیر للتحقیقہ فی الدین۔</p> <p>ختم صفحہ ۵۰۰ و الحال ہذا لطلان الحوالہ بمقتلہ بشرطہ واللہ اعلم اس کتاب کا قلمی نسخہ ناقص و ناتمام نمبر ۳۲۰۴ پر بھی بیچ</p>

[illegible]

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الشیخ الفقیہ احمد بن محمد بن اقبال دستاۃ البحر الزاخر۔					
		اس کتاب میں عبادات و معاملات کے تمام وکمال کے ساتھ لکھے ہیں۔ کتاب الطہارۃ سے ہدایت کی گئی ہے۔ مگر اس جگہ کی پانچ سطروں کے نصف اولیٰ میں ایسی پیوند کاری ہے جس کی وجہ سے ابتدائی عبارت محو ہو گئی ہے۔ چھٹی سطر کی عبارت ان کلمات سے پڑھی جاتی ہے۔ و مسح کل الفضل و مسح برؤس الاصابع لایجرہ۔					
		عبارت ورق ۱۰۔ صفحہ ۱ باب الحيض اقل الحيض ثلثة ايام وليا ليها۔					
		ورق ۲، صفحہ ۲۔ باب الجنایات فی الحج اذا طيب المحرم نعليه الكفاده۔					
		ختم صفحہ ۵۴۵ فذلك ثمانين واربعون حبة فافهم ذلك والله اعلم ته الكتاب بعون الله الكريمة الوهاب وقت الظهر من يوم السبت الغرة من شهر رجب سنة ثمان وثمانين وتسعمائة من الهجرة النبوية بيد الفقير الحقير جمال محمد سكنه غفر الله عنه وعن والده ولين تفع بكابه ولين بغير له مع جميع المؤمنين والمؤمنات و صلى الله على سيدنا محمد النبي الاخي الطاهر الزكي وعلى آله واصحابه وسلم برحمتك يا ارحم الراحمين۔					
		کشف الغنوں میں جسے آخر کے مولف کا نام اس طرح لکھا ہے۔ احمد بن محمد بن اقبال۔ سن وفات وغیرہ کو کچھ نہیں لکھا۔ الفوائد البہیہ میں مولوی عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی لکھتے ہیں۔ احمد بن محمد بن محمد بن نصر الفقیہ المعروف بالافطع المتوفی ۸۳۳ ہجری فقہ میں کامل شخص ہیں۔ صاحب مختصر القدوری کے شاگرد ہیں۔ بغداد میں سکونت رکھتے تھے ۸۳۳ ہجری میں بغداد سے آہواز چلے آئے مختصر القدوری کے شاخ ہیں۔ ان کو اقل کہنے کی دو وجہ بیان کی جاتی ہیں۔ اتھام سرقہ کی وجہ سے ان کا ہاتھ کاٹا گیا۔ یا تبارکی لڑائی میں مقطع الید ہوئے تھے۔ انتھی ما قال الفاضل اللکوی۔ یہ امر ویسے طور پر					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ختم مسائل پر کتاب کا خاتمہ ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ النہایہ ادا ہے جمع شہادۃ جمعیت باعتبار انواعہما					
		نتم صفحہ ۴۴۔ اللہم انی استلک العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ۔ مولف نے اس کتاب کی تالیف ۲۴۔ رجب ۱۲۲۶ھ کو شروع کی اور ۲ شوال ۱۲۲۸ھ تک پوری فراغت ہوئی۔ پورے تین مہینے تالیف میں صرف ہوئے۔ آپ موجودہ زمانہ کے منتخب فضلاء میں ہیں۔					
۳۲۹۱	۷۱	بحر زائر	الشیخ احمد بن محمد بن محمد بن نصیر الفقیہ المعروف بالقطع المتوفی ۱۲۴۴ھ			۵۴۶	۵۴۶
		تقطیع کتابت مختلف۔ طو لا آٹھ سے نو انچ تک کہیں اس سے بھی کچھ زیادہ۔ عرض ۱۲ سے ۱۶ ۵ انچ تک کہیں اس سے کم و بیش۔ سطور متفاوت ۲۴ سے ۲۸ تک خط نسخ پنجتہ۔ کاغذ ہلکی۔ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کاتب جمال محمد لکھن۔ پوری کتاب کے اوراق بیوند کار اور آب اسیدہ ہیں۔ کرخوردگی کا بھی عام اثر ہے۔					
		ظاہر ایچہ کتاب مختصر القدوری کی شرح معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ متن اور شرح کی عبارت بیاناً متمیز نہیں مگر غرض کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولف نے ہر باب میں اصل عبارت مختصر القدوری میں بسط کیا ہے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ عبارت متن و شرح میں غلط کاتب کی طرف سے ہو اسے یا خود مولف نے یہی طرز رکھا ہے۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں مختصر القدوری کے بیان میں لکھتے ہیں۔ وجرّ السراج الوھّاج					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>پہلے صفحے میں ۱۸۳ لکھی ہوئی۔ مولف رحمہ اللہ نے مسائل مستفسرہ کے جواب میں بہت تفصیل و بسط سے کام لیا ہے ہر ایک سوال کے متعلق جواب شافی لکھا ہے آغاز صفحہ ۲ ذکر ما اشتمل علیہ هذا المجموع المبارك فی المسائل الجلیلة۔ صفحہ ۳۸۔ سطر ۳ مال احمد بن حنبل احسن احادیث الانباء خاتمہ صفحہ ۳۴۔ ہمتہ و کرمہ الحمد للہ رب العالمین و کان الفراغ من کتابتہ الی قولہ اجمعین امین امین۔ مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ فقہ تفسیر نمبر ۲۶۳ پر تحریر ہو چکا۔</p>
۳۱۹۸	۶۹۹	السعیدیات فی حکام المعاملات النصف الاول	مولانا محمد سعید عبد الغفار المدرس بالا زہر الشریعت	۱۳۲۶ھ	۳۲۴ھ	۴۰۰	مطبع مصر
							<p>یہ کتاب حنفی مذہب کے موافق معاملات میں لکھی گئی ہے۔ کتاب الشک سے اس کی ابتدا ہوئی ہے مسائل کو تفصیل و تشریح کے ساتھ لکھا ہے دو حصوں پر منقسم کیا گئی ہے یہ سہا احصہ ہے کتاب الشک سے کتاب القضاء کے ختم تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ خیرک علی الا سمساک لحدیث المستین و علی التفقہ فی الدین۔ ختم صفحہ ۴۰۴۔ و آخر تحریر او تمثلاً و تنویراً و صل اللہ علیہ و آلہ و سلم۔ آخر میں فہرست ابواب بھی شامل ہے۔</p>
۳۱۹۸	۷۰۰	السعیدیات فی احکام المعاملات النصف الثانی	مولانا محمد سعید عبد الغفار المدرس بالا زہر الشریعت	۱۳۲۶ھ	۳۲۴ھ	۴۵۱	مطبع مصر
							یہ دوسرا حصہ ہے۔ کتاب الشهادات سے۔ کتاب الخفی کے ختم تک اور سی بحت کے





نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کاجواب حکماء کی طرف سے لکھا۔ جو تہافت المتہافتین کے نام سے مشہور ہے۔ حکماء میں ارسطو کا بچہ معتقد اور تراج ہے۔					
		اس کے اہل مصنفات عربی زبان کے نادر الوجود ہو گئے۔ اکثر مصنفات لاطینی زبان میں مترجم ہوئے ہیں۔ اکبر تلامذہ میں ان کے یہ لوگ مشہور ہیں۔ محمد بن عیسیٰ السد۔ ابو الحسن سہل بن مالک ابو الریح بن سالم۔ ابو بکر بن جہور۔ ابو القاسم بن الطیلسان وغیرہم۔					
		تعداد مصنفات					
		کلیات ابن رشد فی الطلب۔ شرح ارجوزہ للشیخ الرئيس۔ تہافت المتہافتین۔ فصل المقال فی مابین اشریۃ والبطیۃ من الاتصال۔ تلخیص کتاب الکون والفساد۔ الجمع الاترائی۔ وغیر ذلک۔ صاحب ترجمہ کے سن ولادی و وفات میں مورخین مختلف ہیں۔ معلم بطرس بستان۔ دائرة المعارف میں سن ولادت ۱۱۵۰ھ (۱۷۳۷ء) ہجری مطابق سن ۱۱۵۰ھ لکھتے ہیں اور ۱۱۹۰ھ ہجری موافق سن ۱۱۹۰ھ مسیحی کو سال وفات تحریر کرتے ہیں۔ فح النون نے اپنی کتاب میں جو ابن رشد کے حالی میں تالیف کی ۱۱۵۰ھ ہجری مطابق سن ۱۱۵۰ھ مسیحی میں ولادت اور ۱۱۹۰ھ ہجری میں وفات لکھی ہے۔ عبد الواحد مرکش نے کتاب المعجبین ۱۱۹۰ھ کے آخر میں وفات قرار دی ہے۔ فح النون لکھتے ہیں کہ ابن رشد۔ عقیقہ تصور کے بعد ایک سال سے زیادہ زندہ نہیں رہے۔ پچھتر برس کی عمر پائی۔ مغرب میں ان کی وفات ہوئی۔ قریبہ میں جثہ منتقل کیا گیا۔					
		دائرة المعارف۔ ابن رشد و فلسفہ					
۶۹۷	شمس الادلہ فی بیان سمت القبلة	مولانا علی بن محمد بن احمد انحرطی	۱۱۵۰ھ	۱۱۵۰ھ	مطبوع	۹۶	
	اس کتاب میں قبلہ کی تعریف اور ہر ملک و دیار کے واسطے اس کی سمت کی تحقیق کی گئی ہے۔ کتاب گو						

تلمیح موجود	تلمیح شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	اعداد صفحات	کیفیت
		ابن جعفر بارون طیب میں ان کے استاد ہیں۔ حکیم ابن بجا کو بھی جو اندلس کا بڑا فیلسوف ہے، ان کا استاد کہا گیا ہے۔ ابن زہر۔ ابن طفیل کو جو فیلسوف زمانہ نئے صاحب ترجمہ کے ساتھ ارتباط و اتحاد تھا۔ ابن طفیل ہی کا خاص اثر تھا جو ابن رشد کی سلطان وقت مہدی یوسف کی نظر میں وقعت و منزلت ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بڑے بڑے عہدے اور کام ان کو تفویض ہوئے۔ مہدی یوسف کی وفات کے بعد منصور بالشر۔ اُس کے بیٹے نے بھی۔ ابتدا سلطنت میں۔ اپنے باپ کی طرح ان کی قدر و منزلت میں کمی نہیں کی۔ ان کے اس علو قدر اور رفعت حالت کو مابین دیکھ نہیں سکے۔ بچا اٹھا اساتذات کا نشانہ بنایا۔ تنکر قرآن کہا گیا۔ عقائد کو فاسد ٹھہرایا گیا۔ فلاسفہ بیدین میں ان کا شمار ہوا۔ ان کی فلسفی کتابوں کو اسلام کے خلاف بتایا گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ ساری افترا پر دوزیان پادشاہ کے کان تک پہنچیں۔ ان کا اقتدار اُس کی نظر سے جاتا۔ ہا۔ عہدے سے منزول شہرے بد کیے گئے۔ ایک مدت کے بعد جب بادشاہ کو اقوال فلاسفہ کے مطالعہ کا شوق ہوا تو ابن رشد بلا لے گئے اور اعزاز و احترام کیا گیا۔ مگر یہ ان کی زندگی کا آخری مرحلہ تھا۔					
		مسیحی مورخین ان کے مذہبی معاملہ میں راہ تحقیق سے بہت دور چلے گئے۔ دائرہ اسلام سے ان کو خارج مانکر۔ یہودیت و نصرانیت کی چار دیواری میں بٹھا دیا۔ محققین ان امور کی تکزیب کرنے میں وہ قاضی ابن رشد کو عملاً فلاسفہ میں مانتے ہیں۔ ان کا مقولہ یہ کہ اسی شخص نے فلسفہ کو شریعت کے موافق کر دکھایا۔ اور ثابت کر دیا کہ دین اسلام کے کسی طرح خلاف نہیں۔ جیسا ظاہر میان اس کو سمجھ بیٹھے ہیں۔ وہ اسلامی شریعت کا پابند تھا۔ علم فقہ۔ کلام۔ فلسفہ۔ علوم ادب۔ خلافت میں کامل دستگاہ رکھتا تھا۔ کمال علمی میں۔ اندلس میں اس کا مثیل پیدا نہیں ہوا۔ ابی محمد بن مغیث کے بعد قرطبہ میں عہدہ قضا کا بھی مالک رہا ہے۔ بہت سی کتابوں کا مصنف ہے۔ ارسطو کی کتابوں کا مترجم بھی ہے اور شایع بھی۔ تین مرتبہ تین انداز کی شرحیں لکھیں۔ مختصر۔ متوسط۔ مطول۔ امام غزالی کی کتاب تہاذب الاخلاق					

نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تاریخ تصنیف	کیفیت
۲۹۵۵	۶۹۶	بدایۃ المجتہدین ہایہ المقصد الجزء الاول والثنائی مع فہرست	القاضی ابی الولید محمد بن احمد بن محمد القزطی الاندلسی الشہیر بہ ابن رشہ المتوفی ۵۹۵ھ		مطبوع مصر	۱۳۲۹ھ ۳۸۷ھ ۳۹۸ھ	

فروعات فقہیہ میں یہ نادر کتاب ہے۔ اس کتاب کا انداز اس فن کے کتب سے نئی رز کا ہے۔ تمام مسائل احکام عبادات معاملات کو جو متفق علیہ یا مختلف فیہ ہیں لکھا ہے۔ اور ہر مقام پر وہ جہ خلاف کو بھی ذکر کیا ہے۔ مسائل کے تحت میں مجتہدین کا ماخذ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کتاب بلاشبہ مفید اور مقبر ہے۔

کتاب کی تقسیم دو حصوں پر کی گئی ہے۔ پہلا حصہ خطبہ کتاب ہے۔ کتاب الحج کے ختم تک دوسرا حصہ کتاب النکاح سے کتاب الاقصیہ کی تمامی تک۔ آغاز حصہ اول اما بعد حمد اللہ بجمع محامدہ۔ ختم حصہ اول وذهب غیرہ الی جواز ذلک۔

آغاز حصہ دوم۔ کتاب النکاح و اصول هذا الكتاب تنصہ فی خمسة ابواب۔ ختم حصہ دوم و بکمالہ کمال جمیع الدیان والمجد لله کثیرا علی ذلک مکا ہوا ہلہ ابن رشہ پانسویس ہجری مطابق گیارہ سو چھبیس مسیحی میں قرطبہ میں پیدا ہوئے۔ صغریٰ میں فقہ اصول۔ کلام اعظم فقہاء اندلس سے پڑھا۔ ان علوم میں۔ ابی القاسم بشکوال۔ ابی مروان بن مرقہ۔ ابی بکر بن سحول۔ ابی جعفر بن عبدالفرز۔ ان کے اساتذہ میں ہیں۔ ان کی فطانت و جود طبع نے صرف انہیں علوم پر کنفا میں کیا۔ بلکہ توسع علم۔ اور طلب حقیقت کی طرف بیدار غیب تھے۔ فلسفہ۔ ریاضیات۔ طب وغیرہ کی طرف منوجہ ہوئے۔ اور ان فنون میں بھی پوری ہمارت پیدا کی۔ اندلس کے مشہور طبیب

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۹۲	۶۹۴	الفتاویٰ الممدیہ فی الوقائع المصریہ الجزء السادس مع فهرست	شیخ الجامع الازہر ومفتی الدیار المصریہ العلامة الشيخ محمد العباسی الحنفی الازہری - الممدی المولود تقریباً ۱۲۳۳ھ	۱۳۰۱ھ	مطبوع مصر	صفحہ ۶۰۰ صفحہ ۲	
		چھٹا جزئی کتاب الحاضر والسجلات کے بیان میں۔ پانچویں جز کی فہرست اس جز کے ساتھ ہے آغاز سے عمل عن دعویٰ ختم۔ اشتریت شفعة واللہ تعالیٰ سبحانه اعلم					
۳۰۹۲	۶۹۵	الفتاویٰ الممدیہ فی الوقائع المصریہ الجزء السابع مع فهرست	ایضاً	ایضاً	۱۳۰۲ھ	صفحہ ۴۵۲ صفحہ ۷	
		ساتواں جز ہے کتاب الوصایا سے ملحق بالحاضر کتاب آفاز سے ملتی اسماء کا احصاء۔ ختم وللعلوم یہ تحریر اللہ تعالیٰ اعلم۔ اس جلد کے ابتدائی صفحہ پر سنہ طبع ۱۳۰۲ھ تحریر ہیں جو غلط ہیں مولف رحمہ اللہ اسی زمانے کے فضلا ہیں دیار مصر کے مقبر مفتی ہیں۔ فہرست مطبوعہ کتب خانہ مصر میں ان کا سنہ ولادت تقریباً ۱۲۳۲ھ لکھا ہے۔ اس سے زیادہ ان کی حالت معلوم نہیں ہوئی					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۹۲	۶۹۲	الفتاویٰ المہدیہ فی الوقائع المصریہ الجزء الرابع مع فرست	شیخ البجامع الازہری مفتی الدیار المصریہ العلامة الشیخ محمد العباسی الخفنی الازہری المہدی المولود و تقریراتہ	۱۳۰۰ھ	۱۳۰۱ھ مطبع مصر	۶۵۰ صفحہ ۳ صفحہ	
		چوتھا جزئی کتاب الدعوی سے۔ کتاب البیتہ کے ختم تک۔ آغاز سئل فی رجل طلق زوجته ختم و تراقد بالمرءة واللہ تعالیٰ اعلم					
ایضاً	۶۹۳	الفتاویٰ المہدیہ فی فی الوقائع المصریہ الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۳۹	
		پانچواں جزئی کتاب الاجارہ سے کتاب الجحطان کے ختم تک آغاز سئل فی رجل یتیمی ختم و یتقی القلید علی قدمہ۔					

نمبر دورہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۹۲	۶۹۰	القنای المہدیہ فی الوقائع المصریہ الجزء الثانی مع فرست	شیخ الجامع الازہر مفتی الدیار المصریہ العلامة الشیخ محمد العباسی الخفنی الازہری المہدی المولود تقریباً ۱۲۳۳ھ	۱۳۰۰ھ	مطبوع مصر	۸۳۶ صفحہ	مستند
		یہ دو سراجز ہے کتاب التلق سے۔ کتاب الوقف کے آخر تک آغاز صفحہ ۲۔ سئل فی رجل بالوجه القبلی ختم صفحہ ۸۳۶ مصر من الشرعیۃ حسب الشرط والله تعالیٰ اعلم۔					
ایضاً	۶۹۱	القنای المہدیہ فی الوقائع المصریہ الجزء الثانی مع فرست	ایضاً	ایضاً	۱۳۰۱ھ	۶۵۲ صفحہ ۲۶ صفحہ	مطبوع مصر
		تیسرا جزد ہے کتاب البیوع سے کتاب الوکالت کے ختم تک۔ آغاز۔ سئل فی رجل مقیم ختم من قبل موکلہ الاصلی واللہ تعالیٰ اعلم۔					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		<p>بسم اللہ مدینہ منورہ میں وفات پائی اور بقیع میں مدفون ہوئے (سکالہ الدار فی اعیان القرن الثانی)</p>					
۳۰۹۲	۶۸۹	الفتاویٰ الہمدیہ فی فی وقائع المصر ابن زلالہ	شیخ الجامع الانہر ومفتی الدیار المصریہ العلامہ الشیخ محمد العباسی الخفنی الارہری المک المولود ۱۲۲۳ھ تقریباً	۱۳۰۰ھ	۱۳۰۱ھ مطبوع مصر	۲۶۲	
<p>پوری کتاب کی سات اجزا پر تقسیم ہو۔ مولف جس زمانہ میں کہ مصر کے مفتی رہے ہیں۔ جس قدر تفصیلات کہ بحکم شریعت۔ حنفی مذہب کے مطابق فیصل کیے ہیں۔ تمام مسائل فیصل سندہ کو بقید تاریخ و سہ جمع کرتے رہے۔ اس کے علاوہ ادھر ادھر سے وقتاً فوقتاً جن جن مسائل کا استفسار ہوتا رہا ہے اور ان کے جوابات کتب فقہیہ خفیہ سے لکھے ہیں ان کا بھی تاریخ وار ذخیرہ کرتے رہے ہیں۔ سب سے آخر جس مسئلہ کا جواب لکھا ہو اس کے استفسار کی تاریخ، تصدیق ہے۔ بالآخر ان تمام مسائل کو کتب فقہیہ کے انداز پر کتاب کی صورت میں مرتب کیا۔ حاشیہ پر ہر سوال و جواب کی تاریخ و سنہ بھی لکھ دیا ہے یہ پہلا جز ہے جو طہارت و انجاس کے بیان سے شروع کیا گیا ہے۔ اور باب التہنقہ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔</p> <p>آغاز صفحہ ۲۔ نحمدک یا من احکمت دینک الفویہ ای احکام ختم صفحہ ۴۶۲ والا خفی مال المحصولۃ حیت لا مانع واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>							



نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیسٹ
					<p>اس کتاب میں حج کے فضائل و کمالات کی فضیلت، ارکان و شرائط حج۔ ابتدا سفر حج سے واپسی کے وقت تک کے اعمال ظاہرہ کی ترتیب۔ حج کے آداب وغیرہ کو بیان کیا ہے۔ تین ابواب پر کتاب کی تقسیم کی گئی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل کلمۃ التوحید بعبادہ حمزا و حضا عبارت ختم۔ فیوشک ان یکون خطہ من سفرۃ العاء والتعب نخوذ بآلہ سبحانہ ونعالی من ذلک۔ امام غزالی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲ پر لکھا گیا۔</p>
۳۰۹۳	واقعات الثقتین	العلامة الشيخ عبد القادر بن يوسف الحلبي الشهير بقدری آفندی حنفی التونی رحمہ اللہ	مطبوعہ مصر	۲۴۰	
					<p>اس کتاب میں مسائل مفتی بہ متعلق عبادات و معاملات کو کتب معتبرہ فقہیہ سے اخذ کر کے جمع کیا ہے صورت مسئلہ لکھنے کے ساتھ کتاب ماخوذ عنہ کا بھی نام لکھا ہے۔ حاشیہ پر فوائد متفرقہ طریق تحشیہ لکھے ہوئے ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بین الشرائع بآلہ سال بنیہ المختار غائمہ کتاب صفحہ ۲۳۹۔ وان وجب لا بعفدہ لا یصح عند الكل بآزیدہ فی تصرفات الالب والوصی من کتاب الوصایا۔</p> <p>مولف رحمہ اللہ حلب کے رہنے والے ہیں سنہ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہجرت فرمائی۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تدریس کرتے۔ بہت سے طلبہ راہ ان سے مستفید ہوئے ہیں۔ مدینہ منورہ میں صفی قشاقشی اور دمشق میں شیخ الاسلام النجم الغزی العامری اور شیخ علاؤ الدین حنفی کے علم پڑھا۔ ہمیشہ صلاح و تقویٰ کے ساتھ رہے۔ اس کتاب کے علاوہ اور بھی رسائل و کتب ان کے مولفات میں ہیں۔ لسان الحکام فی الفقہ۔ اور کتاب فی معرفۃ الزمی بالسہام انھیں کی تالیفات سے</p>

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		مختلف المکان تھا جس قدر بیٹے کو دستیاب ہوا وہ ملندہ جمع کیا گیا اور شاگرد کو بتنا مبرہہ و مسکوہہ ملندہ کتاب کی صورت میں رکھا گیا۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ حمد المن اجزا العالم علی احسن ترتیب و نظام خاتمہ صفحہ ۸۵۔ داد خلنا ایاکم الجنة والحمد لله رب العالمین۔	مولانا ابن نجیم بہت بڑے فاضل اور عمدۃ العلماء میں ہیں فروعات میں منعی مذہب کے پیر و اور بڑے حامی ہیں۔ قاسم بن قطلوبغا برہان الترقی۔ ابن من عبد المال کے شاگرد ہیں۔ متعدد ذمہ داریات کے مولف ہیں۔ تالیفات مشہورہ ہیں۔ کتب میں بان کی جاتی ہیں الخوارزمی۔ کتب الاشباہ والنظائر شرح المنار۔ لب الاصول۔ فتمتہ شرح برالاتول۔ القوائد الزنیہ۔ تعلین علی الہدایہ حاشیہ علی جامع الفصولین۔ ان مولفات کے علاوہ تعلیقات متنوعہ۔ حواشی متفرقہ تفسیرات لطیفہ کشیرہ ہیں۔				
		رجب کی آٹھ تاریخ چار شنبہ کے روز جمع کے وقت شہہ ہجری میں انتقال ہوا۔ تاریخ وفات الرسائل الزنیہ کے دیباچہ میں مولانا احمد بن مولف نے لکھی ہے بعض مامندہ مولف نے سنہ وفات ۹۶۹ ہجری بھی لکھا ہے۔ بعض اہل تاریخ نے ان کا نام زین العابدین لکھا ہے۔ بعض نے زین الدین بعض نے صرف زین ہی پر اکتفا کیا ہے سنہ ۹۶۹ ہجری میں قاہرہ میں ان کی ولادت ہوئی ر شذرات الذہب وغیرہ					
۳۱۱۷	۶۸۷	کتاب اسرار الحج	امام حجتہ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی التتونی	سنہ ۵۰۵ھ	مطبوع مصر	۱۰۸	

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							غیاث الدین محمد سلطان بن ملک شاہ سلجوقی ہے۔ برکیاروق کے زمانہ میں شام اور آذربائیجان اس کے حصہ میں آیا تھا۔ ۱۰۹۵ء کے قریب تک اس کی حکومت رہی۔
		الفتاوی الزبینیہ	العلامة الشيخ زین الدین بن نجیم الحنفی المصری المتوفی ۹۴۰ھ		مطبوع		
		<p>مولف رحمۃ اللہ نے مسائل مستفسرہ کو مع جوابات کے بلحاظ ترتیب ابواب فقہیہ جمع کیا تھا مولانا شمس الدین بن جمال الدین عبداللہ بن الشہاب احمد الخطیب نے جو مولف کے شاگرد ہیں۔ ان تمام سوالات کو مع جواب کے ابواب فقہیہ کی ترتیب برہموب کیا اور بعض مواقع پر فوائد محتاج ایسا کا بھی اضافہ کر دیا۔ ہر باب میں پہلے صورت مسئلہ بطریق سوال لکھ کر اس کے ساتھ جواب لکھا ہے۔ عبادات و معاملات کے اکثر مسائل اس کتاب میں آگئے ہیں۔ اس کتاب کے نسخے بہ لحاظ ترتیب ابواب اور بہ اختلاف عبارات مختلف دیکھے گئے۔ کتب خانہ میں اسی نام کے نمبر ۳۶۶ ہے نمبر ۳۶۷ تک تین نسخے ہیں۔ ایک مطبوع کلکتہ اور دو قلمی۔ نسخہ مطبوع مع ایک نسخہ قلمی کے نو ایک حالت میں ہیں دوسرا قلمی نسخہ ان دونوں کے خلاف ہے۔ یہ نسخہ جو یہاں لکھا گیا ہے ان تینوں کے خلاف ہے۔ قلمی نسخہ جو نسخہ مطبوع کے موافق ہے ان دونوں کے دیباچہ میں جامع کتاب مولانا احمد لکھے ہیں۔ جو مولف کے بیٹے ہیں۔ دوسرے قلمی نسخے میں جامع کا نام نخریر نہیں۔ مگر حاجی خلیفہ نے کشف الطون میں جو فتاویٰ زنبیہ کی ابتدائی عبارت لکھی ہے اور مولانا احمد سپر مولف کو اس کا جامع بیان کیا ہے۔ وہ اس دوسرے قلمی نسخے کے مطابق ہے۔ ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ مولف کے پاس سوال و جوابات کا ذخیرہ کثیر۔ اور</p>					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کثیفیت
۲۹۷۴	۶۸۵	اغاثۃ اللہقان فی حکم طلاق الغضبان	شیخ الاسلام ابن عبد اللہ محمد بن ابن بکر الشہیر بن قیم الجوزی المتوفی ۷۷۱ھ		۱۳۳۲ھ مطبوعہ مصر	۷۸	
		<p>اس کتاب میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس امر کو ثابت کیا کہ اگر عرصہ کی حالت کی طلاق مقبر نہیں اور نہ اس سورت میں طلاق واقع ہوتی ہے آغاز کتاب تصحیح طہ الحمد للہ الحکمہ الکربہ العلی العظیم والصیح العلیہ۔</p> <p>خاتمہ صفحہ ۴۱۔ صلاۃ دائمۃ بدارہ ملک اللہ عز وجل۔</p> <p>مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ فی حدیث میں تحت مجموعہ اربعون وغیرہ نمبر ۵۰۵ میں لکھا گیا ہے۔</p>					
۲۹۷۹	۶۸۶	الفتاویٰ الغیاثیہ مع الفتاویٰ الزینیہ	الشیخ داود بن یوسف الخلیب الخفی	دورہ سلطان ابن المنظر غیاث الدین یمین	۱۳۳۲ھ مطبوعہ مصر	۱۹۲	
		<p>یہ فتاویٰ حنفی مذہب کے موافق ہے۔ مصنف نے تمام فرعیات فقہیہ عبادات۔ معاملات کو مختصر طریقے سے لکھ دیا ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الاول بلا مطلع البدایۃ الآخر بلا مفتح النہایۃ ختم صفحہ ۱۸۵۔ وان کان یجہل۔ انہ لا یعلیش واللہ سبحانہ ونعالی اعلم۔</p> <p>مولف نے اس کتاب کو سلطان ابی المنظر غیاث الدین یمین کے نام پر مکتوب کیا ہے۔ غالباً ابی المنظر</p>					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ کتاب ایسے مقاصد کے واسطے بہت مفید اور جامع ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔					
		ذال ابوبکر احمد بن عمرو بن مہیر الشیبانی حدیثنا سلمۃ بن صالح قال حدیثنا یزید الواسطی عن عبد الکریہ عن عبد اللہ بن ابی بربیعہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔					
		ختم کتاب صفحہ ۱۲۹۔ فلاستی علیہ فی ذلک تم کتاب الحیل والحمد للہ رب العالمین وصلاۃ علی سیدنا محمد والہ الطاہرین					
		مولف رحمہ اللہ دو واسطے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ فقہاء حنفیہ میں بہت بڑے فاضل اور مارت مذہب ہیں اپنے والد سے علم کی تحصیل کی ہے جو بواسطے حسن کے امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں۔ مقتدر باللہ خلیفہ باوجود اس کے کہ ان کی بڑی توقیر کرنا تھا مگر اس کے یہاں سے کسی سے کو قول نہیں کرتے۔ مہندی باللہ کے واسطے کتاب الخراج بھی تصنیف کی تھی۔ بہت بڑے متقی اور زاهد شخص تھے اپنے ہاتھ کے کب سے کھاتے تھے۔ اسی وجہ سے خصاف کہے جاتے ہیں۔					
		کیونکہ خصاف نعل دوز کو کہتے ہیں۔ ان کے مصنفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔ کتاب الوصایا۔ کتاب الترویج البکیر والصغیر۔ کتاب الرضاع۔ کتاب المحاضرات۔ کتاب السجلات۔ ادب القضاء۔ التفقات علی الارقاب۔ کتاب فی التبغیر۔ کتاب درع الکعبۃ والمسجد الحرام۔ کتاب احکام الوقت۔ اسی سال کے قریب عمر یابی۔ بالآخر سنہ ۷۵۰ اکسٹھ ہجری میں بغداد میں انتقال فرمایا۔					
		(طبقات الحنفیہ)					

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ چوتھا رسالہ ۵۱ آغاز صفحہ ۱۰۱ و لا حول ولا قوۃ الا باللہ علی العظیم ختم صفحہ ۸۸۔ علی من لابی بعدہ۔ مؤلف رسالہ کی پوری تحقیق نہیں ہوئی					
۲۸۴۲	۶۸۳	رسالہ فی تحریر المقادیر الشرعیہ	الشیخ عبدالقادر بن الشیخ احمد الخطیب الطرابلسی المدرس فی الحکم النبوی	۱۳۱۲ھ مطبوع مصر	۲۱		
		اس رسالہ میں دہم اور مثال شرعی اور مدار صاع نبوی کی تحقیق موافق مذہب ائمہ اربعہ گئی ہے اور ان اشیاء کے اور ان تقدیر شرعی کے موافق لکھے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق کل شیء فقتدرہ تقدرہ۔ عبارت ختم صفحہ ۳۰۔ وحطنا من اهل الحسنی وزما دہ وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين۔ مؤلف زمانہ حال کے مصلا ہیں۔					
۲۸۴۳	۶۸۴	ایکمل۔ المشہور کتاب انحصاف فی ایکمل	الامام ابی بکر احمد بن عمر بن مہیر الشیبانی انحصاف المتنوی ۱۲۶۱ھ	۱۳۱۴ھ مطبوع مصر	۱۲۹		
		یہ کتاب شرعی حیل میں بوجہ کی وجہ سے معاملات میں حرمت سے حلت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ غرض نہیں ہو کہ ان حیلوں کی آٹھ میں ابطال حق اور اتقان مائل حاصل ہو۔ فقہار مجہم اللہ نے نہایت خوض و تدبیر حصول مقاصد کی غرض سے ایسے شرعی حیلے استنباط کیے ہیں جو احکام شرعیہ سے بالکل بھی خارج نہیں ہیں					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یئیسر رسالہ ہی آغاز صفحہ ۵۔ الحمد للہ الذی اسمع العباد فی المبتیان۔ عبارت ختم با اللہ با رحمت یا رحیم یا حی یا قیوم۔ اس کا اردو ترجمہ بھی رام پور مطبع احمدی میں چھپا ہی۔ مترجم مولوی محمد محسن سلمہ اللہ تعالیٰ بن مولوی محمد علیم ساکن بچھڑاپوں ضلع مراد آباد۔ یوپی۔ ہندوستان۔ پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج پشاور ہیں۔ حضرت مولف رحمہ اللہ امام غزالی علیہ الرحمۃ کے حقیقی بھائی ہیں۔ آپ کی ولادت کی تاریخ محقق نہیں ہوئی۔ آپ بہت بڑے شافعی فقیہ اور داعیِ خوش بیان تھے۔ وعظ گوئی کی طرف توجہ بڑھی ہوئی تھی۔ وعظ اکثر کرتے۔ امام غزالی کی طبیعت جب تعلیم و تدریس سے مُرد ہو گئی اور گوشہ نشینی اختیار کر لی تو مدرسہ نظامیہ میں مدت تک آپ ہی نے نیابت تدریس کا کام کیا۔ احیاء العلوم کی تلخیص بھی آپ نے کی ہے۔ تلخیص کا نام (باب الاحیاء) رکھا ہی۔ اس تلخیص احیاء کے علاوہ اور بھی بعض مصنفات آپ کے ہیں۔ الذخیرہ فی علم البصیرہ وغیرہ، تصوف کی طرف میلان بہت تھا۔ اکثر ملکوں کا سفر کیا۔ صوفیہ کی بذات خود خدمت کرنے۔ گوشہ گیری و عزلت نشینی کو زیادہ محبوب رکھتے آپ کی وفات (فرزین) میں سن ۲۵۰ھ پاسو بیس ہجری مطابق ۱۱۵۵ء میں ہوئی۔ طوس بضم طائے مہملہ و سکون واو و سین غیر منقطہ خراسان کا ایک پرگنہ ہے جس میں دو شہر آباد ہیں۔ طابران۔ نوتان۔ ان دونوں شہروں کے متعلق تقریباً ایک ہزار گاؤں آباد ہوں گے حسب تصریح سمعانی غزالی ہذا محققہ (جس کی طرف نسبت کی گئی ہے) طوس کے علاقہ میں ایک گاؤں کا نام ہے گر غزالی زاد محلہ کی تشدید کے ساتھ زیادہ مشہور ہے۔ خوارزم والوں کے حاورہ میں (غزال) سوت فروش کی جانب نسبت ہے۔ جیسے (قصاری) اور عطاری ہیں۔ دھوبی اور عطاری کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔ فرزین بفتح قاف و زائے معجمہ و کسر واو ویا کے تخانیہ و زون۔ عراق عجم میں سلمیٰ قلعوں کے پاس ایک بڑا شہر ہے (ابن خلکان)					
		رسالہ ابی الروح فی السماع	الشیخ عیسیٰ بن عبد الرحیم				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۴۱	۶۸۲	مجموعہ قرع الاسماع وغیرہ	شیخ محمد بن حسن مغربی تونسہ مالکی شاؤلی	۱۳۱۵ھ مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ	۸۸	
		<p>چار رسائل مفصلہ و تحت کا مجموعہ ہے۔ جن میں سماع مع فراہم کی حلت و اباحت کو ثابت کیا ہے منجملہ چار رسائل کے یہ پہلا رسالہ ہے۔ جس کا آغاز بطور سطور الحاقیہ یہ ہے صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اباح فی فسح مجال الغناء نرا عملا اهل الجہل الاغبیاء عبارت ختم صفحہ ۲۴۔ لا تبدیل لکلمات ذلک هو الفون العظیم الی قول والحمد للہ رب العالمین۔ مؤلف رسالہ کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔</p>				
		ابطال دعوی الاجماع علی تحریم مطلق السماع	علامہ ربانی قاضی محمد بن علی مینی شوکانی			
		<p>یہ دوسرا رسالہ ہے۔ آغاز صفحہ ۲۵ ذہب اهل المدینۃ ومن اخفہم عبارت ختم صفحہ ۵۵ فیغتم فعیتل فیوت حررہ جامعہ محمد بن علی الشوکانی علامہ شوکانی کا مفصل ترجمہ نہیں ملا۔</p>				
		بوارق الاماع فی تکفیر من بحسرم السماع	شیخ احمد بن محمد بن محمد الطوسی افسرانی اخوالا امام حجتہ الاسلام المتوفی سنہ ۷۵۰ ہجری			



نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
------------	-----------	----------	----------	-------	----------------	-------------	-------

نیم کتاب ہے، تفسیر القرآن الکریم۔ النکت والعیون ادب الدین والدنیا۔ الاحکام السلطانیہ۔  
 قانون الوزارت۔ سیاست الملک والاقناع فی المذہب ان کے مصنفات ہیں۔ ان کے سوا اصول فقہ  
 اور علم ادب میں بھی کچھ مولفات بیان کیے گئے ہیں۔ جس قدر کتابیں تصنیف والتالیف کی تھیں۔ اپنی حیات  
 میں ان کا اظہار کسی پر نہیں کیا۔ ایک محفوظ جگہ پر ان کا ذخیرہ رکھ چھوڑا تھا۔ جب موت کا وقت قریب پہنچا  
 تو ایک معتمد شخص سے بیان کیا کہ فلاں جگہ جو اس قدر کتابیں جمع ہیں وہ میری تصنیف میں اس وقت تک  
 میں نے اس وجہ سے مخفی رکھا ہے کہ خلوص نیت لوجہ الدین نے اپنے میں نہیں دکھایا سو اب میں تم کو وصیت  
 کرتا ہوں کہ جب میری نزع کی حالت ہو تو تم اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں رکھنا۔ اگر میرے ہاتھ میں تھلا رہا ہو جائے  
 اور میں اس کی گرفت کر لوں تو علامت عدم قبولیت کی ہے۔ تمام کتابیں رات کے وقت و بیلہ میں بہا دہنا۔  
 اور اگر میرا ہاتھ کھلا ہے اور تمہارے ہاتھ کی گرفت نہ کر سکو تو علامت قبولیت کی ہے۔ ان کو شائع کرنا  
 اور رائج کرونا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ہاتھ کو منبسط اور کشادہ پایا۔ اسی بنا پر ان کے انتقال کے بعد بیلہ  
 مصنفات کا اظہار کر دیا گیا۔ چھبیس سال کی عمر میں مگل کے روزِ سلخ بیع الاول سنہ ۱۲۹۷ھ میں قاہرہ  
 میں بغداد میں وفات پائی۔ اور مقبرہ باب حرب میں مدفون ہوئے۔ اور دی بیع عرق گلاب کی طرف نسبت ہے  
 شاید اس قسم کی کسی وقت میں تجارت کی ہو۔

(ابن خلکان)

انگریبان (Enger Bann) نے ۱۸۵۳ء میں اس کتاب کی تصحیح کی مئی ۱۲۹۷ھ میں قاہرہ  
 میں تہذیب الاخلاق کے ساتھ اول بار طبع ہوئی، دفرست کتب عربی برٹش میوزیم مرتبہ ربوہ صفحہ ۵۰۴،

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		انتقال ہوا ہی					
۲۸۰۶	۶۸۱	الاحکام السلطانیۃ	الشیخ الامام ابی الحسن علی بن محمد بن حبیب البصری الماوردی الشافعی المتوفی ۳۵۰ھ		مطبوع مصر ۱۳۲۴ھ	۲۲۲	
<p>اس کتاب میں - احکام امامت - احکام وزارت - احکام ولایت - احکام قضاء - احکام غنیمت احکام محاسب - وغیرہ کو شرح و بسط کیساتھ لکھا ہے - مسائل کے ذکر میں اختلافِ ائمہ کو بھی بیان کیا ہے پوری کتاب کی بین ابواب پر تقسیم کی گئی ہے آغاز عبارت کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی اوضح لنا معالم الدین ومن علینا بالکتاب المبین - خاتمہ کتاب صفحہ ۲۲۲ و ستونفینا ما قصر وافیہ وانا اسئل اللہ توفیقاً لما توخیناہ وعودنا علی ما نویناہ بمنہ و مشیتہ و هو حسبی و نعم الوکیل -</p> <p>کتاب کے آخر میں فہرست ابواب بھی شامل ہے -</p> <p>مولف رحمہ اللہ بصری الاصل ہیں - بغداد میں زیادہ قیام ہونے کی وجہ سے وہی وطن ہو گیا تھا - قہار شافعیہ میں متبحر سمجھے جاتے ہیں - معرفت مذہب میں بدطولی رکھتے - ابی القاسم حمیری سے بصرہ میں اور ابو حامد اسفرائینی سے بغداد میں علم فقہ حاصل کیا - بہت سے شہروں میں عہدہ قضاء پر مامور رہے اسی وجہ سے فقہ القضاۃ کہے جاتے ہیں حاوی کبیر کے علاوہ رجوع و روعات فقہیہ پر مامور رہے</p>							

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۲۸	۶۷۹	رسائل فی الوقف	عمر لطفی الحجازی امام حکمت الاستثنائات		مطبوعہ مصر	۶۰	
		<p>ساتھ رسائل کا مجموعہ ہے۔ جن میں اوقاف کی اصلی حالت۔ اختلاف۔ طریقہ اجرا۔ اوقاف کے شرعی احکام۔ اوقاف کے سلطنتی احکام وغیرہ وغیرہ ذکر کیے گئے ہیں۔ رسائل کے شروع سے پہلے ایک مقدمہ منجانب عمر لطفی جو ان رسائل کے مرتب ہیں مذکور ہے جس میں ساتوں رسائل کی حالت اجمالی طور پر ذکر کی گئی ہے۔ آغاز رسالہ اول صفحہ ۱۔ تنازع السلطنت بین القضاء الایلی والقضاء الشرعی عبارت ختم رسالہ مہتم۔ ولعل ہذا لیصل العالمون۔</p> <p>عمر لطفی کی حالت دریافت نہیں ہوئی۔</p>					
۲۸۲۹	۶۸۰	الاحکام الشرعیۃ فی احوال الشخصیہ	العلاقۃ محمد قریب شاہ المتوفی ۱۳۷۶ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۴ھ	۱۱۰	
		<p>اس کتاب میں جزئیات مسائل کو بن کا تعلق نکاح۔ طلاق۔ نسب۔ ہبہ وصیت وغیرہ سے ہی خفی مذہب کے موافق اجمالی طور پر لکھے ہیں۔ کتاب باوجود مختصر ہونے کے بہت سے مسائل کا ذخیرہ ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل الحمد فاتحہ الكتاب ووفی من شاء لعبا بہ وادشادہ للہدایۃ والصواب۔ ختم کتاب صفحہ ۱۰۰ بقراءۃ الاب والثلث لمن یدلی بقراۃ الام واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔</p> <p>مولف کتاب چودھویں صدی کے شخص ہیں جن کی تفصیلی حالت دیکھی نہیں گئی۔ فرست بکتخانہ خدیوہ مصر میں صرف اس قدر لکھا ہے کہ، ربیع الاول پچاس ہجری کے روز ۱۳۷۶ ہجری میں مولف کا</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>ذکر ہی جو مسائل کا بنی علیہ ہر خطبہ میں لکھتے ہیں۔</p> <p>لکھا بطرت فی المسائل التي اختلف فيها الفقهاء، وفجدنها منقسمة على اقسام ثمانية عشر الى قوله وادعت في آخر هذه الاقسام الثمانية قسماً آخر ذكرت فيه اصولاً يشتمل كل اصل على مسائل خلافية منفردة عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين ولا عدوان الا على الظالمين۔ عبارت ختم کتاب صفحہ ۷۸ وعند ابی یوسف یؤخذ منه عشران وبغير ذلك المقدار والله تعالى اعلم بالصواب۔</p> <p>مولف علیہ الرحمہ فقہائے حنفیہ میں بہت بڑے شخص ہیں۔ بخارا اور سمرقند کے اکبر مشائخ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ علم خلافت کی تدوین و ترویج کے واضح اول یہی ہیں۔ طویل القدر فقہاء و مسائل مناظرہ کا اتفق ہو ا۔ غالبہ انھیں کی جانب رہا۔ تصانیف و تالیفات ان کے سب مفید اور نافع ہیں اہل مصنفات میں کتاب الاسرار تقویم الادلہ بیان کیے گئے ہیں۔ دہلی و بخارا اور سمرقند کے درمیان چھوٹا سا شہر یا قریہ ہی اس کے رہنے والے ہیں۔ مگر وفات ان کی بخارا میں ہوئی ہی۔ سند و فائز اختلاف ہی۔ ابن خلکان میں ۳۳۵ھ اور طبقات الحنفیہ میں ۳۳۶ھ لکھے ہیں۔ ابن خلکان۔ طبقات الحنفیہ</p>			
		رسالہ فی الاصول	الشیخ ابوالحسن عبید اللہ بن الحسین بن دلال بن دھم الکرنی المتوفی ۳۴۵ھ				
			یہ رسالہ فن ہول فقہ میں لکھا گیا۔				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تاریخ تصنیف	کیفیت
۲۸۵۹	۶۷۷	التحفة فی مسائل السلف	شیخ الاسلام القاضی العلاء المبرد محمد بن علی الشوکانی		مطبوعہ مصر سنة ۱۳۱۱ھ	۱۴	
		<p>یہ مختصر رسالہ بطریق استفتاء ہی اس امر کا سوال کیا گیا ہے کہ نصوص قرآنیہ میں جو آیات استنواء وغیرہ وارد ہیں۔ ان کا حل ظاہری معنی پر بلا کیف و تمثیل و تاویل کیا جاوے یا کیا۔ مولف نے اس کا جواب عفاً عن سلف کے موافق لکھا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی خیر الانام وآلہ الکرام۔ عبارت ختم صفحہ ۱۴۔ واللہ اعلم انتہت الرسالة المفیدہ کما وجدت و لله الحمد اولاً و آخراً وظاہراً و باطناً و اصلی و اسلمہ علی محمد النبی الای و علی آلہ و صحبہ و سلم۔ اس رسالہ کے مولف کا حال محقق نہیں ہوا۔</p>					
۲۶۹۱	۶۷۸	تاسیس النظر رسالہ فی الاصول	الامام ابو زید عبد اللہ بن عمر بن عیسیٰ الدبوسی الفقیہ الخنفی المنونی سنة ۳۳۵ھ و قیل ۳۳۲ھ		مطبوعہ مصر	۸۷	
		<p>اس مجلد میں دو کتابیں ہیں تاسیس النظر، رسالہ فی الاصول و تاسیس النظر میں مسائل خلافیہ بین الفقہاء کو بیان کیا ہے اور ان اصول کا بھی ذکر ہے جن کی بنا پر مسائل میں خلاف واقع ہوا ہے۔ مسائل مختلف فیہا کا انحصار آٹھ قسموں میں کیا گیا ہے۔ آخر میں ان آٹھ قسموں کے علاوہ ایک اور بھی قسم مذکور ہے جس میں اس صلی</p>					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بعد جو کتاب الکفالتہ شروع کیا گیا ہے۔ اُس کی ابتدائی عبارت نہیں جو درمیان میں عبارت سے ابتدا کی گئی ہے۔					
		بھی نہیں معلوم ہوتا کہ اس سے قبل کس مقدار عبارت کی کمی ہے۔ مصحح صاحب اس نقصان کے عذر میں لکھتے ہیں کہ اس سے قبل کے مضامین اصل کتاب میں ضائع ہو گئے ہیں۔ اُن کی عبارت یہ جو ضائع ہو گئی تھی					
		قبل ہذا امن الکتاب وکتب فی اہل ہذا الصفحۃ فیہ متفرقات الضمان۔					
		اسی وجہ سے صفحات ماقبل کا شمار علیحدہ اور اس باب سے صفحات کا شمار علیحدہ رکھا گیا ہے					
		کشف الظنون میں اس کتاب کو اختلاف العلماء سے نامزد کیا ہے۔					
		امام طبری علیہ الرحمۃ نے اس کتاب میں یہ استنار امام احمد کے مجتہدین ثلثہ کے اختلافات کو جو فرعیات میں ہوا ہے دکھایا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کو وہ فقہ نہیں مانتے بلکہ محدث سمجھتے ہیں۔					
		آغاز عبارت کتاب۔ اجمعت المجتہدۃ التي لا يجوز خلافها ان من دبو عبدا ثم لم يحث لتدبيره					
		ذکر					
		عبارت ختم کتاب انصب و اجمعوا انه اذا اعتصبه عبدا او امة فلا شيء					
		المغصوب منه۔					
		ابتدائی عبارت کتاب الکفالتہ تضاد آیا کہ ذلک و ذلک انه کان يقول۔					
		انتهائی عبارت کتاب الکفالتہ وکذا لك الخدمۃ فی قولنا وقولهم۔					
		اس کے بعد حضرت مصحح نے تقریباً ڈیڑھ ورق پر مسئلہ استنار و جو کتاب اختلاف الفقہاء طبری میں لکھا تھا					
		اُس کو لکھا ہے۔					
		(امام طبری کا ترجمہ فن تفسیر منہجہ کے تحت میں غریبی					

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>یہ دوسری جلدی مسئلہ فی تنوع صلوٰۃ القطوع سے شروع اور وصل یشتمل علی قاعدۃ فی مواضع فی جامع الامتہ پر ختم ہے۔ اس جلد پر کتاب کا ختم نہیں ہوا ہے۔ آخر میں لکھا ہے وجلب لہ المجلد الثالث۔ شروع عبارت مجلد ہذا صفحہ ۲۔ المسئلہ الاولی فی رجل جمع جماعة علی نافلۃ۔ ختم عبارت صفحہ ۴۶۲ الّٰہی بھانام الامہ الا انسانیتہ واللہ تعالیٰ اعلم۔ آخر میں فہرست ابواب بھی شامل ہے۔</p> <p>ابن تیمیہ کا ترجمہ فن لفسیر میں تحت نمبر ۲۰۳۔ لکھا گیا</p>
۲۸۳۵	۶۶۶	اختلاف الفقہاء مقتد	الامام ابی جعفر محمد بن محمد المعروف بہ ابن جریر بن یزید بن خالد الطبری المتوفی ۳۱۰ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۳۲ھ	صفحہ ۲۴ صفحہ ۶۱ صفحہ ۱۳۲	
							<p>اس کتاب کا کتب خانہ خدیو یہ مشرق میں ایک علمی نسخہ کتاب المدبر سے کتاب الکفاۃ تک موجود تھا وکتور فرید رک کرن الالمافی البرلینی جاس کے مصحح ہیں۔ اُن کے اہتمام سے اسی قدر مطبوع ہوا۔ حضرت مصحح نے کتاب سے پہلے ایک مقدمہ بھی لکھ دیا ہے جس میں مختصر حالت مصنف کی اور دوسرے ضروری امور ات جن کا نطق اس فن اور مضامین کتاب سے ہے لکھے ہیں۔ یہ نسخہ کتاب المدبر سے کتاب النصب کے آخر تک ہمہ جہت درست اور ٹھیک ہے اس کے</p>

نمبر پورا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب میں تمام فروعات فقہیہ کو مسئلہ مسئلہ کر کے لکھا ہے۔ پہلے مسئلہ مسئلہ سے لکھ کر تحقیق و تنقیح کو عنوان جواب سے لکھا ہے۔ پوری کتاب میں تمام مسائل کے لکھنے کا یہی انداز رکھا ہے۔ کتاب کی خوبی اور حسن بیان میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ یہ پہلی مجلس ہے۔ مسئلہ نیت سے شروع کی گئی ہے اور فضل فی احادیث تحتہا بعض الفقہاء علی اشباع وہی باطلہ پر ختم ہوئی ہے۔ شروع عبارت کتاب صفحہ ۲	فان نتبع الاسلام فداؤا لانام علم علماء الاحلام خاتمة الحفاظ والمجتهدین	نقی الدین ابوالعباس۔	نتم عبارت صفحہ ۴۱۶ والکلام علی ہذا مبسوط فی موضع اخر واللہ تعالیٰ اعلم۔		
		ابتداء میں فرست کتاب بھی شامل ہے					
۲۷۱۲	۶۷۵	مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ المجلد الثانی	الامام نقی الدین ابوالعباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن محمد بن انصر بن علی بن عبد اللہ بن تیمیہ المتوفی ۷۲۸ھ	۱۳۲۶ھ مطبوعہ مصر	۴۶۲		



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مقدمت ابن رشد اس جلد کے ختم پر ختم ہو گئے۔					
۲۶۱۹	۶۷۳	المدونۃ الکبریٰ الجزء الرابع	امام ابو عبد اللہ عبد الرحمن بن القاسم بن خالد جنادۃ القفی الفقیہ المالکی المتوفی ۵۹۸ھ	۵۱۳۳ھ مطبوعہ مصر	۵۱۲		
		پہلی جلد ہی۔ کتاب المسافات سے ماجاء فمن حصرَ بیڑا کے ختم تک۔ اور اسی بیان پر کتاب مدونہ ختم ہوئی ہے۔ آغاز کتاب سے پہلے فرست بھی شامل ہے۔ شروع عبارت جلد رابع وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسَافَةِ وَمَا يُخْذُ مِنْ إِسْتِثْنَاءِ الْبَيَاضِ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ اسْمُ الْكِتَابِ ان اخذت ثلثاً۔					
۲۶۱۲	۶۷۴	مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ المجلد الاول	امام مفتی الدین ابو احباس احمد بن عبد الحکیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن انخضر بن محمد بن انخضر بن علی بن عبد اللہ بن تیمیہ الحسینی المتوفی ۷۲۸ھ	۱۳۲۶ھ مطبوعہ مصر	۴۱۶		

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۱۹	۶۴۱	المدوۃ الجبری مع مقدمات ابن رشد الجزء الثاني	امام ابو عبد اللہ عبد الرحمن بن القاسم بن خالد جواد العتقی الفقیہ المالکی الشافعی	۱۹۱ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۴۰۲	
		دوسری جلد ہے۔ کتاب الضحایا سے فی اختلاف الشہادۃ فی العتق کے ختم تک۔ ابتدا میں فرست بھی شامل ہے۔ عبارت آغاز جلد ثانی یہ ہے وصلى الله على نبيه الكريم وعلى آله وصحبه وسلم۔ کتاب الضحایا قلت۔ لا بن الفاس ما رأيت ما دون الثني من الإبل والبقر والغزل يجترى في شيء من الضحایا والهدایا في قول مالك					
۲۶۱۹	۶۴۲	المدوۃ الجبری مع مقدمات ابن رشد الجزء الثالث	ایضاً		مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۴۰۶	
		تیسری جلد ہے۔ کتاب المکاتب سے فی الاقالة فی کراء الارض بزیادۃ دراهم کے ختم تک۔ شروع کتاب میں فرست مقدمات اور آخر میں فرست مدوۃ شامل ہے۔ عبارت شروع جلد ثانی وبہ نستعین کتاب المکاتب فی المکاتب وفي قول الله و آوهم من مال الله الذي آتاكم قال سحون فلت لعبد الرحمن بن القاسم اسر ائت قول الله عز وجل					



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>و غیر ذلک۔ اپنی کتاب مختصر میں جب کسی مسئلہ کو لکھ چکے تو شکر اللہ تعالیٰ دو رکعت نقل پڑھتے۔ غایت درجہ کے پرہیزگار متقی تھے۔ اگر احیاء جماعت فوت ہو جاتی اور تنہا نماز پڑھنے کا اتفاق ہو جاتا تو سبیل الہما نماز کے پچیس نمازیں پڑھتے اس خیال سے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صلاۃ الجماعة افضل من صلاۃ احدکم وحدہ۔ بحسب درجۃ امام شافعی رحمہ اللہ کو بعد وفات اُنہوں نے ہی غسل دیا ہو۔ بعضہ کہتے ہیں کہ اس کام میں بیع بھی ان کے شریک تھے۔ ان کے محامد و مناقب بہت ہیں۔ نو اسی برس کی عمر میں سن دو سو چونتیس ہجری رمضان المبارک کے آخر عشرہ میں کہ چھ روز ختم ماہ میں باقی تھے۔ مصر میں وفات پائی۔ اور قراۃ صغریٰ میں امام شافعی کے قریب مدفون ہوئے۔ بیع بن سلیمان نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کی قبر مبارک زیارت گاہ عام و خاص ہے۔</p> <p>ابن خلکان</p>
۲۶۱۹	۶۶۰	المدونۃ الکبریٰ شرح مقدمات ابن رشد ومع کتاب تزیین الممالک وغیرہ	امام ابو عبد اللہ عبد الرحمن بن القاسم بن خالد جواد القفقی الفقیہ الممالکی المتوفی ۱۹۱ھ			<p>۳۲۵ھ صفحہ ۶۸ مطبوعہ مصر صفحہ ۲۲ صفحہ ۳۳</p>	
							<p>مالکی مذہب کی یہ بہت بڑی اور معتبر کتاب ہے۔ کشف الفنون میں اس کتاب کی نسبت تالیف امام ابن القاسم کی طرف کی گئی ہے جو امام مالک رحمہ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور کتاب کا نام صرف مدونۃ بیان کیا گیا ہے۔ ابن خلکان میں بھی اسی طرح ہے۔ امام سخون المتوفی سنہ ۵۰۰ھ کو جو اس کتاب کے راوی ہیں</p>

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	کیفیت
		ساتواں جزئی باب مالا یقینی فیہ	باب الیومین سے باب الاول کے ختم تک اور اسی جز کے ختم پر کتاب کا خاتمہ	اس ساتویں جز کے حاشیہ پر کتاب اختلاف الحدیث معنی امام شافعی رحمہ اللہ بھی ہے۔ اختلاف الحدیث فن حدیث میں نمبر ۵۶ کے بعد لکھی گئی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث کے نمبر ۵۶ کے تحت میں لکھا گیا ہے۔		
		مختصر المزنی	الشیخ الامام ابو ابراہیم اسماعیل بن یحییٰ المزنی المتوفی ۲۶۳ھ			
		یہ پہلی کتاب ہے جو مذہب شافعی میں تالیف ہوئی ہے۔ فروع شافعیہ میں بڑی مستند و معتبر تائی گئی ہے۔ تمام قطار و امصا میں متداول ہے۔ بہت سے اکابرین علمائے اس کے شروع لکھے ہیں۔ کتاب الام مرقومہ بالا کے پہلے حصے کے حاشیہ سے اس کا آغاز اور پانچویں حصے کے حاشیہ کے ختم پر اس کا ختم ہے۔ ابتدا حاشیہ صفحہ ۱۰۰ قال ابو ابراہیم اسماعیل بن یحییٰ المزنی رحمہ اللہ اختصرت هذا الكتاب من علمي بن ادریس الشافعی۔				
		امام طرینی رحمہ اللہ مصر کے رہنے والے ہیں۔ فریہ نبت کلب کی طرف ان کی نسبت کی گئی ہے جو بہت بڑا اور مشہور قبیلہ ہے۔ بڑے زاہد اور عالم مجتہد ہیں۔ امام الشافعیین کہے جانے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے ممتاز شاگرد ہیں۔ ان کے حق میں امام شافعی کا یہ قول ہے کہ المزنی ناصر مذہبی۔ شافعی مذہب میں بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ الجامع الکبیر۔ الجامع الصغیر۔ مختصر المختصر۔ المنثور۔ المسائل المقبرہ۔ الترغیب فی العلم				

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ترتیب نمبر	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و قیمت	کیسٹ
۲۵۴۴	۶۶۷	کتاب الام مع الفہرست الجزء الخامس وہبہاشہ مختصر المزنی	الامام ابی عبد اللہ محمد بن ادیس بن العباس بن عثمان الشافعی المتوفی ۲۴۰ھ	۱۲۱۲	مطبوعہ مصر	۲۰۰	
		پانچواں جزو ہے کتاب النکاح سے الشہادۃ فی الامان کے ختم تک اس جلد کے ختم پر مختصر المزنی ختم ہو گئی۔					
۲۵۴۵	۶۶۸	کتاب الام مع الفہرست الجزء السادس وہبہاشہ مسند الامام الشافعی	ایضاً	۱۲۱۳	مطبوعہ مصر	۲۰۰	
		چھٹا جزو ہے کتاب خراج الحدیث سے الاتباع من یمن تک اس جزو کے ختم پر مسند امام شافعی ہی جو حدیث میں نمبر ۶۶۸ کے بعد لکھی ہے۔					
۲۵۴۶	۶۶۹	کتاب الام مع الفہرست الجزء السابع وہبہاشہ اختلاف الحدیث للامام الشافعی	ایضاً	۱۲۲۵	ایضاً	۳۱۶	

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا خطی	تعداد صفحات	کیسٹ
۲۵۰۶	۶۶۴	کتاب الام مع الفہرست الجزء الثانی وبہا مشہ مختصر المرئی	الامام ابی عبد اللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان الشافعی التوفی ۲۰۴ھ		مطبوعہ مصر	۲۲۰	
		دوسرا جزو ہی کتاب الزکوۃ سے باب نذر التبرر کے ختم تک۔					
۲۵۰۷	۶۶۵	کتاب الام مع الفہرست الجزء الثالث وبہا مشہ مختصر المرئی	ایضاً		مطبوعہ مصر	۲۹۳	
		تیسرا جزو ہی کتاب البیوع سے باب الجحالة کے ختم تک۔					
ایضاً	۶۶۶	کتاب الام مع الفہرست الجزء الرابع وبہا مشہ مختصر المرئی	ایضاً		ایضاً ۳۲۲ھ	۲۰۵	
		چوتھا جزو ہی کتاب الفرائض سے فی المرتد کے ختم تک۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تحریر و تصحیح	کیفیت
		قلمی اس کتاب کا دو جلدوں میں عشرہ اور عشرہ پراسی فن کے تحریر ہے۔ مگر مصنف کا نام وہاں تقی الدین بن المغیر المصری الشافعی۔ لکھا ہی نہ غلط ہے۔ مولف علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن حدیث میں تحت کتاب الکلام علی سنتہ الجمعہ قبلہا و بعدہ ۵۲۹۷ ہ لکھا گیا۔					
۲۵۷۷	۶۶۳	کتاب الام مع الفہرست الجزء الاول وبہامشہ مختصر المرنی	الامام ابی عبد اللہ محمد بن ادیس بن العباس بن عثمان الشافعی المتوفی ۲۰۴ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۱ھ	۲۶۳	
		کتاب الام کے متعلق نمبر ۶۵۹ پر لکھا گیا ہے۔ یہ مطبوعہ منصف ہے جس کے سات، جزو میں یہ پہلا جزا ہے باب الطہارۃ سے باب الحکم فی دخل فی صلاۃ او صوم تک حاشیہ پر مختصر المرنی ہے، فروع شافعیہ میں جس کو شیخ الامام اسماعیل بن یحییٰ المرنی الشافعی متوفی ۲۶۳ھ ہجری نے تالیف کیا ہے۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے مذہب شافعی میں کتاب لکھی ہے۔					



نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اسلامی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب بھی رقعہ دوزی سے چھپا ہوا ہے۔ تمام اوراق کے حاشی پر پوند کاری اور کر محذور دی ہے۔ بعض جگہ سطور پر بھی کسی قدر اس کا اثر ہے پہلے صفحہ پر نین مہرین جپاں ہیں جو بالکل اوبھری نہیں۔ پہلے صفحہ پر بھی ایک ہر ہے وہ بھی صاف بڑھنے میں نہیں آتی۔ عرف خانہ زاد بادشاہ عالمگیر ٹھہرا جاتا ہے۔					
		کتاب منہاج الطالبین کی شرح ہے جو شافعی مذہب کے مطابق فقہی کتاب ہے۔ جس کو امام نووی شافعی توفی سنہ ہجری ۶۵۰ء تا ۶۵۰ء نے تالیف کیا ہے۔ اس کتاب کی بہت سی شرحیں اکابر علمائے لکھی ہیں۔ مولف کتاب ہونے بھی علاوہ اس شرح کے دو شرح اس کی اور بھی لکھی ہیں یہ شرح انہیں شرحین کا انتخاب ہے جو نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے کیا گیا ہے۔ کمال شرح ہے کتاب التلمیذات سے ختم کتاب امہات اولاد تک۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ ربنا انتا من لدنا رحمة وحيى لنا من امرنا رستدا۔ احمد الله على ما انعم واشكر على ما الهما واشهد ان لا اله الا الله الملك الاعظم وان محمدا عبده ورسوله المجتلى المكرم صفحہ ۱۱۔ باب النجاسة النجس في اللغة القدر و في الشرع ما فصله للصنف صفحہ ۳۰۔ قلت وبصرح الفاخر في تعليقه في باب الوقت خاتمة كتاب صفحہ ۵۵۵۔ اختلاف حصل بالاستمتاع فانسبه للاختلاف بالكل واللبس وهذا اخر ما ليس به الله تعالى وله الحمد والمنة من هذه الجمالة المباركة ان شاء الله تعالى قال مؤلف رضي الله عنه وابقاه للمسلمين في خير وعافيه اتفق نجا من ذلك في مسا يوم الثالث سادس عشر شهر جمادى الآخرة سنة ثلث وستين وسبع مائة غفر الله له ولوالديه ولجميع المسلمين حسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وقد فرغ هذا النسخة المباركة على يد عبده الضعيف الفقير المحتاج الى رحمة الله بن محمد العراقي عامله الله تعالى في يوم الاحد الخامس والعشرين من شهر جمادى الآخرة۔					
		جہاں جہاں سفیدی چھوٹی ہوئی ہو وہاں کی عبارت پوند کاری کی وجہ سے بڑھی نہیں گئی۔ ایک نسخہ					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۳۱۳	۶۶۱	الرسالہ فی حکم قرآنہ	مولوی عبدالقادر بن القاضی احمد		قلمی	۳۸	
		<p>تقطیع کتابت ۱/۶ × ۱۳ ۱/۲ - سطر ۱۳ کاغذ بادامی انگریزی خط نسخہ لیک معمولی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے غالباً مولف نے اپنے ہاتھ سے کتابت کی ہے۔ کرمچور دگی و پیوند کاری وغیرہ سے محفوظ ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ قرآنہ فاتحہ خلف امام کے باب میں جو اقوال مختلف ہیں ان کو جمع کیا ہے اور عدم قرآنہ کو ترجیح دی ہے۔ عبارت آغاز الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین عبارت خاتمہ صفحہ ۳۸۔ فخذ المذہب اسامہ واللہ اعلم الحمد لله الہی ہدانا لہذا وما کنّا لاختدی ولا ہدانا اللہ وصلی اللہ علی من اصطفاه وارثا۔ مولف غیر مشاہیر لوگوں میں ہیں ان کی تحقیق نہیں ہوئی۔</p>					
۲۳۱۴	۶۶۲	عجالات المحتاج الی توجیہ المنہاج کامل	الشیخ سراج الدین ابو حفص عمر بن علی بن احمد بن محمد الانصاری المشہور بابن الملقن المتوفی ۵۶۳ھ	۵۶۳ھ	قلمی	۵۹۰	
		<p>تقطیع کتابت ۱/۶ × ۵ ۱/۲ - ۵۱۶ خط و کاغذ عربی کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب کا نام پیوند کاری کے سبب سے پڑھا نہیں گیا اس کے بعد بن محمود العزاقی لکھا ہے۔ اسی طرح حسن</p>					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس عبارت میں جہاں جہاں سفیدی چھوٹی ہوئی ہو وہاں کی عبارت بوجہ بیوند کاری اصل کتاب کے پڑھی نہیں گئی ہو۔					
		خاتمہ تحریر کتاب فی یوم السبت المبارک سادس عشر ربیع الآخر سنۃ ۱۲۳۱ ثلاثہ وسبعین والتم من الهجرة النبویة علی صاحبها افضل الصلوة والسلام والحمد لله اولاً و آخراً وان تجد عیباً فسد الخلل۔ جل من لافیه عیب وعلا۔ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم الى يوم الدين امين۔ چند نسخے اس کتاب کے قلمی و مطبوع نمبر ۲۳۰ سے نمبر ۲۳۱ تک لکھے ہوئے ہیں۔					
		علامہ بدر الدین عینی نصف رمضان ۱۲۳۱ ہجری میں حلب میں پیدا ہوئے۔ ان کو غنائی بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ عین تاب میں جو حلب سے تین منزل کے فاصلہ پر ہے۔ ان کے والد قاضی تھے اس مناسبت سے یہ نسبت کی گئی۔ بہت بڑے فقیہ اور محدث ہیں۔ ماہرین میں ان کا شمار کیا جاتا ہے علمائے اخلاف میں اعلیٰ درجہ کے عالم باعمل ہیں۔ ادب۔ معانی۔ نحو۔ اصول فقہ۔ لغت وغیرہ میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ ان کے علاوہ جملہ فنون میں وسیع النظر تھے۔ مصر میں عمدہ قضایر مامور رہے۔ حنفی مذہب کے مطابق فیصلہ کرتے۔ ان کے مولفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔					
		شرح بخاری۔ شرح شواہد۔ شرح معانی الآثار۔ شرح الہدایہ۔ شرح الکفر۔ شرح الجمع۔ شرح در البحار۔ طبقات الخفینہ۔ طبقات الشعراء۔ مختصر تاریخ ابن عساکر۔ بہت جلد کتابت کرتے۔ جامع الازہر کے قریب ایک مدرسہ بھی آباد کر رکھا تھا۔ اپنی جملہ کتابیں اسی مدرسہ کو وقف کر دیں۔ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۱ میں وفات پائی۔ حسن المحاضرہ۔ الفوائد البیہ۔					



نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۳۲۲	۶۶۰	رمز الحقائق شرح کنز الدقائق المجلد الثاني	قاضی الفضلۃ بیدلین العلامة ابی محمد محمود بن احمد بن موسیٰ العینی المتوفی ۸۵۵ھ	۸۱۶ھ	۱۰۴۳ھ قلمی	۷۰۰	

تقطیع کتابت ۶ x درمیان چارپانچ - پنجم - سطر ۲۱ - خط و کاغذ خوب - متن سرفی اور شرح سیاہی سے  
لکھی ہے - کتاب نے اپنا نام نہیں لکھا - قریب فریب تمام کتاب پر کریموز دگی کا اثر ہے - کہیں کم کہیں زائد  
اول و آخر کے چند اوراق پر رقعہ دوزی بھی ہے - بعض جگہ آب رسیدگی کا دجا بھی پایا جاتا ہے - آخر کتاب کے  
یہ عبارت لکھی ہے - دخل فی ملک الرأی عفور به عبد الرحمن بن ابی بکون محمد جمال الدین  
اللبانی رحمہ اللہ

کثر الدقائق کے دوسرے حصہ کی مختصر شرح ہے - کتاب البسوع سے آخر کتاب تک - عبارت آغاز ورق  
اول صفحہ ۲ - کتاب فی مان احکام البسوع و فی بعض النسخ السع والا اصل ان لا یجمع  
لانہ مصدر ورق ۱۹ صفحہ اول و اعنقہ علی مال لمیرج لبشی لانہ جنس بدلہ  
ورق ۲۱۶ صفحہ ۲ - ولا یحجر ایضا بسبب دین خاتمہ کتاب ورق ۳۵۸ - صفحہ اول فی الباقی  
مقسوما علی سہا محمد والله سبحانه وتعالیٰ علمہ - بالصواب قال المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ  
قد نجز تحریرہ و تنقیحہ ثانیاً علی ید مؤلفہ و مسطرہ ابو محمد محمود بن احمد العینی  
عاملہ اللہ و والدیہ بلطفہ الجلی و الخفی يوم الاربعاء لعشرین من ذی الحجۃ الحرام  
عام ثمانیہ عشر و ثمان مائۃ من الهجرة النبویۃ بالقاهرة بخط حارۃ کتابہ بالفرب  
من الجامع الانزهر عمرة اللہ تعالیٰ بذکرہ علیہ افضل الصلوة والسلام و کان الفراغ  
من تسویدہ و تبییضہ اول ربيع الاخر عام سئۃ عشر و ثمان مائۃ من الهجرة النبویۃ

نمبر موضوع	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صحاح الامام تک ابواب کی ترتیب رکھی گئی ہے۔ یہ باب ہنوز ختم نہیں ہوا۔ اسی کے صفحات کی ترتیب بدل گئی اس تمام باب کے بعد۔ باب رضاء الکبیر پندرہ صفحات پر تحریر ہے حالانکہ باب الرضاء مطبوعہ کتاب میں بیستے ابواب کے بعد مذکور ہے معلوم ہوا کہ باب الرضاء سے قبل جس قدر اجزاء ہونا چاہیے وہ اس جلد ہی علیحدہ ہو گئے ہیں صفحہ ۱۰۲ کے آخری باب الصلوٰۃ قبل الفطر وبعدها لکھنا شروع کیا ہوا صفحہ ۱۰۲ پر بجائے اس باب کے باب ماجا اس نے الصدقہ وغیرہ کی عبارت تحریر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے اور اق بھی گئے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد کے صفحات بھی غر مرتب معلوم ہوتے ہیں۔ کتاب الامم کی ترتیب گو فتنی ابواب پر رکھی گئی ہے۔ لیکن یہ ترتیب متاخرین کی مصنفات سے جدا ہے۔ اس کتاب کا امام شافعی علیہ الرحمہ کی تصنیفات سے ہونا متفق علیہ ہے۔ مگر اس کتاب کے جمع کرنے والے میں اختلاف ہے۔ بعض بویلی کو جو امام شافعی کے شاگرد ہیں۔ اس کتاب کا جامع کہتے ہیں۔ بعض ربیع بن سلیمان مرادی مؤذن مصر کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ صاحب کشف الطون لکھتے ہیں کہ اس کتاب کے جامع بویلی ہیں مگر انھوں نے اپنا نام نہیں ذکر کیا۔ ربیع بن سلیمان نے صرف ابواب کی ترتیب کی ہو اس بنا پر اس کی نسبت ان کی طرف کی جاتی ہے اور اس قول کی سند میں لکھتے ہیں۔ کما قال المغنی فی الاحیاء ابتداء عبارت مجلد ہذا صفحہ ۲۔ اخبرنا الربیع بن سلیمان قال اخبرنا محمد بن ادریس الشافعی قال ابو حنیفۃ فی الدیۃ علی اهل الذہب الفتنۃ عبارت خاتمہ صفحہ ۱۰۲ ان کا وجود فیہ ما نرون۔ تہ الجزع الخامس عشر من الامم للشافعی وبما مرہما الكتاب والله الحمد والمصنف وحسبنا الله وكفى ونعم الوكيل وصلى الله على رسوله سيدنا محمد وآله وصحبه وسلّم۔ وكان الفراغ من نسخته يوم الاحد السابع عشر من المحرم سنة احدى عشرة بعد سبعمائة من هجرة رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلّم۔ (امام شافعی کا ترجمہ من حدیث نمبر ۵۲۶ پر تحریر ہو چکا)					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۸۳	۶۵۹	کتاب الاثم نہذ من الجہز السایج	الام ابی عبداللہ محمد بن ادیس بن العباس بن عثمان الشافعی الموتی ۲۰۳ھ	۱۱۱۱ھ قلمی	۱۰۲		
<p>تقطیع کتابت ۱۰، ۶، ۱۱، ۱۲ سطر ۲۳ خط و کاغذ عرب۔ کتابت عرف سیاہی سے۔ کتاب کا نام تحریر نہیں تمام اوراق پر کرمخوردگی کا اثر اور پیوند کاری زیادہ ہے۔ بعض جگہ پیوند کاری کی وجہ سے عبارت کے کچھ کچھ الفاظ پڑھے نہیں جاتے۔ ابتدائی صفحہ پر چھوٹی بڑی پانچ مہریں چسپاں ہیں جن میں صرف ایک مہر عارف شاہ مرید شاہچاں بادشاہ کے نام کی بڑھی گئی باقی صاف طور سے پڑھنے میں نہیں آئیں۔ مجلد ہذا میں اوراق بے ترتیب رکھے گئے ہیں۔ جا بجا عبارت میں غلطیاں ہیں اس کتاب کی یہ خوبی ضرور قابل قدر ہے کہ بہت پڑانی لکھی ہوئی ہے۔ اس کی کتابت آٹھویں صدی کے شروع میں ہوئی ہے۔ اور متعبر و کتاب خانہ شاہی وغیرہ میں رہ چکی ہے۔</p> <p>یہ چند اجزاء کتاب الاثم کے ہیں جو مجلد کر دیے گئے ہیں۔ پوری کتاب الاثم جو مصر میں ۱۳۲۵ھ ہجری میں طبع ہوئی ہے اس کے ساتھ جھٹے رکھے گئے ہیں۔ اس اعتبار سے اس مجلد میں ساؤنہ جز کے اوراق ہیں جو بلا لحاظ تقدیم و تاخیر رکھے گئے ہیں۔ ابواب مقدمہ کو مؤخر اور ابواب مؤخرہ کو مقدم کیا گیا ہے۔</p> <p>اس کے علاوہ اصل کتاب کی عبارت سے کمی اور تغیر بھی واقع ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس کتاب کے مطبوع ہونے کے قبل یہ مجلد عزیز الوجود تھی مگر بعد طبع چند قابل وقت نہیں۔</p> <p>اس مجلد میں ابتداء باب الدیات سے کی گئی ہے اس محبت سے کتاب اختلاف مالک والنسائے رضی اللہ عنہما ایک ابواب کی ترتیب درست ہے اختلاف مالک و شافعی کا باب کتاب مطبوعہ میں البتہ یا سے مقدم رکھا گیا ہے۔ مجلد ہذا میں مؤخر الذکر ہے۔ کتاب اختلاف سے ماب (إعادة) المکتوبۃ</p>							

تبریز و جودا	تبریز شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۶	۶۵۸	النصارم المسلول علی شاتم الرسول	الامام تقی الدین - ابو العباس احمد بن عبد الحکیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن الخضر بن محمد بن الخضر بن علی بن عبد اللہ بن تیمیۃ النحرانی ہونی ۵۴۸ھ	۵۶۹ھ	مطبوع حیدرآباد	۶۰۰	
<p>اس کتاب میں حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب اقدس میں سورۃ دینی اور دشنام دہندہ کی سزا کا حکم بنا بر حکم شرعی جس کا فتوے مفتی دے سکنا ہے بیان کیا گیا ہے۔</p> <p>نعوذ باللہ من ذلک۔ ابتدا میں چند سطور الحاقی ہیں۔ جن کا آغاز یہ ہے وحصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم نسلیماً اری قولہ ونشر ضریحہ آغاز کتاب الحمد لله الہادی النصیر ونعم النصیر ونعم الہاد خاتمہ کتاب۔ نسلیماً کثراً کثیراً</p> <p>(ابن تیمیہ کا ترجمہ فقہ تفسیر ۲/۲۲۷ پر مخریجی)</p>							

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبع یا قلمی	تاریخ تصنیف	کیفیت
		فصل فی الحضائنه احی الناس بحضائنه الصعیر حال فیا م النکاح - عبارت ختم کتاب ورق ۷۰ ص صفہ ۱ - ولا یجوز فرض الجوان والعقار والحسب وما کان متفاوذاً للکل فی الاصل - اس کتاب کے دو نسخے خوشخط و غیر خوشخط ناقص و ناتمام اسی فن کے ۱۷۷۱ء میں لکھے ہیں۔ صاحب کشف الظنون نے اس کتاب کو خلاصۃ الفوائد سے نافذ کیا ہے۔ اور فہرست قدیم مطبوعہ کتب خانہ میں بھی یہی نام لکھا ہے۔ حالانکہ دربابہ میں مولف لکھتے ہیں۔ وسمیہا کتاب الخلاصہ۔ مولف رحمہ اللہ بخارا میں ۱۷۸۵ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اپنے زمانہ میں عظیم النظیر اور یکساں وقت شمار کیے جانے تھے۔ باوجودیکہ اجتہادی مرتبہ رکھتے تھے مگر مذہب حنفی کے مقلد و بامند رہے اپنے والد فوام الدین احمد سے اکتساب علوم و فنون کیا جو عبدالرشید اپنے والد کے شاگرد تھے۔ ان کے علاوہ اپنے ماموں نسیر الدین الحسن بن علی المرغینانی۔ اور شیخ حماد بن ابراہیم اور قاضی خان حسن بن منصور سے بھی واسطہ شاگردی رکھنے ہیں۔ ماورالنہر میں شیخ الخفیفہ اور مجتہد فی المسائل مانے جاتے تھے ان کے مصنفات میں خزائنہ الواقعات اور کتاب النصاب۔ کتاب الخلاصہ بیان کیے گئے ہیں۔ ماہ جمادی الاولیٰ سنہ مذکورہ بالا میں وفات پائی۔					
		الفوائد البہیہ فی تراجم الخفیفہ - وغیر ذلک					



نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تقدیر و تصحیح	کیفیت
۱۹۵۴	کتاب النجاصہ	العلامة افخار الدین طبر بن احمد بن عبد الرشید بن الحسین النجاری - المتوفی ۳۲۲ھ ہجری		قلمی	۹۴۲	

لطیج کتابت ۱۶ x ۳ - انچہ - سطر ۲۱ - خط نسخ معمولی - کاغذ دہلی - کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا - کما بٹ صرف سیاہی سے ہی - کر خور دگی کم - پیوند کاری زیادہ ہی - کچھ اوراق پر آبربیدگی کا بھی اثر ہی - کتاب کے تمامی پر ایک چھوٹی سی ٹہر بھی چسپاں ہو جو صاف طور پر پڑھی نہیں جانی - عبارت کتاب میں کاتب نے بہت غلطیاں کی ہیں - غالباً بعد کتابت اس کی تصحیح نہیں کی گئی -

اس کتاب میں مسائل فرعیہ کو بہت تفصیل سے لکھا ہی - آخر سے ناقص ہی - کتاب الطہارت کتاب صرف تک پہلے مولف نے اس فن میں دو مبسوط کتابیں - خزانة الواقعات - کتاب النصاب لکھی تھیں - بعض لوگوں کے اصرار سے یہ مختصر کتاب جو واقعات اور مسائل کی جامع ہو لکھی - خطبہ میں لکھنے ہیں - جمعت فی هذا الفن نسختین احدیہما لتسمی خزائنہ الواقعات والمانیہ تسمی کتاب النصاب فبالفی بعد ذلک بعض اخوانی ان اکتب نسخة یمکن ضبطها وتبسط بحفظها فکتبت هذه النسخة جامعة للروایة خالصة عن التروائد -

ہر کتاب کے اول میں اُس کے ابواب اور فصول کی پوری فہرست لکھی ہو - مثلاً کتاب الطہارۃ میں لکھتے ہیں - تشمل علی تسعة فصول الاول فی المیاء والثانی - فی کذا الی آخرہ - آنا ز کتاب ورق اول صفحہ ۲ - الحمد لله خالق الارواح والاجسام روحا علی التوراة والینیل لادہ ورق ۴ - صفحہ اول ولوقال المصلی فی اجام التشرین اللہ اکبر لا یفسد صلوة ورق ۴۴ صفحہ ۲

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۹۱	۶۵۶	السعایہ فی کشف ما فی شرح الوقایہ مع مقدمہ	مولوی عبدالحی بن مولانا عبد الجلیل لکھنوی فرنگی محلی - المتوفی ۱۲۳۵ھ	۱۲۹۴ھ	۶۰۶ مطبوع مصطفائی	صفحہ ۲۲ صفحہ ۵۰۲	

اس کتاب میں اصل متن وقایہ اور اُس کی شرح دونوں کا بڑی بسط و تفصیل کے ساتھ حل کیا ہے۔ علماء ماتہ اور فقہار ائمہ کے اختلافِ سائل کو نہایت نصیح و تنبیہ سے لکھا ہے اور ان کے دلائل منقولہ اور اصول مقبولہ کو شرح و تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مقامات معضلہ اور وظائف مشککہ کو بہت خوبی سے صاف کیا ہے۔ افسوس کہ مولف اس کتاب کو پورا نہ لکھ سکے۔ اس جلد میں صرف کتاب الطہارۃ کو باب المسح علی الخفین تک تمام کیا ہے۔ ابتداء میں کچھ فوائد اور کتاب کے موقوف علیہ بطریق مقدمہ علیحدہ رسالہ کی صورت میں لکھے ہیں اور مغداتہ السعایہ سے اُس کو نافذ کیا ہے۔

عبارت آغاز مقدمہ۔ لک الحمد یا مَنْ فَحَّحْنَا فِي الدِّينِ۔ عبارت خاتمہ مقدمہ۔ هَذَا خِزَامُ الْكَلَامِ فِي هَذَا الْمَقَامِ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ وَصِيهِهِ أَجْمَعِينَ۔ عبارت ابتداء کتاب احمد لک یا مَنْ هَذَا إِنَّا إِلَى مَعَاصِرِ الدِّلَالِيَّةِ۔ عبارت ختم کتاب۔ فَبُكُونِ فِي كَلَامِهِ نَصْرًا بَلْ كُنْهَا مَسْنُونَةً دوسری جلد اس کتاب کی صفحات آئندہ ہیں۔ لکھی گئی ہے۔

مولف علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن اصول حدیث میں کتاب نظر الامانی فی مختصر الجسر جانی تحت نمبر ۲۰۹۱ میں لکھا گیا۔

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی اردو صحیفہ	کیسٹ
۲۰۹۲	۶۵۵	تکملہ عمدۃ الرایۃ علی المجلد الثالث شرح الوقایہ	مولوی فتح محمد تاب نظم مدرسہ رفاہ المسلمین لکھنؤ		۱۳۱۵ مطبوعہ انوار مجری لکھنؤ	۲۲۰

عمدۃ الرایا کا تکملہ ہے جو شرح وقایہ کا مبسوط حاشیہ ہے۔ عمدہ الرایۃ مولوی عبدالحی صاحب فرنگی محلی کا مؤلف ہے جس کو وہ اپنی حیات میں پورا نہ کر سکے۔ صرف جلدین اولین کا تخشہ کرنے پائے تھے کہ بیک قضائے پیام اجل پہنچا۔ ان کی وفات کے بعد مولوی فتح محمد صاحب ان کے تلمیذ خاص نے تیسری جلد کا حاشیہ اپنے استاد کی روش پر لکھا۔ اور تکملہ عمدہ الرایا اس کو قرار دیا۔ یہ حاشیہ مع اصل شرح کتاب البیج سے کتاب انضیب کے آخر تک ہے۔ آغاز کتاب البیج ہو مبادلۃ المال بالمال۔ خاتمہ کتاب ولہ ان الطائر مجمل علی النہا۔ اس کتاب کے آخر میں ایک چھوٹا رسالہ مسمی القول السدید فی التحقیق والتعلیل بھی منضم ہے جو حضرت عشی سلمہ کا مؤلف ہے۔

عشی علام مولوی عبدالحی صاحب مرحوم کے ممتاز شاگردوں میں ہیں۔ لکھنؤ میں مدرسہ رفاہ المسلمین کا اہتمام اور جماعت اسلام کا انتظام آپ کے متعلق ہے۔ ہمدردی و فلاح قوم میں بہت بڑے ساعی رہتے ہیں۔ تصانیف وغیرہ سے خدمت اسلام کرتے ہیں۔ خلاصۃ التفاسیر۔ فتوحات اسلام۔ ضروریات دین۔ وغیرہ آپ کے مصنفات ہیں۔ ہارک الشرفی عمرہ تذکرہ علماء حال اردو

نمبر ۱۰۰	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							حضرت محشی شمس العلماء سلمہ اللہ مولانا عبد العلی بجر العلوم فرنگی خلی کی اولاد امجاد میں ہیں۔ آپ کے دادا مولانا ابوالقاسم محمد عبد الحکیم اور والد حضرت مولانا شاہ عبد الحکیم ہیں۔ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۲ھ ہجری پنجشنبہ کے دن لکھنؤ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کے دادا صاحب نے آپ کا نام عبد الحمید اور کنیت ابو الحکیم رکھی۔ آغاز مکتب و بسم اللہ بھی آپ کو دادا صاحب نے ہی پڑھائی۔ حافظ محمد عظیم لاہوری سے قرآن مجید حفظ کیا اور اپنے بڑے بھائی مولانا ابوالسید محمد عبد الخالق سے فارسی پڑھی۔ مختصرات عربیہ کوبرا درمغلم شمس العلماء مولانا ابوالقاسم محمد عبد الحکیم اور برادر عسّم زاد مولانا ابوالکرم حافظ محمد اکرم صاحب سے پڑھا۔ موطا امام محمد۔ نور الابوار کسی قدر۔ شریفہ سنن ابی داؤد کو جناب مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی صاحب کے یہاں تمام کیا۔ بقیہ متوسطات و مطولات کو عم کرم شمس العلماء مولانا محمد نعیم سے پڑھ کر فراغ حاصل کیا۔ ۱۳ رذی الحجہ ۱۲۸۲ھ ہجری کو آپ کے عم موصوف نے جملہ علوم کی اجازت اور سند روایت عطا فرمائی جس زمانہ میں کہ آپ پنج گنج وغیرہ ابتدائی کتابیں پڑھ رہے تھے۔ پڑھنے کا مشغلہ اسی وقت سے شروع کر دیا تھا۔ ابتدا زمانہ تحصیل سے اسی وقت تک برابر تدریس کا سلسلہ جاری ہی۔ دو ج ادا کیے۔ پہلی مرتبہ ۱۲۸۵ھ اور دوسری مرتبہ ۱۲۸۶ھ ہجری میں۔ اس مبارک سفر میں دونوں مرتبہ وہاں کے علماء کرام و محدثین عظام سے استفادہ کیا اکابرین علماء سے سند روایت عطا ہوئی۔ ۱۲۸۹ھ لہذا لہجہ مولانا ابوالحی محمد عبد الحکیم کے دست حق پرست سلسلہ نقادین حجت کی اور جملہ سلاسل خاندانی کی اجازت پائی اور حضرت والد صاحب نے اپنا قائم مقام و جانشین مقرر فرمایا۔ ۱۲۸۹ھ لہذا لہجہ مولانا ابوالحی محمد عبد الحکیم رحلت فرمائی تو خدمت سجادہ نشینی کی انجام دہی میں مہر و منت ہوئے۔ علاوہ اس حاشیہ کے چند مرقعات آپ کے اور بھی مطبوعہ و غیر مطبوعہ ہیں۔ القول الیوم فی صفۃ المشبہ۔ الکلام القدسی فی تفسیر آیت الکرسی۔ الحل الضروری لمختصر القدوری۔ الدر المنثور فی بحث الطاعون۔ جلاۃ نور نفی سایہ حضور۔ روح التہذیب معروف باخلاق حمیدہ۔ التحقيق الاولیٰ فی تفسیر من عرف نفسه فقد عرف ربه۔ اس وقت تک ۱۲۸۲ھ ہجری میں آپ لکھنؤ میں بقیہ حیات میں۔ یہ ترجمہ جو حضرت محشی سے دریافت ہوا ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		سبب بقی خطوطی فی الدفاتر ہدۃ	وامنلی تحت التراب سرمد				
		شارح رحمہ اللہ خراسان کے رہنے والے ہیں۔ شیخ الاسلام ہروی کے تلامذہ میں شمار کیے جاتے ہیں					
		عبید اللہ خاں کے زمانہ سلطنت میں بخارا چلے آئے۔ جملہ خاص و عام کے مرجع تھے۔ تمام ماوراء النہر میں ان کا					
		فوقی مقبول و مقبر مانا جاتا تھا۔ اعصام الدین ان کی قضاہت۔ اور شیخ الاسلام ہروی کے شاگرد ہونے کا انکار					
		کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ شیخ الاسلام کے زمانہ میں۔ کتابوں کی دلالی کرتے تھے نہ ان کے اعلیٰ شاگردوں میں					
		ہیں اور نہ ادنیٰ میں۔ اُس زمانہ میں ان کے آفران ان کو فقیہ وغیرہ کچھ بھی نہیں سمجھتے تھے اس امر کی بہت بڑی					
		شہادت ہے کہ اسی شرح میں بہت سارے طب و باس بھریا ہو اور صحیح و ضعیف میں امتیاز نہیں کیا۔ فہو کما طب					
		اللبل جامع بین الطب والیابس فی النیل۔ مورخین ان کے سال وفات کے متعلق کوئی تحقیق					
		نہیں کر سکے۔ بعض نے ۹۶۲ء لکھے ہیں۔ بعض نے ۹۵۵ء کا قول کرتے ہیں (کف الطون)					
۲۰۹۳	۶۵۴	شرح الوفا بہ	صدر الشریعۃ الاصغر	۳۳۲ھ	مطبوعہ ۱۳۱۶ھ	۳۳۰	
		جلد ثالث	عبید اللہ بن مسعود بن		مطبع یوسفی		
		مع حاشیہ	تاج الشریعہ محمد بن		لکھنؤ		
		زبدۃ النہایہ	الاکبر محمد المجاہد المتوفی				
		جلد ثالث ہے۔ کتاب البسج و کتاب الاجارہ کے ختم تک۔ شمس العلما مولوی عبد المجید لکھنؤی فرنگی علی کا پوری					
		جلد پر مستقل حاشیہ ہے۔ عمدۃ الزعایہ کے طرز پر۔ آغاز کتاب البیع ہو مبادلۃ مال بجمال عبارت ختم					
		والصلح عن مال و ابرار الدین (شارح رحمہ اللہ کا ترجمہ نمبر ۶۳۶ پر تحت کتاب مختصر الوفا یہ لکھا گیا)					

نمبر پودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>شراح علیہ الرحمہ نے تمام عبادات و معاملات کی بڑے ربط و ضبط سے شرح لکھی ہے۔ اڑھائی سال میں اس کو تمام کر پئے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فضانا بتعلیم اصول مبسوط الجامع الکبیر من الاحکام صفحہ ۲۱۔ بماء السماء ای بماء نزل من هذه المظلة او السحاب سواہ کان فی الهواء وساکناً علی وجه الارض او جارياً صفحہ ۳۰۳۔ یحمل علی الروح ای اکثر نفوذ البید فی التعامل و قال ابن الفارسی فی اظن الراع والواو والجیدہ خیلہ۔</p> <p>اس نسخے کے آخر میں جو حاتمہ کی عبارت مولف کی تحریر ہے اس میں سزا بفت ۹۵ لکھے ہیں کشف الظنون اور فہرست خدیوہ مصر میں بجائے ۹۵ کے ۱۴۹ لکھے ہوئے ہیں۔ کشف الظنون کی عبارت یوں ہے فرغ من تألیفہ سنۃ احدى واربعین وتسعمائة عبارت فہرست خدیوہ مصر و صرح من تألفہ فی الدامن من ذی الحجة يوم الترویة سنۃ عبارت خاتمہ کتاب صفحہ ۵۹۲۔ مما هو المعول علیہ فی الباب وهذا اذان فراغی بحمد الله تعالى علی قاتر نعماء کثیرہ عن تنبیض ما هو العملۃ لافران سیاب غمبرہ وم الاربعاء من شهر شعبان المعظم فی بلدۃ بخا لاصاً تھا اللہ عن الافان والبلبات سنۃ لسخ وخسین وتسعمائة من الهجرة النبویة علی صاحبها افضل السلام والتحیہ اللہم حق رجاؤنا فی عفو السبائب وبلغنا ببرکات حبیبک الی اعلی الدراجات فانک اکرم الاکرمین وارحمہم الراحمین۔</p> <p>قد وقع اتکاء الفراغ عن العمل فی مید ان تسویدۃ فی الیوم الرابع عشر من شهر رمضان المبارک المنتظم فی سلك شہور سنۃ الف و سبع وثمانین من الهجرة النبویة فی بلدۃ بلخ علی ید العبد الراعی رحمۃ ربہ الغنی سافی محمد بن محمد امین اللہم اغفر لہ ولوالدیہ ولجميع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات برحمتک یا ارحم الراحمین</p> <p>نم قدم ونعم ما قال الشاعر لله دسرہ</p>

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							مولف نے اس کتاب میں اپنا نام نہیں لکھا۔ کسی دوسرے ذریعہ سے بھی تحقیق نہ ہو سکا۔ یہ کتاب بہت سی ندرتوں میں نظر سے نہیں گزری۔
۱۵۸۰	۶۵۳	جامع الرموز	المولیٰ شمس الدین محمد القنستانی الخراسانی المتوفی فی حدود ۹۶۲ھ وفی ۹۵۰ھ	۹۴۱ ہجری قلمی ۱۰۸۰ھ	۶۰۲		
							تقطیع کتابت ۵۴۰ھ اپنی سطر ۲۵ خط نستعلیق پختہ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب ساقی محمد بن محمد امین - کاغذ کشمیری۔ تمام اوراق کے حواشی پر دوسرے قسم کے کاغذ سے پیوند کاری کی گئی ہے۔ پوری کتاب میں کرم خوری کا انگریز کبکس کم کہیں زیادہ مگر عبارت وغیرہ میں کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا ہوا۔ اول سے آخر تک صفحات پر مختلف حواشی لکھے ہوئے ہیں جو کاتب کی محنت و شوق کا نتیجہ ہے۔ ابتدائی صفحہ پر فرست ابواب بھی تحریر ہے۔ اسی صفحہ پر حلی قلم سے یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔ ہذا شرح المولیٰ الفاضل الکامل مولانا شمس الدین محمد القنستانی حلی مختصر الوقایہ من مملوہات اخضر عباد اللہ العنی ساقی محمد بن ملا محمد امین غفر اللہ لہما وستر بغفر اللہ عیوبہما وجمع المومنین والمومنات۔
							آخر کتاب صفحہ ۵۹۵ میں مولف رحمہ اللہ کے دوا جائزے بھی منقول ہیں جو ان کو اپنے شبوخ تیخ الاسلام ہروی اور شیخ عبدالغفر زہابری سے ۱۵۹۰ ہجری میں عطا ہوئے ہیں۔
							یہ کتاب مختصر الوقایہ کی شرح ہے جس کو صاحب کشف الظنون نے اعظم الشروح اور کثیر النفع لکھا ہے۔

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>شرح رحمہ اللہ کے حالات تفصیلی باوجود جستجو و تلاش نظر سے نہیں گذرے اور نہ سن وفات محقق ہوا۔ بڑے کی فرست میں اس قدر لکھا ہے کہ مولانا برجندی نے علوم متداولہ و علوم مقول و حدیث۔ ناقلاً عنیات۔ مولانا منصور بن معین الدین کاشی۔ مولانا کمال الدین سود شروانی۔ مولانا سیف الدین احمد الفتازانی شیخ الاسلام ہرات سے حاصل کیے۔ فن ریاضی میں ان کے بہت سے مصنفات ہیں شیخ محبیطی کو ۱۲۵۰ ہجری میں تمام کیا ہے۔ گویا بیخ وفات ان کی نظر سے نہیں گذری۔ گرد سبب عدی کے اعیان میں داخل ہیں۔ شرح نے تذکرہ نصیر الدین طوسی کی بھی شرح لکھی ہے بیچ ان بیگ کی شرح ۱۲۵۰ ہجری میں پوری کی۔ سیاروں کے فاصلہ و زمان کی جست کے متعلق بھی ایک کتاب حبیب اللہ وزیر خراسان کے نام پر منون کی۔ ایک رسالہ تقویم پر ہے جس کو ۱۲۵۰ ہجری میں لکھا ہے بیخ حبیب السیر میں ان کی حیات ۱۲۵۰ تک لکھی ہے و اما الا و دار میں ان کو سید طماح کے فضلا میں لکھا ہے۔ بست باب کی شرح اور لغض پر بھی حواشی ان کے ہیں۔ (د فرست کتب قلمی فارسی برٹش میوزیم صفحہ ۴۵۲)</p>
۱۹۴۵	۶۵۲	زبدۃ القضا یا	لم اقف	قلمی	۲۴۲	
						<p>تقطیع کتابت ۱۲ × ۲۰ انچ۔ سطر ۱۱ خط نسخ اوسط درجہ کا کاغذ چمکی۔ کتابت سیاہی و سرخی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ اول سے آخر تک حواشی میں بیوند کاری و کرخوردگی کا اثر موجود ہے۔ جس سے عبارت کتاب میں کسی قسم کا نقص نہیں آیا ہے۔</p> <p>اس کتاب میں صرف مسائل قضائے لکھے گئے ہیں۔ قضاۃ کو ہنگام قضا۔ جن امور کی زیادہ ضرورت ہے ان کو تفصیلاً بحوالہ کتب معتبرہ لکھا ہے۔ آغاز ورق اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی علی الحکام التسلیۃ الخراء و امہن اقربا الشرائع ان یدعی الحقوق علی الخاء ورق ۴۹ صفحہ اول وان انکر الدین و وصول شی من التزکۃ الی یدۃ و کذبہ المدعی فی ذلک کله خاتمہ کتاب ورق ۱۲۶ صفحہ ۲۔ وفی عن بقرة الخراء و جزاء و الحمار و البغل و الفرس و ریح القسمة۔</p>



نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تقریباً	کیفیت
							<p>ويفصل جملانه ويوضح معاقدہ ويبين مكنونه بعد الا استخراجه من الله تعالى۔</p> <p>شرعت في ذلك وان لم يكن لقلة البضاعة مفايح هناك فجاء بحمد الله تعالى وحسن توفقه</p> <p>كما هو المرام انتهى بقدر الحاجة۔ اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ یہ شرح تمام و کمال اسی شائع کی ہے۔</p> <p>ہاں اگر اس شرح کے علاوہ مختصر التوفایہ کی کوئی دوسری شرح ایسی ہو جو فاسم بن قطلونباکی ناقص التالیف ہو اور شارح</p> <p>نے اس کی تیسرے کی ہو تو یہ امر آخری۔ ایسا ظاہر مستقبل معلوم ہوتا ہے والہ العالی واقعی حیدر اللہ۔ مجلد ہذا خطبہ ہی</p> <p>مؤخر ہے۔ تیسری کے خطبہ کی شرح سے ابتداء رکھی گئی ہے۔ اس مجلد کے علاوہ دو نسخے کامل قلمی اسی فن کے نمبر ۲۸۳</p> <p>اور نمبر ۲۸۴ پر بھی لکھے ہوئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رافع الاعلام الشریعة الخرا</p> <p>ابتداء بالتسمیة خضعة وبالتمدید اضافۃ الی ما سواها امثالاً لما فی الحدیثین</p> <p>ورق ۱۳۵ صفحہ ۱۔ وبلا غیر جمع عظیم فیہما ای فی ہلال الصوم والظہار۔</p> <p>ورق ۳۲۶ صفحہ ۱۔ ویجمل ان یكون قیداً فی الكل فان السکر والمنصف قد یصلحان لامر اخر</p> <p>غیر الاسکار۔ خاتمہ کتاب ورق ۵۳۱ صفحہ ۲۔ فامہ لا ضرورة فی ذلك حتی یصیر سبباً للام</p> <p>باحۃ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب تہ کتاب المصنف مولانا عبد الحل</p> <p>بن محمد بن الحسین البرجندی علی زید العبد الضعیف محمد علی بن محمد کوچک غفر اللہ</p> <p>ذوقہما۔ اس کے بعد فارسی کا قطعہ خط نستعلیق میں یوں لکھا ہے</p> <p>قطعة پارسیہ</p> <p>نوشتہ کتابی بصدع سوزناز بوقت جوان و بھر دراز</p> <p>مبادا کہ ناگاہ بید و لتے فروشد کتابم بنسخ پیاز</p> <p>اس قطعہ کے نیچے لکھا ہے فی اربع و سبعون سبعمائۃ</p> <p>یہ سن یا تو سہرا تحریر ہو گئے ہیں یا کسی ذاتی غرض کی بنا پر فصداً لکھ دے گئے ہیں۔ بہر صورت غلط ہیں۔</p>

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۴۰	۶۵۱	شرح مختصر وقایہ	مولانہ - عبدالحق بن محمد بن عین البرجد المتوفی فی القرن الحاشر			۱۰۶۲	
		<p>تقطیع کتابت خط، ۵ × ۵ - اچھے سطر ۲۲ - خط نسخ پختہ - کاغذ وہلی - کتابت ساجی و سرخی سے محمد علی بن محمد کوچک نے کتابت کی ہے۔ سنہ کتابت تحریر نہیں۔ پوری کتاب میں کرم کا اثر پایا جاتا ہے۔ مگرگی سے ساری تمام اوراق میں رقمہ دوزی موجود ہے۔ پیوند کاری نصف آخر میں نصف اول سے زیادہ ہے۔ ورق ۱۱ صفحہ ۲۰ میں تقریباً پون صفحہ سادہ ہے جس پر صحیح البیان عن تحریر پہلے صفحہ کتاب پر محمد تکریم نام کی مہر چیاں ہے۔ ایک بڑی مہر کی بھی علامت موجود ہے و مٹا دی گئی ہے۔</p> <p>مختصر الوقایہ کے دجس کو نقایہ بھی کہتے ہیں، عبادات - معاملات - دونوں جلدوں کی شرح ہے۔ سنہ کتابت نے بڑی خوبی اور وضاحت سے شرح لکھی ہے۔ بعض مقامات میں مسائل متن کے علاوہ اور بھی فوائد کا اضافہ کیا ہے جن کتب معتبرہ سے نقل کیا ہے۔ ان کا حال بھی لکھ دیا ہے۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں لکھتے ہیں کہ قاسم بن قطلوبغا حنفی متوفی ۷۱۵ھ ہجری نے مختصر الوقایہ کی شرح لکھی تھی جس کو وہ تمام مکر سکے مولوی عبدالحق برجدی نے ۱۰۶۲ھ ہجری میں اس کی تکمیل کر دی۔ کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۲۹۹ کی عبارت یہ ہے و شرحہ السیخ قاسم بن قطلوبغا الحنفی المتوفی سن تسع و سبعین و ثمان مائتہ و لم یکملہ عبد العلی البرجدی اقامہ سن اثنین و ثلثین و تسعمائتہ</p> <p>مگر خطبہ کتاب سے جو شائع نے لکھا ہے۔ اس بات کا پتہ نہیں ملتا۔ نہ ایماء نہ مراحۃ۔ خطبہ کی عبارت یہ ہے ولما رأیت افعلا من الناس کھوی الیہ و مطایا رغبا تم منوقفة لدیہ اردت ان اشرحه شرحا یفسر مطویات الاسرار و یکشف عن وجوه الخرائد الاستار و یحرر قراءہ</p>					

نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۸۱۹	۶۵۰	المواکب الطلیہ فی توضیح الکواکب الدریہ فی الضوابط العلمیہ	مولینا عبد البادی بن السید رضوان - نجایا البیاری الشافعی	۱۲۹۹ ہجری	مطبوعہ مصر	۲۴۸	

الکواکب الدریہ فی نظم الضوابط العلمیہ منظومہ۔ کی شرح ہے۔ مارتن اور شارح ایک ہی شخص ہیں۔ شارح رحمہ اللہ نے مسائل فقہیہ شافعیہ کو مع ضوابط صرفیہ و نحویہ و لغویہ و قرآنیہ غیرہ کے منظوم کیا تھا۔ نظمی تقیدات کی وجہ سے بیان میں صفائی اور مسائل کی تفصیل نہ ہو سکی۔ اس ضرورت سے خود ہی اس کی شرح لکھی۔ جس سے ابہام کی توضیح اور اجمال کی تفصیل اچھی طرح ہو گئی کتاب کا طرز بیان نئے انداز پر رکھا ہے۔ ہر بات کے واسطے ضوابط مقرر کیے ہیں۔ تمام مسائل اور احکام کو انھیں ضوابط کے تحت میں لکھا ہے۔ علم فقہ کے جاننے اور سمجھنے میں دوسرے علوم کی بھی ضرورت ہے اس غرض کے پورا کرنے کے واسطے صرف و نحو و لغت و نجوم وغیرہ کے بھی ضروری ضوابط لکھ دیے ہیں۔

کتاب کی خوبی اور حسن بیان میں کوئی شبہ نہیں۔ اس نسخے میں اصل متن بھی حاشیہ پر لکھا ہوا ہے عبارت آغاز شرح صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی النبی الکریم الخ عبارت ابتدا متن صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی نظم ضوابط الکائنات احسن نظام۔ عبارت خاتمہ شرح صفحہ ۲۴۔ وھکذا علی نسف ما سبق وصلى الله على سيدنا محمد النبي الاخي وعلى آله وصحبه وسلّم۔ عبارت ختم متن صفحہ ۲۴۸ کتبہ ناظمہ الفقیر الی رحمۃ سیدۃ الغنی عبد الحمادی نجایا البادی الشافعی غفر اللہ لہ ولوالدیکہ والمسلمین امین فی یوم الجمعة الحادی والعشرین من شعبان ۱۲۹۹ ھ نسج وتسعین ومائین والفت۔

شارح رحمہ اللہ زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔ ان کے تفصیلی حالات غالباً اس وقت تک منضبط نہیں ہوئے ہیں

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						یہ جلد یہ اعتبار تقطیع و کاغذ و کتابت وغیرہ مثل جلد سابق کے ہی ایک ہی کاتب نے دونوں جلدوں کو لکھا ہے اس جلد کے اوراق پر رقمہ دوزی ہے مگر آبرسیدگی اور کرم خوردگی کا اثر نہیں دیکھا گیا۔ ابتدائی صفحے پر علاوہ مہر اکرام الدین کے مصطفیٰ نام کی مہر بھی چسپیدہ ہے۔ جس پر یہ عبارت تحریر ہے۔ ثمان نقل الی عبدہ اضعف العباد واحقرہم مصطفیٰ بن مصطفیٰ بلغراد دی۔
						اس حصے میں کتاب الزنا۔ کتاب الترقی۔ کتاب الجہاد لکھے گئے ہیں۔ عبارت شروع صفحہ ۲۔ کتاب الزنا۔ فصل الاول بآں الزنا فی معرفۃ الزنا الموجب للحد و فی معرفۃ الزنا صفحہ ۲۲۹ الفصل الخامس عشر یدخل الاشیاء دار الحرب و فی الحربی اہمان۔ عبارت ختم صفحہ ۵۰۳ وان لم یقل لی ولا قال بمالی لا یرجع ان یکون خلیطاً لانہ حینئذ یکون الامر بالشراۃ۔ اس کتاب کی تین جلدیں علاوہ ان دونوں حصوں کے اس فن کے نمبر ۴۴۵ سے نمبر ۵۲۶ تک درج ہیں۔
						مولف رحمہ اللہ ۱۵۵۵ ہجری میں مرغینان میں پیدا ہوئے۔ ائمہ کبار اور اعیان فقہاء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی نسبت کہا گیا ہو کہ مجتہد فی المسائل ہیں۔ اپنے والد اور چچا صدر شہید حسام الدین عمر سے علم پڑھا یہ دونوں صاحب اپنے والد برہان الامہ عید الغریز کے شاگرد ہیں۔ ان کا خاندان اکابر علماء میں مشہور ہے مولف نہایت متواضع و متوہج شخص تھے۔ ان کے مصنفات میں علاوہ اس کتاب کے اور بھی چند مصنفات بیان کیے گئے ہیں۔ الذخیرہ۔ التجرید۔ تمۃ الفتاویٰ۔ شرح الجامع الصغیر۔ نرج الزادات شرح ادب القضاء للمصنف۔ الفتاویٰ۔ الواقات۔
						شہر بخارا میں سے متذکرہ بالا میں وفات پائی (الغواۃ البیہیہ) (کشف الظنون) (فرست بختیار خدیو یہ)

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ومولف الفوائد البھیة نسخہ ہذا مجلہ شانی کا پہلا جزء معلوم ہوتا ہے۔ کتاب النکاح سے کتاب الحدوث تک۔ اس حصے میں۔ کتاب النکاح۔ کتاب الطلاق۔ کتاب الفراق۔ کتاب المکاتب۔ کتاب الولاء۔ کتاب الایمان والندور۔ مذکور ہیں۔					
		کتاب کے ابتدا میں فرست ابواب و فصول بھی لکھی گئی ہے جس پر صفحہ داغ نہیں ہے۔ اس فرست میں اس جلد کے ابواب و فصول کے علاوہ جلد آئندہ کے درج ذیل میں لکھی ہیں ابواب و فصول کا حال بھی تحریر ہے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب نے حصہ ہذا در حصہ ذیل کو ایک ہی جلد رکھا تھا۔ یہ کو دو حصے ملحقہ عالمیہ کیے گئے ہیں۔ عبارت آغاز ورق اول صفحہ ۲۔ کتاب النکاح هذا الكتاب يشمل على سنة وعشرين فصلا ورق ۳۰۔ فاعاخر في الاسباب المسقط لهذه النفقة قال محمد رحمه المعتبر ورق ۲۴، و فاعاخر في ذكر مسائل الشرط بجملة ان ورق ۳۶، اول الفصل العاشر في اصحاب الاولاد لا يجب ان يعلم بان جواز البيع خاتمة كتاب ورق ۵۸، و ان له يمكن اللفظ منهياعنه لانه في معناه وبه ختم الكتاب والله الحمد والمثنة و يتلوه كتاب الحدوث					
۱۷۸۰	۶۴۹	المحيط البرهاني في الفقه النعماني الجزء الثاني من المجلد الثاني	برهان الدين محمود بن ابي عبد الله السعيد	تقیمی	۵۰۴		
		من المجلد الثاني	ابو العباس احمد بن ابي عبد الله الشهيد				
		برهان الامامة عبد العزيز بن عمر بن مازة البخاري					
		المغني في المتوفى عليه					

تتمہ فقہ

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۶۸۰	۶۴۸	المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی المجلد الاول من المجلد الثانی	برہان الدین محمود بن الصدر السعید شیخ الدین احمد بن صدر الشہید برہانی عبد العزیز بن عمر بن مازہ البخاری المرغینانی المتوفی ۷۸۵ھ		قلمی	۱۱۱۶	

خط نسخہ اوسط درجے کا۔ کاغذ کشمیری پوری جلد جدول نسخہ

تقطیع کتابت مع جدول  $8 \times 4$  - ۳ - ۱ - ۲ - ۳ - خط نسخ اوسط درجے کا۔ کاغذ کشمیری پوری جلد جدول نسخ و نیلگوں سے جدول ہے کتابت سیاہی و سرخی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کتاب پر بیوند کاری اور کرم کا اثر ہے اکثر اوراق پر آب رسیدگی بھی پائی جاتی ہے۔ ابتدائی صفحہ پرد و میریں بھی چسپاں ہیں۔ ایک میں اکرام الدین کندہ ہے دوسری میں نام مٹا دیا گیا ہے۔ خط نسخ میں جلی قلم سے عبارت ذیل لکھی ہے نام کی جگہ اس قدر سیاہی ڈالی گئی ہے کہ جو کسی طرح پڑھنے میں نہیں آتا۔ فقیر حقیر محمد المدعو ..... اللہ عفی عنہ بجاء الکعبہ المعظمۃ خرید نمود۔

علم فقہ میں یہ کتاب مستند اور کیاب ہے۔ محیط برہانی کبیر بھی اس کا نام ہے۔ پوری کتاب کے بہت سے حصے رکھے گئے ہیں۔ جن کی کثیر جلدیں ہیں۔ بوجہ مطول ہو جانے کے مولف رحمہ اللہ نے اس کتاب کا اختصار بھی کیا ہے اور مختصر کا نام ذخیرہ رکھا ہے۔ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ محیط برہانی اور محیط سرخی ایک ہی شخص کی تصنیف ہیں۔ یعنی رضی الدین محمد بن محمد السرخسی المتوفی ۷۴۵ھ۔ برہانی۔ محیط کبیر اور محیط سرخی محیط صغیر سے مضمون کی جاتی ہے۔ یہ خیال محققین کے مسلک کے خلاف ہے۔ اہل تحقیق کی رائے یہ ہے کہ محیط کبیر برہانی مرغینانی کی تالیف ہے اور محیط صغیر سرخی کی۔ کذا ذکرہ صاحب کشف الظنون

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۶۶۹	۶۴۶	مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق النصف الاول	مولانا ابراہیم بن محمد القاری الحنفی	۷۰۹ صریحہ الحیاتیہ فی کشف النون	۴۶۰	قلمی

تقطیع کتابت مختلف۔ طولا کہیں نو انچ کہیں اس سے کم و بیش۔ اسی طرح عرضاً کہیں پانچ انچ کہیں کم یا زیادہ۔ سطر ۲۱۔ خط نسخ معمولی غالباً کسی افغانی طالب علم نے لکھا ہے۔ جن کا نام مغز اللہ ہے۔ کاغذ دہلی کتابت سیاہی و سرخی سے تمام اور ارق کرم غروہ ہیں کہیں زیادہ کہیں کم زیادہ ترا س کرم غروہ کی کا اثر حواشی اور ارق تک محدود ہے جس سے عبارت کتاب میں متعدد نقصان نہیں پہنچا۔ پوری کتاب حواشی مختلفہ سے محشی ہے کنز الدقائق کے صرف عبادات کی شرح ہے۔ ابتداء کتاب سے کتاب البیوع کے شروع تک اس شرح میں متن کے مغلقات و محملات کی توضیح کر دی گئی ہے مسائل مختلف فیہ کے اختلاف کو بھی دکھا دیا ہے اسی قدر ایک نسخہ اس کتاب کا کنز الدقائق مطبوع کے حاشیہ پر بھی موجود ہے جو اسی فن کے نمبر ۹۴ پر تحریر ہے۔ شروع کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ہدانا لاسلام ونور قلوبنا تنویرا ومن علینا بعلم الشرائع والاحکام ولینزلنا نیرا صفحہ ۳۱۔ ان النبی علیہ السلام کان یا مرنان لا ینزع خفا ونا یثقلہ ایام صفحہ ۲۵۹ ولا یتوقف تنظر العقد علی قبول ناکح غائب۔

خاتمہ کتاب صفحہ ۴۶۰ کا لقاضی والمفتی والمدارس والمقاتلہ واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تمت ہذہ النسخۃ المیمونہ المبارکۃ بمسنخلص الحقائق فی شرح کنز الدقائق من علم الفقہ بدستخط معزا اللہ اللہما غفر لی ولوالدائی ولا یتأذی وجميع المؤمنين والمؤمنات۔

شایع رحمہ اللہ کا تفصیلی ترجمہ کہیں دیکھا نہیں گیا۔ کشف النون میں صرف شایع کا نام اور سن تصنیف لکھا ہوا ہے۔

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعارف و صفحہ	کیفیت
		کتاب احکام الفرائض التي	خصت بنصف العلم في المي			
		ورق ۱۵ صفحہ ۲-				
		تمتہ من خلف من الثرنا	يكره عقدها الدية عندنا			
		ماحمد والحنفى منعاه	وبعضهم شئع بالذى ادعاه			
		ورق ۱۵ صفحہ اول-				
		کتاب احکام اللعان الشرح	صنع من اللعن الذى فيه يقال			
		خاتمة كتاب ورق ۲۳۶ صفحہ ۲				
		ففساء ل الله المبول والرضا	بما قضى والحفون ذب مضى			
		ناظم رحمه الله رمضان المبارك	۱۲۷۵ ہجری میں شہر حماة میں پیدا ہوئے ان کے			
		والد ماجد اس شہر کے قاضی القضاة تھے۔ اپنے والد اور دادا سے علم فقہ وغیرہ پڑھا۔ علم نحو				
		کی تکمیل ابن مالک سے کی۔ شیخ عز الدین فاروقی اور شیخ جمال الدین بن مالک وغیرہا سے بھی				
		تحصیل علم کا اتفاق ہوا ہی۔ بہت سے فضلاء کبار نے ان کو اجازہ عطا کیا ہی۔ اپنے زمانہ میں امام فن				
		اور راسخ فی العلوم شمار کیے جاتے تھے۔ متون حدیث کے باننے اور معرفت غرائب میں بے نظیر				
		مانے گئے ہیں۔ بلا و شام میں ان کی مشیخت و تقاہت مسلم تھی۔ شہر حماة کے قاضی بھی رہے				
		ہیں۔ خیر و صلاح اور نشر علم میں بڑے سرگرم اور مستعد رہتے۔ کثیر التصانیف ہیں۔ بعض مصنفات				
		مشہور ہیں۔				
		شرح الحاوی والتمیز ترتیب جامع الحاوی والتمیز ترتیب جامع الاصول والمنی۔ الفریدہ البارزیہ فی حل				
		مختصر التنبیہ والوفانی سر الر المصطفیٰ۔ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ وسط ذی القعدہ سن سات سو اڑتیس				
		ہجری میں وفات پائی۔				
		(طبقات الشافعیہ الکبریٰ للسکی)				



نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			دو نسخہ کامل اس کتاب کے اسی فن کے نمبر ۳۲۲ و نمبر ۳۲۳ پر درج ہیں اشراج کے حالات دریافت نہیں ہوئے۔				
۱۶۸۱	۶۴۶	رموز الكنوز منظوم	الشیخ شرف الدین ہندہ بن عبدالرحیم بن ابراہیم المعروف بابن البازلی الشافعی المتوفی ۷۳۵ھ	قلمی	۷۶۵	۴۷۲	
		<p>تقطیع کتابت مع جدول ۸ × ۵ ۱/۲ - ۵ - ۱۱ خط و کاغذ عرب کتابت سرخی و سیاہی سے محمد بن فتح زمری اس کے کاتب ہیں۔ پوری کتاب پر رقمہ دوزی و کرم کا اثر قلیل ہے۔ اصل نسخہ مصنف سے یہ کتاب مقابلہ شدہ ہے۔ ۱۔ ابتداء میں فرست ابواب کتاب بھی تحریر ہے فرست کے آخر صفحہ پر محمد صغۃ اللہ خاں کی مہر چسپاں ہے اس کتاب میں صرف معاملات کو موافق مذہب شافعی نظم کیا ہے۔ کتاب کی ترتیب و تقسیم متعین کی روش پر رکھی گئی ہے۔ شروع میں کتاب الغرائض اس کے بعد کتاب الودیعہ وغیرہ کو لکھا ہے۔ ناظم رحمہ اللہ نے بڑی عرق ریزی و جانفشانی کی ہے و وجود پابندی نظم کے مسائل کی ضروری تفصیل و تحقیق میں کوئی فروگزاشت نہیں کی۔ بعض مقام میں مسائل مختلف فیہ کے اختلافات کو بھی اچھی طرح دکھا دیا ہے۔ کتاب نامور و کیا ہے۔ ۲۔ فرست کتب خانہ خدیوہ مصر اوپر پٹنہ میں بھی اس کتاب کا کوئی نسخہ نہیں ہے۔ مولف حرم محترم مکہ معظمہ میں منظم کتاب سے فارغ ہوئے ہیں۔ خاتمہ کتاب میں لکھتے ہیں۔ کہ رحیب کا مہینہ تھا مگر سن کا تعین نہیں لکھا ہے۔ خاتمہ کے اشاریہ ہیں۔ ۵۔</p> <p>وحررت بالبحر فی شہر حجب      فالشکر للہ علینا فدا وحب اذکان فی شہر حرام وحرم      والحر والیت العین المحرم</p> <p>آغاز کتاب صفحہ ۲۔</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							علوم و فنون سے خلقت کثرت متفرع ہوئی ہے۔ بڑے متقی۔ متواضع۔ قانع۔ اہل دنیا سے متفرغ شخص تھے ۱۷۷۷ ہجری میں قاہرہ میں خفی قاضی بنانے کی بہت سی کوشش کی گئی مگر قبول نہیں کیا۔ کلام منظم و منشور دونوں میں اعلیٰ درجہ کی قابلیت رکھتے تھے۔ علاوہ اس کتاب کے۔ کتاب منہی ابن ہشام کی شرح بھی لکھی ہے۔ شفا اور نظم النجۃ کے حواشی بھی ان کے مشہور ہیں۔ ماہ ذی الحجہ ۱۷۷۷ ہجری میں انتقال فرمایا۔ (ربغیۃ الوداع۔ حسن المجاہدہ)
۱۵۱۸	۶۳۵	شرح الازہار فی فقہ الائمۃ الاطہار	ابو الحسن غیب الداود بن مقلح		قلمی	۴۷۸	
							تقطیع کتاب مع جدول $\frac{۸}{۱۰} + \frac{۵}{۱۰}$ ۔ اچھے۔ سطر ۳۶۔ خط اور کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ پوری کتاب جدول سرخ سے مجرول ہے۔ پیوند کاری اور کرم کا اثر خفیف ہے تمام کتاب عاتق مختلف سے مستحی ہے۔ الازہار فی فقہ الائمۃ الاطہار کی شرح جو جس کو ممدی لدین الشراح محمد بن یحییٰ بن مرتضیٰ الیمینی المتوفی ۷۷۷ھ نے موافق مذہب زیدیہ کے تالیف کیا ہے احمد بن یحییٰ ۷۷۷ھ میں التیس میں پیدا ہوئے ۷۷۷ھ میں عالم تسلیم ہوئے پھر مغزول کر کے صنعا میں قید کیے گئے ۷۷۷ھ تک فید رہے یا ممتدی ہیں یہ کتاب نصف شرح اس کتاب کی انہی الداء نامی لکھی۔ فقہ زیدیہ میں یہ کتاب مستند و متداول ہے۔ مؤلف بھی اس مذہب کے امام مانے جاتے ہیں۔ شراح نے حل مطالب تین میں بہت کوشش سے کام لیا ہے۔ مطالب مختلفہ اور کلمات مشککہ کی توضیح و تفصیل میں بڑی خوبی دکھائی ہے۔ کتاب کا طریقہ ابند اسلف سے جدا ہے۔ مقدمہ سے کتاب کو شروع کیا ہے آغاز صفحہ ۲۔ مقدمہ لا یسع المقلد جملہا بمعنی افہ لا یجوز لہ۔ صفحہ ۷۹، ومن نوك الفراءۃ الواجبۃ او نوك الجہر صفحہ ۳۰۵۔ فصل فی حکم الشراکہ فی الحطان خاتمہ کتاب صفحہ ۴۶۸ عفی الالہ بفضلہ و بجدہ عن کاتبہ۔

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
-----------------------	----------	----------	-------	-------------	-------------	-------

کاغذ کشمیری۔ تن کو سرخی اور شرح کو سیاہی سے لکھا ہے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام کتاب جدول سرخ اور آسمانی سے جدول ہے۔ پہلے اور پچھلے صفحے پر ابراہیم نام کی ہر ثبت ہے۔ جس میں سلام علی ابراہیم کندہ ہے۔ پوری کتاب میں رقمہ دوزی کثرت سے کی گئی ہے۔ اکثر صفحات کی عبارت میں پیوند کاری کی وجہ سے سخت نقصان پہنچا ہے۔ بہت سے مقامات کی عبارت پڑھنے میں نہیں آتی۔ اور اق کر محو رگی کے سبب مشکب ہو رہے ہیں۔

نتایہ کی شرح ہے۔ نقایہ کا نام مختصر الوقایہ بھی ہے علم فقہ میں جو مشہور متن ہے۔ شاح علیہ الرحمہ نے نہایت خوبی سے شرح لکھی ہے۔ متن کے مناقبات اور مشکلات کو نہایت ربط و ضبط اور تفصیل و بسط سے حل کیا ہے کمال نسخہ ہے جس میں تمام عبادات و معاملات تحریر ہیں۔ پُرانی فرست مطبوعہ میں اس کتاب کو شرح مختصر الوقایہ سے موسوم کیا ہے۔ کتاب کے شروع میں فرست کتاب منضم ہے۔ دو نسخے کمال اس کتاب کے اسی فن کے نمبر ۴۸۹ اور نمبر ۴۹۰ پر درج ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۱۰۔ احمد اللہ علی الہدایۃ والذراۃ واساء لہ الوقایۃ من البدایۃ الی النہایۃ۔ صفحہ ۳۵ وکل اہاب وھو الجلد قبل الذباغ واما بعدۃ فیستغنی ادیم۔ صفحہ ۱۲، ذکرۃ السجود علی کو رحما متہ ای دورھا واما لم یمنع لانہ لوجسد صفحہ ۴۲۵ وشرط ترکھا ای الثمرۃ علی الشجر صفحہ ۸۱ اور میہ مسلما ظنہ صید اوطنہ حریبا۔ خاتمہ کتاب ۴۳۰ واما لمفایۃ فالنور بسعارة الدارین واللہ سبحانہ وتعالیٰ هو الموفق للصواب والیہ المرجع والمآب والحمد للہ۔

شرح علام رمضان المبارک سنہ ہجری میں اسکندریہ میں پیدا ہوئے اپنے والد کے ہمراہ قاہرہ چلے آئے۔ بڑے باکمال اور متبحر فی العلوم مانے گئے ہیں۔ علی الخصوص علم نحو ومانی میں امام فن شمار کیے جاتے ہیں۔ علم فقہ شیعہ یحییٰ بہرامی سے اور علم حدیث ولی الدین عراقی سے پڑھ لیے۔ ان کے

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بلعۃ من شرائع الاسلام کافیۃ فی بیان الخطاب و ذکر قلوبنا من لوازم دروس الاحکام بما فیہ تذکرۃ و ذکرى لا ولى الا لباب ورق سر صفحہ دوسرا۔ الثالثۃ الخامسۃ ای جنسها عشرة البول والغائط من غیر المأکول ورق نمبر ۲۲ صفحہ اول او ترک سقى الدابة او علفها ما لا یصبر علیہ عادة و تلجأ المملوک ورق نمبر ۲۳ صفحہ دوسرا و تصح الوصیۃ للمکاتب المطلق بحساب ما تحترق منه لو ایتة محمد بن قیس خاتمة کتاب ورق ۲۴ صفحہ اول صورۃ ما علی الاصل بخطہ رحمہ اللہ تعلیٰ و فرغ من تسوید مولفہ الفقیر الی عفو اللہ تعالیٰ و رحمته زین الدین علی بن احمد الشامی العالمی عاملہ تعالیٰ بفضلہ و نفعہ و عفا عن سیئانہ و زلاتہ بجدہ و کرمہ علی ضیق الجال و تراکم الاحمال الموجبة لتشویش البال خاتمة نخار السبت و هی ستۃ و العشرون من شهر رمضان المبارک سنۃ الف اربع و تسعين من الهجرة النبویۃ۔					
		کمال الدرایۃ فی شرح	الشیخ تقی الدین		قلمی	۹۴۲	
		النفایۃ کامل	ابو العباس بن احمد				
			الشمس المتونی۔				
			۵۸۴۲				
		تقطیع کتابت مع جدول $\frac{1}{4} \times 8 \times \frac{1}{2}$ - انچ۔ سطر ۲۵ - خط فنج - عربی کے طرز کا نہایت پاکیزہ اور پختہ					

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>دوسرے ابواب و فصول کے معلوم ہوتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوراق متفرقہ بالحاظ ترتیب اس مجلد میں جمع کیے گئے ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ اول الحمد للہ وحد لا نالصلوٰۃ علی خیرتہ من بوینہ عجل وعترتہ المخصوصین۔</p> <p>صفحہ ۱ قولہ هذا هو الموافق لمدلول الروایۃ خاتمہ صفحہ ۵ ولا يجوز دھا بعد الثلثۃ۔ مختصری علام کے مفصل حالات دریافت نہیں ہوئے۔</p>
۱۳۳۴	۶۳۳	الروضۃ البہیۃ فی شرح اللعۃ المشقیۃ	زین الدین علی العالی	المستشرق	۹۶۸	قلمی ۱۰۹۴
						<p>تقطیع کتابت مع جدول <math>\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} \times \frac{1}{2}</math> ۳۔ انچہ سطر ۲۵۔ خط نسخ پاکیزہ کاغذ کشمیری۔ پہلے صفحہ پر مختصر لوح طلائی و لاجوردی۔ پوری کتاب جدول طلائی و سرخ و آسمانی سے مجرول ہے۔ اصل مسودہ مولف سے کتاب منقول ہوئی ہے۔ لیکن کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ تقریباً پوری کتاب پر پیوند کاری اور کرم کا اثر ہے کہیں کم کہیں زیادہ۔ ابتداء کتاب میں تین ورقوں پر رقمہ دوزی بہت ہے جس سے عبارت میں نقصان آگیا ہے کہیں بشکلف پڑھی جاسکتی ہے اور کہیں بالکل نہیں پڑھی جاتی۔ اصل متن سرخی سے اور شرر سیاہی سے لکھی گئی ہے۔</p> <p>فہرست سابق مطبوعہ میں کتاب ہذا کو حاشیۃ الروضۃ البہیۃ سے موسوم کیا ہے۔ جو غلط ہے۔ اللعۃ المشقیۃ کی شرح ہے۔ جو فقہ امامیہ میں معتبر اور مستند کتاب ہے۔ شایع کلام نے نہایت خوبی اور تحقیق سے عمدہ مسلک پر شرح لکھی ہے۔ اس فرقہ کی بڑی بڑی دقیق اور معتبر کتابوں سے اخذ کیا ہے غالباً اس ربط و ضبط کی کتاب امامیہ مذہب میں دوسری کم نکلی گی۔ اسی وجہ سے علماء اور فضلاء کو اس کتاب کی طرف بڑا اعتنا ہوا ہے۔ متعدد حواشی اس پر لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب میں عبادات و معاملات تمام و کمال لکھے گئے ہیں۔ شروع کتاب ورق اول صفحہ ۱ الحمد للہ الذی شرح صد و ہرنا</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ عالمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ادب وغیرہ میں سینئر مانے گئے ہیں۔ شیخ مفید محمد بن محمد بن نمن ماری متوفی ۱۱۵۱ھ کے شاگرد ہیں ان کے تلامذہ میں بڑے بڑے فضلاء اور مجتہدین ہوئے ہیں۔ جن کی تعداد تین سو سے زیادہ ہے۔ شیخ میں عراق کا سفر کیا۔ ان کے مولفات میں بہت سی کتب مشہور ہیں۔ ایک ضخیم تفسیر قرآن کی بھی لکھی ہے جسکی ۲۰ جلدیں بیان کی گئی ہیں۔ کتاب استبصار فیما اختلف من الاخبار ہی نہیں کی تالیف ہے۔ مرست کتب شیعہ و اہل بیت میں ایک مبسوط کتاب لکھی ہے بائیں محرم دوستیہ کی شب سنا چار سو ساٹھ یا چار سو اٹھاون ہجری مشہد مقدس میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے دنتے المقال فی احوال الرجال
۱۳۴۴	۶۴۲	حاشیہ الروضۃ البہیہ شرح اللعۃ الدمشقیہ	مولانا احمد بن محمد التوتنی البشری	تلقی	۵۵۸		تقطیع کتابت مختلف ہے۔ طولاً آٹھ نو انچھ کے درمیان عرضاً چار پانچ کے مابین ہر سطر ۲۰ خط نستعلیق طابعلمانہ۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کرم کا اثر زیادہ نہیں۔ البتہ پیوند کاری سے کوئی ورق خالی نہیں دوسرے ورق کے دونوں صفحے قریباً نصف نصف کے پیوند کاری کے سبب بیکار ہو گئے ہیں تیسرے ورق کے پہلے صفحے پر سیاہی کا چھوٹا سا دھبہ ہے۔ اوراق کی رکابیں بھی ربط و ضبط کے ساتھ نہیں معلوم ہوتیں۔ درمیان سے ورق گئے ہوئے ہیں۔ مختصر حاشیہ الروضۃ البہیہ کا ہے جو اللعۃ الدمشقیہ کی شرح ہے۔
							الروضۃ البہیۃ زین الدین علی العالی المستشد ۱۱۹۹ ہجری کی تالیف ہے اور اللعۃ الدمشقیہ شیخ شمس الدین ابی عبد اللہ الشہید محمد بن کئی العالی البحرینی متوفی ۱۱۹۹ ہجری کی تصنیف ہے اس کتاب کی نسبت کہا جاتا ہے کہ مصنف علام نے مقبلاً ہی کے زمانے میں صرف ساٹھ روز میں تصنیف کی ہے۔ حالانکہ ان کے پاس سوائے مختصر نافع کے کوئی کتاب نہ تھی۔ صفحہ ۵۳ سے جو آخر کتاب سے تقریباً ایک صفحہ پہلے ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حاشیہ صرف کتاب الحج تک ہے۔ مگر آخر صفحہ کے مضامین

نمبر مورخہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تذکرہ و صفحہ	کیفیت
		تقطیع کتابت ۱۰ x ۲ ۱/۲ - انچ - سطر ۲۵ - خط نسخ پاکیزہ - کاغذ دلایتی - کتابت سرخی و سیاہی سے کتاب کا نام اور سند کتابت تحریر نہیں - پوری کتاب پر پوند کاری اور کرم خوردگی کا زیادہ اثر ہے - اوراق بوسیدہ اور آب رسیدہ ہیں - کتاب کے اول صفحہ پر دو چھوٹی ٹھہریں - محمد قاسم الحسنی الحسینی تفضل حسین خاں - نام کی ثبت ہیں - ابواب کو عنوان جدید سے بعد بسم اللہ کے شروع کیا ہے - کتاب المقنعہ کی شرح و جوشخ مفید متونی ۱۳۴۳ھ استاد شایع کی تالیف ہے - مولف نے اس کتاب میں اصول خمسہ - عبادات - معاملات - تمام و مکمل بیان کیے ہیں - شایع نے اصول خمسہ چھوڑ کر صرف عبادات و معاملات پر شرح لکھی ہے - یہ دوسرا حصہ ہے کتاب العتق سے - کتاب الدیات کی تمامی تک جو خاتمہ کتاب ہے - پہلا حصہ اس کتاب کا اسی فن کے نمبر ۱۱ پر لکھا ہوا ہے کتاب تمام ہو جانے کے بعد شایع علام نے کچھ فوائد اور مفید امور اس کتاب کا اسی شرح کے متعلق ہیں بطریق مختصر سال کے تقریباً چار ورق ہیں لکھے ہیں - شروع کتاب صفحہ ۲ - کتاب العتق و التذکرہ و المکاتبة باب العتق و احکامہ الحسین بن سعید عن ابن ابی عمیر صفحہ ۶۰ قال لیس اباعبد اللہ عن امرأۃ کلفت لزوجھا بالعناق صفحہ ۴۰ باب میراث المرتد من یتحق الدیۃ یوارث محمد بن احمد بن یحیی - خاتمہ کتاب صفحہ ۵۰۰ - فخریر رقبہ مؤمنۃ تم کتاب الدیات و ہوا خرا کتاب بعون اللہ الملک الوہاب والحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد و آلہ الطاہرین و بلبہ اسانیک بخطہ عبارت آغاز رسالہ اخیر صفحہ ۸۰ مال محمد بن الحسن بن علی الطوسی رحمہ اللہ تعالیٰ کنا سرطنا - عبارت خاتمہ رسالہ اخیر صفحہ ۸۰ - صلوۃ دائمة الی یوم الدین آمین رب العالمین - مولف محقق رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ ہجری میں پیدا ہوئے - شیخ الامامیہ اور رئیس الطائفہ ہیں اکابر علماء اور جلیل القدر فضلاء میں گنے گئے ہیں - معرفت اخبار - رجال - فقہ - اصول - کلام -					

نمبر مورخہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فی الاثناء ولم یُعلم صحیح صلواتہ صفحہ ۲۰۰ الفصل الثالث فی التذلیس وفیہ اثنا عشر بحثاً صفحہ ۲۹۲ الرابع لواجتمع الاخوة المتفرقون فاحد التَّوَجِّين - خاتمہ کتاب صفحہ ۸۸۰ ومن اراد العناية وقصد النہایہ فعلیہ بکتابنا الموسوم بمنتهی المطلب فی تحقیق المذہب وادلہ الموقن للصواب منہ المبدع والیکہ المآب الحمد لله رب العالمین وصلى الله على سيدنا محمد وآله الطاهرين تم فی یومہ الحمیس ثانی عشرین من شہر رمضان المبارک سنہ ۱۲۵۹ھ -					
		مولف عالم ۲۹ - رمضان المبارک ۱۲۵۹ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ علماء محققین اور فاضلہ مدققین ہیں شمار کیے جاتے ہیں۔ بہت بڑے فقیہ۔ محدث۔ مکمل۔ مانے گئے ہیں۔ علوم عقلیہ و نقلیہ میں تحقیق نجم الدین ابی القاسم اور اپنے والد سے تلمذ رکھتے ہیں۔ علوم متداولہ میں تبحر ان کا بہت بڑھا ہوا ہے۔ سنی علماء میں مستند اور کامل الفہم سمجھے جاتے ہیں۔ ان کے مولفات میں بہت سی کتابیں بیان کی گئی ہیں۔ بجز ان کے چند کتب یہ ہیں۔ منتهی المطلب فی تحقیق المذہب۔ تلخیص المرام فی معرفۃ الاحکام۔ تحریر الاحکام الشرعیہ علی مذہب الامامیہ۔ مختلف الشیعہ فی احکام الشریعہ تبصرۃ المتعلین فی احکام الدین۔ استقصار الاعتبار فی تحریر معانی الاخبار۔ مصباح الانوار۔ الدرر المرجان فی الاحادیث الصحیح والحسان البسر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز نظام البراہین فی اصول الدین۔ وغیر ذلک۔ گیارہ محرم شب شنبہ سات سو چوبیس ہجری میں وفات پائی اہل الآل۔ کشف المحجوب والاسرار					
۱۲۵۲	۶۴۱	تہذیب الاحکام المجلد الثانی	الشیخ المحقق ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی المتوفی ۳۲۰ھ وقیل ۳۵۰ھ	قلمی		۵۸۸	



نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>سرخی سے لکھا ہے۔ باقی امورات میں جلد اول کے مساوی ہے آخر کتاب میں تقریباً تین درتوں پر صرف متن منظوم ہی لکھا ہے۔ عبارت شروع صفحہ اول بسمہ اللہ الرحمن الرحیم۔ والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و اہل بیۃ الطیبین الطاہرین</p> <p>د بعد فہذا۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۴۱۲ و ادع عقیب الفرض بالماثور۔ من الدعاء المؤخر المشہور قد تم الكتاب بعون الملائک الوہاب</p> <p>ماتن ناظم۔ اور شایع شیعہ مذہب کے تیرہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ جن کے حالات مفصلہ دریافت نہیں ہوئے۔</p>
۱۲۷۸	۶۴۰	تحریر الاحکام الشرعیہ علی مذہب الامامیہ	جمال الدین ابو منصور بن یوسف بن علی بن مطہر الحلی المتوفی ۷۲۶ھ	قلمی ۹۷۶ھ	۸۸۸	.
						<p>تقطیع کتابت ۵ x ۹۔ انچ۔ سطر ۲۶۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سیاہی و سرخی سے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا پہلے اوپر پچھلے صفحے پر علی مظفر خاں فدوی محمد شاہ بادشاہ غازی کی مہر ثبت ہے تمام کتاب میں پیوند کاری اور کرم کا اثر زیادہ ہے۔ ابتدا میں فرست کتاب بھی شامل ہے۔ یہ کتاب کتابخانہ خاص میں ہے۔</p> <p>اس کتاب میں تمام مسائل فقہیہ اور احکام فرعیہ موافق مذہب امامیہ کے اختصار و ضبط کے ساتھ لکھے ہیں۔ اہل تشیع کے ہاں اس کتاب کا بڑا اعتبار ہے۔</p> <p>آغاز کتاب صفحہ الحمد للہ المتقدس بضم الہ عن مشاہدۃ المخلوقات المنزکۃ بجلوۃ عن مشارکۃ المملکات القادر علی ایجاد الموجودات صفحہ ۴۵ الساجد کو انکشف عورنہ</p>

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		دریدہ ہی۔ پہلے صفحے کے اخیر میں شاج کی ٹر بھی ہے۔ اس کتاب کی دونوں جلدیں کتب خانہ خاص میں ہیں۔ درہ منظومہ کی شرح ہے جو سید ممدی بن سید مرتضیٰ طباطبائی نے ۱۲۰۵ ہجری میں فقہ امامیہ میں نظم میں لکھی ہی۔ خطبہ میں اس کا نام درخنبہ بھی لکھا ہے۔ اکثر مسائل و احکام عبادات و غیرہ جو شیعی مذہب کے موافق ہیں اس میں آگئے ہیں۔ شارح نے ۲۴ بڑی مبیحہ و تفصیل کے ساتھ شرح کی ہے۔ مسائل کی تحقیق میں احادیث بھی نقل کی ہیں۔ اصل تین منظوم بھی صفحات کے ابتدا میں لکھا ہے۔ کتاب کے دو حصے کیے گئے ہیں۔ پہلا حصہ ہی۔ خطبہ کتاب سے احکام جائز کے اخیر تک شروع کتاب سے پہلے شاج نے ایک صفحہ پر عربی عبارت میں ناظم کتاب کا نام۔ شرح لکھنے کی ضرورت۔ مقام کتابت وغیرہ لکھا ہے۔ یہ نحریر ماہ ذی قعدہ ۱۲۸۵ میں شارج نے اپنے قلم سے لکھی ہے۔ آخر میں۔ ابھی مہر بھی کر دی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۱۔ الحمد للہ الذی خالق النور والظلام صفحہ ۶۵ باب تطہیر المبادین باب تفعیل صیغۃ مبالغہ کتبد بل۔ صفحہ ۳۱۵۔ صولایا باب طہور الاکبر صولایا لکنہ کالاصغر۔ ونحن لکم تبع لاحتی اما الذکور فقد ساکت۔ ثم الحدیث والشرح علی ید مؤلفہ اقل العلماء والسادات الخفہ العالی بن جعفر الموسوی حسب الامر والا مرشاد جناب منصف الدولہ السید باقر خلف المولوی سلطان العلماء فی بلدۃ لکنوۃ فی سنۃ الف و مائتین و سبعین بعد الحجۃ النوبۃ					
۱۳۳۹	۶۳۹	مفتاح المفاتیح شرح الدرۃ المنظومہ المجلد الثانی	مولانا صبغتہ الشریعہ جعفر الموسوی	۱۲۷۵	قلمی ۱۲۷۵	۴۱۲	
		یہ دوسرا حصہ ہے۔ کتاب اصول سے۔ صلوۃ الطواف تک۔ اس حصے میں ابواب و فصول وغیرہ کو					



نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب الجہاد وهو فرض عین ان ھجر الکفار فخرج المراءۃ والعبد بلا اذن۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۴۰۵۔ ھی اقل تجری واکل فی الاختیار ولا ضطرہ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔					
		مولف رحمہ اللہ متفق علیہ امام فن ہیں۔ قوانین شرعیہ کے حافظ اور تمام علوم عقلیہ و نقلیہ میں ماہر ہیں۔ بہت بڑے فقیہ۔ اصولی۔ محدث۔ مفسر۔ نحوی۔ لغوی۔ ادیب مانے گئے ہیں۔ ابا					
		عن جد علم کا سلسلہ ان کے خاندان میں چلا آیا ہے۔ نسباً حضرت عبادۃ بن الصامت انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں ہیں۔ محبوب بن الولید بن عبادہ ان کے اجداد					
		میں ہیں۔ اسی سبب سے محبوبی کہے جاتے ہیں۔ صدر الشریعہ ان کے دادا کے والد کا بھی لقب ہے۔ صدر الشریعہ					
		یا اکبر کہے جاتے ہیں۔ ادبی پانی یا صغریٰ بنے دادا کا بیٹا ہے۔ کس علم و فنون کیا اور ان کے مولف پر شرح اور حاشی بھی لکھی ہیں۔ ذیل الروایۃ فوج					
		کی تصنیف ہے اس پر ان کی مشہور شرح ہے۔ علاوہ مختصر الوقایہ اور شرح الوقایہ کے اور بھی ان کے مؤلفات					
		ہیں۔ تنقیح اور اوس کی شرح توضیح علم اصول ہیں۔ تعدیل العلوم اقسام علوم عقلیہ ہیں۔ الوشاح علم معانی ہیں					
		انکے سوا اور کتابیں بھی تالیف کی ہیں۔ شہر بخارا میں وفات پائی۔ سن وفات ان کا مختلف دیکھا گیا					
		حاجی خلیفہ کشف الطون ہیں۔ تعدیل العلوم کے تحت میں سلسلہ لکھتے ہیں اور الوشاح کے ذیل میں					
		۴۴۵ء تحریر ہیں۔ الفوائد البتہ فی تراجم الخفیفہ					
۱۳۰۰	۶۳۶	مختصر الوقایہ کمال	صدر الشریعۃ الاصغر عبد اللہ بن مسعود بن ابی الشریعہ محمود بن صدر الشریعہ اکبر احمد المجوبی المتوفی	۶۱۰	۶۱۰	۶۱۰	۶۱۰

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				کتابتہا و ما لکھا و قارئہا و لمن دعا لہم بالمغفرة و لوالدینہم و المسلمین اجمعین و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ و سلم۔ مولف رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۰۳ میں کتاب اخبار اہل الرسوخ فی الفقہ و الحدیث کے ذیل میں لکھا گیا ہے۔			
۱۲۹۸	۶۳۶	مختصر الوقایہ کامل	صدر الشریعۃ الاصغر عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ محمود بن صدر الشریعۃ الاکبر احمد المجوبی المتوفی ۱۰۴۵ھ	قلمی	۲۰۶		
		تفصیل کتابت مع جدول $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} \times \frac{1}{2}$ - ۲ - انچ - سترہ - خط نسخ خوشخط کا غد کشمیری صفحہ اول پر قدرے - لوح طلائی - تمام کتاب پر افشاں اور جدول طلائی کے علاوہ سرخ و نیلگوں جدول بھی ہے - ابواب وغیرہ سرخی باقی کتاب سیاہی سے لکھی ہوئی ہے کہیں کہیں حاشیہ بھی پختہ اور خام خط میں لکھا ہوا ہے - کتاب کا نام تحریر نہیں - پیوند کاری قلیل اور کرم کا اثر بہت خفیف ہے - کتاب کی کم استعدادی کی وجہ سے عبارت کتاب میں اکثر غلطیاں پائی جاتی ہیں - وقایہ الردایہ کا مختصر ہے جو مولف کے دادا کی تالیف ہے - مولف نے وقایہ الردایہ کی مبسوط شرح بھی لکھی ہے جو مشہور و متداول ہے - یہ پوری کتاب ہے - عبادات - معاملات - دونوں حصوں پر مشتمل ہے - آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ سرافع اعلام الشریعۃ العزاع صفحہ ۲۱۴ کتاب الشفعة ہی تملک العقار علی مشترکہ جبراً بمثل ثمنہ صفحہ ۳۵۰					

نمبر موجودا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	منظوم یا قلمی	انداز و صفحہ	کیفیت
	کی گئی ہے۔ خط اور کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ سلامتہ بن علی نے مدینہ منورہ میں کتابت کی ہے پوری کتاب پیوند کاری اور اثر کریم سے محفوظ ہے بعض اوراق برآب رسیدگی کا اثر ہے۔					
	مولف رحمۃ اللہ نے عشرہ ثانی رمضان المبارک ۱۲۵۵ ہجری میں اس کتاب کا مسودہ کیا۔ اتفاقاً اسی سال سفر حج بیت ہو گیا جب زیارت احرم بن محترم سے واپس آئے تو مسودہ کو کتاب کی صورت میں لائے اس کتاب میں مناسک حج کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔ جن مسائل میں مجتہدین اربعہ کا اختلاف ہے اس کو بھی ظاہر کر دیا ہے مناسک حج کے علاوہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے حالات اور ان دونوں مکانوں کے اماکن متبرکہ کا ذکر تفصیل اور بسط کے ساتھ کیا ہے۔ بعض موقع پر عربی اشعار بھی لائے ہیں۔ ایک سو چھیاسٹھ ابواب پر کتاب کو تقسیم کیا ہے۔ اس کتاب کا طرز بیان فقہاء کے انداز پر نہیں ہے۔ بلکہ محدثین کی روش ملحوظ رکھی گئی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی انشاء فاحسن الا نشاء قدم بالاجتنباء ما نشاء صفحہ ۲۲ باب ما یصنع اذا اسرا والخروج من منزله اذا اسرا والخروج صلی رکعتین فی منزله ثم یقول اللہم ہذا دینی واہلی ومالی ودیعتہ عندک۔					
	صفحہ ۱۱۲ بابین آت اہل مکہ اہل اللہ عز وجل لما استعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عتاب بن اسید علی مکہ قال یا عتاب اتدیری علی من استعملتک علی اہل اللہ تعالیٰ۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۱۱۲ آخر الکتاب والحمد للہ العزیز الوہاب وصلی اللہ علی المصطفیٰ عک دمک والتراب الف ہذا الکتاب فی الحشر الاوسط من مضت من سنۃ ثلاث وخمسين وخمسائة ثم قد رملو لفہ الحج فی نلک السنۃ فلما عا د کتب نسخہ الاصل وکان الفراع من ہذا النسخۃ الکریمہ بعد ظہر خامس شہر جمادی الثانی من سنۃ خمسہ عشر ومائۃ والک بالمدینۃ المنورۃ بخط الفقیہ سلامۃ بن علی العسوی لاخ فی اللہ شیخ ابراہیم القروجی غفر اللہ					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>جو خاتمہ کتاب پر ختم کر دیا ہو۔</p> <p>عبارت آغاز صفحہ ۲۔ تو کَلْتُ عَلَى اللَّهِ وَتَوَضَّعْتُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ۔ الباب الثاني في العقد وفيه فصلان الأول في أركانه مقلد مئة ص ۱۱</p> <p>الأول في النكاح وفيه مطالب الأول في الشرائط۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۴۰، ۵ وقد اتفق الفراغ من تمام المجلد الأخير من مشكلات القواعد على يد اضعف خلق موسى بن حسن بن زريد بن علي بن عبد الله الأحياني وصلى الله على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين المعصومين فهارس الخامس والعشرين شهر جمادى الأول سنة ابتداء عبارت رسا ص ۲، ۵ الحمد لمفضل عماد فضاله</p> <p>مولف رحمہ اللہ شیعہ مذہب کے بہت بڑے فاضل اور مقتدر شخص ہیں ثقاہت اور ثقاہت میں مشاہیر میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اکثر مسائل میں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ متعدد کتابیں ان کی مصنفہ ہیں۔</p> <p>ارشاد المسترشدين۔ الكافية الوافيه في الكلام۔ ايضاح الفوائد۔ شرح خطبته القواعد۔ بحسب جمادى الثاني سنة ذكوة الصدر میں وفات پائی۔</p> <p>الآل للشيخ الحر الحلي) یہ کتاب اپنے والد کے حکم سے لکھی، ۵ ضخیمہ فرست کتب عربی مولفہ ریو صفحہ ۲۱۳</p>					
۵۹۶۴	۶۳۵	مشیر الخزام الساکن الی اشرف الاماکن	الشیخ ابی العزیز عبد الرحمن بن محمد بن علی الجوزی المتوفی ۵۹۴ھ	۵۵۳ھ	۱۵۱۵ھ قلمی	۲۴۸	
		<p>تفطیع کتابت طولاً و عرضاً مختلف۔ طولاً کہیں چھ انچ۔ کہیں چھ اور پانچ کے درمیان اسی طرح عرضاً کہیں تین انچ کہیں اس سے کم و بیش سطریں بھی صفحات میں کہیں تیس کہیں چوبیس کہیں پچیس ہیں۔ غالباً کتابت بلا مسطر</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		پیشکش ہے۔ شارح نے خطبہ کتاب کی علیحدہ شرح لکھی ہے۔ اس کتاب میں کتاب الطہارۃ سے شرح لکھنا شروع کیا ہے۔ دو جز پر کتاب کی تفسیر ہے۔ یہ پہلا جز ہے کتاب الطہارۃ سے کتاب الوصایا کے ختم تک۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله ذي العزة والبقاء والقدراسة والعلاء والمجد والكبرياء صفحہ ۵، المقصد الثالث فيما يستحب فيها الزكوة قال دام ظلہ الاول مال التجارة على رأى صفحہ ۱۹۵ المقصد الخامس في الصلح قال دام ظلہ ولو صالح على عين باخرى في الرويات ففي الحاشية بالبيع نظري۔ خاتمہ کتاب ورق ۱۹۱ صفحہ اول ذلك الفضل من الله وكفى به فرغ من تسويد العبد الفقيرو الى الله تعالى حمد بن الحسن بن يوسف بن علي بن مطهر في يوم عيد الفطر سنة ۱۲۴۴ للهلا ليه بخطه وكتب هذا الكتاب في سنته على يد الفقير المحتاج الى الله الغني موسى بن حسين بن زبيد بن علي الاحيا في في البلد المحروسة حيد رآباد وصلی الله تعالى على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين۔					
۱۱۴۹	۶۳۴	ایضاح الزوائد في شرح اشکالات القواعد الجزء الثاني مع الرسالة	الشيخ فخر الدين محمد بن الحسن بن يوسف بن علي بن مطهر الحلي المتوفى سنة ۷۸۵	سنة ۷۸۵ قلمی	سنة ۷۸۵ قلمی	۵۷۸	
		اس جلد کے ابتدائی صفحہ پر محمد بہار الدین نام کی مہرادر آخر صفحہ پر امجد علی بادشاہ اور واجد علی شاہ کے خادموں کی مہریں ثبت ہیں۔ اس جلد میں پہلی جلد کی نسبت بیوند کاری کسی قدر کم ہے۔ دریدگی اور اق بھی نہیں۔ باقی امور میں جلد اول کے مساوی ہے۔ اس جلد کے آخر میں عشری زمین کے متعلق مسئلہ کی تحقیق علی بن احمد بن ہلال الکرکی نے کی ہے جس کو رسالہ کی صورت میں لکھا ہے۔ یہ رسالہ تقریباً ساڑھے پانچ صفحات پر ہے۔ یہ دوسرا جز ہے۔ مختصر خطبہ کے بعد کتاب النکاح سے شروع کیا ہے اور فصل کیفیۃ التوزیع کے ختم پر					



نمبر وجود	نمبر شمار	تمام کتاب	تمام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		راجی غفور ربہ القدیر وشفاعة نبیہ البشیر النذیر الشیخ محمد الی قولہ یا رب العالمین۔ ایک دوسرا نسخہ قلمی اس کتاب کا نمبر ۲۶۶ فقہ میں درج ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۴۳ تحت کتاب شرح اربعین نووی لکھا گیا۔ رسالہ فی الکلام لم یُصرَّح المولف				۳۸۲	فہم
۱۱۴۹	۶۳۳	ایضاح الفوائد فی شرح اشکالات القواعد المحرر الاول باسمہ الشیخ فخر الدین محمد بن الحسن بن یوسف بن علی بن المطر الحلی المتوفی ۷۷۱ھ			خلی		
		تطبیع کتابت خط ۸ x ۴ انچ۔ سطر ۳۳۔ خط نسخ کاغذ کشمیری۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ موسیٰ بن حسن نے بلدہ حیدرآباد میں لکھا ہے۔ تمام اوراق پر اول سے آخر تک کچھ خوردگی کا بہت بڑا اثر ہے۔ جا بجا پوست آہ و پیرو سے پیوند کاری کی گئی ہے۔ جس سے تمام صفحات کتاب میں کہیں کم کہیں زیادہ عبارت میں نقصان آگیا ہے جو پڑھنے میں نہیں آتی یا بدقت و دشواری کچھ پڑھی جاسکتی ہے۔ صفحہ ۹ اور صفحہ ۱۰ کا تقریباً ثلث صفحہ پیوند کاری کی وجہ سے ازکار رفتہ ہے۔ بعض بعض اوراق دریدہ بھی ہیں۔ ابتدائی صفحہ پر چھوٹی بڑی چند مہریں ثبت ہیں۔ منجملہ ان کے ایک مہر کتب خانہ سلیمان جاہ کی ہے۔ اسی صفحہ پر متعدد عبارتیں مختلف القلم اور مختلف المضامین تحریر ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب بہت سے کتاب خانوں میں رہ چکی ہے۔ قواعد الاحکام فی معرفۃ الحلال والحرام کی شرح ہے جو شایع علام کے والد ماجد کی تصنیف ہے اور تمام مسائل قیمتیہ					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب المحرر فقہ شافعی میں امام زافعی متوفی ۳۲۰ھ ہجری کی تالیف ہے۔ امام نووی نے اس کا اختصار کیا ہے۔ اور منہاج الطالبین کے ساتھ مختصر کو موسوم کیا ہے جو مصر میں مع شرح طبع ہو چکی ہے اور اس کتاب خانہ میں موجود ہے۔ کتاب منہاج میں مولف نے بعض کلمات میں کتاب محرر سے عدول کر کے اُن کی جگہ دوسرے الفاظ رکھے ہیں جو کسی قدر غیر ظاہر المعنی اور دقیق ہیں اُن الفاظ کی تشریح اور اس امر کی تہیہ کی غرض سے کہ محرر کے الفاظ کی جگہ یہ کلمات کیوں لائے گئے ایک حصہ علیحدہ قائم کیا جس کا نام کتاب الدقائق یا دقائق المنہاج ہے۔ منہاج کے خطبہ میں لکھتے ہیں: وقد شرعت فی جزء لطیف علی صورة الشرح لدقائق هذا المختصر ومقصودی به التنبيه علی الحکمة فی العدول عن عبارة المحرر۔				
		راہیہ امر کہ اس حصے کا نام کتاب الدقائق یا دقائق المنہاج ہے اس کی تصحیح یہ ہے کہ فرست کتب خانہ خدیوہ مصر میں کتاب المنہاج کے تحت میں لکھتے ہیں۔ ویلیہا کتاب الدقائق للامام التودی المذکور وهو شرح الدقائق المنہاج کشف الطنون میں ہے ودقائق المنہاج یاتی فی المیہ۔				
		اس صورت میں اس کا نام شرح دقائق المنہاج قرار دینا جیسا کہ اس نسخے کے اول میں کسی نے لکھا ہے۔				
		دکتاب شرح دقائق المنہاج، غیر مناسب ہے۔				
		اس مختصر رسالہ میں تحقیق الفاظ وغیرہ صرف کتاب الخراج تک کی گئی ہے۔ عبارت آغاز الحمد لله رب العالمین اللہم صل علی محمد الخ صفحہ ۱۱۔ قوله فتحہ علیہ ای تلقینہ اذا وقفت قراتہ خاتمہ کتاب فلفظہ اعماہ نہ یا دتہ له واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب وهو حسبنا ونعم الوکیل والصلوۃ والسلام الاقمان الامکان علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی الیہ وانزلہ واجہ واصحابہ اجمعین والحمد لله رب العالمین وواقف الفراغ من کتابہ فی یوم الخمیس فی ثمانیہ من شہر رجب سنۃ اثنتین وثمانین والتم من الجرحۃ النبویۃ علی ید الفقیر الحقیر للمقر بالذنب والتقصریر				

نمبر و جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		القول الحسن فیما يتعلق بالنوازل والسنن - ۲۹ شعبان و شبہ کے روز بارہ سو پچاسی ہجری میں مرض سل سے حیدر آباد میں انتقال فرمایا۔ اور موافق وصیت کے شاہ یوسف قادری کی قبر کے پائیں میں مدفون ہوئے تذکرہ علماء دہشتہ					
۱۱۹۳	۶۳۱	زہر المعاند فی قرش الساجید السید یحییٰ بن السید	محمد میرہ المودن الحنفی	۱۲۳۳ھ	۱۲۶۹ھ	۱۶	فی المساجد
		تقطیع کتابت ۶ ۱/۲ ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۱ - ۱۰۰۲ - ۱۰۰۳ - ۱۰۰۴ - ۱۰۰۵ - ۱۰۰۶ - ۱۰۰۷ - ۱۰۰۸ - ۱۰۰۹ - ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۴ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۶ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۸ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۰ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۳ - ۱۰۲۴ - ۱۰۲۵ - ۱۰۲۶ - ۱۰۲۷ - ۱۰۲۸ - ۱۰۲۹ - ۱۰۳۰ - ۱۰۳۱ - ۱۰۳۲ - ۱۰۳۳ - ۱۰۳۴ - ۱۰۳۵ - ۱۰۳۶ - ۱۰۳۷ - ۱۰۳۸ - ۱۰۳۹ - ۱۰۴۰ - ۱۰۴۱ - ۱۰۴۲ - ۱۰۴۳ - ۱۰۴۴ - ۱۰۴۵ - ۱۰۴۶ - ۱۰۴۷ - ۱۰۴۸ - ۱۰۴۹ - ۱۰۵۰ - ۱۰۵۱ - ۱۰۵۲ - ۱۰۵۳ - ۱۰۵۴ - ۱۰۵۵ - ۱۰۵۶ - ۱۰۵۷ - ۱۰۵۸ - ۱۰۵۹ - ۱۰۶۰ - ۱۰۶۱ - ۱۰۶۲ - ۱۰۶۳ - ۱۰۶۴ - ۱۰۶۵ - ۱۰۶۶ - ۱۰۶۷ - ۱۰۶۸ - ۱۰۶۹ - ۱۰۷۰ - ۱۰۷۱ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۳ - ۱۰۷۴ - ۱۰۷۵ - ۱۰۷۶ - ۱۰۷۷ - ۱۰۷۸ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۰ - ۱۰۸۱ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۳ - ۱۰۸۴ - ۱۰۸۵ - ۱۰۸۶ - ۱۰۸۷ - ۱۰۸۸ - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲ - ۱۰۹۳ - ۱۰۹۴ - ۱۰۹۵ - ۱۰۹۶ - ۱۰۹۷ - ۱۰۹۸ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۰ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۲ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۴ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۹ - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - ۱۱۲۲ - ۱۱۲۳ - ۱۱۲۴ - ۱۱۲۵ - ۱۱۲۶ - ۱۱۲۷ - ۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲ - ۱۱۳۳ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۰ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۶ - ۱۳۱۷ - ۱۳۱۸ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۰ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۲ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۴ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۶ - ۱۳۲۷ - ۱۳۲۸ - ۱۳۲۹ - ۱۳۳۰ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۴ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳۴۱ - ۱۳۴۲ - ۱۳۴۳ - ۱۳۴۴ - ۱۳۴۵ - ۱۳۴۶ - ۱۳۴۷ - ۱۳۴۸ - ۱۳۴۹ - ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۲ - ۱۳۵۳ - ۱۳۵۴ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۶ - ۱۳۵۷ - ۱۳۵۸ - ۱۳۵۹ - ۱۳۶۰ - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۲ - ۱۳۶۳ - ۱۳۶۴ - ۱۳۶۵ - ۱۳۶۶ - ۱۳۶۷ - ۱۳۶۸ - ۱۳۶۹ - ۱۳۷۰ - ۱۳۷۱ - ۱۳۷۲ - ۱۳۷۳ - ۱۳۷۴ - ۱۳۷۵ - ۱۳۷۶ - ۱۳۷۷ - ۱۳۷۸ - ۱۳۷۹ - ۱۳۸۰ - ۱۳۸۱ - ۱۳۸۲ - ۱۳۸۳ - ۱۳۸۴ - ۱۳۸۵ - ۱۳۸۶ - ۱۳۸۷ - ۱۳۸۸ - ۱۳۸۹ - ۱۳۹۰ - ۱۳۹۱ - ۱۳۹۲ - ۱۳۹۳ - ۱۳۹۴ - ۱۳۹۵ - ۱۳۹۶ - ۱۳۹۷ - ۱۳۹۸ - ۱۳۹۹ - ۱۴۰۰ - ۱۴۰۱ - ۱۴۰۲ - ۱۴۰۳ - ۱۴۰۴ - ۱۴۰۵ - ۱۴۰۶ - ۱۴۰۷ - ۱۴۰۸ - ۱۴۰۹ - ۱۴۱۰ - ۱۴۱۱ - ۱۴۱۲ - ۱۴۱۳ - ۱۴۱۴ - ۱۴۱۵ - ۱۴۱۶ - ۱۴۱۷ - ۱۴۱۸ - ۱۴۱۹ - ۱۴۲۰ - ۱۴۲۱ - ۱۴۲۲ - ۱۴۲۳ - ۱۴۲۴ - ۱۴۲۵ - ۱۴۲۶ - ۱۴۲۷ - ۱۴۲۸ - ۱۴۲۹ - ۱۴۳۰ - ۱۴۳۱ - ۱۴۳۲ - ۱۴۳۳ - ۱۴۳۴ - ۱۴۳۵ - ۱۴۳۶ - ۱۴۳۷ - ۱۴۳۸ - ۱۴۳۹ - ۱۴۴۰					

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سہ تصنیف مربوطہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
-----------------------	----------	----------	----------------------	-------------	-------

محترمین زاد ہما اللہ شرفاً و کبریا کی فضیلت کا ذکر کتاب کو ایک مقدمہ۔ دو تنویر خاتمہ پر مرتب کیا ہے۔ مولف نے سفر حج کے زمانے میں مکہ معظمہ میں اس کتاب کو تالیف کیا۔

مولف رحمہ اللہ لکھنؤ کے رہنے والے ہیں۔ علماء فرنگی حلی میں مستند مانے گئے ہیں۔ سلسلہ نسب آپ کا چند واسطوں سے ملا قطب الدین شہید سالوی سے ملتا ہے۔ کیا رہیں شعبان بارہ سواؤتالیس ہجری۔ لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ پہلو قرآن شریف حفظ کیا۔ دس سال کی عمر میں حفظ قرآن سے فراغت پا کر علوم درسیہ عربیہ کی طرف متوجہ ہوئے اپنے والد ماجد اور مفتی ظہور اللہ۔ مفتی محمد اصغر۔ مولوی نعمتہ اللہ۔ مفتی یوسف سے جو مشاہیر علماء فرنگی حلی ہیں۔ علوم درسیہ متداولہ کا اکتساب کیا۔ سولہ برس کی عمر میں جملہ علوم سے فارغ ہو کر تدریس و افادہ طلباء میں مشغول ہوئے۔

متداولہ کا اکتساب کیا۔ سولہ برس کی عمر میں جملہ علوم سے فارغ ہو کر تدریس و افادہ طلباء میں مشغول ہوئے۔ کچھ زمانے تک شہر باند اور جنپور میں بھی مدرس رہے۔ مولوی عبدالوالی قادیان فرنگی حلی سے شرف بیعت حاصل کیا۔ ۱۲۶۶ھ ہجری میں حیدر آباد تشریف لے گئے۔ تراب علی خاں سالار جنگ مدارالمہام نے مدرسہ نظامیہ میں مدرس

اعلیٰ مقرر کیا۔

۱۲۶۹ھ ہجری میں حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے اور وہاں کے اکابرین علماء و مشائخ سے استفادہ ہوئے۔ حج سے فراغت کے بعد جب حیدر آباد قیام کا اتفاق ہوا۔ تو انصرام حکومت عدالت نظامیہ کا آپ کی پردگی میں رہا تصنیف و تالیف کی طرف زیادہ توجہ تھی۔ شرح و حواشی کے علاوہ مستقل کتب مصنفہ بھی زیادہ ہیں۔

منجملہ ان کے چند مصنفات مشہورہ یہ ہیں۔ القول الاسلام حاشیہ شرح سلم لاجن۔ کشف المکتوم فی حاشیہ بحر العلوم۔ القول المحیط فیما تعلق بالجل المولف والبسیط۔ الايضاحات لمبحث المتخلطات۔ کشف الاشتباہ۔ فی شرح الشک محمد اللہ۔ البیان العجیب فی شرح ضابطۃ التہذیب۔ کاشف الظلمۃ فی اقسام الحکمۃ۔ نظم الدرر فی سلک شق القمر۔ نور الایمان فی آثار حبیب الرحمن۔ غایۃ الکلام فی بیان الحلال والحرام۔ خیر الکلام فی مسائل الصیام۔ حاشیہ نفیسی۔ عمدۃ التحریر فی مسائل اللون واللباس و التحریر۔

# الحمد الثانی: کتب عربیہ بعد نمبر ۶۲۸ فرست اول فن

۴۲۱۶

الحمد الثانی

تمتہ فقہ

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۸۹۹۵	۶۲۹	فتح الرحمن	محمد ابو زیاد الوضاحی	قلمی	۱۶	
		<p>تقطیع کتابت پلا ۶ x ۱۴ انچ۔ سطر ۱۵۔ نہایت کچے خط میں نسخ کے طور پر کسی ہندی طالب علم نے لکھا ہے جو غالباً ولایتی ہے۔ رسم خط بھی جا بجا غلط ہے۔ عبارت کے ربط و ضبط اور قرینہ سے پڑھا جاتا ہے۔ کاتب اپنا نام محمد بن علوان لکھتا ہے۔ کاغذ انگریزی کتابت بالکل سیاہی سے کی گئی ہے۔ کہیں پیوند کاری اور کرم کا اثر نہیں دیکھا گیا۔ اوراق پر روغن وغیرہ کے داغ ہیں مختصر رسالہ ہے۔ مذہب شافعی کے موافق ضروریات ایمان و اسلام۔ مسائل طہارت نماز کا ذکر۔ حج کا بیان۔ نہایت اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔ کتاب کا آغاز اس عبارت سے کیا گیا ہے الحمد لله للملک العلام والصلوة والسلام علی سیدنا محمد افضل الانام۔ خاتمہ کی عبارت یہ ہے۔ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم تسليماً كثيراً مبسوراً كاطيئنا الى يوم الدين۔</p> <p>مولف نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کتاب کے ابتدائی صفحہ پر کتاب کا نام فتح الرحمن اور مولف کا اسم۔ محمد ابو زیاد الوضاحی لکھا ہوا ہے۔ ان بزرگوار کی تحقیق نہیں ہوئی۔</p> <p>صفوۃ الزبد فقہ شافعی میں ایک منظوم کتاب ہے اس کے شارح شیخ جمال الدین محمد بن الوضاحی الزیدی ہیں۔ عجب نہیں کہ اس رسالہ کے مولف بھی یہی شخص ہوں۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔</p>				
۸۸۸۸	۶۳۰	نور الایمان بزیارۃ آثار حبیب الرحمن	مولوی عبدالحلیم بن مولوی امین اللہ قرنی علی المتوفی ۱۲۸۵ھ	۱۲۸۵ھ مطبوعہ علوی علی بخش خاں	۳۶	
		<p>اس کتاب میں زیارۃ قبور کے آداب۔ احکام۔ مناسبات و امور۔ زیارت قبور کے واسطے سفر کرنے کا جواز و عدم جواز۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کی نسبت استنباب و وجوب کا بیان حضور سے استمداد کا حکم۔ اس کے علاوہ۔ بقیع۔ مسجد قبا۔ جبل احد۔ دیگر مساجد و آبار مدینہ مطہرہ کا حال حرمین</p>				



نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تہلی	تعداد صفحات	کیفیت
							عمرین شہادت پائی بقیع میں حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ (مطالب السؤل فی مناقب آل الرسول عربی و تاریخ آل امجاد فارسی)
۱۷۹۹	۱۵۸	جوشن کبیر			مستملی	۸۸	تعلیق کتاب مع جدول طسانی ۱/۲ + ۱/۳ - ۱ - انچہ - سطر ۸ - خط نسخ خوشخط - کاغذ دہلی - پہلے اور دوسرے صفحہ پر لوح و دندان پوشش اور تمام کتاب پر جدول طسانی اور اس طسانی جدول کے ساتھ لاجوردی جودا بھی ہے۔ کتابت سیاہی و طلا سے کی گئی ہے۔ کتاب کا نام تحریر نہیں۔ پویند کاری اور کرم خردگی کا بالکل اثر نہیں پایا جاتا۔ شہور دعا ہے جو آسانی کمی جاتی ہے۔ مطبوع اور بعض قلمی نسخوں سے اس جلد میں کسی قدر آخر کی عبارت زیادہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ - اللہ ہم انی اسألت باسمک یا اللہ - عبارت آخری صفحہ ۸۸ - دور شو دور شو - فارج ہوا - تین نسخے قلمی خوشخط اور غیر خوشخط نمبر ۲۹ سے نمبر ۳۱ تک - اسی فن میں درج ہیں -
۱۸۰۰	۱۵۹	حرز امام جواد	حضرت امام محمد باقر علیہ السلام برامام تقی و جواد اشہد		فلسی		بطریق طو مار ہو طولاً تقریباً ۱۷ - عرضاً قریب ۲ - انچہ ہے۔ پوست آہو پر خط نسخ میں بڑی خوبی کے ساتھ لکھا ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ لوح اور جدول طسانی و لاجوردی و نسخ بنائی گئی ہے۔ دریا چنڈ چھوٹے دوار بھی طسانی بنا کر ان میں بھی عبارت لکھی جوی ہے۔ نہایت ناہار اور عجیب ہے۔ یہ تھوید سیدنا حضرت امام تقی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ آغاز عبارت یہ ہے - الحمد للہ رب العالمین - عبارت کے بعد اور فقرہ الحمد للہ رب العالمین - عبارت ختم والحمد للہ رب العالمین - اس عبارت کے بعد اور فقرہ بھی ہے۔ جو پڑھنے میں نہیں آیا -

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							چند اوعیہ کا مجموعہ ہے۔ جو حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اس مجموعہ کا نام الصیغۃ السجادیہ اور زیور آل محمد بھی ہے۔ آغاز صفحہ ۱۰۔ حدثنا السید الاجل نجم الدین بہاء الشرف ابو الحسن محمد بن الحسن۔ صفحہ ۱۲۱۔ وکان من دعائہ علیہ السلام عند الاستسقاء بعد الجداب اللہم اسقنا الغیث صفحہ ۲۶۲۔ وصدع بامرک وتصلح لعبادک خاتمہ صفحہ ۴۳۷ کما احسنت فیما مضی منہ یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ الطیبین الطاہرین ایک نسخہ خوشخط اس کتاب کا اسی فن کے نمبر ۱۰۶ پر بھی لکھا ہے۔ حضرت سید الساجدین رضی اللہ عنہ جو تھے امام ہیں۔ مدینہ منورہ میں پانچویں شعبان ۳۸ ہجری خجندیہ کے روز حضرت شہر بانو بعض نے بجائے شہر بانو غزالہ نام ہی لکھا ہے، دختر زو جرد بادشاہ غم کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بہت مشابہ تھے۔ آپ کے اوصاف حمیدہ اور صفات مختصہ بیشمار ہیں۔ زہد۔ عبادت۔ سخاوت۔ تقویٰ۔ کمال علمی۔ عین فرو کمال تھے۔ ایک شب میں ایک قرآن شریف ختم فرماتے۔ خود دن کو روزہ رکھتے شام کو صرف پارہ نان سے افطار فرماتے۔ اور محتاجین پر ظاہر مخفی بچہ داریاں فرماتے۔ باورچینانہ کا صرف جس سے اہل حاجت کو مان و خورش ملتا تھا بہت بڑا ہوا تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ آپ کے نو صاحبزادے تھے۔ کوئی اولاد اناث نہ تھی۔ ایک مرتبہ حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے اسی سال میں ہشام بن عبد الملک اموی والی شام ہی مکہ معظمہ گئے ہوئے تھے۔ حضرت امام ہمام کے احترام و اکرام کو اپنے مقابلہ میں بہت زیادہ دیکھا۔ عام و خاص نے حضرت امام رضی اللہ عنہ کی اہمیت تعلیم و تکریم کی جو ہشام کو سخت ناگوار گذری اور اس کے قلب میں حسد اور کینہ نے امام ہمام کی طرف سے پورا دخل کیا پوشیدہ طور پر کچھ لوگوں کو مقرر کر دیا جنہوں نے دنیوی طمع کی غرض سے جب حضرت امام والا مقام مدینہ واپس پہنچے تو بہن زہر بلابل دیدیا۔ ۱۸ محرم الحرام سال ہجری ۹۴ یا ۹۵ روز شنبہ ساون برس کی



نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا مسمی	تعداد صفحات	کیفیت
		انکو مقدمانتے اور بیحد مکرم کرتے بہت سے خوارق و کرامات ان سے ظاہر ہوئے۔ مدت تک خلوت میں اوقات مبارکہ کو اتباع سنت اور وظائف و وظائف ارشاد و تربیتِ رغبین میں صرف فرماتے خلق کثیر ان سے فیضیاب ہوئی۔ شہر فاس سے افوغال میں آگئے۔ یہاں کسی حاسد نے زہر دیدیا۔ ربیع الاول کی سو لہا تاریخ صبح کی نماز میں انتقال فرمایا۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں سال وفات ۸۵۴ھ لکھتے ہیں اور محمد فاضل جو اس کتاب کے شارح ہیں۔ اور مولوی ناصر علی آروی جو اسکے مترجم ہیں ۸۵۴ھ سال وفات قرار دیتے ہیں۔ والعلہ الحقیقی عند اللہ۔				
		صاحب ترجمہ پہلے سوس میں مدفون ہوئے۔ پھر شریا اس سے کم و بیش سال کے بعد انکی نعش مبارک مراکش میں منتقل کی گئی۔ اور قبرستان روضۃ العروس میں دوبارہ دفن کئے گئے۔ اب مراکش ہی میں لوگ بغرض زیارت جاتے ہیں۔ مولف علیہ الرحمہ شاذلیہ طریقہ رکھتے تھے۔ علم تصوف میں متفرق کلام اور مستقل تالیفات انکے ہیں۔				
		مرزع الحنات شرح دلائل الخیرات وغیرہ				
۱۷۹۸	۱۵۷	الصیغۃ الکاملہ	حضرت زین العابدین وسید اساجدین امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما ۹۴ھ یا ۹۵ھ	مسمی	۴۳۸	
		تقیع کتابت مع جدول $\frac{1}{4} \times 2 \frac{1}{4}$ - انچ - سطر ۱۰ - خط نسخ خوشخط - کاغذ کشمیری - پہلے اور دوسرے صفحہ پر لوح - پیل - دندانِ موش - تمام اوراق پر جدول اور افشان طلافی - جز کتابت سیاہی سے - اور بجائے شرخی طلا سے کام لیا ہے - کاتب کا نام اور سن کتابت لکھا نہیں - تمام اوراق رقعہ دوزی اور اثر کرم سے محفوظ ہیں -				

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تہ	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>مؤلف بہت بڑے ادیب اور ناظم ہیں۔ انکا کلام بڑا پراثر ہے۔ انکے اشعار وقت اور مہانت کے اعتبار سے متقدمین کے کلام سے بہت ملتے جلتے ہیں۔</p> <p>صاحب خلاصۃ الاثر لکھتے ہیں کہ ۱۰۸۷ یا ۱۰۸۸ میں صاحب ترجمہ مکہ مکرمہ گئے ہیں اور دوسری سال میں جبکہ ترکوں نے بعض اہل عجم کو بوجہ اتہام و سوراوی قتل کیا ہو۔ اسوقت صاحب ترجمہ بعض اشراف مکہ کے مشن سے مین کی طرف چلے گئے۔ ساتھ ہی اسکے سنہ وفات میں لکھتے ہیں کہ مین یا عجم میں ۱۰۷۹ میں نقتال ہوا۔ ان دونوں بیانون میں میں تخالف ہے۔ شاید اسکا سبب ناخین کا سو و بیان ہو۔ خلاصۃ الاثر مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ ۳۳۲ کی عبارت یہ ہے۔ قدم مکہ فی سنہ سبع وثمانین والفاء فی التانیۃ منہما قلت الا تراث بلکہ جماعة من الجعم لما اتھمواھم بتلویت البیت الشریف الی عبادۃ۔ صفحہ ۳۳۵ وکانت وفاتہ بالمین والجعم فی سنۃ تسع و سبعین والفاء انتھ۔</p>					
۱۸۱۴	۱۵۶	<p>ملائی الخیرات و شوق الاولاد فی ذکر الصلوۃ علی الخیرات محمد بن ابی بکر الخیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل ۱۰۵۴ھ</p>			مطبوعہ ۱۳۱۵ھ درست و مطبوعہ غنائم	۱۸۷	
		<p>اوراد میں یہ کتاب نہایت مقبول و متداول ہے۔ علی الخصوص عربین شریفین زادہما اللہ تعظیماً و مکرماً میں اسکا پڑھنا پڑھنا مثل قرآن شریف جاری ہے۔ اس کتب خانہ میں قلمی و مطبوع نسخے اس کتاب کے بہت ہیں</p> <p>آغاز صفحہ ۲۔ استغفر اللہ العظیم ثلاثاً۔ آغاز کتاب صفحہ ۸۔ الحمد للہ الذی ہدانا للایمان والا سلام۔ خاتمہ صفحہ ۱۸۷۔ والحمد للہ رب العالمین۔</p> <p>مؤلف کتاب زمرہ اولیائے دینی کامل اور عالم عامل مانے جاتے ہیں۔ نسباً حسنی ہیں شہر فاس میں</p> <p>رجو ہلا و مغربہ سے شمار کیا جاتا ہو تحصیل علوم اور کمالات سے فراغت پائی۔ وہ اپنے علما اور مصلحا</p>					

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۵۲۸	۱۵۵	الصیغۃ الثانیہ	مولانا محمد بن الحسن بن علی بن محمد المعروف بابا خراعلی الناسی المتوفی ۱۰۷۹ھ	۱۰۵۳ھ	مستلی	۲۰۰	

تقیق کتابت مع جدول  $\frac{1}{8} \times 4 \times \frac{1}{4}$  - ۴ - انچہ - جدول خانی و شجر فی و نیگون - سطر ۱۳ - کاغذ کثیری  
خط نسخ - کتابت سیاہی و سُرخ سے - کاتب نے اپنا نام اور سنہ کتابت نہیں لکھا - تمام اوراق پر رقمہ دوزی  
اور کرم کا اثر ہے - پوری کتاب کی عبارت معتب ہے -

مؤلف نے اس کتاب میں صحیفہ کاملہ سے (جو امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے)  
ادعیہ منتخب کئے ہیں اور اس نقل و بیان میں اصول اصل کتاب کو ملحوظ رکھا ہے - صاحب کشف الحجاب  
لکھتے ہیں کہ میرے پاس مؤلف کے ہاتھ کا نسخہ لکھا ہوا موجود ہے جس کے آخر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے -

يقول العبد محمد بن الحسن بن علي بن محمد الحر العاملي عفا الله عنه هذا ما وصل الي من  
ادعية مولينا زين العابدين علي بن الحسين عليهما السلام ما خرج عن الصيغة الكاملة  
والحمد لله وحده وصلى الله على محمد وآله و فرغت من جمعها في شهر رمضان سنة  
ثلاث وخمسين بعد الالف -

یہ کتاب طبع بھی ہو چکی ہے - اس قلمی نسخہ کے آخرین کچھ عبارت مطبوعہ سے زائد بھی ہے -

آغاز صفحہ ۲ الحمد لله المجيب من دعاه القرب من ناجاه الذي جعل الله عاءجته  
واقية - صفحہ ۶۵ وكان من دعائه عليه السلام في كل يوم من شهر رمضان اللهم  
هذا شهر رمضان الذي انزلت فيه القرآن - صفحہ ۱۵۲ وكان من دعائه عليه السلام  
في دفع ما يخاف ويحذر - اللهم انه ليس برد غضبك الا حلك - خاتمہ صفحہ ۲۰۰  
وسلب لي ذلك من فضلك انك على كل شيء قدير وبالاجابة جدين -

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مشہون یہ ہیں۔ شرح علی جامع الصغیر لسیوطی۔ حاشیہ علی شرح التحریر للقاضی زکریا۔ حاشیہ علی شرح افق لابن قاسم۔ بولاق میں ایک نثر ستر ہجری میں حلت فرمائی۔ غریبہ ایک مقام کا نام ہے جو مصر کے شرق کی جانب ہے۔ اسیوجہ سے غریزی مشہور ہوئے۔					
		خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر					
۱۰۶۸	۱۵۴	مجموعہ ادعیہ واوراد	لم یصرح	الجامع باسمہ	قلمی ۱۲۷۵ھ	۱۱۵	
		تقیع کتابت ۱/۵ + ۳ - انچہ - سترین اور خط و کاغذ مختلف۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ پورے مجموعہ میں بعض اوراق مجہول بھی ہیں کسی جگہ کتاب کا نام تحریر نہیں صرف ایک جگہ سبب کتابت لکھا ہے۔ جلد بندی میں بوجہ طویل کرنے اوراق کے گوشہ پر کاغذ کی پٹی بڑھادی گئی ہے۔ باقی پورے مجموعہ میں کہیں پیوند کاری اور کرم کا اثر نہیں دیکھا گیا۔					
		چند ادعیہ کا مجموعہ ہے جو عدداً تقریباً آٹھ ہیں۔ بعض ادعیہ تو جامع الصغیر سیوطی سے منقول ہیں بعض میں فضائل تہلیل لقہر آن مذکور ہیں۔ بعض اسکے غیر کیفیت ورد اور طریقہ خواندگی کسی جگہ تحریر نہیں۔ نہ مؤلفین کا نام لکھا ہے کسی شخص نے بطور خوچین ادعیہ کو ایک جا جمع کیا ہے۔ جامع نے اپنے نام کی بھی صراحت نہیں کی۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہم انی اسألك واعود بك بانک انت اللہ الذی صفحہ ۶۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہم لا عبت الا عیش الاخرة صفحہ ۹۸۔ ہذا فضائل تہلیل القرآن تلاوة و محو۔ عبارت صفحہ ۱۱۴۔ خاصۃ فاتحۃ السریۃ					
		روی عن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔					
		یہ آخری صفحہ کی شمع عبارت ہے اسکے بعد کے اوراق نہیں ہیں۔					

# المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ نمبر ۱۵۲ فہرست اول فن اوراد

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ پائی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۰۴۶	۱۵۳	شرح ادعیہ الواحہ فی جامع اصغیر للسیوطی	الشیخ علی بن احمد بن محمد بن برہیم الغزالی البولاتی الشافعی المتوفی ۵۰۵ھ		متلی	۲۸	

تقطیع کتابت  $\frac{1}{4} \times 4 = ۳$  - انچ - سطر ۲۱ - خط و کاغذ عرب - اصل متن سرخی سے اور شرح سیاہی لکھی گئی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور سنہ کتابت نہیں لکھا۔ اوراق پونہ کاری اور اثر کرم سے بالکل سالم ہیں۔ بعض اوراق پر سیقدر آبرسیدگی کا اثر ہے۔ آخر کتاب کے دو صفحوں کے حاشیہ پر بھی کچھ عبارت تحریر ہے۔ بعض جگہ کتاب کے درمیان میں بھی حواشی لکھے ہوئے ہیں۔

علامہ سیوطی نے جامع صغیر میں جو فن حدیث میں مشہور کتاب ہے۔ ردیف الف میں جو دو ہائیں احادیث نبویہ سے نقل کی ہیں۔ شاح علام نے چند ادعیہ انہیں سے منتخب کر کے انکی شرح لکھی ہے اور بعض جگہ کے تحت میں اسکا فائن اور طریقہ بھی تحریر کیا ہے۔ جس جگہ ظاہر نظر میں بعض الفاظ عامین کچھ تردد سمجھا جاتا ہے وہاں عمدہ عنوان سے تفصیل کی ہے۔ شاح رحمہ اللہ نے پوری کتاب جامع اصغیر کی مبسوط شرح بھی لکھی ہے جو مصر میں طبع ہو چکی ہے۔

آغاز صفحہ ۲ - قال الشیخ الامام العلامة فرید دہرہ و وحید عصرہ الی قولہ الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین - صفحہ ۲۷ اللهم اجعل جناتک ای حتی ایتاک احب الالشیاء الی واجعل خشتبتک ای خونی منك -

خاتمہ کتاب - هذا آخر ما تيسر جمعہ الی قوله و علی آلہ و اهل بیتہ و صحبہ اجمعین آمین آمین آمین شاح رحمہ اللہ زمرہ فقہاء محدثین میں بڑے درجہ کے شخص شمار کئے گئے ہیں۔ ذکی الطبع اور سرخ الحفظ بیان کئے جاتے ہیں۔ سجد خلیق و متواضع تھے۔ علوم و ادب اہل علوم بالخصوص محدثین کو بہت دوست رکھتے۔ اوقات مبارکہ کو اشغال علمی میں صرف کرتے۔ صاحب تالیفات کثیرہ ہیں۔ چند تالیفات





نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>یہ کتاب فن کلام میں نمبر ۳۳ پر سہواً درج ہو گئی ہے۔ اسکا زیادہ تعلق رجال کے فن سے ہے۔ اسی بنا پر یہ کتاب اس فن میں داخل کی گئی۔ چونکہ فن کلام میں نمبر وار تحریر ہے۔ یہاں بلا نمبر قائم کی گئی۔</p> <p>نواب صدیق حسن خان نے تراجم علماء میں کتاب (اتحاف البنات) فارسی زبان میں تالیف کی۔ اس تالیف میں زیادہ تنقید کا لحاظ نہیں کیا گیا۔ تواریخ موالید۔ وفیات۔ ذکر تراجم۔ بیان طبقات۔ رطب و یابس جمع کر دئے گئے۔ مولوی عبدالحی صاحب مرحوم مولف نسخہ ہذا نے تینہا ان اغلاط کا۔ اپنے بعض مصنفات میں اظہار کیا۔ نواب صاحب موصوف کی طرف سے جواباً ایک رسالہ مستماتہ شفاء العی تالیف ہوا۔ نسخہ ہذا جواب الجواب کے طور پر تصنیف ہوا۔ اس نسخہ میں جواب الجواب کے علاوہ (شفاء العی) کے دیگر اغلاط۔ اور نواب صاحب کے بہت سے لغزشات لکھے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ لک انکھ یا رب ان هدتنا الی سواع السبیل۔</p> <p>(حضرت مولف مرحوم کا ترجمہ فن اصول حدیث نمبر ۳۹ کے تحت میں تحریر ہے)</p>



نمبر جوڈا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	منبع یا تسمی	تعداد صفحات	کیفیت	
	تفطیع کتابت $۶ \frac{1}{4} \times ۳ \frac{1}{4}$ انچہ - سطر ۱۹ - کاغذ کشمیری - خط نستعلیق نسخہ - کتابت سرخی و سیاہی	کاتب کا نام تصریح کے ساتھ نہیں لکھا۔ آخر کتاب میں مؤلف رحمہ اللہ کی کچھ عبارت عربی لکھی ہوئی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ اس نسخہ کا مقابلہ اور تصحیح مؤلف کے ہاتھ پر ہوئی ہے۔	تمام کتاب پر پیوند کاری اور کرم خوردگی کا اثر ہے۔	اس کتاب میں اُن رِوَاۃ اور رجال وغیرہ کی تحقیق اور حالات لکھے گئے ہیں جو صرف مشکوٰۃ شریف میں مذکور ہیں۔ اسرار رجال کے بیان میں حروف مجملہ کی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے اگرچہ اس قسم کا رسالہ خود صاحب مشکوٰۃ نے بھی لکھا ہے جو طبع ہی ہو چکا ہے اِکمال اُس کا نام ہے مَرُوۃ بہت اختصار و ایجاز کے ساتھ ہے۔ نسخہ ہذا عزیز الوجود معلوم ہوتا ہے۔ دوسرا نسخہ اسکا غالباً ندرت و قلت کیساتھ دستیاب ہو سکیگا۔ شروع کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی بعث محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم الی كافة الناس وجعلہ سید المرسلین وخاتم النبیین۔	صفحہ ۴۴ - ذکر اولاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اختلف العلماء فی عدۃ اولادہ صلی اللہ علیہ وسلم من الذکور و الاناث صفحہ ۱۹۶ ابو سیدانہ بفتح الراء وسکون القحطانیۃ وبالحاء المهملة والنون - خاتمہ کتاب صفحہ ۴۶ و ما سنہ احدى وعشرين وتلثمائة والله اعلم - عبارت خاتمہ ضمیمہ مؤلف صفحہ ۴۷	دصلی اللہ علی خد خلقہ والہ وصحبہ اکمل العباد وزین العباد	مؤلف علیہ الرحمہ کا حال فن حدیث نمبر ۳۷ میں تحت کتاب ما ثبت بالسنة فی امامہ لکھا گیا
	ابرار لغی الواقع فی شفاہتہا	ابو الحسنات مولانا	۱۲۹۴ھ	مطبوع لکھنؤ	۶۴		
	ولقبہا	عبدالحی الکنونی					
	حفظ الالفاظ عن صاحب	المتوفی ۱۳۰۴ھ					
	مؤلف لقطہ والاتحاد						

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تسلی	تعداد صفحات	کیفیت
		انکس رؤف الرحیمہ	مولوی رفیع الدین نے علم حدیث شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مولوی خیر الدین سورتی سے جو شیخ محمد حیات بندی کے شاگرد ہیں حاصل کیا۔ اور شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ہمصحبتی کا اتفاق رہا ہے۔ شیخ محمد غوث لاہوری کے مرید ہیں۔ حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ سے بھی مشرف ہوئے۔ ترمین شریفین کے حالات میں ایک کتاب بھی لکھی ہے اس کتاب کو علاوہ اور چند کتابیں بھی ان کی تالیف ہیں۔ قصر الآمال بذکر الحال والمآل۔ سلوک کئیب بذکر الخیاب۔ ترجمہ صین لعلم۔ شرح اربعین نووی۔ کنز الحساب۔ تذکرۃ المشائخ۔ کتاب الاذکار۔ تذکرۃ الملوک۔ شرح غنیۃ الطالبین۔ تاریخ افغنہ۔ پندرہ ذی الحجہ بارہ سو تیرہ (۱۲۱۳) ہجری میں مرض استسقاء مراد آباد میں وفات پائی۔				
		رسالہ اسماء مولوی عثمان بن محمد	مولانا عثمان بن محمد بن احمد الشامی الحنفی نزہل طیبۃ الطیبۃ المدرس بالبرۃ المطہرۃ النسبویۃ	تسلی			
		یہ رسالہ بھی مثل رسالہ سابق کے ہی صرف حدیث شریف کے اسانید ذکر کئے گئے ہیں آغا خضو، الحمد للہ الذی رفع اہل العلم درجات۔ خاتمہ۔ اما کتاب ابن ماجہ فقال ابو الحسن عدلہ اربعۃ الاف حدیث انتقم۔ مولف رسالہ کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا					
۴۶۸۹	۱۱۰	اسماء الرجال فی مشکوۃ المصابیح	شیخ ابوالحسن عبدالرحمن بن سیف الدین محدث دہلوی المتوفی ۱۱۵۲ھ	۱۱۳۲ھ	تسلی	۵۴۶	

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>رعمہما اللہ شفیق ہوئے ہیں یا منفرد۔ مواقع اتفاق و انفراد کو اسما کے ساتھ ظاہر کیا ہے آغاز صفحہ ۲۔</p> <p>قال الشیخ الامام ابو الحسن علی بن عمر الدیرقطنی ھذہ اسماء الصحابة الذین۔</p> <p>صفحہ ۵۔ باب الشین، انفراد البخاری بسببہ بن عثمان خاتمہ کتاب ھذا جملة ما</p> <p>خرج اجمعاً من الصحابة من الرجال والنساء فی کتابھما واللہ اعلم۔</p> <p>مؤلف رحمۃ اللہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۴۱ میں تحت کتاب بن الدیرقطنی لکھا گیا۔</p>
۲۶۱۳	۱۰۸	اسرار شیوخ واسانید الکثری	عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن الشہید الکثری	۱۲۹۱ھ قلمی ۱۳۲ھ	۱۶		<p>تقطیع کتابت ۱۰ × ۶ ۱/۲ - سطر ۲۸ - کاغذ فلس گپ۔ خط نسخ طالب علمانہ کتابت سرخی</p> <p>وسیای سے۔ محمد یوسف عمری اسکے کاتب ہیں۔ پیوند کاری اور کرم کا اثر کمین نہیں دیکھا گیا۔</p> <p>اس رسالہ میں مؤلف نے اپنے شیوخ اور اسانید حدیث کا ذکر کیا ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی</p> <p>رفعہ لمن وقف ببابہ قدراً۔ خاتمہ کتابت ۱۵۔ وسلام علی المرسلین والحمد للہ العالی</p> <p>مؤلف تیرہویں صدی کے فضلاء میں ہیں تفصیلی حالات ان کے دریافت نہیں ہوئے۔</p>
۲۵۹۵	۱۰۹	رسالہ اشاد و صحاح ستہ مولوی رشید الدین مولوی رشید الدین مع رسالہ دیگر	مولوی رشید الدین بن فرید الدین مراد آبادی متوفی ۱۲۱۳ھ ہجری	۱۳۰۱ھ قلمی	۱۲		<p>تقطیع کتابت ۶ ۱/۲ × ۳ ۱/۲ - سطر ۲۲ - کاغذ دہلی۔ خط نسخ معمولی۔ کتابت سرخی وسیایں سر</p> <p>کاتب کا نام تحریر نہیں۔ اوراتی پر پیوند کاری بہت ہے۔ مؤلف نے کتب حدیث، فقہ و تصنیف بہ بڑی</p> <p>وغیرہ کی اسانید اس رسالہ میں لکھی ہیں آغاز صفحہ پہلا۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوات والسموات</p> <p>علی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین خاتمہ۔ ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین آمنوا</p>

نمبر پورا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحہ	کیفیت
							عام کی فرح تحقیق کو لئے اپنے استاد کی خدمت میں خطا بھیجا ہے۔ جواب آنے پر دونوں خطوط رسالہ کی صورت میں طبع کرادئے۔ (حضرت مولف کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۲۲ کے تحت میں تحریر ہے)
۳۵۹۷	۱۰۶	رسالہ سیر حدیث علامہ محمد	مولانا محمد بن ایوب محمد اشرف نقشبندی	فلسفی	۲۲		تقطیع کتابت ۶ x ۳ ۱/۲ انچہ۔ سطر مختلف کہیں کہیں بائیں ۲۲۔ خط تعلیق طالب علمانہ کاغذ دہلی۔ کتابت سُرخی و سیاہی سے۔ کاتب کا نام اور سنہ کتابت تحریر نہیں پیوند کاری کثیر اور اثر کرم قلیل ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ مولف نے کتب متداولہ حدیث شریف کے اسناد اور اپنے سلسلہ کے شیوخ کا ذکر کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اعلیٰ اعلام السنۃ النبویۃ المہتدین عیارت خانہ۔ یہ ہذا اخرا اور حنائی ہذا الرسالۃ والحمد للہ علی اتمامہ۔ مولف تیسری صدی کے فضلاء میں ہیں۔ اس کے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہوئے۔
۳۶۲۸	۱۰۷	رسالہ فی ذکر رؤیایہ محمد بن علی بن محمد بن احمد بن محمد بن البغدادی القاسمی المطوفی ۵۳۸۵		فلسفی	۱۰		تقطیع کتابت ۶ ۱/۴ x ۳ ۱/۴ انچہ۔ سطر ۱۵۔ کاغذ انگریزی خط نسخ۔ معمولی۔ کتابت سُرخی و سیاہی سے۔ کاتب کا نام احمد سنہ کتابت تحریر نہیں اور اوق پیوند و وزی اور اثر کرم سے محفوظ ہیں۔ مختصر رسالہ ہے جس میں صرف ان رؤا کے اسامہ حروف تہجی کی ترتیب پر لکھے ہیں جن میں شیخین

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبہ	تعداد صفحات	کیفیت
			میان جی عبدالمد - حافظ عبدالکریم پنجابی - حافظ محمد فیاض - امپوری - مولوی فضل احمد چالیسری - مولوی نور احمد بدایونی - مولوی بدایت علی بریلوی - مولوی تراب علی امر دہوی - مولوی عبدالقادر بدایونی وغیرہم آپ کے چند رسائل جو اردو وغیرہ میں مولفہ ہیں ان کے اسماریہ ہیں غسل مصنفہ فی حقائد	ارباب التقتہ - سوال و جواب - اشتہار نوری - تحقیق الترویج - دلیل البعثین من کلمات العارفین عقیدہ اہل سنت - کشف القلوب - النور والہب - الجفر - النجوم - سراج العوارف وغیرہ پاک	گیارہ رجب ۱۳۲۶ ہجری کو رحلت فرمائی (بتوفیر حسین بن کنتھریاح اسید بابی الحسین - اردو)		
		المکتوب اللطیف الی المحدث الشریف	الفاضل ابی الطیب بن امیر الشہیر بن شمس الحق الغظیم آبادی تلمیذ حضرت مولانا و محدث سید نذیر حسین دہلوی	۱۳۱۲ھ	مطبوعہ دہلی ۱۳۱۲ھ	۱۶	
			یہ رسالہ فن متفرق مجموعہ نمبر ۱۹۶ میں ہے۔ اس رسالہ میں دو مکتوب ہیں ایک مولف نے مکہ مکرمہ اپنے استاد مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی کے پاس لکھا ہے۔ دوسرا اس کا جواب حضرت مولانا موصوف کی طرف سے ہے۔ مولف جس زمانہ میں مکہ معظمہ میں مقیم تھے تو بعض معاندین ان کے استاد کو مستند فی الحدیث تو تسلیم کرتے تھے۔ مگر یہ الزام تھا کہ فن حدیث میں ان کے شیوخ بہت کم ہیں۔ سوا مولانا محمد اسحاق صاحب دہلوی کے اور کسی سے ان کو روایت حدیث حاصل نہیں مولف نے جواباً اپنی اوستا کے لئے اجازات متعددہ مدلل ثابت کی ہیں اور اجازت عام کے جواز و عدم جواز کے اقوال بھی پیش کئے ہیں۔ اس واقعہ کی اطلاع کی غرض سے اور نیز جواز اجازت				

نمبر جوہا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
۴۱۲۹	۱۰۵	النور والہبہ لاسانید الحدیث وسلسل الاولیاء	السید ابوالحسن احمد النور الماہرہ روی المعروف بمیا نصیب ابن اسید ظہور حسن بن اسید شاہ آل رسول المتوفی ۱۳۲۶ھ	۱۳۰۶ھ	مطبوعہ پادریوں ۱۳۱۰ھ	۸۰	

اس کتاب میں مؤلف نے اپنے اسانید قرآن و سلسلات حدیث اور سلسل طریقت کو جمع کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل الاسناد قیام الدین عبارت ختم کتاب والعبد الضعیف ابوالحسن ابن احمد النوری نور اللہ بالنور المعنوی والصوری آمین آمین والحمد للہ رب العالمین۔

حضرت میان صاحب کی ولادت مارہرہ میں ۱۹ ر شوال بارہ سو پچپن (۱۲۵۵) ہجری پنجشنبہ کے روز ہوئی۔ اسم شریف تاریخی منظر علی ہے۔ آپ کا میا نہ قد تھا۔ گندمی رنگ سر بڑا اور محسوق پیشانی خوب چوڑی۔ ہون باریک۔ پلکین دراز۔ آنکھیں بڑی۔ بینی بلند۔ دندان صاف چکدار مضبوط۔ ریش سرسل پوری بری ہوئی۔ مونچھیں قصیر۔ سینہ چوڑا۔ انگلیاں باریک دراز۔ آخر عمر میں کمر خم ہو گئی تھی۔ عامہ بیشتر رنگین۔ کمرہ سعید۔ پانچامہ ڈھیلا۔ ٹوپی دوپٹی۔ اڑھائی برس کا سن تھا کہ آپ کی والدہ نے رحلت فرمائی۔ گیارہویں سال میں آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوا اپنی جد اکرم شاہ آل رسول صاحب مجددہ ماجدہ کے آغوش عاطفت میں پرورش پائی۔ اکٹالیس برس کا کل جد بزرگوار کی خدمت و صحبت میں فیض حاصل کیا۔ تمام مجاہدات سلوک و طرق ریاضت انہیں کی تعلیم کے موافق طے ہوئے۔ جملہ علوم ظاہری و باطنی کی تعلیم حقیقی تو اپنے جد بزرگوار ہی سے پائی۔ مگر صورتاً علم ظاہری میں آپ کے اساتذہ اور بھی ہیں۔ جن کے اسماریہ ہیں۔ میا بخی رحمت اللہ

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الحمد لله المحمود بكل لسان المعروف بالجود والاحسان۔					
۳۸۷۰	۱۰۰	لسان المیزان الجزء الثاني	حافظ ابی الفضل تنہا الی	بن علی بن حجر عسقلانی	مطبوعہ حیدرآباد دکن	۵۱۴	
		دوسرا حصہ ہے۔ بار موعودہ سے زار معجمہ کے ختم تک۔					
۳۰۰۰	۱۰۱	لسان المیزان الجزء الثالث	ایضاً		مطبوعہ حیدرآباد دکن	۴۴۸	
		تیسرا حصہ ہے۔ سین مہملہ سے کچھ حصہ عین مہملہ تک۔					
	۱۰۲	لسان المیزان الجزء الرابع	ایضاً		ایضاً	۴۹۴	
		چوتھا حصہ ہے۔ بقیہ حرف العین سے لام کے ختم تک۔					
	۱۰۳	لسان المیزان الجزء الخامس	ایضاً		ایضاً	۴۴۰	
		پانچواں حصہ ہے۔ جس میں اکثر حصہ حرف المیم کا لکھا ہے۔					
	۱۰۴	لسان المیزان الجزء السادس مع ترجمہ مولف تقریظ	ایضاً		ایضاً	صفحہ ۸۶۸ صفحہ ۱۲	
		چھٹا حصہ ہے۔ بقیہ حرف المیم سے آخر کتاب تک۔					

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
			(ابن حجر عسقلانی کا ترجمہ فن حدیث کے نمبر ۴۲ کے تحت میں تحریر ہے)				
۲۵۲۱	۹۸	مدارج الاسناد	ابو علی محمد بن القتبانی ارتضا علی خان بن مصطفیٰ علی خان انعمری لکھنؤی الجوفانی المتوفی ۱۲۵۱ھ	۱۲۳۲ھ	قلمی ۱۲۵۰ھ	۵۲	
<p>تفصیل کتابت ۵ ۱/۲ x ۲ ۱/۲ انچہ۔ سطر ۱۲۔ پوری کتاب متعلق پنجہ خط میں لکھی ہے۔ خاتمہ میں کچھ سطر میں خط نسخ میں ہی ہیں۔ کاغذ معمولی۔ کتابت سُرخ و سیاہی ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا تمام کتاب میں کرم کا اثر ہے۔ کہیں زیادہ کہیں کم حاشیہ تمام اوراق کا رقعہ و وز ہے۔ اس کتاب کا ایک نسخہ نمبر ۶۱ اسی فن میں مع کیفیت کتاب اور حالات مؤلف لکھا گیا ہے۔</p>							
۳۸۷۰	۹۹	لسان المیہ - جز اذان الجز الاول	حافظ ابی الہیاء بن بن علی بن حجر عسقلانی الشافعی المتوفی ۸۵۲ھ	۱۳۲۹ھ	مطبوعہ حیدرآباد دکن	۲۹۲	
<p>اس کتاب میں میزان الاعتدال علامہ ذہبی کا اختصار کیا گیا ہے۔ میزان الاعتدال سے صرف ۲۰۰ ناقلین حدیث لئے گئے ہیں جو تہذیب الکمال میں مذکور نہیں ہیں ان کے علاوہ مؤلف نے ایک معتد بہ تعداد اور بھی زیادہ کی ہے۔ اس زیادتی کی علامت اس کتاب میں حرف (ذ) سے ظاہر کی گئی ہے۔ شیخ عراقی کی کتاب سے بھی جسکو ادنون نے بطریق ذیل علی الیزان لکھا ہے۔ کتب ناقلین حدیث کاغذ کیا ہے۔ اور اس علامت کے لئے حرف (ذ) لکھتے ہیں۔ اس ناقلین کے ذکر میں اس کتاب میں بھی ترتیب حروف معجم کا لحاظ رکھا ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ جو صرف حرف الالف پر شامل ہے آغاز صفحہ ۲۔</p>							



نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نقل کئے گئے ہیں یہ کتابیں ان کی تصنیف مشہور ہیں۔ کتاب التہذیب لما فی المواطن المعانی والاسماء اس کتاب میں امام مالک رحمہ اللہ کے شیوخ کو ترتیباً لکھا ہوا ہے اور کیا اب کتاب ہے شرح مطا استیعاب۔ کتاب الدرر فی المغازی والسیر۔ کتاب العقل بعقلار۔ کتاب فی قبائل العرب وانسابہم۔ جس دن اور جس مہینے میں ان کی ولادت ہو اسی دن اسی مہینے میں وفات ہے یعنی جمعہ کے روز آخر ماہ ربیع الآخر سنہ مذکورہ الصدر میں شہر شاطیہ میں جو اندلس کے مشرق کی جانب ہے وفات پائی۔ (ابن خلکان)					
۳۲۲۹	۹۷	تجلیل المنقذہ بزوائد رجال الائمہ الاربعہ	عظیم الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی	محرم الحرام ۸۳۵ھ یوم عاشورا	مطبوعہ ۱۲۲۷ھ حیدرآباد دکن	۵۷۱	
		کتاب التذکرہ فی رجال العشرہ مؤلفہ ابی عبد اللہ حسینی دمشقی متوفی ۷۶۵ھ جو مختصر تہذیب الکمال کا ہے۔ اور اس میں علاوہ اسماء تہذیب الکمال کے موطن امام مالک مسند شافعی مسند احمد مسند ابی حنیفہ کے رجال کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ اور ان چاروں کتب کی علامات کیوں کتاب مذکور میں حروف ممیزہ بھی مقرر کئے گئے ہیں مؤلف نے اس اپنی کتاب میں ان اسماء میں زیادتی کی ہے۔ جو تذکرہ حسینی میں۔ کتب الائمہ اربعہ سے لکھے گئے ہیں الائمہ اربعہ کے لئے تو وہی علامات بحالہ قائم رکھے ہیں جو تذکرہ حسینی میں تحریر ہیں باقی جہاں منفرد لکھا ہے اور اسکے واسطے (ہب) مقرر کیا ہے۔ کل اسماء اس کتاب میں مع کفیت ۱۷۳۲۔ مذکور ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی احسانہ المترادف المتوال واستحسان کالہ الا للہ وحدہ لا شریک لہ الکبیر المنعال۔ خاتمہ صفحہ ۵۶۸۔ الا قالت و قال اللہ عذاب القبر الحدیث و فی آخر عذاب القبر حق۔					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عبارت ختم جلد ہذا صفحہ ۴۰۰۔ ویاتی ذکر کما فی الکفی اتم من هذا ان شاء اللہ تعالیٰ اس حصہ میں ایک ہزار چھ سو آٹھتر اصحاب عظام کا ذکر ہے۔ صحابہ کرام کے حالات لکھنے سے پہلے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت ہی اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ایک جلد قلمی اس کتاب کی تقریباً نصف اول بہتر ہے دوسری لکھی ہوئی ہے۔					
۳۷۲۸	۹۶	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مع فہرست الجزء الثانی	الحافظ ابی عمر یوسف الاصحاب مع فہرست بابین عبد البر النمری القرطبی المتوفی ۴۶۳ھ		مطبوعہ ۱۳۱۸ھ حیدرآباد دکن	صفحہ ۸۰۸ صفحہ ۹۶	
		یہ دوسرا حصہ ہے جس میں ایک ہزار نو سو سات اسرار مذکور ہیں۔ ابتداً عبد الرحمن بن عوف ختم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔					
		ابو عمر نمری رحمۃ اللہ علیہ کبار علماء مغرب سے ہیں پچیس یا چوبیس ربیع الآخر سن تین سو اڑھتر ہجری جمعہ کے روز پیدا ہوئے۔ قرطبہ میں بڑے بڑے علماء سے اخذ علم اور روایت حدیث کی ہے اور دہ دراز مقامات سے علماء نے انکے واسطے اجازتیں لکھی ہیں حفظ و اتقان میں اپنے زمانے کے فضلاء سے اسبق ہیں اندلس میں علم حدیث میں اسنے زیادہ نہیں پایا گیا خطیب بغدادی کے ہم عصر ہیں مگر خطیب کے پیدا ہونے سے پہلے علم حدیث کی طلب میں سرگرم تھے مشرق میں خطیب حافظ حدیث ماننے گئے ہیں۔ مغرب میں ان کا حافظ حدیث ہونا مسلمین کی سال وفات خطیب اور ان کا ایک ہے۔ گوندیہ مالکی تھے مگر فقہ شافعی کی جانب ہی میلان تھا صدق و ینت حسن اعتقاد و اتباع سنت ان میں دیگر علماء سے بہت بڑا ہوا تھا۔ علاوہ علمی فضل و کمال کے شعر گوئی کا بھی ذوق دیکھتے تھے بہت سے عربی قصائد و بیات ان کے					



نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد و مہینہ	کیفیت
۳۳۳۰	۸۹	تہذیب التہذیب الجزء السابع	حافظ الفضل شہنا الدین بن علی بن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	۸۰۸ھ	مطبوعہ ۱۳۲۶	۵۰۷	
ساتواں حصہ ہے۔ اس حصہ میں بھی بقیہ حروف اسمین ہے۔ ۸۵۲۔ رواۃ کا حال ہے۔							
۳۳۳۰	۹۰	تہذیب التہذیب الجزء الثامن	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۷۰	
اٹھواں حصہ ہے۔ بقیہ حروف اسمین حرف لام کے ختم تک ۸۲۵۔ رواۃ کا ذکر ہے۔							
۳۳۳۰	۹۱	تہذیب التہذیب الجزء التاسع	ایضاً	۸۰۸ھ	مطبوعہ ۱۳۲۵	۵۲۶	
نواں حصہ ہے۔ اسمین حرف اسم کے اکثر اسماء مذکور ہیں۔ ۸۸۸۔ اصحاب کا حال ہے۔							
۳۳۳۰	۹۲	تہذیب التہذیب الجزء العاشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۹۲	
دسواں حصہ ہے۔ بقیہ حروف اسم سے نون کے ختم تک ۸۸۷۔ اصحاب اسمین ذکر کئے گئے ہیں۔							
۳۳۳۰	۹۳	تہذیب التہذیب الجزء الحادی عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۵۲	
گیارہواں حصہ ہے۔ حروف اسم سے یا تحتانی کے ختم تک اسمین ۸۷۱۔ اصحاب مذکور ہیں۔							
۳۳۳۰	۹۴	تہذیب التہذیب الجزء الثاني عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۰۲	
بارہواں حصہ ہے۔ اس حصہ میں وہ اصحاب ذکر کئے گئے ہیں۔ جو کیفیت کے ساتھ یا قبیلہ یا بلد یا مضاف							

نمبر کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
	الحمد لله الذی نفعہ بالبقاء والکمال	قسم بین عبارتہ کا رزاق الکمال	عبارت ختم صفحہ ۵۱۶ - توثیق لہ -		
۳۳۳۰	۸۴	تہذیب التہذیب الجزء الثانی	حافظ ابی الیاس بن علی بن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	۸۰۸	مطبوعہ ۱۳۲۵
		دوسرا حصہ ہے۔ ثار شلہ سے حارطی مع الکاف تک ۷۹۰ اصحاب کا اسمین ذکر ہے۔			
۳۳۳۱	۸۵	تہذیب التہذیب الجزء الثالث	ایضاً	۸۰۵	ایضاً
		تیسرا حصہ ہے۔ جو حارطی مع الیم سے حرف الین تک ۹۱۲ اصحاب کا ذکر ہے۔			
۳۳۳۲	۸۶	تہذیب التہذیب الجزء الرابع	ایضاً	۸۱۲	ایضاً
		چوتھا حصہ ہے۔ بقیہ حرف الین مع العین سے ضا و معجمہ کے ختم تک ۸۰۱ - اصحاب کا ذکر ہے۔			
۳۳۳۳	۸۷	تہذیب التہذیب الجزء الخامس	ایضاً	۸۱۳	ایضاً
		پانچواں حصہ ہے۔ ظاہر ہے حرف الین مع الباء موحدة تک اسمین ۶۶۴ - اصحاب مذکور ہیں			
۳۳۳۴	۸۸	تہذیب التہذیب الجزء السادس	ایضاً	۸۱۳	ایضاً
		چھٹا حصہ ہے۔ اسمین بقیہ حرف الین ہے۔ ۹۵۱ - رواۃ کا ذکر ہے۔			

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		محاط کیا ہے۔ اور عدداً ایک ہزار دو سو ستاون ذکر کئے ہیں۔				
۲۴۱۵	۸۲	الاصابہ فی تیسر لہجہ الجزء الثامن	حافظ ابی الفضل شہاب الدین بن علی بن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۲۹۱	
اس جزو میں شمار کے حالات مثل رجال کے ترتیب سابق کے موافق لکھے ہیں۔						
۲۳۳۰	۸۳	تہذیب التہذیب الجزء الاول	ایضاً	۸۰۸ھ مطبوعہ ۱۳۲۵ھ	۵۱۶	
<p>یہ کتاب اختصار تہذیب الکمال کا ہی جسکو حافظ جمال الدین یوسف المزنی متوفی ۸۲۲ھ نے الکمال فی معرفۃ الرجال سے نہایت تہذیب و شائستگی کے ساتھ مختصر کیا ہے۔ جو حقیقت میں اہم مطابق مسجور۔ اور کتاب کمال حافظ عبد العسی مقدسی جنبل متوفی سنہ ہجری کی مبسوط تالیف ہے جس میں نہایت بسط تفصیل سے کام کیا گیا ہے۔ مولف نے تہذیب الکمال میں سے ایسے امور جو اس فن میں مستغنی عنہ تھے اونکا حذف۔ اور محتاج الیہ کی زیادتی اس کتاب میں کی ہے۔ اور موقع اجمال میں جان تفصیل کی ضرورت ہی مفصلاً اور جس جگہ تفصیل و تطویل بیکار تھی وہاں مجمل بیان کیا ہے۔ ترتیب وغیرہ میں بھی جہاں صلاح کی ضرورت تھی درست کی ہے۔ فی الحقیقہ تہذیب الکمال کی اعلیٰ درجے پر تہذیب کی گئی ہے ایسی صورت میں اس کتاب کو تہذیب التہذیب کہنا بہت ہی باموقع ہے اس کتاب کا انداز بیان ہی اصحابہ فی تیسر لہجہ کی طرز پر ہے۔ اس مطبع میں اس کتاب کے بارہ حصص علیحدہ علیحدہ رکھے گئے ہیں یہ پہلا حصہ ہے خطبہ کتاب سے تار فوقانی کے ختم تک جس میں ۹۶۱ روایۃ حدیث کا ذکر ہے۔ ایک قلمی نسخہ کامل اس کتاب کا چار جلدوں میں نمبر ۲ سے نمبر ۴ تک اسی فن میں لکھا ہوا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔</p>						

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوع یا علمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
۲۷۱۵	۷۷	الاصابع فی تمیز الصحابہ الجزء الثالث	حافظ ابی الیاس بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	۳۵۴ھ مطبوع ۱۳۲۵ھ	۳۰۶	
تیسرا حصہ ہے زار منقوٹہ سے ظاہر نمبر تک اس حصہ میں ایک ہزار پانسواٹھاون صحابہ کا بیان ہے						
۲۷۱۵	۷۸	الاصابع فی تمیز الصحابہ الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	۳۰۶	
چوتھا حصہ ہے۔ پہلی صرحت وہ اسماء ہیں جنکے اول عین حملہ ہے مگر پورے نہیں باقیہ انکا حصہ آئندہ میں جنکی تعداد ایک ہزار پانسواٹھاس ہے۔						
۲۷۱۵	۷۹	الاصابع فی تمیز الصحابہ الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	۳۳۱	
پانچواں حصہ ہے۔ بقیہ عین حملہ سے حرف کاف کے ختم تک اس حصہ میں اصحاب عدد ایک ہزار چھ سو پچاس مذکور ہیں۔						
۲۷۱۵	۸۰	الاصابع فی تمیز الصحابہ الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	۳۶۲	
چھٹا حصہ ہے۔ حرف لام سے یا تختانی کے ختم تک اس حصہ میں تعداد اصحاب کی نو سو باون ہے۔ تمام حصص کی کل تعداد آٹھ ہزار چار سو ستتر ہے						
۲۷۱۵	۸۱	الاصابع فی تمیز الصحابہ الجزء السابع	ایضاً	ایضاً	۲۲۰	
اس حصہ میں ان اصحاب کرام کا حال ہے جو کیفیت مشہور ہیں اس بیان میں ہی مولف رحمہ اللہ نے ترتیب حرف و کلمہ						

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		قائم کئے ہیں۔ مولف نے جامع التحصیل علانی سے ہی اس کتاب میں مدد لی ہو آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد لله المنزكا عن النقائص بالتبسيم والنقد ليس خاتمه كتاب صفحہ ۲۱۔ قال فاعلم لي على ما سمعت منه فاعلم لي على هذا الذي عندى والله اعلم۔ مولف کا حال فن حدیث میں کتاب التلخیص الجبیر نمبر ۳۵ کے ضمن میں مذکور ہو چکا۔					
		ترجمہ امام مسلم	الم یصح المؤلف باسمه	فتمی	۸		
		یہ رسالہ مجموعہ نمبر ۴۲ فن حدیث میں ہو امام مسلم رحمہ اللہ کے مختصر حالات اور مناقب لکھے ہیں تقریباً چار ورق کا مختصر رسالہ ہو۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۵۰۔ الحمد لله براقم من لخصب نفسه لنشر الاثر۔ عبارت ختم صفحہ ۱۵۵۔ وصحبه وسلم مولف سالہ نے اپنا نام نہیں لکھا۔					
۲۵۵	۷۵	الاصابہ فی تمیز الصحابہ الجزء الاول	حافظ ابی الفضل شهاب الدین بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	۸۴۷ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۳۳۵	
		اس کتاب کی کیفیت اسی فن کے نمبر ۶۶ پر لکھی گئی ہو۔ بخلاف اٹھ حصص کتاب کے یہ پہلا حصہ ہو۔ شروع کتاب سو تقریباً چار جلدی کے نصف تک۔ اس حصہ میں ایک ہزار چھ سو اٹھادون اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم کی تحقیق کی گئی ہو۔					
۲۷۵	۷۶	الاصابہ فی تمیز الصحابہ الجزء الثاني	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۳۵	
		دوسرا حصہ ہو۔ بقیہ چار جلدی سے راقم قریباً نصف تک اس حصہ میں ایک ہزار ایک سو دس اصحاب کبار کا ذکر ہے۔					



نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
		اشتباہ کو اٹھایا ہے اور اسماء تشابہ کو مع تحقیق و تنقیح حروف بمعجمہ کی ترتیب پر جمع کیا ہے۔ آغاز عبارت خطبہ صفحہ ۲۔ یقول الفضیل الی اللہ تعالیٰ سلیمان بن محمد بن الزبیر ابتداء عبارت کتاب صفحہ مذکورہ باب الالف اسید و اسید و اسید فاما اسید بفتح الالف و کسر السین۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۱۳۵۔ وقیل ان اسمہ اسامۃ بن مالک بن قحطلم۔					
		مشتبہ نسبتہ مع فہرس	الامام ابی محمد عبد الغنی بن سعید الازدی	۱۲۲۶ھ	مطبوعہ آلہ آباد	۸۰/۱۲	
		جس طرح اسماء میں مشابہت ہی نسبت کا بھی یہی حال ہے اس کتاب میں مصنف نے رفع اشتباہ نسب کا التزام کیا ہے۔ اور اسکی ترتیب بھی پہلی کتاب کی طرز پر ہے۔ ابتداء عبارت خطبہ صفحہ ۲۔ اخبرنا ابو نکریم عبد الرحیم بن احمد البخاری رحمہ اللہ آغاز عبارت کتاب صفحہ مذکورہ باب الالف الی الفاما من یقال لہ الالفی بالباء المعجمة بواحد عبارت خاتمہ صفحہ ۸۰۔ فہو علی بن البحر بن بری و ولدا حسن بن علی بن بحر۔ مولف علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۰۵ کے تحت میں لکھا گیا۔					
۲۹۰۴	۷۴	طبقات المدین السنی	حافظ ابی الفضل	۸۱۵ھ	۳۲۲ھ مصر	۲۳	
		تعریف اہل التقدیس	شہاب الدین احمد بن				
		بہرات الموصوفین بالیس	علی بن حجر عسقلانی				
			المتوفی ۸۵۲ھ				
		اس کتاب میں تدیس کے معنی اور اسکی اقسام اور مدسین و طبقات کا ذکر ہو مدسین کی پانچ مرآت					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد و صفحہ	کیفیت
		تخفین رحمہ اللہ کاحال فن حدیث میں تحت کتاب صحیح مسلم اور خیر الکلام فی قراءۃ لحاف الامامین لکھنؤ					
		کتاب لضعفاء المتروکین الامام الحافظ ابی عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب			مطبوعہ		
		بن علی بن سنان بن بحر النسائی المتوفی ۳۲۳ھ					
		یہ تیسرا نمبر ہے۔ یہ کتاب بھی اسی ڈھنگ کی ہے۔ جو نمبر ۲ میں لکھی گئی ہے۔ صرف اس قدر تفاوت ہے کہ اس میں روایہ عدد و زیادہ ہیں مگر کیفیت میں بہت ہی اختصار کیا گیا ہے۔					
		عبارت آغاز صفحہ ۲۶۔ اخبرنا الشیخ الامام الحافظ ابو محمد عبد القادر بن عبد اللہ الرھاوی۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۵۶۔ ام الامام اسود میری عنہما احمد بن یونس غیرو ثقہ۔ آخر میں ایک مختصر رسالہ اور بھی ہے۔ جو اسی کتاب نمبر ۲ کے ہرنگ ہے۔					
		(امام نسائی رحمۃ اللہ کا ترجمہ فن دریش نمبر ۲۵ پر درج ہے۔)					
		(حسن الحافظ۔ ابن عسکان)					
۲۶۲۵	۷۳	المؤلف والمختلف مع مشتبہ النسبہ	الامام ابی محمد عبد الغنی بن سعید الازدی الحافظ المصری المتوفی ۲۹۹ھ		مطبوعہ ۱۳۲۶ھ	۱۳۶	
		اس مجلد میں دو کتابیں ہیں۔ اور دونوں اسی مصنف کی تصنیف ہیں نمبر ۱۔ المؤلف والمختلف۔ اسمیں ابن اسرار الرجال کی تحقیق کی گئی ہے۔ جو صورتہ متشابہ اور حقیقتہ غیر ہیں اور بوجہ تشابہ صورتہ کی اکثر اسرار میں تصحیف و تبدیل ممکن الوقوع ہے۔ اس لئے مصنف نے اس باب میں بیکر کوشش کی بعد					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
		سات سو اڑتالیس ششہ ہجری ووشنبہ کی شب میں مدرسہ ام صلیح میں وفات پائی اور مکان مسکونہ میں مدفون ہوئے۔					(طبقات کبرے - بدیع العلوم)
۲۶۲۵	۷۲	مجموعہ کتاب المنفردات والوحدان وغیرہ	الانام الحافظ ابو الحسن مسلم بن الحجاج النیسابوری المتوفی ۲۶۱ھ وغیرہ	مطبوعہ ۳۲۳ھ ۲۹	مطبوعہ شمسی گڑھ		
		اس مجموعہ میں تین نمبر مفصلہ ذیل ہیں۔ نمبر ۱۔ المنفردات والوحدان۔ اس کتاب میں ان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہے جن سے صرف ایک ہی شخص راوی ہے۔ خواہ صحابی خواہ تابعی صحابی کرام کے اسماء لکھنے میں ترتیب حروف کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ صلی اللہ علیہ سیدنا محمد سید المرسلین وعلی الہ وصحبہ وسلم تسلیماً۔ قال اخبرنا ابو محمد الحسین بن احمد السمرقندی۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۳۔ قال وقالت عمتی ولدت فی آخر جمیل سلیمان۔					
		کتاب الضعفاء الصغیر	امام الحدیث ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ	مطبوعہ	۶۲		
		یہ دوسرا نمبر ہے۔ اس کتاب میں ضعیف اور متروک الحدیث رواۃ کو حروف مجملہ کی ترتیب پر ذکر کیا ہے۔ ہر ایک راوی کے ذکر کے ساتھ اسکی وہ حالت بھی جسکو حدیث سے تعلق ہے لکھ دی ہے۔ آغاز کتاب نمبر ۲۔ اخبرنا الشیخ ابو علی الحسن بن احمد الحدادی والمقرئ قراۃ علیہ وانا اسمع۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۳۔ قلب لیحیی من ابوماجد قال طارط علینا وھو منکر الحدیث۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		عبارت ختم صفحہ ۴۶۳۔ قالہ ابن ماکولا دوی عنہ ابنہ کعب					
۲۲۳۴	۷۱	تجرید اسماء الصحابہ الجزء الثانی	الحافظ العلامة شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قناز الکرم الدیوبی المتوفی ۷۴۸ھ	مطبوعہ جید آباد دکن ۱۳۱۵ھ	۳۶۳		
<p>یہ دوسرا جزو ہی۔ غین مجہ سے ختم کتاب تاک اسمین (۴۲۱۶) اصحاب کا ذکر ہے عبارت شروع صفحہ ۲۔ غاضرۃ بن سمرۃ القیمی العنبری ختم کتاب صفحہ ۴۶۳۔ لغفرلہ ثم صلی علیہا ودفنت اخرجہا ابو موسی (س) واللہ تعالیٰ اعلم۔</p> <p>علامہ ذہبی کی پیدائش سنہ چہ سو تترہین ہوئی۔ مذہب شافعی اور اعتقاد حنبلی تھے فن حدیث میں امام مانے گئے ہیں۔ حفاظ حدیث میں ان کا شمار ہی۔ جرح و تعدیل اور شناخت رجال میں بہت شہرت ہے ان کے شیوخ کثیر التعداد ہیں۔ جماعت کثیر نے اسے سماعت کی ہو تاج الدین سبکی صاحب طبقات کبرے ہی ان کے شاگرد ہیں۔ فن حدیث کی خدمت میں شب و روز مستغرق رہتے اس فن شریف کی تکمیل کی غرض سے دمشق۔ بعلبک۔ مصر۔ اسکندریہ۔ حلب۔ مکہ مکرمہ وغیرہ کے بہت سے سفر کئے ہیں۔</p> <p>تالیفات کی طرف بڑی توجہ تھی۔ بہت سی مطول کتابوں کا اختصار کیا ہو۔ مولفات ان کی کثیر ہیں از انجملہ چند کتب یہ ہیں۔ التایخ الکبیر۔ التایخ الاوسط المسمی بالعبر۔ التایخ الصغیر المسمی دول الاسلام کتاب النبلا۔ مختصر تہذیب الکمال للزمی المسمی تہذیب التہذیب۔ میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔ طبقات الحفاظ۔ طبقات القراء۔ کتاب فی الوفیات۔ تجرید اسماء الصحابہ۔ مختصر المستدرک للحاکم۔ مختصر تاریخ نیابورطحاکم۔ مختصر المعجم الکبیر والصغیر۔ مختصر المحلی لابن خزم۔ وغیر ذلک۔ تیسری ذیعتہ</p>							

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوع یا نسخی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۹	۹۹	قرة العین فی ضبط اسماء رجال الصمیمین	العلامة عبد الغنی بن احمد البحرانی اشافعی	۱۱۷۴ھ	مطبوع ۱۳۲۳ھ	۵۹	
<p>اس کتاب میں رجال صمیمین کو صرف اسماء کی لفظی تحقیق کی گئی ہے۔ اور حروف معجمہ کی ترتیب پر اسماء کو لکھا ہے۔ شروع کتاب میں سند اور استاد کی تحقیق میں گفتگو کی گئی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اوضح معالم السنة السبیل۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۵۹۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ۔ انتہی تحریرہ لیلۃ الاثنین فی شہر اشوال ۱۱۷۴ھ مؤلف کے حالات دریافت نہیں ہوئے۔</p>							
۲۲۳۴	۷۰	تخرید اسماء صحابہ الجوز الاول	الحافظ العلامة شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قاناز الزکریانی	۱۱۳۵ھ	مطبوع حیدرآباد دکن ۱۳۱۵ھ	۴۶۳	
<p>یہ کتاب اسد الغابہ ابن اثیر کا اختصار ہے۔ مؤلف نے علاوہ رواۃ اسد الغابہ کے اور بہت سی رجال و نساء کا بھی اسمیں اضافہ کیا ہے۔ اور جن کتب سے اخذ کیا ہے ان کی تفصیل بھی خطبہ میں لکھی ہے۔ ابن اثیر بطح شروع ترجمہ میں حروف دال۔ عین۔ با۔ سین سے۔ ان کتب کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جس سے اپنی کتاب کو جمع کیا ہے۔ اس مختصر میں یہ التزام بجا ہے ابتدا کے ختم ترجمہ میں کیا گیا ہے۔ اور جہاں شروع میں اس مختصر میں رموز لکھے ہیں۔ وہاں کتب حدیث کی طرف اشارہ ہے اسد الغابہ میں مشہور ہے کہ سارے ساتھ سات ہزار صحابہ کرام کے ترجمے مذکور ہیں اس کتاب کے دونوں حصوں میں تھے ہزار آٹھ سو نو رواۃ کی تحقیق کی گئی ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب عین ہما کے ختم تک اس میں ۴۵۹۳ ترجمے لکھے ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ العلی الا علی الذی خلق فسوی و قد رفھدی۔</p>							

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تالیف	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۰	۶۸	المجمع من کتابی ابی نصر اکلا باری الاصبہانی نصف الثانی مع فہرست القیس فی الشیبا فی المتوفی	الامام الحافظ ابی الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد المقدسی المعروف بابن القیس فی الشیبا فی المتوفی		مطبوعہ ۱۳۲۳ھ حیدرآباد دکن	صفحہ ۶۳۸ صفحہ	

یہ دوسرا نصف ہے جس میں حرف غین مجہ سے آخر کتاب تک آئمہ سنیہ روایت کا ذکر ہے اس کے بعد ان اصحاب کبار کا جو قبائل والقباب کے ساتھ مشہور ہیں مختصر بیان ہے۔

مؤلف رحمہ اللہ چھٹی شوال چار سو اڑتالیس ہجری میں بیت المقدس میں پیدا ہوئے علم حدیث میں بڑے پایہ کے شخص تھے۔ حدیث صحیح اور سقیم کے پرکھنے اور معرفت رجال حدیث میں بڑی قدرت رکھتے۔ حدیث شریف کی طلب میں بلاد شام اور مصر اور حجاز اور عراق اور فارس و خراسان وغیرہ کے بہت سے سفر کئے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کے خطاط اور زونوٹس تھے۔ قراءت حدیث میں تیزی اور سرعت ان کی مشہور ہے۔ شعر گوئی بھی ذوق رکھتے تھے کثیر التصانیف ہیں ان کے بعض مصنیفات کے اسماء یہ ہیں۔ الیواقیت۔ المصباح۔ ذخیرۃ الحفاظ۔ تلمذ اکمال لابن علی تراجم الحجج والتعلیل للدارقطنی۔ اطراف الغرائب۔ کتاب اطراف حدیث مالک بن انس۔ کتاب رواہ انس بن مالک۔ کتاب اطراف احادیث ابی حنیفہ۔ معجم البلدان۔ کتاب موافقات البخاری و مسلم۔ کتاب صفۃ الصوف۔ الکشف عن حدیث الشباب۔ وغیرہم حج اور عمرہ بھی کثیر التعداد ان سے ادا ہوئے۔ آخری حج کی واپسی پر ربیع الاول کے مہینے کے ختم پر جمعہ کے روز پانچ سو سات سالہ ہجری میں وفات پائی۔ اور پڑائے مقبرہ بغداد میں جو جانب غربی ہے مدفون ہوئے۔

(ابن خلکان وغیرہ)

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مارسۃ ام ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۱۹ - حرف النون القسم الاول النافۃ الجعد الشاعر المشہور المہجر اختلف فی اسمہ فقيل هو قیس بن عبد اللہ آخر کتاب صفحہ ۸۱۲ - فقيل عن ام سبیعی عن عائشۃ وقيل عن ام نوح عن عائشۃ و باللہ النوفی فی آخر الکتاب النساء من الاصباء - مؤلف کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۳۴ میں تحت کتاب التخصیص الجیمہ لکھا گیا۔					
۲۲۳۰	۶۶	الجمع بین کتابی ابی نصر الکلابازی ابی بکر الاصبغ الصف الاول الامام الحافظ ابی شریل محمد بن طاہر بن علی بن احمد المقدسی المعروف بابن القیس فی الشیبا المتوفی ۵۵۵ھ	سبلع ۳۳۳ھ حیدرآباد دکن	۲۰۸			
		ابو نصر احمد کلابازی نے صرف صحیح بخاری کے رجال کی تنقید میں کتاب لکھی اور ابو بکر احمد صہبانی نے خاص صحیح مسلم کے رجال کی تنقید میں کتاب تالیف کی۔ یہ امر ظاہر ہی کہ صحیحین کے رواۃ بیشتر متفق اور کثر منفرد ہیں اس لئے مولف نے اس کتاب میں رواۃ متفقہ کو یکجا اور منفردہ کو علیحدہ علیحدہ اس کتاب میں حروف ہجائی ترتیب پر جمع کیا ہے۔ اور ان دونوں کتابوں میں جہاں تطویل لاطائل دیکھا وہاں اختصار اور اختصار مغل کی جگہ تفصیل سے کام لیا ہے۔ اسی طرح اور ضروری امور است جو ان کتابوں میں فوت ہو گئے ہیں اونکا استدراک بھی کر دیا ہے۔ یہ اس کتاب کا پہلا نصف ہے۔ خطبہ کتاب سے حرف عین کے ختم تک جس میں ایک ہزار پانسو ستر رواۃ کا ذکر ہے۔ شروع کتاب صفحہ ۲ - قال الشیخ الامام الحافظ ابی الفضل محمد بن طاہر بن علی المقدسی رحمہ اللہ الحسن اللہ علی کل حال قائمہ صفحہ ۲۰۸ صحیح ابابکر بن علی المملوک روی عنہ یکسر					

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
						لکھنؤ میں انتقال فرمایا۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ (تذکرہ علماء ہند وغیرہ)
۱۹۷۸	۶۶	الاصابہ فی تمییز الصحابہ من حرف الکاف الی آخر الکتاب	حافظ ابی الفضل شهاب الدین بن علی بن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	۸۲۴ھ ۸۱۲	۸۱۲	۸۱۲

تقطیع کتابت مع جدول ۸ ۱/۴ x ۲ ۱/۴ - ۲۵ سطر - ۲۵ خط - تعلیق کاغذ دہلی کتابت سرخسپاہی  
کاتب کا نام اور سنہ کتابت تحریر نہیں۔ اوراق پر آب رسیدگی اور پیوند کاری کا زیادہ اثر ہو کر خوردگی  
کم ہے۔ بعض اوراق ایسے بھی ہیں۔ جہاں پیوند کاری کے سبب عبارتیں میں بھی نقصان آگیا ہے  
جن اوراق میں پانی کا زیادہ اثر پہنچ گیا ہو۔ وہاں عبارت کتاب کا باستانی پڑھنا مشکل ہو۔  
تحقیق روایۃ حدیث میں یہ کتاب معتبر و مشہور ہو کتاب استیعاب اور ذیل کتاب استیعاب اور  
اسد الغابہ میں جس قدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مذکور ہیں ان سب کا اس کتاب میں استیعاب ہو۔  
اور ان کے علاوہ بہت سے اصحاب کرام جو کتب مذکور بالا میں چھوٹ گئے ہیں ان کا ذکر بھی ہے  
مولف نے اس کتاب میں بہ نسبت سلف صالحین تحقیق روایۃ میں زیادہ کوشش کی ہے تقریباً  
چالیس سال میں اس کی تالیف ہو چکی ہو۔ روایۃ حدیث کو حروف تہجی کی ترتیب پر لکھا ہو۔ مطبوعہ  
مصر میں آٹھ حصوں پر اس کتاب کی تقسیم ہو۔ مجلد ہذا حرف کاف سے آخری کتاب تک ہے بلحاظ  
ترتیب کتاب مطبوعہ پانچویں حصہ کے آخر سے آٹھویں حصہ تک تین حصہ سے کچھ زیادہ اس جلد میں  
شمار کئے جاسکتے ہیں۔ دو حصہ مطبوعہ اس کتاب کے نمبر ۱۹ و نمبر ۲۰ پر وچ ہیں عبارت آغاز صفحہ ۲۔  
حرف الکاف القسم الاول کبابۃ بنو حذافۃ خفیفة ولعدۃ الالف مثلثۃ ابن  
اوس بن قبطی الاضہاری الحارثی اخو عرابۃ - صفحہ ۲۲ حرف المیم القسم الاول  
ما یور بموحدة خفیفة مضمومة وواو ساکنۃ ثم برء مھملۃ القبطی الخفیۃ قرا





نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ناصر الدین بن المیزان بسند الماضی الی ابی حبان عنہ - خاتمہ کتاب صفحہ ۴۹ والشہید نور الدین تلمذ من الشہید یوسف الحجی بسندہ انتھ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم اللهم اقطع عن قلوبنا كل ما يقطعنا عناك وتوفنا على ملة الا سلام اس کے بعد کتاب کے کچھ عبارت لکھی ہیں جس کا خاتمہ ان الفاظ پر جو افضل الصلوة والسلام مؤلف کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ کے تحت میں لکھا گیا۔					
۱۱۹۳	۶۴	مجموعہ اجازہ معذوہ ابو المجاہد شیخ عبد الحق محدث دہلوی المتوفی ۱۰۵۲ھ و شیخ عبد الفی النا بلسی المتوفی ۱۱۴۳ھ وغیرہما			قلمی ۱۳۰۵ھ	۶۶	
		تقیع کتابت ۶۱ x ۴۱ - انچہ سطر ۲۱ خط نسخ و نستعلیق کا قد عرب کتابت مختلف تمام کتاب سیاہی سے لکھی گئی ہے۔ صرف دو تین سطر سرخی سے تحریر ہیں احمد ابو الخیر کی اور ان کے سوا اور بھی اسکے کاتب ہیں کتاب پیوند کاری اور خود کی کرم سے محفوظ ہے۔ اس جلد میں چند اجازہ متعدد فضلاء اور شیوخ کے لکھے ہیں جو انہوں نے اپنے تلامذہ فارغ التحصیل عطا کئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین ہو الصلوۃ والسلام علی سید المرسلین و امام المتقین محمد و علی آلہ واصحابہ و اتباعہ اجمعین ہدایۃ طریق الحق و محی علوم الدین اما بعد عبارت خاتمہ صفحہ ۶۶۔ و الحمد للہ صلوۃ المغرب من یوم الخمیس التاسع والعشرون من شہر الحجۃ ختام سن۱۱۹۳ھ					

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا تسمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>وقد انتھ ما اردنا جمعه فی هذه الجمالۃ یوم السبت المبارک الخامس عشر فی شعبان سنۃ عشر و مائتین بعد الالف من الهجرة النبویۃ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ و النعمۃ التحیۃ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ و سلم و اللہ اعلم۔</p> <p>مؤلف تیرہویں صدی کے فضلاء میں ہیں تفصیلی حالات ان کے معلوم نہ ہو سکے۔</p>
۱۲۰۲	۶۳	زاد المسیر فی الفہرست الصغیر	ابو الفضل جلال الدین عبدالرحمن بن الکیمال ابی بکر بن محمد السیدوطی الشافعی المتوفی ۷۹۱ھ		تسمی	۱۰۵	
							<p>تقطیع کتابت ۵ x ۴ - انچہ - سطر ۲۱ - خط و کافذ عرب - سیاہی و سُرخ سے کتابت کی گئی ہے عبدالنعم مالکی منیاوی اسکے کاتب ہیں۔ پوری کتاب بین صرف ایک ورق پر کسی قدر پیوند کاری ہے۔ باقی کرم کا اثر کہیں نہیں پایا جاتا ہے۔</p> <p>یہ کتاب مولف کی کتب و رسمہ کی فہرست ہے۔ تمام مرویات احادیث و اخبار و اوراد کتب و نحو و عقائد و دواوین و تاریخ و غیرہ کی تفصیل لکھی ہے۔ بعض جگہ کتاب کے نام کے ساتھ مصنف کتاب کا بھی ذکر کیا ہے۔ پھر جن اساتذہ اور شیوخ سے اس کتاب کو قرآنہ یا سماعاً حاصل کیا ہے سلسل طریق سے اسناد اُن کو لکھا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذی اصطفیٰ ہذا جزء لطیف لخصتہ من فہرستی الکبیر صفحہ ۲ - منسند الامام الشافعی قرآنہ جمیعہ علی الشیخ جلال الدین عبدالرحمن بن احمد القصبی - صفحہ ۲۶ - الانصاف من الکشاف للقاضی</p>

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ مستطی	تعداد صفحہ	کیسٹ
		خاتمہ کتاب - الذی فاق الزمان وفضله لا یحصیہ قد تم بید الجمیع فی ذی القعدة اسکے بعد کاتب نے اپنی طرف سے عبارت لکھی ہے جس کا ختم یہ ہے وعلی اللہ وصحبہ وسلم کتاب کے آخر میں دو اجازے اور بھی ہیں ایک مؤلف نے سید عبدالعزیز بن سید محمد کو چاک کیواسطہ لکھا ہے جس میں کتاب مدارج الاسناد کی اجازت مع تمام مرویات کے جو اسمیں مذکور ہیں عطا کی ہے دوسرا اجازہ وہ ہے جو سید عبدالعزیز مذکور نے اپنے تلمیذ کے واسطے کہ انکے ہمنام ہیں تحریر کیا ہے۔ مؤلف کی پیدائش ۱۱۹۸ھ ہجری میں ہے۔ علوم عقلیہ و نقلیہ میں مولوی حیدر علی سندیلے سے اور فن ادب میں مولوی ابراہیم بلگرامی سے تلمذ رکھتے ہیں انکے والد مدرس میں قاضی تھے انکے انتقال کے بعد انہی عہدہ قضا پر مامور ہو گئے ہمیشہ افادہ علوم میں مصروف اور تالیف کی طرف متوجہ رہتے۔ چند تالیفات انکی مشہور ہیں۔ حاشیہ صدر ا۔ حاشیہ میرزا بدلا جلال نقایا تفسیر نفود الحساب۔ رسالہ فرائض۔ شرح قصیدہ بردہ۔ سن بارہ سو اکیاون ہجری ۱۲۵۱ھ میں وفات پائی۔ (تذکرہ علماء ہند)					
۱۱۹۸	۶۲	نبت الشرقاوی	عبدالعزیز بن حجازی المشہور بالشرقاوی	۱۲۱۰ھ	فتلی	۳۰	
		تقطیع کتابت ۷ × ۴ انچہ۔ سطر ۲۵۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیاہی و سُرخ سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ اوراق پر کسی قدر دہی ہیں۔ اثر کرم اور پیوند کاری سے محفوظ ہیں۔ مجموعہ اسانید ہے۔ جو مولف کو کتب تفسیر و حدیث و فقہ و اوراد و اخرا ب و غیر جم میں اپنی مشائخ سے حاصل ہوئے ہیں ان سب کی تفصیل و تشریح لکھی ہے۔ ہر علم کی اسناد میں علیحدہ علیحدہ مشائخ بیان کیا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بعث رسلا مبشرین و منذرین صفحہ ۹۔ و اما السنن للبیہقی فیروہ الشیخ المذاکود عن الشیخ البابی خاتمہ صفحہ ۳۰					

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	تمام مصنف	تصحیف مطبوع یا خطی	تعداد صفحات	کیفیت
						ان کی جلالت و ولایت کا یقین کرتا سپد میر کاکل بن محمود بلخی سے نقش ہندی طریق کا الٹا کیا اور اسی طریق میں بہت سے لوگوں نے ان سے شرف بیعت حاصل کیا اللہ تعالیٰ کو شرمع میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی اور حبیۃ العالیٰ میں مدفون ہوئے۔ (سلک الدرب فی اعیان القرآن لثانی عشر)
۱۲۰۰	۶۱	مدارج الاسناد	ابو علی محمد المقلب بقاضی ارتضا علی نقی بن مصطفیٰ علی خان العمری الصفوی الجوافی المتوفی ۱۲۵۱ھ	۳۲۳ھ قلمی نسخہ	۴۰	
						تقطیع کتابت ۱۲ × ۸ ۱/۲ اینچ - سطر ۲۵ - خط و کاغذ عرب کتابت سُرخ و سیاہی ہی کتابت نام نہیں لکھا۔ پوری کتاب اثرِ کرم اور رقعہ دوزی سے محفوظ ہے۔ مولف نے بعد فراغت کتب درسیہ معقول و منقول و فروع و اصول و علم تفسیر و حدیث شیخ عمر بن عبدالکریم کی سے بذریعہ تحریر اجازت احادیث وغیرہ طلب کی شیخ موصوف نے بوساطت خطوط اپنی تمام مرویات کی اجازت لکھی ہے۔ چنانچہ وہ خطوط بحسنہ اس کتاب میں منقول ہیں۔ شیخ موصوف الصدر نے اپنی مرویات کے بیان میں زیادہ تفصیل نہیں کی ہے۔ مولف نے اس کتاب میں ان تمام مرویات کو مع حالات شیوخ بسط و تکمیل کے ساتھ لکھ دیا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الواصل من الفطرح عما سواہ الیہ والرافع لمن خفف جنح الذل بین یدیه۔ صفحہ ۷۔ اما القرآن العظيم فارويه عن شيخنا المجيز المقدام عن الشيخ مصطفى صفحہ ۱۵۔ واسوی سنن عن شيخنا المذكور بسنده الى عبد الله بن سالم البصري

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا دستی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		<p>شیخ احمد ابو الخیر کی کتاب ہیں پیوند کاری اور اثر کرم سے محفوظ ہے مشائخین کے نام سرخی سے لکھے ہیں مگر کہیں نام کی جگہ خالی ہی چھوڑ دی گئی ہے کتاب ۱۳۰۲ ہجری میں اس کتاب کا مقابلہ اصل مسودہ مولف سے شہر بھوپال میں کیا ہے۔</p> <p>مولف نے اس کتاب میں اپنے تمام مشائخ تحقیق کا ذکر کیا ہے۔ اور کتب حدیث و فقہ وغیرہ کے علاوہ دیگر اورواد و وظائف کی اسناد بھی جو مشائخین طریق سے پہنچے ہیں اس کتاب میں تفصیل سے لکھے ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی عز وجل لا فلا تدرك الا افهام و ہما مکالمہ فلا تحیط بہ الا و ہما صفحہ ۷ و قد اجمع الفقیر کا تب هذه الوریقات بمشائخ نقا و اکابر افراد و اعیان الصجاد۔ صفحہ ۸۱ و حضرت عندنا شیخنا الشیخ محمد البابی المتقدم ذکرہ قراءۃ بعض مختصر المقدوری فی الفقہ صفحہ ۹ و اخذت حق بابا</p> <p>الی الشیخ العارف بالله توفی الی سیدی ابی السعوی الجاد حی خاتمہ کتاب صفحہ ۱۱۶ غیر الجیب المصطفیٰ الہادی الذی۔ یفی الزمان و فضلہ لا یحصی الی قول آمینا اسکے بعد کتاب کی عبارت ہے۔ جس کا ختم اس کلمہ پر ہے۔ رحمۃ واسعۃ النقطہ کتاب کے ختم کے بعد مولوی صبغۃ اللہ وغیرہ کا اجازہ بھی منضم ہے۔</p> <p>مولف رحمہ اللہ ۱۲۷۲ ہجری میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور اسی مقدس مقام میں پرورش پائی ۱۲۵۵ ہجری میں شیخ عبد اللہ باقشیر کی شادلی کی خدمت میں حاضر ہو کر علم کی تحصیل شروع کی۔ سید عبد الرحمن مغربی مالکی اور سید محمد روینی شافعی سے بھی علم حاصل کیا ہے کتب حدیث کی سماعت و قراءۃ شیخ الاسلام شمس محمد بابی سے اجازت حاصل کی انکے علاوہ اور بہت سے مشائخ کبار سے استفادہ کیا ہے۔ مسجد حرام میں تدریس کا التزام رکھا تھا ہمیشہ تعلیم علوم کی نفع رسانی میں مصروف رہتے لوگوں سے نہایت تواضع اور فروتنی کا برتاؤ رکھتے۔ چہرہ ایسا نورانی تھا کہ جو شخص دیکھتا</p>				

نمبر جوڈا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا کتب خانہ	تعداد و صفحہ	کیفیت
						<p>سُرخ سے ہوئی ہے۔ کاتب غالباً مولف کتاب ہیں کسی جگہ ہوند کاری اور کرم کا اثر نہیں ہے۔ اس کتاب میں مولف نے پہلے والد شیخ احمد کے شیوخ جعفری، مالکی، شافعی، حنبلی کے کس قدر تفصیلی حالات اور اول سے اخذ علوم اور حصول اجازت وغیرہ کی کیفیت لکھی ہے پھر سائید کا بیان اس ترتیب سے تحریر کیا ہے۔ پہلے کتب علم قرأت، اوسکے بعد کتب علم حدیث پھر کتب علم فقہ۔ پھر صرف ونحو کی کتابیں۔ آخر میں کتب علوم متفرقہ۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۴ بحمد اللہ ان ہیاتنا لوارثۃ معارف انبیاءناک و سلکت بنامنا حج اهل الصدق۔ صفحہ ۱۰ و قرء القرات علی شمس البصری و اخذ العربیہ عن الشہاب السندابی۔ صفحہ ۳۷ حرف العین عاصم بن سلیمان الاحول ابو عبد الرحمن البصری خاتمہ کتاب صفحہ ۸ و تنتصر علیہ و السلام ہذا اخر ما یتسر لنا من الاسانید مع ضیق الوقت و اشتغال الخاطر اسال ان یجعله خالصا لوجہہ الکریم و ینفع بہ من تلقاہ بقلب سلیم و کان الفراغ من کتابتھا یوم السبت المبارک سنۃ اثنین و خمیسین و مائۃ و الف من الهجرة النبویۃ۔</p> <p>مولف رسالہ کے حالات منضبطہ کسی جگہ دیکھنے میں نہیں آئے۔</p>
۱۲۰۱	۶۰	بغیۃ الطالبین لبيان المشاخ المحققین	شہاب الدین ابو محمد احمد بن محمد بن احمد بن علی البشیر النخعی الصوفی النقشبندی المکی الشافعی متوفی ۱۱۳۰ھ	۱۱۳۰ھ قلمی ۱۳۰۳ھ	۱۲۲	
						<p>تقطیع کتابت ۱۲ x ۵ ۱/۲ ۳ ۱/۲ انچہ سطر ۱۳ خط نسخ کاغذ سفید دہلی کتابت سُرخ و سیاہی سے</p>

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>خط نسخ کتابت سمرخی و سیاہی سے ہوئی ہے۔ مولوی ابی العباس احمد بن عثمان بن علی الاحمدی  مکی اس کے کاتب ہیں۔ اثر کرم اور پیوند کاری سے محفوظ ہے۔</p> <p>اس مجلد میں مولف نے اپنے والد شیخ عبدالعزیز بن سالم بصری مکی و شافعی متوفی ۳۲۲ھ کو اسناد  علم حدیث وغیرہ جو متفرق تھے جمع کر کے رسالہ کی صورت میں مجتمع کر دیے ہیں۔ تاریخ تالیف  اعتبار سے رسالہ کا نام ہی تاریخی ہے ہر کتاب کا نام علیحدہ لکھ کر مفصل اس کے  اسناد لکھے ہیں۔ مولانا احمد ابوالخیر مکی کا بعض بعض جگہ تشبیہ بھی ہے۔ اور شروع کتاب سے پہلے  شیخ عبدالعزیز کو راجع در کے کچھ حالات بھی انہوں نے لکھے ہیں غالباً یہ کتاب ان کے  پس ہی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خص من شاء من عباده  بعلی الاسناد۔ صفحہ ۶۔ وسمیتہ الامداد بمعرفۃ علو الاسناد فکان اسمہ  تاریخا لعمام تالیفہ۔ صفحہ ۵۲۔ واما سنن الترمذی فیروبیعا عن الشیخ سلطان  و الشیخ احمد القاسمی لسندھما المتقدم۔ خاتمہ کتاب والیاء المرجع فی الاخرۃ  و الاولی و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و شیعۃ و تابعیہ و حزبہ  ما و مرشادہ و کلامہ باریق و امن طاریق و نقد عاریق اسکے بعد کاتب کی عبارت  جسکا آخر یہ ہے۔ وکاتبہ رسم فی القرب۔</p> <p>مولف بارہویں قرن کے علماء میں ہیں</p>
۱۱۹۹	۵۹	کفایۃ الطالب الفروع	ابی السعد شیخ محمد بن احمد	۱۱۵۲ھ	قلبی ۱۱۵۲ھ	۸۲
		بیدایع حوالی الاسناد المروغ	ابن عمر بن محمد الاستغاثی	الحسنی		
						تقطیع کتابت ۷۰۰ یا ۸۰۰ اجڑے۔ سنہ ۱۱۵۲ھ خط نسخ معمولی۔ کاغذ بادامی انگریزی کتابت سیاہی اور



نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ علم الحرف	المبصر المولف باسمہ		قلمی		
		یہ رسالہ علم حفر کے متعلق ہے۔ وہاں درج کیا گیا۔ ان رسائل کے مولفین کے حالات منضبطہ کہیں دیکھے نہیں گئے۔					
۱۱۹۴	۵۷	مجموعۃ الاسانید	الشیخ احمد ابو النحر بن عثمان المکی الاحمدی	۱۳۰۳ھ	۱۳۰۳ھ قلمی	۵۲	
		تقطیع کتابت $\frac{1}{4} \times \frac{1}{4}$ انچ - سطرین مختلف - کاغذ ہلی - کتابت سیاہی سے - صرف ایک کلمہ حد ثنا سرخی سے لکھا ہے - خط نسخ و نستعلیق خالی علما نہ - بیشتر کتابت قلم مولف سے ہی آخر اور درمیان کتاب کے کچھ اوراق سادے ہی ہیں بعض اوراق کی مقدار کرم خوردہ ہیں یزید کاری کہیں نہیں اس مجلد میں چند اسناد و حدیث وغیرہ کا ذخیرہ ہے مولف نے اپنے اساتذہ علماء مکہ و ہندستان سے جو حاصل کی ہیں ان سب کی کیا فی نقل کر دی ہے - مولف کے علاوہ دو تین سندن و دوسری لوگوں کی بھی اس مجموعہ میں منقول ہیں - ابتداء صفحہ ۲ - الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین اما بعد فقد اخبرت صفحہ ۶ - ہذا ملقط من رسالۃ شیخنا السید محمد السنوسی قدس سرہ فی الاسانید - صفحہ ۴ الحمد للہ و بعد فان سیدی العلامة المکمل الحسن بن قاسم - خاتمہ صفحہ ۴۲ فبلغوا بوجہ التقرب الی اقصی المرام و اسعدہم - مولف اسی زمانہ کے علما میں ہیں غالباً ان کے حالات کہیں ضبط نہیں ہوتے ہیں -					
۱۲۹۶	۵۸	الاداد معزۃ علو الاسناد	الشیخ سالم بن عبد اللہ سالم البصری المکی الشافعی	نام کتاب بخفی ۱۲۹۶ھ	۱۲۹۶ھ قلمی	۹۴	
		تقطیع کتاب $\frac{1}{4} \times \frac{1}{4}$ انچ - تقطیع کتابت $\frac{1}{4} \times \frac{1}{4}$ انچ - سطرین تیرہ - کاغذ سفید انگریزی					

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبہ	تعداد صفحات	کیفیت
		عبارت خاتمہ صفحہ ۱۵۔ وهو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن جبریل عن اللہ تبارک وتعالی واللہ تعالی اعلم وصلى الله على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه وسلم جرى ذلك وحرر في تاسع عشر سنو ال من شهر سنة ثلاثه واربعين ومائة والـ					
		رسالہ اسناد	السید علی السیدی الحنفی	فتلی			
		یہ تحریر بھی مثل سابق ہی۔ جمادیرہ ورق کی ہوگی اسمین ہی شیخ عبدالحی متذکرہ بالا کیو اسلمی کتب کلام و فرائض وغیرہما کی اجازت تحریر ہے۔ آغاز صفحہ ۱۶۔ الحمد للہ الذی فقہ من شاء من عبادہ بالتبصرۃ والیقین خاتمہ صفحہ ۱۸۔ هذا والمرجو من فضل اللہ تعالی ان يجعلنا من المخلصین وان يحسننا فی ذمتهم اجمعین وصلى الله على سيدنا ومولانا محمد وصحبه اجمعین۔					
		رسالہ اجازہ	الشیخ محمود الکردي	فتلی			
		یہ رسالہ ڈیرہ صفحہ کے قریب ہی جبکہ سید مصطفیٰ بن علی الفتاویٰ پانچ سال درجہ مع ازہرین طالب علمی کے فارغ ہوئے اور اپنے وطن کو جانے لگے تو اونکے واسطے اجازت نامہ تحریر کیا گیا اس رسالہ میں اس اجازت نامہ کی نقل ہی عبارت آغاز صفحہ ۱۹۔ وھذا صودۃ اجازۃ کتبھا العارف باللہ نعالی سیدی شینخ محمود الکردي عبارت خاتمہ صفحہ ۲۰۔ وان لا یسأنی من دعواتہ الصالحۃ لی ولین احب والمسلمین ببلوغ المرام وحسن الختام					
		النو الویج کفای الحاج	الشیخ علی الزیات	فتلی			
		للحم او اخر المعراج	الازہری				
		یہ رسالہ فن سیر سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی فن میں لکھا گیا۔					

المجلد الثاني فهرست كتب عربية بعد نمبر ٥٥٥ فهرست اول فن اسماء الرجال

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تقریباً سنہ	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۰۶۵	۵۶	مجموعۃ الاسانید	شیخ محمد الہادی بن علی زین العابدین المدعو بابا بن ہاشم بن عبد الرحمن الحسینی العراقی الککریلابائی	۱۹۷۰ء قلمی	۲۶	
<p>تقطیع کتابت : ۴ x ۶ انچہ۔ کاغذ اور خط عرب بخطوط مختلفہ۔ بعض رسائل صرف سیاہی سے اور بعض سیاہی و سُرخِی سے لکھے ہیں کاتبین کے نام کی تصریح نہیں ہے۔ قرینہ سے مولفین ہی کا تب معلوم ہوتے ہیں۔ بعض اوراق پر سید پر پیوند کاری اور فی الجملہ کرم خوردگی کا اثر ہے۔</p> <p>اس مجموعہ میں چھ رسالے مفصلہ ذیل ہیں۔ پہلا رسالہ شیخ محمد باوی کا ہے جو بین انہوں قحشہ علی بن عبداللہ النوانی الشافعی کے واسطے اجازت حدیث وغیرہ لکھی ہے۔ اس رسالہ کا خط گو عرب کے طرز پر ہے مگر رسم خط اور حروف کی نشست و انداز کی ہو۔ یا نحو تانی کی جگہ صرف علامت زیر لکھ کر ماقبل سے وصل کر دیا ہے۔ دوسرے حروف میں بھی طریقہ متعارفہ مع مغائرت ہے شاید عراقی و انڈیانا طرز تحریر ایسا ہی ہو۔ اس خط کے پڑھنے میں بہت دشواری ہو قرآن سے کچھ بڑھا جا سکتا ہے۔ باستثناء اس رسالہ کے باقی رسائل کا طرز تحریر بہت صاف ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ابدع الانسان فی احسن تعویم عبارت خاتمہ صفحہ ۱۳۔ الحمد لله رب العالمین وفی سابع وعشرین ربيع الثاني عام سبعۃ وتسعين ومائة والف۔</p>						
	رسالہ اسناد	السيد علي السيوفي الحنفی	۱۱۴۳ھ	قلمی		
<p>تقریباً ڈیڑھ صفحہ عبارت کا ہو گا۔ اس میں شیخ عبدالحی بن شیخ عبدالقادر غفاری کے واسطے شرح کنز الدقائق و دیگر کتب فقہیہ کی اجازت لکھی گئی ہے اور مجیز نے اپنے شیوخ سلسلہ کو ترتیباً لکھ کر یلیپیہ۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۴۔ الحمد للہ نذی الفضل والاحسان والجود والاقتناء</p>						

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
-------------	-----------	----------	----------	-----------	----------------	-------------	-------

--	--	--	--	--	--	--	--

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبہ	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>الرأی فی الفہر الرض - شرح بعض مشکلات المفضل - الکلم النواع - القسطاس فی العروض  الاحاجی النویہ - ماہ ذی الحج عرفہ کے روز پانچواں تیس ہجری میں جرجانیہ خوارزم میں فات پائی -  (بقیۃ الوفا)</p>
۳۳۳۳	۲۰	الفائق الجز الاول	علامہ جابر بن عبد اللہ الفاکم	۵۱۶ھ	۱۳۲۴ھ	۳۳۰	مطبوعہ حیدرآباد دکن
			محمد بن عمر الزمخشری	۵۳۵ھ			
			المستوفی	۵۳۵ھ			
							یہ پہلا حصہ ہے۔ خطبہ کتاب سے حرف کشین مع الیاء تک۔
ایضاً	۲۱	الفائق الجز الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۳۹	
							یہ دوسرا حصہ ہے۔ حرف الصاد مع الحزہ سے آخر کتاب تک جو حرف الیاء مع الہاء کے ختم تک ہے۔ کتاب اور مصنف کی حالت اوپر مذکور ہو چکی۔

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>اس فن میں سب سے پہلے ابو عبیدہ عمر بنی بصری متوفی ۲۱۰ھ کی بہت مختصر کتاب ہے۔  آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فتق لسان الذییم بال عربیۃ البینۃ والخطاب الفصیح  وقولہ باثرۃ التقدم فی النطق باللغۃ الیٰھی اقصم اللغات صفحہ ۷۷ ہم کتاب التار  مع الباریین۔ مع التاء۔ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن التبع فقال کل شراب استکر  فہو حرام صفحہ ۱۴۱۔ کتاب الساین مع الہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث البعث  ذکر ان جبرئیل قال اہ اقرء قال علیہ السلام فلم ادر ما اقرء فاخذ بجلقی تسایتی  عبارت صفحہ آخر شمار ۱۰۱۴۔ کتاب الہامین۔ مع الضاد۔ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر  الصبیحۃ والساعۃ قال فلعمرا لہک ما یدع علی ظہرہا من شیء الامات والملا شکۃ  الذین مع ربک فاصہم یطوف فی الارض قد خلت لہ البلاد فارسل  بہضب من عند العرش فلعمرا لیک ما یدع علی ظہرہا من مصرعۃ۔  علامۃ زحشری ماہ رجب چار سو ستانویں ہجری میں پیدا ہوئے۔ بڑے فضل و کمال کے شخص تھے  تفسر و حدیث و ادب بلکہ جملہ علوم میں امام فن شمار کئے جاتے ہیں۔ بغداد میں متعدد بار آمد و رفت  رہی ہو۔ ابی الحسن نیشاپوری۔ ابی مضر صہبانی۔ ابی منصور حارثی ابی سعد الشافعی ان کے  اساتذہ میں ہیں۔ مذہباً معتزلی مشہور ہیں۔ مدتوں مکہ معظمہ کی مجاورت کی۔ اسی وجہ سے جارا اللہ  لقب ہوا۔ ایک پاؤں میں سخت و نبل بھل آیا تھا جسکی وجہ سے مجبوراً پاؤں کا قطع کرنا پڑا۔  لکڑی کا پاؤں بنوا لیا تھا اور بجائے پائے مقطوع اسکو قائم کر لیا چلتے میں اسپر کھڑا رہتا۔  دیکھنے والوں کو اس سے زیادہ اور کچھ نہیں خیال ہوتا کہ پاؤں میں لنگ ہو۔ یہ کتابیں انکو  مصنفات سے مشہور ہیں۔ تفسیر کشاف۔ الفائق۔ المفصل۔ المقامات۔ استقصی فی الامثال  ربیع الاربار۔ اطواق الذہب۔ صمیم العشرہ۔ شرح ابیات الکتاب۔ الامن و فح فی الخ</p>					

# المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ۲۵۱ فہرست اول فن غریب

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	سطح و قلم	تعداد صفحات	کیفیت
	۱۹	الفائق	علامہ جلال الدین الباقم محمود بن عمر الزعفرانی المتوفی ۵۳۸ھ	۵۱۶ھ	قلمی	۱۰۶۳	

تقطیع کتابت  $9 \frac{1}{4} \times 5 \frac{1}{4}$  - پنجم - سطر ۱۹ خط نستعلیق خوشخط - کاغذ دہلی - کتابت سیاحی اور  
کسیقدر سُرخ سے - نظیر الدین خان مرحوم خوشنویس جو کتب خانہ ہذا میں ملازم تھے اس کے  
کاتب ہیں کتاب کہیں سے کرم خوردہ اور پیوند کار نہیں - آخر سے کسیقدر ناتمام ہے - حرف ہا  
مع ضاد کے شروع تک ہی منقول عن ہے جو اسی فن کے منبہ پر درج ہو اسی قدر ہی کچھ لغات  
تو سُرخ سے لکھے گئے ہیں - اور کسیقدر لغات کی سادہ جگہ چھوٹی ہوئی ہے - شاید بعد نقل مقابلہ کی نوبت  
نہیں پہنچی اس لیے عبارتیں بہت کچھ غلطیاں دیکھی گئیں - حرف واو مع الهمزہ کو بسم اللہ الرحمن الرحیم -  
کے ساتھ شروع کیا ہے - باقی حروف کی ابتداء بغیر بسم اللہ کے ہے - پیر باب کے شروع میں حرف  
کا نام لکھا ہے اور اسکے بعد صرف منضات کو سُرخ سے لکھ دیا ہے مثلاً استءار میں باب کتاب الهمزہ  
مع الباء لکھا ہے - اور اسکے بعد صرف مع التاء مع الجیم آخر تک یوں ہی تحریر ہے ان حروف کیساتھ  
اعادہ الهمزہ کا نہیں ہوا ہے یعنی باب الهمزہ مع التاء نہیں ہے - صرف لفظ مع التاء پر اکٹفا کیا ہے  
آخر کتاب تک یہی التزام ہے -

اس کتاب میں احادیث کے وہ الفاظ جو خامضہ اور بعید الفہم ہیں حروف تہجی کی ترتیب پر بہت  
واضح طور پر ظاہر کئے ہیں اور لغات کے انداز پر ہر ہر حرف کے جملہ کلمات کی واسطے علیحدہ علیحدہ  
ابواب مقرر کئے ہیں کلمات غریبہ کے معنی بیان کرنے میں شواہد بھی پیش کئے ہیں -

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>للشہد والیہ استند وما ینوب فعلیہ اعتمد ثم علی نبیہ محمد خبر صلاۃ وسلام سرمد۔ صفحہ ۱۴۔ المضطرب ما اختلفت وجوہہ جنت و سرد من واحد او فوق متنا و سند۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۵۲۔ فاعن بہما بالحفظ و انتفہیم و خصہما بالفضل و التقدیم و احمد اللہ علی اکمال معتصمابہ بکل حال۔</p> <p>مصلیاً علی نبی قداتہ مکارم الاخلاق و الرسل ختم۔ اسکے بعد کاتب کی عبارت جسکا ختم اس کلمہ پر ہے۔ انا انت السميع العليم۔</p> <p>مؤلف کے حالات فن تفسیر میں تحت نمبر ۲۵۶ مضبوط ہو چکے ہیں۔</p>
۴۱۹	۴۹	ارجوزہ صاحب القاموس علامہ مجد الدین ابولطاف مع منظومۃ اخری	محمد بن یعقوب بن محمد بن ابرہیم الشیرازی الفیروز آبادی المتوفی ۷۸۵ھ وقیل ۷۸۷ھ	نقلی	۸		
							<p>تقطیع کتابت ۶۱ x ۳۰۔ اچھے۔ سطرین مختلف۔ خط نسخ معمولی۔ کاغذ سفید انگریزی۔ کتاب سرخی و سیاہی سے۔ کاتب کا نام اگرچہ تحریر نہیں مگر یہ خطابی مولوی عبدالعزیز سابق الذکر کا معلوم ہوتا ہے اور اب آب رسیدگی کا اثر ہے۔ اثر کرم و پیوند کاری سے محفوظ ہے۔</p> <p>اس ارجوزہ کی حقیقت مع حالات مؤلف اسی فن کے نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہو چکی۔</p>
		منظومہ فی علم الاثر	لم یصرح المؤلف باسمہ	نقلی			<p>اس منظومہ میں ۱۲۶ اشعار ہیں جنہیں بہت ہی اجمال کے ساتھ الفاظ مصطلحہ علم حدیث کا بیان ہوا ہے۔</p> <p>احادیث عشقی فی جمیع الوری مہذبہ لازود فیہا ولا دعوی۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۷۔</p> <p>واحمد ربی خال کوئی مصلی صلوٰۃ و تسلیما علی راکب القصور۔ مؤلف کا پتہ معلوم نہیں ہوا۔</p>



نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تشییف	مطبوعہ علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		علاوہ اس نسخہ کے تین نسخے قلمی اور بھی ہیں جو نمبر ۲۰۷ فن اصول حدیث اور نمبر ۲۰۸ فن تفریق پر درج ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ یقول راجی ربہ المقنن عبد الرحیم بن الحسین الاثری من بعد حمد اللہ ذی الجلال علی امنان جل عن احشاء۔ صفحہ ۴۰ وسم ما لجلہ مشمول معادلاتی معلول۔ صفحہ ۳۲ معروفہ الصحابہ راوی النبی مسلمان و صحابہ خاتمہ کتاب صفحہ ۳۰۔ فر بنا الحمدود والمشکور الیہ منا ترجع الامور۔ وفضل الصلوۃ والسلام علی النبی سید الانام۔ مؤلف کا ترجمہ تحت کتاب العرب فی حجة العرب فی حدیث نمبر ۵۳۵ پر لکھا گیا۔ کشف الظنون میں سال وفات مؤلف ۵۸۱ھ لکھے ہیں۔ جو جمہور مورخین کے خلاف ہیں۔					
۴۴۲۳	۴۸	الفیہ سیوطی اسامہ بنظم الدرر فی علم الاثر	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد سیوطی الشافعی المتوفی ۸۹۵ھ	۵۸۸۱ھ	قلمی	۵۲	
		تفلیح کتابت ۸۱/۳۰ - ۳۰ - ۲۱ - خط نستعلیق و نسخہ محمد غفرانی بادی زنگی کتابت صرف سیاحی سے۔ مولوی عبد الغفری مقیم پشاور اسکے کاتب ہیں۔ پیوند کاری و کرم وغیرہ سے محفوظ ہے۔ یہ کتاب مصطلحات حدیث میں الفیہ عراقی کے ہمرنگ ہے۔ بلکہ اس میں بجا و اختصار اس سے زیادہ ہے۔ خطبہ میں لکھتے ہیں۔ فائقہ الفیہ العرفانی فی الجمع والاخیار وانشاق کل پلخ روز میں یہ کتاب منقوہ ہوئی ہے۔ خاتمہ میں اس کا بیان اس طرح لکھا ہے۔ نظمتها فی خمسة الایام بعدة المهین المتعال۔ خود مؤلف نے اس کتاب کی شرح بھی لکھی ہے۔ جس کا نام قط الدرر رکھا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نخبۃ الفکر فی مصطلح علم الاثر	فظہ الفضل شہاب الدین ابو الفضل بن علی بن حجر عسقلانی الشہیر بابن حجر المتوفی ۸۵۲ھ		قلمی		
		مجموعہ مرقومہ بالا کی تیسری کتاب ہے۔ صفحہ ۶۷ سے شروع ہو کر صفحہ ۶۹ پر تمام ہو گئی مصطلحات حدیث میں مشہور کتاب ہے۔ ایک نسخہ اس کتاب کا نمبر ۳۵ سے قبل مع کیفیت مولف تحریر ہو چکا۔					
۱۱۷۸	۴۷	الفیۃ العراقی	الفضل زین الدین الحافظ الامام الکبیر عبد الرحیم بن حسین بن عبد الرحمن العراقی المتوفی ۸۷۶ھ	۷۸ھ	قلمی	۳۸	
		تقطیع کتابت ۷۸ x ۴۷ x ۴۱ خط نسخ معمولی۔ بروش عرب کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب کا نام نہیں لکھا ہے۔ پوری کتاب اثر کرم اور رقمہ دوزی سے محفوظ ہے۔ اس کتاب میں خلاصہ مضامین کتاب علوم الحدیث ابن صلاح کے منظوم کئے ہیں اکثر مقامات پر علوم الحدیث سے کچھ زیادتی بھی کی گئی ہے۔ ابن صلاح کو مولف اس کتاب میں لفظ شیخ سے تعبیر کرتے ہیں۔ کل اشعار ایک ہزار ہیں۔ اسی وجہ سے اس کتاب کا نام الفیہ ہے۔ بدینہ طبیعت میں اس منظوم سے فراغت پائی خاتمہ میں لکھتے ہیں۔ د کملتہ بطیبة المیمونہ : فبوزن من حذرہا مصونہ۔ اس علم میں اس کتاب کا اعتبار بہت ہی بڑے بڑے علمائے اسکی شرحیں لکھی ہیں۔ خود مولف کی بھی شرح ہو جس کا نام نسخ الفیۃ بشرح الفیۃ الحدیث ہے۔					

نمبر چوہا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	سطح و یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ابن الوزير ماہ رجب مناسات سو پچتر ہجری میں پیدا ہوئے۔ امیر ابن الامیر بن بنگالین بادشاہوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ تمام علوم عقلی و نقلی میں عموماً بڑے فاضل اور فقہ و اصول میں خصوصاً امام مانے گئے ہیں ادب و انشائیں بھی اعلیٰ درجہ کے ادیب تھے ابتدا میں آبائی طریقہ کے مطابق زیدی المذہب تھے۔ جب حق سبحانہ تعالیٰ نے علوم حقہ سے واقف کیا۔ تو اس قدیمی مذہب کو چوڑ کر شنی المذہب ہوئی۔ اور آخر تک اسی مذہب پر قائم و ثابت رہے۔ مشاہیر مصنفات میں یہ کتابیں بیان کی جاتی ہیں البرہان القاطع فی معرفۃ الصانع مختصر جلیل فی علم الاثر۔ نخبۃ الفکر پر اطلاع ہونے کے بعد کتاب تنقیح الانظار فی علوم الآثار تالیف کی۔ کتاب التادیب الملکوئی۔ مختصر کتاب ہے۔ عجائب و غرائب بیانات لکھے ہیں۔ الامر بالعزۃ فی آخر الزمان۔ نصر الاعیان علی نشر العیان۔ قبول البشری فی التیسر للیسری۔ احسام المشہور فی الذب عن الامام المنصور۔ جمع آیات الاحکام۔ اشار الحق علی الخلق۔ دیوان سنی مجمع الحقائق والرقائق وغیر ذلک۔ چھ یا ستر سال زندہ رہے آٹھ سو چالیس ہجری میں مرض طاعون میں وفات پائی۔ (تحاف البنادر المقتین)
		اختصار نخبۃ الفکر	لم یصرح المؤلف باسمه	قلمی			
							مجموعہ مرقومہ بالاکی دوسری کتاب ہے۔ یہ کتاب صفحہ ۶۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۶۷ کے نصف پر ختم ہے اس رسالہ میں مولف نے نخبۃ الفکر کا اختصار کیا ہے۔ کہیں کہیں اپنی طرف سے بھی کچھ کلمات اضافہ کر دئے ہیں۔ اس رسالہ میں کسی جگہ نہ تو اپنے نام کی تصریح کی نہ رسالہ کا نام مسین کیا آغاز صفحہ ۶۳ الحمد للہ رب العالمین و صلے اللہ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین خاتمہ صفحہ ۶۷ و حصرھا منصرفاً لدرجہ اہل مابسوطانہا واللہ الموفق والہادی لا الہ الاہو تم بحون اللہ ولطفہ و صلے اللہ علی سیدنا محمد وآلہ۔

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>اس مجموعہ میں تین کتابیں مفصلہ تحت ہیں۔ پہلی کتاب تنقیح الانظار ہے اس کتاب میں تمام اقسام حدیث کے تعریفات بہت وضاحت تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں اسکے علاوہ اور بہت سے امورات جنگا جانا محدث کو ضروری ہے لکھے ہیں یہ بھی بیان کیا ہے کہ صحیح احادیث کا انحصار صرف حدیث کے کتب، تعداد و ہی پر نہیں ہے اور شیخین نے صحیحین میں تمام صحیح کا استیعاب کر لیا ہے نقل اقوال کے بعد اکثر جگہ اپنی رائے کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ نہایت ربط و منسلک سے کتاب کو ترتیب دیا ہے۔ آناز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی رافع اعلام الحدیث و فضل العلم النبوی بالاجماع علی شرفہ فی قدیم الزمان و الحدیث دوسرے نسخوں میں رافع اعلام الحدیث کی جگہ رافع اعلام علوم الحدیث۔ بھی لکھا ہے۔ صفحہ ۲۔ عدۃ احادیث البخاری و مسلم قال الشیخ ترمذی الدین بن العزاقی احادیث صحیح البخاری باسقاط المکرر اربعۃ آلاف حدیث علی ما قبل و بالمکرر سبعة آلاف و مائتان و خمسہ و سبعون حدیثاً صفحہ ۲۶۔ المنقطع و المعضل و اختلفوا فی صورتہما قال ترمذی الدین و ابن الصلاح فالمشہوران المنقطع ما سقط من رواۃ راو واحد غیر الصحابی انتقص صفحہ ۳۲۔ الاعتبار و المناہات و الشواہد و ہذہ الالفاظ سند اولہا اہل الحدیث بینہم۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۶۲۔</p> <p>فعلیٰ انہا الطالب للحدیث بالنظر فی علوم الحدیث و المائل لما فی تضاعیفہا من الفوائد و البحث عما ذکر وہ فیہا من المصنفات الخوافل فانہم انما وضعوا لیبرک فی علومہ و یدلک علی ما منہوا فی ذلک لطالبہ فالحمد للہ الذی حفظہم الشرعہ و کفی بہم المونۃ و سال اللہ تعالیٰ ان یجزیہم عنا افضل ما جزا امثالہم من ائمۃ الاسلام و العلماء الاعلام و الحمد للہ وحدہ و صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم۔</p> <p>دو قلمی نسخے اس کتاب کے نمبر و نمبر پر بھی درج ہے۔</p>

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
		انبار ساتھ رکھتے۔ کتب مصنفہ پچاس سے زیادہ شمار کی گئیں ہیں۔ منجملہ اُن کے چند کتب یہ ہیں فاتحہ الالباب بتفسیر فاتحہ الکتاب۔ شرح خطبہ الکشاف۔ احاسن اللطائف فی محاسن الطائف۔ نزہۃ الالذبان فی تاریخ اصحابان۔ مینۃ السیول فی دعوات الرسول۔ الدر الغالی فی الاحادیث العوالی۔ البلقۃ فی تراجم امۃ النجاة واللغة۔ المرقات الوفیۃ للبلقیات الخفیفہ۔ النعمۃ العنبریۃ فی مولد خیر البریۃ۔ ان کے علاوہ قاموس و سفر السعادۃ وغیرہ مشہور تصنیفات ہیں۔ نوٹے سال سے زیادہ کی عمر پائی۔ آخر تک صبح اور بصراور دیگر جو اس سبب صحیح و سالم تھے ہمیشہ مکہ مکرمہ میں مرنے کی آرزو رکھتے مگر یہ امر مفت در نہ تہا زبید ہی میں ماہ شوال کی بیوشین کے انتقال فرمایا۔ علامہ سیوطی نے بغیۃ الوعاہ میں سنہ وفات ۸۱۶ھ لکھا ہے۔ سیوطی کے علاوہ اکثر مؤرخین اور حاجی خلیفہ ۸۱۸ھ میں وفات قرار دیتے ہیں۔ والعلم الحقیقی عند اللہ تعالیٰ و تقدس۔ (بغیۃ الوعاہ۔ شذرات الذهب)					
۱۱۷	۴۶	مجموعہ تفتیح الانظار فی علوم الاثار	ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن علی بن المرثد بن الفضل الحسنی المادی البیہقی المعروف بابن الوزیر المتوفی ۸۴۰ھ	۸۱۳ھ	قلمی ۱۲۵ھ	۷۴	
<p>تقطیع کتابت خط ۹ x ۵۔۵۔ انچہ۔ سطر ۳۴۔ خط اور کاغذ عرب اعلیٰ درجہ کا۔ کتابت سُرخ اور سیاہی سی کاتب کا نام نہیں لکھا ہے۔ چونکہ کاری اور کرم کا اثر کچھ نہیں ہے۔ پہلے صفحہ کتاب پر ایک دائرہ مدور محتات رنگ کا بنا ہوا ہے جس میں سُرخ سے کتاب اور مولف کا نام لکھا ہے۔ اسی صفحہ پر متعدد عربی عبارتیں بھی لکھی ہوئی ہیں۔ بعض میں کچھ فوائد متفرقہ لکھے ہیں اور بعض میں اس کتاب کے درس و تدریس کو متعلق لکھا ہے۔ ان مختلف تحریروں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس کتاب پر بہت سے اہل علم کی نظر پڑی ہے۔ یہ امر اس کتاب کی وقعت کو اور زیادہ کرتا ہے۔</p>							

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعیاتی	تعداد صفحات	کیفیت
		تحتوی علی ماجہ کثیرہ - آغاز - الحمد للہ علی الواحد: تم الصلوۃ للنبی احمد خاتمہ والحمد للہ علی القامہ: وبالصلوۃ الختم والسلام: علی النبی سید الانام: والآل و الصحب اولی الکرام - یہ ارجوزہ کتاب مرقومہ بالا کے آخر صفحہ ۲۵ پر تحریر ہے۔ صاحب قاموس - ربیع الاول سات سو اونتیس (۸۲۹ھ) ہجری - کا ذرون میں پیدا ہوئے۔ اور اور وہیں نشو و نما پایا۔ آٹھ سال کی عمر میں شیراز آ گئے۔ سات سال کی عمر میں قرآن شریف حفظ کر چکے تھے ادب اور علم لغت اپنے والد اور دیگر علماء شیراز سے پڑھا۔ خوشحالی میں ہی اچھی ہمارت پیدا کی تحقیق لغات میں بکثرت زمانہ تھے تحصیل حدیث وغیرہ کی غرض سے - عراق - واسط - دمشق - بغداد وغیرہ کا سفر کیا۔ بغداد میں شیخ عبدالعزیز بن کبیر سے جو مدرسہ نظامیہ کے مدرس اور بغداد کے قاضی تھے علم کی تکمیل کی۔ اور ابن جوزی سے بھی سماعت و روایت حدیث کا اتفاق ہوا۔ مدت تک بغداد میں سلسلہ تدریس کا جاری رکھا۔ بڑی شہرت پائی۔ بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔ امام صفدی اور ابن ہشام اور جمال اسنوی وغیرہم ان کے شاگرد ہیں قاہرہ میں جب پہنچے ہیں۔ تو وہاں کے علماء سے بھی استفادہ کیا ہے بلاد مشرق و شام و روم و ہندوستان میں بھی سیاحت کی ہو ۹۶ھ ہجری میں زبید پہنچے۔ اس زمانہ میں جمال ربیع کا جو قاضی القضاۃ تھے انتقال ہو چکا تھا اشرف اسماعیل بادشاہ نے بہت اعزاز واکرام کیا اور تمام ممالک میں کی قضاۃ ان کے تعلق کر دئے ہیں برس تک یہاں مقیم رہے دو دور اس لوگ بغرض تحصیل علم ان کی خدمت میں حاضر ہو کر فیضیاب ہوتے رہے بادشاہ ہی ان کا شاگرد ہو گیا اور اپنی بیٹی کا نکاح ہی ان سے کر دیا۔ یہ وجہ اور بہنی رخصت و منزلت کی ہو گئی۔ زبید کے قیام کے زمانہ میں متعدد بار مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ و طائف میں آمد و رفت رہی۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں مکانات اپنے ذاتی صرف سے بنوا کر انہیں مدرسے قائم کئے اپنے لئے مکہ معظمہ کے انتساب کو بہت دوست رکھتے اور نام کے ساتھ الملتحی الی حرم اللہ تعالیٰ لکھتے۔ کتابوں کا بڑا ذخیرہ جمع کیا تھا۔ سفر میں بھی کتابوں کا					

اور انکی بیٹی کے ساتھ نکاح بھی کیا

نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>واللہ والکل منهم ذہایۃ ما یتبغی ان یسالہ السائلون وعاملہ الکاملون۔</p> <p>ابن صلاح۔ پانسو ستتر ششہ (شرخان) میں پیدا ہوئے جو (شہزاد) کے قریب قریب بہت بڑے فاضل اور بلند مرتبہ کے شخص۔ تفسیر و حدیث و فقہ و اسماء الرجال و تعلقات علم حدیث میں علما و عابدین میں ممتاز و متمیز تھے۔ ابن خلکان کے شیوخ میں ہیں پہلے فقہ و غیرہ اپنے والد سے بڑے۔ پھر شہر موصول میں آنکے والد نے پہنچا دیا و ہون علوم کی تحصیل کی۔ علم حدیث کی تکمیل خراسان میں پوری کی۔ بیہون کے بال بچنے پر پہلے فارغ التحصیل ہو چکے تھے ایک زمانہ تک شام میں مدرسہ ناصرید کے متولی تدریس رہی بیان بہت سے لوگ ان سے منتفع ہوئے پھر دمشق چلے آئے۔ اور مدرسہ رواجیہ میں مدرس رہی جسکو ابو القاسم ہبہ اللہ بن عبد الواحد بن روادۃ الحموی نے قائم کیا تھا۔ وینداری میں بڑے ثابت قدم تھے ہمیشہ خیر اور صلاح کی جانب متوجہ رہتے۔ مصنفات ان کے متعدد ہیں۔ علم حدیث میں بڑی نافع کتاب لکھی ہے اسکے علاوہ سناسک حج میں بھی ایک کتاب ہے۔ وسیط۔ جو فقہ کی کتاب ہے اسکے ربیع اول پر بھی کچھ تعلقات ہیں وغیرہ ذلک۔ چار شبہ کر روز وقت صبح پچیس ربیع الآخر۔ چہ سو تینا لیس لکھ ہجری۔ مشق میں وفات پائی۔ نماز ظہر کے بعد مقابر صوفیہ میں جو باب النصر کے باہر ہے۔ مدفون ہوئے۔</p> <p>(ابن خلکان)</p>					
		ارجوزہ صاحب اسرار	علامہ مجد الدین ابوالعلاء		مسلمی		
			محمد بن یعقوب بن محمد				
			بن براسیم الشیرازی نقیر				
			المتوفی شہد قبل شہد				
<p>چونکہ اشعار بطرز ارجوزہ ہیں تمام مصطلحات حدیث کو اجالی طور پر حاوی ہیں ایسی مختصر نظم میں ایسی علم کا احاطہ مولف کے کمال کی دلیل ہے۔ خطبہ میں لکھتے ہیں۔ وھذا ارجوزۃ قصیدۃ</p>							

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اسلامی	تقدیر و تصحیح	کیفیت
		تقطیع کتابت	۹۴ × ۴۴ - ۴۲ - سطر ۴۲ - کاغذ اور خط عرب - کتاب کا نام تحریر نہیں یقیناً اور حاشیہ دونوں جگہ کتاب کی عبارت لکھی ہے - کتابت سیاہی اور سرخی سے پیوند کاری اور کرم کا اثر بہت قلیل ہے - اوراق پر آب رسیدگی کے نشان ہیں - کتاب کے ابتدائی ورق پر متعدد اور آخر صفحہ پر صرف ایک جگہ آن علم و کرام کی مختلف عبارتیں لکھی ہیں جنکے پاس یہ کتاب علی سبیل البدلیۃ پہنچی ہے مختلف زمانہ میں مختلف علماء کے پاس رہنا غایت صحت کتاب کی دلیل ہے - اس کتاب کا نام معرفۃ انواع علم الہییت بھی ہے - کتب خانہ خدیویہ کی فہرست میں بھی نام لکھا ہے - کتاب کے آخر دو ورق پر مختلف عبارتیں بعض بعض فوائد کی تحریر ہیں - آخر صفحہ پر تحقیق تاریخ میں فتح الہامی سے جو عبارت نقل کی ہے اس کے ختم پر یہ تاریخ اور سنہ لکھا ہے - ثالث شعبان ۱۲۶۱ھ - مصطلحات حدیث کے فن میں اس طرز خاص کی پہلی کتاب حاکم نیشاپوری کی ہے - مؤلف نے بھی اس کتاب میں ادوی کا اتباع کیا ہے پیٹیٹہ انواع پر کتاب کی تقسیم کی ہے - علماء کا اس کی جانب بہت ہی اعتناء ہوا ہے - بعض نے اسکا اختصار کیا بعض نے کچھ فوائد نکالتے اور بڑا کر مزید فیہ بنایا ہے - بعض نے اعتراضات کا دروازہ کھولا ہے یہ امر مسلم ہے کہ اس فن میں یہ کتاب جامعیت اور پر فوائد ہونے کے اعتبار سے بمثل اور حسن ہے ابتدائی صفحہ کتاب میں کسی قدر مؤلف کا حال اور شروع سے پہلے یہ عبارت لکھی ہے قال الشیخ الفقیہ الامام تقی الدین ابو عمر و عثمان الی قولہ من امرنا ۱ - ارشاد ۱ - آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد لله المہادی من استہداه الی الوافی من اتقاه الکافی من تجرہ رضاہ حمد بالغا - صفحہ ۲ - النوع الثامن معرفۃ المقطوع وهو غیر المنقطع الذی یاتی ذکراً - صفحہ ۳۱ - النوع التاسع والعشرون معرفۃ الاسناد العالی والنازل اصل الاسناد والکائنۃ کتاب صفحہ ۵ - وللمعز وجل الحمد الا تم علی جزیل نعمائہ وسوائف آلائہ والصلوۃ والسلام الاتیمان الا کملا ن علی سیدنا محمد سید المرسلین وعلی اخوانہ من النبیین				



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>حکم قوۃ الیمن۔ اتحاف الاخوان فی حکم الدخان۔ المعاهد العنیدہ فی المشاہد النقصان۔ وغیر ذلک زیادہ مصنفات آپ کے۔ حدیث۔ فقہ۔ اصول۔ لغت۔ سیر تصوف میں ہیں شعبان کی پہلی تاریخ ۱۲۰۵ ہجری مرض طاعون سے مصر میں وفات پائی۔</p> <p>(عجائب الآثار فی التراجم والاضبار۔ آثار الکرام وغیرہا)</p>
۳۸۷۴	۲۴	المبتدئ الخیر فی مبادی علم الآثار	لم یصرح المؤلف باسمه	۳۲۷ھ	مطبوع	۸۸	
							<p>اس کتاب میں نختہ الفکر کے مضامین تفصیل و تشریح کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ مطالب کے بیان سے پہلے دو مقدمہ لکھے ہیں جنہیں ضروری عقائد و فضیلت علم کا ذکر اور نبی و رسول کے معنی کی تحقیق اور خبر و انشاء میں فرق دکھایا ہے اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ دوسرے حصہ کا نام خبر المبتدئ رکھا ہے۔ اس جلد میں صرف پہلا ہی حصہ ہے۔ آخر کتاب میں لکھتے ہیں۔ وقد تمہ تالیفہ فی اواسط سنہ ۱۳۲۰ ھ مدینہ بیت المقدس المبارکۃ لانزالت عامرۃ وھذہ الرسالۃ ہی اول النفاذات القدسیۃ وتیلوھا النفتۃ الثانیۃ وھی خبر المبتدئ شروع کتاب صفحہ ۲۔ احمد من رافع شأن اهل الاثر وجعل لھم حدا حسنا یاثرہ من اثر خاتمہ کتاب صفحہ ۸۸۔ کل ذلک معتنیا بالتقان مسئلہا حفظا وکتابۃ۔ الی قول خبر المبتدئ۔ اس پہلے حصہ میں تو موقف نے اپنا نام نہیں لکھا۔ شاید دوسرے حصہ میں تحریر کیا ہو۔</p>
۱۱۷۷	۴۵	علوم الحدیث شیخ ارجوزہ صاحب القاموس	لقی الدین ابو عمر عثمان بن عبد الرحمن بن عثمان بن سید بن ابی النصر نصری الکروی الشہر فی المغرب بن بھلال انشغل فی السنۃ ۶۷۳ھ	۶۶۱ھ	فصلی	۵۶	

نمبر جوہر	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا مکتوبہ	تعداد صفحات	کیفیت
		بین قیام رہا۔ مصر میں آپ کے فیض تعلیم۔ تدریس سلسلہ تو الیف نے ایسی بلند آہنگی پیدا کی کہ دور دور تک شہرت پھیل گئی۔ بڑے بڑے علماء و اکابرین قوت استناد کی وجہ سے آپ سے علم حدیث وغیرہ حاصل کرتے۔ سلطان روم نظام الدین البو اسحق عبد الحمید خان اول اور دستور عظم و نظام الملک سلطان ابی المنظر محمد بانشا نے بھی اجازت حدیث کی التماس کی۔ جو قبول ہوئی۔ سلطان کو اجازت حدیث کے ساتھ ایک قصیدہ مولانا حبیبہ ہی ۹۳ھ ہجری میں بھیجا گیا۔ اور دستور عظم کو بھی اسی سنہ میں اجازت حدیث عطا ہوئی۔ قوت علم و عمل۔ مقبولیت سلاطین۔ کثرت شیوخ و تو الیف فوراً ملائذہ میں جو رفعت و اولویت آپ کو ملک حجاز و عرب میں حاصل ہوئی شاید کسی ہندی نژاد کو یہ رتبہ حاصل ہوا ہو۔ جو دست طبع۔ ذہانت۔ قوت حافظہ آپ نے مافوق العادت پائی تھی علوم عربیہ کے علاوہ ترکی۔ فارسی میں بھی پوری مہارت حاصل تھی حسن ظاہری۔ اخلاق حسنہ۔ سخاوت۔ وغیرہ سے بھی اعلیٰ درجہ پر آراستہ تھی۔ انہیں خوبیوں اور کمالات کا نتیجہ تھا۔ کہ مقبول عام و خاص بن گئے تا لیاغات کثرت سے ہیں چھوٹے بڑے مصنفات کی تعداد ایک سو تک شمار ہوئی ہے۔ بعض مولفات کے اسما یہ ہیں۔ تاج التروس۔ قانوس کی ضخیم شرح جسکی دس جلدیں ہیں۔ اتحات السادة المتقین۔ احیاء العلوم غفرآلی کی شرح بسوط کتاب ہے۔ یہ بھی دس جلدوں میں تمام ہوئی ہے۔ درالضرع فی تأویل حدیث ام زرع رقع البکل عن البعل۔ تخریج حدیث نعم الامام النخل۔ المواعظ الجلیہ فیما يتعلق بحديث الاولیہ بتیمید القار البصیر علی اسرار الحرب البکیر۔ القول المبعوت فی تحقیق لفظ التابوت حسن المحاضرہ فی آداب البحث والمنظرہ۔ رسالہ فی اصول الحدیث۔ رسالہ فی اصول المعرہ۔ کشف الظاعن الصلاۃ الوسطی۔				
		الاحتفال بصومہ المست من المشوال۔ اقرار حسین بذکر من نسب الی الحسن والحسین۔ الاتہاج بذکر امر الحاج الفیوضات العلیہ بانی سورۃ الرحمن من اسرار الصنیعۃ الالہیہ۔ التعریف بضروری علم التصریف العتد اثین فی طرق الالباس والمتین۔ اتحات الاصفا بسلاسل الاولیاء۔ اتحات بنی الزمن فی				

[illegible]

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ - مؤلف الفيض كاحال نہیں معلوم ہوا۔ ابن الملحق کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۳۰ میں تحت کتاب الکلام علی سنۃ الجمعۃ قبلہا وبعدها۔ لکھا گیا۔					
		تذکرہ فی علوم الحدیث	سراج الدین عمر بن علی المعروف بابن الملحق شافعی متوفی ۸۰۲ھ		قلمی ۱۲۳۲ھ	۵	
		یہ نسخہ فن حدیث مجموعہ نمبر ۳۳۵ میں ہے۔ بہت بدخط ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ اس کتاب کی کیفیت صفحہ سابق میں تحریر ہو چکی ہے۔					
۳۸۸۳	۲۳	فتاویٰ الاثر فی صفو علی الاثر شیخ الاسلام فی الدین مع بلغة الغریب	محمد بن ابرہیم الرجبی ابن الحنفی الشہیر بالجہلی		مطبوع مصر ۱۳۲۶ھ	۳۸	
		اس جلد میں دو کتابیں مختصر ہیں۔ پہلی۔ فتاویٰ الاثر۔ جس کا طرز متون کی روش پر ہے۔ اقسام حدیث اور وجوہ تحمل وغیرہ کو بیان کیا ہے۔ آغاز۔ ورق اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی لم یزل عالمنا قدیرا وصلی اللہ علی سیدنا محمد الذی ارسلہ الی الناس لبشیرا و نذیرا۔ خاتمہ کتاب۔ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ ابن الجہلی کی تفصیل حالت دریافت نہیں ہوئی خطبہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں صدی کے علما میں ہیں۔ دیباچہ میں لکھتے ہیں۔ ثم لما رفعت الی المرح بقراءة هذا الشرح سنہ احدى واربعین وتسعمائة علی الاستاذ					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		اوراق کے کنارے ایک جانب میں کس قدر کرم خوردہ ہیں۔ پوری کتاب پر آب رسیدگی کا اثر ہے سیاہی اور سرخی سے کتابت کی گئی ہے۔ کتاب کا نام نہیں لکھا ہے۔					
		اس جلد دو مختصر رسالے ہیں۔ اول الفیاض۔ اس میں اقسام حدیث اور اجازت حدیث کا طریقہ اور لفظ حدیث اور اخبار وغیرہ میں فرق بیان کیا ہے شیخ سے روایت حدیث بیان کرنے کا بھی انداز دکھایا ہے۔ بعض مشاہیر محدثین کے سن ولادت اور سال وفات کا بھی ذکر کیا ہے۔ کتاب باوجود مختصر ہونے کے ضروری امور کی جو محدث کی واسطے ہونی چاہئے۔ جامع ہے شروع کتاب ورق اول صفحہ ۲۔					
		الحمد للہ الذی وفقنا للتوحید وفضلنا علیٰ کثیر من عبدہ خاتمہ کتاب صفحہ ۱۱۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ نسأله ان یجعلنا فیما فصدناہ من ذلک خالصا لوجه الکریم ومقرنا من رحمۃ ربہ بعد امن نعمتہ بحوالہ وقوتہ وسبیل المضاء ونیفعا وایاکم بہ آمین آمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم۔					
		تذکرہ فی علوم الحدیث	سراج الدین عمر بن علی بن احمد بن الملحق الشافعی الاندلسی ثم المصری المتوفی	۶۳ھ	مطبعی		
		بہت مختصر رسالہ ہے۔ مؤلف نے اپنی کتاب شیخ سے اسکا اقتباس کیا ہے مفصلیات حدیث کو جامع ہے۔ صرف دو ساعت اس کی تالیف میں صرف ہوئے ہیں۔ جیسا کہ آخر میں لکھتے ہیں۔					
		فرغت من تحریر ہذا التذکرۃ فی نحو ساعتین من صبیحة یوم الجمعة سابع عشر جمادی الاولی من سنہ ثلاث وستین وسبع مائۃ۔ آغاز ورق ۷ صفحہ اول بحمد اللہ علی نعمائہ واشکرہ علی الالہ خاتمہ کتاب صفحہ ۱۷۔ فافہم وبالله التوفیق وصلى الله					



نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعاتی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۵۶۹	۴۱	الباعث الخیر فی معرفة علوم الحدیث	الحافظ الکبیر علاء الدین ابی القدر اسماعیل بن کثیر بن زرع البصری ثم الدمشقی الشافعی المتوفی ۷۴۲ھ	۷۵۲ھ	قلمی	۳۲۲	۱۴۸

القطع کتاب ۵ x ۴ - ۱۵ - سطر ۱۵ - خط نسخ معمولی طالب علمانہ - کاغذ انگریزی کتاب سیاہی اور سحر  
کاتب کا نام تحریر نہیں شیخ حسین محدث یقین بھوپال کی منقول کتاب سے اسکی نقل کی گئی ہے کسی جگہ پڑھ کر  
اور کرم کا اثر نہیں - اس نسخہ میں نصف کتاب سے کچھ زیادہ سادے اوراق ہیں - کتاب علوم الحدیث  
ابن صلاح کا اختصار ہے - جو مصطلحات حدیث میں مشہور اور معتبر کتاب ہے ابن صلاح نے انواع حدیث کو  
پینٹھ اقسام تقسیم کیا ہے - ابن کثیر نے بھی اس کتاب میں اسقدر اقسام لکھے ہیں - اور جس ترتیب پر کہ ابن  
صلاح نے اپنی کتاب کو مرتب کیا ہے - ابن کثیر نے بھی اس کتاب میں وہی انداز رکھا ہے - اکثر جگہ ابن صلاح  
کلام پر کلام کیا ہے - اور زوائد کے بیان کو لاطائل قرار دیا ہے ابن کثیر نے اس کتاب میں کتاب نقل  
جو بھی کی تالیف ہے بعض فوائد کا اضافہ بھی کیا ہے خطبہ میں لکھتے ہیں - ولما کان الکتاب الہی عظمی  
یتہذیبه الیتم الامام العلامة ابو عمر و بن الصلاح تغذاه اللہ رحمتہ من مشاہیر  
المصنفات فی ثلاث بلین الطلبة لہذا الشان - واختصر ما بسطہ ونظمت ما فرطہ  
وقد ذکر من الواع الحدیث خمسہ وستین ... وانا بعون اللہ اذکر جمیع ذلک مع ما اضيف  
الیہ من التوائد المتقطعة من کتاب الحافظ الکبیر ابی بکر البہقی المسبی بالمدخل  
الی کتاب السنن - آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی  
وبعد فان علم الحدیث الذی اعتنی بالکلام فیہ جماعة من الحفاظ صفحہ ۵۲ وانواع تحمل التحذیر

نمبر موجود	نمبر شمار	تمام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>منقولہ مختصر مولفہ قاضی محمد الدین صاحب قاموس متوفی ششمی شرح ہی۔ قاضی مذکور نے مصطلحات حدیث کو بہت انضباط و اختصار کیا۔ اتھو نظم کیا ہے۔ شارج نے بھی شرح کی ہے بن ضروری قدر پر اکٹفا کیا ہے کتابت بعض جگہ کاتب سے غلطی ہی واقع ہوئی ہے شاید منقول عنہ سے مقابلہ ٹیک نہیں ہوا۔ ایک نسخہ قلمی اس کتاب کا نمبر ۲۴۰ اصول حدیث پر درج ہے۔ شروع کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین فی الصلوٰۃ علی سیدنا محمد خاتم النبیین والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین والتابعین</p> <p>لھم باحسان الی یوم الدین صفحہ ۴ وھذا درجوزہ قصیدہ بخوی علوم اجماعہ کثیرۃ</p> <p>فاحفظھما اللہ اللہ للمقال تحفظ لغابات ذوی المعال۔ الارجوزۃ افغولۃ وھو بحر من</p> <p>بحور الشعر مرکب من مستغفلین ست مرات خاتمہ صفحہ ۲۰۔ وھذا آخر ما یسر اللہ</p> <p>تعلیقہ والحمد للہ الذی بنعمتہ نتم الصالحات وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ</p> <p>وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین۔ اس کے بعد کاتب نے</p> <p>کچھ عبارت لکھی ہے جس کا اختتام اس کلمہ پر ہے۔ آمین آمین آمین۔</p>					
		المنہج السوی علی المنہل الروی	السید عبد الرحمن	۱۲۳۵ھ	قلمی		
		الجزء الاول	بن سلیمان الابدل				
		<p>منہل الروی کا حاشیہ ہے۔ ابن الشارج نے بہت تطویل و بسط سے اپنے والد کی شرح پر تجزیہ کیا ہے</p> <p>یہ پہلا حصہ ہے صفحہ ۲۶ سے شروع عبارت آغاز۔ الحمد للہ وحدہ۔</p>					
		المنہج السوی علی المنہل الروی	ایضاً		ایضاً		
		الجزء الثانی					
		<p>یہ دوسرا حصہ ہے۔ شارج اور محشی تیرہویں قرن کے علماء میں ہیں۔ ان کے حالات متنبہ کہیں دیکھے نہیں گئے۔</p>					



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		ارواح الملائکہ والثناء لہن شمس شوارف الختیفة۔ ورق ۹ صفحہ ۲ مع مزید و تصرف کثیر۔ لکن تہ یعرف ذلک البصیر والمطعم ان المصنف لہا نظم مسائل النجۃ المہمہ لم یقتصر علی ما فی النجۃ بل تصرف فیہا بزیادۃ ونقص وتقدیم و تأخیر۔ ورق ۵ صفحہ اول ثم فی ثلاثۃ النساء مع ثلاث مایۃ یعنی ان الحافظ ابی عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر النساء تو فی بومرکاتین ثلاث عشرۃ لبلۃ خلت من صفر سنۃ ثلاث وثلاثمئة۔ خاتمۃ کتاب ورق ۲۰ صفحہ ۲ ادما من رواۃ الادھی متصلہ باصحابہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلامہ علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔ قال المولف انتقہ ما فیہ کاتبہ احمد بن الحاج بن المہدی وفقہ اللہ آمین۔ فی سادس ربیع الثانی سنۃ ۳۹۹ نسعین ومائتین والہ نفعا اللہ بہ والمسلمین آمین					
۳۲۸۶	۴۰	مجموعۃ المنہل الروی شرح منظومہ المصطلح الحدیث النبوی	مولنا سلیمان بن یحییٰ بن عمر لقبول الابدالی	قلمی ۱۲۹۵ھ	۵۶۹		نام نخبہ اور شارح کی تحقیق نہیں ہوئی۔ ورق ۱۰ صفحہ اول۔ اسی کتاب سے اس قدر پتہ چلتا ہو کہ نظم کتاب نخبہ وغیرہ اور علم حدیث کی استنادیں فقہار سے رکھتے ہیں جو شیخ ذکر یا انصاری سے علم حدیث میں مجاہز ہیں۔ اور انصاری قرآن اور سماعاً اپنی استناد ابن حجر عسقلانی مولف کتاب نخبہ سے کرتے ہیں۔
		تقطیع کتابت پ ۹۔ پ ۴۷ نخبہ۔ سطر مختلف۔ خط معمولی طالعبدانہ بطرز عرب۔ کاغذ آسمانی رنگ کا کتابت سیاہی سے کہیں کہیں لفظ قولہ وغیرہ کو سرخ پوریا سے لکھا ہے۔ مولوی محمد بن مولنا حسین محدث انصاری کے قلم سے لکھی گئی ہے۔ کرم اور پیوند کاری وغیرہ سے سالم ہے۔					

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تسلی	تعداد صفحات	کیفیت
						قد وقع الفراغ من اتمامه في سحر ليلة الاربعاء لثلاث بقيت من ذي القعدة من شهر سنة الف وثلاثمائة وثمانية وعشرين من الهجرة وذلك في مدينة مصر والحمد لله وسلامه على عباده الذين اصطفى۔ مولف چودھویں صدی کے علماء میں ہیں۔ غالباً اب تک ان کے حالات ضبط نہیں ہوئے ہیں۔
۲۹۶۷	۳۸	لفظ الدرر بشرح متن نخبۃ الفکر	شیخ عبداللہ بن الحرم حسین فاطمہ العدوی المالکی	۱۳۰۹ھ مطبوع مصر	۵۱۳۲۲	۱۵۸
						یہ کتاب زبہ النظر کا حاشیہ ہے۔ زبہ النظر نخبۃ الفکر کی شرح ہے جبکہ مؤلف نے تالیف کیا ہے حاشیہ پر پوری شرح بھی لکھی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الہی نور بمعارف عوارف السنۃ النبویۃ قلوب احیاءہ۔ خاتمہ صفحہ ۵۷۷ فی یوم لا یتفع مال ولا بنون الا من اتى اللہ بقلب سلیم والحمد للہ رب العالمین۔ حضرت محشی نے گوگون میں ہیں۔ ان کا حال معلوم نہیں ہوا۔
۳۲۸۳	۳۹	شرح ارجوزہ نخبۃ الفکر لم نفق		قلمی ۱۲۹۰ھ	۲۳۰	
						تقطیع کتابت۔ ۵ x ۷ انچ۔ سطر مختلف کہیں چوبیس کہیں پچیس اور چھپیس۔ کاغذ عرب کتابت سُرخ و سیاہی سے۔ احمد بن الحلاج بن المہدی کا تب ہیں۔ یونہی کاری و کرم وغیرہ کا کچھ اثر نہیں۔ خط مغربی اور اندلسی ہے۔ جو غور و مامل سے پڑا جاتا ہے۔ اس خط کا رسم خط بھی جدا ہے۔ حرف فاکے نیچے نقطہ لکھا جاتا ہے مثل حرف باکے۔ اسی طرح دوسرے حرفوں میں بھی تفاوت ہے۔ یہ کتاب نخبۃ الفکر منظومہ کی شرح ہے۔ نخبۃ الفکر جو ابن حجر کی مشہور کتاب ہے۔ اس کے مضامین کچھ کم و بیش کے ساتھ نظم کے پیرایہ میں کسی فاضل نے بطرز ارجوزہ منظوم کئے ہیں۔ شارح نے اس ارجوزہ کا حل بہت مناسب طریق سے کیا ہے۔ متن کی چھپائی اور دشواریوں کو تفصیلی طور پر بیان کر دیا ہے۔ یہ کتاب عمدہ اور کیاب معلوم ہوتی ہے آغاز کتاب ق اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی (مہبنہ) وجود الکونین وروح

نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		جو دت طبع ان کی مشہور ہے۔ پانچ برس کی عمر سے کلام مجید پڑھنا شروع کیا۔ دس سال کی عمر میں حافظ ہو کر گیارہ سال کی عمر میں اپنے والد سے تحصیل علم شروع کی۔ سترہ برس کی عمر میں فاضل تحصیل ہوئے تمام علوم کی تکمیل اپنے والد ماجد ہی سے کی۔ صرف علم ریاضی مولوی نعمت اللہ صاحب فرنگی علی سے پڑھا وہ اس فن کے بڑے ماہر تھے۔ اور ان کے والد کے مامون ہوتے تھے۔ کچھ زمانہ اپنے والد کی حیات اور معیت میں اور کچھ ان کی وفات کے بعد حیدر آباد ہی قیام رہا ہے۔ بعد انتقال والد علیہ الرحمہ طبعیت مقررہ ریاست حیدر آباد سے بدستور جاری رہا۔ پہلی مرتبہ ۱۲۸۹ھ ہجری میں اپنے والد علیہ الرحمہ کے ہمراہ حیدر آباد تشریف لے گئے۔ دوبار زیارت حرمین شریفین و مشرف ہوئے پہلی مرتبہ تو اپنی والد کے ہمراہ ۱۲۸۹ھ ہجری میں اور دوسری مرتبہ ۱۲۹۲ھ میں تشریف لیکر شیخ احمد حلالان جو بہت بڑی شیخ اشافیہ تھو کہ مکتبہ سندھ حدیث وغیرہ چال کی ہمیشہ تدریس تصنیف میں متفرق رہے مولانا کا اکثر مین تقریر میں ایک دو تالیف انکی موجود ہیں اونتیس ربیع الاول دو شب بند کے دن وقت شب تیرہ سو چار (۱۲۴۲ھ) سال ہجری عارضہ صرع سے لگے مین وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ پس ماندگان میں صرف ایک دختر ہی۔ مولوی محمد سعید عظیم آبادی حسرت تخلص نے تاریخ وفات یوں لکھی ہے۔					
۱۸۰۳	۳۷	توجیہ النظر الی اصول الاثر مع الفہرست	مولانا طاہر بن صالح بن احمد البحرانی	۱۳۲۸ھ	۱۳۲۹ھ	مطبوع مصر صفحہ ۴۲۰	کرو جلت بن عبدالحی فاضل لکھنؤی فطین و ذکی گفت سال وفات حضرت شد فرنگی محل ز علم تہی (۱۳۰۳ھ)
		اس فن میں یہ کتاب بہت بڑی تفصیل کے ساتھ لکھی ہے۔ شروع کتاب صفحہ ۲۔ ایچوں بشر و سلامہ علی عبادہ الذی اصطفی اما بعد فہذہ فصول جلیلة المقدرہ خاتمہ صفحہ ۴۱۹					

نمبر موجودہ کتاب	نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	کشیفت
		علیہ وسلم ان اللہ عز وجل یحب ان یجود رواۃ الطہران فی وفیہ صفحہ ۱۲۔ فالمتصل ویقال لہ البضا الموصول والموصول بالفتک والہمزۃ کما نقلہا البیہقی عن الشافعی۔ صفحہ ۲۳۔ والمعضل لفتح الضاد من اعضئہ فلان ای احبہ امرۃ فهو معضل ای معی خاتمہ کتاب صفحہ ۲۱۔ ویشاد در ابن الوردی حیث یقول الی قول والحمد للہ رب العالمین مؤلف علیہ الرحمہ بہت بڑے فقیہ اور محدث مذہب مالکی ہیں۔ ایکزار پچپن (۱۸۵۵ء) سال ہجری مصر میں ان کا تولد ہوا۔ مولانا مالک رحمہ اللہ کی مبسوط شرح لکھی ہے۔ جو چار جلدوں میں ۱۲۸۰ھ ہجری مصر میں طبع ہوئی ہے۔ مواہب کی شرح بھی ان کی مشہور تالیف ہے۔ ان کے علاوہ ادب بھی ان کے مولف ہیں۔ اپنے والد نور علی شبر الہی شیخ محمد بابی شیخ محمد عیونی دمشقی عبد اللہ شبراوی سے علم حاصل کیا۔ گیارہ سو بائیس (۱۲۲۵ھ) ہجری۔ مصر میں ان کی وفات ہوئی (سکالہ در درنی عیان لقرن الثانی عشر وغیر ذاک)				
۱۰۹۰	۳۶	ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی	ابو الحسنات مولوی عبد الحی بن مولوی محمد سلیم الکنوی المتوفی ۱۳۰۲ھ	ماہ صفر ۱۳۰۲ھ مطبوعہ ۱۳۰۲ھ چشمہ فیض	۳۳۶	
		مختصر خلاصۃ الطیبی کی شرح ہے۔ جو اصول حدیث میں مشہور کتاب ہے۔ اس مختصر کے مؤلف میں علمائے کلام کیا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ کمال الدین بن ابی شریف القزوی تلمیذ ابن ہمام نے یہ مختصر لکھی ہے کچھ لوگ صاحب روضۃ الاحباب کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ مشہور یہ ہے کہ سید شریف نے خلاصۃ الطیبی کا اختصار کیا ہے۔ وہی اس مختصر کے مؤلف ہیں۔ شاہ علام نے بھی اسی مشہور مسلک کو ترجیح دی ہے۔ شاہ علیہ الرحمۃ ملا قطب الدین سہالوی کی اولاد میں ہیں۔ ابو الحسنات ان کی کنیت ہے عشرہ اخیرہ ذیقعدہ ۱۲۶۲ھ ہجری میں باند امین پیدا ہوئے۔ بہت بڑے ذہین اور حافظہ کے شخص تھے ذکاوت اور				

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نخستہ الفکر فی مصطلح اہل الآثار	حافظ ابو الفضل شہاب الدین بن علی بن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ		قلمی ۱۲۳۳ھ	۹	
		<p>تقطیع کتابت ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰،</p>					



[illegible]

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							صفحہ ۲ جلد ساتویں - اخبارنا ابو محمد الحسن بن علی بن محمد بن الحسن الجوهری قرآن علیہ (امام علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۶۵۹ کے تحت میں لکھا گیا)
		القول المسد فی الذب عن سند احمد	لم یصح المؤلفاتہ	تسلی	۸		
		<p>یہ کتاب فن اسرار الرجال نمبر ۲ کے مجموعہ میں ہے۔ اس نام کی ابک کتاب نمبر ۸۴ اسی فن حدیث میں لکھی گئی ہے جو ابن حجر کی تالیف ہے۔ یہ کتاب اگرچہ باعتبار مضامین کتاب نمبر ۸۴ سے متحد ہے۔ مگر عبارت اور طرز بیان کے لحاظ سے بالکل مخالف ہے معلوم ہونا ہے کہ اس کتاب کا کوئی دوسرا نام ہوگا۔ اور مؤلف بھی دوسرا۔ ابتدائی صفحہ کتاب بذریعہ یہی نام لکھا ہے۔ اور ابن حجر کا نام کا تکرار عبد الرحیم عراقی کو اس کتاب کا مؤلف قرار دیا ہے کتاب اور مؤلف کی بابت ٹہنیانی حالت باوجود تحقیق و جستجو حاصل نہ ہو سکی۔ آنا زب عبارت صفحہ ۴۴۴ - الحمد للہ و سلام علی عباد اللہ بن اصطفیٰ و اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ نبیو قائلہا من الحنن غرقاً خاتمہ صفحہ ۴۴۴ و لحدۃ العبادة لبقولہا الفخاری فمن ملومہ وقال النساء فی لیس بشقہ وقال الدار فطنی - اخرا الجزء -</p>					



نمبر وجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تقطیع کتابت	۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱	خط نسخ پاکیزہ بطرز عرب	کاغذ گندہ ہرنگ عربستان		کتابت صرف سیاہی سے بعض جگہ قرہ تام ہونے کے بعد سرخی کے نقطے ہیں۔ کاتب علی بن ابی کریم نام اوراق پر کرم خوردگی و آب ریزی کا اثر ہے۔ ابتدائی اوراق پر پیوڈ کاری کم آخر میں زیادہ ہو۔ بہت پُرانی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اس سے قدیمی کتاب کتابت کے اعتبار سے غالباً اس کتب خانہ میں اور نہیں ہو۔ نامور و کیا کتاب ہے صحیحین کی دونوں کتابوں میں مجتمعا یا منفرداً جو حدیثیں باعتبار اتفاق یا اختلافات کلمات کے مشمل ہیں انکو جمع کر کے مشکلات کا حل کیا ہے۔ ابتدا سے کتاب ناقص ہے یہ پتا نہیں چلا کہ نقصان کس حد تک ہے۔ کتاب کے آخرین یہ بھی تحریر ہے۔ آخر الحزب الاول جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کا دوسرا حصہ اور بھی ہے۔ کتاب کے نام ہونے کے بعد یہ عبارت تحریر ہے۔ قول بالاصل المنقول منہ عبارت ابتدائی ورق اول فصیح استغفل فلهم عبارت خاتمہ صفحہ ۶۶۴ من مسند سمرۃ بن جندب الی قول والہ الطاہرین۔ (امام جوزی رحمہ اللہ کا ترجمہ نمبر ۵۰۳ پر تحریر ہے)
		المسند الامام الشافعی	الامام ابی عبد اللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان الشافعی۔ المتوفی ۲۰۴ھ				
		یہ کتاب فن فقہ میں کتاب الام نمبر ۶۶۸ کے حاشیہ پر ہے۔ اس کتاب کے متعلق کیفیت و حالت فن حدیث نمبر ۵۶۶ پر لکھی گئی ہے۔					
		اختلاف الحدیث	ایضاً				
		یہ کتاب بھی فن فقہ میں کتاب الام نمبر ۶۶۹ کے حاشیہ پر ہے۔ اس کتاب میں ان احادیث کو جمع کیا ہے جنہیں ظاہراً مخالف سمجھا جاتا ہے۔ کتاب کے ابواب کے ترتیب فقہی انداز پر رکھی ہے۔ ہر جگہ مخالف ظاہری کی مقبول وجہ بھی لکھی ہے۔ اہل علم کے واسطے یہ کتاب بیش نظیر کہنے کے قابل ہے۔ ابتدا حاشیہ					

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فضلہ کبار کے فیض علوم سے بھرہ مند ہوئے۔ فن حدیث میں زیادہ ملکہ پیدا کیا۔ ۵۵۵ھ ہجری میں علامہ شمس الدین بن نمیر الحنفی قاضی طرابلس کو اتفاقاً چاروں نے قتل کیا۔ علامہ شبلی اس زمانہ میں دمشق تھے۔ اس سانحہ کی خبر سن کر فاجرہ گئے اور اس عہدہ کی بابت کوشش کی بالآخر کامیابی ہوئی تو قیام قضاوہا نے حال کر کے دمشق واپس آئے۔ یہاں ساز و سامان کے ساتھ طرابلس پہنچے۔ آخر عمر تک وہاں منصب قضا پر مامور رہے اور وہیں توطن اختیار کیا۔ اس تالیف کے علاوہ کتاب عجائب الوسائل۔ اور آداب عام میں ایک دوسری لطیف کتاب بھی ان کے مؤلفات میں ہے۔ ۶۹۹ھ میں طرابلس میں وفات پائی۔					(الدرر الکامنہ)
۵۱۶۹	۵۶۲	نور بعین من فتاویٰ الشیخ حسین	مولانا و محدث الشیخ ابی محمد حسین بن محمد الانصاری الخرزنجی السعدی البیانی ترتیل بوفال المتوفی ۱۳۲۶ھ	مطبوعہ شمس المطالع ۱۳۳۹ھ	۳۱۲		
		اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ نمبر ۵۵۶ پر مع کیفیت کتاب و ترجمہ مؤلف تحریر ہو چکا ہے۔ اس مطبوعہ کتاب میں لمبی کتاب کی نسبت رسائل زیادہ ہیں۔ تقریباً نسخہ مطبوعہ تیس رسائل کا مجموعہ ہے۔ ابتداء میں مولانا محمد ابن المؤلف نے ایک مختصر سالہ (سیرۃ المختصرہ) کے نام سے لاحق کیا ہے۔ حسین حضرت مؤلف کا تفضیلی ترجمہ لکھا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ الحمد للہ و کفی۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۳۱۲۔ یوم الاربعاء ثانی عشرۃ محرم ۱۳۰۳ھ					
۵۲۱۱	۵۶۳	کشف مغل حدیث الصحیحین (ناقص)	الامام ابی الفرج عبد الرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد بن المتوفی ۵۹۶ھ	قلمی ۶۳۹ھ	۲۶۸		



نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تسلی	تعداد صفحات	کیفیت					
		الحمد للہ مستبدہ ارکان الدین الحدیث بقواعد آباء کتابہ المبین - ختم صفحہ ۱۵۸	آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ مستبدہ ارکان الدین الحدیث بقواعد آباء کتابہ المبین - ختم صفحہ ۱۵۸	کعبیادۃ المریض و تسبیح الجنائزۃ والصلوۃ علیہا وزیارة الاخوان وغیرہا -	علاء طیبی علوم عربیہ - معقول - معانی و بیان میں امام زمانہ اور علامہ وقت مانے گئے ہیں - ابن حجر مکی	کان آبی فی استقرا ج الدقائق من القرآن والسنن فلاسفر اور مقدمہ کے بہت بڑے راہ شہو ہیں -	دن رات طلبا کے پڑھانے اور نشر علم میں مشغول رہتے - طلبا کی اعانت و خدمت اپنے ذاتی مال سے فراخ حوصلگی سے فرماتے - ابتداء حال میں صاحب دولت و ثروت شمار کئے جاتے تھے - دینی خدمت کی بدولت تمام مال و سامان تباہ ہو گیا - یہی وجہ ہے کہ آخر عمر میں فقیر و مفلس ہو گئے تھے - آخر عمر تک یہ التزام رکھا تھا کہ صبح سے ظہر تک تفسیر قرآن شریف پڑھاتے - اور ظہر سے عصر تک حدیث - اللہ و رسول کی محبت کو جملہ امورات پر مقدم رکھتے - بڑے باحیا اور نہایت متواضع شخص تھے - اس شرح کے لکھنے سے کچھ روزوں قبل حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور حضور نے ایک پیالہ دودھ کا عطا فرمایا جسکو نہایت ادب و شوق سے نوش کیا - فن تفسیر میں کثافت کی شرح بہت ربط و ضبط و ضبط کے ساتھ لکھی ہے - معانی و بیان میں قبیان انکی مشہور تصنیف ہے - ۱۳ شعبان ۸۳۰ شنبہ کے روز سنہ متذکرہ بالا میں تدریس تفسیر سے فارغ ہو کر دورہ حدیث شریف کا خیال تھا - نوافل سے فراغت کر کے نماز فرض کے انتظار میں قبلہ رو بیٹھے تھے کہ یک بیک جان پاک جان آفرین کے سپرد فرمائی - (بغیۃ الوعاہ)	جلد دوم صفحہ ۲۱ - فہرست برٹش میوزیم مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء میں جولائی زبان میں ہے - علائمہ طیبی کے نام پر شرف الدین کا لفظ بھی بطور لقب لکھا ہے - اور سن وفات ۸۴۵ھ تحریر کیا ہے -				
۲۹۷۳	۵۹	الموطا امام مالک بردتہ	امام دارالہجرۃ ابو عبد اللہ	امام مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر الحمیری	مطبوعہ مصطفائی	۲۱۲	کیفیت					
		امام محمد مع التعلیق للمجد	امام مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر الحمیری	امام مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر الحمیری	۱۲۹۷ھ							

نمبر و جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ پبلی	تعداد صفحات	کیفیت
							گئی گئی ہے۔ جو نام تمام چھوڑی گئی۔
							(مؤلف علیہ الرحمہ کی حالت اور سنہ وفات وغیرہ کا پتا نہیں چلا)
	۵۵۶	اتمام النشوع بوضع السبعین على الشمال بعد الكروع	مولانا ابی اسماعیل حسین برقاضی محمد حسن الخافوری المولود ۱۲۸۵ھ		مطبوعہ کرگزنٹ دہلی	۲۹	
		یہ رسالہ مفصل کیفیت کے ساتھ نمبر ۲۵۴ پر تحریر ہو چکا۔					
۲۹۰۸	۵۸	الکاشف عن خالق السبعین المعروف بابی	الامام العلامة حسن بن محمد بن عبد اللہ الطبری السوفی ۱۲۸۳ھ		قلمی ۱۲۲۳ھ	۱۵۸۲	
<p>تطبیع کتابت ۱۰ × ۵ - انچہ - سطر ۱۶ - خط نسخ اوسط درجہ کا - کتابت سرخی و سیاہی سے - بہت سے مقام پر سرخی کی جگہ خالی جوڑی گئی ہے۔ غالباً منقول عنہ میں، ایسا ہی ہوگا۔ کاتب بشیر حسین دہلوی سابق ملازم کتب خانہ نڈا - کتاب قابل تصحیح ہو - نقل کے بعد مقابلہ نہیں ہوا ہے۔</p> <p>مشکوٰۃ شریف کی شرح ہے - شارح علیہ الرحمہ نے بڑا کام کیا ہے - اصل کتاب کے مشکل اور سخت مقامات کو نہایت آسانی سے حل کیا ہے - اجنبی الفاظ کے معانی کی تشریح انکے ماخذ کی تحقیق - محاورات عرب کا ذکر - علم نحو اور معانی کے متعلق ضروری بیان - ان تمام امور کتابت کا نہایت سلیسگی اور خوبی کے ساتھ التزام کیا ہے - ابتداء کتاب میں اصول و اصطلاحات اقسام و انواع حدیث - جرح و تعدیل - رواۃ کی تحقیق - آداب نسخ و طالب و کاتب وغیرہ کو ضروری قدر لکھا ہے۔</p> <p>یہ پہلا حصہ ہے - شروع کتاب سے باب الاعکاف کے ختم تک - ایک حصہ اس کتاب کا باب الدعوات باب رزق الولاۃ کے ختم تک نمبر ۲۹۳ پر تحریر ہے - باب الاعکاف کے ختم سے چند ابواب کے بعد باب الدعوات ہے - اس صورت میں یہ دوسرا حصہ پہلے حصہ کے ساتھ ناقص رہتا ہے۔</p>							

نمبر جدول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>سائل مستنود کے جواب میں لکھے گئے ہیں بعض میں مسیح علی الجور ہیں۔ اور بعض میں محارم رضائی و نسبی کی تحقیق اور اُن سے حجاب کا طریقہ۔ بعض میں اقسام حدیث وغیرہ کا بیان ہے۔ ستھتے رسالوں میں نعان بن ثابت الیمی جو سنیۃ الکوئی کے مخمر حالات۔ حسن بصری کی حالت اور اس میں خلاف کا بیان ضبط کیا گیا ہے۔ آغاز رسالہ اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ ختم رسالہ آخر صفحہ ۱۱۲۔ کذا فی نہایۃ السؤل فی سراطۃ السنۃ الوصول للنیفۃ العلماہ برہان الدین ابراہیم بن محمد المعروف بسبط بن العجی المتوفی سنۃ ۵۳۲ (حضرت مولف کا ترجمہ اسی فن کر نمبر ۵۳۲ کر تحت میں لکھا گیا)</p>
۳۵۶۹	۵۵۶	کتاب تقبیل المعانقہ والمصانفہ	الامام الحافظ المحدث الشیخ ابی سعید احمد بن محمد بن المعروف بابن الاعرابی	قلمی	۱۲۹۶ھ	۱۳	
							<p>تقیق کتابت ۱/۴ × ۲۔ انچ۔ سطر مختلف کہیں ۱۵ کہیں ۱۶ کہیں ۲۲۔ خط بطریق نسخ طالبعلمانہ۔ کاغذ انگریزی۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ بعض جگہ سرخی سے خطوط کھینچے ہوئے ہیں۔ احمد بن عثمان اسکے کتاب ہیں۔ چھپے ورق کے پہلے صفحہ میں۔ دوسری اور تیسری سطر کے شروع میں ایک بڑا سوراخ ہے جس سے دونوں سطروں کے ابتدائی الفاظ اڑے ہوئے ہیں۔</p> <p>یہ رسالہ کسی بڑی کتاب میں کا کچھ حصہ ہے جس میں تقبیل یہ۔ معانقہ۔ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کی بحث احادیث سے کی گئی ہے۔ اور ان امور کے متعلق صحیح حدیثوں کو جمع کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔</p> <p>باب ماجاء فی تقبیل الید اخبارنا ابو داؤد خاتمہ صفحہ ۱۱۱۔ الی بوم الدین آمین آمین آمین</p> <p>وقد کان الفراغ من نقلها الی قولہ آمین ثم آمین۔ اس رسالہ کے ختم ہونے کے بعد تقریباً ڈیڑھ صفحہ پر ایک حدیث کے متعلق جس کے راوی حسن ہیں اور ترمذی میں مذکور ہے کچھ گفتگو</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ چند سطور اسی سے ماخوذ ہیں۔
		العجاآلہ النافعہ فی صنفہ علوہ الدلائل الثابتہ	مولینا ابو محمد عبد استا المدعو بحسن بن عبد الجبار العمروری		مطبوع		
							یہ رسالہ فن کلام میں لکھا گیا۔
		المقدمۃ الخجریہ	الشیخ محمد بن محمد الخجری الشافعی المتوفی ۳۳۲ھ		ایضاً		
							یہ رسالہ فن تجوید میں لکھا گیا۔
۳۵۶۹	۵۵۵	نور العین من فتاوی الشیخ حسین	مولینا و محدث حسین بن محسن الانصاری الخرجی لحد ایمانی نزیل بہو اللمتوفی ۳۳۲ھ		قلمی ۳۳۲ھ	۱۱۲	
<p>تقیح کتابت متفاوت۔ طو لا کہیں حوا پاچ کہیں ساڑھے پانچ انچ کہیں اس سے بھی کم و بیش۔ عرضاً طول کی نسبت تفاوت بہت زیادہ ہے۔ سطور کی تعداد بھی یکساں نہیں ہے۔ مختلف الخط و مختلف القلم۔ طالعلماء اناز پر بیشتر تواف کے قلم کی لکھی ہوئی ہے۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاغذ انگریزی۔ کہیں سفید کہیں گہن بعض رسائل کے آخر میں سبز کتابت ۳۳۲ھ اور بعض میں ۳۳۱ھ تحریر ہیں مگر خود کی دہیوند کاری سے محظوظ ہے۔ چند مسائل متفقہ کا مجموعہ ہے۔ حضرت تواف سے کچھ مختلف مسائل کی نسبت انتشار ہوا ہے۔ حکے جوابات قرآن و حدیث سے دے گئے ہیں۔ ہر سوال و جواب کو علیحدہ عنوان سے رسالہ کی صورت میں ترتیب دی ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب بہت مسائل کا مجموعہ بن گیا۔ پوری کتاب ۱۰ جلد و غیر منقسم ہے۔ ہر جلد میں متعدد رسائل رکھے گئے ہیں۔ جلد ہدایہ میں صرف سات رسائل ہیں۔ باسٹناد و کے پانچ رسائل</p>							

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس سالہ میں ان احادیث نبویہ کو جمع کیا ہو چکی تحقیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی ہو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بمقابلہ اپنے سماع کے اسی تحقیق کے معترف ہوئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ صفحہ ۵ باب الصلوٰۃ اخرج الطبرانی فی الاوسط من طریق محمد بن عمر عن ابی سلمہ عن ابی ہریرۃ۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۱۲۔ عن عائشہ کانت غشی فی خفت واحد و تقول لا حفظ ابو ہریرۃ (جلال سیوطی کے متعلق فن تفسیر کا نمبر ۲۵۶ دیکھا جائے)					
۴۸۱۲	۵۵۴	اتمام الخشوع بوضع لہمین علی الشال بعد الركوع مع الرسالتین	مولانا ابی اسماعیل سیف حسین برقی ضی محمد حسن انانی نقوی المولود ۱۲۸۵ھ		مطبوعہ کرنل گرت دہلی	۲۹	
		کتاب ہذا میں اس امر کا بیان کیا گیا ہے کہ رکوع کے بعد ارسال یدین یا رفع یدین یا وضع یدین کو نامہ بہتر ہے۔ ہر ایک کے متعلق احادیث ذکر کی گئی ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی نزل الفرقان وانزل المیزان۔ ختم صفحہ ۱۹۔ اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ اس کتاب کے آخر میں دو رسالے منسلک تھے اور بھی ہیں۔					
		مولانا ابی اسماعیل کی ولادت ۲۸ جمادی الثانی روز جمعہ ۱۲۸۵ھ ہجری مطابق ۱۸۶۸ء قریہ خانپور ضلع ہزارہ میں ہوئی۔ اولاً اپنے والد ماجد اور اخوین کے زیر تعلیم و تربیت رہے۔ ۱۳۰۱ھ میں تحصیل علوم کی غرض سے افغانستان کا سفر کیا۔ مولوی عبد الکریم قنوی صا دقوری کی خدمت میں دو سال کے قریب رہ کر علوم درسیہ کی تحصیل کی۔ ۱۳۰۸ھ کے آخر میں وطن مالوف واپس پھنچے۔ مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی شیخ حسین مینی سے علم حدیث کی تکمیل کر کے اجازت کا ملہ حاصل کی۔ اتفاقاً پرہیزگاری آپ کی بہت بڑی ہوتی ہے۔ یہ پتانہیں چلا کہ آپ اس وقت تک لذائذ حیات سے حصہ پارہی ہیں یا نعمائے اخرویہ پر فائز ہو گئے۔ اس سالہ کے اول میں آپ کے تلمیذ خاص مولوی حفظ الرحمن سہوانی نے آپ کا مختصر ترجمہ ضبط کیا ہے					



نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			ابو عبد اللہ اس کے اکابر علماء سے ہیں۔ نصف فیقعدہ سہ شنبہ کے روز ۳۰۳۳ ہجری میں شہر بطیکو میں پیدا ہوئے۔ ائمہ مسلمین میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ۳۰۳۴ ہجری میں مکہ معظمہ کی طرف سفر کیا۔ تین سال الیٰ ذر ہرودی کی معیت میں وہاں مقیم رہے۔ چار حج ادا کئے۔ پھر بغداد چلے آئے اور تین سال وہاں قیام کر کے فقہ اور حدیث کی تکمیل کی۔ اس مدت میں وہاں کے بڑے بڑے علماء سے جمعیت ہوئی۔ ابی الطیب طبری ابو اسحاق شیرازی سے بھی اتفاق ملاقات ہوا۔ ابو بکر خطیب اُسے اور خطیب کے روایت کرتے ہیں۔ اس کے بعد کتب میں مراجعت کی۔ وہاں کے قاضی مقرر ہوئے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حلب میں بھی عہدہ قضا پر مامور رہے ہیں ابو عمر بن عبد البر جو کتاب استیعاب کے مصنف ہیں ان کے شاگرد ہیں۔ مصنفات ان کے بہت ہیں چند کتب میں زیادہ مشہور یہ ہیں۔ التفتی۔ احکام الفصول فی احکام الاصول۔ التعلیل والتجریح فیمن ہرودی عنہ استیاری فی الصبح ۹ ارجب شب پشنبہ سنہ مذکور الصدر کو مغرب و عشا کے درمیان شہر مرتہ میں وفات پائی۔ ان کے بیٹے قاسم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ باجہ اندلس کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے۔ اسی کی طرف ان کی نسبت کیجاتی ہے				
			اس کتاب مطبوعہ کی پہلی جلد میں مؤلف کا سنہ وفات ۹۲۷ھ لکھے ہیں جو صاحب کشف الظنون اور ابن خلکان کی تحقیق کے خلاف ہیں۔				
۷۴۲۱	۵۵۳	عین الاصابہ فی ہند کہ عائشہ علیہ الصلوٰۃ والسلام	ابو الفضل جلال الدین ابن کمال ابی بکر بن محمد اسلمی	اشافعی الشافعی ۱۱۱۱ھ	قلمی ۱۳۳۳ھ	۱۲	
			تعلیق کتابت ۴۶ ۴۷ ۴۸ - پنچہ - سطر ۱۳ - خط نسخ و تعلیق معمولی کا عقد انگریزی سفید۔ کتابت صرف سیاری سے۔ مولوی عبدالغفر تیرا جکوٹی کے قلم کی لکھی ہوئی ہے۔ کہیں کرم خوردہ و پونڈ کار نہیں۔ مختصر رسالہ ہے۔ کیا ب۔ مؤلف رحمہ اللہ نے اپنی مؤلفات کی فہرست میں اس رسالہ کا بھی ذکر کیا ہے۔				

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۱۶	۵۴۷	المنقح شرح موطا الجزر الثانی	القاسمی ابی الولید سلیمان بن خلف بن سعد بن برن شاہیاجی اللمسی الماکی المتوفی ۴۷۲ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۱۳ھ	۳۱۹	
		دوسرا حصہ ہے کتاب الجزر سے باب العمل فی المدائے تک -					
"	۵۴۸	المنقح شرح موطا الجزر الثالث	ایضاً		۱۳۳۲ھ	۳۶۰	
		تیسرا حصہ ہے - باب ہدی الحرم سے ولیمہ تک -					
"	۵۴۹	المنقح شرح موطا الجزر الرابع	ایضاً		"	۳۰۸	
		چوتھا حصہ ہے کتاب اسلاق سے باب السواکس انیکون اثنین انعدا کے ختم تک -					
"	۵۵۰	کتاب المنقح شرح موطا الجزر الخامس	ایضاً		"	۲۹۰	
		پانچواں حصہ ہے جو بیع الطعام بالاطعام سے باب القضاء فیمن وجد مع امرأۃ رجلاً کے ختم تک -					
"	۵۵۱	کتاب المنقح شرح موطا الجزر السادس	ایضاً		"	۳۹۱	
		چھٹا حصہ ہے - باب القضاء فی المعنود سے میراث السابہ کی تہائی تک -					
"	۵۵۲	کتاب المنقح شرح موطا الجزر السابع	ایضاً		"	۳۳۴	
		ساتواں حصہ ہے کتاب المکاتب سے ختم کتاب تک -					

نمبر پورا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شریک بن عبد اللہ عن سماک عن جابر بن سمرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمہ اللہ یجوز ویہودۃ۔ اس حصہ کا لفظی ترجمہ اردو بھی اس کتاب کے آخر میں ہے۔ جو مولوی ابوالقاسم بناری کے اہتمام سے ہوا ہے۔ اور وہی اس حصہ کے طبع کرانے کے بھی باعث ہیں۔					
		ابن ابی شیبہ آٹھویں طبقے میں ہیں۔ کوفہ کے رہنے والے۔ موالی بنی عباس میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ایسوجہ سے انکو عیسیٰ کہتے ہیں۔ فن حدیث کے امام مانے گئے ہیں۔ تہذیب و ترتیب میں بھی اپنے ہم عصرون سے ممتاز ہیں۔ کتاب مصنف میں احادیث اور اقوال صحابہ اور فتاویٰ تابعین فقہی ترتیب جمع کئے ہیں ہر مسئلہ کا ماخذ اسی میں موجود ہے۔ اس کتاب کے علاوہ اور بھی تصنیفات انکے ہیں۔					
		شریک بن عبد اللہ قاضی کوفہ بشیم ابن المبارک ابن عینیہ وغیرہم انکے اساتذہ میں ہیں اکثر انہیں لوگوں سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ امام بخاری۔ امام مسلم۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ ابودرعہ۔ اور بہت سی خلافت نے مستندین۔ اور ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ماہ محرم ۲۵۰ھ پچیس ہجری میں انتقال فرمایا۔					
		(طبقات اہل خانہ)					
۳۵۹۰	۵۴۵	تبیۃ الخلفین	امام احمد ابو سعید بن محمد بن حنفیہ	بن محمد بن حنفیہ	قلمی	۵۹۸	
		المستوفی ۵۳۵ھ					
		تقطیع کتابت مع جدول نم ۵۰ + ۳۱۰ - خط نسخ معمولی کا خد انگریزی۔ نام کتاب پر پتھر فی جدول اور باریکا۔ ابواب کو سرخی اور عبارت کو سیاہی سے لکھا ہے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ پوری کتاب میں کسی جگہ سپرد کاری اور کرم وغیرہ کا کچھ اثر نہیں ہے۔ اس کتاب سے غرض اخلاق کی درستی اور احکام شرعیہ کی پابندی اور عادات سدیدہ صاحبین کا اظہار جسکو مولف نے بطریق مراد عظیم احادیث سے اپنے اساتذہ کے اسناد سے جمع کیا ہے۔ اور پچانوین باب پر ترتیب دی ہے۔ ہر جگہ آپکو غتہ سے تعبیر کرتے ہیں					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۳۳۴	۵۴۳	نیل المرام من احادیث خیر الانام	الفاضل محمد بن عبد اللہ الجردانی	۱۲۹۹ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۵ھ	۱۱۲	
<p>یہ کتاب لمحض جامع صغیر سیوطی کی ہے۔ مؤلف نے سات سو پچیس حدیثیں جنکا تعلق تریب و تریغیب وغیرہ سے ہے منتخب کر کے حروف تہجی کی ترتیب سے اس کتاب میں جمع کی ہیں۔ حدیث نقل کرنے کے بعد صرف مخرجین حدیث کا نام لکھ دیا ہے۔ ربیع الثانی کی سات تالیخ سنہ ۱۲۹۹ھ سوانہ کے کو اس کتاب کی تالیف سے فراغت پائی۔ ابتداء کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فضل سیدنا محمد علیہ وسلم ساؤ الانام وخصه بالفصاحۃ وحوامع الکلام۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۹۔ آمین۔</p> <p>اس کتاب کے حاشیہ پر مرشد الانام ہے جو اسی مؤلف کی تالیف ہے۔ فن فقہ میں لکھی گئی۔</p> <p>مؤلف زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔ انکے حالات دریافت نہ ہو سکے۔</p>							
۴۳۵۳	۵۴۴	کتاب الرد علی ابی حنیفہ من المصنف لابی بکر بن سعید ترجمہ اردو	الحافظ ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ بعدی الکوفی المتوفی ۲۳۵ھ		مطبوعہ فاروقی دہلی ۱۳۳۳ھ	۳۹ ۳۸	
<p>کتاب مصنف جو ابن ابی شیبہ کی مستند اور کیا ب کتاب ہے یہ اسکا ایک حصہ ہے۔ ۱۲۵ حدیثیں مرفوع الاسناد ہیں۔ ہر حدیث لکھنے کے بعد دیکھا گیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا فتوے اسکے خلاف ہے۔ حالانکہ ان مسائل میں امام حنیفہ کے دوسرے دلائل بہت مضبوط اور قوی الاسناد ہیں۔ ان اعتراضات کے جوابات میں شیخ زین الدین قاسم بن قطلوبغا فقیہ حنفی مصری متوفی ۷۹۹ھ نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ من شاء فلیرجع الیہا۔</p> <p>ابتداء کتاب صفحہ ۳۔ ہذا ما خابہ ابو حنیفہ الاثر الذی جاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حد ثنا ابو عبد الرحمن یحیی بن محمد قال حد ثنا عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ قال حد ثنا</p>							

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا سلی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۳۰۰	۵۴۰	اللائی المصنوعہ فی الارادۃ المستعینۃ اجز الاول	ابو الفضل - لیل الدین عبد الرحمن بن ابی بکر بن عبد الشافعی المتوفی ۹۱۱ھ	۸۵۳ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۶ھ	۲۵۲	
		اس کتاب میں مؤلف نے موضوعات ابن جوزی کا اقتقاد و اختصار کیا ہے۔ دو حصوں پر کتاب کی تقسیم کی گئی ہے یہ پہلا حصہ ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ صحت الحق و مبطل الباطل و معلی الصدق و مذل الکذب الی اسفل سافل۔ اس حصہ کو کتاب التوحید سے شروع کیا ہے۔ مناقب بلدان و ایام پر ختم ہے۔ ۱۵۷۷ ہجری میں اس کتاب کی تالیف شروع ہوئی اور ۱۵۷۷ ہجری میں تالیف سے فرغت پائی۔					
۴۳۰۱	۵۴۱	اللائی المصنوعہ فی الاحادیث الوضیعیۃ الجزء الثانی	ایضاً	۸۵۳ھ	۱۳۱۶ھ	۱۲۱	
		یہ دوسرا حصہ ہے کتاب استعارہ سے آخر کا ہے۔ مؤلف کا ترجمہ نمبر ۲۵۶ پر آئی ہے۔					
۴۲۹۱	۵۴۲	لیل الامانی فی توضیح مقدمۃ القسطلانی	سید عبدالہادی بن المتہور بنجا الاسیاری	۸۵۳ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۳ھ	۱۲۱	
		حاشیہ ہے مقدمہ قسطلانی کا جو صحیح بخاری کی شرح ہے۔ محشی نے صرف مقدمہ ہی کا تحشیہ کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ احسن ما سئل بہ طوابع مقدمات الحدیث حمد اللہ القدیم الذی نزلہ جن الحدیث - پہلی جلدی الاولی بارہ سو تراسی ہجری کو تحشیہ تمام ہوا۔ مؤلف مدرسہ جامع ازہر مصر کے اعلیٰ درجہ کے متعلمین میں سے ہیں۔					



نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عسقلانی اور ان کے شاگرد سخاوی کی تصانیف میں۔ مؤلف شکر اللہ سعید نے بہت بڑا کام کیا جو آخر کتاب میں وضع حدیث کے اسباب اور علامات اور بعض امور مشہورہ کی تردید اور اسکے سوا اور بھی چند فوائد ذکر کئے ہیں جو بہت مفید ہیں۔ آغاز صفحہ ۸ قال الامام العالم العامل والجمہد الکامل محدث عصرہ و بركة دھره سید فاضل مولانا ابو عبد اللہ الشیخ محمد بن السید درویش الحوت بغدادی اللہ بרכתہ ورضوانہ الحمد للہ الذی رفع مراتب اهل السنة والحدیث ونشر ذکرہم الجمیل فی القدییم والحدیث۔ خاتمہ صفحہ ۲۹۶۔ والحمد للہ رب العالمین۔					
		مؤلف بیروت میں ۹۸۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ شافعی المذہب تھے۔ پھلے شیخ عبد اللطیف جو بیروت کے مفتی تھے علم حاصل کیا۔ پھر ۱۲۲۰ھ ہجری میں دمشق پہنچ کر علوم و فنون کی تکمیل کر کے ۱۲۳۱ھ ہجری میں بیروت واپس آئے۔ ۱۳۳۶ھ ہجری تک کتب خانہ کے مطالعہ میں متغرق رہے۔ پھر تدریس تصنیف میں ایسے مشغول ہوئے جس سے انکی بڑی شہرت ہو گئی۔ بیروت کے اجلہ علما سے شمار کئے جاتے ہیں۔ آسمانی ذی ج سنیہ مذکور الصد کو بیروت میں وفات پائی۔ اس کتاب کی ابتدا میں مولانا قاسم ابوالحسن الکنسی نے اسکا حال قلمبند کیا ہے۔ جو مختصر ترجمہ کیا گیا۔					
۳۸۶۸	۵۳۹	سنن الدارقطنی مع التعلیق المغنی	الامام الحافظ ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن محمد بن البغدادی الدارقطنی ابو		مطبوعہ مطبع النصارى دہلی ۱۳۱۰ھ	۵۵۲	
		یہ کتاب ابن بشران کی روایت سے ہے۔ بعض دوسرے نسخے ابوطاہر ورقانی کی روایت سے بھی ہیں۔ تمام نسخوں میں سوا اسکے کہ تقدیم و تاخیر اور نے الجملہ زیادتی و نقصان رواۃ میں تفاوت ہے اصل حدیث میں کوئی اختلاف نہیں اول سنن حدیث قلتین کا ذکر ہے جس میں کثرت طرق اسناد سے کام کیا ہے۔ حدیث میں مشہور کتاب ہے۔ ہر صفحہ کے تحت میں مولوی شمس الحق عظیم آبادی کی شرح					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		دکھائی ہی۔ خاتمہ میں لکھتے ہیں کہ ماہ ربیع الاول ۵۴۷ھ ہجری کے پہلے جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ اس رسالہ کو لکھنا شروع کیا اور نماز عصر کی تھوڑی دیر بعد ختم کر دیا۔ مآقال ابتدا فی تعلیق هذه الکواسة المبارکہ بعد صلوۃ الجمعة الی بعد صلوۃ العصر اول جمعة من ربیع الاول سنة اربع وخمسين وسبع مائة۔ آغاز صفحہ ۴۲۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقين وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم وبعد فقد سألنی۔					
		مؤلف علیہ الرحمہ کے آبا و اجداد اندلس کے رہنے والے ہیں انکے والد قاہرہ میں چلے آئے تھے وہیں ۲۴ ربیع الاول ۵۴۷ھ کے دن سات سو تیس ہجری۔ مؤلف کا تولد ہوا۔ ایک سال کے ہونے پہلے کہ انکے والد نے قضا کی۔ تائید الہی سے علوم و فنون کی طرف توجہ کی تحصیل علوم کی غرض سے دمشق و مصر و حلب وغیرہ کا سفر کیا اور طلب حدیث میں بہت کوشش کی بہت سے حفاظ عصر سے سماع حدیث کا اتفاق ہوا بالخصوص ابن سیالین سے ایک زمانہ تک تدریس و افتا کا کام انجام دیا۔ جوانی کے ہی زمانہ میں تصنیف شروع کر دی تھی اس کام میں اپنے ہم عصر و پیروں سے بہت لگے۔ مصنفات انکے بہت ہیں۔ چند کتابیں جو زیادہ مشہور ہیں وہ یہ ہیں۔ شرح بخاری۔ شرح عمدہ۔ دو شرح منہاج۔ شرح تہنیہ۔ شرح حاوی ۱۶ ربیع الاول ۵۴۷ھ سال آٹھ سو چار ہجری قاہرہ میں وفات پائی۔ اور باب النضر کے باہر حوش صوفیہ میں اپنے والد کے پاس مدفون ہوئے۔ (شذرات الذہب وغیرہ)					
۴۲۰۵	۵۳۸	اسنی المطالب فی احادیث مختلفہ المراتب۔	ابو عبد اللہ الشیخ محمد بن السید درویش الموتی	۱۲۶۵ھ	مطبوعہ بیروت	۲۹۴	
			۱۳۱۹ھ				
			۱۲۶۴ھ				
		اس کتاب میں زیادہ تر موضوع اور ضعیف حدیثوں کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کیا ہے۔ اور کتر دوسری قسم کی حدیثیں جو از قبیلہ حسن یا صحیح ہیں انکو بھی لائے ہیں۔ ماخذ اس کتاب کا ابن حجر					



نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۱۲	۵۳۷	کشف الکریہ فی حال اہل الغربہ	الشیخ الحافظ زین الدین ابن الفرج عبد الرحمن بن رجب حبشی البغدادی الشافعی المشہور بابی البرکات المتوفی ۷۹۵ھ		مطبوعہ قاہرہ ۱۳۰۱ھ	۳۲	

مختصر رسالہ ہے۔ اس حدیث کی شرح بیان کی گئی ہے۔ بدلاء اسلام غریبا و سید عود غریبا کما بداء  
فطوبی للغرباء لفظ غریب کے معنی میں بہت تفہیم کیا ہے اور ہر معنی کو مقصود پر منطبق کر کے دکھایا ہے۔ اغار صفحہ  
الحمد للہ رب العالمین حمد اکثر اطیباً مبارکاً فیہ خاتمہ صفحہ ۳۰۔ والحمد للہ رب العالمین۔  
مؤلف علیہ الرحمہ ربیع الاول کے مہینے ۸۵۶ھ ہجری میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ فضلاء دمشق و مصر وغیرہ  
محب علوم کر کے مہارت تادمہ پیدا کی۔ طبقات الحنا بل معروف طبقات ابن رجب مشہور تالیف آپ کی ہے۔  
اسکے سوا اور بھی مصنفات ہیں جو تفصیلاً اسی کتاب مطبوعہ کے پہلے صفحہ میں مؤلف کے ذکر میں مسطور ہیں  
رجب کے مہینے سنہ مذکور الصدہ شہر دمشق میں وفات پائی۔ اور باب صغیر میں قریب قبر حضرت معاویہ  
رضی اللہ عنہ کے مدفون ہوئے۔  
(الذراکمانہ فی اعیان الماتۃ الثامنہ)

اکلام علی سنتہ الجمیۃ	سراج الدین عمر بن علی	مطبوع			
قبلہا و بعدہا	بن احمد بن محمد الانصاری الشافعی الاندلسی ثم مصری المعروف بحافظ ابن الملقن المتوفی ۸۵۷ھ				

مختصر رسالہ پانچ صفحہ کا ہے جو مجموعہ نمبر ۱۹۶ فن متفرق میں شامل ہے۔ جمعہ کو قبل اور بعد کی سبب  
جو اختلاف ہے کہ دو رکعت پڑھنا چاہیے یا چار رکعت۔ مؤلف نے اس رسالہ میں احادیث سے تفصیلی حجت

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ الکشف	الإمام سیوطی				
		چوتھا رسالہ ہے۔ اس حدیث کے متعلق گفتگو ہے۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یمکت فی قبۃ الف سنة۔					
۳۹۷۱	۵۳۵	مناہل الصغافی تخریج احادیث الشفا	ایضاً		مطبوعہ	۸۶	
		اس کتاب میں اُن احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔ جو کتاب الشفا فی تعریف حقوق المصطفیٰ میں مذکور ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اذا وعد وفى واذا اعد عفا۔ (امام سیوطی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ کے تحت میں لکھا گیا)					
۴۰۱۳	۵۳۶	شرح البرزخ	ابو سعید السلمی		مستملی	۱۳۲	
		تقریباً کتابت مع جدول ۷ + ۳۰ - اچھے - سطر ۱۹ - خط نسخ پاکیزہ اور خوشخط - مختصر لوح طلائی - جدول تمام کتاب پر طلائی و نیلگون - صفحہ دوسرا ورق اول سطر تیرہویں پر ایسی پیوند کاری ہے جسکی وجہ پوری سطر از کار رفتہ ہے۔ دوسرے اور تیسرے ورق میں بھی اسی سطر کے محاذی ایسا ہی نقصان موجود ہے۔ باقی تمام کتاب کرم خوردہ اور پیوند کاری ہے۔ لیکن عبارت میں معتد بہ نقصان نہیں ہے۔ غور کرنے سے پڑھ لی جاسکتی ہے کتابت سیاہی و سرخی سے کی گئی ہے۔ کاتب کا نام اور سنہ کتابت تحریر نہیں۔ اول و آخر صفحہ پر بڑی بڑی مھرون کے نشان ہیں۔ جو پڑے نہیں جاتے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق الموت والحیوة للشرعیہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۲ واللہ اعلم۔ مضامین کتاب کا ذکر اور مؤلف کا بیان نمبر ۵۱ پر تحریر ہو چکا ہے۔					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعیاتی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>مولف رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۴ جمادی الاولیٰ بارہ سو پتالیس ہجری ہند ۱۷۰۰ء میں ہوئی۔ بارہ سال کی عمر میں قرأت قرآن مجید سے فارغ ہوئے۔ تیرہویں سال میں والد کے انتقال کے بعد قرآن مراد میں تحصیل علوم کے خیال سے تشریف لے گئے علامہ شیخ حسن بن عبدالباری الاہل اسینی سے علم فقہ اور حدیث کی تحصیل کی۔ اور انہیں کے فیض صحبت سے جملہ مکرم و محاسن سے متخلی ہوئے۔ ان کے بعد بن مالوف میں مراجعت کی۔ چندے قیام کے بعد شہر زبید پہنچے وہاں علامہ سید سلیمان بن محمد بن عبدالرحمن بن سلیمان بن یحییٰ بن عمر بن مقبول الاہل سے امہات ستہ کا دور کیا۔ ہر سال مکہ منقطہ تشریف لیجاتے اور شرف زیارت بیت اللہ سے شرف ہوتے۔ علامہ حافظ محمد بن ناصر اسینی الحجازی بھی کتب احادیث پڑھی۔ ان تینوں مشائخ کبار نے آپ کو اجازت کاملہ شاملہ خاصہ و عامہ تحریر فرمائی۔ ان حضرات کے علاوہ علامہ قاضی محمد بن محمد بن شوکانی سے بھی آپ کو اجازت حاصل ہوئی۔ مذہب آپ شافعی تھے ہندوستان کی خوش قسمتی سے آپ بلند بھوپال میں جمع اہل و عیال ایک مدت تک نہایت اغراز و استقام کے ساتھ مسکن گزین رہے۔ اور یہاں کے بہت سے فضلاء علم حدیث میں آپ سے فیضیاب ہوئے۔ نواب صدیق حسن خان مرحوم مولوی سید ذوالفقار احمد بھوپالی۔ مولوی محمد ابراہیم آروی۔ مولوی شمس الحق ڈیانوی۔ مولوی تلمطف حسین غلام آبادی۔ مولوی سید عبدالحی بیلوی بھی آپ کے تلامذہ میں ہیں۔ ان رسائل کے علاوہ اتھتہ المرضیہ۔ البیان فی تحقیق الشاذ و المعلن وغیرہا آپ کے مولفات میں ہیں۔ دسویں جمادی الاخریٰ شب چارشنبہ تیرہ سو ستائیس ۱۲۲۷ھ ہجری بھوپال میں انتقال فرمایا۔ (ملعہ طامن السیرۃ المحقرہ لابن الولف)</p>					
		رفع الیدین فی الدعا	محمد بن عبدالرحمن بن سلیمان بن یحییٰ الزبیدی الیہانی				
		<p>تیسرا سالہ ہے۔ ہاتھ اٹھا کر وہاں گئے کا ذکر کیا گیا ہے۔ (مولف کتاب کا حال معلوم نہیں ہوا)</p>					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>وعلل وغیرہ کے بڑے مبصر تھے۔ تصانیف نافذہ انکے کثیر ہیں۔ معاجم ثلثہ اشہر مصنفات میں ہیں۔ سو برس وس مہینے زندہ رہے۔ ماہ شوال یا آخر ذیقعدہ تین سو ساٹھ (۳۶۷) ہجری شنبہ کے روز اصفہان میں وفات پائی۔</p> <p>(تاریخ یافعی - ابن خلکان)</p>
		غنیۃ الامعی	مولوی الحاج ابو الطیب محمد شمس الحق بن شیخ امیر علی اعظم آبادی				
							<p>یہ پچھلا سالہ ہے۔ حدیث شریف کے متعلق کچھ مباحث لکھے ہیں</p> <p>حضرت مولف کی ولادت ۲۷ ذیقعدہ ۱۲۴۳ ہجری عظیم آباد پٹنہ میں ہوئی۔ آپ کا نام ڈیا نوان صلیح عظیم آبادی ہے۔ ابتدائی تعلیم حافظ اصغر علی رامپوری سے پائی۔ اسکے بعد مولوی راحت حسین تھوئی و مولوی عبد الحکیم شیخپوری سے علم کی تحصیل کی۔ مولوی فضل اللہ صاحب بھی آپکے اساتذہ میں ہیں۔ ۱۲۹۳ ہجری میں مولانا قاضی بشیر الدین صاحب قنوجی سے فاتحہ فرغ پڑھا۔ حدیث کی تکمیل مولانا ذریر حسین صاحب دہلوی۔ مولانا شیخ حسین عربی۔ علامہ احمد بن عیسیٰ نجدی ثم المکی۔ علامہ احمد مغربی ثم المکی سے کی۔ انکے علاوہ دیگر علما سے بھی فوائد متکاثرہ حاصل کر کے سند و اجازت پائی۔ آپ کو علم حدیث میں زیادہ شغف اور اہل حدیث سے سید و لبست تھی۔ آپکے مصنفات میں غایۃ المقصود شرح سنن ابی داؤد۔ اعلام اہل العصر باحکام کعنی الفجر۔ القول الحق فی غایۃ الامعی۔ التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی وغیرہم مشہور تاریخ وفات آپکی تحقق نہیں ہوئی۔</p> <p>(تذکرہ علماء حال اردو)</p>
		التحفة المرضیۃ فی حل بعض المسکلات الحدیثیہ	الشیخ حسین بن محمد بن انصاری				
			ایمانی نزل بوفال المتوفی ۱۳۲۷ھ				
							دوسرا سالہ ہے۔ جامع ترمذی کے بعض کلمات کی تحقیق کی گئی ہے۔

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۸۶۹	۵۳۴	المعجم الصغير جند رسائل	الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۲۰ھ		مطبوعہ مطبع النصارى قلمی	۲۸۸	

منجد صاحب جم ثلث کے یہ تیسری کتاب ہے۔ بمعجم کبیر واسطہ اسکے علاوہ ہیں۔ مولف نے اس کتاب میں اپنے  
ان شیوخ کو جسے صرف ایک ایک حدیث نقل کی ہے۔ حروف تہجی کی ترتیب سے لکھا ہے۔ آخر میں  
کچھ عورتوں کے نام بھی لکھے ہیں جسے سماع حدیث کیا ہے۔ کتاب کا ختم اس حدیث پر ہے۔

حد ثنا سمانہ بنت محمد بن موسی بن بنت الوضاح بن حسان الانباریہ بالانبار قال حدثنا  
ابی محمد بن موسی قال حدثنا محمد بن عقبہ السدوسی قال حدثنا محمد بن حمران قال حدثنا  
عطیة الداعی عن المحکم بن الحارث سلمی سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم  
يقول من اخذ من طريق المسلمين شيئا طوقه الله يوم القيمة من سبيع ارضين سمعت صليحه  
بنت ابي نعيم الفضل بن وكنين يقول سمعت ابي يقول القرآن كلام الله تعالى غير مخلوق  
آما في كتاب صفحہ ۲ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم اخبرنا الامام الحافظ ابو القاسم  
سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی رحمہ اللہ۔ قال هذا اول كتاب فوائد مشائخي لادين  
كنت عنهم بالامصار خرجت عن كل واحد منهم حديثا واحدا وجعلت اسماءهم على  
حروف المعجم۔ اس کتاب کے آخر میں چار رسالے اور مضمون ہیں جنکا تعلق بھی فن حدیث سے ہے۔  
طبرانی۔ شہر طبرستان جو ملک شام سے ہے دو سو ساٹھ ۲۶۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اولاً طبرستان میں تحصیل  
علم کی پھر تینتیس برس علم کی غرض سے بیت المقدس جمص۔ مدین۔ مین۔ مصر وغیرہ کے سفر میں  
گزارے۔ ایک ہزار شیوخ سے استفادہ کیا۔ ابو ذرہ دمشقی اور ان کے اقران ان کے اساتذہ میں ہیں۔  
علم حدیث میں بڑی قدرت پیدا کی۔ حافظہ وسیع رکھتے۔ رجال حدیث کو خوب پرکتے۔ ابواب

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		پوری کتاب سال کے تمام مہینوں کے اعمال و اذکار و فضائل پر چمکا ثبوت حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ حال ہی۔ یہ نام نسخہ صرف ماہ محرم و ماہ صفر کے متعلق ہے۔ اس نسخے کے علاوہ چند نسخے کامل قلمی مطبوعہ جو نمبر ۳۱۷۴ فن حدیث سے نمبر ۳۲۰ تک درج ہیں کتب خانہ میں موجود ہیں آغاز الحمد للہ الذی جعل اوقات مبارکات مواسم الخیرات والبرکات و متابع لا اهل النساك والعبادات تربیع فیہا تجار النقم و تضاعف لہم اجرہم۔ ختم۔ ہذا کلامہ و حیث ختم بالصلوۃ علی النبی علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام ختمنا بہ الکلام واللہ اعلم					
		شیخ علیہ الرحمہ محرم کے مہینے ۹۵۸ ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ شیخ اولیا یایخ ولادت ہی۔ ابتداً عمر کے طلب علم و عبادت حق کی طرف متوجہ ہوئے۔ پھلے قرآن شریف و فارسی کی چند کتابیں اپنے والد کے پڑھ کر صرف و نحو عربی میں مصباح و کافیہ تک اُنہیں سے پڑھا۔ بارہ برس کی عمر تھی کہ شرح شمسہ و شرح عقائد پڑھتے تھے۔ پندرہ سال کی عمر میں مختصر و مطول سے فراغت پائی۔ اُسکے بعد حفظ قرآن شریف اور تمام کتب درسیہ پر عبور کیا۔ ساٹھ برس تک علماء ماوراء النہر سے بھی استفادہ رہا۔ پھر فوق آسمانی نے دہری کی حریم محترمین کی طرف متوجہ ہوئے۔ بہت مدت ان مقامات متبرکہ میں قیام فرمایا۔ فضلاء عظام اور اولیاء کرام سے مصحبت رہا۔ فن حدیث کی کامل طور پر تکمیل فرمائی۔ اور اس علم شریف کی اشاعت پر کمر باندھ ہی۔ علاوہ اپنی اولاد کے بہت سے لوگوں کو تدریس افادہ سے مستفید فرمایا۔ مصنفات انکے چھوٹے بیٹے تقریباً ایک سو ہونگے۔ شعر گوئی کا بھی ذوق رکھتے تھے پانچو اشعار آپکے بیان کئے جاتے ہیں۔ سال ایک ہزار باون ہجری میں عالم قدس کی طرف کوچ فرمایا۔ فخر عالم تاریخ وفات ہی۔ مرقد مبارک دہلی میں ہی۔					
		(اخبار الاخیار۔ تاثر الکرام)					

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	بیان کیا گیا ہے۔ شروع صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فضل العرب ببعثہ نبیہم سید البشر نبیاً وانزل احسن الکتاب بلغتم قرآنا عربیا۔ اس کتاب کی تالیف سے مدینہ منورہ میں ۲۵۔					
	جب ۹۱ھ کو فراغت ہوئی۔ خاتمہ میں لکھتے ہیں املت تبیینہ فی یومہ الثالث الخامس والعشرين من شہر رجب الفرد ۹۱ھ بالمدینۃ الشریفۃ علی ساکنہا افضل الصلوۃ					
	وانزل کی السلام والحمد للہ اولاً و آخراً وظاہراً وباطناً۔ اس کتاب مطبوعہ میں موافک کا					
	سنہ وفات ۱۰۰ھ تحریر ہے جو تحقیق کے خلاف ہے۔ بیطیح ولایت کی جگہ ادا کی پکا نام لکھا ہے۔ یہ بھی غیر صحیح					
	کوٹف علیہ الرحمہ فشاۃ المہرانی میں جو مصر و قاہرہ کے درمیان ہے۔ کیا رہ جادی الاولیٰ ۱۰۵ھ					
	ہجری میں پیدا ہوئے۔ کردی الاصل ہیں۔ سلف انکے رازیان کے رہنے والے تھے۔ والد					
	انکے چچہ عراق عرب کی طرف آگئے تھے۔ ایسوجہ سے عراقی کہے جاتے ہیں۔ بڑی مرتبہ کو شخص میں حفاظ					
	حدیث اور اکابر علمائین انکا شمار ہے۔ تمام علوم نحو و لغت فقہ و اصول و فرائض و غیرہ پر کمال قدر رکھتے۔ سب زیادہ					
	علم حدیث کی طرف توجہ فرماتی اور انہیں ایسا ملکہ پیدا کیا کہ شیوخ ہم عصر سبکی و علای و ابن کثیر					
	وغیرہم شاخوان ہوئے اور حافظ العصر کے لقب سے مشہور کیا۔ متعدد ج ادا کئے۔ بدتوں حرمین					
	شریفین کی مجاورت کی تحصیل علوم کی غرض سے بیت المقدس و شام وغیرہ کا سفر کیا۔ فن حدیث					
	میں مولفات بہت ہیں۔ الفیہ النکی مشہور کتاب ہے۔ شرح الفیہ۔ نظم اقتراح۔ تخریج احادیث احیا۔					
	تکملہ شرح ترمذی۔ انکے سوا چھوٹی بڑی کتابیں اور بہت تالیفات ہیں۔ انکے اسی برس کی عمر میں					
	شب چار شنبہ دوسری شعبان سنہ مذکور الصدر کو حام کرنے کے بعد انتقال فرمایا۔ بذات اللہ					
	ما ثبت ہائے فی ایام	شیخ ابو الجود عبد الحق بن علی بن	مستفی			
	السنۃ۔ نام تمام	محدث دہلوی الشافعی				
	یہ نام تمام کتاب ہے۔ تقریباً پانچ ورق ہو گئے نمبر ۴۴ کے مجموعہ میں جو فن تاریخ میں لکھا گیا ہے شامل ہے					







نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۷۰۳	۵۳۱	تبیخ احیاء العلوم للغزالی ناقص الطرفين	علامہ شیخ الاسلام بنی بن علی بن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ		مکمل	۸۸۲	

تقیق کتابت طولاً ۱/۴ - عرضاً پونے چار سے چار انچ تک - خط نسخ - کاغذ دہلی - کرم خرودہ اور سپوند کا زیادہ ہے - اول سے ناقص اور آخر سے ناتمام - لفظ حدیث سرخی سے باقی عبارت سیاہی سے لکھی ہے - ناتمام ہونے کی وجہ سے کاتب کا نام معلوم نہیں ہوا -

اس کتاب میں تمام احادیث احیا کی تخریج کی ہے - جملہ احادیث احبا کو تہتیب حروف تہجی برہایت حروف دوم جمع کیا ہے - ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ چند اوراق اول سے اور سیکندر آخر سے گئے ہوئے ہیں اس لئے کہ ابتدائی صفحہ میں احادیث حروف الف مع تا بر فوقانی سے لکھی ہیں - اور آخر میں احادیث حروف یا بر تحتی مع شروع ہا ہوز تک موجود ہیں - جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدا میں صرف احادیث الف مع الف و با نہیں ہیں اور آخر میں صرف احادیث حروف یا مع بقیہ ہا ہوز و حرف یا کی کمی ہے - اس میں شبہ نہیں کہ اس کتاب میں مخرج جزاء اللہ خبرا نے بڑا کام کیا ہے - ابتدائی صفحہ کتاب ہذا کا اس عبارت سے شروع ہوتا ہے اتی جابرئیل بقدر یقال لیا الکھت فاکلت منه اکلہ فاعطیت قوۃ اذ لتایب رجلا فی الجماع ابو نعیم فی الحلیۃ من طریق عطاء بن یسار عن ابی ہریرۃ لہرج سفیان بن وکیع عن ابیہ عن صفوان بن سلیم صفحہ دوم ورق ۹۶ سطر ۳ میں لکھتے ہیں ذکرہ الغزالی ہکذا وقال شیخنا لما جادہ بهذا السياق واسناد الى حدیث مہمونہ بنت سعد -

آخر صفحہ کے ختم کی عبارت ہے حدیث یا شادۃ فود و اعی اللہ الحدیث احمد والطبرانی

(ابن حجر عسقلانی کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۳۵۴ کے تحت بیان کیا گیا)



نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	موضوع یا سبب	تقریباً
		تفہیم کتابت	۶ + ۴ + ۱۰ -	۲۵ سطر	کافہ دہلی - خط معمولی طالعہ کافہ - کرم اور پوہ دہلی کا کہیں	
		اثر نہیں۔	ورمیان کتاب کے بعض اوراق پر روشن دہہ ہے۔ پوری کتاب میں ابواب کو کہیں سرخی			
		کہیں سیاہی سے لکھا ہے کہیں جگہ سادہ چھوڑی ہے۔	کاتب کا نام عبد الرحیم ہے۔ یہ کتاب نسخہ مرقومہ			
		۲۶	سکھڑہ سے منقول ہے۔ سنن ابی داؤد جو حدیث میں بڑی مستند و مشہور کتاب ہے۔ حافظ ذکی الدین			
		منذری نے نہایت تہذیب و شایستگی سے اس کو مختصر کیا ہے اور اس مختصر کا نام مجتبے رکھا ہے۔ امام جوہر				
		مجتبے کی تہذیب اسی روش پر کی ہے جیسا کہ منذری نے سنن ابی داؤد میں اسبۃ بعض مقام پر				
		جہاں منذری نے سکوت کیا یا تصحیح حدیث کے متعلق کچھ ذکر نہیں کیا ان مقامات کو اس کتاب میں بہت				
		و تشریح کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اسی لئے یہ کتاب مجتبے کی شرح کہی گئی ہے خطبہ میں ذکر کرتے ہیں۔				
		ذکان الامام العلامة الحافظ ذکی الدین المذہبی فدا احسن فی اختصار آراءہ و فیض ینبہ ہذا یتبہ				
		شعوما ہذا ہو یہ اصل و زدت علیہ من الکلام علی علل سکت عنہا اولم یکملوا والنہر				
		الی تصیر احادیث لم یصیروا الکلام علی متون مشکاة لم یقتر مغلوا و زیادۃ صالحة فی الباب				
		لم یشر الہا وبسط الکلام علی مواضع جلیلة لعل الناظر المجتہد لا یجد ہا فی کتاب سواہ۔				
		شروع کتاب صفحہ ۲ ربنا آتانا من لدنا ذکوة وھئ لنا من امرنا رشدا الحمد للہ رب العالمین				
		والعاقبة للمتقین پھلا باب یہاں سے ہے۔ باب الوخصہ۔ قال الشیخ شمس الدین بن القیم				
		رحمۃ اللہ بعد قول حافظ ذکی الدین فی قولہ جابر رضی اللہ عنہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ				
		وآلہ وسلم ان نستقبل القبلاہ بھول۔ حج کے موقع پر کہتے ہیں۔ باب افراد الحج قال الشیخ				
		عف کلہم الحافظ ذکی الدین علی حدیث عائشہ قال والاحادیث الصحیحہ صریحہ بابا				
		اہلنا ولا بعمرۃ کتاب الفرائض کو کہتے ہیں باب فی میراث ذوی الارحام ذکر حدیث				
		فہیہ الخال وارث من لا وارث لہ و تکلم المذہبی فی رجۃ الی قولہ و یجوز ان یرد بہ				

نمبر و دستاویز	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				صفحہ آخر کے شروع حاشیہ پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔ قال المؤلف شیخ بدر الدین محمد بن الشیخ جمال الدین ابی محمد عبد اللہ الزرکشی فرغت منہ فی الثامن ذی القعدة الحرام سنہ ثمان وثمانین و سبعمائے شروع کتاب صفحہ ۲ قال الشیخ الامام العامل العالم العلامة وحید دھرہ و وحید عصرہ ابو عبد اللہ بدر الدین محمد الزرکشی الشافعی تغذیہ اللہ رحمۃہ واسکنہ بمحبوبہ جنتہ۔ الحمد للہ علی ما عہد بالانعام خطبہ لکھنے کے بعد کتاب کو یہاں شروع کیا ہے باب کبف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عجوز فی باب التنوین والاخصافہ وهو خبر مبتدع محمد و جنای هذا باب کتاب الحج کی ابتدا کتاب الحج ردیف بقال ردفتہ رکبت خلفہ صاع کے بیان میں کہتے ہیں باب بركة صاع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترحمہم لا کنزہم یعنی اهل المدينة و یروی و میدہ اللهم بارک لهم فی صاعہم و مدہم مغازی کے بیان میں کہتے ہیں باب غزوة تبوک وھی غزوة العسرة بالسلین المہملة لما بینا اول المغازی خاتمہ کتاب و منہی العلم و مبلغ الرضوان و رنة العرش و انا اسئل اللہ الکریم المنان ان یجعل جائزہ هذا الكتاب القول منہ والرضوان والعفو والعافية والغفران وان ینفع به قاریہ و کتابتہ والراجع الیہ عند الاشکال بمنہ و کرمہ لا رب غیرہ ولا معبود سواہ۔ عبارت کتاب کتاب و کان الفراغ منہ فی یوم الاحد فی شہر جادی الآخر سنہ اربع و عسین و ثمان مائۃ احسن اللہ عاقبتہما علیہما و فیہما رحمۃ ربہ ناصر الدین بن حسن الناسخ شعر اللہ راہ و لوالدہ و لمن کان سبباً لکتابتہ و لوالدہ و لجمیع المسلمین و الحمد للہ و حدۃ و صلۃ اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و سلم۔ در کتاب کا ایک نسخہ قلمی نمبر ۱۲۹۷ مہم پر مع کیفیت کتاب و ترجمہ نمبر ۱۲۹۷			
۳۵۹۵	۵۲۹	شرح کتاب مجتہبی مختصر سنن ابی داؤد	الامام العلامة محمد بن ابی المشہور باب تمیم البخاری	البحر فی التوفی	قلمی ۱۲۹۷	۵۰۰	

نمبر ترتیب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۴۲	۵۰۷	سلطان الاذکار من احادیث سید الابرا	نواب سید نواز الحسن خان عرف نور میان خلف نواب صدیق حسن خان المتوفی	-	مطبوعہ آلہ آباد ۱۳۱۸ھ	۱۷۶	-
<p>ملخص ہے کتاب عمل الیوم واللیلہ کا جو حافظ احمد بن محمد معروف بابن اسنی المتوفی ۳۶۴ھ کی تالیف ہے مؤلف نے بحذف اسناد اسکی تلخیص کی ہے۔ اس کتاب میں اشغال واذکار احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بحوالہ راوی بیان کئے ہیں اور ذکر کے اوقات بھی مضبوط کیے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی لا یبلغ غایۃ حمد انسان وان کان لہ الف فدر فی کل فہ الف لسان۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۶ تترقب عندها مغفرۃ ونحن نترقب ما ترقب۔ مؤلف کا ترجمہ نمبر ۵۰۹ پر تحت کتاب الجواز والصلوات من جمع الاسامی والصفات لکھا گیا۔</p>							
۳۴۳	۵۰۸	التبیح لالفاظ الجامع الصحيح	الشیخ بدر الدین ابو عبد اللہ محمد بن بہادر بن عبد اللہ الشافعی۔ المتوفی	۷۸۸ھ	قلمی ۵۸۵ھ	۷۰	-
<p>تقطیع کتابت طولاً و عرضاً مختلف پونے پانچ انچہ سے سو پانچ انچہ تک۔ سطر ۲۷۔ خط اور کاغذ عرب۔ تقریباً پوری کتاب کے حاشیہ پر کرم خوردگی کا اثر اور پیوند کاری ہے۔ عبارت متن سرخی سے اور شرح سیاہی سے لکھی ہے ناصر الدین بن حسن ناخ اسکے کاتب ہیں۔ یہ نسخہ باعتبار قدامت تحریر اور خوبی خط اور صحت کتابت کے بیجا بل ہے۔ ابتدائی صفحہ میں متعدد عبارتیں علما کرام کی مع تحوط و مواہیر کے لکھی جو نوی ہیں جسے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر اہل علم کے مطالعہ میں یہ کتاب رہی ہے۔ خاتمہ کتاب کے بعد بھی آخر صفحہ کتاب اور حاشیہ پر عربی عبارت لکھی تھی ہے۔ جو بوجہ محو ہوجانے حروف کے صاف طور پر پڑھ نہیں سہیں آتی مگر جہاں کہیں عبارت پڑھی جاسکتی ہو اس سے بھی ابتدائی مضمون کی تائید ہوتی ہے۔</p>							

نمبر جدول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
		امام شافعی رحمہ اللہ نسباً ہاشمی ہیں آپ کا نولہ مبارک سنہ ذیہ سو جبری میں ہوا ہے۔ کہتے ہیں جس روز امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی وفات ہوئی ہو وہی روز انکی پیدائش کا ہو۔ سما قال السنا عہ					
		جو حنیفہ اول شب نفل کرد شافعی آخر شب از مادر بزاد					
		انہیں اختلاف ہو کہ آپکی پیدائش کی جگہ غزہ ہو۔ یا مستقلان یا مین۔ صحیح یہ ہو کہ غزہ میں جو ملک شام کے تعلقات سے ہے آپ پیدا ہوئے۔ اور دو سال کی عمر میں مکہ مکرمہ لائے گئے۔ یہیں نشو و نما ہوا۔ آپکے مناقب و فضائل بجد ہیں۔ بڑے بڑے لوگوں نے مستقل کتابیں آپکے مفاخرین لکھی ہیں۔ سات سال کی عمر تھی کہ قرآن شریف حفظ کر چکے تھے۔ پندرہ سال کی عمر میں موطا امام مالک رحمہ اللہ تمام و کمال ازبر تھا۔ اور اسی عمر میں مسلم بن خالد زنجی مفتی مکہ کی اعازت سے فتوے بھی دینے لگے۔ اسکے بعد مدینہ منورہ تشریف لائے گئے۔ اور امام مالک رحمہ اللہ کی خدمت میں کچھ زمانہ تک رہ کر فیضیاب ہوئے۔					
		۳۹۸ھ میں مکہ مکرمہ سے بغداد معاودت فرمائی۔ ایک ماہ یہاں اقامت پذیر ہو کر مصر تشریف لائے اور زمانہ وفات تک یہیں قیام فرما رہے۔ آپ کی ذات مقدس مجمع تھی علوم کتاب اللہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کلام و آثار صحابہ رضی اللہ عنہم۔ اختلاف اقوال علما۔ معرفت کلام عرب لغات عربیہ وغیرہ۔ اشعار عربیہ بھی بہت سے آپکے مشہور ہیں۔ تمام علماء اہل حدیث و فقہ و اصول و لغت و نحو۔ آپکی نقاہت۔ ثقاہت۔ امانت۔ عدالت۔ زہد۔ ورع۔ عفت۔ حسن سیرت علقہ پر متفق ہیں۔ بڑے بڑے فضلاء اکابر آپکے تلامذہ میں ہیں۔ امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ بھی آپکے شاگرد ہیں۔ ماہ رجب کی آخر تاریخ جمعہ کے روز مصر میں انتقال فرمایا۔ اور اسی دن قراۃ صفرے میں مدفون ہوئے۔ ربیع بن سلیمان مرادی کہتے ہیں کہ جب میں امام موصوف رحمہ اللہ کے جنازہ نماز ہو کر واپس ہوا تو شعیان کا چاند بیٹھ دیکھا۔					
		(ابن خلکان)					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	تمام کتاب	تمام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۸۰۳۳	۵۰۵	شرح صحیح مسلم جلد ہفتم اکمال الاکمال - مکمل الکمال الاکمال - البحر السالج	اشیخ الفقیہ القاضی ابی عبد اللہ محمد بن خلفہ الوشائی الاصبی الماکی المتوفی ۸۲۷ھ امام ابی عبد اللہ محمد بن محمد بن یوسف السنوی المتوفی ۸۹۵ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۸ھ	۳۳۳	
ساتویں جلد ہو۔ کتاب البر والصلہ سے کتاب التفسیر تک جو ختم کتاب ہو۔ شارحین کے تفصیلی حالات دریافت نہیں ہوئے۔							
۸۰۳۲۲	۵۰۶	المند الشافعی مع ارساۃ بن ادریس بن ابی اسحاق بن عثمان الشافعی المتوفی ۲۴۱ھ	امام ابی عبد اللہ محمد بن ادریس بن ابی اسحاق بن عثمان الشافعی المتوفی ۲۴۱ھ		مطبوعہ سندھ ۱۳۰۶ھ مطبوعہ خلیفہ آراء ۲۲	۱۶	
مسند شافعی اس سے عبارت ہو کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مرویات اپنے کو جو احادیث مرفوعہ ہیں۔ ربیع بن سلیمان متوفی ۲۱۷ھ سے بسند بیان کیا ہو۔ جو بلا واسطہ ان کے شاگرد ہیں۔ اور محدثین کے نویں طبقہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان تمام احادیث کو ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصبی متوفی ۲۴۶ھ نے جو محدثین کے کیا رہوین طبقہ میں معدود ہیں ربیع سے مسموع کیا۔ اور سب کو جمع کر کے مسند شافعی نام رکھا عبارت آغاز صفحہ ۲۔ اللہم صل علی محمد کلماً ذکرہ الذاکرون وصل علی محمد کلماً غفل عن ذکرہ الغافلون باب ماخرج من کتاب الوضوء خاتمہ صفحہ ۲۱۹۔ اخبرنا ابن عیینہ عن منصور عن ابی وائل عن مسروق عن عبد اللہ انہ لبتی علی الصفا فی عمرہ بعد ما طاف بالبیت اس کتاب کے اول میں دو رسالے ایک فارسی۔ مولفہ مولوی علی اکرم آردی۔ دوسرا عربی۔ مصنفہ جلال سیوطی منضم ہیں۔ ان دونوں رسالوں میں اسی سند کے متعلق بیانات ہیں۔							





نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کی وجہ یوں کہتے ہیں ولما الغرض للکلام علی الخطبۃ لا ینفائی علم الحدیث وذلک شئی آخر وراثت الہم البدایہ بشرح الاحادیث وان انشاء اللہ فی الاجل وسہل فسا تکلم علیہا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اس شرح کا آغاز اس عبارت سے ہے۔ الحمد للہ العظیم سلطانہ العظیم فضلہ واحسانہ۔ سنوسی اپنی شرح میں زیادہ شیخ ابی سے اور کم کم شرح قاضی عیاض اور قرطبی اور نووی سے نقل کرتے ہیں اور ان شرح کے کلام نقل کرنے کے بعد اپنی طرف سے لفظ قلت کے ساتھ بیان مفصل کرتے ہیں۔ اس شرح میں بھی شروع مذکورہ کے اشارہ کی واسطے چار حرف مقرر کئے ہیں۔ ب سے ابی ع سے۔ قاضی عیاض۔ ط سے قرطبی ح سے امام نووی۔ سنوسی نے صحیح مسلم کے خطبہ کی بھی شرح لکھی ہے۔ اس وجہ سے پہلی جلد کتاب ذہاب میں کتاب الایمان سے پہلے یہ ہستام کیا گیا ہے کہ شروع صفحہ میں متن صحیح مسلم اور اسکے ذیل میں خط جدولی کے فاصلہ سے شرح سنوسی لکھی گئی ہے۔ کتاب الایمان سے آخر کتاب تک تمام جلدوں میں متن حاشیہ پر اور صفحہ کتاب کے صدر میں شرح ابی اور ذیل میں بفاصلہ خط جدولی شرح سنوسی لکھی گئی ہے۔ آغاز شرح سنوسی صفحہ ۲۔ الحمد للہ الواسع الجود والکرم۔ اس مطبع میں اس کتاب کی ساتھ جلدوں میں تقسیم کی ہے۔ یہ پہلی جلد ہے۔ شروع کتاب سے بحث احادیث السبعین الفاکہ ختم تک۔					
۳۳۸۰	۵۲۰	شرح صحیح مسلم حال المتین الکمال الاکمال وکمال کمال الکمال۔ الخیر الشافی	شیخ الفقہ القاضی ابی عبد اللہ محمد بن خلفۃ الوشائی الابن الماکی التوفی ۵۲۷ھ و امام ابو عبد اللہ محمد بن بن یوسف السنوی التوفی ۵۹۵ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۷۷ھ	۲۵۱		
دوسری جلد ہے۔ کتاب الطہارۃ سے باب علوۃ الخوف کے ختم تک۔							

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مدینہ منورہ چھپکر تفتہ فی الدین پیدا کیا۔ زہد و ورع اور عدل و انصاف انکا مشہور ہے۔ انکے مناقب میں علمائے بہت سے مصنفات ہیں۔ خلافت کے زمانہ میں زکی پوشاک جہین قبا اور عمامہ اور قمیص اور پاجامہ اور چادر اور ٹوپی اور موزے تھے۔ اسکی قیمت کا تخمینہ صرف بارہ درہم کا ہوا۔ اور قبل خلافت کے انکا حالہ مبارک ایک ہزار درہم سے کم نہ ہوتا تھا۔ مرض کی حالت میں انکا کپڑا بہت میلا ہو گیا تھا۔ انکی بی بی فاطمہ بنت عبد الملک سے کہا گیا کہ اس کپڑہ کو دوہو ڈالنا چاہئے۔ جواب دیا گیا کہ اس کپڑہ کے علاوہ دوسرے کپڑے نہیں ہیں۔ حضرت انس اور بربع بن سیرہ اور سائب بن زید اور سعید بن السیب وغیرہم رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ دو برس پانچ مہینے خلافت کر کے چاس برس کی عمر میں رجب کے مہینے سلسلہ ہجری میں انتقال فرمایا۔ دیارخ یا فنی۔ شذرات الذهب					
۳۳۸	۵۱۹	شرح صحیح مسلم حال اکمال الاکمال و مکمل اکمال الاکمال۔ البحر والاول	الشیخ الفقیہ القاضی ابی عبد اللہ محمد بن خلفہ الابن المالکی المتوفی ۸۲۰ھ امام ابی عبد اللہ محمد بن یوسف السنوسی المتوفی ۸۹۵ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ	۳۰۹۰	
		صحیح مسلم کی دو شرحیں ہیں۔ ایک شرح ابی ہریرہ صحیح موسیٰ۔ ابی نے شروع اربعہ سے اخذ کیا ہے۔ شرح ماذری۔ شرح عیاض۔ شرح قرطبی۔ شرح نووی۔ اور اپنی شرح میں ان چاروں شرح کے کلام نہ بظہر قصاً معنا ذکر کئے ہیں اور جان ان شرحوں کے کلام میں تنقید وغیرہ معلوم ہوئی ہے اسپر تنبیہ کر دی ہے۔ بالخصوص اکمال کے اخلاق میں زیادہ ہستام کیا ہے جو قاضی عیاض کی معنفہ ہے۔ ان چاروں شروع کے اشارہ کے واسطے چار حرف مقرر کئے ہیں۔ م۔ سے امام مازری۔ ع۔ سے قاضی عیاض۔ ط۔ سے قرطبی۔ و۔ سے نووی۔ صحیح مسلم کی شرح کتاب الایمان سے شروع کی ہے۔ خطبہ کی شرح نہیں لکھی۔ دیباچہ میں					

نمبر موجودہ	نمبر قدامت	نام کتاب	زبان و مکتب	تقریباً قلمی	مطبع و ناشر	کیفیت
						<p>سلطان مصطفیٰ خان بن سلطان محمد کے نام پر جو سلاطین عثمانیہ سے ہے۔ کتاب کو معنون کیا ہے۔</p> <p>آغاز کتاب صفحہ ۲ حمد لمن اعطى معاداً والى السلم۔ و رفع اعلام فضل القضاء و فیصل الحكم۔</p> <p>خطبہ تمام کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ حدثنا والدى مراد العمري الموصلى القرشي قال حدثنا نجل النزيل</p> <p>مصرط بن۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۳۲ و قد نجز ما جرت عجله مسأرة القلم الى قول والحمد لله رب العالمين</p> <p>والصلوة والسلام على محمد وآله وصحبه أجمعين۔</p> <p>مؤلف کی حالت معلوم نہیں ہوئی۔ کتاب کے ختم ہو جانے کے بعد یہ عبارت لکھی ہو</p> <p>العبد المذنب عبد الله العمري</p>
۳۳۷۷	۵۱۸	مسند عمر بن عبد العزيز	الامام العادل المسترشد	عمر بن عبد العزيز بن ابی اسحاق	مطبع ٹونک	۷۳
		الجزء الاول والثاني	المسترشد	عمر بن عبد العزيز بن ابی اسحاق		
						<p>اس کتاب میں ابو بکر محمد بن محمد بن سلیمان باغندی متوفی ۳۱۲ھ نے روایات عمر بن عبد العزيز کو جمع کیا ہے</p> <p>اور دو حصہ پر منقسم کر کے جز اول و ثانی سے معنون کیا ہے۔ آخرین ایک مختصر رسالہ بعنوان التعلیق</p> <p>علی مسند عمر بن عبد العزيز بطریق تخریج احادیث مسند کو منقسم ہے جس کے مؤلف کا نام نہیں لکھا ہے۔</p> <p>عبارت آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الجزء الاول من مسند امیر المؤمنین عمر بن عبد العزيز رحمہ اللہ</p> <p>جمع ابی بکر محمد بن محمد بن سلیمان الباغندی۔ ختم کتاب صفحہ ۴۴ عن عائشة ان النبى</p> <p>عليه وآله وسلم امر بخلافته ان ليسنقبل به القبلة ان الناس يكرهون ذلك۔</p> <p>امیر المؤمنین و امام العادلین ابو حفص عمر بن عبد العزيز بن مروان الاموى خلفاء راشدین پانچویں خلیفہ</p> <p>اور تابعین میں سے چوتھے طبقہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ گورے چٹے آدمی جسم کے نحیف۔ ڈاڑھی بہت</p> <p>خوبصورت رکھتے تھے۔ پیشانی میں کرکین میں گھوڑے کے سُم سے کچھ شکر لگی چٹھی تھی جس کا اثر موجود رہا۔ سچ</p> <p>اشج بنی امیہ کے جاتے تھے۔ صغریٰ میں کلام مجید دھنکایا۔ پھر مصر سے اپنے والد کی اجازت سے</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>مؤلف علیہ الرحمہ چہ سو تراسی ہجری قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ فقہ اور اصول میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ گویا قونین امام تھے۔ حدیث میں بھی بڑی دستگاہ تھی۔ ہمیشہ کتب بینی اور تدیس میں مشغول رہتے۔ کچھ مدت دیار مصر کے قاضی بھی رہے۔ متعدد کتب نادرہ ان کے مصنفات ہیں۔ غریب القرآن۔ مختصر ابن الصلاح۔ البحر النقی۔ تخریج احادیث الہدایہ۔ کفایہ فی مختصر الہدایہ۔ مختصر المحصل۔ ماہ محرم ۵۸۵ھ ہجری میں وفات پائی۔ علامہ سیوطی نے اپنی کتاب حسن المجاہدہ میں ان کی وفات ۵۸۵ھ ہجری میں لکھی ہے مگر حجر عسقلانی درر کامنہ میں اور حاجی خلیفہ کشف الطون میں ۵۸۵ھ میں ان کی وفات قرار دیتی ہیں۔ واللہ اعلم بحقیقہ الحال۔ (الدرر الکامنہ)</p>
۳۲۲۳	۵۱۵	الاتحافات اسمیہ فی الاحادیث القدیہ	الشیخ محمد المدنی من عطار القرن الثانی عشر	۱۱۹۱ھ	مطبوعہ حیدرآباد ۱۳۲۳ھ	۲۳۹	
							ایک نسخہ مطبوعہ اس کتاب کا نمبر ۴۸۹ پر مع کیفیت کتاب و مؤلف کتاب تحریر ہو چکا ہے، فلینظر
۳۲۵۴	۵۱۶	کتاب الاسماء والصفات	الامام الحافظ ابو بکر احمد بن حسین علی بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ السہیقی الخرجوری المتوفی ۴۵۸ھ		مطبوعہ الہ آباد ۱۳۱۳ھ	۳۶۴	
							اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ نمبر ۴۴۶ پر مع مضامین کتاب و ترجمہ مصنف لکھا گیا ہے۔
۳۳۴۸	۵۱۷	رسالہ عبدالباقی	مولانا عبدالباقی بن ابی الموصلی القرشی		قلمی	۳۲	
							<p>تقطیع کتابت ۵۶۴ھ - انچہ - خط اور کاغذ عرب - کسی جگہ پونڈ کاری اور کرم کا اثر نہیں۔ کتاب سرنی اور سیاہی سے۔ کتاب کا نام تحریر نہیں صرف اس حدیث کی الراحوں بہرہم الوہن بنبارک و نعالے ارجوا من فی الامراض بہر حکم من فی السماء تفصیل و تحقیق سے شرح لکھی ہے۔</p>

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیسٹ
۳۳۳	۵۱۳	الجوہر النقی فی الروایۃ علی ما یقتضی الجزء الاول مع الفہرست	علامۃ القاضی علاء الدین علی بن عثمان بن ابراہیم بن المازینی الشیرازی النکمل الحنفی المتوفی ۵۵۰ھ	-	مطبوعہ حیدرآباد ۱۶۳۱ھ	۳۶۰ ۱۰	-
<p>اس کتاب میں سین سین بیس پرچہ حدیث ہیں۔ سند کتاب بطریق مباحثہ اور اعتراض کلام کیا ہے۔ احادیث صحیحہ وغیر صحیحہ اور قویہ وضعیفہ میں امتیاز دکھلایا ہے۔ روادہ حدیث کی حالت سے بھی آگاہ کیا ہے۔ بہت سی جگہ بیس کی لغزشوں پر تنبیہ کی ہے۔ جا بجا اپنے دعوے پر اکابر علماء کے کلام کو سنداً پیش کیا ہے۔ کتاب کی حسن خوبی میں کوئی شبہ نہیں۔ دو حصوں پر کتاب کو منقسم کیا ہے۔ پہلے حصہ کو عبارت خطبہ کے بعد بالتلخیص بآل البحر سے شروع کیا ہے۔ اور باب الایخیری من العیوب فی الہدایا پر ختم کیا ہے۔ شروع کتاب میں عبارت ایک سطر کے قریب آجاتی ہے۔ وہو ہذا قال شیخنا علاء الدین قاضی القضاۃ بن الشیخ الامام علاء الدین عثمان المازینی الحنفی غفر اللہ لہ۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبہ للمتقین وصلى الله على سيد المرسلين محمد وآله وصحبه اجمعين۔ اما بعد هذه فوائد علفتها۔ الا دوسرے حصہ کو کتاب لبس یوع سے شروع کیا ہے اور باب عدۃ امر الولد پر ختم کیا ہے۔ اس عبارت کتاب کا خاتمہ ہے۔ تجزئت هذه الفوائد واللہ المستؤل ان یجزینا بفضلہ علی اجل الفوائد ایک قلمی نسخہ اس کتاب کا جسکو نواب خلدیشیان طاب ثراہ نے مدینہ منورہ میں اصل نسخہ مولف سے نقل کرایا ہے نمبر ۱۰۳ فن حدیث پر درج ہے۔</p>							
۳۳۳	۵۱۴	الجوہر النقی فی الروایۃ علی ما یقتضی الجزء الثاني مع الفہرست	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۷۳ صفحہ ۵	-
<p>یہ اس کتاب کا دوسرا جزو ہے۔</p>							

نمبر پورا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اسلامی	تعداد صفحات	کیفیت
		امام بخاری علیہ الرحمہ آخر عمر میں جب نیشاپور آئے تھے تو امام مسلم نے اُن سے ملاقات کی اور بیشتر انکی خدمت میں وقت رکھی طلب علم کی غرض سے اقطار و انکشاف کا سفر کیا۔ اور بڑے بڑے ارباب فن حدیث سے سماع حدیث کا اتفاق رہا۔ خراسان میں یحییٰ اور اسحاق بن راہویہ وغیرہا سے رہے میں محمد بن مہران حال اور ابی حسان سمعی وغیرہا سے۔ عراق میں امام احمد بن حنبل اور عبد اللہ بن مسلمہ قیتی وغیرہا سے۔ حجاز میں سفید بن منصور اور ابی مصعب وغیرہا سے۔ مصر میں عمر بن سواد اور جرطلہ بن یحییٰ وغیرہا سے۔ اپنے زمانہ کے اکابر علما اور حفاظ سے جو ان سے اعلیٰ درجہ میں ہیں روایت حدیث کرتے ہیں۔ انکے ہم پلہ اور معاصرین شیخ اور علما جیسے ابو حاتم رازی۔ اور موسیٰ بن ہارون اور ابو عیسیٰ ترمذی ان سے حدیث کی روایت کرتے ہیں مشائخین مذکورین کے علاوہ اور بہت سی خلائیق ہے جیسا کہ احصا اور شمار دشوار ہے۔ اس کتاب کے علاوہ ابوبہی انکے مصنفات ہیں۔ سنذکیر۔ جامع کبیر۔ کتاب حلال۔ کتاب اوہام محدثین۔ کتاب تیسر۔ کتاب سنذکیر۔ کتاب طبقات تابعین۔ کتاب محضر مبین۔ باتفاق علما شب یکشنبہ ۲۴ شعبان ۲۶۱ و ۲۶۲ کشفہ جبرئیل پچپن برس کی عمر میں نیشاپور میں انکی وفات ہوئی۔ دوشنبہ کے روز میدان بلدہ نیشاپور میں مدفون ہوئے۔					
۱۳۱۹۹	۵۱۲	المبین لعین	ملا علی بن سلطان محمد النعمانی	۱۰۱۰ھ	مطبوعہ مصر	۲۳۷	
		بفہم الاربعین	انحفی المکی اللہ فی ۱۱۴ھ	۱۳۲۸ھ			
		اربعین نووی کی بسط و تفصیل کے ساتھ شرح لکھی ہو۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل الایمان والاوقات اعتبارا دلائل نام۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۳۲ من الساعة التي هي اخت القیامة					
		(ملا علی قاری کا ترجمہ فن تجوید نمبر ۱۰۳ پر تحریر ہو چکا)					

نمبر موجودہ	نمبر ثبوت	نام کتاب	مجموعہ صنف	تہذیب	مطبوعہ	تعداد نسخہ	کیفیت
							غاریہ سے بلوچہ الخطی الزطاس دھڑا: وکاتبہ مریم فی الزراب۔
۳۱۰۳	۵۱۱	جامع الصحیح الشہور بزراد و الثانی	الامام النافذ ابو اسلم بن ابی جابر اثیری الشیبہ الثو فی ۲۹۱		مطبوعہ سحر ۶۶۱	۶۶۱ ۵۶۶	
<p>تصحیح میں سے ایک اور صحاح ستہ حدیث کی دوسری مقبول اور مشہور کتاب ہے صحیح اور حسن قبول کے اعتبار سے دوسری صحیح بخاری کہنا بھی چاہئے گا۔ ابو علی نیشاپوری اس کتاب کی نسبت کہتے ہیں ما احدث ادیم السماء اصح من کتاب مسلم۔ علمائے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی فضیلت میں کلام کیا ہے۔ اور ایک کو دوسری پر ترجیح دی ہے۔ گو آخری فیصلہ صحیح بخاری کی فضیلت پر تمام ہوا۔ سلم علیہ الرحمہ نے تین لاکھ حدیث سے جبکہ خود شروع کیا اس کتاب کو انتخاب کیا ہے۔ اس کتاب کے متعدد نسخے قلمی اس کتاب خانہ موجود ہیں جو نمبر ۸۹ فن حدیث سے نمبر ۹۲ تک درج ہیں۔ اس مطبع میں پوری کتاب کو دو حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ حصہ اول ابتداء کتاب سے باب قدر لطر لبق اذا اختلفوا فیہ تک ہے۔ دوسرا حصہ کتاب الفرائض سے شروع اور باب فی قوله تعالى هذان خصمان اختصموا فی ربهم پر جو کہ کتاب کا ختم ہے۔ تمام ہوا۔ آثار حصہ اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و علی جمیع الانبیاء والمرسلین۔ شروع حصہ دوم صفحہ ۲ حدثنا یحییٰ بن یحییٰ والبن بن ابی شیبہ واسحق بن ابراہیم واللفظ لیحییٰ قال یحییٰ اخبرنا وقال الاخران ثنا ابن عیینہ عن الزہری عن علی بن حسین عن عمرو بن عثمان عن اسامة بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا یروى المسلم الا کافر ولا یروى الا کافر المسلم۔</p> <p>امام سلم علیہ الرحمہ دو سو دو یا دو سو چھ ہجری نیشاپوری میں جو خراسان کے متعلقات سے پیدا ہوئے فن حدیث کے مقتدا اور پیشوا تسلیم کئے جاتے ہیں۔ ائمہ حدیث اور اعلام محدثین میں اسکا شمار ہے۔</p>							



نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تسلی	تعداد صفحات	کیفیت
		مختصر کتاب ہو۔ کتب احادیث صحیح اور اقوال اہل فلاح سے ماخوذ ہو۔ کیفیت موت اور حالات برزخہ کو بیان کیا ہو۔ حدیث نقل کرنے کے بعد مؤلف جان بطریق شرح کچھ لکھتے ہیں تو قال رضی اللہ عنہ سے شروع کرتے ہیں مختصر خطبہ لکھنے کے بعد باب بدر الموت سے ابتدا کی ہے۔ خطبہ کا آغاز یہ ہے۔ الحمد للہ الذی خلق الموت والحیوة للشریعة والصلوة علی رسولہ محمد الذی قال موتوا قبل ان تموتوا بأطریقة۔ کیفیت موت ختم کرنے کے بعد باب ملاقات الارواح الیہ کے یہاں سے شروع کیا ہو۔ اخرج ابن ابی الدنیا عن ثابت البنانی قال بلغنا ان المیت اذا مات احتسب اھلہ واقاربہ الذین تعدوا من الموتی فلهوا فرح بہم و فرح بہ من المسافر اذا قدم الی اھلہ قال رضی اللہ عنہ افاد الحدیث ان ادراج الموتی یتلاحقون ویفرحون بملأ قانقر۔ آخر کتاب میں باب فی بیان مدة البرزخ یہاں سے شروع کیا ہو۔ اخرج المحکم الترمذی فی نوادر الاصل حدیث تھاکم بن محمد حدیث ثعلبی بن ہلال عن لیث عن مجاہد عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما الشفاعة یوم القیة لمن عمل الکبائر من امتی۔ خاتمہ کتاب فہذا یدل ان بعثہ علیہ السلام کان فی الف السادسة فزیادة المدة انما ہی ستون سنة من الالف السادسة ومن ہذا یزید البرزخ لہذہ الامة الی قریب من الالف والخمسمائة واللہ اعلم اس کتاب کا ایک نسخہ خوشخط بخط نسخ نمبر ۳۸۵ فن حدیث پر برج ہے۔ مؤلف کتاب کی تحقیق نہیں ہوئی نسخہ ہذا کے آخر میں یہ عبارت لکھی ہو قد وقع الفراغ من تسوید ہذہ الرسالة الیومونة المسماة بترجہ البرزخ فی علم الحدیث من تصنیف افاضل الدھر و اکابر العصر ابو سعید سلیمی۔ وقت الظھر ناسد، وعشرین من شہر رمضان من ید الضعیف الرجی الی رحمة اللہ تعالیٰ سراج احمد بن محمد مرشد بن محمد ارشد بن محمد فرخ شاہ بن خواجہ محمد سعید بن مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم بسلام اللہم اغفر لکاتبہ					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اصلاح الفاظ - کتاب التقیہ - کتاب بخل - کتاب اعراب القرآن - کتاب الانوار - کتاب المسائل و الجوابات کتاب المسیر و القصد - غیر ذلک - سنہ وفات میں اسکے اختلاف ہی - شروع رجب ۲۸۲ اکثر یا شریعین ناگہانی موت سے انتقال فرمایا - دفعہ چخ ماری اور بیہوش ہو گئی - اسی حالت میں راہی ملک بجا ہوئے - بعض مورخین نے دوسری طرح بھی انکی موت بیان کی ہے - (تاریخ یافعی)					
۲۷۶۱	۵۰۹	الجواز و الصلاات من جمیع الاسامی و الصفت مولانا السید نور الحسن بن نواب صدیق حسن خان المتوفی ۱۳۳۶ھ	۱۲۹۷ھ	مطبوعہ دہلی ۱۲۹۷ھ	۴۹۰		
		اس کتاب کی تالیف سے اصل غرض تو تعلیم ہے - تمیہ اولاد میں اسما قدیمہ کی جو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مذکور ہیں - اور سلف صالح کے معمول بہا ہیں - مولف نے اس غرض کے ضمن میں دوسرے متفرق امور بھی آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ سے ذکر کئے ہیں - چونکہ ان باتوں کے بیان میں بہت سی حدیثیں لائی گئی ہیں اسی مناسبت سے یہ کتاب فن حدیث میں درج کی گئی - سب سے پہلے اس کتاب میں خدا و مذہب عالم کے اسما حسنہ اور صفات علیا بہت تحقیق و تفصیل سے بیان کر گئے ہیں - اسکے بعد انبیاء علیہم السلام جو کتاب عزیز میں مذکور ہیں - پھر حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسما مبارک - اسکے پیچھے صحابہ کرام اور اہل بیت عظام اور ملوک اسلام کے اسما مذکور ہیں - ان امور کے تذکرہ میں تبعا اور بہت سی مفید باتیں آگئی ہیں - (مصنف رحمۃ اللہ کا حال اس سے قبل نمبر ۴۶ پر تحریر ہو چکا)					
۲۷۸۴	۵۱۰	شرح برزخ ۱۰۰ پو سعید سلمی	۱۲۰۱ھ	قلمی	۹۲		
		تفہیم کتابت ۱۰۵۰ - ۱۰۴۰ - ۱۰۳۰ - ۱۰۲۰ - ۱۰۱۰ - ۱۰۰۰ - ۹۹۰ - ۹۸۰ - ۹۷۰ - ۹۶۰ - ۹۵۰ - ۹۴۰ - ۹۳۰ - ۹۲۰ - ۹۱۰ - ۹۰۰ - ۸۹۰ - ۸۸۰ - ۸۷۰ - ۸۶۰ - ۸۵۰ - ۸۴۰ - ۸۳۰ - ۸۲۰ - ۸۱۰ - ۸۰۰ - ۷۹۰ - ۷۸۰ - ۷۷۰ - ۷۶۰ - ۷۵۰ - ۷۴۰ - ۷۳۰ - ۷۲۰ - ۷۱۰ - ۷۰۰ - ۶۹۰ - ۶۸۰ - ۶۷۰ - ۶۶۰ - ۶۵۰ - ۶۴۰ - ۶۳۰ - ۶۲۰ - ۶۱۰ - ۶۰۰ - ۵۹۰ - ۵۸۰ - ۵۷۰ - ۵۶۰ - ۵۵۰ - ۵۴۰ - ۵۳۰ - ۵۲۰ - ۵۱۰ - ۵۰۰ - ۴۹۰ - ۴۸۰ - ۴۷۰ - ۴۶۰ - ۴۵۰ - ۴۴۰ - ۴۳۰ - ۴۲۰ - ۴۱۰ - ۴۰۰ - ۳۹۰ - ۳۸۰ - ۳۷۰ - ۳۶۰ - ۳۵۰ - ۳۴۰ - ۳۳۰ - ۳۲۰ - ۳۱۰ - ۳۰۰ - ۲۹۰ - ۲۸۰ - ۲۷۰ - ۲۶۰ - ۲۵۰ - ۲۴۰ - ۲۳۰ - ۲۲۰ - ۲۱۰ - ۲۰۰ - ۱۹۰ - ۱۸۰ - ۱۷۰ - ۱۶۰ - ۱۵۰ - ۱۴۰ - ۱۳۰ - ۱۲۰ - ۱۱۰ - ۱۰۰ - ۹۰ - ۸۰ - ۷۰ - ۶۰ - ۵۰ - ۴۰ - ۳۰ - ۲۰ - ۱۰ - ۰					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اسلامی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>مذہب تافہی رکھتے۔ ایک مدت تک حلب میں وقعت وقت دار کے ساتھ گزراں کی۔ پھر دمشق کی سکنو اختیار کر لی۔ مصنفات انکے بہت ہیں مثلاً انکے کتب ذیل زیادہ مشہور ہیں۔</p> <p>الکفیه۔ تسهیل الفوائد فی النحو۔ کتاب المضرب فی معرفۃ لسان العرب الکافیۃ الشافیہ۔ کتاب الخلاصہ۔ کتاب العین مع شرح۔ سبک النظم وفک المحتم۔ اکمال الاعلام بتلیث الکلام۔ ناہ شعبان چہ سو بہتر ہجری میں دمشق میں انتقال فرمایا۔ اور روضہ قرب الموفقین مدفون ہوئے۔ (شذرات المذہب)</p>
۲۴۰۱	۵۰۸	تأویل مختلف الحدیث فی الرد علی اعداء اہل الحدیث	ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبة الدینوری المروزی	اللفوی۔ المتوفی ۲۶۵ھ	مطبوعہ مصر ۲۸	۲۶۵	۴۶۴
							<p>اس کتاب میں ان احادیث کو جو ظاہر مختلف اور متناقض معلوم ہوتی ہیں جمع کیا ہے۔ اور انکی تطبیق و وجہ سے بیان کی ہے۔ بعض احادیث مشکلہ یا متشابہہ پر جو باہمی النظر میں شبہات وارد ہوتے ہیں انکے جوابات عمدہ طریق سے دئے گئے ہیں۔ جو مخالفین کے واسطے سکھت ہیں۔ ابتدا میں فہرست مضامین شامل ہے۔ شروع قال الامام ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبة رحمہ اللہ تعالیٰ۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقلۃ للمتقین الذ خاتمہ۔ وانما اراد انہ یملون الشر وھو لا یملہ۔ الی آخرہ</p> <p>ابن قتیبة کو فہ یا بغداد میں دو سو تیرہ ہجری میں پیدا ہوئے۔ انکو دینوری بھی کہتے ہیں اس لئے کہ دیور کا قاضی رہے ہیں۔ باپ انکے مروزی تھے۔ بہت بڑے فاضل اور اعلیٰ درجہ کے نحوی اور لغوی تھے۔ بغداد میں انکی سکونت رہی۔ اسٹی بن راہویہ اور ابی حاتم سجستانی اور ابی اسحق زیادی اور دوسرے اسی طبقہ کے لوگوں سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے انکے بیٹے احمد اور ابن درستویہ فارسی نے روایت کی ہے۔ کتاب المعارف اور ادب الکاتب انکی مشہور کتابیں ہیں۔ انکے سوا اور بھی انکے تصانیف ہیں۔</p> <p>غریب القرآن الکریم۔ غریب الحدیث۔ حیلون الاخبار۔ مشکل القرآن۔ مشکل الحدیث۔ طبقات الشعرا۔</p>

نمبر وجود	نمبر شمار	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ پبلی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب ہبہ۔ کتاب وجدان۔ کتاب علل۔ کتاب کفایہ۔ کتاب مبسوط تحصیل علوم۔ سفر بلا و صحبت شائخ سے فراغت حاصل کر کے وطن اصلی بخارا میں قیام فرمایا۔ اور مدت تک حدیث شریف اور دیگر علوم کی تدریس و تعلیم میں مشغول رہے۔ اتفاقاً بخارا کا حاکم بعض وجوہ سے مخالف ہو گیا۔ اس وجہ سے انکو بخارا چھوڑنا پڑا۔ اور اہل بصرہ کی خدمت میں ہجرت کی طرف متوجہ ہوئے۔ جب بصرہ کے قریب قرینہ خرننگ میں پہنچے۔ تو معلوم ہوا کہ بصرہ کے رہنے والوں میں بھی انکے قیام بصرہ میں اختلاف ہو۔ چند روز اسی قریہ میں قیام فرمایا۔ اور لوگوں کے حالات سن کر سخت ملول و پریشان ہوئے۔ ایک روز بعد نماز تہجد دعا فرمائی اللہم قد ضاقت علی الارض بمأرجحت فاقبضنی الیک بالآخر اسی قریہ میں بیمار ہو گئے اور شبہ غرہ شوال ایک سو ستاون ہجری میں انتقال فرمایا۔ (اشعۃ اللغات)				
۲۶۹۲	۵۰۴	شواہد النصیح و تصحیح الکلمات الباصحیح	الشیخ جمال الدین محمد بن ابی بن مالک الطائی البجائی النجفی المتوفی ۷۶۲ھ	مطبوعہ مطبع انوار احمدی آلہ آباد ۱۳۱۹ھ	۱۵۲	
		مختصر شیعہ صحیح بخاری کی ہے۔ مؤلف نے اس کتاب میں جامع صحیح کے کلمات صعبہ و اعراب مشکلہ کی تشریح و تحقیق کی ہے۔ آیات قرآنیہ اور کلام فصحاے عرب کو بطریق شواہد پسند میں پیش کیا ہے۔ چونکہ یہ کتاب پرانے اور کرم خوردہ نسخہ سے منقول ہو کر طبع کی گئی ہے باوجود کوشش تصحیح بعض جگہ پر ہے مین ایسی دشواری پیش آئی جسکی وجہ سے کہیں کہیں بیاض چھوڑی گئی ہے۔ مؤلف کی کیفیت ابن مالک ہے۔ نحو میں افسیہ انکا مشہور کتاب ہے۔ چہ سو یا چہ سو ایک ہجری میں پیدا ہوئے۔ جتان کی طرف انکی نسبت کیجاتی ہے۔ یہ مقام اندلس کے شہروں میں سے ہے۔ علوم متعارفہ کو بہت سے فضلاء سے حاصل کیا۔ عربیت اور قرأت میں امام فن تھے۔ لغت اور علم حدیث میں بھی کامل دستگاہ رکھتے۔ اشعار عربیہ پر بہت بڑی نظر ہے۔ بڑے محفل و صاحب وقار متقی و پرہیزگار شخص تھے۔ فروعات میں				

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۹۶	۵۰۶	خیر الکلام فی قرۃ خلف الامام مع قرۃ العینین رفع الیدین بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ	الامام حافظ ابو عبد اللہ محمد		مطبوعہ مصر ۲۰ ۱۳۵ھ	۲۶	
<p>اس جلد میں دو کتابیں ہیں۔ متن میں خیر الکلام۔ حاشیہ پر قرۃ العینین۔ دونوں کتابیں امام بخاری کی تصنیف ہیں۔ خیر الکلام۔ اس کتاب میں ان احادیث کو جمع کیا ہے جنہیں فاتحہ خلف امام پڑھو کا ثبوت ہے۔ امام بخاری کی تحقیق کی بنا پر بھی مسلک راجح ہے۔ قرۃ العینین۔ اس کتاب میں رفع الیدین کے باب میں حدیثیں جمع کی ہیں۔ اور اس کی عدم رفع پر ترجیح دی ہے۔</p> <p>امام بخاری کی کیفیت ابو عبد اللہ اور نام محمد باب کا نام اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ ہے۔ جمعہ کے روز بعد نماز عصر ۱۳ یا ۱۶ شوال ایک سو چورانوے ہجری کو بخارے میں پیدا ہوئے۔ اسی مناسبت سے بخاری کہے جاتے ہیں۔ بلکہ بخاری ان کی ذات اور ان کی کتاب جامع صحیح کیواسطے بمنزلہ علم کے ہو گیا ہے۔ اور ان کو جعفری بصرہ جیم بھی کہتے ہیں۔ اسلئے کہ جد اعلیٰ انکے مغیرہ مجوسی تھے۔ یہاں جعفری کے ہاتھ پر شرف ہلال ہوئے۔ اس وقت بخارا کا حاکم تھا۔ فن حدیث میں مفتدا اور محدثین میں امیر المومنین فی الحدیث شمار کئے جاتے ہیں۔ ناصر الا حدیث السنہ ویرا لکھا لقب ہے۔ خط حدیث اور کثرت اطلاع طرق اور فہم معانی کتاب وسنت میں بے نظیر تھے۔ اعلیٰ درجہ کا ذہن پایا تھا۔ وقت نظر۔ قوت اجتہاد و زہد و ورع میں مثل نہیں رکھتے تھے۔ صغریٰ سن میں نابینا ہو گئے تھے۔ مگر اپنی مان کی دعا سے پھر بینا ہو گئے۔</p> <p>قرأت اور سماع حدیث کی غرض سے بلاد اسلام میں بہت سفر کئے۔</p> <p>ایک بار اسی اشخاص سے روایت حدیث کی ہے۔ مدینہ منورہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس تاریخ کبیر تالیف کی۔ اور جامع صحیح کو سولہ برس کی مدت میں مسجد حرام میں تصنیف کیا۔</p> <p>علاوہ ان دونوں کتابوں مجلد ہذا کے اور بھی انکے مضافات ہیں۔ کتاب ابوب سفرد۔ برالوالدین تاریخ اوسط۔ تاریخ صغیر۔ خلق افعال عباد۔ کتاب البصفا۔ جامع کبیر۔ مستند کبیر۔ کتاب الماشرہ</p>							

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۱۵	۵۰۵	تذکرۃ المحدثات	العلامة الحافظ ابو الفتح محمد بن طاهر بن علی بن احمد المقدسی	باب التفسیر فی اشیاء فی السنن	مجموعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۱۲۰	
<p>اس کتاب میں ان احادیث کو جمع کیا ہے جنکے راوی جھوٹے ضعیف - بے اعتبار - متروک القول ہیں - ابتدا سے حرف حدیث کے اعتبار سے حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب کیا ہے - ہر حدیث لکھنے کے بعد بتایا گیا ہے کہ اسکا راوی اس حیثیت کا ہے - کتاب کے آخریہ عبارت لکھی ہوئی ہے - وجد فی نسخۃ ظاہر ما انضہ آخر کتاب التذکرۃ للآفاظ ابی الفضل بن طاهر المقدسی وکان الفراغ منه فی ثانی برہان من مشہور سنہ ۹۸۶ والحمد للہ علیہ بذالعبدا الفقیر الحقیر الی اللہ تعالیٰ عبد الرحمن بن محمد بن حسن بن محمد الطوسی الممالکی الامزہری غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمن دعالہ بالمغفرة - مؤلف رحمہ اللہ چوٹی شوال چار سو اڑھیسٹ ہجری بیت المقدس میں پیدا ہوئے - علم حدیث میں بڑے پایہ کے شخص تھے - حدیث صحیح اور قسیم کے پرکھنے اور معرفت رجال حدیث میں بڑی قدرت رکھتے - حدیث شریف کی طلب میں بلاد شام اور مصر اور حجاز اور عراق اور فارس وخراسان وغیرہ کے بہت سے سفر کئے ہیں - اعلیٰ درجہ کے خطاط اور زود نویس تھے - قرات حدیث میں تیزی اور سرعت انکی مشہور شہر گوئی کا بھی ذوق رکھتے تھے کثیر التصانیف ہیں - انکے بعض مصنفات کمال آسایہ ہیں - الیوقیت المصباح - ذخیرۃ الحفاظ - تحکمة الکامل لابن عدی - تراجم الجرح والتعديل للدارقطنی - اطراف العرب کتاب اطراف حدیث مالک بن انس - کتاب رواۃ انس بن مالک - کتاب اطراف احادیث ابی حنیفہ - معجم البلدان - کتاب موافقات البخاری وسلم - کتاب صفوة التصوف - اکشف عن حدیث الشہاب وغیرہم - حج اور عمری بھی کثیرۃ التعداد انسے ادا ہوئی - آخری حج کی واپسی ربیع الاول کو ہینے کے ختم جمعہ کے روز پانوساتھ ہجری میں وفات پائی - اور چرانے مقبرہ بغداد میں جو جانب غربی ہو مدفون ہو - (ابن خلکان وغیرہ)</p>							

نمبر وجود انمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ پاشلی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>احادیث صحیحہ کے ساتھ خلط کر دیا چونکہ یہ امر سخت قبیح اور اکبر بکارتین سے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب امور ات کا ذہب منسوب کئے جائیں اس ضرورت سے سخاوی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو لکھا۔ اور احادیث صادقہ کو کا ذہب سے میسر کر دکھایا۔ انکی اس کتاب میں تطویل ہو گئی تھی اس لئے شیبانی رحمہ اللہ نے شخص و مختصر اسکا کتاب ہذا کو چار روز میں کیا۔ اور کہیں کہیں اپنی طرف سے قلت کے ساتھ کچھ بڑھایا۔ جمرات کے دن ۱۲۔ رمضان المبارک نو سو چھ مین فراغت پائی۔ مگر ابھی تک اس میں کس قدر بقیہ بھی رہ گیا۔ جسکو انھوں نے اس کے بعد مقام زبید محروسہ۔ جوین کے متعلقات سے ہے پورا کر دیا۔</p> <p>الحمد لله الذي رفع بعض خلقه على بعض في الدرجات - خاتمة صفحہ ۲۵۱ - قال مولانا غفر الله ذنوبه وستور عيوبه فرغت من اختصاره في اربعة ايام آخرها اضحي يوم الخميس الثاني عشر من شهر رمضان سنة ست وستمائة سوى احرف بسيرة الحقها بعد ذلك وذلك بعد من زبید المحروسه من الجن المليون الى آخر العارة -</p> <p>عبد الرحمن شيباني چوتھی محرم آٹھ سو چھ ہجری میں جمرات کے دن مقام زبید محروسہ جوین کے متعلقات سے ہے پیدا ہوئے۔ اسی سن میں انکے والد زبید محروسہ سے چلے گئے۔ جنکو شیبانی نے پھر نہیں دیکھا۔ اپنا دادا اشرف الدین اسماعیل شافعی کے زیر تربیت پرورش پائی۔ اور انہیں کی دعا سے نفع اٹھایا۔ بڑے ثقت۔ صالح۔ عابد۔ متواضع شخص تھے۔ اخبار و آثار کے حافظ۔ علم حدیث کے ماہر۔ بہت سے فضلاء سے اخذ علوم کیا۔ بڑے بڑے اکابر ان کے شاگرد ہوئے۔ ہمیشہ اپنے گھر اور مسجد میں عبادت اور تدریس حدیث میں مشغول رہے۔ انکے مصنفات متعدد ہیں منجملہ انکے یہ کتابیں زیادہ مشہور ہیں۔ تیسرے اصول الی جامع الی مسباح المشکوۃ۔ غایۃ المطلب۔ عظم المنہ فیما یغفر اللہ الذنوب و یوجب بہ الجنۃ۔ بغیۃ المستفید یا خیر فی قرۃ ایمون فی اخبار الجن المليون رسولہ شریف نبوی۔ کتاب المعراج وغیرہ۔</p> <p>(تبدلات الذہب)</p>

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیشیت
		نصیحة المسلمین باحادیث خاتم المرسلین	لم اقف				
		کتاب الادب والرقاق مشکوٰۃ شریف سے حدیثیں منتخب کر کے لکھی ہیں۔ اس رسالہ کے مصنف نے اپنا نام نہیں لکھا۔					
		الرسالہ السنیہ فی الصلوٰۃ	امام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ				
		اس رسالہ میں احادیث جمع کی گئی ہیں جنہیں زجر و توبیخ ہے۔ ان لوگوں پر جو ارکان نماز میں امام کی پورے طور پر تسبیح یا رکوع و سجود طمانیت سے نہیں کرتے۔ (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ رسالہ امام احمد کے تحت بیان کیا گیا ہے)					
		کتاب الصلوٰۃ	شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن عبد اللہ المعروف بابن القیم الجوزی المتوفی ۷۵۱ھ				
		یہ کتاب چند سوالات کے جواب میں ہے جو تارک نماز وغیرہ کے متعلق استفسار کیا گیا ہے۔					
		الوابل الصیب بالکلم الطیب	ایضاً				
		یہ کتاب فضیلت ذکر و ذکر اور دوسرے بیانات میں ہے جو اسی کو قریب ہیں۔ مصنف کا ترجمہ فی تفسیر ص ۶۷ پر کیا گیا ہے					
۲۹۱۴	۵۰۴	تفسیر لطیب من بحیث فیما یروئے السنۃ الناسخ الشیبانی الشافعی المشہور بالربیع الزبیدی المتوفی ۳۴۲ھ	۹۰۶ھ	مطبوعہ مصر	۲۵۴	۱۳۲۴ھ	
		یہ کتاب ملخص و مختصر ہے کتاب المقاصد الحسنہ کا جو شیخ ابی عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن سخاوی متوفی ۸۹۰ھ کی تالیف ہے۔ اس کتاب کی ترتیب ادل حروف حدیث پر کی گئی ہے۔ مقاصد حسنہ کی تالیف کا سبب یہ تھا کہ لوگوں نے ایسی باتوں کی نسبت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کی جو بالکل بے اصل تھیں اور انکو					



نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						تین سو اڑتیس ۳۳۸ھ ہجری میں انکے والد سعید نے وفات پائی۔ علم اور خط حدیث میں اپنے زمانہ کے امام تھے۔ امام داغظنی کے شاگرد ہیں۔ شنبہ نسبت اور کتاب المؤلف والمؤلفہ انکے مصنفات ہیں۔ انکے علاوہ انکے اور بھی تالیفات مانع ہیں۔ سہ شنبہ کی شب ساتویں ماہ صفر چار سو نو ۳۳۸ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ اور سہ شنبہ کے روز مدفون ہوئے۔ (ابن خلکان)
	اصول الایمان	محمد بن عبد الوہاب	نجدی۔ المتوفی ۱۲۰۶ھ			
						اس کتاب میں ایمان و اسلام و کبار کے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔
	فضل الاسلام	ایضاً				
						اس رسالہ میں دین اسلام کی فضیلت کا ذکر ہے۔
	کتاب الکفار	ایضاً				
						اس رسالہ میں کفر گناہوں کی تفصیل مذکور ہے۔
						محمد بن عبد الوہاب نجدی۔ گیارہ سو پندرہ ۱۱۱۵ھ ہجری نظام عثمانیہ میں جو بلاد نجد سے بے پیدا ہوئے اور وہیں نشوونما پایا۔ قرآن شریف پڑھنے کے بعد اپنے والد سے علم پڑھا۔ حنبلی مذہب رکھتی تھے۔ حج کرنے کے بعد جب مدینہ منورہ گئے ہیں تو وہاں شیخ عبد اللہ بن ابراہیم نجدی سے بھی کسب علم کیا۔ اپنے والد کے ہقتال کے بعد دعوت خلق اور وعظ کی طرف متوجہ ہوئے۔ نجد سے عمان تک لوگ انکے متبع ہو گئے۔ پھر وہاں سے حجاز و یمن کی طرف بھی اپنا اثر پھیلا یا۔ ان مقامات کے علاوہ غالباً انکا اثر متعدد یمنین ہوا۔ عام و خاص میں عقائد کے باب میں بہت متہم ہیں۔ نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب (اتحاف السبل) میں بہت تفصیل کے ساتھ انکے حالات لکھے ہیں۔ اور ان امور سے حوا کی طرف مشورہ میں برتت ظاہر کی ہے۔ بارہ سو چہ ۱۲۰۶ھ ہجری میں انکا انتقال ہوا۔

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>سبعیہ لجامۃ من المتأخرین منهم القاضي عز الدين بن جماعة والامام ابو امامة بن النفاثر۔ والعلامۃ سراج الدين عمر بن علي الانصاري والمفتي بدر الدين محمد بن عبد الله الزركشي وعند كل منهم ما ليس عند الآخر من الفوائد والزوائد واسمها عبادۃ واخلصها اشارۃ كتاب نيفنا سراج الدين الانه اطاله بالتكرير فجاء في سبع مجلدات ندر ايتہ لخصه في مجلدۃ لطيفة احل فيها بكتير من مقاصد المطول وتنبيهاً فرايت تلخيصه في قدر ثلث حجمه مع الالزام تحصيل مقاصده فمن الله بذلك ثم تنبعت عليه الفوائد الزوائد من تخاليف المذكورين معه ومن يخرج احاديث الهدايه في فقه الحنفية للامام جلال الدين الزيلعي لانه ينه فيه على ما يحتج به مخالفوه وارجوا الله ان تم هذا التلخيص ان يكون حاو بالحل ما يستدل به الفقهاء في مصنفاتهم في الفروع وهذا مقصد جليل۔ ابك نسخہ قلمی اسکا اسی فن کے نمبر ۶۰ پر درج ہو۔ (ابن حجر رحمہ اللہ کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۴۳۵ پر تحریر ہو چکا)</p>			
۲۹۱۹	۵۰۳	مجموعہ شرح الربيعين نودي وغيره	محمي الدين ابو بكر يايجي بن شرف المشهور بالامام النودي۔ المتوفى سنة ۷۶۶ھ	مطبوعہ دہلی الانصاري	۱۱۸		
		<p>یہ وہ شرح ہو جسکو خود امام نودی نے اپنی اربعین پر لکھی ہے۔ مشہور کتاب ہو۔ (امام نودی کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۴۳۵ پر لکھا گیا)</p>					
		عمدة الاحكام من كلام خير الانام	الامام الحافظ عبد الغني المصري۔ المتوفى سنة ۴۰۹ھ				
		<p>اس کتاب میں صحیحین کی وہ حدیثیں جمع کی ہیں جو احکام عبادات و معاملات کے متعلق ہیں۔ امام وحافظ ابو محمد عبد الغنی بن سعید علی بن الازدی مصری آخر ذیقعدہ تین سو تیس یا تیس سو تیس ہجری میں پیدا ہوئے۔</p>					

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							منسوب بہین مجلس و غلامین سوا لاسکتے جوابات بہت ہی ندرت کے ساتھ دیتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ سنی اور شیعہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی بابت مناقشہ ہوا بالآخر انکو جانبین نے حکم قرار دیا اور عین مجلس و غلامین پہنچ کر اپنا اپنا مدعا ظاہر کیا۔ آپ نے کیا جواب فرمایا کہ من بنہ فی بیتہ جس سے ہر شخص اپنے مدعا کے موافق کامیابی سمجھ گیا۔ انکے حاسن شمار سے زیادہ بہین شب جمعہ بارہ رمضان المبارک پانسو ستانوے ہجری میں بغداد میں انتقال فرمایا۔ اور باب حرب میں مہ فون ہوئے۔ جو جسکی طرف انکی نسبت کی جاتی ہو ایک مشہور تمام کا نام ہے۔ (ابن خلکان)
۲۹۱۸	۵۰۲	التلخیص البحر فی تخریج احادیث الراغبی الکبیر	حافظ ابی الفضل شہاب الدین بن قتیبہ بن جراحہ تلمذانی ثم المصري المتوفی ۵۶۷ھ	۱۲۵۵ھ	مطبوعہ ۱۳۰۵ھ	۴۱۴	
					انصاری بی		
							یہ کتاب فن حدیث میں نہایت عمدہ اور مستند ہو گیا اس فن کا بڑا فتاوے ہے۔ جس قدر محدثین اور فقہا مؤلف کے بعد ہوئے ہیں سب کا سرمایہ ہے۔ اس کتاب کی ترتیب ابواب فقہ کے اسلوب پر ہو ہر باب کی حدیث کو جمع طرق اور بیان علل سے نہایت خوبی و اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔ اس کتاب میں تخریج احادیث فتح العزیز علی کتاب البحر ہے۔ جو امام فروزی رافعی شافعی کی بہت بڑی شرح ہے کتاب دجیر پر۔ اور وجیز امام غزالی رحمہ اللہ کی تصنیف ہے۔ فروع میں موافق مذہب امام شافعی۔ جسکو آنھوں نے بسیط اور وسیط اپنی دونوں کتابوں سے اغذ کیا ہے۔ جسکی نسبت کہا گیا ہو کہ اگر امام غزالی پیغمبر ہوتے تو کتاب وجیز انکی پیغمبری کے واسطے بجائے ہجرہ کے ہوتی۔ تخریج احادیث فتح العزیز میں تخریج کی ایک جماعت نے متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ مؤلف نے ان تمام کتابوں کے فوائد و تعلقات حدیث اخذ کر کے مع زوائد جامع اور انفع اس کتاب کو بنا دیا ہے۔ جیسا کہ خود خطبہ میں لکھتے ہیں۔
							اماً بعد فقد وقف علی تخریج احادیث شرح الوجیز للامام ابی القاسم الراغبی یتکوا اللہ

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۰۴	۵۰۱	اخبار اہل الرسوخ فی الفقه والحدیث بمقتدر المنسوخ من الحدیث	ابن خلدون ابن الفرج عبد الرحمن بن ابی علی بن محمد جوزی السوی		مطبوعہ مصر ۱۳۲۲ھ	۸	

مختصر کتاب ہو۔ بطریق رسالہ کیسے احادیث پر مشتمل ہو جنہیں ظاہراً ایک دوسری کی ناسخ و منسوخ معلوم ہوتی ہو  
جیسے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے بارہ میں حضرت حذیفہ اور حضرت جابر کی روایت میں بظاہر ماسخیت  
و منسوخیت مفہوم ہوتی ہے۔ روى حذیفہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
اتی سبأ طمہ قوم فبال وهو قائم۔ و روى جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفی ان  
یبول الرجل قائماً۔ اس رسالہ میں مصنف علیہ الرحمہ نے اسی قسم کی احادیث سے بحث کی ہو اور انہیں منسوخ  
یا صحت و ضعف وجہ سے بیان کیا ہو۔ بعض علما نے جو حدیث ناسخ و منسوخ میں خلط کیا ہے اُس پر  
تنبیہ بھی کی ہے۔

مصنف علیہ الرحمہ محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں۔ پانسو آٹھ یا دس ہجری میں تقریباً  
پیدا ہوئے۔ پانسو چودہ ہجری میں انکے والد نے وفات پائی۔ بغداد کے رہنے والے ہیں۔ حبشی مذہب  
رکھتے تھے۔ اپنے زمانہ کے علامہ اور علم حدیث میں بڑے پایہ کے شخص ہوئے ہیں۔ دغلا کوئی میں کمال  
دست گاہ رکھتے۔ علم حدیث میں انکے تصانیف بہت زیادہ ہیں۔ علم تواریخ میں کتاب منظم فی تاریخ الامم  
موسط کتاب ہے۔ موضوعات حدیث میں بڑے حجم کی کتاب انکی مشہور ہے۔ علاوہ اسکے دیگر فنون میں  
بھی انکے مصنفات کثیر ہیں تصنیف کی نسبت مبالغہ سے کہا گیا ہو کہ روز ولادت سے وقت انتقال  
تک اجزا روزانہ کا حساب پڑتا ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو اس کثرت سے لکھا ہو  
کہ تراشہ اقلام کی نسبت جکا بڑا بنا جمع ہو گیا تھا۔ وصیت فرمائی تھی کہ میرے غسل موت کا پانی انہیں سے  
گرم کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اس پر بھی تراشہ اقلام باقی رہ گئی۔ بہت سے اشعار لطیف بھی انکی طرف



نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		منتخب کنز العمال	شیخ علاء الدین علی الشہو بالمستی المندی بن حاتم بن عبد الملک برقاضی المتوفی ۹۷۵ھ				
		<p>مؤلف رحمہ اللہ نے پہلے کتاب جمع البوامع مولفہ علامہ سیوطی کو مرتب و مہوب کر کے کنز العمال کے ساتھ موسوم کیا۔ پھر کنز العمال کا انتخاب کر کے منتخب کنز العمال نام رکھا۔ یہ منتخب جلد مجلدات مسند امام احمد مرقومہ سابق کے حواشی پر ہے۔ عبارت ابتدائی حاشیہ صفحہ ۲ الحمد للہ الذی سول علی عبادہ حفظ الکتاب والمسنۃ (شیخ علی مستقی کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۶۲۲ ملکہا گیا)</p>					
۲۸۸۸	۴۹۹	المستق	الاعلیٰ بن علی بن الجارود المتوفی ۳۷۵ھ		مطبوعہ حیدرآباد	۵۰۴	
		<p>یہ کتاب گویا استخراج صحیح ابن خزیمہ پر مبنی ہے صرف اسکے اصول احادیث پر اکتفا کیا گیا ہے۔ یہ مستق نام رکھا گیا۔ اس کتاب میں ہر حدیث کی برابر حاشیہ پر حروف تہجی سے کتب ناخوذ عنہا کا اشارہ کیا گیا ہے۔ مثلاً ط سے موطا۔ حم سے مسند امام احمد بخ سے بخاری۔ م سے مسلم۔ و سے ابوداؤد۔ علی بن القیاس کتاب کو اس حدیث پر تمام کیا ہے۔ اخلاصنا محمد بن عبد اللہ بن عبد المحکم ابن عبد اللہ بن نافع حدیث فالح حدیث شام بن سعد عن زید بن اسلم عن ابیہ ان معاً ورفاً رضی اللہ عنہ لما قدم المدینۃ حاکماً حاکماً عبد اللہ بن عمر فقال له معاً ویه حاجک ما ابا عبد اللہ فقال له حاجنی عطاء المحرین فانی رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین جاءہ سبی لم یبدء بأول منہم۔ مؤلف علیہ الرحمہ کے تفصیلی حالات معلوم نہ ہو سکے۔ اسی مطبوعہ کتاب کے</p>					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>مصاحب خاص رہو جب تک کہ امام شافعیؒ نے مصر کا سفر کیا۔ ہنگام سفر فرمایا کہ بعد اومین امام احمدؒ سے زیادہ متقی اور فقیہ۔ دوسرا میں نے نہیں چھوڑا۔ ہزار ہا احادیث کے حافظ تھے۔ انکے زمانہ میں کوئی اسے زیادہ حفظ حدیث نہوا۔ بڑے بڑے مشائخ اور علما جیسے بخاری اور مسلم اور ابو ذرہ اور ابو داؤد سجستانی اسے روایت حدیث کرتے ہیں۔ شربس فقر کی حالت میں گزار دے۔ کوئی شے کیلکی قبول نہیں کی جس اور توکل اور استغنا اور فرع و تقویٰ کے متعلق جو حکایات انکے مشہور ہیں ان سے ثابت ہو کہ بڑے پایہ اور عالمی مرتبہ کے شخص تھے۔ ابو ذرہ سے منقول ہے کہ میری آنکھ نے امام احمدؒ جیسا شخص نہیں دیکھا کسی نے پوچھا کہ علم میں۔ فرمایا کہ علم و زہد و فقہ میں۔ نہایت خوبصورت میانہ قد کے آدمی تھے۔ ریش مبارک میں بھدی کا ہلکا خضاب فرماتے۔ سیقدر و ڈاڑھی میں سیاہ بال بھی باقی تھے۔ خلیفہ معتمد نے بہت زور دیا کہ امام خلق قرآن کے قائل ہو جائیں مگر یہ عدم خلق کے قول پر جے رہے اگرچہ اس انکار پر تازیانہ لگانے لگے۔ مجبوس بھی کئے گئے۔ لیکن اپنے قول سے نہ ہٹے۔ آخر اسی حالت میں قید خانہ میں وفات پائی۔ علاوہ اس سند کے امام کے اوپر بھی مصنفات ہیں۔ تفسیر قرآن نہایت مبسوط۔ کتاب الزہد۔ کتاب النسخ و المنسوخ۔ مشک کبیر۔ مشک صغیر۔ کتاب حدیث شعبہ۔ کتاب فضائل صحابہ۔ کتاب التلیخ۔ کتاب الاثر بہ و غیر ہم۔ امام رحمہ اللہ کے دو فرزند تھے۔ عالم و کامل۔ ایک صالح دوسرے عبداللہ انہیں عبداللہ کے نام سے امام کی کنیت ہو۔ صالح اصفہان کے قاضی تھے ۲۶۷ھ میں وہیں وفات پائی۔ عبداللہ کی وفات ان کے بعد ہے۔ امام رحمہ اللہ کی وفات جمعہ کے دن ۱۲۰ یا ۱۳۰۔ ربیع الاول اور بعض کے نزدیک ربیع الآخر ۲۴۱ھ بغداد میں واقع ہوئی۔ اور باب حرب میں مدفون ہوئے۔ نماز جنازہ میں آٹھ لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار عورتیں شریک تھیں۔ جس دن آپنے وفات پائی۔ بیس ہزار نصاریٰ اور چوبیس ہندو مسلمان ہوئے۔</p>

(ابن خلکان و بستان المحدثین وغیرہما)

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۷۵۷	۴۹۴	مسند امام احمد بن حنبل کنز العمال (الخبر الثانی)	امام ابو حنیفہ بن محمد الزہری ابو عبد اللہ محمد بن حنفیہ الثیبانی مروی بتوفی ۲۴۱ھ		مطبوعہ مصر	۵۴۴	
		دوسرا حصہ ہے مسند عبد اللہ بن عمر سے شروع اور مسند ابو ہریرہ کے ختم پر ختم ہے۔					
۴۹۵	۴۹۵	مسند امام احمد بن حنبل الخبر الثالث	ایضاً		۵۰۳	۵۰۳	
		تیسرا حصہ ہے مسند ابی سعید خدری سے شروع اور مسند مکیان پر ختم ہے۔					
۴۹۶	۴۹۶	مسند امام احمد بن حنبل الخبر الرابع	ایضاً		۴۴۷	۴۴۷	
		چوتھا حصہ ہے مسند زبیر بن جراح سے شروع اور حکیم بن معاذیہ البہری کی حدیث پر ختم ہے۔					
۴۹۷	۴۹۷	مسند امام احمد بن حنبل کنز العمال (الخبر الخامس)	ایضاً		۴۵۶	۴۵۶	
		پانچواں حصہ ہے حدیث بھڑ بن حکیم سے شروع اور حدیث نوفل الاشجعی پر ختم ہے۔					
۴۹۸	۴۹۸	مسند امام احمد بن حنبل کنز العمال (الخبر السادس)	ایضاً		۴۵۶	۴۵۶	
		چھٹا حصہ ہے حدیث مقداد بن اسود سے شروع اور خاتمہ کتاب فی احادیث تفرقہ پر ختم ہے۔					
		امام احمد کی ولادت ربیع الاول ۲۴۱ھ ہجری میں شہر بصرہ میں ہوئی یا مروین پیدا ہوئے۔ اور					
		حالت شیر خوار میں بغداد آ گئے صحیح یہ ہے کہ آپ کا نسب عدنان ثیبانی مروزی سے ثابت ہے۔					
		بغداد میں نشو و نما پایا۔ اور اسی دیار میں طلب علم و تحصیل حدیث میں مصروف رہے۔ سند اور بہار					
		حدیث کی غرض سے کوفہ و بصرہ و مکہ و مدینہ و شام وغیرہ میں سفر کیا۔ اور ان مقامات					
		علماء و مشائخ سے کتابت و سماع حدیث سے فائدہ حاصل کیا۔ کہتے ہیں کہ امام شافعی کے شاگرد اور					



نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		انتقال کیا۔ ابن خلکان میں تفصیلی حالات انکے لکھے ہیں۔				
۲۶۵۶	۴۹۳	مسند امام احمد بن حنبل کنز العمال الجزء الاول	امام الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن حنبل الشیبانی المروزی توفی ۲۴۱ھ	مطبوعہ مصر	۴۶۶	
<p>اس کتاب کی تصنیف و تسوید خود امام علیہ الرحمہ نے کی ہے۔ لیکن ترتیب و تہذیب اپنی حیات میں نہ کر سکے۔ امام کی وفات کے بعد ابو عبد الرحمن عبد اللہ انکے صاحبزادہ نے مرتب کیا۔ اس ترتیب میں دو امر آئے واقع ہو گئے۔ ایک تو احادیث کی زیادتی کی گئی۔ دوسرے تنقید شیک نہیں ہوئی اہل مدینہ کو اہل شام میں اور اہل شام کو اہل مدینہ میں خلط کر دیا۔ کیونکہ زیادتی ابو بکر قطیعی سے بھی جو اس کتاب کے راوی ابو عبد الرحمن عبد اللہ سے ہیں ہو گئی ہے۔ بعض محدثین نے اس کتاب کو دوسری ترتیب سے بھی مرتب کیا ہے۔ لیکن وہ مرتب شدہ مفقود ہے۔ یہ کتاب اٹھارہ سند پر مشتمل ہے۔</p> <p>اول سند عشرہ بشرہ۔ دوسری سند اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تیسری سند ابن مسعود جو تھی سند ابن عمر۔ چوتھیں سند عبد اللہ بن عمرو بن العاص ابی رثمہ۔ چھٹے سند حضرت عباس اور پسران بزرگ آنکے۔ ساتویں سند عبد اللہ بن عباس۔ آٹھویں سند ابی ہریرہ۔ نویں سند بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دسویں سند ابی سعید خدری۔ گیارہویں سند جابر بن عبد اللہ انصاری۔ بارہویں سند میمان۔ تیرہویں سند مدنیان۔ چودھویں سند کوفیان۔ پندرہویں سند بصریان۔ سولھویں سند شامیان۔ سترہویں سند انصار۔ اٹھارہویں سند حضرت عائشہ مع سند دیگر نسا۔ پوری کتاب کی ایک سو پندرہ جز تقسیم ہے جس میں پوری کتاب کے چھ حصوں میں طبع کیا مشہور ہے کہ امام احمد بن حنبل نے بھی قول ہر کس مع زیادات ابو عبد الرحمن عبد اللہ سے ہزار حدیثیں ہیں مجلد بہار احادیث اول سند سند ابو بکر رضی اللہ عنہ جو اٹھویں زمانہ خلافت میں منبر پر بیان فرمائی ہے سند عبد اللہ بن مسعود پر اس حصہ کو ختم کیا ہے</p>						

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اسلامی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۵۵۴	۴۹۶	موطار الامام محمد بنی السفر الاول والثانی	ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن تومرت المغوی باہلی المرغی المتوفی ۵۶۴ھ		مطبوعہ اسلامی جزائر	۷۵۱	

مشہور تواریخوں میں اس کتاب کا کمین پہ نہیں معلوم ہوتا۔ بہت کتب خانوں کی فہرستوں میں بھی یہ کتاب معلوم نہ ہو سکی۔ مقدمہ کتاب ہذا سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت جزائر کے خزانہ قدیمی میں یہ کتاب پائی گئی۔ مغربی یا انڈسی خط کی لکھی ہوئی تھی۔ موطار امام مالک رحمہ اللہ کا اختصار ہے۔ بجز اسانید۔ ترتیب مضامین میں بھی تصرف کیا گیا ہے۔ کمین زیادتی و تفصیل کو بھی دخل دیا ہے۔ بہین شبہ نہیں کہ کتاب اسلوب عمدہ اور ترتیب مناسب پر بنائی گئی ہے۔ دو حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ حصہ اول کو سفر اول اور حصہ ثانی کو سفر ثانی سے معنون کیا۔ فہرست مفصل دونوں حصوں کی کتاب کے آخر میں موجود ہے۔ حصہ اول کی ابتدا اوقات نماز سے اور خاتمہ کتاب النذر پر کیا گیا ہے۔ دوسرے حصہ کو کتاب الضحایا سے شروع اور کتاب الجامع پر ختم کر دیا ہے۔ ہر کتاب کو بسم اللہ اور درود سے جداگانہ عنوان پر لکھا ہے۔ آغاز صلے اللہ علی محمد وعلی آلہ وسلم تسلیما۔ فی الاوقات۔ عن ابن شہاب عن عمر بن عبد العزیز اخر الصلوۃ الخ۔ خاتمہ۔ مکان یا قی قباء۔ ما شیا وراکباً۔

تولف عاشورہ کے روز چار سو پچاسی ہجری میں جیل سوس میں جو بلاد مغرب میں رہ پیدا ہوئے۔ اور وہیں نشوونما پایا۔ نسب ابی محمد بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما پر منبتی ہوتا ہے۔ طلب علم کی غرض سے بلاد مشرق کا سفر کیا۔ امام غزالی وغیرہ سے بھی عراق میں ملاقات رہی ہے۔ مکہ مکرمہ میں بہت مدت تک قیام کیا۔ علم شریعت و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصول فقہ وغیرہ میں اچھی مہارت پیدا کی تھی۔ اعلیٰ درجہ کے متقی اور عبادت گزار تھے۔ دینیوی سامان بہت کم رکھتے تھے۔ مغربی اور عربی دونوں زبانوں میں نہایت فصیح تھے۔ مخالفین شرع پر بید ہرک اظہار حق کر دیتے تھے۔ پانسو چوبیس ہجری میں

نمبر خود انبرشتا	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعاتی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>کیا ہے اور اکثر جگہ شرحین تمام کرنے کے بعد تحقیق مطالب کو بعنوان مسئلہ لکھا ہے جس میں نوی طریق سے مطالب کی تحقیق کی ہو۔ جیسا کہ عبارت فیل خطبہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ الباب الاول فی ذکر اربعین احادیث صنفہ الامام النووی مع شرحین لہ وماکان من غیر شرحین ذکر اسہ عند المسئلۃ و ذکر بعد التنبیہات جواہر نفیسة فی سلاک عبارۃ ملخصۃ جامعۃ للمعانی النفیسة۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب خمس ہجری کتاب کا حصہ ہے اس لئے شروع میں لکھتے ہیں۔ اما بعد المقصد الثانی فی احادیث منقولۃ من کتب الاحادیث وبہ ابواب۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مقصد اول پہلے مذکور ہو چکا ہے۔ باب اول میں اربعین نووی کی شرح ہے جیسا کہ عبارت منقولہ مابقی سے واضح ہو چکا صفحہ ۱۹۰ پر اس باب کے خاتمہ میں رسالہ حصول الرفق باصول الرزق جو جلال الدین سیوطی کی تصنیفات سے ہے اسکی حدیثین نقل کی ہیں۔ لکھتے ہیں خاتمہ ہذا الباب فی احادیث منقولۃ من مختصر اسہ حصول الرفق باصول الرزق للشیخ جلال سیوطی رحمہ اللہ۔ اس رسالہ سے جو حدیثیں نقل کی ہیں وہ تقریباً اڑھائی ورق میں لکھی ہیں۔ اس کے بعد لکھتے ہیں صفحہ ۱۹۶ پر۔ باب فی شعب الایمان میں شرح نقایہ للشیخ جلال سیوطی۔ اس باب میں تقریباً تین ورقوں پر کتاب تمام لکھی ہے جو جلال الدین سیوطی نے خود نقایہ کی شرح لکھی ہے حدیثیں نقل کیں اس کے خاتمہ پر لکھتے ہیں۔ اتمی کلام شرح النقایہ للشیخ جلال سیوطی رحمہ اللہ۔ اسی عبارت پر اس کتاب کو ختم بھی کر دیا ہے۔ آغاز کتاب۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ وعلیہ وعلیہ وخبائہ وخبائہ وعلیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔ اس کتاب میں احادیث منقولہ اربعین نووی کو شرحی سے لکھا ہے۔ اور شرح یہاں سے۔ شایع کی تحقیق نہیں ہوئی نہ تو اس کتاب میں کہیں ذکر ہے نہ دوسرے طریق سے معلوم ہو سکا۔ کاتب کا نام اور سنہ کتابت تحریر نہیں۔</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا طبعی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ وصحبہ وسلم۔ ابوبکر حازی کا سال ولادت ۵۴۴ھ یا ۵۴۹ھ ہے۔ بڑے متقی اور صالح شخص تھے۔ ابتدائی تعلیم چھلان میں ابو الوقت عبدالاول السجری۔ ابو العلاء الہدانی۔ شہر دار بن شیر دیہ۔ اپنی ذرہ وغیرہم کی محدث میں پائی پھر بغداد۔ رحصل۔ واسط۔ بصرہ۔ صہبان۔ حجاز وغیرہ کا سفر کیا۔ اس سفر میں نامور فضلا اور معروف و مشہور علما سے جملہ فنون کی تحصیل و تکمیل کی۔ تمام علوم میں حدیث شریف کا مذاق اپنر غالب رہا۔ اور اسی فن شریف میں زیادہ توغل کیا۔ احفظ الناس فی الحدیث مشہور ہوئے۔ احوال رجال اور اسانید کے بھی بڑے ماہر تھے۔ آخرین بغداد میں متوطن ہوئے۔ وہاں مذہب شافعی پر تعلق پیدا کیا۔ زہد و تعبد ریاضت میں بھی جستید وقت مشہور تھے۔ افسوس کہ ایسے باکمال شخص نے عین جوانی میں جام مرگ نوش کیا شہر بغداد میں ۱۸ جمادی الاول ۱۸۴ھ یا نو چوراسی ۵۸۴ھ میں بچہ پیک اجل کو لبیک کہا۔ مکرنا ز جان بچو بیک بغداد حضرت جنید بغدادی کے پھلو میں مدفون ہوئے۔ آپ کے مصنفات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ عجا لہ المبتدی فی الانساب۔ المولف والمختلف فی اسما البلدان۔ التاخر والمفروق۔ سلسلہ الازہار حازم آپ کے اصدا و میں ہیں۔ اسی مناسبت سے آپ حازمی مشہور ہوئے۔ طبقات السبکی۔ تذکرۃ الحفاظ لذہبی وغیرہما اس مطبوعہ نسخہ کے اول میں مصحح کتاب کی کم توجہی سے مصنف کا سال وفات ۵۱۴ھ غلط تحریر ہے۔					
۲۳۱۹	۴۹۱	شرح الرعین النویہ	لم اقف	مطبوعہ	۲۰۴		
		تعلیق کتابت ۵ * ۳ - ۲ - خط تعلیق طالب العلمانہ - کر مخزودہ بہت ہی - اور لپی پیوند کاری جو کہ میں حاشیہ پر اور کہیں درمیان میں - بعض جگہ پیوند کاری کے سبب پڑتے ہیں وقت ہوتی ہے - امام نووی نے جو بیالیس احادیث مختلف مضامین کی جمع کی ہیں اور الرعین نووی کے نام سے مشہور ہیں - مولف نے انکی شرح لکھی ہے - اس شیخ میں شرحین نووی سے مطلب احادیث کو ظاہر					

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ و پتہ	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۱	۲۸۹	الاتحافات السنیہ فی الاحادیث القدسیہ	الشیخ العلامة محمد الحدادی	۱۹۱ھ	مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۲۲۳	۲۳۹	
<p>اس کتاب میں احادیث قدسیہ کو جو باسانید جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہیں (کتاب جمع الجوامع) وغیرہ سے جمع کیا ہے۔ تین ابواب اور خاتمہ پر کتاب مرتب کی گئی ہے۔ پہلے باب میں وہ حدیثیں لکھی ہیں جنکا آغاز لفظ (قال) کے ساتھ ہے۔ دوسرے باب میں ایسی حدیثیں ہیں جو لفظ (لیقول) سے شروع ہوتی ہیں۔ تیسرے باب کی احادیث میں اس قسم کا کوئی خاص التزام نہیں۔ اس باب میں احادیث نبویہ کو حروف ہجاء کی ترتیب سے جمع کیا ہے۔ ان احادیث کے درمیان میں کلام الہی یعنی حدیث قدسی بھی مذکور ہے۔ خاتمہ میں لفظ قدسی کی تحسیق قرآن شریف اور حدیث قدسی کا فرق بیان کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی انزل اہل الحدیث منازل الابرار خاتمہ صفحہ ۲۳۹۔</p> <p>وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔</p> <p>(حضرت مولف بارہویں صدی کے فضلا میں ہیں انکا مفصل ترجمہ دیکھا نہیں گیا)</p>							
۲۲۳۵	۳۹۰	الاعتیاد فی بیان السنخ والمسنوخ من الآثار	الامام الحافظ ابی بکر محمد بن موسیٰ عثمان بن عیسیٰ عثمان بن حازم المعروف بالحارثی الشافعی المتوفی ۳۸۴ھ		مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن	۲۴۸	
<p>اس کتاب میں ان حدیثوں کو جمع کیا ہے جو باہم نسخ و مسنوخ ہیں۔ اس قسم کی احادیث لکھنے سے پہلے نسخ کے معنی بشرط نسخ۔ علامات نسخ۔ وجہ ترجیح وغیرہ کی تفصیل ہے۔ کتاب باوصف قلیل حجم ہونے کے بعد نافع اور مفید ہے۔ ابتداء کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الکبیر المتعال۔ خاتمہ صفحہ ۳۴۷ طاعتہ</p>							

تقریر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>ابو نعیم اعلیٰ علامہ محدثین اور اکابر حفاظ دین سے ہیں۔ تین سو چونتیس<sup>۳۲۶</sup> ہجری میں آپکا تولد ہوا۔ لڑکپن ہی سے سعادت و رشد کے آثار آپ میں نمودار تھے۔ شاخ محمد ثین نے آپکو ہونہار و دیکھ کر چھ سال کی عمر میں تبرکاً اجازت حدیث عطا کی یہ خصوصیت آپ ہی کے ساتھ مختص ہے۔ کلمہ رزمانہ نے آپکے لڑکپن میں عجیب و غریب تفادول کا تخم جہاڑا تھا خدا کے فضل سے وہ نثر اور ہوا۔ آپنے جوان ہو کر علم حدیث وغیرہ کو اس تحقیق و خوبی سے اجدہ مشائخین سے حاصل کیا کہ اخلاص المحدثین وقت مانے گئے۔ بڑے بڑے حفاظ فن کا آپکی طرف رجوع ہوا آپکے وفور علم قوت خط۔ علو اسناد کی بنا پر کثرت سے محدثین آپکے حلقہ تدریس میں داخل ہوئے۔</p> <p>بیشمار اہل علم نے آپسے استفادہ کیا۔ خطیب بغدادی جو بہت بڑے شخص ہیں آپ ہی کے اخلاص تلامذہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ آپکے مصنفات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ کتاب معرفۃ الصحابہ۔ المستخرج علی البخاری۔ دلائل النبوة۔ المستخرج علی المسلم۔ تاریخ اصہبان۔ کتاب صفۃ الجنت۔ کتاب الطب فضائل الصحابہ۔ کتاب المعتقد۔ رسائل مختصرہ۔ چوبتر سال کی عمر میں ۲۰ محرم الحرام چار سو بیس<sup>۴۲۰</sup> ہجری میں دار آخرت کا سفر کیا۔ اصہبان عراق عجم میں مشہور شہر اور دار السلطنت ہے۔</p> <p>(ابن خلکان۔ تذکرۃ الحفاظ)</p>
۲۲۲۴	۴۸۸	المعتصر من المختصر من مشکلی الآثار	القاضی ابو الحسن یوسف بن صلاح الدین ابو البرکات موسیٰ یحقی		مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۳۱۶ھ	۴۶۷	
							<p>مشکل الآثار مصنفہ امام طحاوی متوفی ۳۲۱ ہجری۔ فن حدیث میں مطول اور مشہور کتاب ہے۔ قاضی ابو ولید سلیمان باجی متوفی ۴۷۴ ہجری نے اسکو مختصر کیا۔ یہ کتاب اس مختصر کا اختصار ہے۔ ابواب فقہیہ کے اندر ہر کتاب کی ترتیب رکھی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ احمد اللہ حمد التلیق بجلال ذالہ خاتمہ صفحہ ۴۶۶ واللہ مسئلہ التوفیق کتاب کے آخر میں فرست ابواب بھی منضم ہے۔</p> <p>(اس کتاب کے نزاع کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا)</p>

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا شملی	تعداد صفحات	کیفیت
						سنہ کیا۔ حدیث کی تحصیل و سماعت بغداد۔ بصرہ۔ شام کے علماء کی خدمت میں کی۔ علم حدیث۔ اخبار تواریخ کے بہت بڑے عالم تھے۔ اکثر محدثین کبار ان سے روایات کرتے ہیں تاریخ یسود و فیات علماء میں ان کے بہت سے مصنفات ہیں۔ ماہ ذی القعدہ میں سو سبیل ہجری سفر حج میں (عرج) میں جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مابین ایک مقام کا نام ہے انتقال فرمایا۔ عرج ایک اور قریہ کا نام بھی ہے جو نواحی طائف میں واقع ہے۔ دولاہی ضد اور شخ وال دونوں کے ساتھ مستعمل ہے۔ دولاہ کی طرف نسبت ہے۔ ایک قریہ ہے متعلقات رکے سے۔ (انساب السمعانی۔ ابن خلدون) اس مطبوعہ نسخہ کے اول میں جو ابو بشر کی وفات سنہ ۳۱۵ ہجری میں لکھی ہے کتاب و فیات الاعیان اور انساب سمعانی وغیرہ کی تصحیح و خلاف ہے۔
۲۲۲۲	دلائل النبوة	ابو نعیم الحافظ ابوبکر احمد بن عبد اللہ بن احمد بن سحاق بن موسیٰ بن محمد بن الاصبہانی المتوفی سنہ ۳۲۴ھ	مطبوعہ ۱۳۲۰ھ	دارۃ المعارف حیدرآباد دکن	۲۳۳	
						کتاب احادیث میں معتبر کتاب ہے۔ اس کتاب میں خاص وہ حدیثیں ہیں جو جناب سرور کائنات افضل مخلوقات صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے فضائل و خصائص۔ دلائل اور معجزات۔ حالات نبوۃ وغیرہ کے باب میں وارد ہیں۔ پوری کتاب پینتیس فصلوں پر مشتمل ہے۔ اول صفحہ کی عبارت میں تقریباً نصف صفحہ قدر بیاض ہے۔ جسکی معذرت صحیح نے اس طرح لکھی ہے حیث کانت النسخة المنقولة عنہا قد میة الخط المكتوبة سنة (۶۰۳) عتیفہ جداً فی اکثر صفحاتها بیاضات و نقائص و لم یجد نسخة اخری کاملة فبقی البیاضات و النقائص فی بعض المواضع علی حالہا۔ عبارت آخر صفحہ ۲ الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۳۳ و کان ابراہیم علیہ السلام اشبه الناس بی خلقاً و خلقاً۔

نمبر نمبر ۱۵	نمبر نمبر ۱۴	نام کتاب	نام مصنف	الصفیہ	مطبوعہ اسلامی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>دوسرا حصہ ہے۔ از مخزنات سے آخر کتاب تک ابتدا حصہ دوم صفحہ ۲ ذکر العجرات الی ودعت عند انقاد کتبہ۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۸۴ فی الجواب شریعتہ لجز البیت۔</p> <p>(سیوطی رحمہ اللہ کے متعلق فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہو چکا)</p>
۲۲۲۰	۲۸۵	کتاب الکفی والاسماء المجلد الاول	الامام ابو بشر محمد بن احمد بن حامد بن سعد الرازی اوراق الدولانی المستوفی ۲۰۲		مطبوعہ دارۃ المعارف حیدرآباد دکن ۲۲۲۰	۲۰۲	
							<p>اس کتاب میں محدث بہ کرام اور اکثر ان رواۃ کے اسماء و کنیت کی تشریح ہے جو حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی ہیں۔ رواۃ حدیث کی کنیت واسم لکھنے کے بعد ان کے بعض مرویات بھی لکھے ہیں۔ کتاب میں سب سے پہلے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک اور کنیت کی تحقیق کی ہے۔ یہ بھی بتایا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ نام رکھنا تو جائز ہے مگر کنیت کے ساتھ نام نہ کرنا ناجائز ہے۔</p> <p>سلسلہ بیان میں حروف تہجی کی ترتیب کا لحاظ رکھا ہے۔ پوری کتاب کے دو حصہ کئے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے حروف الف سے حرف سین کے ختم تک۔ عبارت آغاز حصہ اول صفحہ ۲ و صلی اللہ علیہ وسلم</p> <p>محمد و علی آلہ و صحبہ وسلم خاتمہ اول صفحہ ۲۰۲ واذا اتممت خال الی قول و صحبہ وسلم</p>
ایضاً	۲۸۶	کتاب الکفی والاسماء المجلد الثانی - مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۱۷۱ ۹۴	
							<p>دوسری حلیہ ہے حروف اشیمین البجہ سے حرف یاء کے ختم تک۔ عبارت ابتدا صفحہ ۲ و صلی اللہ علیہ وسلم</p> <p>سیدنا محمد وآلہ و صحبہ وسلم خاتمہ صفحہ ۱۷۱ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم</p> <p>آخر میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔</p> <p>ابو بشر رحمہ اللہ کی پیدائش ۷۷۰ میں ہوئی۔ انکی ولادت کی تاریخ کبھی نہیں گئی ۲۶۰ ہجری میں مصر کا</p>



نمبر کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
					<p>امام ابو داؤد رحمہ اللہ ایک توفیق پس بھری مین پیدا ہوئے۔ فارسی الاصل ہیں۔ آخر میں بصرہ کی سکونت اختیار کیا۔ وہ ان کے بڑے بڑے محدثین جیسے شعبہ۔ ہشام۔ ابن عون وغیرہم سے بہت روایات کرتے ہیں۔ توفیق فاضل تھے۔ بڑی سے بڑی حدیث اول سے آخر تک پوری یاد رکھتے۔ اس خصوصیت میں ہم عصر محدثین میں معروف و ممتاز تھے۔ تیس ہزار حدیث یاد تھیں۔ ایک ہزار شیخ سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان کے کثرت کو گونے سے انتفاع پایا۔ علمائے محققین نے بجا انکی تعریف و توثیق کی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ چالیس ہزار احادیث ان کے قلم بند گئی ہیں۔ اسی سال کی عمر پائی۔ دو سو تین یا چار ہجری میں انتقال فرمایا۔ یہ ابو داؤد وہ ہیں جنکی کتاب صحیح مستدرک میں معدود ہے۔ صاحب کتاب سنن ابو داؤد بہت مؤخر ہیں۔</p> <p>بستان الحمہ میں انساب السمعانی۔ الطیالسی کی نسبت انساب السمعانی میں اس طرح تحریر ہے۔ بفقرہ          انساب الحمہ و انساب المنقوطہ بنفطین من تحتہا و فی آخرہا السلب المہملۃ ہذہ النسبۃ الی الطیالسی          وہی الی یكون فوق العامۃ۔</p>
۲۲۱۹	۴۸۴	انخصائص الکبریٰ انجز الاول	ابن الفضل جلال الدین بن ابی بکر السیوطی شافعی المتوفی ۹۱۱ھ	مطبوعہ دار المعاد ۲۸۶ حیدرآباد دکن ۱۳۱۹ھ	
					<p>اس کتاب میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صفات مخصوصہ معجزات باہرہ۔ انخصائص خاصہ احادیث صحیحہ جمع کئے ہیں۔ اس موضوع میں اس کتاب کو خاص خصوصیت حاصل ہے۔ پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب کے باب غزوۃ الاسود کے ختم تک عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی اطلع فی سماء النبوة سراجاً لامعاً و قمرًا منيراً۔ خاتمہ حصہ اول صفحہ ۲۸۰ فتواری احاطنا عن کتبنا۔ اس کتاب کا نام انخصائص النبویہ بھی ہے۔</p>
ایضاً	۴۹۴	انخصائص الکبریٰ انجز الثانی	ایضاً	ایضاً ۳۲۰ھ	۳۰۴

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۰	۴۸۱	القول المسدد فی الذب عن المسند لمام احمد	ابی الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	۸۱۹ھ	مطبوعہ دارۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۹۳۱ھ	۱۰۴	
<p>بعض محدثین کے نزدیک مسند امام احمد رحمہ اللہ میں کچھ حدیثیں ایسی بھی ہیں جنکو غیر صحیح یا موضوع کہا جاتا ہے۔ حافظ عراقی متوفی ۷۵۸ھ یا ۷۵۹ھ نے اس قسم کی نو حدیثیں جمع کی تھیں۔ ابن حجر نے اس کتاب میں علاوہ انکے پندرہ حدیثیں اور زیادہ کر کے چوبیس احادیث کا مجموعہ جمع کیا ہے۔ اور اس پوری تعداد احادیث متعلق گفتگو کی ہے۔ اس کتاب کے ختم ہونے کے بعد ایک رسالہ اور بھی ہے جو صفحہ ۴۹ سے شروع ہوا ہے اور (ذیل القول المسدد فی الذب عن المسند لمام احمد) کے نام سے موسوم ہے۔</p> <p>یہ رسالہ مولوی صبغۃ اللہ مدرسی نے ۱۲۴۹ھ ہجری میں تالیف کیا ہے۔ اس رسالہ میں اس قسم کی حدیثیں اور زیادہ کی ہیں جو ابن حجر سے رکنی تھیں۔ آغاز عبارت کتاب ابن حجر صفحہ ۲ الحمد للہ المحکم فلا ینوجه علیہ الا انتقاض لاحکامہ ابتداء عبارت رسالہ مولوی صبغۃ اللہ صفحہ ۴۹ قال الشیخ الامام والخبیر الامام الخ (ابن حجر کا ترجمہ نمبر ۴۳۵ کے تحت میں لکھا گیا)</p>							
۲۲۲۱	۴۸۲	مسند ابی داؤد الطیالسی ابن داؤد بن الجارود	الامام ابی داؤد البکیر سلیمان ابن داؤد بن الجارود الطیالسی المتوفی ۲۰۴ھ		مطبوعہ دارۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۹۳۱ھ	۳۹۲	
<p>مسند معتبر کتاب ہے۔ دو ہزار سات سو ستر (۲۶۷) حدیثوں کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب کا مسند اول مسند ابی بکر ہے۔ سب سے پہلے حدیث اس میں یہ ہے حد ثنا شعبۃ قال حد ثنا ابن المغیرہ قال سمعت علی بن ربیعہ الاسدی الخ آخر کی حدیث یہ ہے جو چہر کتاب کا خاتمہ ہے۔ حد ثنا یونس قال حد ثنا ابوداؤد قال حد ثنا سفیان الثوری الخ۔</p>							

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکان	تعداد صفحات	کیفیت					
							فارغ ہونے کے بعد کتب فارسیہ اور مختصرات عربیہ پڑھنا شروع کیا۔ دسویں سال شرح ملا پڑھنے کی نوبت پہنچی۔ چودھویں سال نکاح ہوا۔ پندرہویں سال والد ماجد سے بیعت کی اور علوم متعارفہ کی خواندگی بھی پوری ہو گئی۔ سترہویں سال حضرت والد ماجد سے اجازت بیعت و ارشاد حاصل ہوئی۔ اور اسی سال ان کے والد کی رحلت بھی ہو گئی۔ والد ماجد کی وفات کے بعد تقریباً دس سال درس کتب دینیہ و عقلیہ مواظبت فرمائی۔ ۱۱۳۳ھ ہجری کے آخر میں بیت اللہ تشریف لے گئے۔ ایک سال حرمین محترمین میں قیام فرمایا۔ شیخ ابوطاہر مدنی اور دیگر علماء و مشائخ کبار حرمین مظلومین سے علوم ظاہری و باطنی کا استفادہ کیا شیخ ابوطاہر مدنی رحمہ اللہ نے خرقہ جامعہ بھی آپ کو پہنایا۔ ۱۱۴۵ھ کے شروع میں وطن میں مراجعت فرمائی مدت العمر ہدایت و ارشاد خلائق میں مصروف رہے۔ اوقات گرامی کو شبانہ روز علوم دینیہ اور فن حدیث کی ترویج و تقسیم میں مشغول رکھتے۔ بڑے بڑے فضلاء و مشائخ کو آپ کے فیض صحبت سے علوم ظاہر و باطن میں تبحر تام حاصل ہوا۔ معاصر علماء ہمیشہ آپ کی ثنا خوانی و قدردانی کرتے۔ آپ کے چار فرزند۔ ہر ایک جوید اور فرید و ہر نئے۔ بہت سی کتابیں چھوٹی بڑی۔ عربی فارسی آپ کے تصانیف میں ہیں۔ بعض مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ حجتہ البالغہ۔ ازالۃ الخف من خلافت الخلفاء۔ مصنفی شرح فارسی موطا۔ موسیٰ شرح عربی موطا۔ فیوض المحرمین۔ انسان العین فی مشائخ المحرمین۔ نوز البکیر فی اصول التفسیر۔ قول الجلیل۔ جمعات۔ الطاف القدس۔ تاویل الحدیث۔ مقالہ و منیہ فی النصیحۃ والوصیہ۔ عقد الحجید فی احکام الاجتہاد و التعلیل انصاف فی بیان سبب الاختلاف۔ تنویر المحزون۔ لمعات۔ سطعات۔ المقدمۃ السنیہ فی انصاف الفرقۃ السنیہ۔ فتح الرحمن ترجمہ فارسی مستدرک۔ انفاستس المعارفین۔ خیر کشیر۔ شفا القلوب۔ فتح الخیر قرہ بعینیں فی تفصیل الشیخین۔ البدۃ الباریۃ۔ الزہراوین۔ ۱۱۶۶ھ ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔					
							(اشخاص المتبصرات المتقین۔ وغیرہ)					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا تملی	تعداد صفحات	کیفیت
		تصانیف میں از انجملہ یہ کتابیں زیادہ مشہور ہیں۔ شرح المنہاج۔ شرح جمع البوامع تیفج علیٰ بخاری البحر فی الاصول۔ سلاسل الذہب فی الاصول۔ شرح استنبیہ البرہان فی علوم القرآن۔ تخریج احادیث تفسیر القرآن لے سوتہ مریم۔ تیسری رجب و زکیہ شنبہ۔ سات سو چار سو ۹۴ ہجری کو مصر میں ہفت سال ہوا اور قرآنہ صفر نے میں مدفون ہوئے۔ (شذرات الذہب جن المحاضرۃ)					
۲۱۱۱	۴۷۹	المصنوعات الکبیر	ابو علی بن سلطان محمد	۱۱۲	مطبوعہ مجتبیٰ	۱۱۲	
		المروری المتوفی ۱۱۸۴ھ			دہلی ۱۵۱۵ھ		
		اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ نمبر ۴۴۰ پر مع کیفیت تحریر ہو چکا۔ اس مطبوعہ نسخہ میں قلمی نسخہ کی نسبت ابتدائی کچھ زیادتی دیکھی جاتی ہے۔ باقی تمام باتوں میں اسی کے موافق ہے۔ (ملا علی قاری متعلق نمبر ۴۴۰ پر لکھا گیا)					
۲۲۴۱	۴۸۰	شرح تراجم ابواب صحیح بخاری	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۱۵۱	مطبوعہ دائرۃ المعارف	۱۵۱	
		المتوفی ۱۱۷۶ھ			حیدرآباد دکن ۱۳۲۳ھ		
		یہ کتاب صحیح بخاری کے صرف ترجمہ ابواب کی شرح میں لکھی گئی ہے۔ جس سے ترجمہ باب اور مطالب احادیث میں پوری پوری مطابقت دکھائی ہے۔ کتاب باوجود اختصار مجید مفید ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ۔ الخ خاتمہ صفحہ ۱۲۶۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ آخر میں مفصل فہرست مضامین کتاب وغیرہ لکھی ہے۔					
		حضرت شارح رحمۃ اللہ کا اسم گرامی احمد اور عرف شاہ ولی اللہ ہے۔ مذہباً حنفی۔ شرباً نقشبندی نسباً فاروقی ہیں۔ سلسلہ نسب آپکا تین واسطہ سے خلیفہ ثانی حضرت فاروق عظیم رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ ولادت آپکی چوتھی شوال چار شنبہ بعد نماز صبح قبل طلوع آفتاب ۱۲۷۵ھ میں ہوئی۔					
		عظیم الدین تاریخی نام ہے۔ پانچ سال کی عمر میں مکتبی تعلیم شروع ہوئی۔ ساتویں سال آپکے والد ماجد نے نماز پڑھوائی۔ اور روزہ رکھنے کا بھی امر فرمایا۔ اسی سال کے ختم پر قرآن عظیم بھی ختم کر چکے۔ قرآن شریف سے					

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						محمد حافظی امام فخرۃ ید من کان یسمع قول الحق من فیه ۛ اذا سالت لتأیرخ فوتہ منه ۛ فقال فصل خطابی اشبارقہ فیہ - (رشحات عین الحیوۃ - نفحات الانس)
۴۷۸	الفتح لالفاظ الجایع الصحیح	اشیخ بدرالدین محمد بن بہادر بن عبداللہ الزکشی الموتوفی ۹۲ھ	متلی	۳۳۷		
						تقیع کتابت ۱۰۸ ۛ ۵ ۛ ۱۰۸ - سطر ۱۳ - خط و کاغذ عرب - کتابت سرخی و سیاہی سے - کاتب کا نام تحریر نہیں - پوری کتاب میں کر محذورگی و پیوند کاری پائی جاتی ہے - مگر اسکا اثر حروف وغیرہ پر کچھ نہیں پڑا ہے عبارات صاف طور پر پڑھی جاتی ہے - بعض جگہ نوٹ اور تصحیح ہے - کتاب کے پہلے صفحہ ٹائپل پیج پر حضرت غفر خانہ زاد شاہ عالم پادشاہ عازی ثبت ہے - مختصر شرح صحیح بخاری کی ہے - شارح علیہ الرحمہ نے اس شرح میں عبارات متن کے تراکیب الفاظ اجنبیہ کی توضیح - اعراب فاضلہ کی شرح - نہایت خوبی سے کی ہے نسب کے انضباط میں بھی بڑا کام کیا ہے جن اسماء میں تصحیف کا خوف تھا عمدہ عنوان سے انکی تحقیق کی ہے - بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ ان تمام باتوں میں یکساں و اختصار ملحوظ ہے - بجا مفید کتاب ہے - آغاز صفحہ اول الحمد لله على ما عمده بالانعام وخصه بالبیان والايفهام خاتمہ صفحہ ۳۳۷ لا رب غیرہ ولا معبود سواہ - علامہ زرکشی ۱۲۵ھ ہجری میں پیدا ہوئے - فاضل اجل اور محقق بے بدل ہیں - علم مخصوص - فقہ - اصول ادب میں - علمی استفادہ شیخ جمال الدین اسنوی - سراج الدین بلعینی سے کیا - دمشق میں ابن کشیر حلب میں شیخ شہاب الدین اوزعی کے فیض تعلیم سے بھی مستفیض ہوئے - خانہ نشینی اختیار کی تھی - کہیں آئے جاتے نہ تھے - کتب بینی کے بجا شائق تھے - کتابوں کا شوق کتب فروشوں کے بازار میں لیجاتا وہاں کتابوں کا مطالعہ کرتے جو بات قابل لکھنے کے ہوتی اسکو نقل کر لیتے مختلف فنون میں انکی متعدد

نمبر موجودا نمبر شا	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ عالمی	تعداد صفحات	کیفیت
						صفحہ ۱۶- الفائدۃ السادة سنة ندر الحدیث ویندرج فيه عند اهلہ قول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفعله وتقریرہ صفحہ ۴۴ الفصل الرابع فی ذکر الامام الاعظم ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ و طرف من مناقبہ السنیة وسيرة المرحومہ صفحہ ۶۱۶- الفصل الخامس من النصول الستة فی ذکر شی من طریقة تأسیس الاحکام والفعلة ماخذها من الاحادیث الصحیحة آخر عبارت صفحہ اخیر تم قیل الوضوء مرة رکن والثانیہ والثالثة سنة وفیل الثانیہ سنة والثالثة نفل وقیل- اسکی بعد و درقون پر عربی و فارسی عبارت میں کچ فوائد متفرقة لکھے ہیں۔
						خواجہ پارسا علیہ الرحمہ بڑے مرتبہ کے شخص اور کمال ظاہری و باطنی سے آراستہ ہیں۔ بہت زمانہ مجاہدہ اور ریاضت میں گزارا۔ بالآخر حضرت خواجہ ہاوالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت سے شرفیاب ہوئے۔ اور مدتوں خدمت بابرکت حضرت خواجہ صاحب میں حاضر رہے۔
						دوسری مرتبہ جب خواجہ صاحب نے حجاز کا سفر کیا تو یہ بھی ہجری میں تھے۔ خواجہ صاحب کی نظر خاص انکی جانب تھی۔ اسیوجہ سے خلیفہ دوم کے جاتے ہیں۔ بہت سے کرامات اور خوارق عادات انکے مشہور ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ کی معیت میں حج ادا کیا تھا۔ دوسری مرتبہ ماہ محرم ۸۲۲ ہجری میں۔ مزارات متبرکہ کی زیارت کے قصد سے بخارا سے سفر کیا۔ شیف اور بغانیان اور ترمذ و ہرات و بلخ ہوتے ہوئے مکہ محترمہ میں پہنچے۔ ارکان حج ادا کرنے کے بعد سخت مرض میں مبتلا ہو گئے یہاں تک کہ طواف و داع عاری میں مبتلا ہوا کیا۔ اسی حالت میں مدینہ منورہ کی طرف روانگی فرمائی۔ ۸۳ فرمچہ
						سنہ مذکور چار شنبہ کے روز مدینہ پاک میں داخل ہوئے حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھیکشا رہتین حاصل ہوئیں۔ یہاں قیام کو ایک ہی روز گزارا تھا کہ چھ شنبہ کے روز تتر برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ مولینا شمس الدین قناری رومی اور اہل مدینہ اور اہل قافلہ نے نماز جنازہ پڑھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قبہ مبارک کے قریب مدفون ہوئے۔ تاریخ وفات کسی نے اس طرح لکھی ہے

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اسلامی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>شاحب کشف الظنون اس کتاب کے تحت میں صرف اس قدر لکھتے ہیں۔ للنیفخ احمد الرومی اس کتاب کے</p> <p>آخر میں یہ عبارت تحریر ہے۔ نسخہ مجالس الاہل من تصنیف ملا سعد روحی طاب اللہ</p> <p>نראה وجعل الحنفہ منواہ۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔</p>
۱۹۵۱	۴۷۷	الفصول الستہ	محمد بن محمد بن محمد بن علی البخاری المعروف بخواجه پارسا۔ المتوفی ۸۲۲ھ	مسلمی	۲۹۱		<p>تعلیق کتابت طولا مختلف چہ سات انچہ کے درمیان عرضاً چار انچہ کے مابین۔ سطور ۱۸۔ کاغذ متن</p> <p>دہلی۔ کاغذ ۵۰ سہ ماہی۔ اورانی بوجہ اثر کرم مشبک۔ جابجا پیوند کاری ہو۔ جس سے بعض جگہ پر تو</p> <p>بھی دشواری خط استغنیٰ بنتہ۔ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کتاب درمیان سے</p> <p>کچھ ناقص آخر سے ناتمام ہے۔ صفحات ۱۱۔ ۵۰۔ ۶۱۔ ۹۲۔ ۱۰۷۔ ۱۲۷۔ ۱۳۸۔ ۱۸۳۔ ۱۹۹۔</p> <p>۲۰۳۔ ۲۴۵۔ ۲۷۱۔ کی رکابین ٹھیک نہیں ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مقامات سے</p> <p>ایک یا دو یا اس سے بھی زیادہ ورق گئے ہوئے ہیں۔ کتب خانہ میں دوسرا نسخہ نہیں ہے جس سے</p> <p>کتاب کی ٹھیک حالت معلوم ہو سکے۔ چہ قصوں پر اس کتاب کی ترتیب ہو۔ یہی وجہ تسمیہ اس کتاب</p> <p>کی ہو۔ احکام مجتہد فیہ کے ماخذ کو امین بتایا گیا ہے اور احادیث سے مذاہب کی تطبیق و کلامی</p> <p>گنتی ہو۔ اس ضمن میں مجتہدین کے محاسن و مناقب بھی بیان کر دیے ہیں۔ بالخصوص حضرت امام ابو حنیفہ</p> <p>رحمہ اللہ کے حالات میں زیادہ بسط کیا ہو۔ کتاب کی خوبی میں کوئی شبہ نہیں۔ فہرست مطبوعہ کتب خانہ</p> <p>خدیویہ۔ اور کتب خانہ پٹنہ میں بھی یہ کتاب نہیں ہو۔ ظاہر کیا اب معلوم ہوتی ہو۔ آفاذ کتاب صفحہ ۱۱</p> <p>الحمد للہ الذی امرنا و ہمانا و ارشدنا الی ما یصلحنا فی اخرتنا و الا نأخذہ و نعود بہ</p> <p>مرحمت الجہل و فتنۃ العلم صفحہ ۲۔ الفصل الاول فی ذکر طریقۃ احتجاج القوم بالاثبات</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
نمبر موجودات محققین کے	۴۷۵	مجموعۃ الشرح الاربعة بجامع الترمذی - الرجب الاول	محقق مولانا شاہ سراج احمد شاہ محمد مرشد سرمدی المتوفی ۱۲۲۸ھ و انصار		مطبوعہ نظامی ۱۲۹۹ھ	۵۵۴	
		یہ دوسرا نسخہ تمام امور میں نسخہ سابق کے مطابق ہے۔					
۱۹۵۵	۴۷۶	محال الابرار و مسالك الاخيار	احمد الرومی	متلی	۵۹۷		
		<p>تطبیع کتابت ۸ + ۴ ۱/۲ - ۱۰ - سطر ۱۹ - خط تعلیق منچہ - کتابت سیاهی و سرفی سے - کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا  کرم کا اثر - پیوند کاری کثیر - صفحہ ۵۹۶ کے بعد تقریباً چار صفحے کم ہیں - اول صفحہ پر کاظم علی خان بہادر فدوی شاد عالم  بادشاہ غازی ۱۲۶۱ھ کی مھر ہے - یہ کتاب علم و خط و فصاحت - مسائل فقہیہ - زوہدات و عادات شیعہ  اور دیگر فوائد و اسرار شرائع کا ذخیرہ ہے - اس کتاب میں ایک سو احادیث کی شرح ہے - جو کتاب مصلح العظم  لابن الحکم وغیرہ سے ماخوذ ہیں - ہر حدیث کی شرح کیواسطے ایک مجلس مرتب کی ہو - اس ضرورت سے  پوری کتاب میں ایک سو مجلس ہیں و عبارت ابتدائی صفحہ اول الحمد للہ الذی رفع اقدار العلماء  بمقدار معرفۃ کتابہ المحکم خاتمہ صفحہ ۵۹۷ فختار احسنہما اخلاقاً معہا - اس کتاب کا ایک  مطبوعہ نسخہ نمبر ۳۲۲ پر بھی درج ہے - اس مطبوعہ نسخہ میں لفظی اردو ترجمہ میں اسطور لکھا ہو - مولوی سب خان ش  ستوطن سکار پور ضلع مظفر نگر اسکے مترجم ہیں ۱۲۷۹ھ میں تحریر ترجمہ سے فراغت پائی - خزینۃ الاسرار اس  ترجمہ کا نام رکھا - مصنف نے یہ کتاب خالصاً لوجه اللہ تالیف کی ہو - ریا وغیرہ کے خیال سے آپکو ظاہر  نہیں کیا - بہت سے علما کو بھی مصنف کے نام سے بیخبری رہی - شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی  ایک موقع پر اس کتاب کی نسبت لکھتے ہیں - لا علم لنا بحال مصنفہ الا ما یکشف عنہ  هذه التصنیف ومن ذلنبہ و تورعہ و تقنتہ فی العلوم الشرعیہ و لنعم ما قبل لا ننظر  الی من قال و اسمع الی ما قال فاما بعرف الرجال بالحق لا الحق بالرجال - انہی -</p>					



نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ تعلیمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ ذکر شرب و طعام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ترجمہ فارسی صحیح مسلم - ترجمہ فارسی ترمذی - کحل العینین فی روایۃ النیرین - رسالہ در فضیلت ذکر خفی وغیرہ - ۳۱ ہرذی الحجہ روز چہشنبہ بارہ سوئس ہجری لکھنؤ میں وفات ہوئی - تابوت لکھنؤ سے لا کر آپ کے والد ماجد کے حلیہ میں دفن کیا - آپ کے دو لڑکے غلام حسین - سراج الرحمن - تین لڑکیاں - بی بی حضرت بیگم - بی بی ام القیوم - بی بی جوہر آرا بیگم تھیں - (تذکرہ کالمان - مولفہ حافظ احمد علی خان افسر علی کتب خانہ ریاست ہند احمدیہ مولفہ ابو الخیر شیخ احمد کی)					
		دوسری شرح ابو الطیب - عربی مولفہ مولینا محمد ابو الطیب بن عبد القادر السندی مولد المذنی طوٹا و انجفی مذہب کی ہو - یہ شرح بڑے ربط و ضبط کے ساتھ لکھی گئی ہو - عبارت ابتدائی صفحہ ۲ الحمد للہ الذی شہید ارکان الدین الحنفی بکتابہ المبین عبارت ختم صفحہ ۵۵۳ لاطفاء المناسبات بالذکر - (اس مولف کے ترجمہ پر آگاہی نہیں ہوئی)					
		میسری شرح (قوت المغنم) عربی - مولفہ جلال الدین سیوطی متوفی ۸۹۹ھ - ترمذی شریف کی یہ مشہور و مقبول شرح ہو - عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ علی فضلہ العظیم - عبارت ختم صفحہ ۵۵۴ ہجری و ضم علی جواب الامم - (جلال الدین سیوطی کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہو چکا)					
		چوتھی شرح (عارضۃ الاحوذی) عربی - یہ شرح حاشیہ پر ہو - مولفہ الامام الحافظ القاضی ابی بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی المعافری الاندلسی الاشبیلی المالکی المتوفی ۵۴۳ھ - جامع ترمذی کے تمام شروح میں یہ شرح بڑی معتبر اور متعارف ہو - آغاز حاشیہ صفحہ ۳ - بعد عبارت الحاقی الحمد للہ مبلغ الحمد اذ لا یتطبیح العبد ختم صفحہ ۵۵۴ واقامت فی شرقی وغربی واللہ اعلم - ابن العربی کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۵۰۳ کے تحت میں لکھا گیا - حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں ابن العربی کا سال وفات ۵۴۳ھ لکھا ہو - یہ تحریر صاحب کشف الظنون کی ابن خلکان کی تصریح کے خلاف ہو - وفیات الامم میں ۵۴۳ھ میں ابن العربی کی وفات تحریر ہو -					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		جس کا نام عون الودود ہے۔ شاح نے علاوہ تشریح رموز متن کے روائہ کی بھی تفسیق کی ہے۔ طلباء کے واسطے مفید اور نافع شیخ ہے۔					
۲۰۶۱	۴۷۴	مجموعہ الشرح الاربعہ بجامع السمرندی الربع الاول	حضرت نولینا شاہ سراج شاہ محمد رشید سمرندی ثم الرفوری المتوفی ۱۲۳۰ھ والشاحین لآخر		مطبوعہ نظامی ۱۲۹۹ھ	۵۵۴	
<p>اس مجموعہ میں چار شرحیں ہیں۔ ایک فارسی۔ تین عربی مفصلہ تحت ہیں۔ شرح فارسی۔ اور دو شرح عربی متن میں۔ ایک عربی شرح حاشیہ پر ہے۔ اس مجلد میں چاروں شرحیں صرف ایک ربع کی ہیں۔</p> <p>شرح کتاب سے ابواب الصلوٰۃ کے ختم تک۔ یہ مجموعہ صاحبزادہ عبدالوہاب خان خلف نواب محمد علی خان مرحوم والی ٹونک کے اہتمام سے طبع ہوا ہے۔ اس مجلد کے دو ٹائٹل پیج رکھے گئے ہیں۔ پہلے ٹائٹل پیج سال طبع ۱۳۰۶ھ اور دوسرے ٹائٹل پیج پر ۱۲۹۹ھ تحریر ہیں۔ سب سے پہلے شرح فارسی ہے۔ یہ شرح ترجمہ کے انداز پر لکھی ہے۔ مترجم دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ صحیح مسلم کے ترجمہ کے بعد ۱۵ ذی حجہ ۱۲۲۰ھ</p> <p>ترمذی شریف کا ترجمہ شروع کیا۔ ۱ اور ۱۶ ذی الحجہ ۱۲۲۲ھ میں فراغت ہوئی۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اظهر ذاتہ القدام بأخراج الکائنات من العدم۔ عبارت ختم صفحہ ۵۵۴۔ تمام کشتند ابواب نے کہ در حکم نماز بودند۔</p> <p>شاہ سراج احمد ۱۷ شعبان بارہ سو چتر ۱۲۶۶ھ سمرند میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد کے ہمراہ رامپور آئے۔ بڑے فاضل اور صاحب نسبت تھے۔ تمام علوم میں عموماً۔ اور عظیم حدیث میں خصوصاً کامل و متبحر۔ لکھتے۔ تالیفات کا زیادہ ذوق تھا۔ ان کے مولفات میں چند کتابیں معدود ہیں۔ سیر المرشدین۔ یہ کتاب حضرات مجددیان کے انساب میں جو۔ ہاوم لذات دار الغرور فی ترجمہ شرح الصدور۔</p>							

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>امین و مامون کو روانہ علم حدیث پڑھایا کریں تو میں سبب ممنون ہو گیا۔ امام علیہ الرحمہ نے نہایت تشکر اور کراہت سے جواب دیا کہ العلم یؤتی ولا یأتی علم ایسی چیز نہیں کہ کسی کی طرف جادے بلکہ کسی طرف طالبین آتے ہیں۔ ہارون رشید نے بنظر انصاف اسکی تصدیق کی اور اپنی جسارت کی معافی چاہی۔ بالآخر دونوں فرزندوں کو امام علیہ الرحمہ کی خدمت میں بھیج دیا۔ امام رحمہ اللہ نے انکو دوسرے طلباء پر کبھی ترجیح نہیں دی یکساں معاملہ و برتاؤ رکھا۔ باوجود کمال متانت و وقار کے اہل۔ اولاد۔ خدم کے ساتھ حسن اخلاق و تواضع میں اتباع سنت اور طریق صحابہ کرام کو موعی رکھتے۔ جعفر بن سلیمان خلیفہ عباسی نے بعض مغترین کی بدگوئی پر جو خلیفہ کی نسبت امام کی جانب سے کی گئی تھی اعتماد کر کے امام علیہ السلام کے برہنہ بدن پر کسی قدر تازیانے لگانے اور ہاتھ اس سختی کے ساتھ کھینچا کہ شانہ اپنے مفصل سے جدا ہو گیا۔ ایسوجہ سے آپ نماز میں ہاتھ نہیں باندھ سکتے تھے بلکہ ارسال فرماتے۔ بعض تلامذہ نے جبہ حقیقت چال منکشف نہ ہوئی ارسال یدین کو امام کے مذہب پر چل کیا نفس الامر میں ضم یدین امام کا مذہب ہو۔ نہ ارسال۔ چنانچہ موطا میں روایت ضم یدین موجود ہے۔ جو اسی یا نو سے برس کی عمر پائی۔ بیع الاول کے عشرہ اول کے آخر ایک سو اٹاسی ہجری میں وفات پائی۔ بعض ناقلین نے ۱۷۹ھ کی بھی روایت لکھی ہے۔ یقین مدینہ ممنون میں مدفون ہوئے۔</p> <p>(اشعة اللغات۔ تاریخ ابن خلکان وغیرہ)</p>
۲۰۹۵	سنن ابو داؤد (جلد اول)	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحق بن شبر		مطبوعہ مجتہائی دہلی ۱۳۷۱ھ	۲۷۸	
	مع الشرح عون الودود	الانوری السجستانی المتوفی ۴۲۷ھ				
						<p>نصف اول ہے۔ ابتدا سے کتاب الجہاد کے ختم تک اس کتاب کی پوری کیفیت مع ترجمہ امام ابو داؤد نمبر ۴۶۴ پر تحریر ہے۔ اس کتاب کے حواشی پر مولوی محمد بن عبد اللہ بن نوز الدین پنجابی کی شرح ہے</p>

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فی الاحکام	زید بن عبد الرحمن کی روایت سے لکے ہیں۔ امام محمد کو پوری موطا کی بلاد اسطامام لک سے سماعت ہو۔ اس کتب خانہ میں اسی کتاب موطا امام محمد کے چند نسخے قلمی و مطبوعہ نمبر ۴۱۶ سے				
		بستناہ نمبر ۴۱۵ نمبر ۴۱۶ تک موجود ہیں۔ اس کتاب کے شروع میں التعلیق المسجود ہے جسکو مولوی عبدالحی صاحب لکنوی متوفی ۱۲۷۳ھ نے بطریق تحشیہ موطا تالیف کیا ہے۔ ناظرین کتب حدیث کے واسطے یہ کتاب بصیرت افزا ہے۔					
		امام مالک رحمۃ اللہ کی ولادت باسعادت میں ۹۰ھ ہجری سے ۹۷ھ ہجری تک مختلف اقوال ہیں۔ ابن خلکان ۹۵ھ ہجری کے قائل ہیں۔ زمانہ حل اپکا تین سال تک رہا ہو۔ امام علیہ الرحمۃ کا تبع تابعین میں					
		ہونا تو متفق علیہ ہے۔ بعض نے تابعین میں بھی محسوب کیا ہو۔ مناقب و محاد آپ کے پیشا رہیں۔ اکابر علما نے مستقل کتابیں اس باب میں تالیف کی ہیں۔ سیوطی رحمۃ اللہ کی کتاب تزیین الارکانک بنا قب					
		الا امام مالک اس مضمون میں بڑی تفصیل و بسط کے ساتھ ہو۔ پڑے پڑے ائمہ و فضلاء آپ کی جلالت شان۔					
		تقدم علم۔ خط احادیث۔ فقہ حرت۔ ورع و تقویٰ کے معترف ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ کا قول ہے۔					
		لولا مالک و ابن عیینہ لذهب علم اهل الحجاز۔ اذ ذکر العلماء فما لك البخم الثاقب					
		ائمہ اعلام۔ نافع بن ابی نعیم۔ زہری۔ نافع مولیٰ بن عمر۔ محمد بن المنکدر و غیر ہم۔ من التابعین و تبع تابعین سے					
		قرآنہ۔ سماع علم حدیث کا اتفاق ہوا ہو۔ ابن جریج۔ سفیان ثوری۔ سفیان بن عیینہ۔ اوزاعی۔ شعبہ۔ لیث					
		بن سعید۔ ابن مبارک۔ شافعی۔ ابن وہب۔ انکے سوا اور بہت سے طوائف علما نے امام علیہ الرحمۃ سے					
		حدیث کی سماعت کی ہو۔ حدیث شریف کی تعظیم و احترام میں نہایت کوشش فرماتے۔ حدیث کے					
		درس و تدریس کا سلسلہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہایت ادب و وقار کے ساتھ رکھا تھا۔					
		ایک مرتبہ یارون رشید روضہ منورہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی					
		غرض سے مدینہ طیبہ گئے اور امام علیہ الرحمۃ سے ملاقات کے بعد استدعا کی کہ اگر آپ تکلیف فرما کر					

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>صورت میں تھی انکی وفات کے بعد انکے منتخب تلامذ نے اپنی اپنی استعداد و لیاقت کے موافق جدا جدا ترتیب دی۔ اسبوجہ سے تقدیم و تاخیر و زیادتی و نقصان کے عتبار سے اسہن بہت ہی نسخ و اختلاف پیدا ہو گیا۔ صاحب کتابان الحدیث کہتے ہیں کہ موطا کے پندرہ یا سولہ مختلف نسخے متعدد روایات دیا رعب میں مروج ہیں۔ صاحب کشف الطنون نے گیارہ نسخوں کی تعداد بیان کی ہے۔ زیادہ پیشرو و متعارف اس زمانہ میں وہ موطا ہے جو یحییٰ بن یحییٰ المصمودی اندلسی متوفی ۳۲۷ھ کی روایت سے ہے۔ اسبوجہ سے مطلق موطا کے اطلاق پر بھی متبادر ہوتا ہے۔ اسکی ابتداء یہ ہے۔ وقوت الصلوٰۃ حدثنا یحییٰ بن یحییٰ انا مالک بن انس عن ابن شہاب ان عمر بن عبدالعزیز اخر الصلوٰۃ یوماً نسخہ ذالامام محمد بن حسن الشیبانی المتوفی ۱۵۹ھ ہجری کی روایت سے ہے۔ اور یہ موطا امام محمد کے نام سے شہر ہے۔ امام محمد جسطرح امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں امام مالک رحمہ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی تین برس کامل رہی ہیں اس موطا کی ابتداء یہاں سے ہے۔ قال محمد بن الحسن اخبرنا مالک بن انس عن یزید بن زیاد مولیٰ دینی ہاشم عن عبد اللہ بن رافع اس کتاب میں امام محمد نے علاوہ ان مرویات کے جو امام مالک کے طریق سے حاصل ہوئے۔ اور اخبار بھی جو دوسرے شیوخ کے مرویات سے سموغ ہوئے ہیں شامل کر دیے ہیں۔ موطا یحییٰ میں یہ بات نہیں ہے بلکہ صرف مرویات من طریق مالک ہی ہیں۔ اس زمانہ میں ہندوستان میں درس و تدریس میں یہی دو کتابیں موطا کی مقبر و متداول ہیں۔ فضلاء زمانہ موطا یحییٰ کو جب قدر و مقبر و موقوف سمجھتے ہیں۔ موطا امام محمد کو اس عتبار کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی التعلیق لمجد میں کہتے ہیں کہ بنظر انصاف موطا امام محمد کو یحییٰ کے موطا پر بہت وجہ سے فضیلت ہے۔ چنانچہ انھوں نے چند معقول وجوہ اسکی ترجیح پر قائم کی ہیں من شاء مزید الاطلاع فلینظر ہناک یحییٰ نے امام مالک سے موطا کی تمام و کمال سماعت نہیں کی کہ کتاب الاعکاف کے کچھ ابواب۔ باب خروج العکف الی العید۔ باب قضاء الاعکاف۔ باب الکراج</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس فن میں اس کتاب کا آجانا ناموزونیت نہیں رکھتا عبارت ابتدائی صفحہ ۴ الحمد للہ المحضان المذبان خاتمہ صفحہ ۳۴۶ لکنہ بحسن الفعل خبیث الطبع انتہی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر ج ۱)					
۱۹۷۹	۴۷۰	رسالہ فی حدیث فطر الحاجم والمجوم	لکھ آقیف		قلمی	۱۸	
		تعلیق کتابت ۱/۵ ۳۵ - ۱۲ - ۳ - ۲۳ - خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیما ہی و سرخی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کہ مخزومی کا اثر قلیل۔ اوراق آب رسیدہ۔ چونکہ کاری سے محفوظ۔ مختصر رسالہ کی۔ (حدیث) فطر الحاجم والمجوم کے متعلق بہت سے کتب احادیث کے روایات نقل کئے ہیں۔ اور اس حدیث کی صحت و عدم بحث کی ہے۔ ۱۔ ابتدا صفحہ ۲۔ صلے اللہ علیہ سیدنا محمد وآلہ خاتمہ صفحہ ۱۸ من المجوم انتہی۔ (مؤلف نے اس رسالہ میں اپنا کچھ پتہ نہیں دیا)					
۲۰۷۴	۴۷۱	الموطا امام مالک بروایت یحییٰ	امام دارالہجرۃ ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بحیری الانصاری المدنی۔ المتوفی ۱۷۹ھ		مطبوعہ مجتہبائی دہلی ۱۳۰۷ھ	۳۹۲	
		اس کتاب کی پوری کیفیت اگلے نمبر کے تحت میں تحریر ہے۔					
۲۰۸۳	۴۷۲	الموطا امام مالک بروایت امام محمد رحمہما اللہ مع التعلیق لمجد	ایضاً		مطبوعہ حدیثی لکھنؤ۔ ۱۳۱۵ھ	۴۱۰	
		موطا بہت قدیمی اور مبارک و مسعود کتاب ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کی حیات تک یہ کتاب صرف مسودہ کی					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب ہے مگر ایسا نام نہیں لکھا۔ کتابت کی مقدار سرخی سے باقی سیاہی سے۔ سترہ نمبر تک سفیدی چھوڑی گئی ہے۔ اٹھارہ سے آخر تک تعداد حدیث کا لفظ سرخی سے لکھا ہے۔ اوراق کے گوشہ پر کبھی قدر کھردر لگا اثر باقی ہو۔ باقی تمام کتاب اثر کرم اور پیوند کاری سے صاف ہے۔					
		مؤلف نے اس کتاب میں بیسٹیاں احادیث اور دو اثر مسلسل طریق سے لکھے ہیں۔ شروع سے آخر تک تمام رواۃ کو بہر قریب سلسلہ ذکر کیا ہے۔ شروع کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ صفحہ ۴۔ اخبرنی الشیخۃ الصالحہ۔ ام ہانی قرینہ۔ صفحہ ۱۵۔ الحدیث التاسع عشر مسلسل بلاخذ بالمحیة وقول آمنابا القدر خیرہ و شرہ۔ خاتمہ کتاب یقول سمعت علی ابن ابی طالب یقول ھتف العلم بالعل فان اجابہ ولا اسرخل تمت					
		المسلسلات					
۱۹۷۷	۴۹	لغۃ المرجان فی اخبار الجناب ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکرمال ابی بکر محمد بن یوسف الشافعی۔ المتوفی ۱۱۹ھ	مستفی	۳۴۷			
		تقطیع کتاب ۳۴۵۔ انچہ۔ سطر ۱۵۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب محمد بن محمود المقدسی الشافعی۔ تقریباً تمام اوراق میں کرم خوردگی کا اثر ہے۔ کہیں کم کہیں زیادہ۔ کتب خانہ میں آنے سے پہلے کہیں کتاب ایسی بھیگی ہو کہ کل حرفوں کی سیاہی بھگتی ہے۔ عبارت بڑے غور اور نہایت مشکل سے پڑھی جاتی ہے۔ یہ کتاب احکام المرجان فی احکام الجنان کا اختصار ہے جسکو قاضی بدر الدین الشیبلی الخفنی متوفی ۷۹۹ھ نے جنات کے اخبار و احوال میں تالیف کیا۔ پوری کتاب ایک سو چالیس ابواب پر منقسم ہو۔ ہر چند کہ اس کتاب کو فن حدیث سے زیادہ مناسبت نہیں۔ مگر کتاب کے مضامین جقدر بھی ہیں احادیث نبویہ سے ماخوذ ہیں۔ اور ہر موقع و محل پر احادیث ہی مذکور ہیں۔ اسوجہ سے					

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبع و قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فاضل شارح نواب صدیق حسن خان رئیس بھوپال کے فرزند اکبر تھے۔ رجب کی اکیسویں تاریخ بارہ سو شہتر ۱۲۷۸ھ صبح کے وقت بھوپال میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام انکا نظیر حسن ہے۔ ماہ شوال ۱۲۸۳ھ ہجری میں نواب سکندر بیگم رئیسہ بھوپال کے قصر میں تقریباً بم اللہ ہوئی۔ مولوی آئی بخش فیض آبادی اور دیگر مدرسین مدرسہ سلیمانہ سے کسب علوم و فنون کیا۔ شیخ حسین بنی انصاری سے علم حدیث پڑھا۔ انقلاب زمانہ سے لکھنؤ کو قیام گاہ بنایا۔ اور وہیں مشغلہ علمی میں شاغل رہے۔ ماہ محرم تیرہ سو چھتیس ۱۳۳۶ھ میں وفات پائی۔ (اتحاف استبلا وغیرہ)					
۱۸۲۰	۴۶۷	شرح مسند الامام اعظم ملا علی بن سلطان محمد القاسمی المتوفی ۱۰۱۲ھ			مطبعہ مجتبیائی دہلی ۱۳۱۲ھ	۳۰۰	
		امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ متوفی ۱۵۰ھ کے مساند کثیرہ ہیں سب کے آخر اور زیادہ معتبر وہ مسند ہے جسکے راوی حنفی ہیں۔ یہ کتاب اسی سند کی حامل متن شرح ہے۔ حضرت شارح رحمہ اللہ بڑی خوبی اور وضاحت کے ساتھ یہ شرح لکھی ہے۔ اہل مطبع نے اس کتاب کے نام میں کیسے قدر بڑھتی کی ہے (مسند امام اعظم مع شرح ملا قاری) کتاب کا نام رکھا ہے اگر بجائے اس نام کے (شرح ملا علی قاری علی مسند الامام الاعظم) ہوتا تو زیادہ موزوں تھا۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ہدانا الی اللہ الحنفیہ السعفاء خاتمہ صفحہ ۲۹۴۔ فی زمرۃ الانبیاء وارباب الولاية۔ (ملا علی قاری کا ترجمہ فن تجوید نمبر ۳۳۰ پر تحریر ہو چکا)					
۱۱۹۵	۴۶۸	جیا داسل ابو الفضل جلال الدین عبد الباقی بن اکمال بن بکر بن محمد اسیدی الشافعی المتوفی ۹۱۱ھ			قلمی ۱۳۰۸ھ	۲۰	
		تقریب کتابت ۷۶۴ھ - ۴۴۴ھ - سطر ۲۱۔ خط و کاغذ عرب۔ کاتب نے نسخہ مکتوبہ ۱۲۹ھ سے نقل اور غلطی					



نمبر نمونہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							امور المستنبات - کہتے ہیں کہ جب ابو داؤد و سنن نکلتے تو ان پر احادیث کہنے میں ایسی نرمی و آسانی ہوتی جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام پر ہوا۔ مؤلف کے مذہب میں اختلاف ہے بعض جنس بنی بعض شافعی کہتے ہیں۔ بغداد میں متعدد بار اکی آدورفت رہی۔ بالآخر بصرہ کی سکونت اختیار کی اور وہیں نصف شوال جمعہ کے روز دوسو پچیس ہجری میں انتقال فرمایا۔ بستان ایک اقلیم کا نام ہے جو سیستان کے نام سے مشہور ہے۔ سندھ اور ہرات کے درمیان میں واقع ہے۔ (ابن خلکان وغیرہ)
۱۸۲۵	۴۶۵	فتح العلوم - شرح بلوغ المرام - البحر الزاوی	نور الحسن خان بن نواب امیر الملک عالیجاہ سید قیصر خان بونانی القدوسی	۲۱ - جلد اول ۱۳۰۱ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۰۲ھ	۳۴۸	
							بلوغ المرام مصنف ابن حجر عسقلانی متوفی ۷۵۲ھ کی شرح ہے۔ جمل متن میں احادیث احکام کو جمع کیا ہے۔ ساری نے عبارت متن کی وضاحت کی ہے۔ پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ کتاب الطہارۃ سے کتاب الحج تک۔ ابتداً کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ عز وجل والصلوۃ والسلام علی نبیہ المرسل وبعد فہذا شرح لطیف فی فتح العلوم علی کتاب بلوغ المرام خاتمہ صفحہ ۳۴۸ والا ظہر ما قالوہ لہ عدم الدلیل علی ایجاب الدم - واللہ اعلم۔
۱۹۲۵	۴۶۶	فتح العلوم شرح بلوغ المرام - البحر الزاوی	ایضاً	۲۱ - جلد اول ۱۳۰۲ھ	ایضاً	۴۰۶	
							دوسرا حصہ ہے۔ کتاب البیوع سے باب الذکر کے ختم تک۔ اور ایسی باب کے ختم پر یہ کتاب بھی ختم ہے۔ ابتداً صفحہ ۲ - کتاب البیوع - جمعہ دلالۃ علی اختلاف انواعہ وہی ثانیہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۰۶ و اقول عفا اللہ عنی قد تم هذا المختصر المختصر من سبیل السلام بحمد اللہ تعالیٰ وعونہ الی قولہ - والصلوات الباقیات -

نمبر وجوہ	نمبر کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>بزوات ابو علی محمد بن احمد بن عمرو اللؤلؤی البصری - دوسرا بروایت ابو بکر بن محمد عبدالرزاق التمار البصری البصری          بابن وانستہ - یہ دونوں نسخے باہم ایک دوسرے سے قریب ہیں صرف تقدیم و تاخیر کا فرق ہے - تیسرا نسخہ          بروایت ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر المعروف بابن الاعرابی - اس نسخہ میں پچھلے دو نسخوں سے زیادہ          تفاوت ہے - چہندوستان و بلاد مشرقیہ میں مروج و مشہور نسخہ لؤلوی کی روایت کا ہے - اور عند الاطلاق          مستن البوداوی سے متبادر و مفہوم بھی یہی ہے - تینوں نسخوں میں اسی کا اعتبار ہی زیادہ رکھا گیا ہے -</p> <p>دوسرا نسخہ بصری میں لؤلوی نے ابو داؤد سے اسکی روایت کی ہے - لؤلوی کی وفات کے متعلق دو قول ہیں          ۳۱۹ھ و ۳۳۳ھ - پورا نسخہ دو حصوں پر منقسم ہے - جلد ہدایہ میں دونوں حصے موجود ہیں - عبارت ابتدائی          صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی کتاب البہارۃ باب التخلی عن قضاء الحاجة -</p> <p>ابوداؤد رحمہ اللہ دوسرا نسخہ ہجری میں پیدا ہوئے - محدثین میں اعلیٰ درجہ کے حافظ حدیث مانگے          ہیں - حدیث شریف کی تلاش میں بہت سے بلاد کا سفر کیا - اہل عراق - اہل خراسان - اہل شام -          اہل جزائر - اہل مصر سے احادیث کو لکھتے ہیں - کتاب سنن کو بغداد میں تالیف کیا - اور حضرت          امام احمد رحمہ اللہ کے حضور میں پیش کیا - امام علیہ الرحمہ نے بہت پسند کیا - اور اس کتاب کو مستحسن و          فرمایا - مولف سے منقول ہے کہ پانچ لاکھ حدیثیں جو بیٹے لکھی تھیں انہیں سے اس سنن میں صرف          چار ہزار آٹھ سو احادیث جو میری نظر میں صحیح تھیں لکھی ہیں - تمام احادیث سنن سے اگر صرف چار          احادیث مفصلہ ذیل پر عمل کیا جائے تو انسان کے واسطے باعتبار دین کے کفایت ہے -</p> <p>احمد بن حنبلہ رحمہ اللہ علیہ وآلہ وسلم انما الاعمال بالنیات - والثانی قولہ          صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یغنیہ - والثالث          قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یكون المؤمن مؤمناً حتى یرضی لایحیہ ما یرضی          لنفسہ - والرابع قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التحاول بین والحرام بین و بین ذلک</p>



نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
					عربی - فارسی - ایک سو سے متجاوز ہیں۔ دوسری جلدی الاوئے ۹۷۵ ہجری میں اپکلو صال ہوا۔ شیخ مکہ - تاریخ وفات ہے۔ ۹۷۵ھ دراود الیقین - آثار الکرام )
۱۲۸۷	۴۶۳	المجمع بین الصحیحین ناقص الطرفین	علامہ ابو محمد عبد الحق بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن حسین بن سعید الارزدی الاشبللی المعروف بابن الخراط المتوفی ۵۸۱ھ	مکتبی	۵۴۶
<p>تفصیل کتابت ۱/۵۶۷-۱۰۶۷-۱۰۶۷ خط و کاغذ عرب - عبارت معرب - کتابت سرخی و سیاہی کاتب کا نام کتاب کے ناتمام ہونے کی وجہ سے معلوم نہیں ہوا۔ کرم کا کوئی اثر ظاہر نہیں۔ پیوند کاری بہت قلیل ہے۔ اول سے ناقص آخر سے ناتمام۔ آخر کے دو صفحے خط نسخ کے خوشخط لکھے ہوئے ہیں۔ مگر عبارت اور اوراق سابقہ سے مرتبط نہیں۔ صفحہ ۷۹ میں بوجہ پیوند کے چارم صفحہ کے قریب عبارت جاتی رہی ہے۔ فن حدیث میں اس نام کی متعدد کتابیں ہیں۔ مجمع بین الصحیحین البغوی متوفی ۵۱۶ھ<sup>۱</sup> مجمع بین الصحیحین الحمد الجوزقی متوفی ۳۸۸ھ<sup>۲</sup> مجمع بین الصحیحین لاسمعیل السرخسی متوفی ۴۱۶ھ<sup>۳</sup> مجمع بین الصحیحین لابن ابی حاتم متوفی ۴۲۲ھ<sup>۴</sup> مجمع بین الصحیحین لعبد الحق الاشبللی متوفی ۵۸۲ھ<sup>۵</sup> وغیر ہم نسخہ ہذا اول و آخر سے ناقص و ناتمام ہے۔ اس نسخہ کی ابتدائی صفحہ کے گوشہ پر اسقذ لکھا ہے۔ (جزء من جامع عبد الحق اشبللی) جلد بندی میں جو خانی کا غذا کا سادہ ورق لگا یا گیا ہے۔ اسپر کسی نے یہ عبارت کندہ دی ہے۔ (المجمع بین الصحیحین الشیخ عبد الحق الارزدی الاشبللی المعروف بابن الخراط) اس قدر تحریر سے کافی طیمان نہیں ہو سکتا کہ کتاب ہذا کو یقیناً ابن الخراط کی تصنیف کہا جائے اس وقت تک اس کتاب کا کوئی دوسرا نسخہ نہ تو اس کتب خانہ میں نہ کسی دوسری جگہ نظر سے گذرا جس سے</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اخبار المحدثی تالیف کی ہو۔ یہ کتاب ترتیب ابواب وغیرہ سے معرا ہے شیخ علی متقی نے اس کتاب کو مرتب و مبوب کیا۔ اور کچھ احادیث کا اضافہ بھی اس میں کیا ہے جو حدیثین کہ اس میں زیادہ کی گئی ہیں انہیں ماخذ و کتابین ہیں۔ جمع الجوامع عقد الدرنی اخبار المختصر۔ حرف (ج) جمع الجوامع کے اشارہ کے واسطے اور حرف (ع) عقد الدر کے مرکز کے واسطے مقرر کیا ہے۔ آغاز عبارت صفحہ ۲ اللہم انا الحق حقا وارزقنا اتباعہ خاتمہ صفحہ ۱۰ کالف سنة ما نعدون۔ الی قول۔ والمسلمین۔ جمعین۔					
		شیخ علی متقی رحمہ اللہ اصلاً جو پوری مولداً برہانپوری ہیں آٹھ سو پچاسی ۸۵۵ ہجری میں برہانپور میں پیدا ہوئے۔ صغر سنی میں والد بزرگوار نے آپ کو شاہ باجن چشتی برہانپوری کا مرید کر دیا۔ اور خود چند روز بعد ہی ملک بقا ہوئے۔ والد کی وفات کے بعد ابتداً شباب میں ملازمت کا شوق ہوا۔ اس ذریعہ سے کچھ اموال و ہشیا جمع ہو گئے۔ اسی اثنا میں جاذب غایت آہی اور باعث ہدایت ربانی نے دستگیری فرمائی دفعۃً دنیا اور مستاع دنیا کی وقعت قلب سے اٹھ گئی۔ اور اشیاء فانیہ کی حقیقت منکشف ہو گئی ایسی دنیاوی تعلقات سے دست بردار ہو کر شیخ عبدالحکیم بن شاہ باجن کی خدمت میں پہنچے اور ان کی فیض صحبت کا میاں بی حاصل کر کے خاندان چشتیہ کا خرقہ خلافت پھنا۔ مگر اس رسمی خلافت اور شجاعت پر کتنا نہیں کیا۔ مطلوب حقیقی کی جستجو میں ملتان کا سفر کر کے شیخ حسام الدین ملتان کی صحبت اختیار کی۔ دو سال تک اُن کے پاس رہے۔ اور فیض ظاہری و باطنی سے مستفیض ہوئے۔ اسی زمانہ میں تفسیر برصیاوی۔ کتاب العکام لکھا۔					
		لذا کہ بھی اُسے رہا۔ ۸۵۳ ہجری میں حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ مکہ معظمہ میں اقامت گزین ہو کر شیخ ابو الحسن بکری کے فیوضات سے شہنا سے سلوک پر فائز ہوئے۔ اور حضرت شیخ کی جانب سے خرقہ قادری شاذلی۔ مدنی مرحمت ہوا کثرت ریاضت۔ غایت تقویٰ نشر علوم ظاہر و باطن کے سبب اس مقام مقدس کے تمام خاص و عام آپ کے فضل اور کمال ولایت کے معترف ہوئے۔ شیخ ابن حجر مکی حرم محترم ابتداً حال میں آپ کے استاذ تھے۔ آخر میں مرید خاص بنکر خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ کے مصنفات					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		آغاز کتاب جزاویں الحمد للہ الواحد القہار الغریز الجبار الرحیم الغفار خاتمہ جزاویں ورق (۱۴۹)	الحمد للہ رب العالمین ابتداء جزر دوم ورق (۱۵۰)	الحمد للہ رب العالمین وصلوہ علی سیدنا محمد وآلہ الطاہرین - خاتمہ جزر دوم ورق (۲۸۸)	رحمہم اللہ تعالیٰ - تہ -		
		مولف علامہ کی کنیت ابو جعفر - لقب صدوق ہے - علمائین میں انکا مثیل مفقود ہے - جملہ فنون میں عموماً اور حدیث و فقہ میں خصوصاً متحرمانے گئے ہیں - مقام سکونت (رے) ہے - یہاں کے تمام عام و خاص انکے ساتھ عقیدہ تہذیب رکھتے - مسائل ضروریہ کی تعلیم انہیں سے حاصل کرتے - خراسان کے شیعی صحابہ بھی انہیں کے فتوے پر اعتماد و اعتبار تھا - ۳۵۵ ہجری میں بغداد آئے وہاں کے لوگ بھی انکا فیض اعلیٰ برکات سے مستفیض ہو کر کثیر النفع بنے - قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المؤمنین میں چھوٹی بڑی کتابیں تین سو کے قریب تمام پیغام تک مولفات میں شمار کی ہیں (رے) میں وفات پائی - (منہی المقال) مجالس المؤمنین میں ۳۸۱ ہجری کو سال وفات لکھا ہے - جو صحیح اور درست ہے - مولانا سید اعجاز حسین نیشاپوری نے کتاب کشف الحجب والا ستار میں مولف کا سال وفات ۳۳۱ھ لکھا ہے جو غلط ہے - ظاہر آیا تو خود مولف کے سو قلم یا ناخن کے تصرف کا اثر ہے -					
۱۲۸۵	۴۶۲	البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان	علامہ الشیخ علی بن حاتم الدین بن عبد الملک بن قاضی خان المتقی الجوفوری المتوفی ۹۴۵ھ	۹۲۲ھ	فتلی	۱۷۰	
		تقیع کتابت ۵ + ۲ - انچہ - سطور ۱۱ - خط نسخ اوسط درجہ کا - کتابت سخی و سیاہی سے - کتاب نام تحریر نہیں - تمام اوراق پر پیوند کاری و کرم خوردگی موجود - کہیں کم کہیں زیادہ - کتاب کے صفحہ ۱۷۹ پر ایک مھر چسپان ہے - جس پر یہ عبارت کندہ ہے - بر اعدای دین شد مظفر حسین - علامہ سیوطی نے امام مہدی آخر الزمان رضی اللہ عنہ کے حالات میں کتاب العرف الوردی فی					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فیوض اہل سوال ہوا تھا۔ جواباً یہ رسالہ تالیف ہوا۔ حدیث مذکور کا ضعف مستند اقوال سے ظاہر کیا۔ ابتداء کتاب صفحہ اول الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ صفحہ ۷ پر یہ رسالہ ختم ہو گیا۔ اخیر میں کسی شخص نے تعلیم قرآن کے فضائل اور مسلمانوں کی حاجت روائی کے فوائد احادیث سے لکھے ہیں۔ (علامہ سیوطی کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہو چکا)					
۱۱۷۸	۴۶۰	الاجوبۃ المفیدۃ علی سئلۃ العبدین	الشیخ نجم الدین بن احمد بن النبی الشافعی من اعیان القرن الثانی	قلمی	۳۲	۸۸۷ھ	
		تقیع کتابت ۶ + ۱/۳ - انچہ - سطر ۲۱ - خط و کاغذ عرب - کتابت سیاہی و سرخی سے - کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا - اوراق کے کنارہ و سپر نے الجملہ کرم کا اثر دیکھا جاتا ہے - پیوند کاری سے بالکل محفوظ ہے - اس سے قبل نمبر ۴۳۵ کے مجموعہ میں اس رسالہ کی کیفیت اور مصنف کی حالت برج ہو چکی ہے - ابتداء صفحہ ۲ الحمد للہ وکفی خاتمہ صفحہ ۳۲ والیہ المرجع والمآب - اے قول اربعۃ وثمانین والف -					
۱۳۴۲	۴۶۱	عیون اخبار الرضا	ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی اشعری الکوفی ۱۳۹۱ھ	قلمی	۵۷۶		
		تقیع کتابت ۶ + ۲ ۱/۲ - انچہ - سطر ۲۱ - خط نسخ خوش خط - کاغذ کشمیری - کتابت سرخی و سیاہی سے - کاتب نے اپنا نام تحریر نہیں کیا تمام اوراق پر کثرت سے پیوند کاری ہے - باوجود پیوند کاری کثیر کے عبارت میں کسی جگہ نقص نہیں دیکھا جاتا - کرم خوردگی کا بھی کوئی اثر پایا نہیں گیا - ورق ۱۳۷ کے بعد دو صفحے سادہ ہیں - یہی کتاب کی تقسیم دو جلدوں اور ایک سوانحی ایس ابواب پر کی ہے - اس نسخہ میں دو لون جلدیں جلد میں پہلی جلد ابتدائی ورق سے شروع ہو کر ورق ۱۴۹ پر ختم ہوئی - دوسری جلد ورق ۱۵۰ سے ۲۰۸ پر تمام ہو گئی - حضرت مولف نے اس کتاب کو ابی القاسم اسماعیل بن عباد کی واسطے تالیف کیا۔					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>مختلف عبارتیں تحریر ہیں۔ کتاب بحسن الحسین جو حدیث کے فن میں اوراد۔ اذکار۔ ادعیہ وارودہ فی الاحادیث کے بیان میں مشہور کتاب ہے مصنف کتاب نے اسکا اختصار کر کے عدۃ حصن الحسین سے سنے کیا ہے۔ اس مختصر میں دس ابواب رکھے ہیں آلباب الاول فی فضل الذکر والدعاء۔ آلباب الثانی فی اوقات الراحۃ واحوالها واماکنها۔ آلباب الثالث فیما یقال فی الصباح والمساء۔ آلباب الرابع فی ما یتعلق بالطہور والمسجد۔ آلباب الخامس فی ما یتعلق بالاکل والشرب۔ آلباب السادس فیما یتعلق بالامور العلویۃ۔ آلباب السابع فیما یتعلق باحوال بی آدم۔ آلباب الثامن فیما بہم من عوارض وآفات۔ آلباب التاسع فی ذکر ورد فضلہ ولم یخص فی کتاب من الاوقات۔ آلباب العاشر فی ادعیۃ صححت عنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطلقاً وغیر مقدمات۔</p> <p>اس کتاب میں بھی اصل کتاب کے انداز پر رموز و اشارات کتب ماخوذ عنہا کے واسطے حروف مقرر کئے ہیں مثلاً صحیح بخاری کے واسطے (خ) صحیح مسلم کے واسطے (م) ابوداؤد کے اشاریہ کے واسطے (و) ترمذی کے واسطے (ت) علی ہذا القیاس۔ عبارت ابتدائی صفحہ اول بعد عبارت الحاشی الحمد للہ الذی جعل ذکرہ عدۃ حصن الحسین خاتمہ صفحہ ۳۰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ (علامہ جزیری رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ فن تجوید نمبر ۹ پر لکھا گیا)</p>					
۱۱۸۷	۴۵۹	اعذب المناہل من قال انا عالم فوجاہل	علامہ شیخ جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر المتوفی ۹۱۱ھ		مستفی	۲۰	
<p>تطبیع کتابت ۴ + ۴ - انجہ - سطور مختلفہ ۱۳ سے ۱۵ تاک - خط نسخ معمولی - کاغذ وہلی - کتابت صرف سیاہی سے - کتاب کا نام تحریر نہیں - مصنف سے اس حدیث کی نسبت من قال انا عالم</p>							



نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
						مختصر رسالہ ہے۔ جو جلد بالا کے آخر میں منضم ہے۔ فن فقہین بعد نمبر ۸۳۸ لکھا گیا۔
۴۵۷	الکلب الخیر الساری فی ختم مولینا علی بن ابراہیم کتاب صحیح البخاری	الستونی التحریری الشافعی	فلسفی	۵۲		
						تعلیق کتاب نم ۴ + ۲۱ - سطر ۲۱ - خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیاہی و قدرے سرخی کاتب شرف الدین دمنوری۔ کرمخوردگی قلیل۔ پیوند کاری بالکل نین۔ یہ کتاب تذکرۃ القریب سے جو شیخ المحقق شمس الدین محمد بن احمد اندلسی متوفی ۷۱۵ھ کے مولفات میں ہے۔ جمع کی گئی ہے۔ مؤلف جب قرأت صحیح بخاری سے فارغ ہوئے تو اس کتاب کو تالیف کیا۔ اس میں ایسے امور کا تذکرہ ہے جن کا تعلق موت و موتی۔ بعث و نشر۔ دوزخ و جنت وغیرہ سے ہے۔ ابتداء کتاب صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی رسم فی جمیع مصنوعاتہ علی وجہہ و کمالہ دلیلہ خاتمہ کتاب صفحہ ۵۲ و کان الفراغ من کتابتہ قبل ظہر یوم الاثنين سابع عشر شہر محرم سنة سبعة عشر و مائتہ و الف .... علی ید افقر العباد احوہم الیہ الفقیر شرف الدین الشرف الدین محمد من ذریۃ ولی اللہ تعالیٰ و العارف بہ سیدی عطیہ ابی الریش عمت بركاتہ۔ الی قولہ امین امین امین۔ (مؤلف کتاب کا مفصل ترجمہ معلوم نہیں ہوا)
۴۵۸	عددہ حصین من کلام سید المرین	الشیخ شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن الجزری الشافعی السنونی	فلسفی	۳۰		
						تعلیق کتابت طولا متفاوت ۸ - انچہ سے ساڑھے آٹھ انچہ تک۔ جرمنا ۶ - انچہ - سطور مختلف ۲۵ بہم تاکتہ۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کاتب نے اپنا نام تحریر نہیں کیا۔ اوراق کرمخوردگی کم۔ تصنیف۔ پیوند کاری قلیل ہے۔ اوراق کتاب کے علاوہ، ابتدا میں چار اور ذاتی اور بھی ہیں جن پر

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اصل کتاب کی پابندی رکھی ہے۔ اسبۃ ایسے ابواب چھوڑ دیے گئے ہیں جو صحیح حدیث سے خالی تھے۔					
		آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد سید المرسلین۔					
		خاتمہ صفحہ ۲۲۵۔ سبحان اللہ العظیم۔ مؤلف کتاب زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔ انکا تفصیلی ترجمہ کسی نے ضبط نہیں کیا ہے۔					
۲۱۵۵	۲۵۵	کتاب القراءة خلف الامام	الامام الحافظ ابوبکر احمد بن محمد بن علی بن علی بن محمد بن عبد المہدی المتوفی ۴۵۸ھ		مطبوعہ دہلی	۱۷۶	
		اس کتاب میں ان احادیث کو جمع کیا ہے جسے قرأت خلف امام خصوصاً سورہ فاتحہ کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔ مؤلف رحمۃ اللہ کا مسلک بھی یہی ہے۔ کہ قرأت فاتحہ خلف امام ضروری ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ					
		کما ہوا اہلہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۰ و سلمہ تسلیماً۔ آخر میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔					
		(امام بیہقی رحمۃ اللہ کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۲۴۶ پر تحریر ہو چکا)					
۱۱۷۸	۲۵۶	الاربعین	محمد الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف المشہور بابا ام النہوی۔ المتوفی ۶۷۶ھ		قلمی	۲۸	
		تفصیح کتابت ۶۶ ۱/۴ - انچہ - سطور ۱۷ - خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیاری و سرخی سے۔ کتاب					
		شیخ طاہر حلبی۔ کرمزدگی و پیوند کاری سے محفوظ۔ اسی اربعین کا ایک نسخہ مع کیفیت کتاب و ترجمہ					
		مصنف نمبر ۲۳۵ پر تحریر ہو چکا۔ فلینظر هناك۔					
		رسالہ طلاق	ابو الوفا بن شیخ الاسلام عمر العزفی بن شیخ الاسلام عبد الوہاب العزفی حنبلی				

نمبر شمار	نمبر وجود	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			صحیح بن جان - البندرک علی الصحیحین للحاکم صحیح بن خذیمہ - کتاب الحافظ الاسماعیلی - عمل الیوم واللیسہ لابن اسنی - اخیر صفحہ پراچند ابو الخیر عثمان جمال العطار المکی الاحمدی نے لکھا ہے کہ تاج الدین قلعی سے بعض کتب حدیث کے جو اوائل لکھنا رہنمو بن انکو میں لکھا ہوں - چنانچہ سند ابو بکر عبداللہ بن الزبیر حبشی الحمیری الاسدی وغیرہ کے اوائل تقریباً نصف صفحہ پر لکھے ہیں - شیخ تاج الدین مفتی مکہ تھے - انکے پوتے شیخ عبدالملک بن شیخ عبدالنعم بن شیخ تاج الدین بن بڑے محدث ہوئے - ۱۲۲۸ھ میں شیخ عبدالملک کا انتقال ہوا کتاب کے اول صفحہ ٹائٹیل پر یہ مولانا سید عبداللہ مدہر قدس سرہ کے نام سے یہ تاریخ لکھی ہوئی ہے - جاد الکرم المنعم الرزاق - وجود وجود فضله وفاق - بکبب ما للسندین اولاد علیہم قدر رضی الخلاف - و مذ بد امن فضله سبجانه - ارخت - منه هذه الاوراق - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصنیف ۱۲۲۷ھ کی ہے - مولف کا کوئی تپا نہیں معلوم ہوا -				
۴۳۵۳	۴۵۳	زبدۃ البخاری	الفاضل عمر ضیاء اللہ	مطبوعہ مصر ۱۳۳۰ھ	۲۸۸		
		صحیح بخاری کا اختصار ہے - پوری کتاب کی احادیث بعد حذف مکررات جمع کی گئی ہیں - آغاز کتاب صفحہ ۲ - عن ابن عباس بسمر اللہ الرحمن الرحیم من بن عبد اللہ خاتمہ صفحہ ۲۸۸ سبحان اللہ العظیم - مولف کتاب کا حال معلوم نہیں ہوا -					
۴۳۵۴	۴۵۴	اتحاف المسلم باحادیث الترغیب والترہیب	الفاضل شیخ یوسف بن اسماعیل النہدانی بحکمہ دار الفکر فی بیروت سابقاً	۱۳۲۲ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۳۹ھ	۲۴۰	
		یہ کتاب ایک ہزار احادیث صحیحہ کا مجموعہ ہے - مولف نے کتاب الترغیب والترہیب مولفہ حافظہ کی الذی لمنذری متوفی ۶۵۶ھ سے منتخب کی ہیں - اس انتخاب میں یہ التزام کیا ہے کہ اصل کتاب سے ان حدیثوں کو اخذ کیا ہے جو صحیحین کی دونوں کتابوں یا صرف ایک میں پائی جاتی ہیں - ترتیب تو تین					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۲۰۰	۲۵۲	اوائل کتب الحدیث	علامہ مفتی ابو عبد اللہ محمد بن عبد الحسن الشیرتاج مدنی		مسنی	۷۱	
<p>تقطیع کتابت ۱/۴ × ۱۲-۱۱-۲۰- خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کتابتے اپنا نام نہیں لکھا۔ تمام اوراق پر کرمحور دگی کا خفیف اثر ہے۔ باسٹنا آخر ورق کے پوند کاری کہیں نہ پائی جاتی۔ ابتدا پر کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین۔ وعلیہ اتوکل وبہ استعین۔۔۔ اما بعد فهذا ما جمعه العالم علامہ القدوة الفہامہ تاج الدین مفتی مکة المشرفة ابو عبد اللہ محمد بن عبد المحسن الشہاب با القلعي من اوائل مشاہیر کتب الحدیث المندلا وله بین لائمه فی القديم والحديث۔ قائد لقا قال الامام الحافظ۔ خاتمہ صفحہ ۷۱ سطر ۱۱ من ذکر اللہ عز وجل۔</p> <p>مؤلف نے کتب حدیث ذیل کے اوائل کی تھوڑی تھوڑی حدیثیں جمع کی ہیں۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن ابو داؤد۔ سنن الترمذی۔ سنن نسائی۔ سنن ابن ماجہ۔ جامع مسند الامام ابو حنیفہ۔ مسند الدارمی۔ مؤطا امام مالک۔ کتاب الآثار لامام محمد بن حسن۔ مؤطا امام محمد۔ سنن الدارقطنی۔ مسند الامام الشافعی۔ مسند امام حنبل المستخرج علی صحیح مسلم للحافظ ابی نعیم۔ سنن ابوسلم الکشی۔ سنن الامام سعید بن منصور۔ سنن الامام بن ابی شیبہ۔ شرح اسنہ للبغوی۔ مسند ابو داؤد الطیالسی۔ مسند عبد بن حمید الکشی۔ مسند الحارث بن اسامہ۔ مسند البزاز مسند ابی یعلیٰ۔ مجمعہ۔ کتاب الزہد و الرقائق لابن المبارک۔ نوادر الاصول للحکیم الترمذی۔ کتاب الدعاء لابن القاسم الطبری۔ کتاب الاقتصار العلم و العمل للطیب بغدادی۔ تاریخ بن معین فی احوال الرجال۔ (وہو مرتب علی حروف الحکم) مصنف عبد الرزاق صنعانی۔ اسنن الکبریٰ للبیہقی۔ مستخرج ابی عوانہ علی صحیح مسلم۔ اسنن البیہقی۔</p>							

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح صفحہ ۲ مجلد اول و صلے اللہ علی سیدنا محمد الخ					
		تولف رحمہ اللہ سندھی الاصل ہیں۔ بہت میں جو متعلقات سند سے ایک قریہ کا نام ہے۔ پیدا ہوئے۔ اور اسی جگہ نشو و نما پایا۔ جب سن شعور کو پہنچے تشرکاسفر کیا۔ اور وہاں کے بڑے بڑے فضلاء اور مشائخ سے علوم فنون کی تکمیل کی۔ پھر طیبہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ آخر عمر تک اسی مقدس مقام میں متوطن رہے۔ یہاں ٹھیکہ بھی علماء حرم شریف نبوی سے علم حدیث کا استفادہ کیا۔ ہمیشہ حرم محترم میں درس تدریس ہی میں مصروف رہتی۔ صلاح و تقویٰ و فضل و کمال میں بڑی شہرت پائی۔ بہت سے مرد و زن انکے ساتھ حسن عقیدت رکھتے۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ اصول۔ معانی۔ منطق۔ عربیت وغیرہ میں بہت بڑے فاضل مانے گئے ہیں۔ بہت سے لوگ انکی منیض صحبت سے مستفید ہوئے۔ شیخ محمد حیات سندھی جو ایک مشہور فاضل ہیں انہیں کے شاگرد ہیں۔					
		تالیف کتب کی طرف بھی بہت متوجہ تھے۔ چند کتابیں انکی تالیف بیان کی جاتی ہیں۔ الحواشی استہ علی الکتب استہ۔ صحاح ستہ میں ترمذی شریف کا حاشیہ نام تام ہے۔ حاشیہ علی حاشیہ شرح جمع الجواہر۔ مع الاحوالی لابن قاسم المسماة بالآیات البینات۔ حاشیہ نفیہ علی مسند الامام احمد حاشیہ فتح القدیر باب النکاح تک۔ حاشیہ علی البیضاوی۔ حاشیہ علی الزہراوین لملا علی قاری حاشیہ علی الاذکار للنووی۔ وغیر ذلک۔ بارہ سوال کیا رہ سوار اربعین ہجری مدینہ منورہ میں وفات پائی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بخش مبارک رکھی گئی۔ نماز جنازہ میں مرد و عورت کثرت سے شریک تھے۔ جنہ البقیع میں مدفون ہوئے۔ انکی وفات کے روز مدینہ منورہ کا بازار بھی بند رہا۔					
		(سک الدرفی اعیان القرآن الثانی عشر)					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>اس حکم کی تعمیل کی گئی۔ جب مکہ معظمہ پہنچے وفات پائی۔ صفا و مروہ کے درمیان مین مدفون ہوئے۔ بعض کا یہ بھی قول ہے کہ رملہ مین جو فلسطین کے مضافات سے ہے وفات ہوئی اور غش مبارک مکہ معظمہ لائی گئی۔ جسد انتقال فرمایا تیرہ صفر و شنبہ کا روز سال تین سو تین ہجری تھا</p> <p>(حسن الحاضرہ - ابن خلکان)</p>
		زہر الربی علی المجتبے	ابو الفضل جلال الدین	عبدالرحمن بن الہمال ابی	بن محمد سیوطی الشافعی	المستوفی ۹۱۱ھ	
							<p>یہ کتاب مجلہ دین مذکورین کے تمام صفحات کے آخری حصہ میں ہے۔ بطریق تعلقات و حواشی (السنن الصغیر) اسکا انداز ہے۔ اصل متن کے بعض شکلات کا حل شاید عنوان سے کیا ہو۔ اس کتاب کے مطالعہ سے متن کے مقامات متعترہ کی وضاحت آسانی سے ہو سکتی ہے۔ عبارت ابتدائی الحمد للہ الذی لا یحصى منته -</p> <p>(علامہ سیوطی کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہو چکا)</p>
		حاشیہ علی السنن الصغیر	امام ابی الحسن محمد بن ابی	انحنی نزیل المدینہ المنو	المعروف بالسندی	المستوفی ۳۸۸ھ	
		المسمی بالمجتبے			مطبوعہ مصر	۱۲۱۳ھ	
							<p>السنن الصغیر کا حاشیہ ہے۔ جو دونوں جلدین (نمبر ۲۵۷ و ۲۵۸) کے تمام صفحات حواشی پر ہے اس حاشیہ میں اصل متن کا ضروری حل ہے۔ اعراب وغیرہ کی تحقیق الفاظ غریبہ کی وضاحت بڑی خوبی کے ساتھ کی ہے۔ علامہ سیوطی کے تعلیقات سے اس حاشیہ میں تفصیل زیادہ ہے۔ عبارت</p>

نمبر جو کتاب نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعی نام	تعداد صفحات	کیفیت
------------------------	----------	----------	-------	------------	-------------	-------

خاتمہ صفحہ ۲۳۴ الا لماء واللبن آخر کتاب الا شربہ کتاب کے آخر فہرست مضامین ابواب بھی منظم ہے۔  
 امام نسائی رحمہ اللہ کسرۃ الدست میں کئی قول ہیں۔ ابن خلکان میں ۲۱۴ اور ۲۱۵ لکھے ہیں۔ حسن المجاہدین  
 ۲۲۵ بستان الحدیث میں ۱۴۲ قرار دئے ہیں۔ حفاظ حدیث اور ائمہ فقہ میں انکا شمار ہے۔ اپنے زمانہ کے  
 علما اور شیوخ میں پیشوا مانے گئے ہیں۔ متعدد بلاد میں بہت سے شیوخ کبار سے استفادہ کیا۔  
 پچھلے سفر میں چوندرہ سال کی عمر میں ہوا، قتیبہ بن سعید بلخی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک سال  
 دو مہینے انکی فیض صحبت سے مستفید رہے۔ اسکے بعد خراسان۔ حجاز۔ عراق۔ جزائر۔ شام۔ مصر وغیرہ  
 میں شاہیر مشائخ سے کسب علوم کیا۔ جلاوطن کے بعد مصر کو وطن قرار دیا۔ بہت مدت تک یہیں مقیم رہے۔  
 آخر عمر ۳۱۲ھ میں مصر سے دمشق چلے آئے۔ شب روز مشغلہ حدیث و تالیف میں مصروف رہتے  
 بڑے متورع اور متقی شخص تھے۔ ہمیشہ ایک روز افطار ایک روز روزہ رکھتے۔ چار بیبیاں تھیں انہیں  
 نہایت عدل سے برتاؤ رکھا تھا۔ چند کتب مؤلفہ مشہورہ انکے یہ ہیں۔ سنن کبریٰ۔ سنن صغریٰ  
 جنکا صحاح ستہ میں شمار ہے۔ خصائص کبریٰ۔ سند علی۔ سند مالک۔ جب دمشق پہنچے تو وہاں اکثر  
 لوگوں کا میلان مذہب فہم کی جانب دیکھا۔ بغرض ہدایت ایک روز جامع دمشق میں حضرت علی کرم اللہ  
 کے مناقب اپنی کتاب خصائص کبریٰ سے بیان کرنا شروع کئے۔ اس کتاب کا ابھی تھوڑا ہی حصہ  
 پڑھا تھا۔ کہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں بھی کچھ لکھا ہے۔  
 جواب دیا۔ اما برضی معاویہ ان بجز راسا براس حتی یفضل۔ یعنی مناقب تو درکنار انکے واسطے  
 صاف چھوٹ جانا اور نجات پا جانا ہی کافی ہے۔ اس کھنے پر لوگوں نے تشیع کے ساتھ مستم کیا۔ اور عوام نے  
 بے دھڑک انیر زغہ کیا اور بے تحاشا مارنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ انکے خصیتیں پہ ضرب شدید ایسی پہنچی  
 جس سے ہلاکت کے قریب ہو گئے۔ خدام جامع مسجد سے اٹھا کر مکارا پر لائے۔ اسی حالت میں فرمایا  
 کہ مجھے اس وقت کلمہ نغمہ روانہ کرو۔ میری آرزو ہے کہ مکہ مکرمہ یا اسکے راستے میں میرا انتقال ہو۔ فوراً ہی





نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تعلیق کتابت ۱/۵ × ۲/۷ - ۱۷ - خط نسخ - کاغذ سفید دہلی - کتابت سُرخ و سیاہی سے۔ پہلے ورق کا گوشہ کبھی قدر درین ہے۔ اور دو چار سوراخ خیف بھی اسی ورق میں ہیں۔ باقی تمام اوراق درست ہیں۔ ابست دانی صفحہ پر ایک چھوٹی ٹھہرا حمد بن عثمان نام کی چپان ہے۔ احمد ابو انجر کی اس کے کاتب ہیں۔ اور منقول عنہ یحییٰ بن ایوب کا نسخہ ہے۔ جس کا منقول عنہ مولف کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ ہے۔ اس کتاب میں مولف نے پنتالیس امور میں اپنے مسلمات لکھے ہیں۔ شروع سلسلہ سے آخر تک خط ترتیب کا التزام کیا ہے۔ ان مسلمات کا تعلق ایسے احادیث و آثار سے بھی رکھا گیا ہے جو صوفیہ کرام یہاں مروج ہیں۔ جیسے خرقہ پوشی وغیرہ۔ ابست دانی عبارت جو دو سطر سے کچھ زیادہ ہے ابحاثی ہے۔ وہو ہکذا۔ قال شیخنا و استاذنا علامۃ الزمن و واسطۃ عقدۃ التی الی قولہ من فیوضہ الجزلیۃ۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی انزل من فیوض رحمۃ و بجا فریضہ سیول الحکمہ الالہیہ۔ صفحہ ۳۴۔ الحادی والعشرون الحدیث المسلسل بالشعراء اخبونا الشیخ حسن بن علی العجی اخبونا الامام۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۶۶۔ و رواہ الامام احمد فی مسند عن عماد بن محمد والحمد للہ مبداءً و محتملاً اولاً و آخراً و صلے اللہ علی سیدنا محمد سید الاولین و الاخرین و علی آلہ و صحبہ اجمعین و التابعین لہم باحسان الی یوم الدین اس کتاب کے آخر اجازہ شیخ حسن عجمی کی المتوفی فی اللہ کا جو اٹھنوں نے اپنے شاگرد ابی اسعد و الکوکبی لکھا ہے۔ منضم ہے۔ مولف رحمہ اللہ کہ کبھی یزید ہوے اور وہیں نشوونما پایا۔ خفی المذہب اور دولت علم ظاہر و باطن دونوں مالا مال تھے۔ علم ظاہری میں شیخ شہاب احمد میاطی جو ابن الفنی کے ساتھ مشہور ہیں۔ اور شیخ حسن عجمی وغیرہا سے تلمذ رکھتے ہیں۔ اور علم باطنی میں سید محمد بن علی الاحمدی وغیرہ سے فیضاب ہیں۔ مات شام۔ روم۔ عراق۔ دمشق وغیرہ میں بھی سیاحت کی ہے۔ بہت سی خلائق نے اسے انتفاع پایا۔					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تالیف	تعداد صفحات	کیفیت
		تقیع کتابت مع جدول ۸ ۶ ۴ ۱ - انچ - مسطور ۲۱ - خط تعلیق پاکیزہ - کتابت سرخی و سیاہی کا غزدہلی - کاتب محمد رشید - لوح طلائی - جدول و باریکالا جوڑی طلائی کر مخور و گی کا اثر نہایت خفیف - پیوند کاری سے محفوظ - یہ کتاب نسخہ مسطورہ بالا کا حاشیہ ہے - مقامات صعبہ اور موقع مشککہ اصل کتاب کا تفصیل کے ساتھ حل کیا گیا ہے - عبارت ابتدائی صفحہ ۲ - الحمد للہ الٰہی اذہل الایمان فی قلوبنا - عبارت خاتمہ صفحہ ۴۴ - قد فرغت عن اتمام ہذا الحواشی الی قلوبنا و کتابہ مریم فی التراب -					
		مؤلف شرح و حاشیہ مولوی حمد اللہ صاحب سندیل کے خلع صادق ہیں - انکی ولادت کی تاریخ محقق نہیں ہوئی - ابتداً اپنے والد ماجد اور قاضی احمد علی سندیل سے مراتب علمی کو طے کیا - تکمیل علوم ملا باب اللہ جوہر پوری سے کی - جو انکے والد کے ارشد تلامذہ میں تھے - جلد علوم میں پوری دست گاہ کھتوہ بالخصوص علوم عقلیہ میں اقران و ہشال سے فائق و سابق تھے - بہت سے اجل فضلاء انکے تلامذہ میں ہیں جنکے اسماء یہ ہیں - قاضی ارتضاعلی خان گوپالوی - مولوی دلدار علی لکھنوی - مولوی سید محمد پسر مولوی لد علی مولوی نور اللہ فرنگی محلی - حافظ غلام میر سندیل - قاضی جلال الدین اسیونی - مولوی محمد علی بدایونی - مولوی حسین احمد علی آبادی وغیرہم - آپ علم طب میں بھی پوری حذاقت رکھتے - شعر گوئی کا بھی مذاق تھا آپکے مولفات میں علاوہ ان دونوں کتابوں کے دوسرے مصنفات بھی ہیں - حاشیہ میرزا ہدراسی تعلیقات میرزا ہدراسی جلال - تعلیقات شرح سلم مولوی حمد اللہ - تکلمہ ناتمام شرح سلم مولوی حمد اللہ - چشتی رجب بارہ سو پچیس ہجری میں سندیلہ میں وفات ہوئی - اپنے والد کے مدرسہ کے صحن میں مدفون ہوئے -					
۱۱۹۷	۴۴۹	الفوائد الجلیلیہ فی سلسلہ محمد بن احمد بن سعید اشعری علیہ السلام	محمد بن سعید اشعری علیہ السلام	تعلیق	۱۲۰۵ھ	۸۲	
		محمد بن عقیلہ	بعقیدہ المکی - المتوفی ۱۱۵۰ھ				

نمبر شرا	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>کتاب خلائیات - مذہب امام شافعی کے بڑے ناصر و مددگار ہیں۔ اسی بنا پر امام الحرمین کا قول ہو کہ تمام متبعین مذہب شافعی پر امام شافعی کا احسان ہو۔ اور امام شافعی پر بیعتی کا۔ علوم کے پھیلانے کی غرض سے نیشاپور طلب کئے گئے۔ اور سیرت سلف پر تعلیم علوم میں وہاں مشغول رہے۔ بڑے بڑے اکابر و مشاہیر ان سے فیضیاب ہوئے۔ بالآخر دسویں جمادی الاول ۲۵۵ھ ہجری میں نیشاپور وفات پائی۔ اور وہاں سے جنازہ لاکر (خسرو جرد) اپنے وطن میں مدفون ہوئے۔ بیعتی جسکی طرف انکی نسبت کی جاتی ہے چند دیہات کے مجموعہ کا نام ہے۔ جیسے ہندوستان میں بارہہ۔ اور ہریانہ۔ منجملہ ان دیہات کے خسرو جرد بڑا گاؤں ہے۔</p> <p>(ابن خلکان - بستان المحدثین - شعبة اللغات)</p>
۵۱۹	۴۴۷	شرح حدیث شعبة الایمان	مولانا حمید علی بن مولوی	مجلس	۲۳	
			حمید اللہ سندھی			
			۱۲۲۵ھ			
						<p>تقطیع کتابت مع جدول ۱۶ + ۴ - انچ - سطور ۱۵ - خط نسخ و نستعلیق اوسط اور جگہ کا۔ کتابت مرغی و سیاہی سے۔ کاغذ دہلی۔ عنوان کتاب پر لوح طلائی۔ پوری کتاب پر جدول و باریک لاجوردی و طلائی۔ پیوند کاری و کمر خورگی بہت خفیف۔ کتاب کا نام تحریر نہیں۔</p> <p>مختصر سالہ ہو حضرت مولف نے حدیث الایمان بضع وستون شعبہ کی نہایت وضاحت کے ساتھ شرح لکھی ہے۔ تحقیق و ترکیب الفاظ بقاعدہ صرف و نحو تنقیح حقیقت ایمان تفسیر لفظ (شعبہ) وغیرہ کو بڑی خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ اللہ ہی نور قلوب اشرارین خاتمہ صفحہ ۲۳ - یا ارحم الراحمین</p>
۵۱۹	۴۴۸	تعلیقات شرح حدیث شعبہ الایمان	ایضاً	۱۲۱۵ھ	مجلس	۴۶

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کاتب کے نام کی تصریح نہیں۔ کتب خانہ میں مسئلہ ۴ میں یہ کتاب خرید ہوئی۔ اس سے قبل کمپنیاں، میں ایسی تر ہوئی ہو کہ ہر صفحہ میں تقریباً نصف صفحہ کی سیاہی آڑی ہوئی ہو۔ تمام ورق پیرائی کا کام ہو چکا ہو۔ پوری کتاب پر کھجور دگی کا خفیف اثر ہے۔					
		اس کتاب میں حق سبحانہ و تعالیٰ کے اسما اور صفات کا کتاب و سنت سے بیان کیا ہے۔ عبد اسماء آہی اور ان کے فوائد و ثواب کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پاک سے لکھا ہے۔ ایک علاوہ اور بہت سے امور اہل بیت کے متعلق ابواب منعقد کئے ہیں۔ اور ان میں صحیح حدیثیں لکھی ہیں۔ فن حدیث میں یہ کتاب مستند و معتبر سمجھی جاتی ہے۔ شروع کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی لا الہ الاہولہ الاستقامۃ الحسنہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۷۳ الحمد للہ رب العالمین۔ جس شخص نے اس کتاب کا مقابلہ کیا ہے۔ اس کی عبارت یہ ہے بلخ مقابلتہ بحسب الطاقة بنویس اللہ فی مدۃ قدرہا ستہ و عشرین بوماً من بعد صلاۃ العصر الی ما قبل الغروب فی الصف الاول من المسجد الشریف النبوی بمساعداۃ السیئم عبد اللہ بن عبد الرحمن الغلابی فی قولہ۔ وجميع مستأخريہ آمین۔					
		مؤلف علیہ الرحمہ خسرو دین جو قریب ہے قراہیت سے ماہ شعبان ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے۔ فن حدیث و فقہ کے اپنے زمانہ میں مقتدا مانے گئے ہیں تحقیق علوم میں بڑی توجہ فرماتے۔ اور مباحثہ اور مناظرہ میں انصاف کو ہاتھ سے نہ دیتے تحصیل علم کی غرض سے عراق۔ حجاز۔ غراسان وغیرہ کا سفر کیا۔ حاکم نیشاپوری اور ابوطاہر محمد بن محمد زبیدی۔ اور ابن فورک۔ اور ابو عبد اللہ سلمیٰ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ علم فقہ الی الفتح ناصر بن محمد العمری المروزی سے حاصل کیا۔ تصانیف ان کے کثیر ہیں۔					
		بیان کیا جاتا ہے کہ اکبر ازجہ کے قدر مصنفات ہیں۔ شاہیر مصنفات سے یہ چند کتابیں شمار کی جاتی ہیں کتاب مبسوط۔ کتاب دلائل النبوت۔ کتاب معرفت علوم الحدیث۔ کتاب بعث و نشور۔ کتاب آداب۔ کتاب فضائل صحابہ۔ کتاب فضائل اوقات۔ کتاب شعب الایمان۔					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
							وہین کے رہنے والے ہین بشرانی کی جگہ شعراوی واو کے ساتھ بھی کہا جاتا ہے۔ لیکن نون کے ساتھ زیادہ مشہور ہے۔ (شذرات الذہب۔ الکفار القنوع۔ دائرۃ المعارف)
۶۳۸	۴۴۵	عمل الیوم واللیلہ	ابوبکر احمد بن محمد بن سہتی بن ابراہیم بن اسحاق الذہبی معروف بابن السنی المتوفی ۶۴۵ھ		مطبوعہ اترہ لغات حیدرآباد دکن ۱۵۱۵	۲۴۸	
							اس کتاب میں رات دن کے اعمال و دعوات جفا تذکرہ احادیث میں ہر جمع کئے گئے ہیں۔ پوری کتاب میں سات سو اٹھتر حدیثیں لکھی ہیں۔ اس مضمون کی اور بھی متعدد کتابیں فن حدیث میں تصنیف ہوئی ہیں مگر یہ کتاب اس باب میں حسن و فضل پر۔ آغاز صفحہ ۲۔ اخبارنا الشیخ الامام العالم بقیۃ السلف طراز الخلف۔ الخ خاتمہ صفحہ ۲۴۸۔ بخن نزق مآترب۔ ابن السنی محدثین کے گیارہویں طبقے میں معدود ہیں۔ علامہ ذہبی انکی نسبت لکھتے ہیں۔ مولے جعفر بن ابی طالب الهاشمی و يعرف بابن السنی صاحب کتاب عمل الیوم واللیلہ۔ کتاب سنن نسائی کے راوی ہیں۔ امام نسائی۔ ابوخلیفۃ ابھی۔ زکریا الساجی۔ عمر بن ابی غیلان وغیرہ سے سماعت حدیث کی ہے۔ بڑے دیندار۔ ہمہ تن خیر۔ صدوق۔ مانے گئے ہیں۔ اسی سے زیادہ سال کی عمر پائی۔ ۶۴۵ھ کے آخر میں نقتال فرمایا۔ (تذکرۃ الحفاظ)
۱۱۲۰	۴۴۶	کتاب الاسماء والصفات	الامام الحافظ ابوبکر احمد بن حسین علی بن علی بن عبد بن موسیٰ لمہدی بن خسر و جردی المتوفی ۴۵۸ھ		قلمی ۱۱۱۵ھ	۲۷۴	
							تعلیق کتابت ۸ ۱/۲ ۵۔ انچہ۔ سطور ۳۳۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۷۴۵	۴۴۴	کشف الغم عن جمیع الآ (الجزء الثانی)	علامہ شیخ عبدالوہاب بن احمد الشمرانی الشافعی المتوفی ۹۷۳ھ	۹۳۶ھ	مطبوعہ مصر ۱۲۸۱ھ	۳۸۹	

دوسرا حصہ ہے۔ کتاب البیوع سے ختم کتاب تک ابتداء صفحہ ۲ کتاب المیع وفيہ بیان  
الامر بالکسب خاتمہ صفحہ ۳۸۷ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

تو کف رحمہ اللہ ۹۹۷ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت محمد بن الحنفیہ کی اولاد میں ہیں۔ بڑے محدث  
فقہیہ۔ اصولی۔ صوفی۔ عابد۔ زاہد مانے گئے ہیں۔ مذہباً شافعی تھے۔ لڑکپن ہی سے نجابت اور  
ولایت کے آثار انکے بشرہ سے ظاہر ہوتے تھے۔ آٹھ یا نو سال کی عمر میں حفظ قرآن شریف سے  
فراغت پائی۔ ۱۱۹۷ھ میں مصر چھپے۔ ابتداء چند متون۔ منهاج۔ الغیہ۔ توضیح تلخیص۔ شاطبیہ  
وغیرہ یاد کئے۔ پھر علم قرأت۔ علم حدیث۔ دیگر علوم کی تکمیل کی علم حدیث کی طرف سب علوم سے زیادہ  
میلان طبع تھا۔ ایسوجہ سے اسکی تحصیل اور مشغلہ میں زیادہ مصروفیت رہی۔ پھر تصوف کی جانب متوجہ  
ہوئے۔ سجدہ حجاب کیا۔ یسوں دن رات ہنیں سونے۔ مکان کی چھت میں رتی باندھ رکھی تھی جسکو  
اس خوف سے کہ تیند کے غلبہ سے گرتے پڑیں گردن میں ڈال لیتے۔ دنیوی علانیہ سے بالکل بے تعلقی  
کر لی تھی۔ ہمیشہ روزه رکھتے۔ اخطار کے وقت صرف ایک اوقیہ روٹی پر اکتفا کرتے۔ بہت سی  
کتابیں تصنیف کی ہیں منجملہ انکے چند کتب یہ ہیں۔ مختصر تذکرۃ العربی۔ مختصر الفتوحات۔ مختصر سنن البیہقی۔  
المیو قیاس و الجواہر فی بیان عقائد الاکابر۔ الکبریٰ الاحمر فی علوم الشیخ الاکبر۔ کشف الغم عن جمیع الاستہ  
منہج القیسین فی اولیٰ المجتہدین۔ البدر المنیر فی غریب احادیث البشیر لمن ذیر۔ مشارق الانوار القدسیہ  
فوائد الاعتقاد فی علم العقائد۔ لطائف المنن والافلاک۔ لوائح الانوار القدسیہ۔ وغیر ذلک۔

۹۷۳ھ میں انتقال فرمایا۔ شعراں مصر میں ایک قریہ ہے۔ ابی شعرا کے نام سے۔ حضرت مصنف

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اسلامی	تعداد صفحات	کیفیت
-------------	-----------	----------	----------	-------	---------------	-------------	-------

مولانا خالد الملبا برکبار خاندان مجددیہ سے ہیں۔ علم ظاہر بین بھی ولایت کردستان میں دوسرا کوئی انکا ہم پلہ نہ تھا۔ علم حدیث کی یکپاس کتابوں کی سند حاصل کی تھی۔ عربی فارسی دونوں زبانوں میں اعلیٰ درجہ کی نظم لکھتے۔ انکے پیرو شد انکو جامی و فت کتے تھے۔ علماء ہندوستان میں شاہ عبدالغفری صاحب دہلوی کے معرفت تھے۔ علم ظاہری کی تعلیم کے بعد شاہ غلام علی صاحب سجادہ نشین خانقاہ منطری سے بیعت کی۔ او۔ اس خانقاہ کی آب کشی اپنے ذمہ لی۔ شاہ صاحب موصوف کے فیض صحبت بہت کچھ حاصل کر کے خرۃ خلافت اور کلاہ احازت سے ممتاز ہوئے۔ جب دہلی سے اپنے وطن پٹنچے و بان بیدی ریاضت کی۔ انکی خانقاہ میں ہمیشہ خلعت کا ہجوم رہتا۔ بہت سے خوارق و کرامات کا ان سے ظہور۔ یوم۔ عراق۔ حجاز۔ حرم وغیرہ میں صد ہا انکے خلفا ہوئے۔ امرا و روسا کی انکی نظر میں کوئی وقعت نہ تھی۔ اپنی دین کی طرف مقلقت نہ ہونے۔ انکے سال وفات مختلف فیہ ہے۔ صحیح قول یہ ہے کہ ۱۱۶۲ھ وطن میں نہتال فرمایا۔

(خرنیۃ الاصفیا)

۵۶۴۳	۴۴۴	کشف الغمۃ عن جمیع الامت الجزء الاول	علامہ شیخ عبدالوہاب بن احمد الشعرانی الشافعی المتوفی ۳۷۰ھ	۳۷۰ھ	مطبوعہ مصر ۱۲۸۱ھ	۴۰۵
------	-----	--	---	------	---------------------	-----

فین حدیث میں نادر کتاب ہے۔ جملہ عبادات و معاملات کی احادیث کو بحذف اسمائید ابواب کتب فقہ کی ترتیب پر مرتب کیا ہے۔ اور اولہ مذاہب اربعہ کی صریح سنت بنوی اور سنت خلفاء راشدین سے جمع کئے ہیں۔ مذاہب اربعہ میں کوئی مذاہب ایسا نہیں نکلتے گا جسکی دلیل اس کتاب میں موجود نہ ہو۔ و حصوں پر پوری کتاب منقسم ہے۔ یہ پچلا حصہ ہے۔ خطبہ کتاب سے ختم باب جامع لفضائل الذکر تک ابتداء کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ الذی جعل التریعیۃ المطہرۃ خاتمہ صفحہ ۴۰۵۔ والحمد للہ رب العالمین واللہ اعلم۔







نمبر جو کتاب	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا سی	تعداد صفحات	کیفیت
	نام تحریر نہیں کیسے قدر آب رسیدہ نیل کے و جبے کہیں کہیں پر سے ہیں۔ کہ بخوردگی کا اثر خفیف۔ حاشیہ نئے کا غذا کا ہی بعض جگہ سطرون میں باض ہو۔ غالباً منقول عنہ میں نقصان ہوگا۔ اس رسالہ میں اُن احادیث کو لکھا ہے جو امام جوینی نے رد عنہ نے مالک بن انس سے روایت کی ہیں۔ اسکے علاوہ کچھ اور بھی حدیثیں زیادہ کی گئی ہیں۔ ابتداء کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ و کفی خاتمہ کتاب صفحہ ۱۶ كذلك المأمون والرشيد والمهدي والمنصور ولائنه محمد وليه على ولائيه عبد الله بن عباس - (علامہ سیوطی کے متعلق نمبر ۳۴ پر تحریر ہو چکا)					
	رموز الحافظ الیونینی علمی، سبج، الامام البخاری	علامہ شرف الدین ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الیونینی بحسبہ	مکتبی			
	یہ رسالہ مجلد بالا کے ہمراہ ہے۔ نمبر ۱۸ سے شروع ہو کر نمبر ۲۸ پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ صحیح بخاری کے رواۃ کو مؤلف نے جان حروف مفردہ کے اشارہ سے لکھا ہے اُنکے اسامی تصریح کر کے ابتداء کتاب صفحہ ۱۸ تنبیہ و ارشاد روینا۔ خاتمہ صفحہ ۲۸ نقل من مقدمة شرح القسط على بد التعداد الفقہاء محمد بن علی الجبیری الاثر ہی الامام بجامع آقاس بجدة العمودۃ وذلك في شهر سنو ال ۴۷۵ھ -					
	رسالہ فی بعض فروع الیونینی	ایضاً				
	یہ رسالہ بھی مجلد بالا کے ساتھ ہے۔ بخاری کے حاشیہ پر جو رموز حفاظ اربعہ کے اتفاق یا انفراد کے لئے یونینی نے لکھے تھے انہیں بیان ہو (حفاظ اربعہ یہ ہیں) الحافظ ابوالقاسم علی بن الحسن بن عساکر الدمشقی۔ الحافظ ابو محمد عبد اللہ الایسی۔ الحافظ ابو ذر عبد بن احمد الہروی۔ الحافظ ابی سعد عبد الکریم بن محمد بن منصور					

نمبر جوڈا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						و کنت علیہ احذر الموت وحده :- فلم یبق لی شی علیہ احذر - کاتب نے اپنا نام، سطر ج کلمہ سے عبد الفقیر الحفایر محمد بن عبد اللہ غلام النقری یوم الاربعاء شہر الحرم الحرام سنہ ۱۱۸۰ھ من ہجری صلی اللہ علیہ وسلم - (سیوطی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہوگا)
۱۰۶۵	۴۳۸	جمع النہایہ فی بدایہ النیر والغایۃ اشہور مختصر ابن ابی جبرہ	ابو محمد عبد اللہ بن سعد بن ابی جبرہ الازدی المقرئ الماکی المتوفی ۲۹۵ھ	قلمی ۱۱۶۲ھ	۴۸	
						تفلیح کتابت ۴۷۷ ۱/۴ - سطر ۲۵-۲۶ - خط حجازی بہ خط - کاتب کا نام تحریر نہیں - بعض اور کاتب نے کائنات کہ پتہ درج کیا ہو - اس میں پونڈ اور سی قدر دیک کا اثر ہے - اس کتاب میں دو سو بیانو <sup>۲۹۲</sup> احادیث صحیح بخاری کا اختصار ہے جن میں صرف راوی کا نام ذکر کر کے اسانید کو حذف کر دیا ہے - کاتب نے ہر حدیث کے آغاز پر تعداد دہندہ لکھ دی ہے - ابتداء کتاب صفحہ ۲ بعد سطر بحاقی الحمد للہ رحنی حمده والصلوة والسلام علی سیدنا محمد الخیرۃ ..... خانہ صفحہ ۴۸ - عبد ابن سعید الخدری - الی قول من شہر رمضان المبارک - مؤلف نے اس کتاب کی ضخیم شرت بھی لکھی ہے - جس کا نام رجبہ النفوس ہے جو اسی فن میں نمبر ۴ اور نمبر ۴۸ پر درج ہے - حضرت مؤلف کی وفات ذیقعدہ ۴۹۵ھ مصر میں ہوئی - (فہرست حدیث مصریہ) اس سے زیادہ ترجمہ کتب نظر نہیں پڑا -
	۴۳۹	انما یند فی صلاۃ الاشیا مع الرسائل الآخر	ابو فضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال البکر محمد اسحاق بن ابی اسحاق	قلمی	۳۶	
						تفلیح کتابت ۴۷۵ ۱/۴ - سطر ۱۳ - خط و کا غن عرب - کتابت سرخی و سیاہی ہے - کاتب کا

تتمہ وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد نسخہ	کیفیت
		کتاب ہی۔ اور مجسم کبیر۔ مختصر سلم۔ مختصر بوداؤد کے علاوہ ان کے اور بھی معنفات کثیرہ ہیں۔ چوتھی ذیقعدہ شنبہ کے روز چہ سو چہین میں وفات پائی۔ (حسن الحاضرہ۔ شذرات الذہب)					
		اربعون حدیثا	ابراہیم بن عمر العلوی	قسطی			
		یہ آربعین بھی مجلد بالا میں ہی۔ قلیل اللفظ کثیر المعنی فہنت المضاہین احادیث جمع کی ہیں۔ ابتدا صفحہ ۳۴					
		ہذا جزیء فیہ اربعون حدیثا مروایۃ ذریۃ سید المرسلین علی سجد ہم خاتمہ صفحہ ۹۳					
		والہ وصحبہ وسلم۔ (مواضع کے حالات معلوم نہیں ہو)					
		اربعون حدیثا	محمد بن احمد انصاری	۲۴ شوال ۸۱۸ھ	قسطی		
		یہ آربعین بھی مجلد بالا کے آخر میں ہی۔ مدینہ منورہ کے فہماک میں جو احادیث وارد ہیں اس آربعین میں جمع کی ہیں۔ ابتدا صفحہ ۴۴ الحمد للہ وکفی والصلوۃ والسلام۔ واجد فہمۃ الاما					
		فی فضائل المدینۃ الشریفۃ خاتمہ کتاب صفحہ ۴۴ قال محمد بن احمد المصنف امی قدس اللہ ذہنہ					
		علینا الجمع ہذہ الاحادیث فہنت فی الرابع عشر وعشرون من شوال سنہ سبعہ ومانۃ واول					
		الی قول۔ والحمد للہ رب العالمین۔ (حضرت مولف بارہوی نے یہی کلام میں نقل کیا حال اس کا ذکر نہیں ہوا)					
۱۰۶۵	۴۳۷	نفحات اسوان	ابو الفضل جلال الدین عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن الشافعی لم توفی ۵۹۱ھ	قسطی ۸۱۸ھ	۲۴		
		تقطیع کتابت ۴۱ × ۴۲ - انچ ۷ سطر ۲۲ - خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیاہی و سحرخی ہے۔					
		کاتب محمد۔ کرم خوردگی کا اثر بہت خفیف۔ پیوند کاری سے محفوظ۔ مختصر کتاب ہی۔ جن لوگوں کو مرگ					
		اولاد سے مدد نہ چنچا ہی ان کے تسلیم اور علو۔ بہ مراتب کے باب میں جو احادیث وارد ہیں ان کو					
		جمع کیا ہی۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲ لک الحمد یا من لا البقاء السرمہ۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۴					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
		الرابعین فی فضائل قلین	السید یوسف الارمیونی	مستفی			
		حد					
		<p>کتاب مسطورہ بالا کے ہمراہ مجلد ہو۔ جو احادیث سورہ قل ہو اللہ کی تفصیل میں وارد ہوئی ہیں۔ انکو جمع کیا ہو۔ ابتداء کتاب صفحہ ۲۶ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔ قال شیخ مشائخنا السید یوسف الارمیونی ہذہ اربعون حدیثاً تتعلق بسورة الاخلاص جمعتمہا من عدة كتب خصوصاً من کتابی شیخنا الامام ابی الفضل جلال الدین عبد الرحمن السیوطی رحمہ اللہ وهو التفسیر المأثور۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۳۳ و ملائک ذلک کلامہ التقوی۔ (مصنف کتاب کی تفصیلی تحقیق نہیں ہوئی)</p>					
		الرابعین فی فضائل المسلمین	زکی الدین ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد السلام	المندری۔ المتوفی ۵۶۶ھ			
		<p>یہ کتاب بھی مجلد بالا کے ہمراہ ہے۔ اس اربعین میں وہ احادیث جمع کی ہیں جو خلق اللہ کی امداد کے باب آئی ہیں۔ ابتداء صفحہ ۳۴۔ قال الشیخ الامام العالم الخ خاتمہ صفحہ ۳۸ یفسد الخ لا یصل مندری علیہ الرحمہ غرہ شعبان ۵۸۱ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔ مکہ معظمہ۔ دمشق۔ حران۔ اسکندریہ وغیرہ میں سماع حدیث کیا ہے۔ محدث میں حافظ حدیث ٹانگے ہیں۔ اس فن شریف میں انکا تبحر بہت بڑا ہوا ہو۔ غرائب و مشککات حدیث کے جانتے میں کامل تھے۔ رجال حدیث کے حالات پیدائش۔ وفات۔ جرح۔ تعدیل سے پوری واقفیت رکھتے۔ فقہ۔ علم عربیت۔ علم قرأت وغیرہ میں بے نظیر سمجھے جاتے ہیں۔ دیندار اور متوسع شخص تھے۔ شیخ تقی الدین بن قتیق العبدان کے حق میں فرماتے ہیں کان ادب منی وانا اعلم منہ۔ کتاب الترغیب والترہیب جو مبسوط و مشہور</p>					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
		دسوان نمبر ہے۔ صفحہ ۱۵۸ سے صفحہ ۲۱۹ تک اس کتاب میں اس حدیث مسلسل کی شریعت ہے جو حضرت امام شہید زید بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت سے درود اللہ علیہم صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہم باریک کے باب میں مروی ہے۔ پوری کتاب دو قیون پر تقسیم ہے۔ پہلی قسم میں اس حدیث کے طرق و خفا کا ذکر ہے۔ دوسری قسم میں اس درود کے الفاظ کی تشریح ہے۔ آغاز صفحہ ۱۵۸ الحمد للہ الذی فتح لنا باب النظر والا اعتبار خاتمہ صفحہ ۲۱۹ ورح المذہب منہا الی قولہ غفر اللہ لہ۔ اس کتاب کے آخرین کتاب نے اپنا نام عبد اللہ الترمذی الکوکبانی لکھا ہے۔ اس مجموعہ کا یہ آخری نمبر ہے۔ اس کی تاملی کے بعد دو ورق اور ہیں خبر کسی شخص نے صحیح بخاری کی اپنی اسناد بد خط میں لکھی ہے۔ مؤلف نے کتاب میں اپنا نام نہیں لکھا۔ اب تالی صفحہ میں کتاب نے نام کتاب کے تحت میں (محمد بن احمد شمس) تحریر کیا ہے۔ تحقیق نہیں یہی کہ یہ کون شخص ہیں۔					
۱۰۶۵	۴۳۶	انہیۃ السنیۃ فی البیۃ السنیۃ مع الاربعینات فی الحدیث	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر محمد الیسیو الشافعی	مکتبی	۲۲		تقطیع کتابت ۴۴ ۱/۴ - ۴۷ - سطر ۲۵ - خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرفی و سیاہی سے۔ کتاب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کتاب پیوند کاری اور کرم خوردگی سے سالم ہے۔ یہ کتاب علم ہیئت کے انداز پر جو امور علم ہیئت کے سمجھتے ہیں ان کی تحقیق شرعی طور پر کی گئی ہے۔ مثلاً آسمان۔ عرش و کرسی لوح و قلم۔ شمس و قمر و نجوم۔ لیل و نہار۔ رعد و برق و صواعق۔ زلزلہ۔ جبال۔ بحار و غیرہ کی حقیقت جس طرح آثار و اخبار سے ثابت ہوئی ہے۔ اس کا اظہار کیا گیا ہے۔ آغاز صفحہ اول الحمد للہ الذی علما ما لم تکن تعلم خاتمہ صفحہ ۲۶ والحمد للہ رب العالمین۔ (مصنف رحمہ اللہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر لکھا)

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تقدیر و صفحہ	کیفیت
				<p>سناوی متون نے سنہ ۶۷۰ھ میں حدیث کی مشہور کتاب ہے۔ سناوی نے اس کتاب میں بڑا کام یہ کیا ہے کہ جو احادیث غیر صحیحہ صحیحہ کو متا مخلوط ہو کر درجہ صحیح میں متعارف و متداول ہو چکی تھیں اور انکی نسبت شائع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف کیجاتی تھی۔ انکو تمیز کیا ہے۔ اور ان تمام احادیث کی ترتیب بیان ادائل حروف حدیث پر رکھ کر احادیث متادقہ کو کاذب سے علیحدہ کر دکھا رہا ہے۔ اس کتاب کے طویل ہو جانیکی وجہ سے دوسرے علما نے اصل کتاب کا اختصار کیا۔ علامہ زرقانی نے بھی پہلے اس کتاب کو اصلی ترتیب پر مختصر کیا تھا۔ مگر وہ مختصر بھی انکی نظر میں مطول معلوم ہوا۔ اس وجہ سے بہتر سمجھا کہ مختصر المختصر کیا جاوے۔ اس بنا پر یہ کتاب تالیف کی۔ اس مختصر المختصر میں صرف الفاظ حدیث لکھ کر آخر میں صحیح یا حسن یا ضعیف موافق انداز سناوی لکھ دیا ہے۔ علامت حدیث کے واسطے لفظ ح کو سرخی سے تحریر کیا ہے۔ عبارت بہت اتنی صفحہ ۱۱۰ الحمد للہ الذی نصرہ حفاظ سنۃ نبیہ الخ خاتمہ صفحہ ۱۴۸ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم الی قول۔ والحمد للہ وحدہ۔</p> <p>مؤلف علیہ الرحمہ بہت بڑے فقیہ اور محدث مذہب مالکی ہیں سنہ ۵۵۰ھ میں مصر میں کائناتولد ہوا۔ موطا امام مالک رحمہ اللہ کی مبسوط شرح لکھی ہے۔ جو چار جلدوں میں ۲۸۰۰ مصرعین طبع ہوئی ہے۔</p> <p>مواہب کی شرح بھی انکی مشہور تالیف ہے۔ انکے علاوہ اور بھی انکے مولفات ہیں۔ اپنے والد سے اور نور علی شبراہی اور شیخ محمد بابل اور شیخ محمد عجیلونی و شقی اور عبد اللہ شبراوی سے علم حاصل کیا</p> <p>۱۱۲۴ھ میں انکی وفات ہوئی۔ (سکات اللہ فی اعیان القرن الثانی عشر۔ وغیر ذلک)</p>			
		ترجمہ سلم بن الحجاج	لمراقف علیہ السلام				
		نوان نمبر ہے۔ صفحہ ۱۵۰ سے صفحہ ۱۵۵ کے ختم تک۔ یہ رسالہ فن اسرار الرجال میں بعد نمبر ۱ لکھا گیا					
		الروض الندی	الحديث القاصم العلاء				
		عز ولا سلام محمد بن احمد	قلمی ۱۸۲ھ				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		پانچواں نمبر ہے۔ صفحہ ۴۷ کے آخری حصہ سے صفحہ ۵۲ کے تقریباً نصف اول تک یہ کتاب بھی اصول حدیث میں ہے۔ فن اصول حدیث میں رکھی گئی۔				
		اربعین۔ ملا علی قاری	ملا علی بن سلطان	قلمی		
		چہارم نمبر ہے۔ صفحہ ۵۶ سے صفحہ ۶۰ تک اس کتاب میں چالیس احادیث قلیلہ اللفظ کثیرہ المعنی جمع کی ہیں۔ آغاز صفحہ ۵۶ بسم اللہ الرحمن الرحیم مفتاح کل کتاب کریمہ۔ خاتمہ صفحہ ۶۰ والحمد للہ رب العالمین۔ (ملا علی قاری کا ترجمہ فن تجوید نمبر ۱۰۳ پر تحریر ہو چکا)				
		شرح اربعین النووی	الفقیہ علامہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن احمد اشعری	قلمی ۱۱۹۹ھ		
		ساتواں نمبر ہے۔ صفحہ ۶۴ سے صفحہ ۱۰۸ تک اربعین نووی کی مختصر شرح ہے۔ فاضل شایخ نے متن کی ضروری تفصیل کی ہے۔ آغاز صفحہ ۶۴۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام خاتمہ صفحہ ۱۰۸ نفاہ الخیاس سادس و عشرين شهر شوال سنہ ۱۱۹۹ھ اس کتاب میں متن کو سرخی شرح کو سیاہی سے لکھا ہے۔ کتاب اکثر جگہ محشی ہے۔ بعض جگہ حاشیہ کٹ بھی گیا ہے۔ (شایخ رحمہ اللہ کی تفصیلی حالت معلوم نہیں ہوئی)				
		مختصر مختصر القاصد الحسنہ	الفاضل ابی عبد اللہ محمد بن عبد الباقي بن یوسف	قلمی ۱۱۱۲ھ		
		فی الاما حادیث المشہد	بن محمد بن علوان الارزقانی	قلمی		
		علمیہ الاسنہ	الرزقانی ابی المظفر			
		آٹھواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۱۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳۸ پر ختم ہوا ہے۔ کتاب المقاصد الحسنہ مصنفہ علامہ				



نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		تبصیر المغنیہ بتحریر المشبہ - تقریب المنج بہ ترتیب المبرج - ماہ ذی الحجہ ۱۲۵۲ھ میں قاہرہ مصر میں وفات پائی - سیوطی لکھتے ہیں کہ شہاب منصور شاعر نے مجھے بیان کیا کہ میں ابن حجر کے جنازہ میں حاضر ہوا اس وقت اس کے جنازہ پر مینہ برسا - حالانکہ وہ زمانہ بارش کا نہ تھا - یہ حالت دیکھ کر میں اس وقت یہ اشعار کہے - فذ بکت السحاب علی : قاضی القضاہ بالمطری : وانهدم الرکن الذی : کان مشیداً من حجر - (حسن المحاضرہ فی اخبار المصر والقاہرہ)					
		الاجوبۃ المفیدہ علی الاسئله العدین	شیخ نجم الدین بن احمد بن النعمانی	۹۷۴ھ			
		تیسرا نمبر ہے - صفحہ ۲۴ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۶ پر تمام ہوا ہے - یہ رسالہ بھی رسالہ سابق کے ہم رنگ ہے - میت کے متعلق چند امور استفسرہ کے جوابات تحریر کئے ہیں - آغاز صفحہ ۲۴ - الحمد للہ وکفی ختم صفحہ ۳۶ - وکتبه العبد المحتاج لعناية المولى المعطى الى قوله من شہود مسئلہ ۹۷۴ھ میں مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے - غالباً تالیف و تحریر کا زمانہ ایک ہی ہے - (حضرت مولف دسویں صدی کے فضلاء میں ہیں - ان کا تفصیلی حال دریا نہی ہوا)					
		نخبۃ افکار فی مصطلح الالفاظ	حافظ ابی الفضل شیخ الاسلام شہاب الدین ابن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	۱۲۳۳ھ	قلمی		
		چوتھا نمبر ہے - صفحہ ۳۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۷ کے اول حصہ پر ختم ہوا ہے - اصول حدیث کی کتاب ہے فن اصول حدیث میں لکھی گئی -					
		تذکرہ فی علوم الحدیث	سراج الدین عمر بن علی بن احمد بن محمد الانصاری المتوفی ۸۰۲ھ	۱۲۳۳ھ	قلمی		

نمبر جدول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ فلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		قرآن شریف اپنے ہی شہر میں پڑھا جب نو برس کے ہو گئے دمشق میں اگر کتاب تنبیہ جو شافعی مذہب کی رہ ساریسے چار مہینے میں یاد کر لی۔ اسکے بعد بیس برس تک علوم دینیہ کے پڑھنے میں مشغول رہا۔ اکثر شاخ سے علوم حاصل کئے۔ زیادہ تر شیخ کمال الدین مغربی سے اسے استفادہ کیا۔ مذہب شافعی کے اگرچہ بہت بڑے متفق اور مرتب ہیں لیکن کبھی تعصب کو دخل نہیں دیا۔ ہمیشہ انصاف اور حق کو پیش نظر رکھا۔ بڑے زاہد۔ صابر۔ عابد۔ شب بیدار تھے۔ دن رات میں صرف ایک مرتبہ عشا کے بعد کھانا کھاتے۔ اور ایک ہی بار سحر کے وقت پانی پیتے۔ بادشاہوں اور امرا کو بخوف و خطر امر بالمعروف ونہی عن المنکر فرماتے۔ نکاح نہیں کیا۔ دوج ادا کئے تصنیفات اسکے بہت زیادہ ہیں۔ چار شنبہ کی شب چودہ ربیع الثانی ۶۷۱ھ میں اپنے شہر میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔ (شذرات الذہب)					
		الاجوبۃ عن الاسئله	حافظ ابی الفضل شیخ الاسلام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ				
		دوسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۸ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۳ پر ختم ہوا ہے۔ تقریباً چار ورق کی تحریر ہے۔ اس میں چند امور متعلق عالم برزخ استفسار کئے گئے ہیں۔ جنکا شافعی جواب احادیث سے ابن حجر نے لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۸ حدود فتنوں سے سئل عنہا سبدا نا و مولانا خاتمہ صفحہ ۲۳ بمنہ و کرمہ آمین ابن حجر ۷۳۷ھ میں پیدا ہوئے۔ طلب علم کی غرض سے بہت سی جگہ کا سفر کیا۔ پچھلے علم ادب میں بڑی قدر پیدا کی۔ شعر گوئی میں اعلیٰ درجہ کے ناظم ہوئے۔ پھر جمیع فنون میں بالخصوص علم حدیث میں ایسا کمال حاصل کیا کہ اپنے زمانہ میں بیکتا شمار کئے جاتے تھے تصنیفات انکے کثیر اور مقبول ہیں منجملہ انکے چند کتابیں سیوطی نے لکھی ہیں فتح الباری شرح بخاری۔ تعلیق لتعلیق۔ تہذیب التہذیب۔ تقریب التہذیب۔ لسان المیزان۔ الاصابہ فی الاصلح۔ بکنت ابن الصلاح۔ رجال الاربعہ۔ النخبہ۔ شرح النخبہ۔ الاتعاب۔					

# المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد فہرست اول فن حدیث

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۰۶۷	۴۳۵	اربعین النووی مجموعہ	امام محمد الدین ابو ذکریا یحییٰ بن شرف المشہور بالنووی المتوفی ۶۷۶ھ		قلمی	۲۲۰	

تفصیل کتابت ۱/۴ ۲/۴ ۳/۴ ۴/۴ - سطور مختلف خط عرب مختلف القلم - کاغذ عرب - کتابت سرخی  
سیاسی سے - کاتب کا نام تحریر نہیں - کرم کا اثر محسوس نہیں ہوتا - کیفیت پر پونہ کاری ہے -  
دش نمبر مفصلہ تحت کا مجموعہ ہے - نمبر اول - پہلی کتاب اربعین النووی جو - جو صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ  
۱۵ پر ختم ہوئی ہے - اربعین نامت فی الحدیث میں بموجب اس حدیث کے من حفظ عن امتی اربعین  
حدیثا فی امرہ ینزلہا بعثہ اللہ تعالیٰ یوم القیمۃ فی زمرۃ الفقہاء والعلماء کثرت سے تصانیف  
ہیں - ہر چہ کہ حفاظ اور ناقدین اس حدیث کو باوجود کثرت طرق کے ضعیف بیان کرتے ہیں - مگر  
علمائے باوصف ضعیف ہونے کے فضائل اعمال میں حدیث مذکور کو جواز العمل قرار دیا ہے - اس وجہ سے  
اس موضوع میں کثرت سے تصانیف ہوئے - اور ہر تصنیف میں ایک خاص غرض کا لحاظ رکھا گیا -  
بعض نے احادیث توحید و اثبات صفات کو جمع کیا - بعض نے احادیث احکام پر اقتصار کیا - بعض نے  
عبادات کے متعلق احادیث جمع کیں - بعض نے احادیث مواظبہ کو ختم کیا - طے بالقیاس -  
علامہ نووی نے اس اربعین میں تمام امورات مذکورہ بالا کو جمع کر دیا ہے - اور اس میں احادیث صحیحہ جو بیشتر  
صحیحین سے ماخوذ ہیں - بجائے چالیس کے بیالیس حدیثیں اس اربعین میں ہیں - عبارت آخر صفحہ ۲  
الحمد للہ رب العالمین قیوم السموات والارضین - خاتمہ صفحہ ۱۵ وصلی اللہ علی سیدنا  
محمد و صحبہ - اس کتاب کے متعدد نسخے قلمی اس کتاب خانہ میں اور بھی ہیں -  
امام نووی لقب ابنکامی الدین اور کنیت ابو ذکریا اور نام یحییٰ بن شرف جو - خرام کی طرف انکی نسبت کی جاتی ہے  
جو انکے اجداد سے ہے - عشرہ اول محرم ۶۳۱ھ نووی میں جو اعمال و شوق سے ہے - پیدا ہوا ہے -

نمبر پوچھا	نمبر شمارا	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیشیت

# المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد مذہب فہرست اول فن استخراج آیات لہرآن

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۲۲۱	۸	دلیل الحیران فی الكشف عن آیات القرآن	الحاج صالح ناظم		مطبوعہ مصر ۱۲۲۲ھ	۳۵۱	
<p>مصنفین کتب دینیہ کو اشہاد وغیرہ کی غرض سے آیات قرآنیہ کہنے کی مصنفات میں ضرورت پڑا کرتی ہے اور ہر ذی علم کا حافظ قرآن ہونا بھی متذہبوں - اس لئے علمائے آسانی کے لحاظ سے استخراج آیات میں بھی کتابیں لکھی ہیں۔ یہ کتاب بھی اسی موضوع میں تالیف ہوئی ہے۔ اس میں طریقہ بیان یہ رکھا گیا ہے کہ آیات کو حروف تہجی کی ترکیب کے ساتھ لکھ کر آیات کے داہنی جانب سورۃ مستخرج کا نام۔ بائیں طرف شمار کا بندہ بنا دیا ہے جس سے یہ پہچان جاتا ہے کہ اس سورۃ میں یہ آیت اس قدر آیات کے بعد ہے۔ مؤلف نے ۱۲۲۶ھ میں اس کتاب کو (ترقیب زیبا) کے نام کے تحت موسوم کیا۔ اور بطنینہ میں ۱۲۸۴ھ میں اسی نام سے طبع ہوئی۔ مصر میں ابراہیم رمزی نے دلیل الحیران فی الكشف عن آیات القرآن - عربی نام سے علیہ طبع سے آراستہ کیا۔ ترقیب زیبا اس فن میں نمبر پر موجود ہے۔ آخر صفحہ ۳۴ فصل فی آیات المعرفۃ باللاہم - ختم صفحہ ۳۵ - یوسف ایقنا</p>							
المصدق -							
		دلیل الحیران فی الكشف عن آیات القرآن	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۵۱	
۳۲۲۲	۹	دلیل الحیران فی الكشف عن آیات القرآن	یہ دو نسخہ ہے۔ باقی شرح سابق (حضرت مولف زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں)				

نمبر موجود است	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنه	مطبوعه قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

# المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد فہرست اول فن غریب القرآن

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۸۵	۷	المفردات فی غریب القرآن	الشیخ ابو القاسم حسین		مطبوعہ مصر	۵۷۸	
			محمد المعروف بالراغب		۱۳۲۳ھ		
			الاصفا فی المتون				

یہ کتاب لغات قرآن میں ہے۔ پورے قرآن شریف کے الفاظ مفردہ عربیہ لہذا عربیہ غریبہ کو صرف  
 اتنی ہی ترتیب کے ساتھ جمع کر کے ان کے معانی تفصیل و شرح کے ساتھ بیان کے ہیں کشف الظنون  
 میں اس کتاب کا نام (مفردات الفاظ القرآن) لکھا ہے۔ یہ بھی صحیح بھی معلوم ہوتا ہے۔  
 اب کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین۔ وصلواتہ علی نبیہ محمد وآلہ اجمعین  
 خاتمہ صفحہ ۵۷۷ من عون اللہ وتوفیقہ۔ اس کتاب کے دو نسخے قلمی نمبر ۵ و نمبر ۶ پر اور بھی  
 موجود ہیں۔ امام راغب کی نسبت فن اصول تفسیر میں نمبر ۵ کے تحت میں تفصیل ہو چکی۔





نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		لکھے ہیں و هذه الاخيرة لغرب الكتاب ومن السماء تنزل الالقاب - اس رسالہ میں بھی بسم اللہ اور سورہ فاتحہ کے متعلق تحقیق کی گئی ہے۔ شاید کتاب المعجز کو سوئے بقرے شروع کیا ہو۔ اور سورہ فاتحہ کے متعلق ملاحظہ بیان ہو۔ ابتدا عبارت کتاب المعجز ورق ۱۹ صفحہ ۱ و اما الادغام فی قبلاہ ہدیٰ فری عن الی عمر و انہ کان یشتم و یدغم و لبس ذلک بحال - ورق ۳ صفحہ ۲ و قوله لا یقبل ولا یؤخذ فی موضع نصب لانه معطوف علی الخبری - ورق ۸ صفحہ ۲ قوله فی خروج النخل ارادہ علی جذوع النخل قال الشیخ ابو الفتح انما اقيمت مقام علی - خانہ کتاب ورق ۳۳ صفحہ ۱ فیہ کثرة الاستعمال کان الهمزة لم یکن فی اولها واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب - اس کے بعد مولف کی وہ عبارت نقل کی گئی ہے جو آخر کتاب مؤلف نے لکھی ہے جسکی سرخی یہ ہے حکایۃ فصل کتبہ المصنف فی آخر الکتاب - مد					
		عاز عبارت رسالہ ورق اول صفحہ ۲ اللہ اعلم فیہو الحقیق بالمحامد حملا بفروق حمد کل عبارات خاتمہ ورق ۱۶ صفحہ ۲ سببناہ ولی الامر شاد و مرشد کل رشید شاد و هو حسبنا و نعم الوکیل -					

تفسیر موجود	تفسیر شفاء	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا طبعی	تعداد نسخہ	کیسٹ
		بن ابی حمزہ سیم قرشی نے شہر جربانیہ خوارزم میں حضرت دارا بن سکے۔ سنہ مبارک میں نصف چارویں		سنہ مذکورہ الصدر میں کتابت سے فراغت پائی ہو			
		کتاب کے اوراق بوجہ قدامت کتابت نہایت بوسیدہ و اوکھ و خوردہ ہیں جا بجا بیوند کاری اور رقعہ دہائی		ہست سی جلد آبر سیدگی کا بھی اثر ہے۔ بعض اولوں کی عبارت ہی بیچ ہو گئی ہے۔ کتاب ابتدا سے			
		خالبا ایک یا دو ورق گئے ہوئے ہیں ہمدی للمتفین کے بیان سے ہے۔ سولہ ورق کے ہیں دو ورق		جہ بادامی کا غلہ کے ہیں سادہ ہیں۔ کتاب کے پچھلے صفحہ پر چوٹی بڑی پسند دھریں بھی حسیان ہیں۔			
		اس کتاب میں اعراب قرآن کی عمدہ عنوان سے تحقیق کی گئی ہے۔ اس فن میں بلکہ فن تفسیر میں متعدد فہرستیں		لندن۔ جرمن۔ فرانسس۔ کتب خانہ خدیویہ مصر۔ بیٹسم۔ حیدرآباد وغیرہ لکھی گئیں۔ اس نام کی کتاب			
		پتا نہیں چلا۔ اس کتب خانہ میں ایک فلمی نسخہ شکلاتہ متغایر کے نام سے ہے جو علامہ قطب الدین بوز		شیرازی متوفی سنہ ۷۰۰ کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب معجزہ بالکل اسکے ہر گام ہے۔ طرز بیان تحقیق تمام			
		معانی کلمات کا بعینہ وہی انداز ہے۔ مگر عبارت اور طریقہ تحریر میں فرق ہے۔ ابابک عجیب بات یہ بھی ہے		کہ یہ دونوں کتابیں ایک ہی سنہ کی لکھی ہوئی ہیں۔ شکلاتہ المتغایر کے ختم پر یہ عبارت لکھی ہے			
		وکان الفراغ من نسخاخذہ يوم السبت للعائش من ذی القعدة سنة سبع عشرة وسبع		کتاب المعجز کے خاتمہ پر یوں تحریر ہے فراغ من تمہیق هذا الكتاب الى فحول للوم الملتاء وقت			
		فی المنتصف من شهر جادی الاولى سنة السبع عشرة وسبعائة کچھ بعید نہیں کہ یہ دونوں		کتابیں ایک ہی مصنف کی تصنیف ہوں۔ نظر ثانی میں اصل مسودہ میں تغیر و تبدل واقع ہوا ہو۔			
		اور پچاسودہ بعض شاگردوں کے پاس دوسرے بعض دوسروں کے پاس رہا ہو۔ اسوجہ سے دو کتابیں		علحدہ علحدہ ہو گئی ہوں۔ والغیب عند اللہ۔ اس کتاب کے اول میں دو جزو کا ایک رسالہ اور بھی			
		جس کا نام خالبا مفتی الطرائق والا جواب ہے اس لئے کہ خطبہ میں اس عبارت لکھنے کے بعد یوں					

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>جوق جوق طلباً آتے اور انکے فیضِ تعلیم سے کامیاب ہوتے۔ بڑے بڑے نامور فضلاء انکے تلامذہ میں ہیں دمشق میں مدت تک عمدہ قضا پر مامور رہے۔ یہاں کے قیام کے زمانہ میں ہر ممکن کوشش سے بدعاتِ خلاف شرع امور کے مانع رہی۔ ۱۳۹ھ تک دمشق میں قیام رہا اسکے بعد کچھ ایسے امورات پیش آئے جنکی وجہ سے مصر کی بود و باش اختیار کی۔ انکے مصنفات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ تفسیر مختصر۔ الفتاویٰ الکبریٰ والکبریٰ۔ شجرۃ المعارف۔ حجاز القرآن۔ شرح الاسماء الحسنی۔ مختصر النہایہ۔ الجمع بین الحادی والنہایہ۔ الفتاویٰ الصلیبیہ۔ ماہ جمادی الاول ۱۲۹۷ھ مصر میں وفات پائی۔ عاظم جس۔ یہاں تک کہ سلطان وقت نے بھی انکے جائزہ کی شرکت کی۔ باب القراۃ میں مدفون ہوئے۔</p> <p>(طبقات الکبریٰ للسیکی۔ الکواکب الدریہ)</p>
۴۶۰۸	۹	مرآۃ المستدرک	مولانا قطب الدین بن شاہ محمود شیشی قسطنطنیہ	۱۲۹۳ھ	مطبوعہ امروہ	۱۷۹
			امروہوی	۱۲۹۷ھ		
						<p>اس کتاب میں صرف سورہ فاتحہ اور آخر پارہ کے متعلق بحث کی گئی ہو۔ تراکب کا حل فتاویٰ عبد عربیت۔ وجوہ اعراب کی تفصیل لغات غریبہ اور غیر مانوس کے معانی کا بیان۔ قرأت سببہ مشہورہ کی توجہ وغیرہ۔ شروع کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ المنزہ بذاتہ عن التزیب و اشارۃ الاوہام۔ ختم کتاب صفحہ ۱۷۹ بلقاءک یا رب العالمین۔</p> <p>حضرت مولف آخر تیرہویں صدی کے فضلاً میں ہیں۔ امروہ کے رہنے والے۔ حدیث میں آپ کو شاہ عبدالحق صاحب کانپوری سے سند حاصل ہو تفصیلی ترجمہ آپ کا غالباً کسی نے نہیں لکھا ہو۔</p>
۴۷۲۸	۱۰	المعجز	لم تحقیق اسم المؤلف	قلمی ۱۷۱۷ھ	۴۷۶	
						<p>تعلیق کتابت ۱/۸ - ۴ - ۲۵ - خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے محمود بن محمد</p>



# المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ۶ فہرست اول فن اعراب القرآن

نمبر موجودہ	نمبر ثانی	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۹۵	۷	تبیان فی اعراب القرآن الجزء الاول والثانی مع کتاب سند القرآن	الامام الشیخ ابو البقا محمد بن عبد اللہ ابن حسین العکبری المتوفی ۵۶۱ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۱ھ	۱۶۸ ۱۶۱	

یہ کتاب علم اعراب القرآن میں ہے۔ جسکو فروع علم تفسیر سے کہا گیا ہے۔ بعض اس علم کو بھی علم نحو سے شمار کرتے ہیں۔ اس کتاب میں ابتداء قرآن شریف سے ختم تک وجوہ اعراب و تراکیب سے بحث کی ہے۔ اس موضوع میں یہ کتاب نہایت مفید و تجرید نافع ہے۔ پوری کتاب کے دو حصے رکھے گئے ہیں۔ اس جلد میں دونوں حصے مجلد ہیں۔ پہلا حصہ سورہ فاتحہ سے سورہ اعراف کے ختم تک۔ دوسرا حصہ سورہ انفال سے آخر قرآن تک۔ ابست در حصہ اول صفحہ ۲ بعد عبارت الحمد للہ الذی وفقنا لفظ کتابہ فاتحہ صفحہ ۱۶۸ اذا دخلنا فی الاصل آخرا حصہ دوم صفحہ ۲ سورہ الانفال (عن الانفال) خاتمہ حصہ دوم صفحہ ۱۶۰۔ و غفل عن ذکرہ الغافلون۔

(اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ اسی فن کے نمبر ۶ پر بھی موجود ہے)

علامہ ابو البقا اوائل ۵۳۸ھ بغداد میں پیدا ہوئے۔ بعض اسکے قائل ہیں کہ دکن، میں انکا تولد ہوا۔ بعد بغداد سے دس فرسخ آگے ایک شہر کا نام ہے۔ کذا صرح بہ فی انساب السمعانی بڑی قابلیت اور اعلم مرتبہ کے شخص۔ دینداری۔ حسن حنلق۔ تواضع۔ اور دیگر اوصاف حسنہ میں کامل الوصف ہیں۔ علوم قرآن۔ فقہ۔ لغت۔ نحو۔ عروض۔ فرائض۔ حساب وغیرہ کے امام فن۔ اور زمرہ علماء متقدمین میں شمار کئے گئے ہیں۔ علم قرأت میں ابن عساکر البطایحی۔ عربیت میں یحییٰ بن خلیفہ۔ فقہ میں قاضی ابی سعید۔ حدیث میں ابی فتح اور ابی زرعة المقدسی۔ انکے ساتھ میں ہیں۔ چچک میں انکین خاقانی رہیں۔ ایسوجہ سے (غیر) کہے جاتے ہیں۔ مذہباً حنبلی تھے۔ انکے چند مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔

اعراب القرآن فی مجلدین۔ اعراب الحدیث۔ اعراب الشواذ۔ التفسیر۔ التعلیق فی الخلاف۔ التعلیق فی

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب کے ٹائٹل بیچ اور خطبہ کتاب میں مصنف کی نسبت صرف ابی القاسم الراغب الاصفہانی (لکھا ہے اس قدر سے مصنف کا اصل نام ظاہر نہیں ہوتا۔ تلاش کے بعد معلوم ہوا کہ اصل نام (حسین بن محمد الراغب الاصفہانی) ہے۔ سند اسکی یہ ہو کہ کشف الظنون میں (کتاب محاضرات الادب اور محاورات اشعار) کے تحت میں لکھا ہو۔ ابی القاسم حسین بن محمد المعروف بالراغب الاصفہانی۔ مگر یہ ان سال وفات نہیں لکھا۔ دوسری جگہ اسی کشف الظنون میں (الدرجۃ الی مکارم الشریعۃ) کے تحت میں لکھتے ہیں۔ للامام ابی القاسم حسن بن محمد الفضل الراغب الاصبہانی اسکے آگے یہ عبارت تحریر ہے۔ قبل ان الامام حجة الاسلام الغزالی لیتصحب کتاب الدرجۃ دائماً ویسبحہ لثفاستہ۔ اس عبارت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ راغب اصبہانی امام غزالی کے ہم عصر یا اُن سے مقدم ہیں تیسری جگہ (مفردات الفاظ القرآن) کے موقع پر تحریر کرتے ہیں۔ کان فی اوائل المائة الخامسة اکتفاز المتنوع بما ہو مطبوع میں محاضرات الادب کے تحت میں لکھا ہو۔ للراغب الاصفہانی المتنوفۃ سنہ ۵ مطابق سنہ ۱۱۵۰م فہرست خدیوہ مصر یہ میں راغب اصفہانی کی نسبت بتبعیت کشف الظنون تحریر ہے کان فی اوائل المائة الخامسة من الهجرة۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ متقدمین کو بھی شکاک طور پر علامہ راغب اصفہانی کا ترجمہ اور سال وفات معلوم نہیں ہوا۔					

نمبر جوڈا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
					محمد جان صاحب پنجابی۔ مولوی عبد اللہ صاحب۔ مولوی علی عباس صاحب چڑیا کوٹی۔ مولوی عبد القیوم صاحب۔ مولانا احمد گل صاحب نائب مفتی بہوپال۔ مولانا شیخ حسین عرب صاحب مفتی عبد الحق صاحب۔ مولوی عبد العلی صاحب رامپوری۔ مولانا محمد صاحب سارنگپوری مساجر۔ شیخ کمال محدث۔ سید محمد بن ناصر حازی۔ سید محمد منظر صوفی۔ اس کتاب کے علاوہ آذربہی چند مولفات آپ کے ہیں۔ محاسن الحسنین۔ علی الفرائخ الی منازل البرخ الروض الممطور فی تراجم علماء شرح الصدور۔ (تذکرہ علماء حال۔ اردو)
۲۸۴۱	۵	رسالہ فی مبادی التفسیر	الشیخ محمد حفصی الدیلمی	۱۲۷۲ھ	مطبوعہ مصر ۵۲
		منظومہ فی المشاہدات		۱۲۷۱ھ	
					ترجمہ رسالہ میں تفسیر کی حد۔ غایت۔ موضوع وغیرہ کا بیان ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام۔ خاتمہ صفحہ ۳۱ و علی آلہ وصحبہ وسلم۔ حضرت مولف آخرتیرہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ انکا ترجمہ کہیں دیکھا نہیں گیا۔ آخر میں ایک رسالہ منظومہ ہے۔ جنہیں الفاظ تشابہ و مکرر کو حروف ہجا کی ترتیب پر جمع کیا ہے۔
		مقدمۃ تفسیر	العلامة ابی القاسم حسین بن محمد المعروف بالخراب		اصبہانی المتوفی ۵۷۲ھ
					یہ کتاب فن تفسیر نمبر ۲۸۵ کے آخرین مجلد ہے۔ اس کتاب میں مباحث اصولی۔ اشتراک حقیقہ مجاز۔ عموم و خصوص۔ فرق بین استاویل والتفسیر۔ شرف علم التفسیر۔ نسخ۔ احکام نسخ۔ فرق بین النسخ والتخصیص وغیرہ کو ضروری قدر لکھا ہے۔ کتاب باوجود مختصر اور ایجاز کے مفید ہے۔ آغاز صفحہ ۳۹۴۔ الحمد للہ علی کلامہ خاتمہ صفحہ ۴۳۱ واللہ ولی التوفیق۔

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اساتین سے یہ بھی ایک اسم ہے۔ مولف کے ادا کا نام اسپرنگ گیا۔ (ابن خلکان - ہنیۃ المومنا)					
۳۳۰	۳	سند صوفیۃ العرفان فی تفسیر القرآن	محمد فرید و حدی		مطبوعہ مسر	۱۸۱	
		یہ کتاب مولفات جدیدہ میں جو غرض اصلی اس امر کا اظہار ہے کہ عالم میں جو جو اشیاء موجود ہیں مثلاً: جوہر، خطہ، ادیان، انسان، مسلمان، کافرین، دنیا، شریعت، حکومت، جہاد وغیرہ وغیرہ۔ ان سب چیزوں کے متعلق قرآن شریف کی کیا شان ہو۔ اور اس میں ان امور کے متعلق کس طرح بحث کی ہو۔ آخر کتاب میں جمع قرآن کا طریقہ بھی لکھا ہے۔ ابتدا صفحہ اول الحمد للہ الذی انزل القرآن من فیض رحمۃ خاتمہ صفحہ ۱۸۱ و علی کل عبد صالح					
		(مولف کتاب ابھی زمانہ کے اہل علوم میں ہے)					
۵۵۲۵	۴	مرآۃ التفسیر	مولوی وحاجی سید ذوالفقار احمد بن سید النقوی البوخالی۔ بولہ ۱۲۹۲ھ	۱۴۱۲ھ	مطبوعہ آگرہ	۷۷	
		اس کتاب میں علم تفسیر کی تعریف، موضوع، غایت، مفسرین اولین صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مختصر حالات اور وفیات مذکور ہیں۔ کتاب اس موضوع میں باوجود اختصار مفید ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین و خاتم النبیین خاتمہ صفحہ ۷۳ و رکعہ الذی لا یرام آمین۔ مولف کی ولادت ۱۲۹۲ھ میں ہوئی۔ تکمیل علوم مروجہ اور تحصیل اسانید علم حدیث وغیرہ۔ فضلاء زمانہ موجودہ فصلہ تحت سے فرمائی۔ مولوی عبدالخالق صاحب پنجابی۔ مولوی معزالدین صاحب۔ مولوی					



المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ۱، فہرست اول فن اصول نقیصین

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۹۳	۲	الانصاف	العلامة ابو محمد عبد الله بن محمد السيد البطليوسي النخعي المتوفى ۵۲۱ھ		مطبوعہ ۱۹۵۱ء مصر	۱۳۶	

قرآن شریف کے بعض کلمات کے معانی و مصداقین میں باہم علماء میں جو خلاف ہوا اس کتاب میں اسباب خلاف کو تفصیلاً و عدداً ذکر کیا ہے۔ اور اسباب خلاف کی آٹھ وجہ لکھی ہیں۔

اشترک الاناظور المعانی۔ التھیقہ و المجاز۔ الافراد و التکریب۔ التخصیص و العموم۔ الروایۃ و النقل۔ الاجتهاد فیما لا یض فیہ۔ التامیخ و المنع۔ الاباحۃ و التوسیع۔ ہر وجہ کے ذکر کے واسطے ایک ایک باب منعقد کیا ہے۔ اس ضرورت سے پوری کتاب آٹھ ابواب پر تقسیم ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ

مسیب النعم و مسوغ القسم۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۱ و الحمد للہ رب العالمین۔

مؤلف کی ولادت ۴۴۲ھ بطلیوس میں (اندلس میں ایک جزیرہ کا نام ہے) ہوئی۔ علم لغت۔ ادب کے بحر عالم تھے۔ طریقہ تعلیم و تقسیم نہایت احسن تھا۔ طلباء انکے فیض علمی سے اقتباس کرتے ہمیشہ لوگوں کا اجتماع و ازدحام انکے پاس رہتا۔ سکونت و قیام کی جگہ بلنسیہ (یہ بھی اندلس کے متعلقات میں سے ہے) قائم کی تھی۔ انکے چند مصنفات مفیدہ کے اسماء ہیں۔ کتاب المثلث و جدولہ کتاب الاقضا فی شرح ادب الکتاب لابن قتیبہ۔ شرح سقط الرندلابی العطار المعری۔ کتاب فی الحروف الخمسہ۔ ص۔ ض۔ طاء۔ دال۔ اس کتاب میں اشیاء غریبہ کا ذکر ہے کتاب المحلل فی شرح ابیات الجمل۔ المحلل فی اغالیط الجمل۔ شرح الموطا۔ شرح دیوان المتنبی۔ کلام منظوم بھی اسکا نہایت احسن ہے۔ تبرکاً و بیت تحریر کئے جاتے ہیں۔ احوال علمی خالہ بعد موتہ و ادعوالہ تحت الزاب ربیعہ۔ و ذوالجہل میت و هو مات علی الذریۃ یظن من الاجاب و هو عا۱یم۔ نصف جب ۵۲۱ھ بلنسیہ میں وفات پائی۔ سید بکر بن سکون یاد بھی ہے

تہذیب

تہذیب و تمدن

نام کتاب

تہذیب و تمدن

تہذیب و تمدن

تعداد صفحات

کیفیت

اس کتاب میں مذکور ہے کہ ہر قوم کی تہذیب و تمدن اس کی تاریخ و حالات سے متاثر ہوتی ہے۔ بہت دیرین

تہذیبوں کی عریضات و تنگتھاؤں سے مراد ہے۔  
 ہر قوم کی تہذیب و تمدن اس کی تاریخ و حالات سے متاثر ہوتی ہے۔  
 ہر قوم کی تہذیب و تمدن اس کی تاریخ و حالات سے متاثر ہوتی ہے۔  
 ہر قوم کی تہذیب و تمدن اس کی تاریخ و حالات سے متاثر ہوتی ہے۔

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ اللہی اودع جواہر المعانی الضیائیہ صفحہ ۳۳۳ والمراد بالحنان العرب القراءة بالطباع والاصوات السلیفۃ خاتمہ صفحہ ۱۳۴ وعلی اهل طاعتك اجمعین۔ والحمد لرب العالمین۔					
	ظاہری قاری ہرات میں پیدا ہوئے۔ وہ اپنے مکہ معظمہ کو ہجرت فرمائی آخر عمر تک یہیں رہے۔ اور یہیں انتقال فرمایا۔ جامع علوم عقلیہ و نقلیہ ہیں۔ ہاتھوں میں علوم دینیہ میں کمال و دستگاہ رکھتے۔ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت بڑے پیرو اور متبعی بندہ ہیں۔ شریعت پابند۔ احمد بن حنبل و حنفی کے شاگرد ہیں۔ مصنفات اس کے بہت ہیں۔ انہ انجلیہ یہ کتابیں انکی زیادہ مشہور ہیں۔ شرح مشکوٰۃ۔ شرح شمائل۔ شرح جزیرہ۔ شرح شرح شاطبیہ۔ مختصر قاموس مسمی بہ ناموس۔ الاشارة بختمہ فی اسرار الخفیہ۔ شرح تلاشیات بخاری۔ ترجمہ النظارہ۔ وغیرہم۔ امام ابو حنیفہ کے علاوہ دوسرے مجتہدین کے اجتہادات پر ایک رسالہ میں کچھ کلام لکھا ہے۔ جسکا روشنی محمد بن نے لکھا ہے۔ مکہ مکرمہ میں ۱۱۴۲ھ میں وفات پائی۔					
	(عقد الجواہر والدرر فی احیاء القرآن النکاحی عشر)					
	المقدمۃ الجزریہ	الشیخ محمد بن محمد الجزری	الشافعی۔ المتوفی ۵۴۳ھ	مطبوعہ دہلی		
	یہ کتاب فن حدیث نمبر ۵۵۶ پر ہمراہ کتاب (اتمام الخشوع بوضع الہین علی اشمال بعد الکروع) لکھی گئی ہے۔					
	المقدمۃ الجزریہ	ایضاً		مطبوعہ دہلی		
	یہ رسالہ فن حدیث میں مجموعہ نمبر ۵۵۹ پر لکھا گیا۔					
۵۰۲۲	۱۰۴	نہایت القول المفید فی علم التجوید مع الفہرست	الشیخ محمد بن نصر البخاری الشافعی من القرن الرابع عشر	۵۰۵ھ مطبوعہ المطبعۃ المیسیحیہ ۱۳۲۲ھ	۱۶ ۲۴۰	
		نافع کتاب ہے۔ مسائل تجوید کو شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے۔ اس فن کی چوبیس معتبر کتابوں سے				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح رحمہ اللہ - علامہ جزری کے بیٹے ہیں۔ انکی ولادت شب جمعہ رمضان المبارک ۱۲۷۵ھ دمشق میں ہوئی۔ طبقات قراہین انکا شمار ہے۔ اس فن کے ماہرین سے علم تجوید کی سند حاصل کی۔ انکی وفات کی تاریخ نہیں ملی۔ کہتے ہیں کہ احمد بن الجزری نے اپنے والد کے انتقال کے تھوڑے روزانہ بعد وفات پائی۔ (النور الساطع)					
۴۳۱۶	۱۰۲	اتحاف العباد فی معرفۃ النطق بالصناد	الفاضل الادیب اسید محمد نوافذی حامد البیسی	۱۳۲۳ھ	مطبوع	۳۶	
		اس رسالہ کو مولف نے تین ابواب پر تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب میں مخارج حروف کا عموماً ذکر کیا ہے۔ دوسرے باب میں حروف ضاد کا خصوصاً بیان کیا ہے جو اس رسالہ کا مقصود اصلی ہے۔ تیسرے باب میں یہ ظاہر کیا ہے کہ برقت سیر نہ ادا ہونے ضاد کے تخریج سے صحت و فساد نماز کا حسب تصریح ائمہ اربعہ کیا حکم ہے۔ مولف نے اس رسالہ کو سلطان عبد الحمید خان کے نام پر مفعول کیا ہے۔ ۱۳۲۲ھ میں اسکو حج کیا اور ۱۳۲۳ھ میں اسکی ترتیب اور تمییز سے فارغ ہوئے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی جعل اللسان دلیلاً علی الجنان خاتمہ صفحہ ۳۶ و علی آلہ واصحابہ و صحبہ وسلم۔ (مؤلف کتاب نئے کوگون میں ہیں)					
۴۸۰۰	۱۰۳	شرح المقدمة الخجریہ	ملا علی بن سلطان محمد تھانی المتوفی ۱۲۱۷ھ	۱۲۶۹ھ	قلمی	۱۳۴	
		تفصیل کتابت ۹ * ۵ * ۵ - سطر ۲۱ - خط معمولی طالب علمانہ - کتابت صرف سیاہی سے۔ کتاب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی کے چھوٹے چھوٹے سوراخ ہیں۔ چونکہ کاری سے کتاب بالکل خالی ہے۔ مقدمہ جزریہ کی شرح ہے۔ شائع رحہ اعد نے بہت تناسب و اعتدال کے ساتھ اس شے کو لکھا ہے۔ نہ خات مختصر۔ اور نہ زیادہ طویل۔ متن کے اختصار و سچیدگی ان کو نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ مشرح کیا ہے۔					

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تتبیح کتابت مع جدول - ۸۴۸ - انجی - سطر ۹ - کاغذ دہلی - جدول شجرف و نیل - باریک انیل - خط نسخ معمولی عرب - کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا - کرم خورگی اور پیوند کاریکا کوئی اثر نہیں - فن قرأت میں مشہور منکومہ ہے - ایک سو سات ابیات اس میں ہیں - چند فصول مفصلہ ذیل پر منقسم ہے -					
		فصل فی بیان مخارج الحروف - فصل فی بیان صفات حروف - فصل فی بیان التجوید					
		فصل فی بیان ترقیقات - فصل فی بیان الرآت - فصل فی بیان اللامات					
		فصل فی بیان المتذبرات - فصل فی بیان الطآت - فصل فی بیان تنوین و نون					
		فصل فی بیان المدمات - فصل فی بیان معرفة الوقوف - استدار صفحہ اول ۷					
		یقول راجی عفورب سامعی : محمد بن الجزری الشافعی : - خاتمہ صفحہ ۲۶ ۷					
		والحمد لله لها ختام : ثم الصلوة بعد والسلام : علی النبی احمد وآلہ : وصحبہ ووالجی					
		آخر کتاب میں کاتب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب نامہ عدنان تک لکھا ہے - اس					
		کتاب کے متعدد نسخے قلمی و مطبوعہ اور ہی ہیں جو جلد اول میں درج ہیں -					
		(علامہ جزری رحمۃ اللہ کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۹۴ پر تحریر ہو چکا)					
۳۰۴۹۰	۱۰۱	الحواشی المفصلة فی شرح	علامہ ابوبکر احمد بن محمد بن	۸۰۴ھ	مطبوعہ مصر	۶۴	
		المولود	المولود	۸۰۵ھ	۱۳۰۹ھ		
		المقدمة الجزرية کی شرح ہے - شاح نے اس کتاب کے الفاظ کا حل اور معانی کا ایضاح تفصیل کے ساتھ					
		کیا ہے - ابتدا صفحہ ۳۸ الحمد لله المتعال فی جلال قدسہ ... و بعد فان اولی ما تصف					
		فیہم الہم العوال - کلام اللہ الکبیر المتعال - خاتمہ صفحہ ۶۴ قال المصنف وقد فرغت					
		من تالیفہ بمر الحواشی من غرة شهر رمضان المعظم سنہ ست و ثمانیۃ مائۃ ہدیۃ					
		الہدیۃ من احوال فرہان من البلاد الرومیۃ - الی قول - وآلہ وصحبہ وسلم -					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ابن الطاهر اسمعیل بن خلف الاندلسی ۴۔ کتاب الہادی للامام ابی عبد اللہ محمد بن سفیان القیروانی ۵۔ کتاب الہدایہ للامام المقرئ المفسر ابی العباس المہدوی ۶۔ کتاب الوجیز للامام ابی علی الحسن بن علی الاہوازی ۷۔ کتاب تلخیص العبارت للامام ابی علی الحسن بن بلیمۃ الہواری القیروانی ۸۔ کتاب الکافی للامام ابی عبد اللہ محمد بن سیرین الرعینی الاشہبلی ۹۔ کتاب التبصرۃ للامام ابی محمد مکی بن ابی طالب الغفرانی الاندلسی ۱۰۔ کتاب التخرید لابن الفحاح ۱۱۔ کتاب الغایہ لابن العلاء الہمدانی ۱۲۔ کتاب المہمبہ للامام سبط الخیات ۱۳۔ کتاب المجتبأ للامام عبد الجبار بن احمد بن عمر الطرسوسی ۱۴۔ کتاب الاشرشاد للامام ابی الطیب عبد المنعم بن غلبون ۱۵۔ کتاب الاعلان للامام ابی القاسم عبد الرحمن بن یوسف الصفراوی ۱۶۔ کتاب المذکرۃ للامام ابی المحسن ظاہر بن غلبون الحلبی ۱۷۔ کتاب الکامل للامام ابی القاسم یوسف بن علی بن جبارۃ الہذلی المغربي ۱۸۔ کتاب المسند للامام ابی طاہر احمد بن سواک البغدادی - مؤلف کتاب ہاشم نے منظومہ شیخ المنصوری عمدۃ العرفان در الدامع فی قرۃ نافع - شواہد الطیبۃ المنصوری الفخر الساطع علی الدر الدامع لابن بری المغربي التاری فی قرۃ نافع مولفہ ابو زید عبد الرحمن ابن القاضی القاضی المغربي کی کتابوں کے حوالے دیتے ہیں - ابن القاضی کو صفحہ ۲۵۵ میں خاتمہ المحققین علی الغفر یاد کیا ہے -					
۲۵۵۴	۱۰۰	المقدمۃ الجزریہ منظومہ	ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف الجزری الشافعی لدقی المتوفی ۳۳۳ھ	فلسفی	۲۷		



نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنيف	مربط بعلوم	تعدد اصناف	كيفيت
١٠٠	١٠٠	للامام ابي القاسم عبد الرحمن القرطبي	١١	كتاب الروضة للامام ابي عمرو احمد بن			
١٠١	١٠١	عبد الله الطلمنكي الاذني نزيل فرطية	١٢	كتاب المجتبا للامام عبد الجبار			
١٠٢	١٠٢	بن عمر الطرسوني	١٣	كتاب تلخيص العبارات للامام ابي علي الحسن بن بليمة البصري			
١٠٣	١٠٣	الغريواني	١٤	كتاب التذكرة للامام ابي الحسن طاهر بن غلبون الحلبي	١٥	كتاب	
١٠٤	١٠٤	الروضة للامام ابي علي الحسن بن محمد بن ابراهيم البغدادي المالكي	١٦	كتاب الجمع			
١٠٥	١٠٥	في العشرة لابي الحسين نصر بن عبد العزيز بن احمد الفارسي	١٧	كتاب الجزية ومقر			
١٠٦	١٠٦	يعقوب للامام ابن الفجاء	١٨	كتاب التلخيص للامام ابي معشر الطبري الشيرازي			
١٠٧	١٠٧	كتاب الروضة للامام شريك بن اسماعيل موسى المعدل	١٩	كتاب الاعلان			
١٠٨	١٠٨	للامام ابي القسم عبد الرحمن بن يوسف الصفراوي	٢٠	كتاب الارشاد للامام			
١٠٩	١٠٩	ابي الطبيب عبد المنعم بن غلبون الحلبي	٢١	كتاب الوحي للامام ابي علي الحسن			
١١٠	١١٠	بن علي الاصولي	٢٢	كتاب السبعة للامام ابي عمار القمي البغدادي	٢٣	كتاب	
١١١	١١١	المستنير للامام ابي طاهر احمد بن سوار البغدادي	٢٤	كتاب المبهج	٢٥	كتاب	
١١٢	١١٢	الايجاز للامام سبط الخياط	٢٦	كتاب ارادة الطالب	٢٧	كتاب تبصرة المبتدي	
١١٣	١١٣	لسبط الخياط ايضا	٢٨	كتاب المذهب للامام ابي منصور محمد بن احمد بن علي الخياط			
١١٤	١١٤	نم كتاب جامع للامام ابي الحسن علي بن محمد بن علي بن فارس الخياط	٢٩	كتاب			
١١٥	١١٥	التذكار للامام ابي الفتح عبد الواحد بن شبط البغدادي	٣٠	كتاب المفيد			
١١٦	١١٦	للامام ابي نصر احمد بن مشرور بن عبد الوهاب البغدادي	٣١	كتاب الكفاية			
١١٧	١١٧	لسبط الخياط المذكور	٣٢	كتاب المواعظ	٣٣	كتاب المفتاح للامام ابي منصور	
١١٨	١١٨	محمد بن خيوذة العطار	٣٤	كتاب الارشاد للامام ابي الغر محمد بن الحسين القلا			



نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		احرف فاقرا وما تيسر منه حشرنا الله في زمرة هؤلاء الائمة آمين رب العالمين و صلى على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم خاتمة کے بعد تین آیتوں کے متعلق صفحہ ۲۵۶ سے صفحہ ۲۶۵ تک بحث کی ہے۔ کتاب نے خاتمہ اس طرح لکھا ہے نفعه الفقہ الحقیق المحتاج الی رحمة رب الغفور السید مصطفیٰ بن حسن بن عبد الکریم الیذر وی من النواحي من ایح ابل غفر الله له ولوالديه . ....					
		تمت الكتاب بعون الملائک الوهاب فی سنه تسع وسبعین ومائة الف سنة ۱۱۷۹ھ فی جمادی الآخر فی العشر الاول یوم الاحد وقت الضحی فی الزمیر فی مدرسہ چومزادہ المفتی - صفحہ ۲۶۶ سے صفحہ ۲۷۰ تک ان کتب کی اور مؤلفین کے ناموں کی فہرست ہے۔ جن کتابوں قرآۃ العشر شمس الدین محمد بن الجزری نے اور قرآۃ السبعہ امام شاطبی نے تالیف کی ہے۔ چونکہ ان فہرستوں سے بہت سی نادرتا بونکات پتہ چلتا ہے اسلئے بعینہا یہاں نقل کی جاتی ہے۔					
		بسم الله الرحمن الرحيم					
		الحمد لله ذکر اسماء الكتب التي نقل منها قراءة العشرة لشمس الدين محمد بن الجزري رحمه الله - ۱- کتاب التيسير للامام الحافظ ابی عمر عثمان الدانی - ۲- کتاب مفردہ يعقوب له - ۳- کتاب جامع البيان له ايضاً وهو يشتمل على نيف وخمس مائة طرق ۴- کتاب الشاطبيه للامام العلامة ولي الله ابی القاسم الشاطبي - ۵- کتاب العنوا لامام ابی الطاهر اسمعيل بن خلف الاندلسي - ۶- کتاب الہادی للامام ابی عبد محمد بن سفيان القيرواني - ۷- کتاب الکافي للامام ابی عبد الله محمد بن شيراز الرعيني الاشبيلي - ۸- کتاب الہدایہ للامام المقرئ المفسر ابی العباس المهدوی - ۹- کتاب التبصرة للامام ابی محمد مکی بن ابی طالب القيرواني ثم الاندلسي - ۱۰- کتاب القامد					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلی	تعداد صفحات	کیفیت
							بعضہا علی شیعہ الاسلام الشیخ احمد البقری المصری چند حرف پڑھے نہیں گئے، جامع الانہر الی ان ینصرکما اللہ فلا غالب لکم وکذا قرأت بمضمنہا علی الشیخ عبد اللہ بن یوسف المذکور الی قولہ المفاحون وسندہ تقدم وسند الشیخ البقری معلوم من سندہ لشیخ محمد بن ابی الفاسم وقد تقدم۔ وکذا قرأت بمضمنہا علی الشیخ حسن البصری نزیل دمشق السامری الی قولہ وَإِنْ بَأْتُوکُمْ أَسَآرَہٗ۔ قرء الشیخ حسن علی الشیخ علی المنصوری مؤلف شواہد الطیبہ والتحریر السبعہ۔ وقرء المنصوری علی الشیخ سلطان المراحی رتقم کا نام نہیں لیا گیا، وقرء الشیخ سلطان علی سیف الدین البصیر۔ وقرء سیف الدین علی تجانہ بالتاء لا بالذال۔ وقرء التجانہ علی ناصر الدین الطہلاوی۔ وقرء المنصوری ایضاً بشرا املسی وبالشیخ محمد بن القاسم البقری۔ وقرء بشرا ملسی و محمد بن البقری علی عبد الرحمن الیمنی بسند محمد بن ابی القاسم البقری۔ اسکے بعد قرآن شریف کو شروع کیا ہے۔ ابتداء من سورة الفاتحة الی آل عمران۔ قال رحمہ اللہ اذا ابتدی باول الفاتحة او غیرها من السور یحییٰ لكل القراء اثنی عشر وجہاً۔ ابتدا سورة المائدة الی الاعراف صفحہ ۷۷۔ قولہ تعالیٰ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ فَبِکُلِّ شَیْءٍ عَلَیْہِمْ اِلٰی قَوْلہٗ وَانْتُمْ حُرْمٌ فِیْہِ لِلّٰہِ زَرْق بلہ تکبیر بحسب الترتیب احد و عشرون وجہاً۔ ابتداء صفحہ ۱۲۲ من سورة الرعد لی مریم۔ وان تعجب تعجب قولہم الی قولہ اعنا قہم فیہ بخلاف اثنا عشر وجہاً الاول الی الرابع اذ عام تعجب۔ ابتداء صفحہ ۱۸۶ من سورة ص الی الاحقاف قولہ تعالیٰ۔ وَقَالَ الْکَافِرُوْنَ۔ الی کَشٰی عَجَاب۔ فیہ للہ زرق ثانیۃ اوجہ ثلاثہ عے تفہیم الرائۃ احدھا طول البدل والیین۔ خاتمہ صفحہ ۲۵۶۔ قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان هذا القرآن انزل علی سبعۃ

نمبر موجود	نمبر كتاب	نام كتاب	نام مصنف	تصنيف	مطبوعه	تعداد صفحات	كيفيت
		<p>ابن سنيدين كسرين صفحہ ۳۰ - اني قرأت بمضمن الطيبة ختمته من اول القرآن الى آخره على شيخ الجماعة بدمشق الشام سنة خمس واربعين ومائة الف سنة ٧٢٥ هـ شيخ مصطفى بن احمد الخليلي وقرء شيخ مصطفى بمضمنها على شيخه محمد بن القاسم البقري واخبره انه قرء على عبدة اليماني قرء عبد الرحمن بن علي بن غانم القدسي على عبد الحق بن محمد السيناطي ومحمد بن ابراهيم السمويثي وابن محمد على الشهاب احمد بن اسد الاميوطي وقرء الاميوطي على ناظمها هي السنة</p> <p>ابي الخير محمد بن الجزري المقرئ الشافعي باسانيده على ائمة القراء العشرة عن رجالهم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن امين الوحي جبرائيل عليه السلام عن الله تبارك وتعالى - وسندي من شيخنا الازميري هو اني قرأت عليه</p> <p>بقسطنطينية بمضمن الطيبة من اول القرآن الى آخره وكان ختم يوم الثلاثاء آخر شهر المحرم عام ثمان واربعين ومائة الف سنة ٧٢٨ هـ في ملاء من القراء وعامة الناس في</p> <p>جامع السلطان ابا بنيد رحمة الله تعالى قرء لاهزميري بذلك على شيخه شيخ المشائخ القراء بالدولة العثمانية عبد الله بن محمد بن يوسف الشهير بيوسف نادرة واخبره انه قرء بذلك على ابيه الشيخ محمد بن يوسف واخبره انه قرء بمضمنها</p> <p>على تلميذه والده الشيخ يوسف الشيخ محمد الشهير بامام جامع نشاخي بكسر النونين - كسر الثانية على مقتضيه القواعد العربية وسكونها على ما تقتضيه لغت العجم واخبره انه قرء على الشيخ يوسف المذكور وقرء الشيخ يوسف على الشيخ الامام محمد بن جعفر الشهير بابيلاء افندي وقرء محمد بن جعفر على الشيخ احمد المسيري المصري وقرء المسيري على ناصر الدين الطبرلاوي - على شيخ الاسلام ذكر بابا انصاري - على الشهاب احمد بن اسد الاميوطي على الامام شمس الدين ابن جرزي - وكذا اقرأت</p>					



نمبر رجسٹر	نمبر شرا	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
		۱۵ سنہ راج وجوہ الجمعہ الاکبر صفحہ ۲۴۱ وفی قولہ تعالیٰ کذبوا بآیات ربہم عبارت ختم صفحہ ۷۹۳ وفی الرابعہ کذلک واللہ وری					مصنف کتاب کا حال نہیں معلوم ہوا۔
۲۸۹۶	۹۶	تاریخ القرآن وخصا	سوی جبار اللہ وبتوفی	۲۳۳	مطبوعہ ۲۳۳	۳۸	پتر سبورخ
		مختصر کتاب بر۔ قرآن شریف کے جمع ہونے اور کتابت کی حالت جو زمانہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھی اسکو اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔ اور اسکے ساتھ تعلیم قرآن وعلوم دینیہ کی ترغیب بھی قبلند کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ رب الشرح لی صمدی ولسر لی امری خاتمہ صفحہ ۳۸ و صحبہ جمعہ					(مؤلف اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔)
۲۷۱۳	۹۷	المکرمات وقرآن شریف	ابو حامد العالم العلماہ	۲۲۲	مطبوعہ ۲۲۲	۱۵۵	
		السمیع وخرید مع الکافی	ابی حفص عمر بن قاسم بن محمد				
		ابو انصاری المقرئ المصری					
		اس کتاب میں قرأت سبع متواترہ کا بیان ہے۔ اور ائمہ قرأت یا انکے رواۃ میں جو باہمی خلاف ہے اسکی تفصیل ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ بعد عبارت الحساقی الحمد للہ حق حمدہ و صلواتہ وسلامہ علی محمد خیر خلفہ۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۵۴ خاتم النبیین وآلہ و صحبہ اجمعین۔					
		(مصنف کتاب کا سال وفات اور ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
		اکمافی	الاستاذ ابی عبد اللہ محمد بن شیخ الرعینی				
			سبیل الازلی المتوفی				

یہ کتاب نسخہ متذکرۃ بالاک کے حاشیہ پر ہے۔ اس کتاب میں مسائل تجوید کا مضابطہ استیعاب کے تحت

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
							منظومہ و منشورہ معروف و متداول ہیں۔ اتنے بڑے عابد تھے کہ کبھی سفر و حضر میں قیام لیل اور دو شنبہ جمعرات کا روزہ قضا نہیں ہوا۔ ان روزوں کے علاوہ ہر مہینے میں تین روزے التزام رکھا کرتے۔ مذہب شافعی تھے۔ اس کتاب کے علاوہ ان کے مصنفات بدیعہ اور مشورہ میں یہ کتابیں ہیں۔ النشر۔ التقریب۔ الدرۃ۔ التجر علی البیئر۔ التمدید فی علم التجوید۔ کتاب فی مخارج الحروف۔ کتاب فی اسماء الرجال القراءت۔ کتاب فی علم الرسم۔ کتاب فی طبقات القراء۔ المحسن المحصن۔ عدۃ المحصن۔ جۃ المحصن۔ المسند الاحمد علی مسند الاولیۃ فی احادیث الاولیۃ۔ ہستی الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب۔ الکاشف فی اسرار رجال السنۃ المختار فی فقہ الشافعی۔ ان کے علاوہ علم طلب۔ تصوف وغیرہ میں بھی ان کے تالیفات ہیں۔ شہر ربیع الاول ۸۳۳ھ شہر ازہر میں وفات پائی۔ اور یہیں مدفون ہوئے۔ جزری۔ جزیرہ ابن عمر کی طرح نسبت سے یہ مقام موصول سے تین دن کی راہ ہے۔ حسن بن عمر بن خطاب ثعلبی نے آباد کیا تھا۔ (شذرات الذہب۔ شرح الطیبة النشر لابن قاسم محمد۔ یا قوت حموی)
۲۴۶۸	۶۵	النور الازہر فی شرح مشکوٰۃ ناتمام	علامہ الشیخ عبداللطیف بن شیخ جمال بن الشیخ سراج النہروانی	مکتبی	۷۳		تفطیح کتابت مع جدول ۵۰ × ۲۰ ۱۲۰۰ - سطور ۱۵ - خط نسخ نفیس خوش قلم کاغذ کشمیری۔ کتابت برنجی۔ بوسبیا ہی سے صفحہ ۲۹۱ تک جدول اور باریک شخرفی۔ باقی اوراق سادہ صفحہ ۴۰ تک روغن ریوی کا کیتھراثر ہے۔ پوری کتاب کے کنارو پر آب رسیدگی پائی جاتی ہے۔ کہیں کہیں خفیف کرم خوردگی دیکھی جاتی ہے۔ آخر سے کتاب ناتمام ہے۔ تقریباً دو چار ورق کی کمی معلوم ہوتی ہے۔ ابست امین دو چوٹی مہرین امام الدین نام کی ثبت ہیں۔ اس کتاب میں وجہ (الجمع الاکبر) جو فن قرأت کا مصطلح کلمہ ہے تفصیل و تشریح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ابست اصفہ اول الحمد لله الذی شرح صدور القرآن

نمبر وجوہ	نمبر کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
						تفصیل کتابت ۵۰ ۲۰۰ ۱۰۰ - سطور ۵ - خط نسخ اور سطر چھ کا کاغذ دہلی - کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب عبد الرسول - اثر کم قلیل پر نگارنی کثیر - کتابت میں یہ اہتمام کیا کہ جن حروف کے متعلق قرآن بحرہ کی ہے - ان کے جوڑ ترکیب کلمات میں سرخی سے لکھے ہیں - مثلاً اس مصرع میں (و حقیقت شتر فی دہب) (بھی) نا کا جوڑ شترت سے میم کو سیاہی سے لکھا ہے - لفظ فی میں فا کو شجر سے یا کو سیاہی سے - تمام کتاب میں یہی التزام ہے - غیر قرآن میں یہ مشہور کتاب ہے - ائمہ عشرہ فن قرأت سے ہوا سطر ان کے روایت کے جس جس طریق پر قرأت قرآن نہل ہو تفصیلاً مع تحقیق اسرار ائمہ و روایت نظم کیا ہے - یہ نسخہ ابتداست ناقص ہے - ایک سو سے کچھ زیادہ ابن ابی عامر نہیں ہیں - باب الاذکار سے اسکا آغاز ہے - ابتدا صفحہ اول و قل اعوذ ان ارجت از غرق ختم صفحہ ۱۸۴ یرحمہ بفضلہ الرحمن فظہ من جودہ الغفران علامہ جزیری بڑے صاحب کمال شکیل جمیل فصیح بلیغ شخص تھے - انکا تولد شب شنبہ ۲۵ رمضان ۱۱۱۰ ہجری بمشوق ہوا - علام قرآن میں انکا پایہ بہت بڑا ہوا ہے - سماعت حدیث میں علامہ صالح الذہبی سے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے - شرفیابی شہرہ ۱۱۱۰ ہجری میں انکا انتقال ہوا - بہت بڑا عالم اصحاب و بزرگ نقہ میں شیخ علامہ الدین ابن کثیر سے تلمیذ رہے - سنیہ شہرہ ۱۱۱۰ ہجری میں انکا انتقال ہوا - انکا انتقال احاصل ہوئی - شیخہ الصلاحیہ بیت المقدس کے مدرسہ تلمیذ رہے - بہت سا زمانہ سیر و سیاحت میں اگر ارا - متعدد بار قاہرہ میں آمد و رفت کا افسانہ ہوا - دمشق میں دار القرآن نامی ایک مدرسہ قائم کیا کچھ مدرسے ان پر قصداً واقع ہیں امور رہے - بلا دروم بروہ وغیرہ کا بھی سفر کیا - ان مقامات پر بیورو تقریباً ۱۰۰۰ ہجری میں انکا انتقال ہوا - ہر پاسے بلاد فارس و شیراز وغیرہ چلے آئے - متعدد حج ادا کئے بڑی دینی مداری اور صلاح اور تقویٰ کے ساتھ عمر کو بسر کیا - شب و روز تہجد قرآن و حدیث وغیرہ میں متفرق رہے - باوجود کثرت اشتغال اور لوگوں کے کہ از وہام کے نظر و نظر آئیے نہ کا بھی غفلت نہ - انکا مصنف

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>کتاب کا نام مدلل نظر ہو۔ کشف الظنون وغیرہ میں اس نام کی کوئی کتاب نہیں۔ کتاب ہدایہ میں وقف اور وصل کے متعلق بحث ہے۔ قرآن شریف میں جن مقامات پر ایک کو دوسرے پر ترجیح ہے ان مقامات کو لکھ کر وقف یا وصل کو بدلائل ثابت کیا ہے۔ ابتداء کتاب صفحہ اول الحمد للہ المفہم الصمد ورنجد المجرى لا اله الا الله بے لطفامن عندہ ابتداء سورة الصافات صفحہ ۱۵۸ لواحد المشارق مدارج ابتداء سورة قاف صفحہ ۱۲۴ ق۔ کوئی۔ ولو جعل قما كان والقرآن معطوفاً عليه فلا يوقف خاتمہ کتاب صفحہ ۲۳۱ ابوحاتمہ وابوبکر والاخفش لا يقفون الى آخر السورة ..... بقول جميع الكلمات في جواب واحدا .. بسم الله الرحمن الرحيم لا وقف لصحة لعطف وانتساق الكلمات .. واحد والله اعلم۔</p> <p>جس جگہ کتاب میں بایض ہے وہاں لفظ لگا دے ہیں۔ خاتمہ کی عبارت ہے۔ تمام شدہ مدلل در بلدہ مقدس پتھر منور۔ متبرکہ۔ السعۃ بھرت حمیر صاننا اسد من جميع الآفات بیدضعف عباد خادم الاخا ویم محمد علی غفر اللہ لہ ولوالدہ حسن الیہما والیہ۔ از کتاب سید حسن علی نقل برآوردہ درین کار بخشیدن کتاب برائے نقل بہ توجہات ولی الاولاد علی مرید سید آل نبی مہربانی بسیار بحال این ضعیف عباد و میفرمایند۔</p> <p>کسی نے کتاب کے نام کو مٹا یا ہو۔ مگر پڑھا جاتا ہے۔ حاشیہ پر شجرف سے یہ عبارت تحریر ہے۔</p> <p>رقائم ابن مدلل اصح واکمل تاریخ دوازدهم ماہ جمادی الثانی جلوس شاہ عالم بادشاہ ۳۲۱ مطابقت ۱۲۰۵</p> <p>ہر روز چار شنبہ وقت اشراق تحریر یافت۔</p>					
۲۴۷۵	۹۴	طیبة النشر فی القراءات العشر	ابو الخیر علامہ شمس الدین محمد بن علی بن یوسف	۹۹ھ	قلمی ۲۶۶ھ	۱۸۴	
		و منظومہ ،	الجزیری الشافعی الکدیمی				
			المتوفی ۸۳۳ھ				



نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عدم وجود امامہ میں جو باہمی اختلاف ہو ان ائمہ و رواۃ کے اسماء گرامی بھی لکھے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ بعد سطر اسی اما بعد حمد اللہ رب العالمین خاتمہ صفحہ ۳۸ خمس کلمات ذکر و ابالبقرۃ۔ کتاب کی تمامی کے بعد کاتب نے یہ عبارت لکھی ہے کتبہ الفقیر زین الدین لنفسہ ولمن شاء اللہ بعد ۸۔ سنہ ۶۳۰ھ۔ حاشیہ پر یہ کلمہ بھی لکھا ہے۔ بلغہ مقابلتہ علی اصلہا۔ ابن الفاضل (بقا، کی ولادت کے متعلق علامہ شہاب الدین قسطلانی۔ النور الساطع میں جو حضور الامع ملتقط ہے۔ لکھتے ہیں ولدت فی ثالث رجب سنۃ ۵۸۰ عشر و ثمانیۃ۔ کشف الطنون میں حاجی خلیفہ توفۃ العین کے تحت میں تحریر کرتے ہیں لابن الفاضل ابی البقاء علی بن عثمان المقرئ المتوفی فی احدی و ثمانیۃ۔ ان دونوں بیانون میں میں اختلاف ہے۔ ممکن ہے کہ اس اختلاف کا نشانہ بن کر سو ہو۔ اسی کتاب النور الساطع میں لکھتے ہیں کہ ابن الفاضل کے پردادا کا نام بعض نے بجائے احمد کے حسن بیان کیا ہے۔ ابن الفاضل فن قرأت میں مقدم القراءانے جاتے ہیں۔ اس فن میں۔ اسماعیل کفخی سید وی۔ ابن ابی الحوافر۔ برجی۔ البرہان الصالحی وغیرہ انکے اساتذہ میں ہیں۔ انکے مصنفات میں شرح الشاطبیہ۔ شرح الرائیہ۔ شرح قصیدۃ العلو یہ۔ وغیرہ ہیں۔					
۱۸۲۶	۹۳	مکتب	لم اقف	قلمی ۱۲۰۵ھ	۲۳۱		
		نقشہ کتابت ۱/۴ ۲۴۶۶۶۶ - سطر ۲۱ - نہایت کرم خوردہ و پیوند کار - خط نسخ معمولی - کاتب محمد علی - صفحہ ۳۸ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۲۰۱ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۳۱ - میں کہیں سطروں میں خالی جگہ بھی چوڑی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اصل منقول عند میں اس قسم کا نقص ہو گا۔ صفحہ ۶۶ تک کرم کا اثر زیادہ ہے۔ صفحہ ۶۸ سے صفحہ ۶۱ تک پیوند کاری میں عبارت تھوڑی تھوڑی کٹ گئی ہے۔ ۱۲۵۹ء میں اسی حالت سے خریدی ہوئی ہے۔ اس کتاب کے نام اور مصنف کے اسم کی تحقیق نہیں ہوتی۔ صرف خاتمہ پر کاتب نے (تمام شد دل) تحریر کیا ہے جس سے					

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد و صفحہ	کیفیت
							<p>تالیفات کا بھی بڑا اہتمام تھا تقریباً ساٹھ کتابیں ان کے مولفات میں ہیں۔ انگریز البیتہ فی شرح البیتہ الدوریۃ فتحہ شافعی میں انکی مشہور تصنیف ہے۔ علم تصوف میں بھی انکا مذاق بہت بڑا ہوا ہے۔ اعلیٰ درجہ کے عابد و زاہد اور مذہباً شافعی تھے آخر عمر میں نابینا ہو گئے لیکن اس حالت میں ہی تدریس و افتا کا کام برابر جاری کیا سو برس کے قریب عمر پائی۔ انکے اقراں و امثال اکثر انکے سامنے ہی فوت ہو گئے۔ انکے زمانہ میں سارے مصر والے انکے اتباع شمار کیے جاتے تھے۔ اور انکے بعد انکے اتباع کے اتباع رہے۔ ۸۶۶ھ میں منصب قضا کو بھی قبول کیا۔ مدت تک اس عہدہ پر مامور رہے۔ کشف الطنون جلد اول صفحہ ۳۵۴ مطبوعہ مصر ۱۲۴۴ھ میں انکا سن وفات ۹۱۰ھ لکھا ہے۔ اور اسی کتاب مطبوعہ لندن ۱۸۴۲ء میں ۹۲۶ھ کو سن وفات قرار دیا ہے۔ فہرست خدیو مصریہ میں بھی ۹۲۶ھ ہی تحریر ہیں۔ الکوالب الدریۃ فی تراجم سادۃ، فیہ فیہ میں لکھتے ہیں انکا سنہ نبی و عتس بن و تسع مآدہ۔ ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ کشف الطنون مطبوعہ مصریہ میں جو ۹۱۰ھ تحریر ہیں وہ ناخین کی کم تو بھی کا ثمرہ ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال</p> <p>(الکوالب الدریۃ فی تراجم سادۃ الصوفیہ وغیرہ)</p>
۱۱۷۸	۹۲	قرۃ العین	العلامة ابو البقاء علی بن عثمان بن محمد بن احمد بن محمد بن الناصح العذری المعروف بابن الناصح ابغدادی المتوفی سنہ ۸۶۶ھ	مسمی	۴۰		<p>تقیع کتابت ۶۴۸ ۱۳۸۵ - خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کتاب زین الدین۔ تمام اوراق پر کسی قدر کرمخوردگی کا اثر ہے۔ پیوند کاری قلیل۔</p> <p>اس کتاب میں امانہ - فتح - جمع بین الفقہین کے متعلق بحث ہے۔ تمام سور قرآنیہ کے جن کلمات میں امانہ وغیرہ کے مواقع ہیں انکو ذکر کیا ہے۔ اور قرار کے اختلاف کو بھی دکھایا ہے۔ ائمہ فن قرأت میں وجود و</p>

المجلد الثاني فهرست كتب عربية بعد فہرست اول فن تجوید

تمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۷۸	۹۱	رسالہ فی احکام النون والعتون	شیخ الاسلام زین الدین ابو یحییٰ تقاضی زکریا بن محمد بن احمد الانصاری الشافعی اسینکلی المتوفی ۹۲۶ھ		۱۰	

تقطیع کتابت ۶ ۱/۲ ۳۷۱ - سطور ۲۱ - خط و کاغذ عرب - کتابت سیاہی و سرخی سے -  
کاتب کا نام تحریر نہیں - جلد اور اوراق پر بہت خفیف کرمخوردگی کا اثر ہے - پیوند کاری سے بالکل محفوظ -  
مختصر سالہ ہے - نون ساکنہ اور تنوین کی تعریف و احکام میں - عبارت ابتدائی صفحہ اول بعد سطور الفجائیہ  
الحمد لله رب العالمین عبارت ختم صفحہ ۷ والحمد لله وحده آمین صفحہ ۵ کے حاشیہ پر  
گیارہ شعر و نکاح درجوزۃ الفاتحہ ہی تحریر ہے - جو سورۃ فاتحہ کے فوائد میں نظماً لکھا گیا ہے - پہلا شعر یہ ہے  
اذا ما كنت ملتمس الرزق :- وبيح القصد من عبد وحر - اسکے بعد صفحہ ۸ پر  
دارجۃ فی لحن الفاتحہ - قرأت و محسن سورۃ فاتحہ وغیرہ میں تحریر ہے - اسکو ۲۲ شعر میں پہلا شعر بطریق  
سالتنی و فقلت الرب الوثق :- ان اکشف السر عن اللحن الخفی - صفحہ ۹ پر چھ اشعار مع شرح  
شروط فاتحہ میں لکھے ہیں - اور ان اشعار کی نسبت ابن رجا رحمۃ اللہ کی طرف کی ہے ابتدائی مصرع یہ ہے  
۱۵ ہر کتابنا عشرون شرطاً -

حضرت زکریا انصاری <sup>۲۶</sup>ھ سینکے میں پیدا ہوئے (ایک قریہ جو اعمال شرقیہ میں ہے) اور  
 یہیں نشوونما ہوا۔ خط قرآن مجید سے فارغ ہو کر کتاب الحمد اور مختصر التبریزی یاد کی۔ <sup>۴۱</sup>ھ میں قاہرہ  
 پہنچے۔ اور تمام فنون و علوم بیان کے بڑے بڑے مشائخ اور فضلاء سے حاصل کئے۔ علم تصوف کی تکمیل  
 شیخ محمد الغمری وغیرہ سے کی۔ جب علوم سے فراغت اور تدریس و افتاء کی اجازت حاصل ہو گئی  
 تو بڑی سرگرمی سے نشر علوم کی طرف توجہ کی۔ ان کے تلامذہ میں بڑے بڑے اکابر اور شیوخ ہوئے ہیں



نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
		جامع از ہر مین قرآن عظیم کے درس میں جب قدر استفادہ ہوا اُسکو بالاستیعاب نقل کر دیا ہے اسکے علاوہ بعض جگہ اپنی طرف سے ہی لفظ (قول) سے کچھ بیان کیا ہے۔ اس تفسیر کے حصص کی تقسیم موافق اعداد پارہائے قرآن شریف تیس حصوں پر معلوم ہوتی ہے۔ منجملہ تیس حصوں کے دوسرے حصے سے چٹے حصے تک صرف پانچ حصے ہم چٹے ہیں باقی نہیں مل سکے۔ ہر حصہ کی ابتداء میں ہر کلمات قرآن مجید و حروف تہجی کی ترتیب لکھی گئی ہے۔ یہ دوسرا حصہ ہے۔ دوسرے پارہ کی تفسیر میں عبارت آغاز صفحہ ۱ سیقول السفہاء من الناس الخ					
۵۰۰۳	۳۳۳	تفسیر القرآن حکیم الجزء الثالث	الید محمد رشید رضا منشی مجلہ المنار		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۳۷۶	
		تیسرا حصہ ہے۔ تیسرے پارہ کی تفسیر میں۔ آغاز صفحہ ۲ تلک الرسل فضلنا الخ					
	ایضاً	تفسیر القرآن حکیم الجزء الرابع	ایضاً		ایضاً	۴۸۴	
		چوتھا حصہ ہے۔ چوتھے پارہ کی تفسیر میں۔ آغاز صفحہ ۲ کل الطعام کان حلالاً لبني اسرائيل الخ					
	ایضاً	تفسیر القرآن حکیم الجزء الخامس	ایضاً		ایضاً	۴۷۶	
		پانچواں حصہ ہے۔ پانچویں پارہ کی تفسیر میں۔ آغاز صفحہ ۲ والمحصنت من النساء					
	ایضاً	تفسیر القرآن حکیم الجزء السادس	ایضاً		۱۳۲۵ھ	۴۹۲	
		چھٹا حصہ ہے۔ چٹے پارہ کی تفسیر میں۔ آغاز صفحہ ۲ لا یحب اللہ العجیز بالسوء الخ تولف اسی زمانہ کے ممتاز لوگوں میں ہیں۔ اخبار مجلہ المنار کے اڈیٹر بھی معلوم ہوتے ہیں۔					

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا	تعداد صفحات	کیفیت
		چوتھا جز ہے۔ سورہ فاف سے ختم قرآن شریف تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ سورہ غافر و شعی سورہ المؤمن خاتمہ صفحہ ۲۰۲۔ تہمجد للہ و عونہ یوم الثلاثاء المبارک الی قول من ہجرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام حاصل محشی کو تفسیر جلالین میں شیخ سلیمان جل۔ صاحب حاشیہ الفتوحات الالامیہ۔ شیخ احمد درویر شیخ الکریم تلمذ ہو۔ اور ان تینوں حضرات کا سلسلہ درس جلالین۔ علامہ الجلال السیوطی اور علامہ الجلال المحلی تک پہنچا ہے۔ محشی علامہ کا سال وفات فہرست خدیو مصر میں ۱۲۷۱ھ تحریر ہے۔ انکی تفصیلی حالت کہیں بھی نہیں گئی۔					
۵۰۱۶	۳۲۸	سبیل الرشوخ فی علم النسخ والمنسوخ منظوم مترجم	مولوی عبدالکریم ٹونکی	۱۲۹۳ھ	مطبوعہ علوی	۲۶	
		مختصر رسالہ ہے۔ بطریق ارجوزہ۔ جس قدر کلام ناسخ و منسوخ قرآن شریف میں واقع ہے۔ مؤلف نے بہت اختصار کے ساتھ اسکا انضباط کیا ہے۔ عربی عبارت کے تحت میں لفظی ترجمہ فارسی زبان میں لکھ دیا ہے۔ چار ابواب پر اس رسالہ کو مرتب کیا ہے۔ پہلے باب میں اُن سُوَر کا ترتیباً ذکر ہے جہاں نزول مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ہوا ہے۔ دوسرے باب میں انقسام سُوَر باعتبار ناسخ و منسوخ ذکر ہے۔ تیسرے باب میں احکام نسخ وغیرہ کو لکھا ہے۔ چوتھے باب میں آیات عام مخصوص بعض کی تفصیل ہے۔ مؤلف نے اس رسالہ کو ٹونک میں تالیف کیا ہے۔ اور نواب محمد علی خان رئیس وقت کے نام نامی پر مضمون کیا ہے۔ ابتدائی خطبہ عبارت شریف میں لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ جل شانہ و عزہ سلطانہ الخ خاتمہ صفحہ ۲۶۔ مناسزلت رحمۃ من السماء الی قول واصحابہ اجمعین۔ مؤلف رحمۃ اللہ زمانہ حال کے فضلاء میں معدود ہیں۔					
۵۰۰۳	۳۲۹	تفسیر القرآن حکیم انجز الثانی	السید محمد رشید رضا فشی مجاہد الدنا	۱۳۲۵ھ	مطبوعہ مصر	۴۸۸	
		یہ تفسیر بہت بسط و تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ مؤلف کو اپنے استاد شیخ محمد عبیدہ متوفی ۱۳۲۳ھ سے					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۰۲۳	۳۲۲	حاشیہ الصادق علی تفسیر الجلالین	العلامة الشيخ احمد بن محمد الصادق الخوافي المالكي المتوفى ۱۲۴۱ھ	۱۲۲۸ھ	مطبوعہ مصر ۱۲۲۸ھ	۲۵۶	
تفسیر جلالین کا حاشیہ ہے۔ محشی رحمۃ اللہ نے یہ حاشیہ الفتوحات لآئیمہ سے بخش کیا ہے۔ جو تفسیر جلالین کا مطول حاشیہ اور شیخ سلیمان بن عمر شافعی المشہور باجمل المتوفی ۱۲۰۲ھ کا مولف ہے۔ اس حاشیہ میں جل کے حاشیہ کو کچھ وائد مطالب اور فوائد مفیدہ کا بھی ضمیمہ کیا گیا ہے۔ ابتداء میں فاضل محشی نے تفسیر جلالین کی سند ہی اپنی مفصل تحریر کی ہے۔ اس مطبع میں اس حاشیہ کے چار حصے رکھے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ خطبہ کتاب سورہ مائدہ کے ختم تک عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی انزل الفرقان مصداقاً لما بین یدیه۔ ختم صفحہ ۲۵۶ فالمراد بالشئ الموجود الممكن۔							
	ایضاً	۳۲۵	حاشیہ الصادق علی تفسیر الجلالین	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۹۳
دوسرا حصہ ہے۔ سورۃ انعام سے سورۃ اسرار کے ختم تک۔ ابتداء صفحہ ۲ سورۃ الانعام سمیت بذا لک ختم صفحہ ۲۹۴ و مدد نامن مدۃ آمین۔							
	ایضاً	۳۲۶	حاشیہ الصادق علی تفسیر الجلالین الجزائش	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۹۴۰
تیسرا حصہ ہے۔ سورہ کہف سے سورہ زمر کے ختم تک آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الاول الاخر الباطن الظاهر۔ ختم صفحہ ۲۹۴ لتزول الحجاب عنهم۔							
	ایضاً	۳۲۷	حاشیہ الصادق علی تفسیر الجلالین الجزاء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۰۴

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
							اور سورۃ الانفال سے سورۃ یوسف کی تمامی تک قیصر جز ہے۔
۴۷۹۶	۳۲۲	لباب التاویل فی معانی التذریل مع معالم التذریل	الشیخ علاء الدین علی بن محمد	۳۲۵ھ	مطبوعہ مصر ۱۲۳۲ھ	۲۶۳ ۲۵۲	
		الجزء الرابع والخامس	البغدادی الصوفی الشافعی				
			المعروف بانخان المتوفی ۴۲۱ھ				
							اس جلد میں چوتھا اور پانچواں جز ہے۔ چوتھے جز کی ابتدا سورہ رد سے ختم سورہ انبیاء تک پانچواں جز سورہ الحج سے سورہ الفاطر تک۔
ایضاً	۳۲۳	لباب التاویل فی معانی التذریل مع معالم التذریل	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۳۴ ۲۴۴	
		الجزء السادس والسابع					
							اس جلد میں چٹا تھا تو ان جز ہے۔ چٹے جز کو سورہ یس سے شروع کیا ہے اور خاتمہ سورہ القمر کے ختم پر ہے۔ ساتواں جز سورہ الرحمن سے آخر کلام مجید تک رکھا گیا ہے۔
							مولف رحمۃ اللہ ۶۷۸ھ بغداد میں پیدا ہوئے۔ خاتقاہ ساطیہ دمشق میں خازن کتب تھے اسی وجہ سے خازن کے لقب سے مشہر ہیں اور اسی خاتقاہ میں صوفیانہ طرز پر بود و باش رکھتے۔ مذہب شافعی اور علما فاضل اجل ہیں۔ صلاح و تقویٰ اور حسن اخلاق میں اعلیٰ درجہ کی فضیلت رکھتے۔ اس تفسیر کے علاوہ انکے اور بھی مصنفات ہیں۔ مقبول المنقول۔ اس کتاب کی دس جلدیں ہیں جو مسند الشافعی و احمد الصالح استہ والموطا والدارقطنی دس کتابوں سے جمع کی گئی ہے۔ سیرت نبویہ میں ایک مطول کتاب لکھی ہے۔ شرح حدیث الکرام وغیرہ۔ آخر جب یاسمیل شعبان ۷۱۸ھ حلب میں وفات پائی۔ شیخ شہین مجتہد مکسورہ و یار شہناہ تھانی و جامعہ کے ساتھ نسبت ہے۔ شیخ کیرف جو حلب بغداد کے متعلقات سے ہے۔ شذرات الذہب لکھا۔



نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلم	تعداد صفحات	کیفیت
		تحریر ہو چکا۔ عبارت شروع صفحہ اول و عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المندثر و ابن ابی حاتم و ابوالشیخ عن قتادة فی قوله لفقانی الامراض الخ عبارت ختم صفحہ ۱۳۸ لیبلاو الغنی الفقیر و الشریع و الوضیع و الحر و العبد الی قول اولہ سورۃ الاحراف۔					
۴۶۹۶	۳۲۰	لباب التاویل فی معانی التنزیل مع معالم التنزیل الجزء الاول	الشیخ علار الدین علی بن محمد بن ابراہیم بن علی بن خلیل الشیخ البغدادی	۵۷۲۵	مطبوع مصر ۱۳۳۱ھ	۵۲۸	
		یہ تفسیر معالم التنزیل مؤلفہ الامام البغوی المتوفی ۵۵۰ھ کا مخصر ہے۔ مؤلف نے اصل کتاب کے فوائد و تطویلات و اسناد و غیرہ کو حذف کر کے فوائد ضروری کا اضافہ کیا ہے۔ اور امام بغوی کی روش پر اقوال صحیحہ اور احادیث نبویہ اور احکام شرعیہ کو تفسیر آیات میں پیش کیا ہے۔ یہ تفسیر معتبر و مستند بھی جاتی ہے۔ اس نسخہ کے حاشیہ پر اصل کتاب معالم التنزیل ہی تمام و کمال موجود ہے جس سے منتخب اور منتخب منہ کا مقابلہ بہت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اس مطبع میں پوری کتاب کے ساتھ جسے کئے گئے ہیں۔ ایک دوسرا نسخہ مطبوعہ مصر جو نمبر ۴۶۹۷ تک تحریر ہے اس کے صرف تیار حصے قائم کئے گئے ہیں۔ یہ پچھلا حصہ ہے شروع کتاب سے سورۃ النساء کے ختم تک آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی خلق الاشیاء فقدرھا تقدیرا ختم صفحہ ۵۲۵ و ہذا آخر تفسیر سورۃ النساء واللہ اعلم بمرادہ و اسرار کتابہ					
ایضاً	۳۲۱	لباب التاویل فی معانی التنزیل مع معالم التنزیل الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۶۴	۲۶۴
		اس مجلد میں دوسرا اور تیسرا جزو ہے۔ سورۃ المائدہ سے سورۃ الاعراف کے ختم تک دوسرا جزو قائم کیا گیا ہے					

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مسند	مطبوع یا دستی	تعداد صفحات	کیفیت
----------	-----------	----------	----------	------------	---------------	-------------	-------

بہت ہی - تقریباً کوئی ورق پیوند کاری سے خالی نہیں - بعض جگہ پیوند کاری ایسی بھی ہو جہاں پڑھنے میں دشواری ہوتی ہے - شیخ عثمان احمد کے قلم سے لکھی ہوئی ہے - بہت بڑے فاضل جو بارہویں صدی کے اعیان میں ہیں - بلگرام کے رہنے والے - قرآن شریف کو سُرخ اور تفسیر کو سیاہی سے لکھا ہے - غالباً لکھنے کے بعد مقابلہ کی نوبت نہیں پہنچی - اس وجہ سے بعض بعض مقام پر غلطی کا اشتباہ ہوتا ہے - اس تفسیر کا ایک نسخہ مطبوعہ نمبر ۲۵۶ کے بعد مع کیفیت کتاب لکھا گیا ہے - آغاز صفحہ ۲ وصلی اللہ علیہ خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین - اخبرنا عبد اللہ الثقہ بن المأمون الہروی قال اخبرنا ابی قال اخبرنا ابو عبد اللہ محمود بن محمد الرازی قال اخبرنا عمار بن عبد المجید الہروی قال اخبرنا علی بن اسحاق السمرقندی عن محمد بن مروان عن الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس قال الباء بواء اللہ وبجاء - خاتمہ صفحہ ۳۲۲ ففرح اللہ عند ذلک فکانما المشط عن عفال - الی قول - بأرحم الراحمین - حضرت عبداللہ بن عباس کا ترجمہ نمبر ۲۵۶ کے بعد تحریر ہو چکا - آمین -

۳۱۹	الدر المنثور فی التفسیر المأثور	ابو الفضل جلال الدین	نستعلیق	۱۳۸		
	پانچ جز ثمان	عبدالرحمن بن الکمال ابی بکر				
		بن محمد بسطوطی الشافعی				
		المتوفی ۷۹۹ھ				

تفصیل کتابت ۶۹۹ - ایچہ - خط نسخ کا غز عرب - سطر ۲۵ - کتابت سُرخ و سیاہی سے - کاتب آغا محمد علی کشمیری جو کتب خانہ ہذا کے ملازم ہیں - تفسیر درنثور کا مقوڑا صاحبہ ہو جو سورہ انعام کے چوتھے رکوع کے آخری چند آیات سے شروع ہوا ہے اور اسی سورہ کے ختم پر ختم ہو گیا ہے - اس کتاب نقلی جلد میں جو نمبر ۱۲۳۳ فن تفسیر سے نمبر ۱۳۰ تک درج ہیں شاید کچھ کچھ کی کمی کی غرض سے یہ حصہ نقل ہوا ایک نسخہ کا یہ حصہ مصر میں تفسیر کا نمبر ۱۵۱ سے نمبر ۲۵۶ تک مع کیفیت تفسیر و حالت مصنف

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد نسخہ	کیفیت
				<p>فاضل بابلی کچہ زمانہ بخارا رہ کر خوارزم شاہ کے پاس چلے گئے۔ شیخ علوم شہی۔ اتھی۔ کی تحصیل میں بڑی کوشش کے ساتھ مشغول ہوئے۔ ان علم میں اس قدر ترقی کی کہ مسبقون اور محققین پر غالب آئے۔ پھر علم طب کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس فن کو بھی بڑی تحقیق کے ساتھ حاصل کیا۔ انہیں قنون کے زمانہ تحصیل میں اربعہ از سے فقہ بھی پڑھا۔ جب سن بلوغ کو پہنچے جو کچھ پڑھا تھا سب سے سرے سے پھر پڑھا۔ اور سب کو ضبط کر کے دقت و تامل کی نظر سے دیکھا۔ اور اس قدر محنت کی کہ شب کا سونا تک چھوڑ دیا۔ جدوجہد کو طاقت انسانی کی حد پہنچا دیا۔ اس کا علم و کمال ایسا نہیں کہ مختصر ہی بیان ہو سکے۔ بہت سے اہل تواریخ نے انکی تفصیلی حالات ضبط کئے ہیں یہاں ضرورتاً بقدر ضروری تحریر کیا گیا۔ مصنفات انکے خرد و کلام تقریباً سو سے کم نہیں ہونگے۔ کتاب الشفا نجات۔ اشارات۔ قانون وغیرہ اشہر مصنفات میں ہیں۔ اٹھاون سال کی عمر میں ماہ رمضان روز جمعہ ۶۲۸ھ ہمدان میں انتقال ہوا۔ اور وہیں مدفون ہی ہیں۔ بعض اصفاہانین وفات کے قائل ہیں۔ قول اول صحیح ہے۔</p> <p>(تاریخ الحکماء۔ ابن خلکان وغیرہ)</p> <p>کسی شاعر نے تاریخ وفات اس طرح لکھی ہے کہ آن حکیمی کہ ابوعلی سینا ست ہزار و ہجہ علم واقف و بنیاست ہ سال مولود او دل بنیاد گفت قابل ابوعلی سینا ہ سال نقاش باخلاف عباد ہ ہا تقم گفت زیب جنت ہا۔ دیگر منج منیض ابوعلی سینا ہ در شمع آماز عدم ہ وجود ہ در شفا کرد کسب جملہ علوم ہ در تکر کردین جہان ہ در شیخ کی تاریخ ولادت اور سال وفات میں مورخین نے کیسے اختلاف کیا ہے۔ معتبر کتابوں میں سال ولادت ۶۲۸ھ اور سال وفات ۶۸۶ھ تحریر ہے۔</p>			
۴۶۴۵	۳۱۸	تفسیر ابن عباس المسببہ تنویر التفسیر	سیدنا عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب المتوفی ۶۸ھ قبل ۶۹ھ قبل ۶۸ھ	قلمی ۶۶ھ	۴۳۶		
		<p>تقیح کتابت مع جدول ۸۰۰ ۳۰۰ ۳۰۰ ۲۰۰ ۱۰۰ ۵۰ ۲۰ ۱۰ ۵ ۲ ۱</p> <p>خط نسخ طالب علمانہ۔ کاغذ وہلی۔ کر محض وہ ہے۔ مگر کم پیوند</p>					

نمبر شمار	نمبر کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد نسخہ	کیفیت
۴۳۰۴	۳۱۶	بلوغ الرسول ب تفسیر لقد جازکم الرسول	السید احمد رافع الحسینی القاسمی الخفیف الططاوی	شہر رمضان ۱۳۰۵ مطبوعہ مصر ۱۳۰۵	۲۰	
<p>اس تفسیر کا نام (رحمہ اللہ) بحاقۃ التوبہ بھی ہے۔ مولف نے اس تفسیر میں سورہ توبہ کے دونوں تخریروں کی بڑی تفصیل سے تفسیر کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی ارسل رسولہ - خاتمہ صفحہ ۱۰ واکمل مسدہ آمین مولف کتاب علامہ محمد الانبالی شیخ الجامع الازہر کے تلامذہ میں ہیں۔ جبری تک بقیہ حیات تھے۔ یکہ بعد کی انکی حالت متعق نہیں ہوئی۔</p>						
۴۱۶۱	۳۱۷	تفسیر سورتی الاخلاص والغلق مع ترجمہ اردو وتحشیہ عربی۔	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبداللہ الشہیر بابینا المتوفی ۴۲۹ھ	مطبوعہ ۱۳۱۱ شمس الطائفہ ملی	۹۰	
<p>اس کتاب میں سورہ قل هو اللہ اور قل اعوذ برب الغلق کی تفسیر کی گئی ہے۔ اس تفسیر کا رنگ اور تفسیر و نئے جدا ہے۔ ہمیں مطالب قرآن کو سائل عقلیہ کے انداز پر بیان کیا ہے۔ منطق و فلسفی و بیج سے طلمات کام لیا ہے۔ اپنے رنگ کی نئی تفسیر ہے۔ حاشیہ پر منطق ترجمہ اردو میں لکھا ہے کہ میں نے طلمات کے بیان میں حسیہ تفصیل بھی کی گئی ہے۔ عربی عبارت میں تشبیہ بھی حاشیہ پر کیا گیا ہے۔ ترجمہ اور بخشی اسکے مولوی ابی القاسم محمد عبدالرحمن ہیں۔ جو مدرسہ قاسم العلوم دہلی کے مدرس ہیں۔</p> <p>شیخ کا تولد ماہ صفر ۱۳۱۱ھ میں ہوا۔ اسکے والد ابتداریہ میں بلخ کے عامل تھے۔ نوح بن منصور کے زمانہ میں بخارا آ گئے۔ وہاں ایک گاؤں کے جھوکا چرہن کہتے ہیں عامل ہو گئے۔ ستارہ نام جوڑے نکاح کیا۔ اُسے شیخ۔ اور محمود و ولڑکے پیدا ہوئے۔ کچھ زمانہ کے بعد چرہن سے بخارا چلے آئے۔ یہاں شیخ کی تعلیم شروع ہوئی۔ دس سال کی عمر میں علامہ قرآن مجید کے۔ ادب۔ ہندسہ۔ حساب بھی خط کر لیا۔ حیران خان سے ابو عبداللہ بابلی بخارا تشریف لائے۔ شیخ نے اُسے اقلیدس سے بھی پڑھائی۔</p>						

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	منظر تصانیف	تعداد صفحات	کیفیت
							تیسری جلد ہے۔ سورہ مریم سے سورہ فاطر کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ ہذا سورہ مکیہ ختم صفحہ ۴۴۲۔ والس للہ علیہ ما العہد۔
۳۲۰۱	۳۱۳	ارواح الحسان فی تفسیر القرآن ابن الرزق معہ مکتبہ المناجات کشف الظنون	ابن عبد الرحمن بن ثابت التمیمی الخرمی المتوفی ۸۶۷ھ ۸۶۵ھ	۱۵ ربیع الاول ۱۰۳۵ھ	۷۶۲ ۱۹۱ ۳۰		
							چوتھی جلد ہے۔ سورہ یس سے آخر قرآن تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ تفسیر سورہ یس وہی مکیہ بالجامع خاتمہ صفحہ ۴۵۵۔ آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین مؤلف نے تفسیر ختم کرنے کے بعد دو رسالے آخر کتاب میں الحاق کئے ہیں۔ پہلے کا نام (مجموعہ مکتبہ) رکھا اس میں ان الفاظ نمبر کی حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ تشریح کی ہو۔ جو اس تفسیر میں آئے ہیں۔ اور اسکے علاوہ کتب صحاح ستہ حدیث میں جو الفاظ مخفی المعنی مذکور ہیں ان کے معانی اور محاورات بھی کتب مقبر لغت لکھ دیے ہیں۔ دوسرے رسالے کا نام (کتاب روتی المناجات) ہو۔ اس میں مؤلف نے بعض کرامات اور مناقب اپنے اور حالات شرف زیارت حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھے ہیں اور اپنے زمانہ کے شیوخ اور اولیاء کے مقالات جو اس تفسیر کی فضیلت کے متعلق آگے رو یا میں مسطور ہو چکے ہیں جمع کئے ہیں۔ (مؤلف کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی)
۳۲۳۲	۳۱۵	سیر اخلاص فی تفسیر القرآن الحاج محمد الفویسی	۱۲۰۴ھ ۱۲۰۵ھ	۱۲۰۴ھ ۱۲۰۵ھ	۶۹		
							سورہ اخلاص کی تفسیر ہے۔ شرح و بسط کے ساتھ لکھی گئی۔ مؤلف نے اس تفسیر میں معبر قوال نقل کئے ہیں آٹھ مقالات پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی وجب علی العوام والخواص خاتمہ صفحہ ۶۹۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین۔ (حضرت مؤلف نوگو کوٹن ہیں)

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تسمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۲۸۱	۳۱۱	الجواب الحسان فی تفسیر القرآن الجزء الاول	الشیخ ابی زید عبد الرحمن بن محمد بن مخلوف المتغلبی الجزائری - المتوفی ۸۷۶ھ یا ۸۷۵ھ (کشف الظنون)	۱۵ سربیل اول مطبوعہ الجزائر ۱۳۲۵ھ	۵۴۴	
<p>مطلوب تفسیر ہے۔ اکثر بیانات اسمین تفسیر ابن عطیہ سے ماخوذ ہیں۔ ابن عطیہ کے کلام کی تلخیص بکثرت کے بعد تفسیر و تفصیل بیانات کی غرض سے مصنف نے خود ہی زیادتی کی ہے۔ ابن عطیہ کے اشارہ کلام کے اسطے حرف ہیں اور اپنے بیانات کے لئے حرف (ت) بجائے قلت کے مقرر کی ہے۔</p> <p>تحقیق اعراب وغیرہ میں صفاقسی سے جو تفسیر ابن حیان اندلسی کا مختصر ہے اخذ کیا ہے۔ اسکی علامت حرف (ص) کے ساتھ رکھی گئی ہے۔ مؤلف اس تفسیر میں جہان ابن حیان سے بھی نقل کرتے ہیں تو بواضع صفاقسی کے۔ اس تفسیر میں بہت سے مقامات، براہادیت بھی نقل کی ہیں جو نووی اور تذکرہ قرطبی اور مصابیح بغوی وغیرہ سے منقول ہیں۔ چار جلدوں پر کتاب کی تقسیم ہے۔ یہ پہلی جلد ہے۔ خطبہ کتاب سورۃ نعام کے ختم تک۔ شروع صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین وصلوات ربنا۔ الی آخرہ ختم صفحہ ۵۴۴ ومظہرۃ والفاق الصیلہ</p>						
ایضاً	۳۱۲	الجواب الحسان فی تفسیر القرآن الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۰۰
<p>دوسری جلد ہے۔ سورۃ اعراف سے سورۃ کہف کے ختم تک۔ عبارت آناز صفحہ ۲ سورۃ الاحقاف مکہ۔ ختم صفحہ ۴۰۰ وسلم تسلیاً</p>						
ایضاً	۳۱۳	الجواب الحسان فی تفسیر القرآن الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۶۲ -

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تصنیف	تعداد صفحات	کیفیت
۴۱۸۹	۳۰۹	تفسیر القرآن الحکیم الجزء الرابع مع الفہرست	السید محمد رشید خاں منشی محلہ الناء		مطبوعہ مصر ۱۳۲۸ھ	۲۸ ۲۸۲	
		اس تفسیر کے کل پانچ حصے کتب خانہ مین آئے ہیں جو نمبر ۳۲۹ سے نمبر ۳۳۳ تک مع کیفیت درج ہیں یہ چوتھا حصہ مکر ہے۔ اس تفسیر کی تفصیلی حالت اور اوراق آئندہ نمبر ۳۳۹ پر تحریر ہے۔					
۴۲۵۰	۴۱۰	تفسیر سورۃ یوسف سببہ لفظ	صاحبزادہ سید علی عباس ابن صاحبزادہ سید علی حسرت ۱۲۹۹ھ راہپوری۔ المتوفی تقریباً		قلی ۱۹ فروری ۱۹۱۶ء	۹۶	
		تقطیع کتابت ۴/۴ × ۳/۳ پیچیدہ ۹۔ خوشخط نسخہ عالی مسلم۔ آیات شجرف سے معرب اور تفسیر سیما ہی سے بلا اعراب لکھی ہے۔ کاتب مرزا محمد باقر کشمیری ملازم کتب خانہ سرکاری۔ سورۃ یوسف کی بے لفظ مختصر تفسیر ہے تفسیر سواطع الالہام مولفہ فیضی سے بالکل علیحدہ جانشک و یکجا گیا (سواطع الالہام) کی عبارت کا کوئی لفظ نہیں پایا تفسیر کو جناب نواب سید محمد کلب علیخان صاحب بہادر خلدہ اشیان کے نام نامی پر معنون کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ الحمد لله الملائک السلام الواحد له ملک السماء والسطوح مرسل الرسل والروح۔ خاتمہ صفحہ ۹۴ لقوم یومنون۔ لله ورسوله والموعود علی الدوام کمل الامر والکلام۔ مولف تفسیر۔ عالی جناب نواب سید علی محمد خان صاحب بہادر خزان مآب کی اولاد میں تھے۔ راہپوری میں پیدا ہوئے۔ مولوی حافظ محمد رضا خان۔ مولوی ارشد حسین صاحب مرحوم۔ اور مفتی سعد اللہ صاحب مرحوم سے عربی کتابیں پڑھیں۔ طب میں حکیم ابراہیم خان لکنوی سے استفادہ کیا۔ تقریباً ۱۲۹۸ھ کعبۃ اللہ کو گئے۔ مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ اور حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار کے متصل دفن ہوئے اس تفسیر کا ایک نسخہ نمبر ۶۶ پر اور بھی ہے۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا سی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۸۸۶	۳۰۶	الفواحش الآتیہ المفاتیح الغیبیہ - الجزر الاول	الامام العالم الربانی الشیخ نعمت اللہ بن محمد السنجانی اشیر باب	۹۰۲ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۵۷۹	
<p>یہ تفسیر مختصر اللفظ و کثیر المعنی حقائق و وقایع سے پر ہے۔ عبارت بہت صاف اور فصیح۔ مضامین میں نہایت تناسب۔ کہا گیا ہے کہ تصنیف کے وقت مصنف نے دیگر تفسیر کی طرف رجوع نہیں کیا۔ دو حصوں پر پوری تفسیر منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ سورہ فاتحہ سے سورہ مومنون کے ختم تک۔ شروع صفحہ ۲ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا ختم صفحہ ۵۷۹ واپس وراء الله مرعی و منبری</p>							
ایضاً	۳۰۷	الفواحش الآتیہ و المفاتیح الغیبیہ - الجزر الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۸۰	
<p>دوسرا حصہ ہے۔ سورہ تور کے شروع سے ختم قرآن تک۔ شروع صفحہ ۲ لا یخفی علی من تنفذ الخ ختم صفحہ ۵۸۰ و علی العلماء الغمام - حضرت مصنف و سون صدی کے فضلاء میں ہیں۔ ایک تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔</p>							
۳۹۶۹	۳۰۸	الجواب المنیف فی الرد علی مدعی التحریف علی کتابہ	الشیخ یوسف احمد نضر الدجوی		مطبوعہ مصر ۱۳۳۱ھ	۲۷۷	
<p>یہ کتاب عیسائیوں و غیرہ کے رو میں ہے۔ جو کلام اللہ میں تحریف کے قائل ہیں۔ صاحب کتاب نے دلائل عقلیہ اور براہین قاطعہ سے انکے بدعومات کی تردید کی ہے۔ اور قرآن و اسلام کی حقیقت کو بڑے شدت سے واضح کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ لک الحمد ربنا نقدی من تشاء خاتمہ صفحہ ۲۷۷ و علی آلہ و صحبہ و سلمہ۔ ابتداء میں بہت سی تقریضیں علماء کرام کی اس کتاب کے متعلق تحریر ہیں۔</p>							
<p>حضرت مولف اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ بعض قرائن سے معلوم ہوا کہ اس کتاب کا سال تالیف و سال طبع ۱۳۳۱ھ (یعنی ۱۳۳۱ھ) ہے۔</p>							





نمبر سورت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		نام کتاب میں شراکت ہو اور مضامین و معنی میں مختلف۔ مگر تعجب یہ ہے کہ اس کتاب کے متعلق کچھ نہیں تکلم فیہ علیہ الآیات المتکررة بالکلمات المتفقة والمختلفة التي یفصدها الملحدون التطرق منها الی عیبها واجاب منها یہ شان تو اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ایک ہی کتاب ہے حقیقۃ الحال عند اللہ المتعال۔					
		حضرت مصنف اصہبان کے رہنے والے اور خطیب دسے مشہور ہیں۔ ابن عباد کے نامور تلامذہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ لغت اور ادب میں زیادہ دستگاہ رکھتے۔ ابن عباد کا قول ہے کہ اصہبان میں تین قوموں جاگت۔ حلاج۔ اسکاف۔ اسکان میں تین شخص بڑے اہل علم ہوئے۔ حاکم ابو علی المرزوقی۔ حلاج ابو منصور زنا شدہ۔ اسکاف ابو عبد اللہ الخطیب۔ انکے مصنفات میں علاوہ اس کتاب کے اور بھی چند کتابیں ہیں۔ مبادی اللغة۔ شواہد سبویہ۔ نقد الشعر۔ لطف التذییر فی سیاسات الملوک وغیرہ۔ (بیتہ الوفاء) اس کتاب میں سال و ذات نہیں لکھا ہے۔					
۳۸۶۵	۳۰۴	احکام القرآن الجزء الاول	الامام الحافظ القاضی ابی محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی المعافری الاندلسی الاشبیلی المالکی المتوفی ۵۴۱ھ	۵۴۱ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۳ھ	۴۵۶	
		یہ تفسیر پورے قرآن کی استیعاباً نہیں ہے۔ بلکہ جملہ سور قرآنیہ سے صرف ان آیات کو منتخب کیا ہے۔ جو کونے جملہ ہی احکام سے تعلق ہے۔ آیات احکامیہ کی تفسیر لکھنے کے بعد اختلاف مذہب کو بھی تفصیلاً بیان کیا ہے۔ پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ سورہ فاتحہ سے سورہ رعد ختم تک۔ شروع صفحہ ۲۔ سورہ الفاتحہ فیہا خمس آیات۔ خاتمہ صفحہ ۴۵۲ وقد تقدم بیا نہ۔					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							انکی فضیلت و استعداد علمی کا اعتراف کیا جب روم واپس آئے تو بی عثمان کے یہاں بچہ قدر و منزلت کی گئی۔ فضل و کمال کا شہرہ وورد و درپہل گیا۔ حسن سیرت اور اخلاق حسنة نے ایسی تاثیر پھیل گئی کہ خاص و عام پر پورا اثر پڑا۔ ایک علامہ مرح و شامین گرم زبان ہوا۔ ما و جب ۸۳۴ھ میں وفات پائی۔ (بغیۃ الوعاہ) حاجی خلیفہ نے کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۴۴۴ تحت کتاب ھیں الاحیان میں مولف کا نام اس طرح تحریر کیا ہے۔ شمس الدین محمد بن عبد القادری المتوفی ۸۳۴ھ و تالیف ۸۳۴ھ
۳۸۶۶	۳۸۳۳	درة التزئیل وغرة التالی	ابن عبد اللہ خطیب الاسکا	المتوفی ۸۲۲ھ	مطبوعہ مصر	۲۴ و ۳۲۴ھ	۳۹۸
		مع الفہرست	ابن عبد اللہ خطیب الاسکا	المتوفی ۸۲۲ھ	مصر	و ۳۲۴ھ	۳۹۸
							آیات متکررہ متفقہ الکلمات یا مختلف الکلمات کی تفسیر ہے۔ مقصود المحدثین کا رد ہے جو ان آیات میں (معاد اللہ) نقص و عیب پیدا کرتے ہیں۔ مولف نے اس تفسیر میں اچھی طرح انکی سرکوبی کی ہے۔ عبارت ابتدائی الحاقی سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب بروایت امام ابراہیم بن علی بن محمد المعروف بابن الفرج الارؤستانی مروی ہے۔ جو غالباً مصنف کے شاگرد ہیں۔ ابتداء کتاب بعد عبارت الحاقی صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم خاتمہ صفحہ ۳۹۸ و صحبہ وسلم۔ ابتداء میں چند اوراق فہرست مضامین کے بھی منضم ہیں۔ یہ کتاب ۱۳۲۶ھ مصر میں طبع ہوئی ہے۔ اس کتاب کے ٹائٹل بیچ پر اور نیز عبارت ابتدائی الحاقی میں مصنف کتاب کا نام محمد بن عبد اللہ خطیب اسکا فی لکھا ہے۔ اور سال وفات ۸۲۲ھ تحریر کیا ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے بھی بغیۃ الوعاہ میں اس کتاب کی نسبت انہیں کی طرف کی ہے۔ مگر حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں (درة التزئیل وغرة التالی) کے تحت میں امام رازی کا نام لکھا ہے۔ اور کتاب کی ابتدائی عبارت اس طرح تحریر کی ہے۔ اولہ (الحمد للہ حمد الشاکرین) یہ تو ممکن تھا کہ صرف

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
					حضرت مولف اس زمانہ کے اکابرین میں معلوم ہوتے ہیں۔ انکے متعلق پوری تحقیق نہیں ہوئی۔
۳۸۸	۳۰۰	الفتوحات الربانیہ فی تفسیر مولانا محمد عبدالغفر زکیم	۱۳۲۷ھ	مطبوعہ ۲۵۲	
		ماوردی القرآن من لا دھما ابن عمر راسم بن حسین والنواہی لآئیمہ الحجاز الاول بن عبدالرحیم			
					یہ مکرر نسخہ ہے۔ ایک نسخہ اسکا ح کیفیت نمبر ۲۶۵ و نمبر ۲۶۶ پر درج ہے۔
ایضاً	۳۰۱	الفتوحات الربانیہ فی تفسیر فی القرآن من لا دھما و النواہی الآئیمہ الحجاز الثانی	ایضاً	ایضاً	۳۵۴
					موفق شرح سابق۔
۳۸۷	۳۰۲	عین الاعیان فی تفسیر القرآن العلامة شمس الدین محمد بن حمزہ بن محمد بن محمد رومی الفری المتون ۱۳۳۴ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۳۷۶
					یہ تفسیر صرف سورۃ فاتحہ کی ہی۔ بڑی تفصیل و تحقیق کے ساتھ تالیف ہوئی ہے۔ حضرت مولف نے اولاً بطریق مقدمہ چند ابواب میں تفسیر کی تعریف۔ ضرورت تفسیر۔ موضوع تفسیر بطل کے ساتھ لکھا ہے۔ اسکے ساتھ ایک باب اس امر کی وضاحت کے واسطے بھی منعقد کیا ہے کہ تفسیر کے واسطے کن علوم کی احانت و امداد کی ضرورت ہے یہ کتاب اس خوبی کے ساتھ بنائی گئی ہے کہ اسکے پڑھنے پر ہانے سے علم تفسیر پر کامل بصیرت ہو سکتی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ سربہا آمتابا انزلت خاتمہ صفحہ ۳۷۶ والحمد لله رب العالمین
					علامہ فری کی ولادت ماہ صفر ۱۱۵۷ھ میں ہے۔ علامہ اسود شراح منہی۔ علامہ اقصرائی کے شاگرد ہیں شیخ اکمل الدین وغیرہ کی مصر میں پڑھا ہے۔ عالم عامل اور بے بدل فاضل ہیں۔ خصوصاً علوم عربیہ میں پوری دستگاہ رکھتے۔ جب تک مصر میں رہی مذاکرہ و مباحثہ علمی میں ملتا کے ساتھ مشغول رہی۔ کلاماً و

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	صفحات	کفایت
		<p>مشاقی پیداکلی - فنون جزئیہ - شعر - معانی عروض و قافیہ - تاریخ - لغت - طب - انشا وغیرہ میں اپنا حدیث نہیں رکھتا تھا۔ ایک موقع پر خود اپنے نسبت لکھا ہے کہ "مخزن" و "فنون" دارم ہے انوار چرخ و منہاں دارم ہے این کا لبد زم خاک مند است و پو در برین مہر یونان دارم۔ جب اسکی جوہر قابلیت کا اظہار بارگاہ اکبری میں ہوا تو ۱۰۴۷ھ میں اکبر بادشاہ نے طلب فرما کر مورد عنایات فرمایا۔ تقرب و مصاہبت کے ساتھ اختصاص حاصل ہوا۔ دربار اکبری سے ملک الشعر کا خطاب پایا۔ پہلے نخلص فضی رکھا۔ آخر میں اسکے ساتھ فیاضی بھی بڑھادیا۔ ۱۰۹۹ھ میں بطریق سفارت راجہ علی خان والی خاندیس کے پاس بھیجا گیا۔ وہاں سے فارغ ہو کر برہان شاہ والی احمد نگر کے پاس اسی خدمت پر موز کیا گیا ۱۱۰۲ھ میں اس کام سے فراغت پا کر پایہ سربراہی پر معاودت کی۔ اسکی نسبت اتحاد و بے دینی کے نسبہ بہت مشہور ہیں منتخب التواریخ میں ملا عبدالقادر بدایونی نے بھی اس باب میں کس قدر خامہ فرسائی کی ہے۔ حقیقت حال عالم الغیب و الشہادۃ پر روشن ہے۔ اسکے مرض موت میں اکبر بادشاہ خود عیادت کو گئے۔ اور اسکا سر اپنے زانو پر رکھا۔ آخر ایکڑ چار ہجری میں اس دار فانی سے کوچ کیا۔ (داثر الکلام - منتخب البیان)</p>					
۳۶۸۲	۲۹۸	قدسی الفرغ تفسیر المفسر	الحاج محمد القوری	۱۲۹۶ھ	مطبوعہ مصر	۵۰	
		<p>سورۃ الم نشرح کی مفصل تفسیر ہے۔ شروع صفحہ ۲ الحمد للہ الذی شرح - ختم صفحہ ۵۰ صبح و مساء میں حضرت مولف زمانہ حال کے فضلا میں ہیں۔ انیسویں ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ مسجد اقصیٰ میں اس تفسیر کے تمام فراغت پائی۔</p>					
۳۸۸۴	۲۹۹	العقد الجلیل فی تشریح التذکرۃ	حضرت آکاہ باشا		مطبوعہ مصر ۱۲۳۳ھ	۱۸۴	
		<p>اس کتاب میں کوئی تفسیری شان نہیں ہے۔ صرف آیات و کلمات مکرر قرآنیہ کو بحوالہ سور قرآن جمع کیا ہے۔ آماز صفحہ ۴ سورۃ الفاتحہ الحمد للہ رب العالمین - خاتمہ صفحہ ۱۸۲ اہل انبأ راہ۔</p>					



نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا مسمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>واللہ ختمہ فیہ سر معظم۔</p> <p>یہ تفسیر باحاشی رجب اول قرآن شریف کی ہے حضرت مصنف نے پوری قرآن کی بالاستیعاب تفسیر نہیں لکھی ہے۔ میر غلام علی آزاد بگرامی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مصنف نے تفسیر رجب اول قرآن شریف علاوہ متعدد سوراو مختلف آیات کی اور بھی تفسیریں لکھی ہیں جنکی تفصیل تاثر اگر امین اس طرح ضبط کی ہے تفسیر سورۃ اعراف باحاشی۔ تفسیر سورہ مریم۔ تفسیر سورہ طہ۔ تفسیر سورہ محمد۔ تفسیر سورہ یوسف۔ تفسیر سورہ الرحمن۔ تفسیر سورہ عم باحاشی۔ تفسیر سورہ کوثر۔ تفسیر سورہ اخلاص۔ تفسیر آیۃ اللہ نور السموات والارضین تفسیر آیۃ اتا عر ضنا الامانہ۔ تفسیر آیۃ الفحسبتہ۔ تفسیر آیۃ ولا نقولن للشیء انی فاعل ذلک عدا۔ تفسیر آیۃ کلووا والشربوا۔ تفسیر رجب قرآن میں زیادہ بسط نہیں کیا گیا ہے ضروری قدر پر اکتفا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول الحمد للہ الذی جعل الفرحان نور اللہدی۔ خاتمہ صفحہ ۸۶۳ صدار فی الدنیا خلیفہ وعند اللہ ملکا۔ صفحہ ۲۲۹ فل ہی موافیت للناس کی تفسیر میں کئی جہن و لقد استقصینا فی شرح قصیدتی مطالع الدقائق فی علم الہیۃ فلیتطلع ثمہ۔</p> <p>حضرت مولف رحمۃ اللہ قصبہ کو سی علاقہ جو پنور کے رہنے والے ہیں۔ علوم ظاہری و باطنی میں کامل تھے آپکے والد نے آپکا نام حضرت بھاوالدین نقشبند کے ایسا سے جو رویا میں ہوا تھا غلام نقشبند کہا ابتدا سے اتہا تک آپکو فیضان میر محمد شفیع سے ہوا جنکا تلمیذ دہلی میں مشہور رہو۔ میر محمد شفیع نے آپکے والد شیخ حطار اللہ سے بھی پڑھا تھا۔ شیخ غلام نقشبند نے تحصیل اہلارہ برہس کی عمر میں ختم کی اور اسی سال کی عمر میں تبرکاً اپنے شیخ کے پیر شیخ پیر محمد قدس سرہ سے بھی پڑھا۔ آپ ہمیشہ میر محمد شفیع کی زندگی میں اور موت کے بعد بھی دہلی کو آتے جاتے تھے۔ شیخ پیر محمد کے انتقال کے بعد اوگوں نے میر محمد شفیع کو سجادہ نشینی کے لئے منتخب کیا تھا لیکن میر صاحب لکنؤ پہنچے تو انھوں نے شیخ غلام نقشبند اپنے پیر کا سجادہ نشین بنایا۔ اکثر درویشوں اور علما کو آپسے فاعل پہنچا۔ شاہ عالم بہادر شاہ نے بھی</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>لکھا ہے۔ قرآن شریف کی اس آیت و اللہ الا سماء الحسنیٰ کو لاکھ حدیث شریف سے ثابت کیا کہ اسد جل شانہ کے واسطے ننانوے اسماء حسنہ ہیں۔ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا ہے۔ مع ترجمہ فارسی عبارت ابتدائی صفحہ ۳۰ والی قسمت ان التوجہ لک ما اغفلہ ابو جعفر رضی اللہ عنہ جو ابو جعفر بہت سے فضلاء کی کینت ہو۔ نہ معلوم کونسے ابو جعفر مراد ہیں۔ عجب نہیں کہ ابو جعفر نجاش جو بڑے نحوی مصر کے رہنے والے ہیں مراد ہوں۔ انکی وفات ۳۳۸ھ ہجری میں ہو۔ ختم عبارت آخر صفحہ ۲۸۴ فصل فی الاسماء المضاعفة۔ (مصنف کتاب کی تحقیق نہیں ہوئی)</p>
۳۵۴۳	۲۹۶	انوار الفرقان و ازہار القرائن	مولانا شیخ غلام شہباز	فلسفی	۸۶۳		
		الرجع الاول	المدعو بالشیعی بن شیخ عطاء اللہ لکھنوی التوتوی				
							<p>تقطیع کتابت طو لا مختلف کہیں ۸ انچہ کہیں اس سے کم و بیش۔ عرضاً تقریباً ۱۲ انچہ سطور ۱۱ سے ۲۳ تک۔ صفحہ ۶۶۹ تک۔ خط نسخ عمدہ ایک قلم سے لکھا ہوا ہے۔ اسکے بعد آخر کتاب تک خط نسخ مختلف ہو اکثر اوراق کتاب پر خوشی ہوئی تعلیق بخیت خط میں تحریر ہیں۔ جنکا کاتب دوسرا شخص معلوم ہوتا ہے۔ تمام اوراق پر دیک کا زیادہ اثر پایا جاتا ہے۔ ۱۱۹۷ھ میں کتاب بحالت کدائی حشر ہوئی ہے۔ آیات قرآنیہ شخرف سے معرب تفسیر سیاہی سے غیر معرب لکھی ہے۔ کاتب نے اپنا نام آخر کتاب پر اس عنوان پر تحریر کیا ہے۔ (مکتبہ محمد التفات مبارز خانی تحریر فی التیارخ پانزدہم شہر ربیع الثانی روز یکشنبہ مکیئم پیر روز برآج در قصبہ لاہر پور در حویلی متبرکہ مولوی صاحب قبلہ علی غلیم الدین خان باتا سید سال کتابت نہیں لکھا ہے۔ اسی آخری ورق پر ایک عربی قطعہ تعلیق خط میں تحریر ہے جس سے ظاہر نکلتے ہیں۔ اس قطعہ سے یہ امر قیاس نہیں ہوتا کہ ۱۱۱۱ھ تا ۱۱۱۲ھ تک یہ لکھا گیا ہے۔ قطعہ یہ ہے۔ سیختم بشری ان هذا العامہ بنادی علی قولی وذلك سیختم فعلیک شیخ الفوم للہ ختمہ</p>



نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ فلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حاشیہ الفقہیہ - بارہ سوال مسئلہ چری مطابق سنہ ۱۶۲۲ھ مصنفان میں انتہا فرمایا - صاحب خلاصۃ الاثر لکھتے ہیں کہ آپ کا جازہ طوس میں پہنچا گیا۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ (خلاصۃ الاثر فی احیان القرن العاشر - انکشاف القوری)				
۲۳۸۲	۲۹۵	کتاب التبصیر فی علم التفسیر ناقص الطرفین	لم اقف	مکملی	۲۸۴	
		تقیع کتابت ۴۰۶۶ - سطور ۱۷ - خط نسخ قدیم بطریق عرب کا غزوہ ملی - اوراق پونڈکار - دیکھ خورہ صفحہ ۱۰۶ پر دو سطر کی عبارت بقدر ثلث سطر کے رقعہ دوزی کی وجہ سے پوشیدہ ہو گئی کتابت صرف سیاری سے ہے۔ بعد کتابت فصول و آیات وغیرہ پر سرخی سے قلم پیر گیا ہے۔ کتاب کے نام تمام ہونے کے سبب کا تب کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ اس کتاب میں قدیمی رسم خط کے موافق دال مہملہ پر نقطہ دیا گیا ہے۔ مثلاً لفظ - خدا - پدر - پیام زد - ترسد - باشد - بدکار وغیرہ میں ہر جگہ دال پر نقطہ ہے۔ کاف بیانیہ کو یا کے ساتھ لکھا ہے (کے) لفظ انچہ بغیر ہائے ہوز کے تحریر ہے۔ یہ طرز تحریر اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ کتاب بڑا کا خط بہت قدیم ہے۔ یہ کتاب اول سے ناقص آخر سے نام تمام ہے۔ ابتدائی ورق کی عبارت کو اصل کتاب کے چند ان مناسب بھی نہیں ہے۔ ظاہر پھلا ورق کسی دوسری کتاب کا معلوم ہوتا ہے۔ صفحہ ۳۳ سے اصل کتاب کی عبارت مفہوم ہوتی ہے۔ صفحہ ۴ میں نام کتاب کے متعلق لکھتے ہیں و سمیتہ کتاب التبصیر فی علم التفسیر اس کتاب کا جسد حصہ مجلد ہذا میں ہے ہمیں تم آن شریف کی تفسیری شان تو معلوم نہیں ہوتی۔ صرف اجناس و انواع اسماء عربیہ کی تحقیق - اوزان ابواب افعال کا بیان - اور تفصیل کہ ثلاثی ہے یا رباعی صحیح ہے یا معتل - مہوز ہے یا مضاعف وغیرہ عربی لغات کا ترجمہ فارسی زبان میں تحقیق ترجمہ میں آیات قرآنیہ سے استدلال وغیرہ وغیرہ۔ کتاب کو متعدد ابواب و فصول پر منقسم کیا ہے۔ پھلی فصل میں اسماء حسنہ آئی کا شمار اور آٹھ ترجمہ فارسی				

نمبر موجود انمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	و۔ سن۔ الی السلام۔ و۔ م۔ الی المحيط بالانبیاء بالعلم عبارت خاتمہ صفحہ ۶۵۸ واللہ العاصم تم بحمد اللہ رب الارباب والصلوٰۃ علی محمد وآلہ والاھیاب ختم تفسیر کے بعد صفحہ ۶۵۸ سے صفحہ ۶۶۶ تک مصنف کتاب نے بعض فوائد وصیت کے طریق پر عربی عبارت میں لکھے ہیں جسکا محصل یہ ہے کہ تفسیر کے ظاہر و باطن میں فرق ہو۔ مفسرین کو تاویل و تفسیر بالرائے کرنا چاہئے۔				
	مصنف کتاب کا نام محمد لقب بہار الدین ہے۔ بعدک یا قزوین میں ماہ ذی الحج ۹۵۳ ھ ہجری مظلوم ۱۵۴۶ ھ میں پیدا ہوئے۔ صغر سنی میں والد ماجد کے ہمراہ بلاد عجم میں آکر شغلا علمی میں مشغول ہوئے علوم دینیہ کی تکمیل اپنے والد سے پوری کی عقلی علوم میں ملا عبد اللہ بزدی۔ ملا علی۔ ملا نقض حکیم صدر الشریعہ گیلانی۔ حکیم عماد الدین محمود انکے اساتذہ ہیں۔ تھوڑی مدت میں تمام علوم میں پوری مہارت اور کامل دستگاہ حاصل ہو گئی۔ لیاقت علمی میں علماء ہمعصر سے انکایا یہ بلند ہو گیا۔ شیخ علمی کی وفات کے بعد شیخ الاسلامی کا منصب پایا۔ کچھ زمانہ اس کام پر مامور رہے۔ پھر شوق تجرید و سیاحت پیدا ہوا۔ تمام امور کو خیر باد کہہ کر حج بیت اللہ کا قصد کیا۔ حج سے فارغ ہو کر زمانہ دراز تک حجاز۔ عراق۔ شام۔ مصر۔ وغیرہ قیام رہا۔ ان مقامات کے ارباب اہل کمال اور صوفیہ اہل وجود و حال کے صحبت رہی۔ اور انکے خزان احسان سے بہت کچھ پایا۔ جملہ علوم میں آپ کو ملکہ کامل حاصل تھا۔ شاہ عباس صفوی کو آپکے ساتھ خاص ارادت تھی۔ اکثر علوم میں آپکے مصنفات جلیلہ موجود ہیں۔ عربی۔ فارسی نظم کلام پر بھی پوری قدرت حاصل تھی۔ بعض مولفات کے اسماریہ ہیں۔ التفسیر المسنی بالعرۃ الوثقی۔ الصراط المستقیم۔ التفسیر المسنی بعین الحیات۔ التفسیر المسنی بالجبل المستنیر فی مزیایا الفرقان البسین۔ مشرق الشمین۔ شرح الاربعین۔ التاج العباسی فارسی۔ مفتاح الفلاح۔ الزبدۃ فی الاصول۔ التہذیب فی النحو۔ المختص فی الہینۃ۔ الرسالۃ الملکیہ۔ خلاصۃ الحساب۔ الخلاء۔ تشریح الافلاک۔ الرسالۃ الاسطرلابیہ۔ حاشی انکشاف حاشی البیضاوی۔ حاشیہ علی خلاصۃ الرجال۔ درایۃ الحدیث۔ الفوائد الصمدیہ فی علم العربیہ۔				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۴۷۹	۲۹۴	تفسیر عالمی	الشیخ بہار الدین محمد بن حسین بن عبد الصمد العالمی - المتوفی ۱۲۰۸ھ		قلمی	۶۶۲	

تفطیح کتابت ۱۱۴۷ھ ۲۱۰۰ - سطور ۲۴۰ - کاغذ کشمیری باریک - صفحہ ۱۵۳ تک خط ایران شفیعیہ  
اسکے بعد تخلیق بگڑا ہوا خط ہے۔ کتاب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ پیوند کاری خفیف۔ اثر کرم قلیل پایا جا رہا ہے۔  
مختصر تفسیر ہے۔ تصوف کے رنگ میں لکھی گئی ہے۔ اکثر مقامات پر مراد قرآن کو مصطلحات صوفیہ پر  
محول کیا ہے۔ اس تفسیر میں نہ تو کتاب کا کوئی خاص نام ہے نہ مصنف کی تصریح ابتدائی صفحہ پر کسی نے  
تفسیر عالمی لکھ دیا ہے جس سے متبادر ہوتا ہے کہ علامہ بہار الدین عالمی کی تصنیف ہو۔ اس متبادر کی  
تائید اسی کتاب کے صفحہ ۹۱ کی عبارت سے بھی ہوتی ہے۔ وہی ہلکا و قد سمعت شیخنا المولے  
نور الدین عبد الصمد قدس اللہ روحہ الخری عن ابیہ اذہ کان بعض الفقراء الخ۔  
عبد الصمد۔ علامہ بہائی کے دادا کا بھی نام ہے۔ حجب نہیں کہ شیخنا عبد الصمد ہی ہوں۔ کتب تواریخ میں  
علامہ بہائی کے تصانیف میں چار تفسیریں لکھی ہیں۔ عروۃ الوثقیہ۔ الصراط المستقیم۔ عین الحیوۃ۔  
جبل التین فی مزیایا الفرقان المسبین۔ یہ امر تو یقینی ہے کہ یہ تفسیر عروۃ الوثقیہ تو ہے نہیں۔ اس لئے کہ  
کتاب کشف الحجب والاستار میں عروۃ الوثقیہ کا آغاز اس عبارت سے لکھا ہے الحمد للہ الذی  
انزل علی عبدہ کتاباً الہیاً الخ غاہر ہے کہ تفسیر مذکور کی عبارت اسکے منافی ہے۔ باقی تفاسیر ثلثہ  
سطور بالا اس وقت تک کہیں دیکھی نہیں گئیں نہ کتاب کشف الحجب والاستار میں اسکا ذکر ہے۔  
ایسی حالت میں تفسیر مذکور کسی خاص نام کے ساتھ سے نہیں کیا جاسکتا۔ عبارت آغاز صفحہ اول الحمد للہ  
الذی جعل مناظم کلامہ مظاہر حسن صفاۃ و طوابع صفاۃ مطالع نور ذاتہ الخ  
عبارت صفحہ ۳۶۵ سورۃ الشعراء بسم اللہ الرحمن الرحیم ط۔ اسرارۃ الی الطہ

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ ۵۳۱ (جلد ہشتم) و شرف و کرم و باریک و ترحم					
		الدر اللقیط من البحر المحیط	الامام تاج الدین ابی محمد بن عبد القادر بن احمد بن کتوم بن احمد بن محمد بن سلیم بن علی بن الحنفی النخوی المتوفی ۷۹۹ھ				
		<p>یہ کتاب بھی البحر المحیط مسطورہ سابق کے آٹھون جلدوں کے آخر حصص حاشی پر ہے کتاب ماسبق اور کتاب</p> <p>کے مابین خط جدولی فاصل رکھا گیا ہے۔ یہ تفسیر بھی البحر المحیط کی تلخیص ہے۔ ابن حیان نے جو اپنی کتاب</p> <p>البحر المحیط میں ابن عطیہ و علامہ زمخشری کے کلام کی تردید کی ہو تفسیر بنیامین صرف انہیں مباحث پر اختصار</p> <p>کیا گیا ہے۔ حرف ع ابن عطیہ کے واسطے حرف ش زمخشری کے لئے حرف ح ابن حیان کی</p> <p>علامت رکھی ہے۔ عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۲ جداول الحمد للہ الذی انزل القرآن وجملہ</p> <p>حجۃ عبارت خاتمہ حاشیہ صفحہ ۵۳۲ جلد آٹھون واللہ اعلم بالصواب</p> <p>حضرت مولف رحمۃ اللہ کا تولد آخری ذی الحجہ ۶۸۲ھ ہجری میں ہوا۔ ابی حیان کے اخس تلامذہ میں ہیں</p> <p>زمانہ دراز تک انکی صحبت میں علوم کی خدمت کی۔ انکے علاوہ بہار بن النحاس۔ علامہ سروجی وغیرہ کے</p> <p>فیض علمی سے بھی ستیفیض ہوئے۔ تمام علوم فنون میں عموماً اور نحو۔ فقہ۔ لغت میں خصوصاً مہارت تام رکھتے</p> <p>نظم کلام بھی پوری قدرت حاصل تھی۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ چند مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔</p> <p>الجمع بین العباب والحکم (فی اللغۃ) شرح الہدایہ (فی الفقہ) الجمع المتناہ فی اخبار اللغویین والخیام</p> <p>(عشر مجلدات) شرح کافیہ۔ شرح شافیہ (لابن الحاجب) شرح الفصح۔ الدر اللقیط من البحر المحیط (مجلدات)</p> <p>اتذکرہ (ثلاث مجلدات) رمضان المبارک ۷۹۹ھ ہجری طاعون میں انتقال ہوا۔</p> <p>(بغیۃ الوعاہ)</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اسمائے مصنفات					
		<p>البحر المحیط فی التفسیر - النہر منقشرہ - اتحاف الاریب بما فی القرآن من الغریب - التذیل والتکمیل فی شرح التفسیر  یہ مطول کتاب ہے۔ اسکا مختصر الارثشاف ہے۔ عربی زبان میں ان دو کتابوں سے مطول دوسری کتاب  انکے مصنفات میں نہیں ہے۔ التحفیل شرح التفسیر - الاسفار المخص فی شرح سیدہ سیدہ للصغار - التجرد لا کما  کتاب سیدہ - التذکرہ فی العربیہ - اربع مجلدات کبار - التقریب مختصر المغرب - التدریب فی شرح  المبدع فی التفسیر - غایۃ الاحسان فی النحو - شرح الشذائی مسئلہ کذا - فی النحو - الارضانی فی الضم  والطاء - عقیدۃ اللالی فی القراءات علی وزن الشاطبیہ - الحلل الحالیہ فی اسانید القرآن العالیہ - سخاۃ الاندلس  الابیات الوافیہ فی علم القافیہ - منطق الخرس فی لسان الفرس - الادراک لسان الازراک -  انوار فی اختصار المنہاج - وغیرہ - (لئے الوفاء - ذکر کات)</p>					
		النہر المسد من البحر	امام شیر الدین ابی عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن حیان الاندلسی الفرائدی بنی المشوبابی حیا متوفی ۳۵۵ھ				
		<p>یہ کتاب البحر المحیط مرقومہ بالا کے تمام جلدوں کے اول حصص حواشی پر ہے۔ یہ تفسیر بھی ابی حسیان  متقدم الذکر کی تالیف ہے۔ البحر المحیط کا اختصار کیا گیا ہے۔ اس مختصر میں بعض جدید فوائد اصل کتاب سے  کچھ زیادہ بھی تحریر ہیں۔ اسی کتاب کے خطبہ میں حضرت مولف لکھتے ہیں فانی لما صنعت کتاب الکبیر  المسمی بالبحر المحیط فی علم التفسیر عجز عن قطعہ لطولہ السأبحر وقلبت له عن افئنا صاھا  البارج منه والسأبح فاجريت منه نهرًا تجري عیونہ الخ عبارات شروع حاشیہ صفحہ ۲  (جلد اول) بعد عبارات الحاتی بحمدك اللهم استغفر وبنورك استوفهم - عبارت خاتمہ حاشیہ</p>					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۷۹	۲۹۳	البحر المحیط - البحر الثامن مع الفہرست	الامام شیر الدین ابی عبد محمد بن یوسف بن علی بن حبیب اللہ بن العزیز بن ابی المنصور ابی حنیفہ	۵۳۲	مطبوعہ مصر ۱۳۱۸ھ	۵۳۲	کیفیت
<p>اتھوان جزوی - شروع صفحہ ۲ ختم و کتاب المبین ختم صفحہ ۵۳۲ و سلم تسلیما کثیرا۔</p> <p>علامہ ابو حنیان طحطاش مین (غرائط) ایک شہر کا نام ہے ۶۵۲ھ آخر ماہ شوال مین پر وہ عدم سے منہ نہ جوہ جلوہ افروز ہوئے۔ اوائل عمر مین ابی جعفر بن الطباع سے قرأت اور ابی الحسن لابندی اور ابی جعفر بن زبیر وغیرہما سے عربیت کی تکمیل کی۔ ذکاوت و فراست اپنے ساتھ لیکر آئے تھے۔ ان فنون کی چند روئے نہ تمام علوم عربیہ مین عموماً اور صرف و نحو مین خصوصاً امام فن مانے گئے۔ اندلس - آفریقہ - اسکندریہ مصر - حجاز وغیرہ مین ساڑھے چار سو شیوخ سے سماعت حدیث کا اتفاق ہوا۔ مشرق و مغرب کے اکثر محدثین سے اجازت حدیث حاصل ہوئی۔ تفسیر - ادب - تاریخ - لغت - علم رجال - معرفت طبقات وغیرہ مین مہارت تامہ اور یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ انکی ہمہ دانی کا شہرہ دور دور تک پہیل گیا۔ بڑے بڑے لوگوں نے انکی شاگردی کا فخر حاصل کیا۔ انکی حیات مین انکے تلامذہ ائمہ اور اشیاء کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ دن رات مشغلہ علمی مین مستغرق رہتے۔ تدریس یا تحریروں یا لیلی یا مطالعہ کتب۔ کبھی کبھی نظم کلام کی طرف بھی توجہ فرماتے۔ انکے مولفات مین منظومات بھی ہیں۔ مذاہب اہل انظار ہر طرف مائل تھے۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بیحد خلوص و محبت رکھتے۔ رقت قلبی بہت بڑی ہوئی تھی۔ نہایت خستہ و بکا کے ساتھ قرآن شریف کی قرأت کرتے۔ بہت سی کتابوں کے مولف ہیں ۱۸ صفر ۴۵۵ھ قاہرہ مین وفات پائی۔ اور مقبرہ صوفیہ مین مدفون ہوئے۔</p>							

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۷۹	۲۸۷	البحر المحیط - الجزا الثانی مع الفہرست	الامام اشیر الدین ابی عبد محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی الغرناطی الجیانی الشہوبانی حیان المتوفی ۷۵۵ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۹ھ	۵۲۴ ۸	
		دوسرا جزو ہے۔ شروع صفحہ ۲ لبس البیان تو لو ا ختم صفحہ ۵۲۴ تقدیر تفسیر مثل هذا۔					
ایضاً	۲۸۸	البحر المحیط - الجزا الثالث مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۵۲۲ ۸	
		تیسرا جزو ہے۔ شروع صفحہ ۲ کل الطعام ختم صفحہ ۵۲۲ موضع هذا الضمیر					
ۛ	۲۸۹	البحر المحیط - الجزا الرابع مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۵۲۳ ۸	
		چوتھا جزو ہے۔ شروع صفحہ ۲ لیتدن اشد الناس ختم صفحہ ۵۲۳ وتخبط بمبادئہ وغایاتہ					
ۛ	۲۹۰	البحر المحیط - الجزا الخامس مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۵۵۰ ۸	
		پانچواں جزو ہے۔ شروع صفحہ ۲ برأۃ من اللہ ختم صفحہ ۵۵۰ والتأیید والاعانة					
ۛ	۲۹۱	البحر المحیط - الجزا السادس مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۵۱۸ ۸	
		چھٹا جزو ہے۔ شروع صفحہ ۲ سبحان الذی اسرے ختم صفحہ ۵۱۸ معدول عن الفجرۃ					
ۛ	۲۹۲	البحر المحیط - الجزا السابع مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۵۲۸ ۸	

نمبر جوڈا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						مختصر رسالہ ہے جو کتاب متذکرہ بالا کے آخر صفحہ ۳۹۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۲۱ پر ختم ہو گیا ہے فن اصول تفسیر میں نمبر ۵ کے بعد لکھا گیا ہے۔
۳۳۷۹	۲۸۶	البحر المحیط مع التفسیرین الآخرين الجزء الاول مع الفہرست	الامام اشیر الدین ابی عبد محمد بن یوسف بن علی بن بن حیان الاندلسی الغرناطی الجبائی الشہوبالی حیان المتوفی ۷۵۰ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۸ھ	۸۹۸	
<p>بہت بڑی تفسیر ہے۔ آٹھ ضخیم جلدوں میں تمام ہوتی ہے۔ اس تفسیر میں ترقیب بیان اس طرح رکھی ہے۔ اولاً آیہ قرآنی کے متعلق کلمات مفردہ کی تحقیق قبل ترکیب لفظاً لفظاً لغت وقواعد نحو سے بیان کی ہے۔ علم لہجہ و بیان کے مسائل بھی قدر ضروری لکھے ہیں جس لفظ کے دو معنی یا اس سے زیادہ ہوتے ہیں وہ تمام معانی اول ہی ذکر میں بیان کر دیے جاتے ہیں تاکہ آئینہ جس تناسل جو جسے معانی چسپان نہ کیں وہی مقصود سمجھا جائے۔ اس نتیجہ کے بعد تفسیر آیہ میں شان نزول بیان نسخ۔ مناسبت ماقبل و مابعد ذکر قرأت شاذہ و مستعلیہ۔ اقادیل سلف و خلف وغیرہ تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ تفسیر معانی قرآنیہ میں بڑے بڑے مفسرین خصوصاً ابن عطیہ و زمخشری سے مباحثہ و رد و قدح کیا گیا ہے۔ نسخہ ہذا جلد اول سوا پارہ کی تفسیر ہے۔ شروع صفحہ ۲ بعد عبارت احماتی الحمد لله مبدئی صہود المعارف الربانیۃ فی مرایا العقول خاتمہ صفحہ ۴۹۸ و اخس اتی بخمیس شہ کے آخر میں اس تفسیر کی تالیف شروع ہوئی ہے۔ تمام جلدوں کے آخر میں فہرست مضامین منضم ہو آٹھوں جلدوں کے حاشی پر دو تفسیریں مفضلہ مابعد اور بھی ہیں۔</p>						



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>کے ساتھ بیان کیا ہو۔ زیادہ تر تشابہات کے معانی میں زور دیا ہے۔ آیات متشابہات کے معانی میں جو اور لوگوں نے تاویل کی ہو اسکی تغلیط کی ہو۔ آیات کی تفسیر لکھنے کے بعد جو امور زیادہ قابل تشریح ہیں انکو سوال وجواب کے ساتھ مصرح کر دیا ہو۔ آخر کتاب میں بعض بعض جگہ بیاض ہو اصل نسخہ منقول عنہما ہیں ان مقامات پر بیاض ہی تھا جو مجتبہ قائم رکھا گیا۔ آغاز صفحہ ۳ الحمد للہ علی نعمہ واحسانہ خاتمہ صفحہ ۳۹۲۔ ثبت قول و عمل۔</p> <p>مؤلف کتاب مسلک معتزلی۔ لقب قاضی القضاۃ ہیں۔ اس مذہب میں یہ لقب انکے خصوصیات سے ہو معتزلہ گیارہویں طبقہ میں انکا شمار ہے۔ پہلے ابی اسحاق بن عیاش کی شاگردگی کا فخر پایا پھر بغداد کا سفر کیا۔ شیخ ابی عبد اللہ کے زیر تربیت رہ کر مدت دراز تک علوم و فنون کی خدمت کی۔ بالآخر فائق اقران اور فرید زمانہ مشہور ہوئے۔ رئیس المعتزلہ شیخ العلما علم اہل ارض تسلیم کئے گئے۔ مدت العمر تدریس و تالیف میں مستغرق رہے۔ کفر ارض کے اکثر حصہ میں انکے تصنیفات مروج و معتد ہیں۔ تالیفات کی مقدار چار لاکھ اوراق تک بیان کی گئی ہو۔ انکے تالیفات کے مختلف شعبے ہیں۔ علم کلام۔ اس فن میں بعض کتب مصنف کے اسماء یہ ہیں۔ کتاب الخلاف والوفاق۔ کتاب المبسوط۔ کتاب الحجیۃ۔ شرح الاصول۔ شرح المقالات۔ علم اصول الفقہ۔ اس فن کی تالیفات میں نہایہ۔ عمدہ۔ مع شرح مشہور ہیں۔ خلائیات۔ اس فن میں کتاب فی الخلاف بین الشیخین۔ تالیف کی ہو۔ علاوہ انکے مواعظ۔ جوابات مسائل۔ فی الفقہ۔ صلی الخلفین۔ اور دیگر علوم و فنون میں بہت سے مصنفات ہیں۔ جگہ شمار متعذر ہو۔ ۱۵۰۰ ۱۴۰۰ ۱۳۰۰</p> <p>رے میں انکی وفات ہوئی۔ (مقتبس من الورق الاول لهذا الكتاب نقل فيه من كتاب المذنب والاهل في شرح كتاب الملل والنحل)</p>
		مقدمۃ التفسیر	العلامة ابی القاسم حسین بن محمد المعروف بالاعرج البغدادی المتوفی سنة ۵۵۰ھ				

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	ما قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عصر معلّٰۃ شعبہ نورین دفن کئے گئے۔ اس کتاب کی ابتدا میں حضرت مصنف کا حال تحریر ہے یہ ضروری ترجمہ اُسی سے اخذ کیا گیا۔						
۳۱۴۸	۲۸۴۲	الصراط المستقیم	الشیخ الفاضل احمد زینی	۱۱۱۳ھ تقریباً	مطبوعہ مصر ۲۰۱۳ھ	۲۰۰		
		نظم مدرّۃ القبۃ الخدیوۃ	استاذ العلوم العربیۃ الدینیۃ					
		نئے رنگ کی تفسیر ہے اُن آیات قرآنیہ کو جمع کیا ہے جن کا تعلق اعتقادات۔ عبادات۔ آداب و محاکم اخلاق کے ساتھ ہے۔ ہر آیت کے پتہ و نشان کی غرض سے صفحات کے داہنی بائیں جانب سورۃ نام بھی لکھے ہیں۔ پوری کتاب کی تین اقسام پر تقسیم ہے۔ پہلی قسم میں اُن آیات کو جمع کیا ہے جو حق سبحانہ و تعالیٰ کے وجود و صفات اور معرفتِ رسل پر وال ہیں۔ دوسری قسم میں وہ آیات ہیں جن کا تعلق عبادات سے ہے۔ تیسری قسم میں آداب فاضلہ اور اخلاق کاملہ کے متعلق آیات لکھی ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم خاتمہ صفحہ ۳۶۶ واللہ ولی الرشید والمسود حضرت مولف زمانہ حال کے اکابرین میں ہیں ۱۱۳۵ھ کے بعد اس کتاب کی تالیف ہوئی عباس علی باشا ثانی کے نام پر کتاب کو معنون کیا ہے۔						
۳۲۸۱	۲۸۵	تشریح القرآن عن اوطان مع مقدمۃ التفسیر	قاضی القضاۃ عماد الدین ابی الحسن عبد الجبار بن احمد بن عبد الجبار بن احمد انجیل الہدائی المعترلی المتوفی ۱۲۱۵ھ		مطبوعہ مصر ۱۲۲۹ھ	۳۳۶		
		یہ تفسیر مذہب معتزلہ کے موافق لکھی گئی ہے۔ اس تفسیر میں محکم و تشابہ کی تفصیل اور ان دونوں کا فرق و جہت						

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنیہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		آپ لا ولد ہی تھے۔ صاحب ترجمہ کی غور و پرداخت میں کمی نہیں کی۔ انکی تعلیم و تہذیب کی طرف نہایت سعی و کوشش سے متوجہ ہوئے۔ اور تحصیل علوم میں انکی ہر قسم کی مدد کی جسکایہ اثر ہوا کہ حصد بنایا آہی پندرہ سال کی عمر سے پہلے ہی جملہ علوم رسمہ فقہ۔ حدیث۔ تفسیر۔ نحو۔ لغت وغیرہ سے فارغ ہو گئے۔ آپکی طینت میں اکتساب فضائل کا مادہ خلق و ودیعت تھا۔ علوم ظاہری کی تحصیل و تکمیل کے بعد طرق صوفیہ کی طرف میلان پیدا ہوا بہت سی مشائخ کبار کی خدمت میں حاضر ہو کر انکے فیض کمال سے حصہ لیا۔ زیادہ					
		حضرت سید احمد بن ادریس سے کامیابی حاصل ہوئی اور انہیں سے طرق خمسہ نقشبندیہ قادریہ شاذلیہ۔ جنیدیہ۔ میرغنیہ کو اخذ کیا۔ طریقہ میرغنیہ انکے جد امجد سید عبدالسدر غفیری کا طریق ہے۔					
		یہ بڑے مرتبہ اور جامہ صفت شخص ہیں۔ انکے متاخر و کرامات مشہور ہیں۔ عجائب الآثار میں علاوہ دیگر کمال کے انکے بہت سے معجزات بھی بیان کئے ہیں۔ محبوب انہیں کا لقب ہوا سوجہ سے کہ مخلوق سے کنارہ کشی کر کے یحیوی و علیحدگی اختیار کی تھی۔ اسی خاندانی برکت سے صاحب ترجمہ بھی فضل و کمال کے ساتھ تصنف					
		ہیں۔ اپنے اکابر میں کی طرح انکو بھی دنیا اور اہل دنیا سے نفرت رہی۔ ہمیشہ ذکر الہی میں مصروف رہتے۔ اور ادوار و اذکار میں اوقات صرف کرتے۔ مصر۔ بلاد سودان۔ آسیوط وغیرہ کا سفر بھی کیا۔ بعض مقامات کے سفر میں انکے پیروں میں بھی ہمراہ رہے۔ سفر کے زمانہ میں جن جن مقامات میں قیام ہوا وہاں انکے لوگوں کو حیدر آپ کے ساتھ حسن اعتقاد رہا۔ بہت سے اشخاص حلقہ مریدین میں داخل ہوئے۔ اس تفسیر کے علاوہ بہت سی کتابیں اور کئی					
		آپکے مصنفات میں ہیں۔ بعض کے اسماء یہ ہیں۔ رحمۃ الاحد فی اقتدار اثر رسول الملک احمد۔ الوعد الشہین فی تعمیر اعصار رمضان الشہین۔ شرح مشکوٰۃ الانوار بجہ عبدالعزیز غفیری۔ الفوائد البسیۃ فی حل الفاظ الآجریہ شرح البیقونیہ منجیۃ العبد من ہول یوم الودع والوعید۔ الفیوضات الالہیہ مع الشرح۔ وغیر ذلک۔					
		بائیں شوال یکشنبہ ۱۲۶۸ھ کو طائف میں رحلت فرمائی۔ سید عبداللہ محبوب کی مسجد میں نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ پھر وہاں سے آپکا تابوت مکہ مکرمہ لایا گیا۔ یہاں مکرر نماز ہونے کے بعد دو شنبہ کے روز بعد نماز					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نجم اشرف میں ماہ صفر ۹۹۳ھ میں ہوا یہ کتاب ۵۳۱ھ طہران میں سنگی چاپ سے طبع بھی ہو گئی ہے۔ مولینا سید اعجاز حسین منشا پوری کنتوکی کتاب کشف الحجب والاسرار میں مصنف کتاب کا نام (محمد بن محمد الارویلی) لکھا ہے۔ اور آغاز کتاب کی یہ عبارت تحریر کی ہے۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة علی رسولہ فہم آلہ اجمعین۔ فا علمہ ان ہمنافوائد الخ عبارت خطبہ کے متعلق تو ممکن ہے کہ اس قلمی نسخہ میں حدود لغت چھوڑی گئی ہو تا قی مصنف کے نام کی نسبت جو غلطی ہے وہ شاید ناخین کا تصرف ہو۔					
۳۰۹۴	۲۸۳	تاج التفاسیر کلام الملک کبیر الامام العلامة الحنفی العالی الجزء الاول والثانی ابن السید عبداللہ المیرغنی المحبوب المکی المتوفی ۱۲۶۸ھ	۲۸۳	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	
		پورے قرآن مجید کی بہت مختصر سہل العبارة تفسیر ہے دو جلدوں میں۔ حاشیہ پر کلام مجید غیر معرب ہے پہلی جلد شروع سے سورہ کہف کے ختم تک دوسری سورہ مریم سے آخر تک شروع جلد اول صفحہ ۲ الحمد للہ الذی الکبریا سورۃ ختم صفحہ ۲۵۹ و بین النادر شروع جلد ثانی صفحہ ۲ کہ بیعہ کما ھذا یتنا الخ ختم صفحہ ۲۶۹ اعوذ برب الناس۔ حضرت مولف رحمۃ اللہ علیہ بآحسینی۔ مولد طائفی۔ بلد المکی۔ مذہباً حنفی ہیں ۱۲۰۸ھ قریۃ سلاطین متعلق طائف میں پیدا ہوئے۔ ولادت سے ساتویں روز آپ کی والدہ شریقہ نے وفات پائی۔ والد ماجد کے کنف حاطفت میں دس سال کی عمر تک برویش ہوئے رہے۔ جب دس سال کیے گئے والد نے بھی قضا کی۔ والد کے انتقال کے بعد آپ کے حقیقی چچا (سید حسین) مستغفل ہوئے جو مکہ مکرمہ کے اجل اصحاب اور زہد و صلاح میں فرد کامل تھے۔ چچا صاحب نے اول تو بہت ہی ہونے کے سبب دوسرے					

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ پٹنہ	تعداد صفحات	کیسٹ
		بعض قبیلہ عروص وغیرہ۔ سید ابن ابی بن جلیجہ کتابوں کے نام ہیں الہد سے بیت صفحہ ۸۸۸					
		یسئلو ذلک عن المہیض کی بحث میں کہتے ہیں۔ مجاہد حائضہ کے متعلق میرا ایک جامع رسالہ					
		جسم احکام اور نوا کی پوری بحث اور تحقیق ہو۔ صفحہ ۳۰۰ میں ولایات اللہ الغض منکم					
		تفسیر میں کہتے ہیں کہ امام فخر رازی نے اس آیت سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت کی ہے					
		میں نے ان کے رد میں علیحدہ مفصل رسالہ لکھا ہے۔ ابتداء کتاب صفحہ اول۔ اعلیٰ ان ہنا فائدہ لایا					
		قبل الشروع فی المفہوم من الامتازۃ الیہا خاتمہ صفحہ ۵۶۶ شمر علی تقدیر التخصیص					
		لا یبعد التعمیم لفہم العلة فہن جہ الباقی فہا مل۔ الی قول ۳۸۵ ھجری۔					
		مفسر علام اردبیل متعلقہ ازربجیان کے رہنے والے ہیں۔ علام اہل تشیع میں بڑے فضل و کمال کے					
		شخص اور صاحب مقامات و کرامات ہیں۔ زہد و ورع میں نظیر نہیں رکھتے۔ ان کے اشار نفس کی					
		حکایتیں مشہور ہیں۔ ایک بار نواح کوفہ میں شدت کا قحط پڑا۔ گھر میں جو نانچ تھا سب فقر کو دیدیا					
		بیوی ناراض ہوئیں تو مسجد کوفہ میں اعتکاف میں بیٹھ گئے۔ دوسرے دن ایک شخص کسی غلہ کے اونٹ					
		بھر کر آپ کے مکان پر لایا اور کہا صاحب خانہ مسجد میں متکف ہیں انھوں نے غلہ بیجا کر کے پھینک دیا					
		شکلہ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے استمانہ پر حاضر ہو کر دریافت کرتے تھے اور جواب ملتا تھا۔					
		شاہ عباس صفوی نے بنت بلایا گرا نکار کیا۔ علوم عقلی و نقلی شیخ زین الدین شہید ثانی کے تلامذہ					
		عراقین اور علماء مشاہیر مقدسہ سے پڑھے۔ مولینا جمال الدین محمود کے حلقہ درس میں مولینا عبداللہ زوی					
		اور مولینا میرزا جان باغوی کے ہم سبق تھے۔ مولینا جمال الدین محمود۔ جلال الدین و واقعی کے شاگرد و شاگرد					
		آپ کے تصانیف میں مجمع الفائدہ والبرہان فی شرح ارشاد الاذہان۔ کتاب رتبہ السبیلان فی شرح					
		احکام آیات القرآن۔ کتاب حدیقہ الشیعہ فی تفصیل احوال النبی والائمہ اثبات الامامہ فارسی					
		روضات الجنات نے بیان کئے ہیں۔ آپ علامہ شیخ بہائی علیہ الرحمہ کے جمعہ ہیں۔ آپ کا انتقال					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد نسخہ	کیفیت
		السواد مولفہ اقل خلق اللہ عمر بن عبد الرحمن المدعو بسراج اصلم احوالہ فی الدار سالہ صفر سنہ ثلاث واربعین و سبعمائة کتاب کتاب فی عبارت کہی ہو و قد کتب کتاب الکشف عن الکشاف من اولہ الی آخرہ علی ید من لا یدلہ علی نفسہ ولا یعرف ایومہ خیر ام امسہ و هو الفقیر الحقیر المذنب المحتاج الی عفو ربہ الرؤف معروف البغدادی بلغہ اللہ اقصی الامانی وخلصہ من السجن الجسائی بخطہ ہرارة فی عشرین من شہر شوال ختم بالسعادة والغنم والظفر والاقبال عام احدی و عشرین و ثمان مائة - محشی علام جملہ علوم میں عموماً - اور عربیہ میں خصوصاً فاضل بے بدل ہیں حضرت توام الدین شیرازی کے خاص شاگرد ہیں - عالم جوانی سینتیس یا اترتیس برس کی عمر میں راہی ملک بقا ہوئے - (ستذرات المذہب)					
۳۰۴	۲۸۲	زبقت البیان فی آیات احکام القرآن	احمد بن محمد الاروبیلی الازربجانی المتوفی ۹۹۳ھ	۱۲۶۸ھ	قلمی	۵۶۶	
		تقطیع کتابت ۴ × ۶ - انچہ سطر ۲۱ خط نسخ معمولی مختلف اقسام - یہ نسخہ کسی جگہ بے احتیاطی سے رہا کہ آب رسیدہ ہو گیا - اور کنارے کتاب کے جلے ہوئے ہیں - دیکھا کہ ابھی اثر ہی - صفحہ ۱۶۹ کے بعد کتاب پنچس کا ایک ورق اور کتاب الحج کے ابتداء کے دس بارہ ورق کم ہیں - آیات احکامیہ کی تفسیر اسی بنا پر مولف نے فقہی انداز پر کتاب کی تقسیم کی ہو - تمام کتاب میں سولہ ابواب ہیں - کتاب الطہارت کتاب الصلوۃ - کتاب الزکوۃ - کتاب پنچس - کتاب الحج - کتاب الجہاد - کتاب الامر بالمعروف کتاب الکاسب - کتاب البیج - کتاب الدین - کتاب النکاح - کتاب المطاعم و المشراب - کتاب الموارث - کتاب الحدود - کتاب الجنایات - کتاب القضاء - ہر باب کے متعلق اُسکے مناسب آیات احکام لکھ کر تفسیر کرتے ہیں - مذاہب اربعہ اہل سنت سے بھی بحث کی ہے کتب یوں کے حوالوں میں					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صاحب ایضاح وغیرہ کے کلام کو اپنے بیانات میں سند پیش کرتے ہیں مگر زیادہ تر علامہ طیبی					
		متوفی ۷۳۳ھ کے حاشیہ کشاف سے استناد کرتے ہیں بعض جگہ لکھتے ہیں قال شیخنا					
		الفاضل رحمۃ اللہ صفحہ ۲۳۳ میں لکھا ہے شیخنا شیخ الاسلام شہاب الحق والدین					
		ابو حفص عمر السمروردی انکی وفات ۷۳۲ھ میں ہوئی۔ عجب نہیں کہ جن مقامات پر شیخنا لکھا ہے					
		وہاں ہی حضرت شہاب الدین سمروردی ہی مراد ہوں اور حضرت محشی کو انکے خاندان سے خاص					
		انتساب ہو۔ بعض جگہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی حوالہ دیتے ہیں اور انکو امام اور امام السلام					
		لکھتے ہیں۔ ابتداء کتاب صفحہ اول الحمد للہ الذی انار الاعیان بنور الوجود ابتداء سورۃ					
		مائدہ صفحہ ۳۵۱ العقد العہد الموثق وذلك لان المعقود من الحبل اقوی ابتداء					
		سورۃ بنی اسرائیل صفحہ ۵۸۷ سبحان علم للتبلیغ الظاہر من اطلاقہ لہنا و فی المفصل					
		انہ علم للتبلیغ ابتداء سورۃ الشعرا صفحہ ۷۳۵ والمعنی آیات هذا المؤلف من الحرف					
		المبسوط تلخیص المعنی علی الوجہین من المحل علی الرسول ابتداء سورۃ الصافات					
		صفحہ ۸۲۶ بطوائف الملائکۃ اراد ان یبین وجہ الجمع بالالف والتاء لان الملائکۃ					
		علیہم السلام لیسوا انا ابتداء سورۃ ق صفحہ ۹۸۰ الکلام فی ق نحو فی ص					
		سواء بسواء وقد مر ہنا لک بیان وجہ الاستواء بما فیہ صفحہ ۸۹۸ سورۃ حم سجدہ کا					
		نام سورۃ الاقوات لکھا ہے۔ صاحب اتقان نے اس سورۃ کا نام فصلت اور سورۃ المصابیح لکھا ہے					
		ارشاد القاری فارسی مولفہ ابراہیم بن المصطفی القاری نے ہی اقوات نام لکھا ہے۔					
		قولہ و لہو الدین عند اللہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں صفحہ ۲۵۵ وکان قد حققته فی					
		بعض التعالیق علی مسئلۃ التکلیف بالمحال یہ پتہ نہیں چلا کہ یہ تعلیقات متعلقات کتاب					
		کی صورت میں ہیں یا کیا۔ صفحہ ۱۱۳۲ قال الشارح فی آخر الكتاب فرغ من نقله عن					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۲۵	۲۸۱	الکشف عن الکشف	العلامة سراج الدین عمر بن عبد الرحمن بن عمر البهبهانی الکنا فی القزوینی الفارسی المتوفی ۷۴۵ھ	۷۴۳ھ	قلمی ۸۲۱ھ	۱۱۳۳	

تفصیل کتابت مع جدول ۸ × ۵ خط ۵۰ سطر ۲۵ - خط نسخ ہراتی نہایت خوشخط۔ کتاب کے ٹائٹل پیچ پر نہایت ہی نادر کام کا ایک دائرہ بنا ہے۔ اس دائرہ میں عجمی نقاشی طلائعی اور لاجوردی بہت اعلیٰ قسم کی ہے۔ نصف دائرہ پیوندکاری میں جاتا رہا ہے۔ جس قدر دائرہ باقی ہے اس میں سفیدہ سے بخط ثلث یہ عبارت درج ہے:

سلطان ملوک العرب ظل اللہ فی العالمین معین الدینا والدین شاہ رخ بہادر خان خلد اللہ ملکہ و جلالة و سلطانه

عجب نہیں کہ شاہ رخ مرزا نے اس کتاب کو لکھوایا ہو۔ یہ امیر تیمور کا چوتھا فرزند سمرقند میں ۱۴۲۱ھ میں لکھا گیا۔

۷۴۵ھ مطابق ۱۳۴۴ء میں پیدا ہوا۔ اور مقام فشاور و علاقہ رے۔ ۲۵۔ ۲۶ ذی الحجہ ۷۴۵ھ مطابق ۱۲۱۲ھ میں انتقال کیا۔ اکثر برس کی عمر ہوئی۔ بیانیس سال حکومت کی۔ پانچ بیٹے چھوڑے۔

الفتح بیگ ابوالحسین مرزا۔ مرزا بائسفر۔ سیور خاص۔ محمد چوخی (بہل کی ڈکتری)

صفحہ اول پر نہایت باریک لوح طلائعی اور لاجوردی کام کی ہے۔ کل کتاب پر طلائعی اور لاجوردی جدول ہر جگہ لفظ قولہ کو طلا سے لکھ کر کثافت کی عبارت کو شجرہ سے اور کشف کی عبارت کو سیاہی سے لکھا ہے۔ تمام سورتوں کے نام طلا سے لکھے ہیں۔ ہر سورت کو حمد و نعت پر ختم کیا ہے۔ البتہ اخیر پارہ میں یہ التزام ملتا نہیں ہے۔ پندرہ پاروں پر پھیلی جلد صفحہ ۵۸ پر ختم کی ہے۔ اور سوون بنی اسرائیل سے دوسری جلد شروع ہوئی۔ دونوں جلدیں ایک جگہ مجلد ہیں۔ دوسری جلد کے ٹائٹل پیچ پر بھی مثل اول جلد کے لوح بنائی ہے مگر اس میں نام نہیں ہے۔ اور شروع تفسیر جلد دوم پر بھی لوح ہے۔ پوری تفسیر کثافت مولفہ جابر اللہ محمود زعفرانی متوفی ۷۲۵ھ کا عمدہ حاشیہ ہے۔ حضرت محشی ماہرین فن جیسے سکاکی۔ ابن النجائب۔ ابوالعلاء الہمدانی۔ صاحب تفسیر جہیز





نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت	
				اسکا پایہ بہت بڑا ہوا ہے۔ درس و تدریس کے زمانہ میں جب تک کہ مدرسہ نظامیہ - جامع دمشق - شام وغیرہ میں سلسلہ رہا ہے بہت بڑی شہرت اور نام آوری حاصل ہوئی ہے۔ دور و دراز سے جوق جوق لوگ انکی شہرت منکر مستفید ہوتے۔ آخر میں عبادت - زہد - تنہائی کو زیادہ محبوب رکھتے مختلف فنون میں بہت سی مضامین تصنیف فرمائی ہیں۔ اشر مضافات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ کتاب الوسیطہ والبیض والوجیز - کتاب الخلاصہ - احیاء علوم الدین - مستصفی - المنحول - المنحل - تہاتہ الاعلا سفہ حکاک النظر - معیار العلم - المقصد الاسنی فی شرح اسرار اللہ فی مشکوٰۃ الانوار - المنقذ من الضلال - حقیقۃ القولین - کیمیائے سعادت - چودہ جلدی الآخرہ و شعبہ کے روزنامہ طوس میں وفات پائی۔ (طبقات اسکی وغیرہ)				
۲۷۰۴	۲۷۸	جواب اہل العلم والایمان	امام تقی الدین علی بن ابی طالب ابو العباس احمد بن عبد الجبار بن عبد السلام بن عبد بن النضر بن محمد بن النضر بن علی بن عبد السلام بن الحارثی - المتوفی ۲۸۸ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۶۰۰		
				امام ابن تیمیہ سے سوال کیا گیا ہے کہ احادیث میں وارد ہے کہ سورۃ قل هو اللہ احد - ثلث قرآن کے برابر ہے۔ اس طرح سورۃ الزلزۃ کو نصف قرآن اور سورۃ فیل یا ایہا الکافرون کو ربع قرآن کی برابر فرمایا گیا ہے۔ انکے علاوہ اور بھی بعض آیات کی فضیلت مذکور ہے۔ اس تفسیر میں فضیلت سے کیا مراد ہے حالانکہ قرآن شریف ہمارے تمام آئیں ہونے میں برابر ہے۔ اس کتاب میں ابن تیمیہ نے اس سوال کا مدلل اور محقق جواب تفصیل کے ساتھ لکھا ہے آغاز صفحہ ۲ مسئلہ شیخ الاسلام				

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ہارونی نے جواباً طبعین۔ سے کہا کہ اگر قاضی صاحب بعینہ اپنی اس تقریر کا اعادہ کر دیں تو میں ان کے دعوے کو تسلیم کئے لیتا ہوں۔					
		علاوہ اس کتاب کے اسکے اور بھی مصنفات کثیرہ ہیں۔ ماہ ذیقعدہ شنبہ کے روز ۲۳ ۱۴۰۳ھ بغداد میں وفات پائی۔ اسکے بیٹے حسن نے نماز جنازہ پڑھائی۔ پہلے اپنے مکان میں دفن ہوئے۔ پھر مقبرہ باب حرب میں منتقل کئے گئے۔ باقلانی نسبت بیع باقلا کی مناسبت سے کی گئی ہے۔ (ابن خلکان)					
۲۴۰	۲۴۵	تفسیر القرآن العظیم المجمع	الشیخ ابی محمد سہیل بن عبد اللہ	۱۳۲۶ھ	مطبوع مصر	۲۰۴	
		بالتفسیر التستری	التستری المتوفی ۳۲۵ھ				
		یہ مختصر کتاب ہے تمام قرآن کی بالاستیعاب تفسیر نہیں ہے۔ تمام سور قرآنیہ کی بعض بعض آیات کو لیکر تفسیر کیا ہے۔ شیخ ابو یوسف احمد بن محمد بن قیس انجری نے ۲۵۵ھ ہجری میں علامہ تستری سے اس کی سماعت کی ہے۔ انہیں کی راویت سے یہ تفسیر مروی ہوئی۔					
		آغاز صفحہ ۲۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۴ واللہ سبحانہ وتعالیٰ علم					
		علامہ تستری اکابر اولیاء اور اعظم مشائخ میں ہیں۔ ابن الاثیر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ ۲۰۰ھ ۱۲۰۵ھ					
		اچھا تولد تسترین ہوا (ستر جزستان میں ایک شہر کا نام ہے) خوارق و کرامات و ریاضات شاقہ میں اپنے وقت کے شیوخ میں حدیث النظمی مانے گئے ہیں۔ علوم حقیقت اور دقائق طریقت میں آپ کی مہارت و وسعت					
		بہت بڑی ہوئی ہے۔ سلوک میں اپنے ماموں محمد بن سوار سے مجاز ہیں انہیں کے حسن تعلیم و فیض صحبت سے					
		مدارج قصوے پر پہنچے۔ ان کے فوائد مشہورہ میں یہ اقوال ہیں۔					
		الناس ینام اذا ما نوا انتبهوا فاذا انتبهوا اندموا واذا اندموا لم یستفهموا					
		ما من ساعة الا والله یطلع فی القلوب فأتی قلب وجد فیہ غیوۃ سلط علیہ العبد					
		اصول طریقتنا سبعة التمسك بالكتاب والاقتداء بالسنة واكل الحلال وكف					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مراجعة علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فی المحکم والمتشابہ - خاتمہ حصہ دوم صفحہ ۲۰۴ وعفل عن ذکرہ الخافلون (علامہ سیوطی کا ترجمہ اس سے پہلے نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہو چکا)					
		اعجاز القرآن	القاضی ابوبکر محمد بن لطیف بن محمد بن جعفر بن القاسم المعروف بالباقلانی البصری المتوفی ۳۷۳ھ				
		<p>یہ کتاب الاتقان فی علوم القرآن متذکرۃ بالا کے دونوں حصوں کے حاشیہ پر ہے۔ اس کتاب کا تعلق علم اعجاز القرآن سے ہے جو فروع فی تفسیر سے شمار کیا جاتا ہے۔ قرآن شریف کا اعجاز جن جہات ثابت ہوتا ہے انکو بسط کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ اور سالفین کے اقوال کی تردید نہایت قوت کے ساتھ کی ہے جو قرآن شریف کی نسبت کہتے تھے ان هذا السحر مبین۔ اساطیر الاولین۔ لونتاء لقلنا مثل هذا۔ وغیر ذلک۔ اس موضوع خاص میں یہ کتاب نہایت حسن و خوبی کے ساتھ تیار ہوئی ہے۔ آماز حاشیہ صفحہ ۲ حصہ اول الحمد للہ المنعم علی عبادہ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۲۰۸ حصہ دوم وهو حسبی وحسبک ولعمرو کعب۔</p> <p>قاضی باقلانی نوطن بغدادی۔ علما و حید زمانہ ہیں۔ اعتقاد امام ابو الحسن الاشعری کے پابند اور ان کے مذہب کے سخت مؤید ہیں۔ علم کلام میں ان کا پایہ بہت بڑا ہوا ہے۔ اس فن میں انکو امام سمجھا جاتا ہے۔</p> <p>جدوت استنباط اور سرعت جواب میں او حد زمانہ مانے گئے ہیں۔ مباحثہ اور مناظرہ میں یدِ بطول رکھتے۔ انکی وسعتِ تقریر کے مقابل خصم مقابلہ کی تاب نہ لا سکتا۔ ایک روز ابی سعید ہارونی سے کسی مسئلہ میں مناظرہ ہوا۔ بڑی یرزور اور طویل تقریر کرنے کے بعد حاضرین سے خطاب کیا کہ اگر ہارونی صرف میرے اس کلام کو بجنسہ بیان کر دیوں تو میں یرودہ سرے جواب کا اُن سے طالب نہیں۔</p>					

نمبر جوڈا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	بلا خوف و خطر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی واسطے حبیبہ بنت مکر باندھی۔ اور اجزاء سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پینچ کوشش کی۔ جو لوگ دنیوی لذات کو نگار آخری پر مقدم سمجھو جو تھے وہ انکی اس دینداری اور حق پرستی سے مکدر ہوئے اور لوگوں کو انکا متبع دیکھ کر انش حد سے شتعلیٰ بیجا اہتمام و ثمت کے وجہیوں سے انکے دامن عصمت کو لوث کیا۔ جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ عشق کے قلعہ میں دو سال سے زیادہ محبوس رکھے گئے۔ اور آخر میں ہتھکڑیوں سے قلم و دوات وغیرہ بھی یاس نہیں چھوڑا گیا۔ بالآخر حالت مجبوسی میں ۲۰ ذیقعدہ دو شنبہ کی شب سن متذکرہ بالا میں وفات پائی۔				
۲۸۰۳	الاتقان فی علوم القرآن	ابوالفضل جلال الدین ابن	۸۷۵ھ	مطبوعہ مصر ۲۰۲	
۲۸۰۴	الجزء الاول والثانی مع اعجاز القرآن	بن الکمال ابی بکر محمد سیوطی	۸۷۵ھ	مطبوعہ مصر ۲۰۸	
	نادر اور بدیع المثل کتاب ہے۔ انواع علوم قرآن میں ایسی مہذب اور جامع الفوائد کتاب ہے جس پہلے تصنیف نہیں ہوئی۔ علامہ بدر الدین زرکشی متوفی ۷۴۳ھ نے اس موضوع پر جو البرہان فی علوم القرآن تالیف کی ہے۔ اور نیشاپور میں انواع پر اسکو مرتب کیا ہے۔ ہر چند کہ بڑی شاندار کتاب ہے مگر سیوطی کی یہ کتاب اس سے فائق ہے۔ سیوطی نے اپنی اس کتاب میں ان تمام انواع کو درج کر کے ایک معتد بہ اضافہ کیا ہے۔ تمام انواع کی تعداد اسی سے زیادہ قائم کی ہے۔ علامہ سیوطی نے ایک بڑی تفسیر لکھی ہے جو مجمع البحرین کے نام سے موسوم ہے۔ کتاب الاتقان کو بطریق مقدمہ بحر تالیف کیا ہے۔ پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ نسخہ ہذا میں دونوں حصے اول و دوم مجلد ہیں۔ آغاز حصہ اول صفحہ ۲ بعد عبارت الحکم للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب۔ ختم حصہ اول صفحہ ۲۰۲ بل متبع الدلیل ابتداء حصہ دوم صفحہ ۲ النوع الثالث والاربع				

نمبر موجودہ شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد نسخہ	کیفیت
۲۸۳۸	تفسیر سورۃ الاخلاص	شیخ ابی العباس تقی الدین المشہور بابن تیمیہ حرانی المتوفی ۷۲۸ھ		مطبوعہ معمر ۱۳۲۲ھ	۱۴۰	

سورۃ اخلاص کی تفسیر بڑی تفصیل و وضاحت کے ساتھ لکھی ہے۔

امام ابن تیمیہ دس یا بارہ ربیع الاول کے دو شنبہ کے دن ۶۷۱ھ میں بلدہ حران میں پیدا ہوئے۔ اور وہیں نشوونما پایا۔ اہل تاتار کے جور و فساد کی وجہ سے ۶۷۴ھ میں انکے والد انکاہ اور دوسری گھر والوں کو حران سے لیکر دمشق چلے آئے۔ یہاں بڑے بڑے علماء و فضلاء سے جیسے مجد الدین بن عساکر اور یحییٰ ابن صیرفی۔ اور قاسم بن اربلی اور انکے سوا بہت کچھ کبار سے روایت و سماعت حدیث کا اتفاق ذہن و ذکاوت خدا داد سے تمام علوم و فنون میں تبحر کامل پیدا کیا جس علم و فن کی طرف توجہ کی جہاز تام حاصل ہوئی۔ قوت حافظہ استقدر بڑی ہوئی تھی کہ یاد کیا ہوا کبھی فراموش نہ ہوا۔ تھوڑی سی عمر میں فتویٰ اور تدریس میں شہرت پیدا ہو گئی۔ دن رات تالیف و تصنیف میں مستغرق رہتے۔ صاحب مرآۃ الجنان کہتے ہیں کہ انکے مصنفات دو سو سے زیادہ بیان کئے گئے ہیں۔ بعض دوسرے مؤرخین نے اس سے زیادہ تعداد لکھی ہے۔ صاحب فوائد الوفیات کہتے ہیں کہ میرے علم میں متقدمین و متاخرین سے کوئی شخص ایسا کثیر التصانیف نہیں ہے۔ بڑی بات قابل مدح یہ ہے کہ جو کچھ لکھتے تھے اکثر حافظہ کی قوت سے لکھتے کتابیں پاس نہ تو تھیں۔ محبوبی کہ زمانہ میں تالیف کا زیادہ اتفاق رہا۔ وہاں کوئی کتاب وغیرہ پاس نہ تھی۔ مذہباً جنسلی تھے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں بڑے سرگرم رہتے۔

زہد و ورع۔ حلم و تواضع۔ شجاعت و کرم۔ عفت و صیانت۔ اخلاص و حسن قصد وغیرہ میں یکجا قوت مانے گئے ہیں۔ انکے زمانہ میں بدعات و حوادث کا بیکرد شیوع ہو گیا تھا۔ سلاطین و رعایا عام و خاص سب کے سب منکرات میں مبتلا تھے لہذا ہاشم اللہ۔ ایسے نازک اور آشوب کے زمانہ میں

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب ہذا احمد علی صاحبی کے اہتمام سے طبع ہوئی ہے۔ شروع کتاب کے پہلے ایک صفحہ بطریق مقدمہ النثر لکھا ہے۔ انہیں تحریر کرتے ہیں کہ مولف کے حالات کے متعلق بننے بہت سی کتب تواریخ وغیرہ دیکھیں مگر اطلاع نہیں پائی۔ ساتویں صدی کے اعیان میں مین ۳۱۲ء تک موجود تھے۔ اس لئے کہ اسی سال میں انہوں نے اپنے ایک شاگرد کو اجازت اپنے ہاتھ سے لکھ دیا ہو۔ جسکی نقل بعینہ اس کتاب کے آخر میں موجود ہے۔				
۲۸۳۷	۲۷۲	النبیان فی اقسام انفسہم شمس الدین ابی عبداللہ بن ابی بکر الخلیل المعروف بابن القیم الجوزی المتوفی		طبع ۱۲۱۵ھ مکہ مکرمہ	۱۵۷	
		اس کتاب میں ان آیات کا بیان اور تفسیر ہے جنہیں قسم واقع ہوئی ہو۔ شروع صفحہ ۱۵۷ء استعین والحمد للہ رب العالمین ختم صفحہ ۱۵۷ء والحمد للہ رب العالمین حافظ ابن تیم جوزی لقب ابن شمس الدین اور کنیت ابو عبد اللہ اور نام محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حریر بن قیم ہے۔ دمشق کے رہنے والے ہیں ۶۹۱ھ میں پیدا ہوئے۔ فروعات میں جنہی مذہب کے تابع تھے۔ بہت سے اکابر علماء سے اخذ علم کیا ہو۔ ابن تیمیہ کے ارشد تلامذہ اور متبعین میں ہیں۔ تلمذہ علوم میں دستگاہ کامل رکھتے تھے۔ مدرسہ صدریہ میں ایک زمانہ تک تدریس کا کام کیا۔ اور جوزیہ مدتوں امام رہے۔ کثیر التصانیف اور بڑے عابد و متجدد تھے۔ متعدد حج ادا کئے۔ مدتوں مجاور مکہ معظمہ رہے۔ بہت سے لوگوں نے اسے اخذ علم کیا۔ تصانیف انکے مشہور و متداول ہیں۔ شب نیشنبہ ۲۳ رجب ۷۵۸ھ میں انتقال فرمایا۔ جامع جراح میں نظر کے بعد نماز جنازہ پڑھی گئی اور مقبرہ باب صغریٰ میں مدفون ہوئے۔				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ فلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب کی صورت میں طبع کی گئی۔ اس تفسیر میں پہلے مقدمہ التفسیر ہے، اس میں قرآن شریف کی خوبیاں اور وجوہ تفسیر مذکور ہیں۔ اسکے بعد سورہ فاتحہ کے اسما بیان کر کے بسم اللہ کی تفسیر مع سورہ فاتحہ شروع کی اور آخر میں افعال عباد میں گفتگو تفصیل کے ساتھ کی گئی ہے۔ پھر حضرت زینب و زید رضی اللہ عنہما کے قصہ کے متعلق تحقیق لکھی ہے۔ ان بیانات کے ضمن میں بعض دیگر مسائل اختلافیہ کا بھی حل کیا گیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ حمد لمن علی الامیین بالقلم خاتمہ صفحہ ۱۰۲ والحمد للہ رب العالمین شیخ محمد عبدہ رحمۃ اللہ ۱۲۵۸ھ میں پیدا ہوئے۔ جامع ازہر میں تمام علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل کی زیادہ تر سید جمال الدین معروف بانقانی کے فیض تعلیم سے پایا۔ علماء متاخرین میں بڑے فضل و کمال کے شخص اور مرجع خاص عام تھے۔ جملہ علوم میں کامل و دستگاہ اور خصیہ ضافین تفسیر میں بڑی قدرت رکھتے۔ رئیس مدرسہ جامع ازہر اور تمام اطراف و اکناف مصر کے مفتی مشہور ہیں۔ تمام عمر تدریس و افتاء میں بسر کی اسکے علاوہ ان کے مؤلفات میں شرح نہج البلاغۃ - کتابہ فی التوحید بھی بیان کی گئی ہے۔ آٹھویں جلدی الثانیہ ۱۳۲۳ھ اسکندریہ میں رحلت فرمائی۔ وہاں سے مصر جنازہ لایا گیا۔ اوپر میں مدفون ہوئے۔ (تاریخ الاستاذ الامام الشیخ محمد عبدہ - الجزر الثالث)					
۲۸۴۰	۲۷۱	حج القرآن	الامام ابی الفضل احمد بن محمد بن مظفر بن النجار البغدادی الخفی من اعیان القرن الرابع		مطبوع مصر ۱۳۲۰ھ	۱۰۴	
		مؤلف نے اس کتاب میں ان آیات کا شمار کیا ہے جنہ ہر فرقہ اسلامیہ نے اپنے اپنے مذہب پر حجت و استدلال پکڑا ہے۔ نفیس اور کارآمد کتاب ہے۔ شروع صفحہ ۳۴ الحمد للہ الذی الی آخر ختم صفحہ ۹ الطیبین المتقین۔ الی آخر۔ مؤلف علامہ ہاتوین صدی کے فضلاء میں ہیں۔ ان کا ترجمہ باوجود تفتیش و جستجو کہیں دیکھا نہیں گیا۔					





نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ایضاح مفصل - ابن حجاب - حیوۃ الحیوان - دوسری وغیرہ کتب اور اہل کتب کے حوالے دیئے ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحہ ۷ میں لکھتے ہیں کہ شرح المواقف پر مبنی حواشی لکھے ہیں۔ صفحہ ۲۷ میں لکھتے ہیں کہ اسم اللہ کی تحقیق میں ایک رسالہ لکھو گا۔ صفحہ ۵۵ کے بعد چند ورق کم۔ صفحہ ۱۵۱ کے بعد بعد ایک ورق کم۔ یہ صفحہ ۳۲ - صفحہ ۲۲۲ - صفحہ ۳۷۷ میں بھی اپنے حواشی شرح المواقف کا ذکر کیا ہے۔ صفحہ ۸۴ میں بحث ایمان اور تصدیق میں لکھتے ہیں کہ ایمان بہت مباحث ہیں۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ ایک علیحدہ رسالے میں اسکو لکھو گا۔ کتب خانہ کی فہرست تفسیر نمبر ۸۴ پر بھی ایک نسخہ ہے۔ مگر خطبہ نہیں ہو اسکا ایک نسخہ بلا خطبہ کتب خانہ خدیویہ میں بھی ہے۔ ابتدا صفحہ اول الحمد للہ الذی انزل آیات دینا وحکما تھن ام الکتاب و آخر متشابہات و افضل الصلوۃ و امل التسلیات علی سیدنا محمد الموبد بالخیرات المعجزات البہارات خاتمہ صفحہ ۸۳۷ قوالہ من الجنة والناس اما من جنة الجنة فبا اعتبار انه يجعل في الخواطر النجس ليعمل الناس انوارا يصلح حضرت محشی علام کا مفصل ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔					
۲۸۹۰	۲۶۹	کتاب النسخ والمنسوخ مع الفہرست	علامہ ابو جعفر احمد بن محمد بن اسماعیل بن یونس المرادی المعروف بابن النحاس النخعی المصری المتوفی سنہ ۳۳۸ ھ قبل	مطبوعہ مصر	۲۷۴	۱۰	
		اس کتاب میں پہلے نسخ کے معنی - اصل لفظ کی تحقیق - اسکا اشتقاق - ناسخ و منسوخ کے تعلم کی ترغیب نسخ و بدلہ کا فرق لکھ کر آیات ناسخ و منسوخ کو سور قرآن کی ترتیب کے ساتھ معدود کیا ہے۔ اس موضوع میں یہ کہ اب نہایت تحقیق کے ساتھ تالیف ہوئی ہے۔ کتاب کے اول میں فہرست ابواب بھی منضم ہے۔ آغاز صفحہ - بعد عبارت الحاقی نبتاً فی هذا الكتاب الخ خاتمہ صفحہ ۲۷۶ و لا تاسیہ فیہا۔					

نمبر شمارہ	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	الباب الاول فیما ورد فی سورة البقرة خاتمة صفحہ ۳۵	افضل الصلوٰۃ والسلام مولف سلمہ اللہ تعالیٰ اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں۔ انکی حیات ہی میں یہ کتاب طبع ہوئی ہے۔				
۲۶۷	اسند القرآن اجتہاد محمد بن ابی بکر عبد القادر الزاری	عقلمی ۱۳۱۶ھ	۳۵۸			
	تقیع کتابت ۱۰ * ۹ * ۵ - سطر ۱۹ - خوشخط تعلیق کاغذ رب ویزر - نوشتہ محمد نظیر الدین خان رامپوری ولد ایام اندین خان سادہ کار خوش نویس المتوفی ملازم کتب خانہ ہذا نسخہ کتب خانہ ہذا کے فن تفسیر القرآن کے نمبری ۶ کے نسخہ سے نقل ہوا ہے۔ سوال و جواب بہ لفظ فان قبل و قلنا۔ اور سورتون کے نام قرمز سے لکھے ہیں۔ باقی کتاب کے حالات کے لئے فن تفسیر کا نمبر ۲۶۳ ملاحظہ کیا جائے۔					
۴۶۸	حاشیۃ الکازرونی علی التفسیر البیضاوی	الفاضل ابی الفضل القرشی البغدیدی الخطیب المشہور بالکازرونی المتوفی فی حدود سنہ ۹۰۰ھ السید الحق الدواد	قتلی	۸۳۸		
	تقیع کتاب ۱۱ * ۸ - انچہ - تقیع کتابت ۸ * ۷ * ۴ - سطر ۲۶ - کرم خوردہ - پیوند کار کثیر خط مایقر ناقص - نستعلیق قدیم - کاتب کا نام تحریر نہیں ہے - پیوند کاری سے اکثر جگہ حروف چھپ گئے ہیں کاغذ بوسیدہ - حاشیہ معمولی کاغذ بادامی کانیا لکھا گیا ہے - دیکھ نے بہت اثر کیا ہے۔ تفسیر بیضاوی جو مؤلفہ قاضی ناصر الدین عبداللہ بن عمر البیضاوی المتوفی سنہ ۶۸۵ھ کی مشہور کتاب ہے۔ اسکا یہ نہایت لطیف اور دقیق حاشیہ ہے۔ حضرت محشی نے اسمیں بڑے بڑے حقائق اور نکات بھرے ہیں۔ بیضاوی پر اور بہت عوامی ہیں اگر جس تحقیق اور تدقیق کے ساتھ یہ حاشیہ لکھا گیا ہے دوسرا اسکا ہم پہ نہیں ہو سکتا۔ مصنف نے اس حاشیہ میں شرح مختصر تفارانی۔ شرح الموقف شہرستانی۔ امام غزالی۔ طوابع۔ کتب صحاح۔ رضی۔ تقی الدین سبکی۔ حاشیہ الثمینیہ تصیریفات					

نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد	کیفیت
	بین آپ گیارہویں امام مانے گئے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت کی تاریخ مختلف فیہ ہے۔ ۳۱۰ھ چشتی ربیع الاول یا ربیع الآخر ۳۲۰ھ مدینہ منورہ میں آپ کا تولد ہوا۔ آپ نہایت خوش خصال۔ بدیع الجمال عابد زاہد۔ کریم الاخلاق۔ مجسم الشفاق۔ فصیح بلیغ۔ علم و حلم سے موصوف مروت و ثنوت کے ساتھ معروف و یانت۔ امانت۔ جرأت۔ شجاعت میں فرد کامل تمام اوصاف کمالیہ میں اپنے اکابرین کے قدم بقدم آپ کے کمالات و کرامات کا احصاء قدرت بشری سے باہر ہے۔ آپ کے مناقب و محامد میں بڑی بڑی کتابیں تصنیف ہیں۔ ربیع الاول یا جمادی الاول ۳۲۰ھ یا ۳۲۵ھ سرمن راستے میں (جو آپ کی سکونت کا مقام ہے) انتقال فرمایا۔ اور آپ سے والد علی شان کے پھلو میں مدفون ہوئے۔ ابن خلکان وغیرہ					
۲۵۵۶	۲۶۵	الفوتوحات الربانیہ فی تفسیر ما ورد فی القرآن الامام	مولانا عبدالغفر بن حکیم	۳۲۲ھ	مطبوع	۳۵۲
		والنواہی لا آتہ الخیر الا ان	ابن عمر اسم بن حسین	۳۲۵ھ	۲	
		نہایت تحقیق و تنقید کے ساتھ آیات احکامیہ کی تفسیر لکھی ہے۔ تفاسیر معتبرہ اور احادیث مشہورہ سے استفادہ استنباط کیا ہے۔ پوری کتاب کچھ دو جلدوں پر تقسیم ہے۔ پہلی جلد میں ان آیات کی تفسیر ہے جو اوامر آئینہ کے متعلق ہیں۔ جلد ہذا پہلی جلد ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اجنب بقدرہ تفسیر خلفہ فلا تراہ عبارت ختم صفحہ ۳۵۱ بحقوق حمدہ و شکوہ آمین۔ دونوں جلدوں کے اول میں فهرست ابواب منظم ہے۔				
۲۵۵۶	۲۶۶	الفوتوحات الربانیہ فی تفسیر ما ورد فی القرآن من اللہ والنواہی	مولانا عبدالغفر بن حکیم	۳۲۲ھ	مطبوع	۳۵۲
		الآئینہ الخیر لسانی مع التفسیر	ابن عمر اسم بن حسین	۳۲۵ھ	۲	
		دوسری جلد ہے۔ اس میں آیات قرآنیہ کی تفسیر ہے جن کا تعلق نواہی آئینہ سے ہے۔ ابتدا صفحہ ۲				

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیسٹ
		پورے قرآن کی تفسیر: زیادہ تر بیان اس میں احادیث سے کیا گیا ہے۔ بعض مقام پر سابق ولائ کے ارتباط کا بھی زیادہ بتام نہیں کیا گیا۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد لله الواحد ما ازاد احد المذبح اذہ من شئی کان الہ خاتمہ صفحہ ۳۴۳ لا اذہ قد انزل اللہ تبارک وتعالیٰ فیہ۔					
		مولانا قاسمی علامہ ابراہیم شیشین میں شہ نے الحدیث صحیح المذہب مشہور ہیں۔ اس تفسیر کے علاوہ اس کے مضامین میں اور بھی کتب ہیں۔ ان کا سال وفات اور تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔ کتاب منہی اقبال فی احوال الرجال ان کی نسبت اس قدر تحریر ہے۔					
		تفسیر القرآن المنسوب الی سیدنا امام السن المتوفی ۶۶۰ ہریا ۶۶۰ ہ	سیدنا الامام ابو محمد حسن بن علی بن محمد بن علی بن بن جعفر الصادق بن محمد بن بن علی بن ابی طالب بن محمد				
		یہ تفسیر کتاب مرقومہ بالا کے حاشیہ نمبر ۲۶۵ تک ہے۔ اس کے بعد حاشیہ پر بھی وہی تفسیر ہے جو متن میں ہو۔ ساسل پورے قرآن کی تفسیر کا وجود تو تمام دنیا میں آج کسی جگہ نہیں پایا جاتا۔ صرف سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آیہ ومن یکتہمہا فانه اشد قلبہ تک ہو۔ پہلے پارہ کے پاؤ پارہ تک تو زیادہ بسط و تفصیل ہے اس کے بعد انداز بیان بدل گیا ہو۔ کتاب کشف الحجب والاستار میں اس تفسیر کی نسبت لکھتے ہیں فی هذا التفسیر مختلفون منهم من جزم بانہ موضوع ومنہم من ذهب الی انہ معتدل صحیحہ وقد طال السید محمد باقر الامام الحسن بنی الکلام فیہ شروع حاشیہ صفحہ ۲ الحمد لله رب العالمین خاتمہ حاشیہ صفحہ ۲۶۵ الاما التقط منہا					
		سیدنا حضرت امام عسکری رضی اللہ عنہ۔ آپ کا اسم مبارک حسن۔ اور لقب عسکری ہے۔ ائمہ اثنا عشر					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>حضرت مولف رحمۃ اللہ کا ہیکل یہ نہیں چلا کہ کسی صدی کے فضلا میں ہیں۔ کشف الظنون میں حاجی خلیفہ کا بیان انکی نسبت نہایت مضطرب کے ساتھ ہے۔ مسئلہ القرآن واجوبہا کے تحت میں لکھتے ہیں شمس الدین ابی بکر محمد بن ابی بکر الرازی۔ صاحب مختار الصحاح۔ المتوفی ستین وستمائة (۶۶۰) کتاب الصحاح کے موقع پر تحریر کیا ہے واختصرہ الشیخ الامام محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی وافق فراغه عشية يوم الجمعة سنة ستين وسبعائة ۷۰ جس مقام پر غریب القرآن کے مولفین کو نام بنام لکھا ہے وہاں کی عبارت یہ ہے۔ وابو عمرو الزاهد الامام زین الدین محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی صاحب مختار الصحاح۔ وفرغ من تعلیقه فسنه ثمان وستين وستمائة (۶۶۸)</p> <p>فہرست آصفیہ حیدرآباد میں مولف مختار الصحاح کی وفات ۹۷۲ ہجری میں لکھی ہے۔</p> <p>اكتفاء القنوع بما هو مطبوع میں مختار الصحاح کے مولف کو اس طرح لکھا ہے۔ مختار الصحاح اختصرہ محمد بن ابی بکر عبد القادر الرازی فرغ من تلخیصہ ۷۰ ۸۹۱ھ</p> <p>ضمیمہ فہرست کتب عربیہ قلمی مرتبہ سرچارلس روپن نمبر ۸۵ پر مختار الصحاح کے بیان میں لکھا ہے کہ روسین کی تحقیق سے مولف کی حیات ۷۵۰ تک پائی جاتی ہے۔ اور ابو ہارث کے نزدیک وفات (۶۸۰) میں ہوتی ہے۔ انہیں فاحش اختلافات کی بنا پر مولف تفسیر نذکات فیسی ترجمہ معلوم نہ ہو سکا۔</p>			
		اسئلہ القرآن واجوبہا	الشیخ محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی صاحب مختار الصحاح				
		یہ نسخہ فن اعراب القرآن میں کتاب نمبر ۷ کے حاشیہ پر ہے۔					
۲۵۳۲	۲۶۶۴	تفسیر القرآن مع تفسیر المنہج	الفاضل الاجل علی بن ابی حمزہ بن ہاشم ابی الحسن		مطبوعہ طرلان	۳۷۳	۱۳۱۵ھ

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ اوراق پر کرم خوردگی اور آبرسیدگی کا اثر زیادہ ہو۔ بوجہ گنگنی کے اوراق اکثر جگہ پھٹ گئے ہیں مگر عبارت میں کوئی غلطی نہیں آیا۔ کتاب کے اول و آخر صفحہ پر دو محرمین بیضاوی حافظ احمد محمدی ۱۳۹ھ ہجری نام کی ثبت ہیں صفحہ (۱۶۲) و (۱۶۳) کی پہلی سطریں کٹ گئی ہیں شروع کتاب سے صفحہ ۲۵۶ تک سورتوں کے نام کی جگہ چھوٹی ہو۔ صفحہ ۲۵۷ سے سورتوں کے نام شروع ہوتے ہیں					
		مختصر تفسیر ہے۔ سوال و جواب کے طریق پر مطالب قرآنی کی تفسیر لکھی ہو۔ بارہ سو سے زیادہ سوال و جواب پوری تفسیر میں درج ہیں۔ خطبہ میں لکھتے ہیں کہ اس تفسیر کے اکثر مطالب کتب علماء سے منقول ہیں بعض خاص فوائد ایسے بھی ہیں جن کا القاسم صاحب اللہ مجبور ہوا ہے۔					
		اس تفسیر میں جہان مسائل ادب۔ لغت۔ نحو وغیرہ کے بیان کی ضرورت پڑی ہو۔ زجاج۔ سب و جہری۔ ازہری۔ امرار القیس۔ مقاتل وغیرہ کے کلام سے توشیح کرتے ہیں۔ وقائق و معانی کے بیان میں کشاف۔ ابن قتیبہ۔ سیدنا حضرت ابن عباس وغیرہ کے بیانات کو سند پیش کرتے ہیں۔					
		عبارت ابتدائی صفحہ ۲ قال المفسر الى رحمة الله ربہ ومغفرته۔ محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی عفی الله عنه وغفر له ولجميع المسلمين۔ اس قلمی نسخہ میں اس عبارت کے بعد یہ لکھا ہو ہذا مختصر جمعت فیہ الخ و جالیسیار۔ نسخہ مطبوعہ میں بعد تولد ولجميع المسلمين کے الحمد لله رب العالمین۔ ہذا مختصر الخ تحریر ہے صفحہ ۱۳۶ میں فاذا احق الله لباس الجحیم کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ باتیں علم بیان کے وقائق ہیں۔ جنکو تفصیل سے روضة الفماجہ میں مینو لکھا ہے عبارت خاتمہ صفحہ ۲۸۳ لان الثقلین هو الجنسان الموحون فان بنسبنا حقوق الله لله والله اعلم وصلى الله على سيدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔					
		ایک مطبوعہ نسخہ اس کتاب کا فن اعراب القرآن میں کتاب بہار کے حاشیہ پر بھی ہے					

نمبر کتاب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مربوطہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۲۲	۲۲۲	اعجاز البیان فی کشف بعض اسرار القرآن	الشیخ الامامہ صدر الدین بن اسحاق القونوی خلیفہ حضرت شیخ اکبر اللہ فی		مطبوعہ جدید آباد ۱۳۱۰ھ	۳۵۸	
<p>سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ مولف نے اس تفسیر میں فلسفہ اور تصوف کا رنگ اختیار کیا ہے۔ خود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کلام میں مفسرین کا کلام مخلوط نہیں کیا بلکہ مواہب حقیقی کی جانب سے جوفضان ہوا اسی کی تقلید کیا ہے۔</p> <p>شروع صفحہ ۲ وصلی اللہ علیہ المصطفین۔ ختم صفحہ ۳۵۸ و اعلیٰ درجات رضاک۔ ابتداء میں چند اوراق مولفہ مولانا عبداللہ احمد حسنی حسینی لکھی کے حضرت مولف اور حضرت شیخ اکبر کے مختصر حالات میں منظم ہیں۔</p> <p>علامہ قونوی۔ ابو المعالی انکی کنیت ہے۔ علوم ظاہری اور کالات باطنی دونوں کے جامع ہیں۔ مولانا روم قدس سرہ کے معاصر اور ہم صحبت ہیں۔ شیخ سعید الدین جموی سے بھی اکثر یکجائی رہی ہے۔ مولانا قطب الدین شیرازی علم حدیث میں انکے شاگرد ہیں۔ شیخ مؤید الدین جندی۔ مولانا شمس الدین ابوبکی۔ شیخ فخر الدین عراقی۔ شیخ سعید الدین فرغانی بھی انکی تربیت و صحبت فیضیاب ہوئے ہیں۔ خواجہ نصیر الدین طوسی سے اکثر مناظرہ کا اتفاق رہا ہے۔</p> <p>اس تفسیر کے علاوہ اور بھی کچھ مصنفات ہیں۔ مفتاح الغیب۔ نصوص۔ نفحات الہیہ۔ شرح حدیث اربعین سماہ کشف الاستار جو آہر الحکم۔ المستخرجہ الموروثہ من جوامع الکلم ۶۷۲ طبع میں انکی وفات ہوئی۔</p>							
۲۳۴۵	۲۴۳	اسئلہ القرآن واجوبتها	الشیخ محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی صاحب		مکتبی	۲۸۳	
<p>قطیع کتابت ۱/۵ × ۲ ۱/۸ انچ۔ سطر فی صفحہ ۱۹۔ کاغذ باریک دہلی۔ خط نسخ معمولی۔ کتابت سیاہی</p>							



نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>پوری قرآن شریف کی تفسیر ہے دو جلد و نیز منقسم۔ پہلی جلد سورۃ فاتحہ سے سورۃ کہف کے خاتمہ تک۔ شروع اس تفسیر کا صفحہ ۲ الحمد للہ المانزۃ بذانہ خم صفحہ ۵۱۷ و یستغفرون لا حتی یستقیظ اس جلد کے صفحہ اول پر ۱۲۷۸ میں مطبوع ہونا اور ختم جلد کے آخری صفحہ پر ۱۳۵۸ میں مطبوع لکھا ہے۔ دوسری جلد سورۃ مریم کے شروع سے آخر کلام عجیب تک اس جلد کا سال طبع ۱۳۰۶ھ لکھتے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ کہ فی حص قال السدی الخ ختم صفحہ ۵۱۸ مفاہیم دار السلام اس سے قبل نمبر ۲۵۷ پر حضرت مولف رحمۃ اللہ کا ترجمہ لکھا گیا ہے۔</p>
۸۲۹۹	۲۶۱	تفسیر سورۃ الفاتحہ	مولوی محمد عاشق ساکن پھلت۔ شاگرد ولی اللہ	قلمی	۱۲		
							<p>تقیع کتاب ۳/۱۱ ۷۸۱۱ انچہ کتابت ۸ × ۴ انچہ سطر ۱۹ خط متعلیق معمولی۔ کاغذ نہایت باریک انگریزی۔ آغاز کتاب الحمد لمن احاط جمیع المحامد اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً۔ و الصلوۃ والسلام علی من صارا محمداً بحکال مطہریۃ لولی الشنا بارزاً و کامناً۔ عبارت خاتمہ ہذا ما اطلع علیہ الفقیر الی رحمۃ ربہ الکریم من علوم فائتحة القرآن العظیم بفیض الولی الرحیم و الحمد للہ اولاً و آخراً۔</p> <p>اس تفسیر میں اہل دلائل کے طریق پر عقلی بحث کی ہے۔ کتاب میں کیجک مصنف نے اپنا نام نہیں لکھا ہے۔ اس کتب خانہ میں فن سلوک عربی میں نمبر ۳۷۴ پر ایک کتاب تقریر اخیر الکثیر ہے۔ اس کا مصنف محمد عاشق ہے۔ اور شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ کا شاگرد بھی ہے۔ اس کتاب میں یہ تفسیر بھی جلد تھی اور خاتمہ کی عبارت میں بفیض الولی الرحیم سے یہ خیال پیدا ہوا کہ غالباً اسکے مولف بھی یہی محمد عاشق ہیں۔ دونوں کتابوں کی کتابت اور عبارت کا اسلوب بھی یکساں ہے۔</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ فلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				معلوم ہوتا ہے کہ آیات شجرہ سے بعد کو لکھے ہیں۔ خاتمہ کی عبارت کے کنارہ پر کسی نے لکھا ہے۔ فی دلائل سلطنت احمد انگر دکن۔ مگر یہ خط اور سیاہی بالکل غیر ہے۔ اس کتاب کے اول صفحہ پر مھر نملور احمد محمدی ۱۲۳۱ھ اور مھر محمد شکور ۱۲۳۶ھ کی ثبت ہے۔ دوسری مھر کے اوپر یہ شعر ہے جوادے چند ادم جان خریدم بحمد اللہ بے ارزان خریدم فاز یور مؤلف نے تین تفسیریں لکھی ہیں۔ ایک کا نام بسیط۔ دوسری کا نام وسیط تیسری کا نام وجیز تینوں کے مجموعے کا نام حاوی ہے مصنف اپنے زمانہ میں نخوا اور تفسیر میں استاد مانے گئے ہیں۔ لوگوں کا اتفاق ہے کہ انکی تصانیف مقبول اور نہایت احسن ہیں۔ امام غزالی نے بھی اسے مصنفات میں تین کتابوں کے اسماء وجیز وسیط اسی مؤلف کی کتابوں کے نام پر رکھے ہیں۔ علاوہ ان تفاسیر کے انکی مشہور تصانیف میں سے اسباب نزول القرآن۔ تخییر فی شرح اسماء اللہ الحسنى اور شرح دیوان ابی الطیب المستنیر بھی ہے۔ ابو اسحق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی نیشاپوری صاحب تفسیر ثعلبی کے شاگرد ہیں۔ جنگی وفات باخلافت روایات ۲۲۷ یا ۲۳۸ھ میں ہوئی ہے (ابن خلکان) کتب خانہ ہدایہ میں فن تفسیر عربی میں نمبر ۲۲۳ پر الوسیط بین الوجیز والبیط کا ایک عن حصہ موجود ہے۔ جنپانیر کو آبکل چپانیر کہتے ہیں۔ بیسی پریڈنسی پنچ محلک ضلع میں واقع ہے۔ محمود شاد بیقرہ نے رمٹونی ۱۲۸۵ھ اسکے فتح کر کے ایک قلعہ بنالیا۔ اور اسکو دار السلطنت قرار دیا اور عالیشان مسجد بنائی۔ اٹھارہویں صدی عسوی سے بالکل ویران ہے۔ مگر مسلمانوں کے آثار قدیمہ کا ستہ حالت میں باقی ہیں۔			
۲۰۵۲	۲۹۰	تفسیر مدارک التنزیل و حقائق التاویل المجلد الاول والثانی	حافظ الدین عبد اللہ ابن احمد بن محمد المنشی تلمیذ	۱۲۵۵ھ ۱۲۵۶ھ	مطبوعہ مسٹر ۱۲۵۵ھ ۱۲۵۶ھ	۵۱۷ ۵۱۸	

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مکتبہ	تعداد صفحات	کیفیت
-----------	-----------	----------	----------	-------	-------	-------------	-------

نام نہیں لکھا ہے صفحہ نمبر ایک حدیث کے اسناد میں کہتے ہیں۔ اخبرنا الاستاذ الامام ابو طاهر محمد بن محمد بن عیسیٰ الزیادی رحمہ اللہ قرأت علیہ فی شہور سنہ تسع واربع مائتہ۔ قال حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الحافظ المعروف بابن اخزم قال اخبرنا ابو احمد محمد بن عبد الوہاب قال حدثنا <sup>جعفر</sup> بن عون عن هشام بن عروہ عن ابيه عن عبد الله بن ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عبد الله كوكبا كانا من غير انما ہے صفحہ ۴ پر ابتدا تفسیر شروع کی ہے۔ بسم الله۔ ای ابدؤا وافتحوا بسم الله ينمنا وتبركا والله اسم فخر به الباری سبحانه یجری فی وصفہ حجری الاسماء الاعلام لا یرفع له اشتقاق قبل المعناه والعبارة التي بها يقصد انتهى۔ ابتدا پارہ دوم سیقول السفهاء من الناس یعنی مشرک مکہ و یهود المدینہ انتہی ابتدا پارہ سوم تلك الرسل۔ یعنی جماعۃ الرسل۔ ابتدا سورۃ المائدہ یا ایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود۔ ای بالعہود الموکدۃ الی عاہدتموها مع الله والناس ثم ابتدا کلاما آخر فقال انتهى۔ ابتدا سورۃ یونس الر۔ انا الله امری۔ انتہی۔ ابتدا سورۃ بنی اسرائیل سبحان برأۃ له من السوء۔ الذی اسرے بعدہ۔ سید محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ انتہی ابتدا سورۃ الشرح قسم قسم الله بطوله و سنأه و مملکہ۔ ابتدا سورۃ والصفات والصفات صفا یعنی صفو الملائکۃ فی السماء انتہی۔ ابتدا سورۃ ق۔ ق۔ یعنی ما هو کائن انتہی خاتمہ والناس عطف علی قولہ لوسواس المعنی من شر لوسواس ومن شر الناس کانه امر ان يستغذ من شر الجن ومن شر الناس خاتمہ صفحہ ۱۲۸۵ وفد و فزع الفراغ من تحریر لهذا التفسیر یوم الاربعاء حادی عشر شہر میلاد النبی البشیر النذیر علیہ صلوۃ الله العلیٰ الکبر سئہ علی ید الفقہ بن المحتاج لعفو الله الغنی لمغنی صنع الله بن عطاء الله الحسینی السلامی غفر ذنوبہما۔ تم خاتمہ کے بعد شجرہ کو بخط نسخ یہ عبارت ہے۔ وقد فرغ من اتمام کلام الله هذا الفقیر فی دار السلطنة جینا یوم الاحد سابع عشرین شہر عمر الحرام سنة ثمان و سبعین و تسعمائة الهجرية

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد نسخہ	کیفیت
		ایک رسالہ تصنیف کیا ہے۔					
		احمد نگر بی پی سیڈنی میں ایک ضلع کا نام بھی ہے اور شہر کا نام بھی ہے۔ دکن کے شہروں میں اس کا تیسرا نمبر ہے۔ ۱۷۹۴ء میں احمد نظام شاہ نے اس کو آباد کیا۔ چاند بی بی انجک کی الگ تہی ۱۷۳۶ء میں شاہجہان نے اس کو فتح کیا۔ مسلمانوں کی حکومت کے زوال کے بعد مرہٹوں کا قبضہ ہوا۔ ۱۸۰۳ء میں انگریزوں نے فتح کیا۔ مگر پھر پیشوا کو واپس کر دیا۔ ۱۸۱۷ء میں پونا کے معاہدہ کے بعد انگریزوں کے قبضہ میں آیا۔ مسلمانوں کے آثار قدیمہ بکثرت ہیں۔ اکثر مساجد میں گورنمنٹ کے دفاتر ہیں یا یورپین کی بود و باش ہے۔ کلکٹر کا دفتر مسجد میں ہے۔ جسکی تعمیر سو اسیں صدی عیسوی میں ہوئی تھی جیل اور ہسپتال بھی مساجد میں ہیں۔ نہین معلوم مسجد صیول کس مسجد کا نام تھا۔ (امپریل کزنیر نٹر) دکن میں ایک مقام کا نام بندرجول ہے۔ عجب نہین کہ جامع صیول سے یہی مراد ہو اور کتابت میں غلطی کی ہو۔					
۱۸۴۸	۲۵۹	الوجیز فی تفسیر القرآن العزیز	ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن علی بن متوئیہ الواحدی النیسابوری۔ المتوفی جمادی الآخر ۲۶۸ھ	قلمی	۹۷۷ھ	۱۲۸۵	
		تقیع کتاب ۴۶۶۱ - انجہ - تقیع کتابت ۵۴۱۲ - انجہ - سطر فی صفحہ ۱۵ خط نسخ عمدہ - آیات شجر سے اور اعراب سیاہی سے۔ اور تفسیر بلا اعراب ہے۔ حاشیہ پر علاوہ ابتدا کے تین صفحوں کی جدول طلک شجر اور لاجور ہے۔ ابتدا کے تین صفحوں پر نیا حوضہ کسی زمانہ میں ڈالا ہے۔					
		کاتب صبح اللہ بن عطار اللہ۔					
		محقق تفسیر ہے۔ صرف کلام اللہ کے مراد و معانی کی وضاحت کی ہے۔ ابتدا خطبہ صفحہ اول الحمد للہ الکبیر بآلاء العظیم بکبریاۃ القادر خلاقہما والافاضلہ سائرہ انہی مصنف نے خطبہ میں اپنا					

نمبر موجودہ	نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		احقر عباد اللہ عبد اللہ بن محمد بن حسین الامام بجامع صیول وقد اللہ عن الفساد والہول فی دار السلطنة احمد نگر الہوال والمخطر یوم السبت الثامن .. احدی وستین وتسعمائة ہجری -					
		یہ حاشیہ نہایت مختصر ہے۔ بعض سورتوں میں چند ہی کلموں پر حاشیہ لکھا ہے۔ بعض پر نہیں ہی لکھا۔ معلوم ہوتا ہے ناقل نے صرف سیاہی سے نقل کی ہے بعد کو کسی صاحب نے محشی کے نام کی جگہ سرخی سے ہر ہر حاشیہ کے آگے لفظ (منظ) لکھ دیا ہے۔ اکثر جگہ طائر نقطہ ہو کہیں کہیں نہیں ہی ہے۔ اس طرح سرخی سے سورتوں کے نام اور پاروں کے نام بھی لکھے ہیں۔ لفظ (منظ) سے شبہ ہوتا ہے کہ شاید محشی کا نام منظر الدین ہو اور کتاب کا نام حواشی منظر یہ ہو۔ مگر خانہ پر صاف نام منظر الدین پڑھا جاتا ہے مولف کا کوئی حال تذکرہ میں نہیں ملا۔ اس حاشیہ میں صفحہ ۲۷۳ پر فرید الدین عطار کا یہ شعر لکھا ہے ۵ ویدہ باید سبب سوراخ کن بہت بہا بر کند از رخ و بون - عطار کی وفات ۶۲۵ ہجری میں ہوئی ہے۔ اس لئے یہ مولف ان کے بعد کا معلوم ہوتا ہے۔ ایک قلمی فارسی نظم کتاب کتب خانہ مدرسہ دیوبند کی مفتی محمد سعد اللہ صاحب مرحوم کی وقفی کتابوں میں سے دیکھی گئی۔ اس میں نصاب فارسی کے چند رسائل میں منجملہ ان کے ایک کا نام نصاب الاخوان نظر ہے۔ کل انیس ترشہ ہن اسکا استادانی شعر ہے - نامہ بر نام کردگار جہان پد کوست اللہ رحم و رمن - اخیر کا شعر ہے - سان شش بود ہشت صد ہفتاد و ہگزہ نظر استادین نوشتہ عیان - علوم نہیں یہ دونوں ایک ہی مولف ہیں یا جدا جدا۔ نصاب الاخوان کا مصنف ایسا استاد و نصاب العیانیان ابو الفراء ہی کو لکھتا ہے۔ اسکے علاوہ ابن حدیث میں جو کتاب (المفاتیح فی حل المصاحج) ہے۔ اسے شاح منظر الدین احمس بن محمود بن الحسن الزبانی ہیں۔ اور نصف اول آٹھویں صدی کے ہیں۔ یہاں میں متعدد ہیں کیا عجیب ہے اس حاشیہ کو بھی یہی محشی ہوں۔ اسی حاشیہ کے صفحہ ۷۲ میں مولف لکھتا ہے کہ لفظ مس کے متعلق غری					

نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد	کیفیت
نمبر ۱	خط عرب نہایت معمولی	کتاب پونڈکار آب رسیدہ	غالباً اول کا ایک	مجموعہ نہیں ہو	مبارت ابتدائی	صفحہ ۲
	علی مذہب الاسماعیۃ القائلین بأن اسماء اللہ توفیقیہ ولعلہم یہتدوا	ما اختارہ الغزالی من ان التوفیقی هو اسم الذات لا اسماء الصفات	صفحہ ۱۳	بعد سے قریب	پون پارہ کے تاحاشیہ کے اوراق نہیں ہیں	ابتداء سورہ مائدہ یا ایہا الذین آمنوا او فوا بالعقود
	قال ابن جریر هذا خطاب لاهل الکتاب وقال آخرون سواہ مط	سند العناجر العنا	الدلو العظم جبل شید فی اسفلہا ثم شید الیہ العراق	وهی خصبان من فضیلتان علی	راس الدلو ابتداء سورۃ یونس صفحہ ۱۸۵	اتفقوا علی ان الروح واحدہ لیس بایۃ وطۃ
	وحده آہ	اما الروح لا یسا کل تقاطع الہی	القی بعدہ بخلاف طہ	ابتداء سورۃ نبی	صفحہ ۲۵۱	وقد یستعمل علمالہ یعنی یجعل عدلاً حسیباً للتدرب بہ منہم الکملۃ من الصفت
	للف والنون والجمالیۃ	ابتداء سورۃ الشرح	نمبر ۳۳	کراہۃ العود الی آخرہ	لم یثبت	ہذاہ الروایۃ وقولہ کل ہذا العود مبنی علی ان بدل الہصل فی الحروف التجبی کالعلم
	المشددۃ عدل عنہما الی الفتح	ابتداء سورۃ والصفات	صفحہ ۴۰۵	علی مراتب باعتبار ہا	یعنی باعتبار مراتبہم فی القرب من اللہ تعالیٰ بفیض علیہم المعارف المعروفہ بالنسبۃ	فی الذات ولا نہایۃ لہ ابتداء سورۃ ق صفحہ ۴۷۹
	انتہا درنجہم	انضاب عن مقدر	والتقدیر والقرآن المجید	انا ارسلناک نذیرا الیوم فکذا لہ	او فلم نہم بد قوۃ	خیر کا صفحہ
	۵۶۲	بالکل کٹ گیا ہو	خاتمہ کی عبارت	صرف اس قدر پڑھی جاتی ہے	ان مراد	اطائفۃ
	والجماعۃ کقول العرب	ان ناساً من الجن حقدوا	ای ان ساعۃ رجاعۃ من الجن	خاتمہ کتاب پر پوری عبارت نہیں پڑھی جاتی	جس قدر عبارت موجود ہے وہ یہ ہو	حواشی المطبوعہ
	النسب الی المولیٰ	انہ علم الاکمل	مظہر الدین طاب ثراہ	الی قولہ	بسیار نامہ	

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنیہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کینیت
							مشہور تفسیر ہے۔ مؤلف نے اس میں وجہ اعراب و قرأت اور دقائق علم بدیع مناسب طور پر لکھے ہیں تاویلات میں بھی بڑی خوبی سے کام کیا ہے۔ پوری کتاب اقوال اہل سنت و جماعت سے پُر ہے۔ اہل بیت و ضلالت کے ہفتوات سے کلیۃً احتراز و اجتناب ہے۔
							ابتداءً صفحہ ۲ الحمد للہ المنزہ بذاتہ عن اشارۃ اکا و ہام۔ ختم صفحہ ۶۰۱ و یجلبو العقول و ہر رد علیہ من۔ اس تفسیر کے دو نسخے کمال مطبوعہ۔ ایک صرف نصف اول مطبوع۔ ایک قلمی نسخہ سوئے مؤمنون سے آخر قرآن تک نمبر ۱۸۶ سے نمبر ۱۸۷ تک اور نمبر ۲۰۱ سے نمبر ۲۰۳ تک اور بھی درج ہیں۔ حافظ الدین امام ابو البرکات النسفی نصف کے رہنے والے ہیں۔ نصف بقیہ تین و قبل بکسر لہین ماوراء النہر میں ایک شہر کا نام ہے تمام علوم و فنون میں امام وقت تسلیم کئے گئے ہیں۔ علی الخصوص علم فقہ میں تو اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ فقہ میں شمس اللامہ محمد بن عبد الستار الکرووی۔ حمید الدین الصری۔ بدر الدین خازن کے شاگرد ہیں۔ مصنفات عالیہ اور تالیفات معتبرہ انکے سارے دنیا کے نیچے موجود ہیں۔
							کنز الدقائق جو فقہ میں مشہور متن ہے انہیں کا مؤلف ہے۔ اسکے علاوہ ذاتی اور اسکی شرح کافی فقہیہ منار۔ اور شرح کشف الاسرار اصول میں۔ ان کے سوا اور بھی مولفات ہیں۔ جو اکابر علماء و فقہاء کے مطرحة الانظار ہیں۔ جو اہر المغنیہ میں لکھتے ہیں کہ حافظ الدین دو اما موٹھا لقب ہے۔ ایک محمد بن محمد بن نصر البخاری۔ جن سے ابو العلماء نے ساعیت کی ہے۔ دوسرے ابو البرکات عبد اللہ النسفی۔ انکی وفات سنہ ۷۱۱ ہجری میں ہوئی۔ مگر قاسم بن قطلوبغا اپنے رسالہ سیمی الاصل فی بیان الوصل میں لکھتے ہیں کہ نسفی کی وفات سنہ ۷۱۵ ہجری کے بعد ہے۔ (الفوائد البہ فی تراجم المغنیہ)
۱۰۳۸۶	۲۵۸	الحواشی المنطریہ علی تفسیر البیضاوی	علامہ مظہر الدین	مستطبی	۵۶۲		
							تطبیع کتاب ۱/۲ ۵۸ ۵۳ ۵۰ ۴۷ ۴۴ ۴۱ ۳۸ ۳۵ ۳۲ ۲۹ ۲۶ ۲۳ ۲۰ ۱۷ ۱۴ ۱۱ ۸ ۵ ۲ ۱





نمبر مرتبہ جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	گہ نسبت
		روفق افروز تھے انکو لوگ لیکر حضور میں حاضر ہوئے۔ آپ نے اپنا لعاب دہین انکے منہ میں ڈال دیا۔ اور فرمایا یا اللہ اسکو حکمت تعلیم کر۔ علم حدیث۔ تفسیر۔ فقہ۔ تاویل۔ شعر۔ حساب۔ فرائض۔ عین تمام لوگوں کو سچ فوجیت رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقدمات پچھارہ میں انکو طلب کر لیتے اور انکی راے کے موافق عمل کرتے۔ حضرت جبریل علیہ السلام کو دو مرتبہ انھوں نے دیکھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے انکو بصرہ کا حاکم بنایا تھا۔ مگر قبل شہادت حضرت علی کے یہ وہاں سے چلے آئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہر ایک صنفین میں بحیثیت ایک بڑے سردار کے شریک تھے۔					
		جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے والد اور والدہ اور خالہ اور خالہ زادین اور عبد اللہ بن عوف اور معاذ بن جبل اور ابی ہریرہ اور معاویہ بن ابوسفیان اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اور انکے سوا بہت لوگوں سے انھوں نے روایت کی ہے۔ اور ان سے انکے بھائی کثیر بن عباس اور انکے بیٹے علی بن عبد اللہ اور محمد بن عبد اللہ اور انکے پوتے محمد بن علی اور بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عباس اور انکے غلام عکرمہ اور کرب رضی اللہ عنہم اور بہت اور اصحاب جیسے عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک اور ابو الطفیل اور ابو صالح التمان۔ علاوہ انکے اور بہت لوگ روایت کرتے ہیں۔					
		جب عبد اللہ بن زبیر اور عبد الملک بن مروان کے درمیان فتنہ واقع ہوا تو حضرت ابن عباس مع محمد بن حنفیہ کے طائف تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر بیمار ہو گئے اور وہیں شریا اکثر برس کی عمر میں ۶۸ ۶۹ یا ۷۰ سالہ میں۔ اور بعض نے اور یہی اختلاف بیان کیا ہے انتقال فرمایا۔ اور محمد بن حنفیہ انکے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت انکی عمر تیرہ یا پندرہ سال کی تھی۔ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ اسی کے متعلق یہ ابیات فرماتے ہیں۔					
		ان یاخذن اللہ من عینی نورہما	وفی فی صہام کما السیف مائتہ	وفی لسانی وقلبی منہما نور	قلبی ذکی وقلبی غبر ذکی		
				تھنہ اندر دیب۔ رسد العا۔			

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اسی حالت میں بروغۃ المقیاس میں جو انکی سکونت کا مقام تھا شب جمعہ وقت سحر ۱۹ جمادی الاولیٰ سنہ مذکورۃ الصدر کو وفات پائی۔ باب القراءۃ کے باہر خوش قوصوں میں مدفون ہوئے۔ درثرات ازہرہ جس الجہز					
		تنویر المقیاس تفسیر سیدنا ابن عباس	جبرائیل بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب المتوفی ۶۸۰ھ قبل ۶۹ھ				
		یہ پوری تفسیر تمام جلدوں درالمنثور متقدم الذکر کے حاشیہ پر ہے۔ اس کتاب میں اس تفسیر کا نام تنویر المقیاس لکھا ہے۔ کشف الظنون میں ہی اس طرح ہے۔ مطبع محمدی میں یہ کتاب ۱۲۸۵ھ میں طبع ہوئی ہے۔ وہاں تنویر الاقباس کے ساتھ نامزد کیا ہے۔ یہ تفسیر نہایت موجز و مختصر ہے۔ باوجود حجم قلیل ہونے کے کثیر المعنی اور تمام تفاسیر کا لب لباب ہے۔ قرآن شریف کے مراد اور معانی کو اس طرح کھولا ہے کہ سید طرح کی وقت و دشواری باقی نہیں رہتی۔ اس فصاحت و بلاغت سے ایسے اختصار کے ساتھ قرآن شریف کے معانی و مراد کا حل کرنا اسی تفسیر کے ساتھ مختص ہے۔ ابی صالح کی اسناد کے ساتھ یہ تفسیر مشہور ہوئی ہے کشف الظنون میں حاجی خلیفہ تنویر المقیاس فی تفسیر ابن عباس کے تحت میں لکھتے ہیں۔ کلابی طاهر چچ بن یعقوب الغبار و ذآبادی الشافعی المنوفی ۸۱۷ھ یہ تحقیق راوی تحقیق سے بہت دور معلوم ہوتی ہے۔ اس تفسیر کا ایک مطبوعہ نسخہ نمبر ۱۷۳ پر۔ اور ایک قلمی نسخہ نمبر ۳۱۹ پر بھی درج ہے۔					
		سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس قریشی ہاشمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ انکی کنیت ابن العباس ہے۔ انکو لوگ جبر اور بحر کہتے تھے۔ اس لئے کہ انکا علم بہت وسیع تھا جبرائیل علیہ السلام سے مشہور ہیں۔ سیدنا حضرت عباس کی اولاد میں یہ سب سے بڑے ہیں۔ سیدنا حضرت خالد بن ولید کی خالہ کے بیٹے ہیں۔ انکے سنہ ولادت میں اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ ہجرت سے تین برس قبل پیدا ہوئے جب یہ پیدا ہوئے اسوقت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اہل بیت مکہ میں شعبان کی					



نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ و یا قلمی	تاریخ و یا شمار	کیفیت
۱۳۴۷	۲۵۱	الدر المنثور فی التفسیر بالماثور مع تنویر المقتباس الخزانة	ابو الفضل جلال الدین ابن ابن الکمال ابی بکر بن محمد اشعری (متوفی ۵۹۱ھ)	۵۹۱ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۷ھ	۲۸۰	
		یہ تفسیر مختص ہے۔ ترجمان القرآن کا حضرت مولف علیہ الرحمۃ نے پہلے قرآن شریف کی مفصل و مطول تفسیر تیار کی تھی اور اس میں اسانید کتب مخرج منها بھی مذکور تھے۔ اس تفسیر کی طرف طویل و حجم کثیر ہونے کی وجہ سے اہل علم کی زیادہ رغبت نہیں دیکھی گئی۔ اس ضرورت سے اسکا اختصار کیا گیا۔ اس مختصر تفسیر میں صرف متون احادیث و آثار مع حوالہ کتب مذکور ہیں۔ پوری تفسیر چھ حصوں پر منقسم ہے۔ جلد ہذا پہلا حصہ ہے۔ اس میں پوری سورہ بقرہ کی تفسیر ہے۔ مع تفسیر سورہ فاتحہ۔ عبارت شروع تفسیر صفحہ ۲ المیزان للہ الذی احب الختم صفحہ ۴۷۹ و خواتیم سورہ البقرہ					
۱۳۴۸	۲۵۲	الدر المنثور فی التفسیر بالماثور الخزانة الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۵۰	
		دوسرا حصہ ہے۔ سورہ آل عمران سے آخر سورہ مائدہ تک۔ شروع صفحہ ۲۔ اخراج ابن الضمیرین الخ ختم صفحہ ۷۵۰ واللہ سمیع البصیر۔					
۱۳۴۹	۲۵۳	الدر المنثور فی التفسیر بالماثور الخزانة الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۵۷	
		تیسرا حصہ ہے۔ سورہ النعام سے آخر سورہ ہود تک۔ شروع صفحہ ۲۔ اخراج ابن الضمیرین الخ ختم صفحہ ۳۵۷ عما تعلمون۔					
۱۳۵۰	۲۵۴	الدر المنثور فی التفسیر بالماثور الخزانة الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۷۳	
		چوتھا حصہ ہے۔ سورہ یوسف سے آخر سورہ یحییٰ تک شروع صفحہ ۲۔ اخراج الخفاس الخ ختم صفحہ ۳۷۳ واللہ تعالیٰ اعلم					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		پوری تفسیر مجلدات مسطورہ بالا کے حاشیہ پر ہو جسکی طرف ہر جلد میں اشارہ کیا گیا ہو۔ یہ تفسیر بڑے رجاوہ ضبط و تفصیل و تنقیح کے ساتھ تالیف ہوئی ہے۔ زیادہ تر تفسیر کبیر معنفہ امام رازی متوفی ۷۴۰ھ ہجری سے ماخوذ ہے۔ گویا اس تفسیر کبیر کا اختصار ہو۔ تفسیر کشاف وغیرہ سے بھی مطالب اخذ کئے ہیں۔ تفسیر کبیر کے حاشیہ لفظیہ و معنویہ مسائل۔ اعتراضات وغیرہ کی بڑی خوبی سے تہذیب کی ہو۔ مواقع مشککات کا حل نہایت آسانی کے ساتھ کیا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے غرائب لطائف نکات قرآن شریف کو تفصیل کے ساتھ لکھا ہو۔ تفسیر شروع کرنے سے پہلے چند مقدمات منقذہ کئے ہیں جنہیں فضیلت قرآن۔ فضائل قاری ذکر قرأت سبعہ۔ معانی مصحف و قرآن کیفیت جمع قرآن۔ ثبوت قدم کلام اللہ وغیرہ نہایت تحقیق کے ساتھ ضبط کیا ہو۔ فہرست آصفیہ میں اس تفسیر کا سال تصنیف ۷۲۸ھ لکھتے ہیں۔ اکتفار القنوع کی عبارت اس کتاب کی تالیف کی نسبت یہ ہو وضعہ نحو سنہ ۷۲۸ھ ۱۳۲۷م اس تفسیر کا ایک کامل نسخہ مطبوعہ ایران نمبر ۱۵۴ پر بھی درج ہو۔					
		علامہ فشا پوری بڑے پایہ کے شخص ہیں۔ اس تفسیر کے علاوہ ان کے تواریف اور بھی ہیں۔ شافعیہ ابن حبان کی شرح بھی لکھی ہو۔ انیسویں ایسے بڑے شخص کے ترجمہ کی طرف اہل تواریخ نے توجہ نہیں کی۔ اسکا تفصیلی حال کسی تاریخ میں نظر نہیں پڑا۔ علامہ جلال الدین سیوطی بقیۃ الوعاہ میں صرف اس قدر لکھتے ہیں الحسن بن محمد التمیمی ابوریٰ له تفسیر علی القرآن سماہ غرائب القرآن و غائب الفرقان و هو فہرذ اذکر فی خطبۃ تفسیرہ المشہور بالانظام الاخرج صاحب شرح الشافعی فی التصریف و هو مشہور متداول۔ لم اقف علی ترجمتہ۔ انہی صاحب کشف الطنون کو بھی اسکا سال رحلت دریافت نہیں ہوا۔ فہرست خدیو مصریہ فہرست آصفیہ اکتفار القنوع وغیرہ میں یہ تفسیر موجود ہے۔ مگر صاحب تفسیر کا نہ تو سال وفات تحریر ہو نہ محل مفصل ترجمہ۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۳۷۳	۲۴۹	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن المجید المجلد التاسع عشر	امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۲۰ھ		مطبوعہ مینیہ مصر ۱۳۲۲ھ	۱۳۲	
		بانیون جلد ہے۔ ایک حصہ ہے۔ انیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر۔ شروع تفسیر متن صفحہ ۲ المقول فی تاویل قوله تعالى تبارك الذي شروع تفسیر حاشیہ سورة الملك الخ ختم تفسیر متن صفحہ ۱۳۲۔ آخر تفسیر مرسلات ختم تفسیر حاشیہ والله اعلم بالصواب					
۲۵۰		تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن۔ المجلد الثلاثون	ایضاً		ایضاً	۲۰۴	
		تیسویں جلد ہے۔ ایک ہی حصہ ہے۔ تیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر۔ شروع تفسیر متن صفحہ ۲ المقول فی تاویل قوله تعالى لعنم یساء لون شروع تفسیر حاشیہ سورة النبا ختم تفسیر متن صفحہ ۲۰۴ تسلیماً کثیراً ختم تفسیر حاشیہ وصحبہ اجمعین الخ۔ امام طبری علیہ الرحمہ دو سو چوبیس ہجری آمل طبرستان میں پیدا ہوئے۔ تفسیر۔ حدیث فقہ۔ تاریخ وغیرہ میں امام بن مانے کے تین مسائل اجتہاد میں کسی مجتہد کے مقلد نہیں۔ بلکہ خود مرتبہ اجتہاد رکھتے ہیں اور زمرہ مجتہدین میں شمار کئے گئے ہیں۔ ابن طرار انہیں کے مذہب کے مقلد متعدد کتابیں مختلف فنون میں تصنیف کی ہیں۔ نقل روایات میں ثقہ سمجھے جاتے ہیں۔ انکی مصنفہ تاریخ اصح التواریخ مانی گئی ہے۔ ۲۶ شوال شنبہ کے آخر دن میں انتقال فرمایا۔ یکشنبہ کے روز سنہ مقدم الکر بغداد میں مدفون ہوئے۔ ابن حککان					
		غرائب القرآن رغائب القرآن	العلامة نظام الدین حسن بن محمد بن حسین اقمی النیساوری المعروف بنظام من فضلا یقرن اناس	۲۶۸ھ			

نمبر وجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>اٹھارہویں جلد ہے۔ ایک حصہ ہے پچیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر ابتدا تفسیر میں صفحہ ۱۸۷</p> <p>القول فی تاویل قوله تعالیٰ الیہ یرد شروع تفسیر حاشیہ الیہ یرد عالم الساعۃ</p> <p>ختم تفسیر میں صفحہ ۸۷۔ آخر تفسیر الجاثیۃ ختم تفسیر حاشیہ واختم صما سلف</p>
۱۳۷۳	۲۲۶	تفسیر الطبری المسمیٰ بجامع البیان فی تفسیر القرآن المجید	امام ابو جعفر جریر الطبری المتوفی ۲۲۰ھ		مطبع سینہ مصر ۱۱۲	۲۱	
							<p>اٹھارہویں جلد ہے۔ ایک حصہ ہے چبیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر شروع تفسیر میں صفحہ ۲</p> <p>القول فی تاویل قوله تعالیٰ حم نزل شروع تفسیر حاشیہ سورۃ الاحقاف مکہ ختم</p> <p>تفسیر میں صفحہ ۱۱۲۔ لیس لہا اولہ ختم تفسیر حاشیہ ہوا الحکیم العلیہ</p>
	۲۲۷	تفسیر الطبری المسمیٰ بجامع البیان فی تفسیر القرآن المجید	ایضاً	ایضاً	۱۲۸		
							<p>بیسویں جلد ہے۔ ایک حصہ ہے۔ ستائیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر ابتدا تفسیر میں صفحہ ۲</p> <p>القول فی تاویل قوله تعالیٰ فالو اذ لک ابتدا تفسیر حاشیہ قال فما خطبکم ختم تفسیر میں صفحہ ۱۲۸</p> <p>آخر تفسیر سورۃ الحديد ختم تفسیر حاشیہ والیہ المرجع والمآب</p>
	۲۲۸	تفسیر الطبری المسمیٰ بجامع البیان فی تفسیر القرآن	ایضاً	ایضاً	۹۸		
							<p>اکیسویں جلد ہے۔ ایک حصہ ہے۔ اٹھائیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر ابتدا تفسیر میں</p> <p>صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالیٰ جل نناء ونفقد ست اسماء قد سمع اللہ ابتدا تفسیر</p> <p>حاشیہ سورۃ المجادلہ ختم تفسیر میں صفحہ ۹۸ آخر تفسیر سورۃ التہیم ختم تفسیر حاشیہ ہارون علیہ السلام</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تفسیر	مطلبہ	تفسیر	تفسیر
							چودھویں جلد ہے۔ صرف ایک ہی حصہ ہے۔ اکیسویں پار کی تفسیر ہاشمیہ پر۔ ابتدا تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قولہ تعالیٰ ولا تجادلوا۔ ابتدا تفسیر ہاشمیہ ولا تجادلوا اهل الكتاب ختم تفسیر متن صفحہ ۹۲ علی اللہ یسیرا۔ ختم تفسیر ہاشمیہ علی اللہ یسیرا۔
۱۳۴	۲۴۲	تفسیر الطبری لمسی بجایع لیبیا	امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	مطبوع مینٹھ	۹۵		
		فی تفسیر القرآن الجوز الثانی	المؤلفۃ ۳۱۵	۱۳۲۱			پندرہویں جلد ہے۔ ایک ہی حصہ ہے۔ بائیسویں پار کی تفسیر۔ اس طرح ہاشمیہ پر شروع تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قولہ تعالیٰ ومن یقنت ابتدا تفسیر ہاشمیہ ومن یقنت ختم تفسیر متن صفحہ ۹۵ ونظیرا یقنی رسالہ ختم تفسیر ہاشمیہ من المکرمین الخ
۱۳۵	۲۴۳	تفسیر الطبری لمسی بجایع لیبیا	ایضاً	ایضاً	۱۲۸		
		فی تفسیر القرآن الجوز الثالث					سولہویں جلد ہے۔ ایک ہی حصہ ہے۔ تیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح ہاشمیہ پر۔ ابتدا تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قولہ تعالیٰ وما انزلنا ابتدا تفسیر ہاشمیہ وما انزلنا علی قومہ ختم تفسیر متن صفحہ ۱۲۸ واحد فی الآیۃ ختم تفسیر ہاشمیہ الاتی بنہم
۱۳۶	۲۴۴	تفسیر الطبری لمسی بجایع لیبیا	ایضاً	ایضاً	۷۴		
		فی تفسیر القرآن الجوز الرابع					سترہویں جلد ہے۔ اس میں بھی ایک ہی حصہ ہے۔ چوبیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح ہاشمیہ پر شروع تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قولہ تعالیٰ انک امیت ابتدا تفسیر ہاشمیہ فمن اظلم ختم تفسیر متن صفحہ ۷۴ استحقاقہ بہ منہ ختم تفسیر ہاشمیہ بظاہر للعبد
۱۳۷	۲۴۵	تفسیر الطبری لمسی بجایع لیبیا	ایضاً	ایضاً	۸۷		
		فی تفسیر القرآن الجوز الخامس					



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ ۲۔ القول فی تاویل قوله تعالى ذكره اقرب للناس ابتداء تفسیر حاشیہ سورۃ الانبیاء الخ ختم تفسیر متن صفحہ ۱۳۰ من بغاۃ البصیرۃ ختم تفسیر حاشیہ بر بجمہ					
۱۳۷۳	۲۳۸	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزاء الثانی	امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	المتوفی ۲۲۰ھ	مطبع مینیہ مصر	۱۳۲	۵۱۳۲۱
		تکلیف ہر بن جلد ہے۔ صرف ایک ہی حصہ ہے۔ اٹھارہویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر شروع تفسیر متن صفحہ ۲۔ القول فی تاویل قوله جل ثناؤه قد افلح شروع تفسیر حاشیہ سورۃ المؤمنون ختم تفسیر متن صفحہ ۱۳۲ او بصیرۃ ختم تفسیر حاشیہ واللہ اعلم۔					
//	۲۳۹	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزاء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۰۳	
		بارہویں جلد ہے۔ ایک ہی حصہ ہے۔ انیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر ابتداء تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالى وقال الذين شروع تفسیر حاشیہ وقال الذين لا یرجون ختم تفسیر متن صفحہ ۱۰۳ وعصیتهم رسولہ ختم تفسیر حاشیہ بن انتم قوم تجادلون					
//	۲۴۰	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزاء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۹۵	
		تیرہویں جلد ہے۔ اسیں ہی ایک ہی حصہ ہے۔ بیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر شروع تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالى فما كان شروع تفسیر حاشیہ فما كان جواب قومہ ختم تفسیر متن صفحہ ۹۵ من حد ودھا ختم تفسیر حاشیہ واللہ یعلم ما نضدعون					
//	۲۴۱	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزاء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۹۲	

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد نسخہ	کیفیت
۱۳۷۳	۲۳۴	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجوزی الحادی عشر	امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۲۲۰ھ		مطبع مینیہ مصر ۱۲۰ھ	۱۳۴	
		<p>ساتویں جلد ہے۔ دو حصے اس میں بھی مجلد ہیں۔ گیارہویں بارہویں پارہ کی تفسیر ہے مع بقیہ آیت پارہ سابق۔ اس طرح حاشیہ پر استدار تفسیر متن حصہ اول صفحہ ۲۔ القول فی تاویل قوله انما السبیل ابتداء تفسیر حاشیہ انما السبیل ختم تفسیر متن حصہ دوم صفحہ ۱۳۲ من ارضکم الخ ختم تفسیر حاشیہ الخ</p>					
۱۳۷۴	۲۳۵	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجوزی الثانی عشر والرابع عشر والحادی عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۵۴ ۱۲۷ ۱۷۲	
		<p>آٹھویں جلد ہے۔ اس میں تین حصے ہیں۔ تیرہویں۔ چودھویں۔ پندرہویں پارہ کی تفسیر ہے۔ اس طرح حاشیہ شروع تفسیر متن حصہ اول صفحہ ۲۔ القول فی تاویل قوله تعالیٰ وما ابرئ الخ شروع تفسیر حاشیہ شروع تفسیر حاشیہ وما ابرئ الخ ختم تفسیر متن حصہ تیسرا صفحہ ۱۷۲ فیما صدرا ختم تفسیر حاشیہ علیہ صدرا</p>					
۱۳۷۵	۲۳۶	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجوزی السادس عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۵۴	
		<p>توین جلد ہے۔ اس میں صرف ایک ہی حصہ ہے۔ سولہویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر شروع تفسیر متن صفحہ ۲۔ القول فی تاویل قوله تعالیٰ انما السفینۃ الخ ختم تفسیر متن صفحہ ۱۵۴ من المصلح ختم تفسیر حاشیہ وبالله المستعان۔</p>					
۱۳۷۶	۲۳۷	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجوزی السابع عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۳۰	
		<p>دسویں جلد ہے۔ اس میں بھی ایک ہی حصہ ہے۔ سترہویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر۔ ابتداء تفسیر متن</p>					

نمبر جزء	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ پبلی	تعداد صفحات	کیفیت
							نہ آیت اولے - پارہ چوتھا - دوسرے حصہ میں بقیہ تفسیر پارہ چوتھا حاشیہ پر پہلے حصہ میں تیسرے پارہ - دوسرے حصہ میں چوتھے پارہ کی تفسیر ہے - شروع تفسیر متن حصہ اول صفحہ ۲ - القول فی تاویل شروع تفسیر حاشیہ تلک الرسل ختم تفسیر متن حصہ دوم صفحہ ۲۱۰ من خلقہ ختم تفسیر حاشیہ غفوراً شریفاً
۱۳۷۳	۲۳۱	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزائری	امام ابو جعفر محمد بن یزید الطبری	المؤلف فی النسخ	مطبع مینیہ مصر ۱۳۲۱ھ	۲۰۲	۱۸۲۰
							پہلے حصہ میں دو حصے ہیں موافق تصریح بالا - پہلے حصہ میں پانچویں - دوسرے حصہ میں چھٹے پارہ کی تفسیر ہے - اس طرح حاشیہ پر ابتر عبارت تفسیر متن حصہ اول صفحہ ۲ - القول فی تاویل ابتر عبارت تفسیر حاشیہ والمحصنات ختم تفسیر متن حصہ دوم صفحہ ۱۸۲ قال المنافقون ختم تفسیر حاشیہ
۱۳۷۴	۲۳۲	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزائری	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۹۵	۱۵۴
							پانچویں جلد ہے - اس میں بھی دو حصے ہیں حسب تصریح بالا - پہلے حصہ میں ساتویں - دوسرے حصہ میں آٹھویں پارہ کی تفسیر ہے - اس طرح حاشیہ پر شروع تفسیر متن حصہ اول صفحہ ۲ القول فی تاویل قوالہ لتجدن - الخ شروع تفسیر حاشیہ لتجدن ختم تفسیر متن حصہ دوم صفحہ ۱۵۴ ولا عجبا بآلہ ختم تفسیر حاشیہ خیر المکرمین
۱۳۷۵	۲۳۳	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزائری	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۵۲	۱۳۴
							چھٹی جلد ہے - اس میں بھی دو حصے ہیں - پہلے حصہ میں نویں - دوسرے حصہ میں دسویں پارہ کی تفسیر ہے - اس طرح حاشیہ پر شروع تفسیر متن حصہ اول صفحہ ۲ - القول فی تاویل قوالہ قال الملاء - شروع تفسیر حاشیہ قال الملاء ختم تفسیر متن حصہ دوم صفحہ ۱۳۴ کما نوا نسعة ختم تفسیر حاشیہ ما ینفقون

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد نسخہ	کیفیت
		بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ طبری نے تفسیر کو پہلے بڑی شرح و بسط کے ساتھ مایفیکھا پھر اس خیال سے کہ ایسی بڑی کتاب کے پڑھنے پر پائے کیواسطے عمر طویل کی ضرورت ہو اختصار کیا۔ علماء متاخرین میں سے کسی نے منصور بن نوح سامانی کے واسطے فارسی میں بھی اسکا ترجمہ کیا ہے۔ اس ترجمہ کی جلد اول نہایت خوشخط۔ مطلقاً۔ مذہب اس کتب خانہ میں ہی موجود ہے۔ مطبعہ مہرین پوری تفسیر ۱۰ جلد ۱۲۵ تا ۱۳۵ پارہ تیس حصوں میں طبع ہوئی ہے۔ چھتیس جلد ہیں جلد ہے۔ متن میں تفسیر طبری۔ حاشیہ تفسیر نیشاپوری جو غرائب القرآن اور غائب الفرقان کے نام سے موسوم ہے جلد ۱۲ حصہ اول ہے۔ اس حصہ میں تفسیر طبری متن میں تفسیر نیشاپوری حاشیہ پر۔ دونوں تفسیریں پارہ اول کی ہیں شرح تفسیر طبری صفحہ ۲ بعد سطر الحاقی الحمد للہ الذی جہت الالباب بدلتہ حکمہ خاتمہ صفحہ ۴۲۷ - ۷۰۸ اما اسلف غیوہا۔ آغاز تفسیر نیشاپوری حاشیہ صفحہ ۲ الی اللہ الکریم خاتمہ حاشیہ صفحہ ۴۲۷ وکل بعملہ محرمی۔					
۱۳۷۳	۲۲۹	تفسیر الطبری السی	امام ابو جعفر بن محمد الطبری	بمقتونی	مطبع مہرین	۲۸۳	۱۳۷۳
		جامع البیان فی تفسیر القرآن	ابن جریر الثانی				
		دوسری جلد ہے۔ اس میں دوسرے پانچ کی تفسیر حسب تصریح بالا ہے۔ اس طرح حاشیہ پر عبارت شروع تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل عبارت شروع تفسیر حاشیہ صفحہ ۲ سیقول السلفاء عبارت ختم تفسیر متن صفحہ ۲۸۳ - الذین قبلك عبارت ختم تفسیر حاشیہ صفحہ ۴۷۸ واذک ملہ سلین					
ایضاً	۲۳۰	تفسیر الطبری السی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۳۱	۲۳۰
		فی تفسیر القرآن					
		تیسری جلد ہے۔ اس میں دو حصہ ہیں۔ موافق تصریح بالا حصہ اول میں تیسرے پارہ کی تفسیر ہے۔					

المجلد الثاني فهرست كتب عربية بعد الفهرست الأول فہرست اول و لغتیں

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ پائی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۵۲۲	۲۲۷	فہرست تفسیر الطبری المسبح بجامع البیان فی تفسیر القرآن مع فہرست تفسیر نیشابوری المسبح بقرآن ورغائب الفرقان	مولانا محمد زہری العزوی	۱۳۲۱ھ	مطبع سینہ مصر	۹۲	۵
<p>مطبع مینیہ مصر میں ۱۳۲۱ھ ہجری میں تفسیر طبری مسبح بجامع البیان فی تفسیر القرآن اور اُس کے حاشیہ پر تفسیر نیشابوری مسبح بقرآن الفرقان طبع ہوئی ہے۔ دونوں تفسیروں میں مطالب عالیہ اور مسائل خامضہ کثرت سے تحریر ہیں۔ اپنے تفصیلی نظر کرنے کے واسطے زیادہ تلاش کی ضرورت ہے۔ آسانی کی غرض سے یہ مستقل فہرست بقید صفحہ و سطر دونوں تفسیروں کی بنائی گئی ہے جس میں سہولت کے ساتھ غرض مطلوب حاصل ہو سکتی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ فہرست بنانے والے نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ اس فہرست میں کوئی خاص ترتیب نہیں رکھی گئی ہے۔ اصل فہرست کی سرخیان جس ترتیب و تہذیب کے ساتھ لکھی ہیں انکا پتہ بقید صفحہ بتایا گیا ہے۔</p>							
۱۳۷۳	۲۲۸	تفسیر الطبری المسبح بجامع البیان فی تفسیر القرآن مع تفسیر النیشابوری (ابن اللہ)	الامام ابی جعفر محمد بن محمد المعروف بابن جریر بن خالد الطبری المتوفی ۲۵۵ھ		مطبعہ ۱۳۲۱ھ سینہ مصر	۲۲۷	
<p>یہ تفسیر تفسیر ابن جریر کے نام سے بھی مشہور ہے۔ بے مثل اور بڑے پایہ کی کتاب ہے۔ مبصرین و محققین اسکو اجل و عظیم التفاسیر سمجھتے ہیں۔ علامہ نووی اسکی نسبت فرماتے ہیں۔ اجمعت الامة علی انہ لصنف متل نصیلا الطبری مفسرین اقدمین کے اقوال کی توجیہ بڑی تحقیق و تنقیح کے ساتھ لکھ کر قول راجح کی ترجیح بیان کرتے ہیں۔ اکثر مقامات پر آیات سے استنباط بھی کیا ہے۔ مسائل لغویہ بخوبی سمجھ کر تحریر کیے ہیں۔</p>							



تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف
تحت نمبر ۲۰۰	کتاب الآثار ارسطوئیہ	ثاؤد فرطس حکیم	۸۰۷	قلمی	۱۹۲	مقاصد الفلاسفہ	الامام الغزالی متوفی ۵۰۵ھ	۷۹۷	مطبوع	تحت نمبر ۱۹۶	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری	۸۰۰	مطبوع	تحت نمبر ۱۹۶	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری
۱۷۹	کتاب آہل المدینۃ الحبائل	ابونصر الفارابی متوفی ۳۲۰ھ	۷۸۳	مطبوع	۱۸۳	مقالات فلسفہ تدبیر	بعض مشاہیر فلاسفہ العرب	۷۹۰	مطبوع	۱۹۶	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری	۸۰۰	مطبوع	تحت نمبر ۱۹۶	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری
۱۹۶	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری	۸۰۰	مطبوع	تحت نمبر ۱۹۶	مقالہ الاسکتوفی فی العقل	اسکندر افروزیسی	۸۰۳	قلمی	تحت نمبر ۱۹۶	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری	۸۰۰	مطبوع	تحت نمبر ۱۹۶	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری
	احوال الروح				ایضاً	مقالہ الاسکندر فی المبادی	ایضاً	ایضاً	قلمی								
۱۸۲	کتاب السارۃ العالم	ارسطو حکیم	۷۸۷	قلمی	تحت نمبر ۲۰۱	مقالہ فی آثارنا لہتیکہ فی الجو	ابن الخار الجہادی مولود ۳۳۳ھ	۸۱۵	قلمی	تحت نمبر ۲۰۱	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری	۸۰۰	مطبوع	تحت نمبر ۲۰۱	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری
۲۰۹	کتاب الفلک للقرن ثانی	المارکنسیرت جسم	۸۳۰	مطبوع	ایضاً	المقالہ فی الاجرام احادیث	ابو سلیمان السجستانی	۸۱۳	قلمی	تحت نمبر ۲۰۱	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری	۸۰۰	مطبوع	تحت نمبر ۲۰۱	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری
۱۷۵	کتاب المسدود المعاد	الشیخ یوحنا سینا متوفی ۳۲۸ھ	۷۷۷	قلمی	تحت نمبر ۲۲۰	مقالہ فی افراض اجود الطبیعیۃ	ابونصر الفارابی متوفی ۳۲۰ھ	۸۳۹	قلمی	تحت نمبر ۲۲۰	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری	۸۰۰	مطبوع	تحت نمبر ۲۲۰	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری
۱۸۳	کتاب من کلام افلاطون	افلاطون حکیم	۷۸۹	قلمی	تحت نمبر ۱۷۵	المقالہ فی حجج البشیرین لہاضی	شیخ یوحنا سینا متوفی ۳۲۸ھ	۷۷۹	قلمی	تحت نمبر ۱۷۵	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری	۸۰۰	مطبوع	تحت نمبر ۱۷۵	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری
تحت نمبر ۲۲۰	کتاب الملتقطات لافلاطون	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۲۰ھ	۸۳۱	قلمی	تحت نمبر ۲۲۰	مبدأ زانیا	متوفی ۳۲۸ھ			تحت نمبر ۲۲۰	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری	۸۰۰	مطبوع	تحت نمبر ۲۲۰	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری
	الحکیم الامہی				تحت نمبر ۲۲۰	المقالہ فی المحرک الاول	ابو سلیمان السجستانی	۸۱۳	قلمی	تحت نمبر ۲۲۰	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری	۸۰۰	مطبوع	تحت نمبر ۲۲۰	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری
تحت نمبر ۲۲۰	کتاب النفس	ارسطو حکیم	۸۰۶	قلمی	تحت نمبر ۲۲۰	مقالہ انیسیمون	انیسیمون حکیم	۸۰۶	قلمی	تحت نمبر ۲۲۰	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری	۸۰۰	مطبوع	تحت نمبر ۲۲۰	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری
۲۱۱	کشف الخلاء عن وجہ الوجوب	مولوی رحیم افندہ جہندری	۸۳۱	مطبوع	تحت نمبر ۲۲۰	ملقطات من رسالہ فی الفج	لم یصح انتخاب من اسمہ	۸۱۹	قلمی	تحت نمبر ۲۲۰	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری	۸۰۰	مطبوع	تحت نمبر ۲۲۰	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیاری
	وہا متناع					ہندو											
۲۱۰	الکلام المتین فی تحریر السبیلین	مولوی عبدالحکیم متوفی ۳۲۰ھ	۸۳۱	مطبوع	۱۹۱	ہدیۃ رئیس لاہور	الشیخ یوحنا سینا متوفی ۳۲۸ھ	۷۹۶	مطبوع	۲۱۰	کلام المتین فی تحریر السبیلین	مولوی عبدالحکیم متوفی ۳۲۰ھ	۸۳۱	مطبوع	۲۱۰	کلام المتین فی تحریر السبیلین	مولوی عبدالحکیم متوفی ۳۲۰ھ
۱۹۸	لباب الانسارات	امام ہارثی متوفی ۳۲۰ھ	۸۰۱	مطبوع	۱۷۶	ہدیۃ الہدیۃ علی الہدیۃ	مولانا عبدالحق حجازی	۷۸۰	مطبوع	۱۹۸	لباب الانسارات	امام ہارثی متوفی ۳۲۰ھ	۸۰۱	مطبوع	۱۹۸	لباب الانسارات	امام ہارثی متوفی ۳۲۰ھ
۲۲۱	لماذا ولان	محمد علی زین الدین	۸۳۱	مطبوع		السعیدیہ	متوفی ۳۲۱ھ			۲۲۱	لماذا ولان	محمد علی زین الدین	۸۳۱	مطبوع	۲۲۱	لماذا ولان	محمد علی زین الدین
۱۸۵	ما بعد الطبیعیۃ مع مراتب البجوات	بہمنار	۷۹۱	مطبوع						۱۸۵	ما بعد الطبیعیۃ مع مراتب البجوات	بہمنار	۷۹۱	مطبوع	۱۸۵	ما بعد الطبیعیۃ مع مراتب البجوات	بہمنار
	و کتاب الخطابۃ																
۱۸۸	المباحث المشرقت	امام ہارثی متوفی ۳۲۰ھ	۷۹۳	قلمی						۱۸۸	المباحث المشرقت	امام ہارثی متوفی ۳۲۰ھ	۷۹۳	قلمی	۱۸۸	المباحث المشرقت	امام ہارثی متوفی ۳۲۰ھ
۱۹۳	مرادی الفلسفہ التندیہ	ابونصر الفارابی متوفی ۳۲۰ھ	۷۹۷	مطبوع						۱۹۳	مرادی الفلسفہ التندیہ	ابونصر الفارابی متوفی ۳۲۰ھ	۷۹۷	مطبوع	۱۹۳	مرادی الفلسفہ التندیہ	ابونصر الفارابی متوفی ۳۲۰ھ
تحت نمبر ۲۲۰	فحصہ کتاب النفس	ارسطو حکیم	۸۰۳	قلمی						تحت نمبر ۲۲۰	فحصہ کتاب النفس	ارسطو حکیم	۸۰۳	قلمی	تحت نمبر ۲۲۰	فحصہ کتاب النفس	ارسطو حکیم

تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	
۱۴۳	رسالہ فی الحج	ابن عربی سیستانی	۴۴۵	تحت نمبر ۳۱۸	رسالہ فی وصف العقول	شیخ الاسترلاب	۸۲۰	تحت نمبر ۳۱۹	رسالہ فی وصف العقول	شیخ الاسترلاب	۸۲۰	تحت نمبر ۳۲۰	رسالہ فی الحج	ابن عربی سیستانی	۴۴۵	تحت نمبر ۳۲۱	رسالہ فی الحج	ابن عربی سیستانی
تحت نمبر ۱۴۴	رسالہ فی خط الصحت	ایضاً	۴۸۱	تحت نمبر ۳۲۲	ایضاً	ایضاً	۸۱۰	تحت نمبر ۳۲۳	رسالہ فی خط الصحت	ایضاً	۸۱۰	تحت نمبر ۳۲۴	رسالہ فی خط الصحت	ایضاً	۴۸۱	تحت نمبر ۳۲۵	رسالہ فی خط الصحت	ایضاً
تحت نمبر ۱۴۵	رسالہ فی الذکر	ایضاً	۴۴۵	تحت نمبر ۳۲۶	رسالہ کبشی فی الادراج	محمد الکبشی	۸۲۱	تحت نمبر ۳۲۷	رسالہ فی الذکر	ایضاً	۴۴۵	تحت نمبر ۳۲۸	رسالہ فی الذکر	ایضاً	۴۸۱	تحت نمبر ۳۲۹	رسالہ فی الذکر	ایضاً
ایضاً	رسالہ فی ذکر اسباب الرد	ایضاً	۴۴۳	تحت نمبر ۳۲۹	رسالہ کتبہ الی الکسا	ابن عربی سیستانی	۴۸۱	تحت نمبر ۳۳۰	رسالہ فی ذکر اسباب الرد	ایضاً	۴۴۳	تحت نمبر ۳۳۱	رسالہ فی ذکر اسباب الرد	ایضاً	۴۸۱	تحت نمبر ۳۳۲	رسالہ فی ذکر اسباب الرد	ایضاً
تحت نمبر ۲۲۲	رسالہ فی رد علی من قال ان الانسان اطاقات ذات	ابن عربی سیستانی	۸۱۳	تحت نمبر ۳۳۳	رسالہ قاطب بنو ریاس	ابن عربی سیستانی	۸۳۲	تحت نمبر ۳۳۴	رسالہ فی رد علی من قال ان الانسان اطاقات ذات	ابن عربی سیستانی	۸۱۳	تحت نمبر ۳۳۵	رسالہ فی رد علی من قال ان الانسان اطاقات ذات	ابن عربی سیستانی	۴۸۱	تحت نمبر ۳۳۶	رسالہ فی رد علی من قال ان الانسان اطاقات ذات	ابن عربی سیستانی
تحت نمبر ۱۴۶	رسالہ فی سر العذر	ابن عربی سیستانی	۴۴۳	تحت نمبر ۳۳۷	رسالہ فوسل تنج	مرزا حسن علی شاہ کھنوی	۸۳۶	تحت نمبر ۳۳۸	رسالہ فی سر العذر	ابن عربی سیستانی	۴۴۳	تحت نمبر ۳۳۹	رسالہ فی سر العذر	ابن عربی سیستانی	۴۸۱	تحت نمبر ۳۴۰	رسالہ فی سر العذر	ابن عربی سیستانی
تحت نمبر ۲۲۳	الرسالہ فی سرہ الشیخ	علامہ ابو یوسف الجرجانی	۸۱۸	تحت نمبر ۳۴۱	رسالہ مال	ارسطو حکیم	۸۰۱	تحت نمبر ۳۴۲	الرسالہ فی سرہ الشیخ	علامہ ابو یوسف الجرجانی	۸۱۸	تحت نمبر ۳۴۳	الرسالہ فی سرہ الشیخ	علامہ ابو یوسف الجرجانی	۴۸۱	تحت نمبر ۳۴۴	الرسالہ فی سرہ الشیخ	علامہ ابو یوسف الجرجانی
تحت نمبر ۲۲۴	رسالہ فی العقل والنفس	حکیم ابو یوسف یعقوب	۸۲۳	تحت نمبر ۳۴۵	رسالہ مشورہ	باب بن سرہ	۸۰۸	تحت نمبر ۳۴۶	رسالہ فی العقل والنفس	حکیم ابو یوسف یعقوب	۸۲۳	تحت نمبر ۳۴۷	رسالہ فی العقل والنفس	حکیم ابو یوسف یعقوب	۴۸۱	تحت نمبر ۳۴۸	رسالہ فی العقل والنفس	حکیم ابو یوسف یعقوب
تحت نمبر ۱۴۷	رسالہ فی العقل	ابن عربی سیستانی	۴۴۶	تحت نمبر ۳۴۹	رفع اعلام الہادیہ	لم یصرح المؤلف باسمه	۸۲۱	تحت نمبر ۳۵۰	رسالہ فی العقل	ابن عربی سیستانی	۴۴۶	تحت نمبر ۳۵۱	رسالہ فی العقل	ابن عربی سیستانی	۴۸۱	تحت نمبر ۳۵۲	رسالہ فی العقل	ابن عربی سیستانی
تحت نمبر ۲۲۵	رسالہ فی فوائد متفرقة	لم اقف	۸۲۰	تحت نمبر ۳۵۳	الزیر جردو الساجو	ارسطو حکیم	۸۱۳	تحت نمبر ۳۵۴	رسالہ فی فوائد متفرقة	لم اقف	۸۲۰	تحت نمبر ۳۵۵	رسالہ فی فوائد متفرقة	لم اقف	۴۸۱	تحت نمبر ۳۵۶	رسالہ فی فوائد متفرقة	لم اقف
ایضاً	رسالہ فی الکمال الحاصل	محمد بن طاهر الجستانی	۸۱۶	تحت نمبر ۳۵۷	زیر المناع کشف القناع	مولوی رحیم اللہ	۸۳۲	تحت نمبر ۳۵۸	ایضاً	محمد بن طاهر الجستانی	۸۱۶	تحت نمبر ۳۵۹	ایضاً	محمد بن طاهر الجستانی	۴۸۱	تحت نمبر ۳۶۰	ایضاً	محمد بن طاهر الجستانی
ایضاً	سورۃ الانسان	سورۃ الانسان		تحت نمبر ۳۶۱	عن جردو الجواب والامتناع	بخنوی		تحت نمبر ۳۶۲	سورۃ الانسان	سورۃ الانسان		تحت نمبر ۳۶۳	سورۃ الانسان	سورۃ الانسان		تحت نمبر ۳۶۴	سورۃ الانسان	سورۃ الانسان
ایضاً	الرسالہ فی المسائل الطبیعیۃ	لم یصرح المؤلف باسمه	۸۱۶	تحت نمبر ۳۶۵	شرح الاشارات فی الطبیعیات	محقق طوسی	۸۳۶	تحت نمبر ۳۶۶	ایضاً	لم یصرح المؤلف باسمه	۸۱۶	تحت نمبر ۳۶۷	ایضاً	لم یصرح المؤلف باسمه	۴۸۱	تحت نمبر ۳۶۸	ایضاً	لم یصرح المؤلف باسمه
تحت نمبر ۲۲۶	الرسالہ فی مسائل متفرقة	حکیم ابو نصر العارابی	۸۳۹	تحت نمبر ۳۶۹	تصح الاشارات - القسم الاول	ایضاً	۸۳۵	تحت نمبر ۳۷۰	الرسالہ فی مسائل متفرقة	حکیم ابو نصر العارابی	۸۳۹	تحت نمبر ۳۷۱	الرسالہ فی مسائل متفرقة	حکیم ابو نصر العارابی	۴۸۱	تحت نمبر ۳۷۲	الرسالہ فی مسائل متفرقة	حکیم ابو نصر العارابی
		عمونی		تحت نمبر ۳۷۳	تصح الاشارات - القسم الاخر			تحت نمبر ۳۷۴		عمونی		تحت نمبر ۳۷۵		عمونی		تحت نمبر ۳۷۶		عمونی
		سیدہ		تحت نمبر ۳۷۷	تصح رسالہ زہد بن الکبیر	طیغ بن نصر العارابی	۸۳۰	تحت نمبر ۳۷۸		سیدہ		تحت نمبر ۳۷۹		سیدہ		تحت نمبر ۳۸۰		سیدہ
ایضاً	الرسالہ فی معانی العقل	ایضاً	ایضاً	تحت نمبر ۳۸۱	شرح ہدایۃ الحکمتہ	مولوی عبدالحق خیر آبادی	۸۳۳	تحت نمبر ۳۸۲	ایضاً	ایضاً	ایضاً	تحت نمبر ۳۸۳	ایضاً	ایضاً	ایضاً	تحت نمبر ۳۸۴	ایضاً	ایضاً
تحت نمبر ۱۴۸	رسالہ فی النفس باتمام	ایضاً	۴۴۹	تحت نمبر ۳۸۵	عین الیخت علی ابن دینہ الصحت	مولیٰ اسماعیل	۴۴۶	تحت نمبر ۳۸۶	رسالہ فی النفس باتمام	ایضاً	۴۴۹	تحت نمبر ۳۸۷	رسالہ فی النفس باتمام	ایضاً	۴۴۹	تحت نمبر ۳۸۸	رسالہ فی النفس باتمام	ایضاً
تحت نمبر ۲۲۷	رسالہ فی النفس	لم اقف	۸۲۳	تحت نمبر ۳۸۹	افلسفۃ العربیہ والاخلاص	سلطان بن محمد	۸۳۰	تحت نمبر ۳۹۰	رسالہ فی النفس	لم اقف	۸۲۳	تحت نمبر ۳۹۱	رسالہ فی النفس	لم اقف	۸۲۳	تحت نمبر ۳۹۲	رسالہ فی النفس	لم اقف
تحت نمبر ۲۲۸	رسالہ فی وجود الحق	ایضاً	۸۲۰	تحت نمبر ۳۹۳	الحزب الاول والثانی			تحت نمبر ۳۹۴	رسالہ فی وجود الحق	ایضاً	۸۲۰	تحت نمبر ۳۹۵	رسالہ فی وجود الحق	ایضاً	۸۲۰	تحت نمبر ۳۹۶	رسالہ فی وجود الحق	ایضاً



تحت نمبر	نام كتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام كتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام كتاب	نام مصنف
١٤٤	رساله قمار النفس	شيخ بو علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٤٨٠	تحت نمبر ١٤٤	رساله القصص	٤٨١	تحت نمبر ١٤٤	شيخ بو علي سينا متوفى ٣٢٨هـ
تحت نمبر ٢٣٢	الرساله تحصيل السعادة	حكيم ابو نصر الفارابي متوفى ٣٣٩هـ	٨٣٨	تحت نمبر ٢٣٢	الرساله القصص	٨٣٨	تحت نمبر ٢٣٢	حكيم ابو نصر الفارابي متوفى ٣٣٩هـ
ايضاً	الرساله تذكير فيما يصح وفيما لا يصح	ايضاً	٨٣٥	تحت نمبر ٢٣٢	ايضاً	٨٣٣	ايضاً	ايضاً
	من احكام النجوم			ايضاً	ايضاً	٨٣٣	ايضاً	ايضاً
ايضاً	الرساله التنبيه على سبل الساعات	ايضاً	٨٣٨	١٤٣	الرساله النحل والافعال	٤٤٣	٤٤٣	الشيخ بو علي سينا متوفى ٣٢٨هـ
				١٤٤	ايضاً	٤٨٢	ايضاً	ايضاً
ايضاً	الرساله التعليقات	ايضاً	٨٣٥	تحت نمبر ٢٣٢	الرساله في اثبات المعارف	٨٣٩	تحت نمبر ٢٣٢	حكيم ابو نصر الفارابي متوفى ٣٣٩هـ
تحت نمبر ٢٣٢	رساله ثابت بن مسهر	ثابت بن قرة متوفى ٣٥٥هـ	٨١٩	تحت نمبر ٢٣٢	رساله في انقسام الصور	٨١٥	تحت نمبر ٢٣٢	لم يصح المؤلف باسمه
تحت نمبر ٢٣٢	الرساله الجمع بين الرئيس	حكيم ابو نصر الفارابي متوفى ٣٣٩هـ	٨٣٤	تحت نمبر ٢٣٢	رساله في بحث اليبوس	٨٣٢	تحت نمبر ٢٣٢	فاهي محمد بن جنيدي
تحت نمبر ٢٣٢	رساله المحرر	شيخ بو علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٨١٨	تحت نمبر ٢٣٢	والصوره		تحت نمبر ٢٣٢	
ايضاً	رساله الخضر في انبأ واجب الوجود	ابو عبد الله الخضرى	٨٢١	تحت نمبر ٢٣٢	رساله في بقاء النفس	٨٢٣	تحت نمبر ٢٣٢	محقق طوسي
				تحت نمبر ١٩	ايضاً	٨٠٢	تحت نمبر ١٩	ايضاً
تحت نمبر ٢٣٢	رساله الرويا	اسطوخم	٨٠٥	تحت نمبر ١٤٥	رساله في تحقيق الاجسام الطبيعى	٤٤٨	تحت نمبر ١٤٥	الشيخ بو علي سينا متوفى ٣٢٨هـ
ايضاً	الرساله السياسات المدينه	حكيم ابو نصر الفارابي متوفى ٣٣٩هـ	٨٣٨	تحت نمبر ١٤٥	رساله في تحقيق الامكان	٨٢٨	تحت نمبر ١٤٥	مولوى سلام شمرى
تحت نمبر ٢٣٢	الرساله الشيخ الرئيس في جواب ابى ريجان ببردنى	شيخ بو علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٨١٩	تحت نمبر ١٤٥	رساله في تحقيق حيث السحرف	٤٤٨	تحت نمبر ١٤٥	الشيخ بو علي سينا متوفى ٣٢٨هـ
١٩٤	رسائل الشيخ الرئيس	ايضاً	٨٠٠	تحت نمبر ١٤٥	رساله في تحقيق النبوة	٤٤٣	تحت نمبر ١٤٥	ايضاً
تحت نمبر ١٤٥	رساله طبيعى	الشيخ بو علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٤٤٨	تحت نمبر ١٤٥	رساله في تركية النفس	٤٤٤	تحت نمبر ١٤٥	ايضاً
تحت نمبر ١٤٥	رساله طاهر بهمدانى	بابا طاهر بهمدانى	٨١٣	تحت نمبر ١٤٥	رساله في التكميل	٤٤٥	تحت نمبر ١٤٥	ايضاً
تحت نمبر ١٤٥	الرساله العرشه	الشيخ بو علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٤٤٥	تحت نمبر ١٤٥	رساله في حال النفس وقاهاها	٤٤٨	تحت نمبر ١٤٥	ايضاً
تحت نمبر ٢٣٢	الرساله عبون المسائل	حكيم ابو نصر الفارابي متوفى ٣٣٩هـ	٨٣٨	تحت نمبر ١٤٥			تحت نمبر ١٤٥	

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	نمبر	نام کتاب	نام مصنف	نمبر	نام کتاب	نمبر	نام کتاب	نام مصنف
فہرست عربی										
۱۸۹	حاشیہ اشعش البارغہ	ملا نظام الدین مہالوی متوفی ۱۱۶۱ھ	۱۸۹	قلمی	۸۰۶	تحت نمبر ۲۱	آداب ارسطاطالین	ارسطو حکیم	۸۰۶	تحت نمبر ۲۱
۲۰۲	حاشیہ الصمد	مولوی علی اللہ کھنوی متوفی ۱۲۱۱ھ	۲۰۲	مطبوع	۸۲۲	تحت نمبر ۱۸۴	الایوزہ	شیخ بو علی سنا متوفی ۳۲۸ھ	۷۷۳	تحت نمبر ۱۸۴
۲۲۳	حاشیہ علی شرح حکمۃ اللین للعلامہ نعمان الدین مرک البخاری	ابو الحسن السیالکونی	۲۲۳	مطبوع	۸۳۳	۲۰۳	الافق البین	میرا قردا متوفی ۸۳۵ھ	۸۲۵	۲۰۳
۱۸۰	حاشیہ علی شرح ہدایہ الحکمۃ المعروف بالصمد	ملا عماد الدین التتانی	۱۸۰	قلمی	۷۸۵	۲۱۳	امونج المسلم	ملا جلال الدین الدوانی متوفی ۹۱۱ھ	۸۳۲	۲۱۳
۲۱۷	حاشیہ علی شرح ہدایہ الحکمۃ المعروف بالمیندی	میر ہاشم الہیلانی متوفی ۱۰۶۱ھ	۲۱۷	قلمی	۷۹۲	۱۸۷	تجربہ مقالات ارسطو	صدرا شیرازی متوفی ۹۰۳ھ	۷۹۲	۱۸۷
۱۷۸	حاشیہ فخر علی المیندی	فخر الدین استرآبادی	۱۷۸	مطبوع	۷۸۲	۱۹۹	التحذیر المسلمون فی تحقیق الحق والاطال الاقاویل	حکیم عبدالکریم خاں راپوری متوفی ۱۲۶۶ھ	۸۰۲	۱۹۹
۱۷۲	حاشیہ الکفوی علی حاشیہ الارادی	السید محمد الکفوی بن الحاج حمید	۱۷۲	مطبوع	۷۷۳	تحت نمبر ۱۸۷	تعبیر الرد بار	شیخ بو علی سینا متوفی ۳۳۸ھ	۷۸۱	تحت نمبر ۱۸۷
۲۰۳	الحق البین فی شرح الافق البین	مولوی طہور الحسن امیری متوفی ۱۳۳۲ھ	۲۰۳	مطبوع	۷۹۸	۱۹۳	تقریب الشرح علی مذہب دارون	الدکتور لبس نخسہ الالمانی	۷۹۸	۱۹۳
۲۰۵	حاشیہ متفرقات البین	مولوی محمد طیب علی متوفی ۱۳۳۳ھ	۲۰۵	قلمی	۸۱۷	تحت نمبر ۲۰۱	تقلین الی العنبر	ابو الفرج العراقي متوفی ۳۳۵ھ	۸۱۷	تحت نمبر ۲۰۱
۲۰۸	خلاصۃ الطبیعۃ البحر والاقاویل	الفاضل اسماعیل حنین ماشا	۲۰۸	مطبوع	۷۹۸	۱۹۵	الفرقۃ المرصۃ فی خبر الراسالات الفارابیہ	حکیم ابو نصر الفارابی متوفی ۳۳۹ھ	۷۹۸	۱۹۵
۱۷۶	الدروس الاولیہ فی الطبیعۃ الطبیعۃ	الابن جسن مسلم	۱۷۶	مطبوع	۷۹۲	۲۱۶	حاشیہ الافق البین	مولانا علی حق حرادی متوفی ۱۲۸۰ھ	۸۳۳	۲۱۶
تحت نمبر ۲۰۱	رسالہ ابو نصر الفارابی	حکیم ابو نصر الفارابی متوفی ۳۳۹ھ	تحت نمبر ۲۰۱	قلمی	۸۲۰	تحت نمبر ۲۰۱	حاشیہ شرح حکمۃ اللین	باقر بن غلام مصطفی الجانی	۷۸۶	تحت نمبر ۲۰۱
تحت نمبر ۲۰۲	رسالہ الاسولہ مع الایوزہ	ارسطو حکیم	تحت نمبر ۲۰۲	قلمی	۸۱۳	تحت نمبر ۲۰۲	حاشیہ شرح ہدایہ الحکمۃ مولفہ	ملا غیاث الدین البحرآادی	۷۹۵	تحت نمبر ۲۰۲
تحت نمبر ۲۰۳	رسالہ افلاطون فی الرد علی من قال بتلاشی الانسان	افلاطون حکیم	تحت نمبر ۲۰۳	قلمی	۸۳۱	تحت نمبر ۲۰۳	بیرک تہس الدین			تحت نمبر ۲۰۳

نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف
۸۷	فرائض السلطان	لم یصح المولف باسمه	۷۷۲	فتاویٰ	۳۲	میزان العمل	امام غزالی متوفی ۵۰۵ھ	۷۵۲	مطبوعہ	۷۵۲	مطبوعہ
۵۱	فلسفۃ الاسلام و مدینۃ القرآن الجزر الاول	احمد بدوی - مولود ۱۸۵۲ء	۷۵۷	مطبوعہ	۸۱	التاسیۃ شجرہ کتاب انگریزی	مرجم حافظ نجیب	۷۶۹	مطبوعہ	۷۶۹	مطبوعہ
۵۲	ایضاً الجزر الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۰	النظام والاسلام	شیخ ططاوی جوہری	۷۵۶	مطبوعہ	۷۵۶	مطبوعہ
۳۶	فلسفۃ العمر	مولانا صالح حسنی حاد	۷۵۴	مطبوعہ	۵۵	واسطۃ السلوک فی بیان الملوک	السلطان ابوحمز موسیٰ الحادی	۷۵۹	مطبوعہ	۷۵۹	مطبوعہ
۳۷	کتاب الاخلاق	شیخ ابن العربی متوفی ۷۳۵ھ	۷۵۰	مطبوعہ	۳۲	الوسیلۃ الفاخرۃ فی سلطۃ علی منقہ متوفی ۷۴۵ھ	۷۶۷	فتاویٰ	۷۶۷	فتاویٰ	
تحت نمبر ۳۸	کتاب الادب فی الدین	امام الغزالی متوفی ۵۰۵ھ	۷۵۳	مطبوعہ	۷۸	الهدایۃ الادی الالاسلامیۃ للملوک والامراء فی الدار والدور	السید مصطفیٰ الالبانی	۷۶۸	مطبوعہ	۷۶۸	مطبوعہ
۷۷	کتاب التبیین ترجمہ کتاب فرانسیسی	مترجم عبدالغنی العریسی	۷۶۷	مطبوعہ							
۳۵	کتاب الخیالۃ	الشیخ بابا الدین العالی متوفی ۱۰۳۱ھ	۷۴۹	مطبوعہ							
۳۳	الکلم الروحانیۃ فی الحکم الیونانیۃ	استاد ابو الفتح علی متوفی ۷۴۸ھ	۷۴۸	مطبوعہ							
۳۰	مدادۃ النفوس	علی الامجدی متوفی ۷۵۶ھ	۷۵۲	مطبوعہ							
۶۰	المدینۃ والاسلام	محمد فرید وحیدی	۷۶۱	مطبوعہ							
۷۵	المرآۃ الجدیدہ	قاسم امین بک	۷۶۷	مطبوعہ							
۵۳	معنی الحیات ترجمہ کتاب انگریزی	محبوب ویل افندی البستانی	۷۵۸	مطبوعہ							
۷۴	مناہج الادب الجوامد والثانی	مولانا امین بک دہشت	۷۶۶	مطبوعہ							

ردیف	نام کتاب	نام مصنف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف
۳۶	بدایة السدادية	امام غزالی متوفی ۵۰۵	۴۲	الدولة والجماعة مترجم	۴۰	مطبوعه	۴۱	مطبوعه	۴۲	مطبوعه
۳۸	التبر المسبوك فی نفع المالك	ایضاً	۴۳	من اللغة التركية	۴۱	مطبوعه	۴۲	مطبوعه	۴۳	مطبوعه
۳۹	التبر المسبوك فی تدبیر الملك	عسلی الازهری	۴۴	رسالة فی التحويلات	۴۲	مطبوعه	۴۳	مطبوعه	۴۴	مطبوعه
۴۰	تخریج الوصایا من	مولانا علی حسن خلیف نواز	۴۵	لم یصرح المؤلف باسمه	۴۳	مطبوعه	۴۴	مطبوعه	۴۵	مطبوعه
۴۱	خیایا الزوایا	صدیق حسن خاں المولود ۱۲۸۶	۴۶	ریاض الخرنبله فی سبیل	۴۴	مطبوعه	۴۵	مطبوعه	۴۶	مطبوعه
۴۲	التدبیر المنزلی المحدث	فریس میخائیل	۴۷	ایضاً	۴۵	مطبوعه	۴۶	مطبوعه	۴۷	مطبوعه
۴۳	مع التتمة فی الجزر الاول	ایضاً	۴۸	سکر دان السلطان	۴۶	مطبوعه	۴۷	مطبوعه	۴۸	مطبوعه
۴۴	ایضاً فی الجزر الثاني	ایضاً	۴۹	شهاب الدین التلمسانی	۴۷	مطبوعه	۴۸	مطبوعه	۴۹	مطبوعه
۴۵	تربیة النفس بالنفس	مولانا صالح حمادی	۵۰	متوفی ۱۲۸۶	۴۸	مطبوعه	۴۹	مطبوعه	۵۰	مطبوعه
۴۶	ترجمه کتاب نفیسی	مترجم	۵۱	ابن تیمیة الحرانی متوفی ۷۲۸	۴۹	مطبوعه	۵۰	مطبوعه	۵۱	مطبوعه
۴۷	الترتیب ترجمه کتاب	محمد السباعی	۵۲	طالع الاستبصار	۵۰	مطبوعه	۵۱	مطبوعه	۵۲	مطبوعه
۴۸	المعیری	محمد السباعی	۵۳	نصائح الاستعداد	۵۱	مطبوعه	۵۲	مطبوعه	۵۳	مطبوعه
۴۹	تهذیب الاخلاق	ابن سکیت متوفی ۳۲۰	۵۴	عقبة النساء	۵۲	مطبوعه	۵۳	مطبوعه	۵۴	مطبوعه
۵۰	الحامدة الاسلامیة واروبا	رفیق بک الخسرم	۵۵	عقبة الاء لاد	۵۳	مطبوعه	۵۴	مطبوعه	۵۵	مطبوعه
۵۱	حیات الرویین	مولانا عبداللطیف مصطفی	۵۶	عقبة الاء لاد	۵۴	مطبوعه	۵۵	مطبوعه	۵۶	مطبوعه
۵۲	الحیة القویة الحر الثاني	امین حمادی	۵۷	عقبة الاء لاد	۵۵	مطبوعه	۵۶	مطبوعه	۵۷	مطبوعه
۵۳	حیاتنا الادیبیه	مولانا صالح حمادی	۵۸	عقبة الاء لاد	۵۶	مطبوعه	۵۷	مطبوعه	۵۸	مطبوعه
۵۴	لدریة امیاتوت فی	عسلی طریب الاعلی	۵۹	عقبة الاء لاد	۵۷	مطبوعه	۵۸	مطبوعه	۵۹	مطبوعه
۵۵	کاسر السمکات		۶۰	عقبة الاء لاد	۵۸	مطبوعه	۵۹	مطبوعه	۶۰	مطبوعه

# فهرست کتب

فهرست عربی

المجلد الثانی

ردیف	نام کتاب	نام مصنف	تجزیه	نام کتاب	نام مصنف	تجزیه	ردیف
۸۲۸	اکام النفوس	میویتی عبدالرحمن لکهنوی منوفی	مطبوع ۳۸۲	تحت نظر ۳۸۲	اعلام الوقین عن رب العالمین	ابن القیم الجوزی متوفی ۷۵۰ھ	مطبوع ۳۸۲
		سنة ۱۳۰۳ھ		۶۸۵	انفاضة اللغات في حكم طلائف	ابن	مطبوع ۳۸۵
	تحت نظر ۷۸۲	ابطال دعوی الاجماع علی تحریم	مطبوع ۳۱۸		الفضایان	ابن	
		مطلق السماع		تحت نظر ۷۵۳	الافاضة في بيان احكام	مولانا الحسن خطیب الازهر	مطبوع ۳۸۳
	تحت نظر ۷۵۳	احكام ذوي الانصاف في	مطبوع ۳۳۵		الاستحاضة		
		سنة الحمل في الطوائف		۸۰۳	الاعتداد بالواقف الى الاقتداء	ابن	مطبوع ۳۶۶
	تحت نظر ۷۶۳	اشد اعجبین	مطبوع ۳۶۳		بالمنازل	ابن	
	تحت نظر ۷۵۷	الجمعة الصغرى	مطبوع ۳۲۶	۶۳۳	ايفضاح الغوامض في شرح	علامه محمد بن حسن الحلبي	مطبوع ۳۲۱
		احسن الغايات	مطبوع ۳۶۹		القواعد	متوفی ۷۷۰ھ	
	۷۵۵	احكام الادوات	مطبوع ۳۳۶	۸۱۲	البحر المأمون شرح كنز الدقائق	ابن النجيم المصري متوفی ۷۷۲ھ	مطبوع ۳۷۲
	۶۸۰	الاحكام الشرعية في احوال الشخص	مطبوع ۳۷۵		الجزء الاول	سنة ۷۷۰ھ	
	۶۸۱	الاحكام السلطانية	مطبوع ۳۷۶	۸۱۳	ايضا - الجزء الثاني	ايضا	۳۷۵
	۶۷۶	اختلاف الفقهاء	مطبوع ۳۷۱	۸۱۴	ايضا - الجزء الثالث	ايضا	۳۷۶
	۸۲۰	ارشاد الخلق الى الحق بجزء الرق	مطبوع ۳۷۹	۸۱۵	ايضا - الجزء الرابع	ايضا	
	۷۳۹	اسرار التسليح الاسلاميه	مطبوع ۳۲۶	۸۱۶	ايضا - الجزء الخامس	ايضا	
	تحت نظر ۳۸۰	اسرار الصاوي	مطبوع ۳۹۳	۸۱۷	ايضا - الجزء السادس	ايضا	۳۷۷
	۷۵۳	احكام الادلة بوضع مسئلة	مطبوع ۳۳۵	۸۱۸	ايضا - الجزء السابع	ايضا	
		الاستحاضة في العلوقة		۷۰۱	بحر	ابن	مطبوع ۳۷۵
	۸۳۰	اصلاح المساجد والبيوت والحدائق	مطبوع ۳۹۳	۷۲۰	بائع الصنائع في ترتيب الشجر	ابن	مطبوع ۳۱۹
	۷۵۳	حاشية على فتح امم الخبايا	مطبوع ۳۳۵		المجلد الاول		
	۸۰۷	الاعلام لفتح طبع الاسلام	مطبوع ۳۶۹	۷۵۷	الاحكام المستفادة في	ايضا	۳۷۱

# فناوس ادعرب

١٢

رقم الكتاب	نام كتاب	نام مصنف	رقم الكتاب	نام كتاب	نام مصنف	رقم الكتاب	نام كتاب	نام مصنف
١٤٨	افضل الصلوة على سيد السادات	شيخ يوسف بن تاني	٣١٥	مطبوع	١٦٥	الدلائل القادسية	تأليف الشيخ محمد بن عبد الله	٣٠٤
١٤٩	تنبيه الانام	عبد الجليل القيرواني	٣٠٥	قلمى	١٥٣	شرح اوعية الياقوتى	عبد الله بن تاني	٢٤٣
١٥٠	جالية الارباب في نظم جالية الكرب	لم يصرح المؤلف باسمه	٣١٥	مطبوع	١٤٢	شرح نظم ميايلى	محمد بن يوسف	٣١١
١٥١	جوشن كبير	آصفى دعاوى جاني	٢٩٩	قلمى	١٥٣	قضاء الاسام	عبد الله بن محمد	٣١٠
١٥٢	حرر امام جواد	سيد الامام	٢٩٩	قلمى	١٥٥	الصحيحة الثانية	عبد الله بن محمد	٢٥٥
١٥٣	ايضا	ايضا	٣٠٠	ايضا	١٤٠	ايضا	ايضا	٣١٢
١٥٤	خراتمة الصلوة	سيد عطاء الله صاري	٣٠٨	قلمى	١٤٥	الصحيحة الثالثة	سيد امير المؤمنين	٣١٣
١٥٥	دعوات عشرية	محقق طوسي	٣٠٣	قلمى	١٥٤	ايضا	ايضا	٢٤٤
١٥٦	دعوات الصباح	سيد امير المؤمنين	٣٠١	مطبوع	١٤٦	الصحيحة الحادية	ابراهيم بن محمد	٣١٣
١٥٧	دعوات الطوسي	محقق طوسي	٣٠٣	قلمى	١٤٩	الصلوة الكبرى	عبد الله بن محمد	٣٠٤
١٥٨	دلائل الحاشية	محمد البرنبي	٣١٠	مطبوع	١٤٧	الحجاب السلسل	سيد امير المؤمنين	٣٠٥
١٥٩	دلائل الخيرات	ابن عبد الله بن محمد	٢٩٩	مطبوع	١٤٨	مجموعه ادعية	ايضا	٢٩٣
١٦٠	ايضا	ايضا	٣٠٣	قلمى	١٤٩	مجموعه ادعية	ايضا	٢٩٣
١٦١	ايضا	ايضا	٣٠٤	مطبوع	١٥٠	مناقب سور القرآن	ايضا	٣١٢

رقم الكتاب	نام مصنف	رقم الكتاب	نام مصنف	رقم الكتاب	نام مصنف	رقم الكتاب	نام مصنف
٢٩	اربعه صا العاوس	٢٥٠	علامه محمد الدين الغفر آبادي	قلمی	تحت نظر	٢٥٠	مفتی محمد علی علم الاثر
٣٨	الغیبة السیوطی	٢٣٩	جلال الدین السیوطی	قلمی	تحت نظر	٢٣٩	الشیخ السیوطی علی المنہل
			متوفی ١١٩٥ھ				الروی - الجرد الاول
٣٤	الغیبة الحرقانی	٢٣٨	عبد الرحیم الحرقانی	قلمی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
			متوفی ١٢٥٥ھ				
٣٢	ایضاح الایسیة المحدث	٢٣٦	عمر اعترشی	قلمی	٣٠	المنہل الروی شرح منظومہ	ایضاً
						اصطلاح الحديث البیرونی	سليمان الادل
٣١	الباعث والغیبة	٢٣٥	ابن کثیر متوفی ١٣٤٥ھ	قلمی	٢٢٩	علامہ جبر عسقلانی متوفی ٨٥٢ھ	ایضاً
	تحت نظر	٢٣٩	مقتضى الحسينی	مطبوع			
	آثار وحدث		متوفی ١٢٠٥ھ		٢٣٨	ایضاً	ایضاً
	تحت نظر	٢٣٨	ابن الملحق متوفی ١٢٥٥ھ	قلمی	٢٣٩	جلال الدین السیوطی متوفی ٨٥٢ھ	قلمی
	تحت نظر	٢٣٥	ابن الوزیری متوفی ١٢٥٥ھ	قلمی			
٣٥	توضیح النظر فی اصول الاثر	٢٣١	طاهر بن احمد الجزایری	مطبوع			
٣٩	شرح ابجودہ نخبة الفكر	٢٣٢	لم یصرح المؤلف باسمه	قلمی	٢٥١	علامہ حامد الشاذلی متوفی ٨٥٨ھ	قلمی
٣٥	شرح منظومہ البیوقیہ	٢٢٩	علامہ زر فانی متوفی ١٢٣٥ھ	قلمی			
٣٦	نظر الامانی فی محقق	٢٣٠	مولوی حبیب الدینی	مطبوع	٢٥٣	علامہ حامد الشاذلی متوفی ٨٥٨ھ	مطبوع
	الجزجانی		لکھنؤی متوفی ١٢٥٥ھ				
٣٥	علوم الحديث	٢٣١	علامہ ابن الصلاح متوفی ١٢٥٥ھ	قلمی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٣٢	تقوا الاثر فی صفو علوم الاثر	٢٣٨	ابن الجبلی محدث نابہ اسمہ	مطبوع			
٣٨	لفظ الدر تریخ نخبہ الفكر	٢٣٢	عبد اللہ الدماکی	مطبوع			
٣٣	یئذ الخیر فی مبادی	٢٣١	لم یصرح المؤلف باسمه	مطبوع	٢٨٩	مولوی عبد الحی لکھنؤی	مطبوع
	ہلم الاثر					متوفی ١٢٣٥ھ	

## فن غریب الحديث عربی

## فن اسماء الرجال عربی





[illegible]

تاريخ	نام كتاب	نام مصنف	تاريخ	نام كتاب	نام مصنف	تاريخ	نام كتاب	نام مصنف
٢٢٥	عقل ابو موسي	ابن ابي شيبة	١٢٣	كتاب الاسماء والصفات	الحافظ احمد بن حنبل	١٢٣	قلى	١٢٣
٢٤٣	عزل الودود	ميدوى محمد بن جاني	١٣٩	كتاب الاسماء والصفات	ابن ابي شيبة	١٨٤	مطبوع	١٨٤
٥٥٣	عين الاصاب في استدراك	علامه سيد على متوفى ١٢٥٠	٢١٤	كتاب الرد على ابي حنيفة	ابن ابي شيبة	١١٢	قلى	١١٢
٥٢٣	تحت نبر	غنية الاملى	٢٠٣	من المصنف لابن بكر	العيسى متوفى ١٢٢٢	١٢٢	قلى	١٢٢
٣٢٩	الخاتمة في خلاصة الاسماء	علامه سيد على متوفى ١٢٥٠	١١٤	كتاب الهيات	الامام اشيباني متوفى ١٢٥٠	١٤١	مطبوع	١٤١
٣٧٥	فتح العلم بترجى لمع	فوركس خال محمد باي متوفى ١٢٣٢	١٣٣	كتاب الصلوة	ابن القيسم الجوزى	١٤٧	مطبوع	١٤٧
٣٧٧	ايضاً	ايضاً	٥٧٠	كتاب الصلوة	احمد المروزي	٢٢٢	مطبوع	٢٢٢
٣٤٤	الفصول الستة	خواجہ پارسا متوفى ١٢٥٠	١٥٣	كتاب الصلوة	متوفى ١٢٥٠	٢٢٢	مطبوع	٢٢٢
٥٠٣	فضل الاسلام	محمد بن عبد الوهاب بنجدى	١٤٥	كتاب القراءات خلفه	الحافظ احمد بن حنبل	١٣٣	مطبوع	١٣٣
٣٣٩	المؤلف الجليل في مسئلة	محمد بن عتيق الكلى متوفى ١٢٥٠	١٢٤	كتاب القرب في	زين الدين العراقي متوفى ١٢٥٠	٢٠٠	مطبوع	٢٠٠
٥٠٦	قرة العينين برفع الميرين	امام بخارى متوفى ١٢٥٠	١٤٩	كتاب القرب في	زين الدين العراقي متوفى ١٢٥٠	٢٠٠	مطبوع	٢٠٠
٣٨١	الفتاوى المسند في الازب	علامه محمد عثمانى متوفى ١٢٥٠	١٥٨	كتاب الكبار	محمد بن عبد الوهاب	١٤٥	مطبوع	١٤٥
٥٦٣	نحت لمبر	القول المسند في الذب	٢٢٦	كتاب الكنى والاسماء	ابو بشر الدولابى متوفى ١٢٥٠	١٧٠	مطبوع	١٧٠
٥٥٨	الكشاف عن حقائق السنن	علامه طبرسى متوفى ١٢٥٠	٢٢١	ايضاً الجليل الثانى	ايضاً	ايضاً	ايضاً	ايضاً

تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف
۴۳۹	دودا لحاظ البونینی علی صبح الامام البخاری	علامہ شرف الدین البونینی	۱۱۸	قلمی	۴۸۰	شرح تراجم ابواب صحیح بخاری	تھاوولی اللہ محدث دادی متوفی ۱۱۸۵ھ	۱۵۶	مطبوع	۴۳۹	تحت نمبر ۴۳۹
۴۴۰	زبدۃ البحاری	الفاضل عموضی والدین	۱۳۳	مطبوعہ	۴۳۶	شرح حدیث ثبوتہ لایمان مولانا حیدر علی سیالوی	۱۲۵	قلمی	۴۴۰	تحت نمبر ۴۴۰	
۴۴۱	نہر الربیع علی الجندی	علامہ سبطی متوفی ۱۱۸۵ھ	۱۳۰	مطبوعہ	۵۱۹	شرح صحیح مسلم کمال وکیل - الجزرہ الاولی	محمد الوشتانی متوفی ۱۱۸۵ھ محمد السیدی متوفی ۱۱۹۵ھ	۱۸۹	مطبوع	۴۴۱	تحت نمبر ۴۴۱
۴۴۲	سلطان الاذکار من احادیث سیلابہ	نور الحسن خاں حلف نوابین حسن خاں متوفی ۱۱۸۵ھ	۱۹۴	مطبوعہ	۵۲۰	ایضاً - الجزرہ الثانی	ایضاً	۱۹۰	ایضاً	۴۴۲	تحت نمبر ۴۴۲
۴۴۳	سنن الصغیر المسیم بالتجید - الجزرہ الاولی	الامام السانی متوفی ۱۱۸۵ھ	۱۲۸	مطبوعہ	۵۲۱	ایضاً - الجزرہ الثالث	ایضاً	۱۹۱	ایضاً	۴۴۳	تحت نمبر ۴۴۳
۴۴۴	ایضاً - الجزرہ الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۲۲	ایضاً - الجزرہ الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۴۴	تحت نمبر ۴۴۴
۴۴۵	ایضاً - الجزرہ الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۲۳	ایضاً - الجزرہ السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۴۵	تحت نمبر ۴۴۵
۴۴۶	سنن الدار القطنی	الامام الدار القطنی	۲۰۹	مطبوعہ	۵۲۴	ایضاً - الجزرہ السابع	ایضاً	۱۹۲	ایضاً	۴۴۶	تحت نمبر ۴۴۶
۴۴۷	سنن ابی داؤد جلد اول و دوم	امام ابو داؤد السجستانی متوفی ۲۴۵ھ	۱۳۱	مطبوعہ	۵۲۵	شرح مسند الامام الاعظم شیخ شواہد لتوضیح	محمد الطائی الجبائی متوفی ۱۱۸۵ھ	۱۹۵	قلمی	۴۴۷	تحت نمبر ۴۴۷
۴۴۸	سنن ابی داؤد حلیاؤل	ایضاً	۱۳۹	مطبوعہ	۵۰۴	شواہد لتوضیح	محمد الطائی الجبائی متوفی ۱۱۸۵ھ	۱۸۰	مطبوعہ	۴۴۸	تحت نمبر ۴۴۸
۴۴۹	شرح الیعین فودی	العلامہ عبد الباقی	۱۱۲	قلمی	۵۵۸	الطیبی	علامہ طیبی متوفی ۱۱۸۵ھ	۲۲۱	قلمی	۴۴۹	تحت نمبر ۴۴۹
۵۰۳	شرح الیعین فودی	الامام الذودی متوفی ۱۱۸۵ھ	۱۴۳	مطبوعہ	۵۵۳	نہر الربیع علی الجندی	عبد الستار عمر پوری	۲۱۹	مطبوع	۵۰۳	تحت نمبر ۵۵۳
۴۵۱	شرح الیعین فودی	الامام الذودی متوفی ۱۱۸۵ھ	۱۶۳	قلمی	۴۵۸	عبدۃ المحسن الحصین	محمد الجزری الشافعی متوفی ۱۱۸۵ھ	۱۳۵	قلمی	۴۵۱	تحت نمبر ۴۵۱
۵۱۰	شرح بزرگ	ابو سعید سلی	۱۸۲	قلمی	۵۰۳	نہر الربیع علی الجندی	عبد الستار عمر پوری	۱۸۰	مطبوعہ	۵۱۰	تحت نمبر ۵۰۳
۵۲۶	شرح الرزخ	ایضاً	۲۰۶	ایضاً	۵۰۳	عبدۃ الاحکام من کلام الامام	عبد الستار عمر پوری	۱۸۰	مطبوعہ	۵۲۶	تحت نمبر ۵۰۳

ردیف	نام کتاب	نام مصنف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف
۵۲۸	التنقيح لافاظ الجامع	بدر الدين الزركشي شافعي	۱۹۳	تقلي	۵۳۰	حاشية شيخ الاسلام	لم اقف
	الصحيح	متوفى ۹۳۳هـ				في مسائل الاقوال	
۵۲۹	بنية الغافلين	ابو الليث السمري قنزي	۲۱۳	تقلي	۵۸۲	الخصائص الكبري	علاء الدين علي بن قتي
		توفي ۳۵۰هـ				الجزء الاول	
۵۱۱	جامع الصحيح المشهور بصحيح مسلم	المسلم النيسابوري	۱۸۳	مطبوع	۵۸۳	ايضا الجزء الثاني	ايضا
	الجزء الاول الثاني	متوفى ۲۶۱هـ			۵۰۶	خير الكلام في قراءة خلف	الامام احمد بن حنبل متوفى ۲۴۱هـ
۳۳۸	جمع النهاية في بدو الجرد	ابو محمد عبد الله بن ابي	۱۱۰	تقلي	۴۸۰	دلائل النسب	ابو نعيم الاسدي متوفى ۳۳۰هـ
	الغاية المشهورة مختصرا	المقرئ المالكي متوفى ۶۹۵هـ					
۳۶۲	الفتح بين الصحيحين	علامه ابن الخراط متوفى ۱۲۰هـ		تقلي		الرسالة السنية في الصحابة	امام احمد بن حنبل متوفى ۲۴۱هـ
		۵۸۱هـ بحري				رسالة طلاق	ابو الوفاء العريضي بحلي ۱۰۳هـ
۵۰۹	الجواز والصلابة	نور الحسن خاين نواب	۱۸۲	مطبوع		رسالة في بعض فروع	مترجم الميرزا البوسني ۱۱۸هـ
	جميع الاسامي والاصناف	صديق حسن خان ميرزا				ابناء	ايضا ۱۱۵هـ
		۳۳۳هـ بحري				رسالة في مسائل العمامة	علي القاري متوفى ۱۰۱۳هـ
۵۱۳	الجواهر الفخية في الرد على الشيعي	علامه علي بن عثمان بن ابراهيم	۱۸۶	مطبوع		رسالة في احاديث الجوزية	ايضا ۱۱۹هـ
	الجزء الاول	من مصنفه ان الزركشي متوفى ۵۵هـ				رسالة في حديث	لم اقف ۱۳۶هـ
						افضل الحاحم والمجروح	ايضا
۳۶۸	حيا ولسل	علامه سيد علي بن علي	۱۲۳	تقلي	۵۱۰	رسالة لعبد الباقي	موليا عبد الباقي المولى ۱۸۰هـ
مختار ۳۵۱	حاشية على السنن الصغير	ابن الحسن محمد المعروف	۱۳	مطبوع		تحفة نعمة الميرزا في الدرر	محمد بن عبد الرحمن الزبيدي ۲۰۵هـ
		باسدي متوفى ۳۵۱هـ					الميسراني

[illegible]

المجلد	نام کتاب	نام مصنف	المجلد	نام کتاب	نام مصنف
	کتاب فی اعراب القرآن عربی		۳۵۳	احکام المسلم باحادیث القرعوب والقرعوب من الخاری وسلم	شیخ یوسف البهانی ۱۳۲
۸	الاشارة الى الایجاز فی بعض انواع الحجاز	عبد العزیز الدمشقی المصري المتوفی ۷۶۰ھ	۱۰۰	مطبوعه	
۵	بتیان فی اعراب القرآن الجزء الاول والثانی	محمد بن عبد الله الکبری متوفی ۷۶۱ھ	۹۹	مطبوعه	
۹	مرآة المسترآن	قطب الدین مرویدی	۱۰۱	مطبوعه	
۱۰	المعجز	لم یتحقق اسم المؤلف	۱۰۱	قلمی	
	کتاب فن غریب القرآن عربی				
۰	المعربات فی غریب القرآن	ارغب اصبهان متوفی ۱۰۵ھ	۱۰۵	مطبوعه	
	کتاب فن استخراج آیات القرآن عربی				
۸	دلیل الحیران فی الكشف عن آی المسترآل	الحاج صالح طه	۱۰۴	مطبوعه	
۹	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
	فن حدیث عربی				
۵۶۱	احکام المرحان فی احکام الحان	القاصی مدالین الدمشقی المتوفی ۷۶۰ھ	۲۶۳	مطبوعه	
۵۰۱	احکام الروح فی الفقه وحدیث العربی	ابن الجوزی متوفی ۷۵۰ھ	۱۴۲	مطبوعه	

تجويد	نام كتاب	نام مصنف	تجويد	نام كتاب	نام مصنف	تجويد	نام كتاب	نام مصنف	
	كتب فن تجويد عربي		٩٣	مدل	لم اقف على اسم المؤلف	٤٩	تقلي		
١٠٥	اتحات العباد في معرفته	محمد نواز آفندي نالسي	٩٢	مطبوع	المقدمة الجزرية منظومة	محمد الجزري الدمشقي متوفى ١٠٣٥	٩٠	تقلي	
	النطق بالصاد			تحت مبر	المقدمة الجزرية	ايضاً	٩٣	مطبوع	
٩٦	تاريخ القرآن والمصاحف	موسى جبار الله و متوفى ١٠٣٥	٨٣	مطبوع	المقدمة الجزرية	ايضاً	ايضاً	ايضاً	
٩٩	تزين الطلبة البررة الجيزة	هاشم بن محمد المغربي المالكي	٨٣	تقلي	المكره فيما تات من القراءات	المقرى المصري	٨٣	مطبوع	
	في دجوه قراة الامنة لغشقة				الوسع و تحزر				
١٠١	الحواشي النعمه في شرح	احمد الجزري المولود سنة ١١٨٠	٩١	مطبوع	النور الازهر في شرح	عبد اللطيف السنرواني	٨٢	تقلي	
	المقدمه				الأكبر				
٩١	رساله في احكام النون	زكريا انصاري متوفى ٩٩٦	٤٤	تقلي	نهاية القول المفيد في	الشيخ محمد بن نوري الجرجسي	٩٣	مطبوع	
	السالكه والتوحيين				علم التجويد	الشافعي من علماء القرن الرابع عشر			
١٠٣	شرح المقدمة الجزرية	علي قاري متوفى ٩٩٦	٩٢	تقلي					
٩٣	طيه النشر في القراءات	محمد الجزري الدمشقي متوفى ٨٣٣	٨٠	تقلي	الانصاف	عبد الله البليوي النحوي متوفى ٥٢١	٩٥	مطبوع	
٩٢	قرة العيس	ابو البقاء علي المعروف بابن العاصم البغدادي متوفى ٤٨٠	٤٨	تقلي	رساله في مبادئ التفسير	محمد الخضرى اليمياطي	٩٤	مطبوع	
تحت مبر ٩	الكافي	الانيسلي الاندلسي متوفى ٨٣٣	٨٣	مطبوع	مرآة التفسير	ذوالفقار احمد النقوي المولود ١٢٧٤	٩٦	مطبوع	
٩٨	الكلمات الحسان في	الشيخ محمد نحييت المطيعي	٨٣	مطبوع	مقدمه صفوة العرفان	محمد نوري وحدي	٩٦	مطبوع	
	الحروف السبعة وجميع				في تفسير القرآن	راغب اصبهان متوفى ٥٠٢	٩٤	مطبوع	
	القرآن				تحت مجمر	مقدمه التفسير	الشيخ محمد نوري اليمياطي	٩٤	ايضاً

رقم الكتاب	نাম مصنف	نাম کتاب	نوع	رقم الكتاب	نَام مصنف	نَام کتاب	نوع
۳۰۲	عبد الحميد بن قيس	البيان في تفسير القرآن	مطبوعه	۳۰۱	محمد الغزالي	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۰۳	غرائب القرآن و رغائب الفرقان	نظام الاعرج من فضلها	مطبوعه	۳۰۲	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۰۴	الفتوحات الربانية في تفسير القرآن	مولانا عبد العزيز الحكيم	مطبوعه	۳۰۳	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۰۵	البيان في معاني القرآن	ابن جرير	مطبوعه	۳۰۴	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۰۶	البيان في معاني القرآن	ابن جرير	مطبوعه	۳۰۵	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۰۷	البيان في معاني القرآن	ابن جرير	مطبوعه	۳۰۶	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۰۸	البيان في معاني القرآن	ابن جرير	مطبوعه	۳۰۷	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۰۹	البيان في معاني القرآن	ابن جرير	مطبوعه	۳۰۸	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۱۰	البيان في معاني القرآن	ابن جرير	مطبوعه	۳۰۹	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۱۱	البيان في معاني القرآن	ابن جرير	مطبوعه	۳۱۰	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۱۲	البيان في معاني القرآن	ابن جرير	مطبوعه	۳۱۱	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۱۳	البيان في معاني القرآن	ابن جرير	مطبوعه	۳۱۲	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۱۴	البيان في معاني القرآن	ابن جرير	مطبوعه	۳۱۳	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۱۵	البيان في معاني القرآن	ابن جرير	مطبوعه	۳۱۴	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۱۶	البيان في معاني القرآن	ابن جرير	مطبوعه	۳۱۵	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۱۷	البيان في معاني القرآن	ابن جرير	مطبوعه	۳۱۶	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۱۸	البيان في معاني القرآن	ابن جرير	مطبوعه	۳۱۷	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۱۹	البيان في معاني القرآن	ابن جرير	مطبوعه	۳۱۸	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه
۳۲۰	البيان في معاني القرآن	ابن جرير	مطبوعه	۳۱۹	ابن جرير	البيان في معاني القرآن	مطبوعه



تفسيره	نام کتاب	نام مصنف	تفسيره	نام کتاب	نام مصنف
٢٨٥	آية القرآن من المطاع	ابن الحسن بن المظفر التستري	٣٧	حج القرآن	احمد الرازي بن عيان
تحت تفسير	تفسير القياس تفسير سينا	عبد الله بن عباس متوفى ١١٠	٣٨	القرن السابع	القرن السابع
٣٨	ابن عباس	٣٨	٢٥٨	الحواشي المظهر على التفسير	عالمه مظهر الدين
تحت تفسير	جامع البيان	ابن جرير طبري متوفى ٣١٠	٢٥٩	البياض	البياض
٢٤٨	جواب العلم والبيان	ابن تيمية متوفى ٧٢٨	٢٥١	الدر الثموري في التفسير	العلامه السبوطي متوفى ٧٩٠
٣٠٠	الجزء المنيف في الرد	بوصف احمد فير الدجوي	٢٥٢	الجزء الاول	الجزء الاول
٣١١	على معنى التخريف في الكتاب الشريف		٢٥٣	ايضا الجزء الثاني	ايضا
٢٤٤	جواهر القرآن	ابي حاتم محمد بن حبان متوفى ٣٤٠	٢٥٤	ايضا الجزء الثالث	ايضا
٣١١	الجواهر الحسان في تفسير عبد الرحمن الجزائري	٧٧	٢٥٥	ايضا الجزء الرابع	ايضا
	القرآن - الجزء الاول	متوفى سنة ٣٥٠	٢٥٦	ايضا الجزء الخامس	ايضا
٣١٢	ايضا الجزء الثاني	ايضا	٣١٩	ايضا الجزء السادس	ايضا
٣١٣	ايضا الجزء الثالث	ايضا	٣٠٣	ايضا الجزء السابع	ايضا
٣١٤	ايضا الجزء الرابع	ايضا	٣٠٤	ايضا الجزء الثامن	ايضا
٢٤٦	حاشية الكادوني	الخطيب الكادوني	٢٨٢	زبدة البيان في آيات القرآن	عبد الله بن عيسى متوفى ٧٩٣
٣٢٣	حاشية الصاوي على تفسير الجلالين	احمد بن عيسى متوفى ٧٩٣	٢٨٣	القرآن	القرآن
٣٢٥	ايضا الجزء الثاني	ايضا	٢٨٤	سواطح الالهام	ابو الفتح خضري متوفى ٧٩٣
٣٢٦	ايضا الجزء الثالث	ايضا	٢٨٥	المصراط المستقيم	احمد زياتي
٣٢٧	ايضا الجزء الرابع	ايضا	٢٨٦	الاعتقادات في شأنا الدين	آكامه ياشا

رقم	نام كتاب	نام مصنف	نام كتاب	نام مصنف	رقم	نام كتاب	نام مصنف
٢٣٠	تفسير الطبري المسمى بجامع البيان في تفسير القرآن الجزء الثالث والرابع	ابن جرير الطبري المتوفى سنة ٣١٠ هـ	٢	مطبوعه	٢٣٠	تفسير الطبري المسمى بجامع البيان في تفسير القرآن الجزء السابع والحشرون	ابن جرير الطبري متوفى سنة ٣١٠ هـ
٢٣١	ايضاً - الجزء الخامس والسادس	ايضاً	٣	ايضاً	٢٣٨	ايضاً - الجزء الثامن والعشرون	ايضاً
٢٣٢	ايضاً - الجزء السابع والثمانين	ايضاً	ايضاً	ايضاً	٢٣٩	ايضاً - الجزء التاسع والخمسون	ايضاً
٢٣٣	ايضاً - الجزء التاسع والستون	ايضاً	ايضاً	ايضاً	٢٤٠	ايضاً - الجزء الثلاثون	ايضاً
٢٣٤	ايضاً - الجزء الحادي عشر والثلاثين	ايضاً	٤	ايضاً	٢٩٣	تفسير عالي	شيخ به الدين العالي متوفى سنة ١٠٣٥ هـ
٢٣٥	ايضاً - الجزء الثالث عشر والرابع والخمسين	ايضاً	ايضاً	ايضاً	٢٤٠	تفسير العنقا	شيخ محمد عبد الله متوفى سنة ١٠٣٥ هـ
٢٣٦	ايضاً - الجزء السادس عشر	ايضاً	ايضاً	ايضاً	٢٤٣	تفسير القرآن	الفاضل الاجل على بن ابراهيم بن هاشم البكسي
٢٣٧	ايضاً - الجزء السابع عشر	ايضاً	ايضاً	ايضاً	٣٢٩	تفسير القرآن الحكيم الجزء الثاني	سيد محمد شير رضا اديب عجل الله
٢٣٨	ايضاً - الجزء الثامن عشر	ايضاً	٥	ايضاً	٣٣٠	ايضاً - الجزء الثالث	ايضاً
٢٣٩	ايضاً - الجزء التاسع عشر	ايضاً	ايضاً	ايضاً	٣٣١	ايضاً - الجزء الرابع	ايضاً
٢٤٠	ايضاً - الجزء العشرون	ايضاً	ايضاً	ايضاً	٣٣٢	ايضاً - الجزء الخامس	ايضاً
٢٤١	ايضاً - الجزء الحادي والعشرون	ايضاً	ايضاً	ايضاً	٣٣٣	ايضاً - الجزء السادس	ايضاً
٢٤٢	ايضاً - الجزء الثاني والعشرون	ايضاً	٦	ايضاً	٣٣٩	ايضاً - الجزء السابع	ايضاً
٢٤٣	ايضاً - الجزء الثالث والعشرون	ايضاً	ايضاً	ايضاً	٢٤٥	تفسير القرآن العظيم المسمى بالتفسير التستري	ابي محمد سهل التستري متوفى سنة ٢٨٥ هـ
٢٤٤	ايضاً - الجزء الرابع والعشرون	ايضاً	ايضاً	ايضاً	٢٤٥	تفسير القرآن العظيم المسمى بالتفسير التستري	ابي محمد سهل التستري متوفى سنة ٢٨٥ هـ
٢٤٥	ايضاً - الجزء الخامس والعشرون	ايضاً	ايضاً	ايضاً	٢٤٥	تفسير القرآن العظيم المسمى بالتفسير التستري	ابي محمد سهل التستري متوفى سنة ٢٨٥ هـ
٢٤٦	ايضاً - الجزء السادس والعشرون	ايضاً	٧	ايضاً	٢٤٥	تفسير القرآن العظيم المسمى بالتفسير التستري	ابي محمد سهل التستري متوفى سنة ٢٨٥ هـ

# فہرست کتب فقہیہ عربیہ

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	نمبر	نام کتاب	نام مصنف	نمبر	نام کتاب	نام مصنف
۲۷۳	الاعان فی علوم القرآن	العلامة السيوطي انصافى	۳۳	مطبوعہ	۲۹۰	البحر المحیط - البحر الحامس	الامام ابی حیان متوفی ۵۳۵ھ	مطبوعہ
	البحر الاول والثانی	متوفی ۹۱۱ھ			۲۹۱	البحر المحیط - البحر السادس	ایضاً	ایضاً
۳۰۳	محکم القرآن - البحر الاول	الامام ابن حجر بن ابی اسلمی	۶۲	مطبوعہ	۲۹۲	البحر المحیط - البحر السابع	ایضاً	ایضاً
		الامام متوفی ۵۴۲ھ			۲۹۳	البحر المحیط - البحر الثامن	ایضاً	۵۰ - ایضاً
۳۰۵	احکام القرآن - بحر الدانی	ایضاً	۶۳	ایضاً	۳۱۶	بیان السبل بقصر جاکم	السید احمد رافع لططاوی	۰۰ - مطبوعہ
۲۰۶	اسباب النزول - المنہج	علی بن احمد النیشابوری	۳۶	مطبوعہ	۲۸۳	تاج الفہام بکلام الملک	محمد عثمان المیرغنی المکی	۳۱ - مطبوعہ
	اسباب نزول القرآن	متوفی ۵۳۵ھ				البحر الاول والثانی	متوفی ۵۲۶ھ	
۳۹۳	اسماء القرآن وادبہا	محمد بن ابی بکر الرازی	۲۲	قلمی	۲۶۲	اتبیان فی فہم القرآن	ابن قیم الجوزی متوفی ۷۵۱ھ	۳۱ - مطبوعہ
		صاحب غنار الصحاح			۳۱۸	تفسیر ابن عباس السیوطی	سیدنا عبداللہ بن عباس متوفی ۳۵ھ	۶۹ - قلمی
۲۹۷	اسماء القرآن وادبہا	ایضاً	۲۴	ایضاً	تحت تحریر	تفسیر امام حسن عسکری	سیدنا الامام محمد بن عسکری متوفی ۳۲۰ھ	۲۵ - مطبوعہ
۲۹۲	اعجاز البیان فی کشف	صدر الدین محمد الوفوی	۲۲	مطبوعہ	۲۷۵	التفسیر التفسیری	محمد سہل التفسیری	۳۵ - مطبوعہ
	بعض امراء القرآن	متوفی ۵۷۱ھ			۲۷۶	تفسیر سورة الاخلاص	امام ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ	۳۲ - مطبوعہ
تحت تحریر	اعجاز القرآن	الفاضل ابوالقلا فی البصری	۳۳	مطبوعہ	۳۱۷	تفسیر سورة الاخلاص	شیخ بوعلی سینا متوفی ۷۲۵ھ	۶۸ - مطبوعہ
		متوفی ۵۳۵ھ			۲۶۱	تفسیر سورة الفاتحہ	مولوی محمد عاصم نساکن	۲۱ - قلمی
۲۹۶	انوار الفرقان از ہزار غرآن	شیخ علامہ نقشبند کھوس	۵۶	قلمی			چھلٹ شاگرد شاہ ولی اللہ	
	الربیع الاول	متوفی ۱۲۷۲ھ			۳۱۰	تفسیر سورة يوسف علیہ السلام	صاحبزادہ سید علی عباس خاں	۶۵ - قلمی
۲۸۶	البحر المحیط - البحر الاول	الامام ابی حیان متوفی ۵۳۵ھ	۳۸	مطبوعہ	۲۷۸	تفسیر الطبری لمسی بجامع البیان	ابن جریر الطبری متوفی ۲۵۵ھ	۱ - مطبوعہ
۲۸۷	البحر المحیط - البحر الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً		فی تفسیر القرآن البحر الاول		
۲۸۸	البحر المحیط - البحر الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۲۹	ایضاً - البحر والثانی	ایضاً	۰ - ایضاً
۲۸۹	البحر المحیط - البحر الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً				

جس جملہ پر تھوڑا توقف کرنا ہو تو اس کے بعد ایک چھوٹا تو لکھتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ توقف کے لئے دو نقطہ لکھ کر اس طرز

لکھتے ہیں و اور اس سے بھی زیادہ توقف کے واسطے دو نقطے دیئے جاتے ہیں اس طرز :-

جس کے ختم پر ایک نقطہ یا پھول یا خط عرضی اس طرح — کیسپدیتے ہیں۔

جس لفظ کے نیچے خط عرضی اس طرح — کنچا ہو وہ حصر یا تاکید کا فائدہ دیتا ہے۔

۹۔ جس جملہ کے آخر میں یہ نشان ہو وہ جملہ استہساہیہ ہوتا ہے۔

۱۰۔ اظہار حسرت۔ تنہا۔ تعجب یا مذہب اور مذاک کے موقع پر یہ نشان بنایا جاتا ہے۔

اگر کوئی عبارت مکرر نقل کی جاتی ہے تو اس کے امتیاز کے واسطے دو دو صبیح اس عبارت سے پہلے اور دو مکوس اور اس عبارت کے بعد

اس طرح لکھے جاتے ہیں۔ در

۱۲۔ یہ ہندسہ حاشیوں کی عبارت کے آخر میں بیانے حد کے کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ لفظ حد کے بعد بھی بارہ بین۔ اس سے یہ

اشارہ ہوتا ہے کہ یہاں عبارت کی حد ہو گئی۔



ع - علامت، عیسوی و علامت مصرعہ۔

ء یا عوٹ - عطف کا اشارہ۔

عم - علیہ السلام کا اختصار۔

ف - علامت فائدہ اور علامت فارسی۔

ق - علامت قیل۔

لا - الے - اس سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ اس قدر عبارت بیکار ہے۔

م - علامت مسیحی اور علامت متن۔

مح - محال کا مختصر۔

مص - مصنف کا مختصر۔

مط - مطلوب یا مطلب کا اختصار۔

معط یا مو - معطوف کا مختص۔

مقص - مقصود یا مقصد کا اختصار۔

موض - موضوع کا مختص۔

ھ - علامت ہجری و علامت ہندی۔

کہیں جملہ کے دو نون طرف دو خط قوسی کہتے ہوتے ہیں۔ اس طرح ( ) اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ ان دو نون

خطون کے درمیان کا جملہ معترضہ ہے۔

لفظ۔ تملالے کا اختصار۔

ج۔ جواب یا جواز کی علامت۔

خ۔ یہ حرف جس فقرہ پر ہو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ فقرہ یہاں سہواً لکھا گیا ہے دراصل نوحہ ہے۔ اسی وجہ سے دم، اسکے بعد لکھتے ہیں۔ جو مقدم سے کنایہ ہوتا ہے۔

ح۔ رحمہ اللہ یا رحمۃ اللہ علیہ کا مخفف ہے۔

رض یا رض۔ رضی اللہ عنہ کا مخفف ہے۔

ز۔ اور الے۔ جس عبارت پر لکھے ہوں اُن سے یہ غرض ہوتی ہے کہ ان دونوں کے درمیان کی عبارت زائد ہے۔

س۔ سوال کی علامت۔

ش۔ شرح کی علامت۔

شہ۔ شارح کا مخفف۔

ح۔ علامت حذف عبارت۔

ص۔ صورت شک میں یہ علامت بھی لکھی جاتی ہے۔ اور اسکو ضبہ بھی کہتے ہیں۔

صح۔ لفظ کی صحت کی علامت

صف۔ صفحہ کا اختصار۔

صلعم یا صل۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مخفف۔

ضبہ۔ استفہام و شک کی علامت۔

ظ۔ ظاہر کی علامت۔

# کتاب لمیہ وغیرہ میں کتابت و کتاب کے اصطلاحات و اشارات کی تصریح

## اصطلاحات کتابت

پار پیچا - صفحہ کے کناروں پر جدول سے قبل ایک اور باریک خط ہوتا ہے۔  
جدول - ہر صفحہ پر عبارت کے گرد اگر دشخرف وغیرہ سے جو خط کھینچا جائے۔  
دندان موش - بین السطور سونے یا رنگ سے جو کام بشکل دندان بنایا جاتا ہے۔  
کاغذ افشانی یا زرافشانی - وہ کاغذ جیسے سونے کی باریک باریک بنجیان پڑی ہوں۔  
لپسہ - وہ کاغذ جیسے سونے کا پانی پھرا ہوا ہو۔

لوح - کتاب کا پھلا صفحہ جیسے اب زریارنگ سے نقش و نگار کا کام کیا گیا ہو۔

## اشارات کتاب

آہ یا انح - الے آخڑہ کا مخفف۔

ایضاً یا یر - ایضاً کی علامت۔

پست - اسے شروع فقرہ پر لکھتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ پھلا فقرہ تمام ہو کر بیان سے دوسرا جملہ شروع ہوا۔

بط - باطل کا مخفف۔

کتاب خانہ پر صرف ہوئے ہیں۔

جولائی ۱۸۸۹ء میں منشی میراجہ صاحب میٹائی نے موجودات لی توکل کتابوں کی تعداد نو ہزار تین سو ستالیس تھی۔ لیکن اب ۳۰ ستمبر ۱۹۲۷ء تک کل تعداد کتب چوبیس ہزار ایک سو پندرہ ہی۔ ان میں نو ہزار چونتیس قلمی۔ اور پندرہ ہزار ایک سو ستابودہ نسخے ہیں۔

جناب کیم محمد جہل خانہ صاحب ہلوی نے اس کتابخانہ میں بہت سی اصلاحیں کیں اور بہت سی کتابیں لایا اب جمع کیں۔ جلد اول فہرست کتب عربی تیار کرائی اور ۱۹۲۷ء میں اسکو شائع کیا۔

اب یہ جلد دوم فہرست کتب عربی ہے جسکا حضور میں پیش کر نیکا اختیار حاصل کرنا ہوا۔ اس فہرست میں یہ جلد دوم ہے کہ کتاب کی قیطعہ۔ اسکی سطر و بکا شمار اور خط کی حالت بھی لکھی ہے۔ اسکے ساتھ کل کتاب کے مضامین کا خلاصہ بھی کر دیا ہے۔ فوائد کتاب کے حالات کو بھی لکھا ہے۔

یہ فہرست برٹش موزیم کی فہرست کے نمونہ پر ہندوستان میں نقش اول ہی۔ اور صرف فہرست کے مطالعہ سے کتاب کے مضامین بہ آسانی تر شخص حاوی ہو سکتا ہے۔ اس ترتیب میں ہزاروں ورق کتابوں کے الٹا پڑے۔ یہ سب کام مولوی محمد نبی صاحب رجسٹر کتاب خانہ نے تنہا کیا ہے۔ اور امید ہے کہ یہ خدمت دربار میں شرف قبول پائیگی۔

فدائی  
حافظ احمد علی خان ناظم کتاب خانہ  
کیم جنوری ۱۹۲۷ء



سید محمد کریم اللہ خان صاحب بہادر نے اپنی تصویر آئینہ بخش مصوٰی کی بنائی ہوئی نواب شہسوار صاحب کلان بنارس کو دی تھی۔

حضرت نواب سید محمد سعید خان صاحب درجنیت آرام گاہ نے ریاست کے کل دفاتر اور محکوم کو منظم کیا۔ حسابات سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۲۵۹ھ سے ۳۰ ستمبر ۱۸۵۵ء تک ایک لاکھ چار سو نو اسی روپے سوا آٹھ آنے کی کتابیں خرید ہوئیں۔ حکومت ہند کو بھی تلاش کتابوں کی تھی۔ چنانچہ جنیت آرام گاہ نے۔ تاریخ ہمایون نامہ۔ اکبر نامہ۔ تاریخ خزانۃ العالم۔ تاریخ نادری۔ خلاصۃ التواریخ۔ تاریخ خان جانی۔ اور تاریخ مجمع مغل۔ ۲۰ رمضان ۱۲۶۲ھ کو صدر بورڈ آف گرہ مشرعیے سن کو بیجیدین۔ اس سال کے حساب میں روانگی کے مصارف درج ہیں۔ ہمایون نامہ۔ تاریخ خان جانی اور مجمع مغل اب بھی نایاب ہیں۔

عہد حضرت نواب سید محمد یوسف علی خان بہادر فردوس مکان میں ۱۸۵۵ء سے ۱۸۶۵ء تک دو ہزار سات سو ستاون روپیہ زکوس آنے کی کتابیں خرید ہوئیں۔

حضرت نواب سید محمد کلب علی خان بہادر خلد آشیان کے عہد میں ۱۸۶۵ء سے ۱۸۸۶ء تک تینتالیس ہزار چھ سو آٹھ روپے تیرہ آنے نو پائی خرید کتب میں صرف ہوئے۔

ان مذکور بالا عہد حکومت میں ایک یہ بھی طریقہ جاری تھا کہ شخص بھی کسی قسم کی کتاب پیش کرتا تھا انعام و غایات سے بہت کچھ عطیہ ملتا تھا۔ نواب جعفر علی خان عرف پیارے صاحب شمس آباد والے اپنے باپ سے ناراض ہو کر بغیر کسی تعارف کے ایام نوجوانی میں حضرت خلد آشیان کے حضور میں حاضر ہوئے۔ تاریخ غازی مصوٰی کی۔ دو ہزار روپے عطا ہوئے۔ اور تین سو روپے ماہانہ مقرر کر دیئے۔ دو سال تک وہ حاضر دربار رہے۔ سرکاری مکان رہنوی کو ملا۔

عالمیچا پا۔ دراصل اس کتاب خانہ کو حضور نے درج کمال پہنچایا حضور ہی کے عہد میں عمارت بنی۔ اور ۱۰ دسمبر ۱۸۹۱ء کو اسکا افتتاح فرمایا۔ کتابیں باقاعدہ رکھی گئیں بجٹ مقرر ہوا۔ اور باقاعدہ کام ہونے لگا۔

حضور کے عہد دولت میں ۱۸۸۹ء سے ستمبر ۱۹۲۷ء تک چار لاکھ اٹھائیس ہزار ایک سو چتیس روپے چودہ آنے دس پائی

محل - قلعہ کی غارتیں - مسجدین - کثیری فیصل - فرید پور کا قلعہ - یہ اس عہد کے تمدن کی زندہ یادگار ہیں - جگہ ذکر بریلی - ہڈیوں اور بجنور کریمیر ۱۹۶۹ء میں موجود ہے -

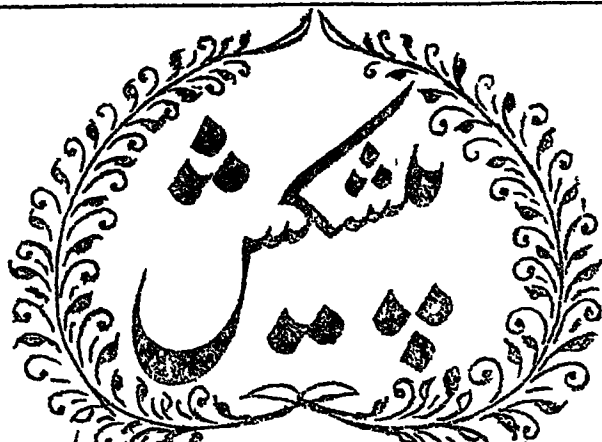
امروہہ کی سدووالی مسجد معزالدین کی قباہ نے بنائی - گرائسکی مرست نواب غفران آباد نے کرائی - یارنج اصغری امروہہ اسپر شاہ ہے -

اسی طرح دربار کے امرا میں حافظ الماک حافظ رحمت خان دیوان گل ہیں - سردار خان کمال زئی - اور شیخ سعادت اللہ بدایونی بخش الماک محمد سعادت اللہ خان بہادر کے لقب سے بخشی فوج ہیں - راجہ کنور سین بخشی دوم ہیں - راجہ مان رائے بریلوی دیوان کل کے پیشکار ہیں - راجہ کلیان چند دیوان سلطنت ہیں - دولا ساہ خراجچی ہیں جس نے چندوسی کو آباد کیا - راجہ بخت مل بدووالے چکلمہ داری کی بدولت راجہ بنے -

اطباء میں حکیم سید احمد گیلانی طبیب خاص - حکیم فیض محمد - مولوی سید داہم علی وغیرہ حاضر ہیں -

اس قسم کے سامان حکومت، دولت کے ساتھ صندور کوئی کتاب خانہ بھی ہوگا - مگر اس وقت کوئی فہرست پیش نظر نہیں ہے - جس سے مفصل حالات معلوم ہوں - تاہم بعض آثار سے کچھ نسانات ملتے ہیں - نواب غفران آباد کے محلج اخیر وقت حکیم سید احمد گیلانی تھے - کتاب خانہ میں عجائب المخلوقات کا ایک نہایت نادر مصوٰر نسخہ ہے - اسپر حکیم سید احمد گیلانی کے بیٹے احمد شفیع کی عمر ہے اور یہ عبارت ہے کہ یہ نسخہ مجھے ورثہ ملا ہے - جبکہ دربار کے فضلا کے ہاں ایسی نادر کتابیں موجود ہیں تو خود دربار میں کیا کچھ نہ ہوگا -

سنت نواب سید محمد فیض اللہ خان بہادر کے عہد کی ملی ترقیان تو رامپور کی درو دیوار سے عیان ہیں - ایک محلہ کا نام ہی سید جہان مولانا بھرا العلوم اپنے ایک ہزار طلباء کے ساتھ رہتے تھے - فتاوا سے عالمگیری کے بعض مسائل میں علما کو گفتگو ہے - آپ نے ان تمام شکوک کو رفع کر لیا - اور فتاوا سے فیض اللہ خانی کے نام سے یہ کتاب مدون ہوئی - مصوٰر بھی ملازم تھے - نواب



بجنور لامع النور۔ باسط الاثر فی الامان۔ ناشر العدل والاحسان محمد سیحہ سلطنت  
 چانڈاری۔ جامع علوم و فنون مغربی و مشرقی علی حضرت امیر الامرا۔ والاحباب  
 فرزند ولید پروولت انگلیشیہ منجملہ الدولہ ناصر الملک۔ ہر باب پیش عالیجناب اب  
 سرسید محمد حاکم علی خان بجا و مستعد جنگ۔ جی سی ایس۔ آئی جی۔ سی آئی  
 ای جی سی۔ وی۔ او۔ فرمانروائے دارالریاست رامپور و ام کلثوم و قباہم

## عالیجنابا

حضور کے مورث اعلیٰ نواب غفران آباد سید علی محمد خان صاحب بہادر نے روہیکھنڈ میں اسلامی حکومت کا نشان نصب کیا۔  
 اور اس ویران ملک میں ہر طرف تہذیب و تمدن کے بان لگا دیئے جابجا عمارتیں اور پل بنائے۔

ابھی چتر کے قلعہ پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ صرف کر دیا۔ جنرل کننگھم اسکے ویرانہ کا حال اپنی رپورٹ میں لکھ چکے ہیں۔ گو تھینہ سے اختلاف ہو۔  
 بسولی میں بچہ قلعہ۔ سرے۔ جامع مسجد۔ دریا سے سوت کا پل۔ سوت کے کنارے مقابر۔ شیش محل۔ ادسیت کا قلعہ شہر نپاہ۔  
 کرت پور کی شہر نپاہ۔ بچہ تالاب اور محلات (جنگل ڈھیر بھی موجود ہیں) عالیجناب سید بیہار کا قلعہ۔ آفولہ بن سید احمد کے





نمبر کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۳۱	۱۷۵	الصیغۃ الکاملہ مترجم ترجمہ فارسی حضرت ابن العابدین و الساجدین امام علی بن رضی اللہ عنہما الشہید الکبیر علیہ السلام	مستل	۳۴۶	مؤلف نے طبقہ کے لوگوں میں بہن۔ ان کے حالات منضبطہ کہیں دیکھے نہیں گئے۔
۲۸۳۱	۱۷۵	الصیغۃ الکاملہ مترجم ترجمہ فارسی حضرت ابن العابدین و الساجدین امام علی بن رضی اللہ عنہما الشہید الکبیر علیہ السلام	مستل	۳۴۶	مؤلف نے طبقہ کے لوگوں میں بہن۔ ان کے حالات منضبطہ کہیں دیکھے نہیں گئے۔
۲۹۲۸	۱۷۶	الصیغۃ الثانیۃ النجیۃ مولانا محمد بن حسن علی بن محمد المعروف بابن العالی المستوفی ۱۰۷۹ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۳۲۲	ایک قلمی نسخہ اس دعا کا نمبر ۱۵۵ پر مع کیفیت کتاب و حالات مؤلف لکھا گیا ہے۔
۲۹۱۵	۱۷۷	الصیغۃ المحمدیۃ و الختمۃ الاحمدیۃ مولانا ابراہیم بن محمد علی الکاشانی	مطبوعہ ۱۸۶	۱۸۶	اس کتاب میں ادعیہ ماثورہ کو جن کا تعلق اوقات مخصوصہ سے ہے یا بلا قید وقت میں جمع کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی نور بنور قدرہ تبارک و تعالیٰ ارجاء افضلیۃ الامکان ختم صفحہ ۱۷۶۔ ولا قبال علیہ تعالیٰ عن صدق۔ مؤلف کی حالت معلوم نہیں ہوئی۔

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الاسم و جباری النسم و مظہر الوجود من العدم۔ عبارت ختم صفحہ ۱۶۔ وردت بابہ الاخبار و نطق بصیحة ذلك القرآن الحمید۔ آخر کتاب میں یہ عبارت تحریر ہو۔ تمت فی ظہیرۃ یوم الاحد ۱۷ رمضان کسر الشیطان سنہ ۹۹۹ ہجری۔ خاتمہ تاریخ کتابت ہجری ۹۹۹ھ کے بعد جو لغت (بشارہ) تحریر ہے مسجد میں نہیں آتا۔					
		رسالہ افعال الاعمال	الشیخ رئیس ابی علی حسین ابن عبد اللہ الشیرازی المتوفی ۸۲۸ھ	مستفی			
		نمبر ۲ ہے۔ فن حکمت میں لکھا گیا۔ اس کتاب کے چند نسخے اور بھی فن حکمت میں موجود ہیں۔					
۳۴	۱۷۴	شفا لا سقام الا لام بک العالم الاعظم ابی عبد اللہ ما تقدم ما تاخر من الذنوب محمد بن شیخ الاسلام ابی والآثار مع بلخ القصد المکرم سید جعفر الکاشانی			مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۵ھ	۴۳ ۵۲	
		یہ دونوں کتابیں ایک ہی مجلد میں ایک ہی مؤلف کی تالیف ہیں۔ پہلی کتاب میں منافع طرق۔ اوقات استغفار کے بیان کئے گئے ہیں۔ دوسری کتاب میں قبائح ایسی اشیاء کے ذکر ہیں جن سے ملائکہ کلام نفرت کرتے ہیں۔ اُن سے اجتناب اور احتراز کو بتلایا گیا ہو۔ دونوں کتابوں کا ماخذ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کلام ائمہ کبار ہو۔ شریع کتاب اول صفحہ الحمد للہ الذی لا یعفو عن ذنوب العصاة من عبیدہ سواہ۔ خاتمہ کتاب اول صفحہ ۴ و الحمد رب العالمین محمد اللہ و حسن عونہ و توقیفہ۔ آخر کتاب دوم صفحہ ۲۔ الحمد للہ المذہب عن الحسب والصورة والمثال۔ خاتمہ کتاب دوم صفحہ ۵۲۔ آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین					

تحریر مولانا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا شملی	تعداد صفحات	کیفیت
		بڑے مفتی مانے جانے تھے۔ سنہ ایک ہزار چودہ ہجری میں مصر میں انکی وفات ہوئی ہے۔ خلاصۃ الاثر میں انکے حالات قلب بند کئے ہیں۔					
		مجموعہ ادعیہ	لم یصرح المؤلف باسمہ				
		نمبر ۱ ہے۔ اس کتاب میں دعائیں بطریق مناجات حرف الف سے حرف یں تک ترتیباً درویناً مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۳۸۔ دعاء حرف الالف الھی اسلمک مبداء الاسماء و ببدک ملکوت الارض والسماء۔ خاتمہ صفحہ ۶۶۔ انک المفعی المجید ذوالغنی الحمید۔					
		ماتہ الفوائد ناقص	لم یصرح المؤلف باسمہ				
		یہ نیز انمبر ۱ ہے۔ یہ کتاب آج سے تقریباً ۱۵۰ سال پہلے لکھی گئی تھی۔ مولف نے اس کتاب میں فضائل اسم اللہ۔ سورۃ فاتحہ۔ سورۃ یس۔ سورۃ ملک وغیرہم۔ اسکے علاوہ کچھ اعمال بھی لکھے ہیں۔					
		آغاز صفحہ ۷۰۔ الحمد للہ رب العالمین للسنفق بجمع محامدہ۔ خاتمہ ۱۵۰۔ وهو السبع العلیم وما ینفع۔ اس عبارت کے آگے فقرہ بوجہ پویند کاری نہیں پڑا جاسکتا۔					
۳۸۴	۱۷۳	مجموعہ منافع سور القرآن	لم یصرح المؤلف باسمہ	قلمی ۹۹۹ھ	۳۲		
		قطیع کتابت ۵۴۵ پٹا ۱۔ انچہ۔ سطر ۲۱۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے خط نسخ و تعلیق کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کرم خوردہ اور پویند کار زیادہ ہے۔					
		اس مجلد میں دو نمبرز ہیں۔ نمبر ۱۔ منافع سور القرآن۔ اس میں تمام سور قرآن کے ابتدا سے آخر تک منافع اور خاصیات اور طریقہ خواندگی لکھے ہیں۔					
		خطبہ میں لکھتے ہیں کہ کتاب مجموعہ الرائق کا یہ ایک شعبہ ہے جو صرف پہلے باب پر مشتمل ہے۔ اس میں منافع قرآن کریم اور وحی عظیم لکھے ہیں۔ مجموعہ الرائق کا پتہ نہیں چلا کہ کس شخص کی تصنیف ہے۔ اور باب اول کے علاوہ باقی ابواب میں کس قسم کے مضامین ہیں۔ شروع صفحہ ۲۔ الحمد للہ خالق					



نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب کا نام تحریر نہیں۔ اور اوراق کرم خوردہ و پیوند کار ہیں۔					
		اس مختصر سالہ میں مولف نے اسما جس نے باری تعالیٰ عز اسمہ وغیر اسما جس نے جو زیادہ مشہور نہیں ہیں جمع کئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و بآرک وسلم علیہم۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۔ بالنعمة المولیٰ و نعم النصیر۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔					
۲۷۸۵	۱۷۲	مجموعہ شرح نظم میاطی	مولانا ابوالعباس احمد بن عیسیٰ بن نوسی نبالقار	منشأً معروف برزرق	فلمی ۱۲۷۷ھ	۱۵۰	
		تقطیع کتابت ۴ + ۳۰ - ۱۳ - ۱۳ - سطر ۱۳ - کاغذ دہلی - کتابت سرخی و سیاہی سے - کتابت نے اپنا نام نہیں لکھا - تمام اوراق پر پیوند کاری اور کرم کا اثر ہے۔					
		اس مجموعہ میں تین نمبر ہیں نمبر ۱ - شرح نظم و میاطی - مولانا نور الدین سے بہ دیما علی نے اسما جس نے حق جل و علا کو نظم کیا ہے - شایح رحمہ اللہ نے ان ابیات کے جنہیں اسما جس نے منظوم ہیں صرف فوائد و خاصیات لکھے ہیں - شرح معانی و تنقیح الفاظ سے کچھ بحث نہیں کی - خطبہ سے پھلے کچھ عبارت لگائی ہے جس کا آغاز یہ ہے - قال الشیخ الفقیہ الامام العالم العارف الفاضل العامل الی قول وارضنا آمین - شروع کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم التواب - خاتمہ کتاب صفحہ ۳۷ - علیہ صلوٰۃ اللہ و سلامہ - ورضوانہ واولآئ ما دامت باقیاً - صفحہ ۳۷ کے بعد رکاب ٹھیک نہیں معلوم ہوتی اور مضمون بھی چسپان نہیں ہو - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کچھ اوراق گئے ہوئے ہیں - ناظم رحمہ اللہ اور شایح علام کے حالات تفصیلی دریافت نہیں ہوئے -					
		عجب نہیں کہ ناظم و میاطی مصری ہووین - جس کا نام محمد بن یوسف ہے - خفی مذہب رکھتے تھے اور بہت					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مستقل ضخیم کتابیں آپکے خوارق و کمالات میں لکھی ہیں۔ من شاء الله تعالى تفصیل خارج جع الی کتب لعدد۔ جب عمر شریف نوے سال اور کسی مہینے کو پہنچی۔ ماہ ربیع الثانی ۱۱۵۰ھ ہجری میں اس ۱۱۰۰ فانی سے عالم جاودانی کو انتقال فرمایا۔ تیاری وفات میں آٹھ سے سترہ تک اہل تواریخ گفتگو کرتے ہیں۔ مزار پُرانوار اشرف البلاد بغداد و شریف میں ہے۔					
		(تیاری یا فنی وغیرہ)					
۲۶۵۵	۱۷۰	دلائل الحیات فی حل المسائل جامع ترجمہ دینا	الشیخ سید محمد معروف باب	مصطفی البرزنجی۔	مطبوعہ ۱۵۱۵	۱۶	۴۴۸
		یہ کتاب مثل دلائل الخیرات ہے۔ سات احزاب میں منقسم ہے۔ ہر حزب جداگانہ اسم سے موسوم ہے۔ اس مجموعہ میں درود و شریعت اس خوبی سے جمع کئے ہیں کہ تمام اسما رحسنے۔ اسما ربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معجزات۔ شمائل۔ فضائل۔ اوصاف۔ احکام۔ وغیرہ کو نہایت فصیح و بلیغ الفاظ میں درود و شریعت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ ابتدا میں خطبہ کتاب کا ترجمہ و آداب خواندگی۔ خاتمہ احزاب وغیرہ اردو میں مولفہ سید احمد برزنجی نمبرہ مولف۔ کتاب کے ساتھ شامل ہیں۔					
		آغاز عبارت ترجمہ۔ صفحہ اول۔ اس فقیر مترجم کو حضرات ناظرین سے۔ خاتمہ عبارت ترجمہ وغیرہ صفحہ ۱۴۔ آخر کراستانہ اور روے دل تباقت۔					
		شروع کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی من علینا بحبیہ الاکرم۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۴۴۸					
		برحمتک یا ارحم الراحمین۔					
		مولف زمانہ حال کے مشائخین میں ہیں۔ حالات منضبطہ انکے کہیں دیکھے نہیں گئے۔					
۲۷۸۴	۱۷۱	رسالہ فی اسرار اللہ	لم یصرح بالجامع بہ	قلمی	۲۰		
		تطبیع کتابت ۵ ۴ ۳ ۲ ۱۔ خط نسخ۔ کاغذ دہلی۔ سترہ۔ کتابت سیارہ۔ نوی سے					

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تہ	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۴۰	۱۴۹	المسلوۃ الکبری الشریفہ المشہورۃ بالذلال للفقہ	غوث الاعظم رحمہ اللہ والدہ سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی المتوفی ۵۶۱ھ		مطبوعہ ۲۳ استانبول	۳۲۰	

اس کتاب میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے متعدد درود شریف جو اپنے توفیق میں جمع فرمائے ہیں آغاز صفحہ ۲۔ لقا جاء کمر رسول من الغنمکم عزیز علیہ۔ ختم و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی نسبت جبل دیکھر جم و سکون یا تے تختانی کی طرف کی جاتی ہے جسکو جیلان و گیلان ہی کہتے ہیں۔ تولد شریف اسی مقام میں ۵۴۱ھ یا ۵۴۲ھ ہجری میں ہوا۔ نسباً آپ اولاد امام السلفین حضرت امام حسن بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہیں۔

کنیت آپ کی ابو محمد ہے۔ والد بزرگوار کا نام نامی ابو صالح۔ اور والدہ شریفہ کا اسم مبارک ام ابیخیر فاطمہ بنت ابی عبد اللہ الصہبانی ہے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں ۵۴۸ھ ہجری میں بغداد شریف لائے۔ اور وہاں کے اشباح۔ ائمہ اعلام ائمہ۔ علماء سنت۔ اعیان دین سے ملاقات فرما کر تحصیل علوم کی طرف توجہ فرمائی پچھلے قرآن عظیم کو روایت و ترویج کے ساتھ پڑھا۔ پھر اعلام محدثین سے استماع حدیث اور جمع علوم احوال۔ فروشا۔ مذہباً۔ خلافاً تکمیل فرمائے۔ اور ان علوم و فنون میں ایسا کمال پیدا کیا کہ جمیع علماء بغداد و بلکہ کافہ علماء بلاد پر سبقت لے گئے حتی حاق الکمل فی الکمل و صار مرجع الجمع فی الجمع اسکے بعد حق جل و علانے اپنے فضل و کرم سے مرتبہ قطبیت کبرئے اور ولایت غلطی عطا فرما کر آپ کے کمال کے حقوق پر ظاہر فرمایا جس سے قبول غلیم اور عطیت تمام قلوب خاص عام میں پیدا ہو گئی۔ اقطار ارض اور آفاق عالم سے فقہاء۔ علماء۔ صلحاء۔ فقراء۔ طلباء۔ آپ کی طرف دوڑے اور حسب استعداد و حضور کے در اقدس سے فیضاب ہوئے۔ آپ کے مناقب و کمالات لا تعد و لا تحصى ہیں۔ علاوہ کتب تواریخ و سیر کے علماء کرام

نمبر سیر	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کشف الغائب عن الناس الاربعۃ الاقطاب	امام العلامة مولانا السید عبدالقادر بن محمد بطبر احسینی الہکی		مطبوعہ	۱۶	
		چوتھا نمبر ہے۔ فن تاریخ میں لکھا گیا۔					
۲۷۳۷	۱۶۸	خرائتہ الصلوۃ	سید عطار الدین احسینی الخصاری	در عهد شاہ عالم پادشاہ	قلمی	۲۲۰	
		<p>تعطیل کتابت مع جدول <math>\frac{1}{4} \times 4 \times 3</math> - انچ - سطر - ۹ - خط نسخ جو شجرہ و نہایت پاکیزہ غالباً مولف نے خود لکھا ہے۔ کاغذ عربی۔ کتاب کے پہلے دو صفحوں پر لوح اور دندان موش اور تمام کتاب پر جدول طلائی ہر درود کے ختم پر گول آیت طلانی بنی ہوئی ہے۔ کتابت سُرخ و سیاہی سے۔ تقریباً تمام اوراق کے حواشی پر پیوند کاری خفیف اور آب رسیدگی و کرم خوردگی کا اثر ہے۔</p> <p>اس کتاب میں مولف نے بہت سے درود مختصر و موجز عبارت میں کتب معتبرہ اور کلام ثقات سے مستنبط کر کے جمع کئے ہیں۔ اور ہر درود کا آخر حروف تہجی کی ترتیب پر ردیف وار ہے۔</p> <p>شروع کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی قبل صلوة حبیبہ عن کل قائل - صفحہ ۸۹ - اللہم صل علی محمد و علی آل محمد بعد امواج البحور - صفحہ ۲۰۵ - اللہم صل علی محمد و عمر الفاروق العادل -</p> <p>خاتمہ کتاب صفحہ ۲۱۱ - اللہم اعنہ و وفقہ لما اُختب و ترضی بعفوک یا اکریم الاکرمین و یا ارحم الراحمین آمین -</p> <p>کتاب کے ختم ہونے کے بعد تین ورقوں پر خط نسخ معمولی میں دعا و استجابات تحریر ہے۔</p> <p>مولف شاہ عالم بادشاہ کے وقت میں ہیں۔ انکی تفصیلی حالت کہیں دیکھی نہیں گئی۔</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>بڑے مفتی اور پرہیزگار مشہور تھے۔ اکابر علماء سے علم حاصل کیا انکے اساتذہ میں فقہی مکی افندی اور قاضی مدینہ بھی ہیں۔ انہیں قاضی صاحب کی لڑکی سے نکاح بھی ہوا۔</p> <p>حرم شریف نبوی میں مشغول تدریس رہتے۔ فتاویٰ نویسی کا کام بھی فرماتے تھے۔ اس سبب سے مفتی پتہ کئے جاتے ہیں۔ علم فقہ اور معرفت وقائع اور تحریر اس سلسلہ و اجوبہ میں بڑی قدرت رکھتے۔ فتاویٰ الاسعدیہ انکی تالیفات میں ایک ضخیم کتاب ہو۔ جہیں بہت سے فتاویٰ جمع کئے گئے ہیں۔ بلاد حجاز میں یہ کتاب بہت مشہور و مستداول ہو۔ اس کتاب کے علاوہ کتب فقہ وغیرہ پر بہت سے مختلف حواشی انکے ہیں۔</p> <p>سال گیارہ سو سو لہ ہجری میں مدینہ منظرہ میں وفات پائی۔</p> <p>(الروضة النذیہ فی تراجم سلسلۃ الطاہرۃ الاسعدیہ)</p>
		الفجر الطالع فی ذکر السیف القاطع	العلامة الفاضل شیخ محمد ابی الہیمن مفتی انجفیہ بحلب الحلبیہ	مطبوعہ	۱۴		<p>دوسرا نمبر ہے۔ اس رسالہ میں السیف القاطع جسکا دوسرا نام السرمسعون والدر المکنون بھی ہو مؤلف سید احمد محی الدین الحسینی الحسینی۔ مؤلف نے اس حزب کے فوائد و شروط خواندگی وغیرہ بہت بسط کے ساتھ لکھے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد امان الخاتین۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔</p> <p>مؤلف کا حال معلوم نہیں ہوا۔</p>
		الروضة النذیہ فی تراجم سلسلۃ الطاہرۃ الاسعدیہ	العالم الجلیل مصطفیٰ افندی رشیدی الدقی بن اسحاق افندی	مطبوعہ	۱۶		<p>تیسرا نمبر ہے۔ جو فن تیاریج میں لکھا گیا۔</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا سلی	تعداد صفحات	کیفیت
		مؤلف رحمہ اللہ کا سین وفات اور تفصیلی حالات دریافت نہیں ہوئے۔					
۲۰۷۵	۱۶۶	دلائل الخیرات مترجم	شیخ اکمل ابی عبد اللہ محمد بن سلیمان بن ابی کبر المجذولی السلاوی الشافعی الحسنی المتوفی ۸۷۵ھ وقیل ۸۵۴ھ		مطبوع	۲۱۷	
		اس دعا کے متعدد نسخے اس سے قبل لکھے گئے ہیں۔ یہ نسخہ دو ترجموں کے ساتھ فارسی۔ اردو مترجم ہے۔ مترجم اسکے مولوی وحاجی محمد عبدالحق ہیں۔					
۲۵۱۶	۱۶۷	مجموعۃ الکتاب المسلسل متضمن للجزء المسبب بالمطبوع والجوہر المکنون	مولینا سید اسعد الدینی مفتی مدینہ منورہ المتوفی ۱۶۱۷ھ وغیر ذلک		مطبوع ۱۳۰۹ھ فی المطبعة الخیریتہ	۳۲	
		اس مجموعہ میں چار نمبر ہیں۔ نمبر کتاب مسلسل ہے۔ اس سالہ میں مؤلف نے حزب السرمصون کو فتح فوائد و طریقہ خواندگی لکھا ہے۔ یہ حزب سید احمد الرفاعی متوفی ۸۷۵ھ ہجری کی طرف منسوب ہے۔ جو مؤلف کے اجداد فاسدہ میں ہیں۔ ایسوجہ سے پہلے اس کتاب میں مؤلف نے اپنا نسب پوری و ماری ذکر کیا ہے اور آخرین سید صاحب موصوف کے حالات لکھے ہیں۔ شروع کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا رسولنا ونبیننا و مولینا محمد اعظم المرسلین۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۶۔ هذا الختم المبارك لمن خواننا المسلمین و صلے اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین و الحمد للہ رب العالمین۔ مؤلف رحمہ اللہ مدینہ منورہ میں ایک ہزار چالیس ہجری میں پیدا ہوئے۔ عالم باعمل اور فاضل اجل ہیں۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب کی کیفیت اور مؤلف کی حالت نمبر ۱۵۶ پر لکھی گئی ہے۔					
۱۸۸۵	۱۶۵	تنبیہ الامام فی بیان علو مقام مولانا عبد الحلیل بن محمد بنیامحمد علیہ افضل الصلوٰۃ وازی کی اسلام	ابن احمد بن خلوم المرادی القیروانی	تخلی ۱۳۵ھ	۳۵۸		
<p>تخلیغ کتابت مع جدول ۵ - ۳ ۱/۴ - انچ - سطر ۱۹ - خط نسخ کا خد سفید دہلی - کتابت سرخی و سیاہی یہ وہ بن محمد الرضاوی اسکے کاتب ہیں - تمام کتاب پر شجر فی جدول - کرم کا اثر خفیف اور پوند کا - تو غلیظ ہے۔ مؤلف نے اس کتاب میں ایک لاکھ حدیث محدوۃ الاسانید سے صلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیع کیا ہے - بڑی خوبی یہ ہے کہ صلوٰۃ ہی کے اندر فضائل صلوٰۃ فضائل محبت - حسب و نسب - اسرار ظاہرہ - صفات عالیہ - فضائل مختصہ - مناقب کاملہ - اخلاق شریفہ - شامل لطیفہ - کیفیت معراج سائر معجزات - تذکرہ ولادت باسعادت جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - انکے سوا اور بہت بیانات نہایت ایجاز اختصار کے ساتھ بیان کئے ہیں - پوری کتاب بہت بڑی ہے - یہ نصف اول ہے - اس نصف میں عدد صلوٰۃ دو ہزار نو سو انا بیس مسطور ہیں - مؤلف نے اس کتاب کا اختصار بھی کیا ہے - اس مختصر کا نام - تذکرہ اہل اسلام فی الصلوٰۃ علی خیر الانام رکھا ہے - آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی نرتین سماء الاذکار بالصلوٰۃ علی النبی المختار صفحہ ۱۷۶ - اللہم صل وسلم علی سیدنا و مولینا محمد و علی آل سیدنا محمد و الذی دعا الخلیقۃ عند خلق الارواح - خاتمہ صفحہ ۳۵۴ - ان الذی فرض علیہ القران لمرادک المعاد صلی اللہ علیہ وسلم انتھی النصف الاول من کتاب تنبیہ الامام فی الصلوٰۃ علی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام -</p>							

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد نسخے	کیفیت
		شرح اشارات - تحریر اقلیدس - مجتبیٰ - بیچ ایچانی - رسالہ اسطراب - کتاب تذکرہ - جامع الحساب - شرح محصل - اخلاق ناصری - اوصاف الاشراف - رسالہ در بحث امامت غیر ۶۶۲ - سحر ہی مین پتیر برس کی عمر مین ۱۸ ذی الحجہ ۶۶۲ چہ سو بہتر جبری بغداد مین وفات پائی - اور کا مین مدفون ہوئے - کشف الظنون مین کتاب اشارات مولفہ شیخ بو علی سینا کے تحت مین ۶۶۹ سحر ہی سال وفات تحریر ہو - (قصص العلماء فارسی)					
۱۹۹۴	۱۶۴	دلائل الخیرۃ مشارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی الخار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - الشیخ اکمل ابی عبد اللہ محمد بن سلیمان بن ابی بکر ابن زوی السماء الشریف المتوفی ۸۶۰ و قیل ۸۵۷ھ			قلمی ۱۱۷۸	۳۷۲	
		تقیع کتابت مع جدول خرد ۴ ۱۷ ۲ ۱۸ - سطر ۹ - کاغذ کشمیری خط نسخ کشمیری مین نہایت خوشحلی سے لکھا ہو - پہلے دو صفحہ پندر لورج - دندان موشس - بیل طلائی ہو - تمام کتاب پرتین جدول طلائی خرد - اوسط - کلان کینچی ہوئی ہیں - کتابت سُرخ و سیاہی سے - حسن اند خوشنویس نے کشمیر مین اسکو لکھا ہو - پوری کتاب مین پیوند کاری اور کرم کا اثر مطلقاً نہیں ہو - ابستدائی صفحہ پر چھوٹی سی مھر چسپان ہو - جو صاف طور پر پڑنے مین نہیں آتی - اس کتاب کے آخر مین دو رسالے اور بھی ہیں جو مستقل جدول طسانی و لا جوردی سے لکھا ہے - پھلا رسالہ عربی عبارت مین ہو - حسین مولف رحمہ اللہ لکھا کا حال لکھا ہو - اس رسالہ کے لکھنے والے نے اپنا نام نہیں لکھا - دوسرا رسالہ تحفۃ البحاج فارسی ہندو مین حسین مکہ معظمہ اور مدینہ مطہرہ کے حالات کلامی شاعر نے نظم کئے ہیں - اور ان دونوں متبرک مقاموں کے نقشے بھی بہت خوبی کے ساتھ کچے ہوئے ہیں - اس رسالہ کے آخر مین حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعل مبارک کی تصویر پورے صفحہ پر طلا وغیرہ سے بنی ہوئی ہو -					





نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>اٹھا کر ان کے دولنگہ پر بٹھایا۔ جب عمر شریف بن تیز کو بچپنی تو بوجہ قحط سالی کے عیال داری کی تخفیف کی غرض سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب سے آپ کو لے لیا اور خود بنفس نفیس انکی تربیت پرورش میں مصروف ہوئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلعت نبوت سے ممتاز ہوئے تو مرد و عورت سب کے پہلے آپ نے شرف اسلام پایا۔ اس وقت عمر شریف تیرہ سال کی تھی۔ آپ کے فضائل و مناقب حالات سجد و سجاب ہیں۔ کتب مناقب و سیر آپ کے حالات و اوصاف سے پُر ہیں۔ ضرورت مقامی کے لحاظ سے اسے قدر پر اکتفا کیا گیا۔</p> <p>چالیسویں سال ہجرت میں ۲۱ رمضان المبارک کو کوفہ میں ابن بلجم کی ضرب شمشیر سے اپنے شہادت پائی اور بیرون کوفہ نجف اشرف میں مدفون ہوئے۔ (کفایت الطالب)</p>
۱۰۹۳	۱۶۲	مجموعہ اوراد و یوم ولیل مع پنج سون	لم یصرح الجایع بہ	متملی	۳۲۹		<p>بطریق بیاض ہی۔ قطع کتابت مع جدول و لوح۔ صفحہ اول ۸ × ۳ ۱/۲ - اچھے - صفحہ دوم ۴ × ۳ ۱/۲ - اچھے - ہر ورق کے پہلے صفحے پر لوح - بیل - دندان موش - جدول طلائی اور نگین جو دوسرے صفحے پر لپٹا ہوا ہے۔ مستعار لوح باقی تمام امورات موجود - خط نسخ خوشخط - سطر ۱۵ - کاغذ کشمیری کتابت سُرخ و سیاہی سے - کاتب کا نام تحریر نہیں - پیوند کاری اور اثر کرم کم ہی۔</p> <p>اس مجموعہ میں پنج سورہ - ادعیات جو ہر نماز کے بعد پڑھی جائیں - اعمال بعض شہور - اعمال شب قدر - جشن کبیر و صغیر - دعا و صلح وغیرہ ہیں - ہر عمل کے ساتھ اسکا طریقہ اور سند بھی منقول ہے۔ جامع نے اپنا نام اور حال نہیں لکھا۔</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا خطی	تعداد صفحات	کیفیت
		کجاہی۔ اسی پر کتفا کیا گیا۔ عبارت آغاز۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا مولیٰ الموحشین عبارت ختم۔ وہی ص ۴۔					
۲۰۱۱	۱۹۱	دھار اصباح مع شرح فارسی	جناب امیر المومنین الغالب حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الشہید		مطبوعہ طران ۱۳۱۶ھ	۷۲ ۵۵	
		یہ کتاب اگرچہ مطبوعہ ہے۔ مگر متن اور شرح دونوں کی ابتدائی ورق پندرہ کوح۔ پیل۔ وندان موش طلانی بنے ہوئے ہیں۔ تمام کتاب پر علاوہ سرخ و نیلگون جدول کے طلانی جدول بھی بنائی گئی ہے۔ اصل متن کو دو خط سے لکھا ہے۔ کوئی۔ نسخ۔ کوئی خط کا انداز شارج نے اس قرآن شریف سے اخذ کیا ہے جو حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب کے دست مبارک سے خط کوئی مین لکھا ہوا ہے۔					
		دعا ختم کرنے کے بعد مولانا زین العابدین الشریف الصفوی بن فتح علی بن عبد الکریم الخوی نے فارسی اسکی شرح لکھی ہے۔ لفظی ترجمہ اور ضروری حل کیا ہے۔ ۱۳۱۶ھ ہجری میں تحریر شرح سے فراغت پائی ہے۔ شارج کی تحقیق کے موافق دعا کو جناب امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کی تالیف ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ یا من ولع لسان الصباح بنطق۔ عبارت ختم صفحہ ۷۰۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ الطاہرین۔					
		ایک نسخہ خوشخط اس دعا کا مجموعہ نمبر ۱۹۲۔ اسی فن مین منضم ہے۔					
		حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب کرم اللہ وجہہ تیرہ رجب سن تیس ہجری ۲۳ قبل ہجرت وسط خانہ کعبہ مین عالم ارواح سے عالم اجسام مین رونق افروز ہوئے۔ آپ کے والد ابو طالب نے علی نام رکھا اور کہا ۵ سمیتہ بعلی کے یدوم لہ عز العلو و فخر العزاد و مہ					
		اس اثنا مین حضور اکرم سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریف لائے اور مولود مسعود کو کنار مبارک					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		امام جواد رضی اللہ عنہ دسویں رجب جمعہ کے روز ۱۹۵ھ ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ اور بعض نے پانچویں یا آئینہ سن رمضان المبارک روز سہ شنبہ مذکور کو تاریخ ولادت باسعادت قرار دی ہو۔					
		نہایت حسین اور خوش رو تھے۔ تمام صفات و خصال میں اپنے آباؤ کرام کی طرح متصف اور انسان کامل تھے آپ نوین امام۔ اور وارث علم نبوت شمار کئے جاتے ہیں۔					
		ایک مرتبہ یحییٰ بن اکثم قاضی بغداد نے استخانا آپ سے بطریق مناظرہ مسائل مشککہ دریافت کئے۔ آپ نے بے تکلف اور بلا تامل ہر سوال کا ایسا شافی جواب دیا جس سے حاضرین کو سخت حیرت ہوئی خلیفہ مامون کے اصرار سے جب قاضی مذکور کے سامنے یہ مسئلہ آپ نے پیش کیا۔ رجل نظر الی امراة اول النهار کانت حراما ثم حلت له عند ارتفاعه ثم حرمت علیه الظهور ثم حلت له عند العصر ثم حرمت عند المغرب ثم حلت له عند العشاء ثم حرمت علیه نصف الليل ثم حلت له عند الفجر۔ قاضی حیران رہ گئے۔ اور کچھ جواب نہ دے سکے۔ آخر امام ہمام نے ہی اسکا حل فرمایا اور خوب تشریح و تفصیل سے اس مسئلہ کا جواب سمجھایا۔ خلیفہ مامون نے اُسی مجلس میں اپنی دختر ام الفضل کو آپ کے کالج میں دیدیا۔ اور مدۃ الحیات عن سلوک اور نیک برتاؤ کرتا رہا۔ مامون کے انتقال کے بعد اُسکی بیوی مامون نے ام الفضل کے ذریعہ سے پوشیدہ طور پر امام علیہ الرحمہ کو زہر دیدیا۔					
		دسویں رجب یا پانچویں ذی الحجہ سال ہجری دوسو بیس پچیس سال کی عمر میں اپنے بغداد میں شہادت پائی۔ کاظمین میں مدفون ہوئے۔					
		(تاریخ آل مجاد فارسی)					
۱۸۰۰	۱۶۰	حرز ثانی	امہ اہل بیت	متلی			
		یہ حرز بھی جملہ امورات میں حرز اول کے مشابہ ہے البتہ طو لا گیزا یادہ اور عرضا کس قدر کم ہو۔ باقی امورات میں یکسان ہو۔ مؤلف کے نام کی تصریح نہیں۔ فرستہ قدیم میں مؤلف کے خانہ میں (امہ اہل بیت)					

ردیف	نام کتاب	نام مصنف	تاریخ	نام کتاب	نام مصنف	تاریخ	ردیف
۳۹۳	مطهره القوس و روض القلوب	سید طن الرافعی متوفی متوفی ۱۰۱۰ هـ	مطبوعه	فهرست کتب عربی			
۳۹۴	مقامات	شیخ ابن عربی متوفی ۶۹۸	مخطوط				
۳۹۵	مکاشفة القلوب	لم یصح المولد اسم	مطبوعه				
۳۹۶	منهاج العابدین	ابو حامد محمد الغزالی متوفی ۵۰۵ هـ	مخطوط	۴۱	آداب و عبادات فرنگیه	حسنی بک بکن	۶۶۱
۳۹۷	المنهج الماخذ فی ترجمه علی الاصل	محمد الماخذ من علماء القرن الثالث عشر	مطبوعه	۴۲	الاجتباب ترجمه کتاب تذکره	مترجم مهمی افندی	۶۶۵
۳۹۸	مواقع النجوم	شیخ ابن عربی متوفی ۶۹۸	مطبوعه	۴۳	اختصار کتاب الفیضه	علاء الدین ابی الحسن علی	۶۶۰
۳۹۹	المواهب السریه فی مناقب النقشبندیه	عماد الدین الکرونی من فضلاء القرن الرابع عشر	مطبوعه	۴۴	ادب الاسلام	مولانا صالح سمی حاد	۶۶۳
۴۰۰	مواهب المومنین من اجتباب عظماء الدین	جمال الدین الدمشقی	مطبوعه	۴۵	ادب الاسلام	ایضا	۶۶۱
۴۰۱	النافع الساکین	محمد ابن کتانی	مخطوط	۴۶	ارشاد المحتاج	تحریر ابن الکندی	۶۶۲
۴۰۲	الذیبه السخاظرین	عبد الملك البابی	مطبوعه	۴۷	البحرین الانوار	ایضا	۶۶۱
۴۰۳	الغافل الضامات	محمد بن ابراهیم القسطلانی	مطبوعه	۴۸	اسرار الحكماء	یا قوت المستعصمی متوفی ۶۸۹ هـ	۶۶۱
۴۰۴	نفحات القرب	ابن خلدون	مخطوط	۴۹	الامثال الحکیمه	ایضا	۶۶۱
۴۰۵	والا اتصال			۵۰	انظام هر و حقه	جمال الدین الخطیب مخطوب	۶۶۳
۴۰۶	بایة الکنین الی	محمد بن ابراهیم دود	مخطوط	۵۱	ایک ترجمه کتاب انجری	مخطوب ابراهیم مخری	۶۶۲
۴۰۷	صراط رب العالمین			۵۲	ابن الانسان	خطاطی جوهری	۶۶۲

رقم الكتاب	نام كتاب	نام مصنف	نام كتاب	نام مصنف	ملاحظات	ملاحظات	ملاحظات
٣٨٨	شرح قصيدة الراية	احمد الفاسي	كتاب النظر والاعتبار	ابو حامد محمد الزمالي متوفى ٤٣٣	مطبوع	٤١٣	٣٢٦
٣٨٥	شرح قصيدة الحينية	زين الدين الحدادي متوفى ٤١٣	كتاب الشيخ ابو سعيد الى	ابو النحر ابو صبيح	مطبوع	٤٠٨	٣٢٧
٣٤٤	شرح نظم السلك	شيخ غلام فقه بندي كهنوي متوفى ٢٥٠	كتاب الشيخ ابو علي سيبا	متوفى ٤٣٥	مطبوع	٤٠٢	٣٢٨
٣١٢	شرح الفقيهين القادريين	محمد حسين	كتاب الكهنه	شيخ ابن عربي متوفى ٤١٢	مطبوع	٤٠٠	٣٢٩
٣٤٨	شواهد في صدى	الميرزا ابو الحسن باهمه	كتاب وجوه الفخر	عبد الرزاق الكاشي متوفى ٤٣١	مطبوع	٤٠٢	٣٣٠
٣٩٠	الصيغة في الاختصار	ابن تيمية متوفى ٧٢٨	كتاب وقية	المصنف المولف باسمه	مطبوع	٤٠٣	٣٣١
٣٤٩	طبقات النواص من اهل المعوق والافلاص	شهاب الدين الشرجي متوفى ٨١٢	كتاب الاطراف	عبد الوهاب الشرجي متوفى ٩٨٤	مطبوع	٤٠٣	٣٣٢
٢٠٤	الفتاوى في نظم جواهر التدريس	سيد احمد المغربي متوفى ١٢٥٣	كتاب الاقوال الفاضلة	ابو حامد محمد الزمالي متوفى ٤٣٣	مطبوع	٤٠٣	٣٣٣
٣١٣	غيث المودع العلية	ابو عبد الله المغربي متوفى ٤١٢	كتاب الخواص	شيخ ابن عربي متوفى ٤٣٣	مطبوع	٤٠٣	٣٣٤
٣١٥	فتاوى الخطباء	حضرت غوث اعظم كيراني متوفى ٥٥٧	كتاب الرسائل الآتية	ابو حامد محمد الزمالي متوفى ٤٣٣	مطبوع	٤٠٣	٣٣٥
٣٢٨	فتح الرحمن شرح رساله الولي رسلان	نكزيه الفاضلي متوفى ٩٨٧	كتاب الخواص	ابو حامد محمد الزمالي متوفى ٤٣٣	مطبوع	٤٠٣	٣٣٦
٣٩٩	الفتح المبين في تيسر	نور الدين المصطفى	كتاب الخواص	ابو حامد محمد الزمالي متوفى ٤٣٣	مطبوع	٤٠٣	٣٣٧
٣٩١	الفتاوى الربانية في المناظرة	ابو حامد محمد الزمالي متوفى ٤٣٣	كتاب الخواص	ابو حامد محمد الزمالي متوفى ٤٣٣	مطبوع	٤٠٣	٣٣٨

رقم الكتاب	مؤلف	مؤلف	رقم الكتاب	مؤلف	مؤلف	رقم الكتاب	مؤلف	مؤلف	رقم الكتاب	مؤلف	مؤلف
٣٦٥	ديوان ابن النارض	ابن القاضى متوفى ٦٢٠هـ	٦٨١	قلمى	٣٨٤	الرسالة القدسية	شيخ ابن عربي متوفى ٦٣٥هـ	٦١٢	قلمى		
تحت نمبر ٣٦٥	رسالة الابرار	شيخ شهاب الدين محمد ٦٩٣هـ	٦٩٣	قلمى	٣٨٣	الرسالة القدسية	ابو حامد محمد بن علي متوفى ٦٥٥هـ	٦٠٤	مطبوعه		
		متوفى ٦٣٥هـ									
تحت نمبر ٣٦٥	رسالة الى خير الدين الرازي	شيخ ابن عربي متوفى ٦٣٥هـ	٦٨٩	قلمى	تحت نمبر ٣٨٤	رسالة الزهرة النبوية	مصطفى السدني	٦١٣	مطبوعه		
تحت نمبر ٣٦٥	رسالة الابرار	ايضا	٦٢١	قلمى	تحت نمبر ٣٨٤	رسالة الوديع	شيخ ابن عربي متوفى ٦٣٥هـ	٦١٢	قلمى		
تحت نمبر ٣٦٥	رسالة ايل بجبر قايت	ايضا	٦٨٩	قلمى	٣٩٤	زبدة الاسرار وزبدة الآثار	شاه عبدالحق محدث ٦٢٣هـ	٦٢٣	مطبوعه		
ايضا	رسالة الحجب	ايضا	ايضا	ايضا		الآثار	ابو حامد محمد بن علي متوفى ٦٥٥هـ				
ايضا	رسالة الحروف	ايضا	٦٩٠	ايضا	٣٨٩	السمط الجميد	صفي الدين القشاشي متوفى ٦١٣هـ	٦١٣	مطبوعه		
تحت نمبر ٣٩٥	رسالة الشيخ الاكبر	ايضا	٦٢١	قلمى							
ايضا	ايضا	ايضا	ايضا	ايضا	٣٠٨	ايضا	ايضا	٦٢٩	ايضا		
تحت نمبر ٣٦٥	رسالة صفاتيه	عائدة على رتب الله ٦٢٢هـ	٦٢٢	قلمى	٣٠٥	السيف الراني على حق محمد المكي	محمد المكي	٦٢٤	مطبوعه		
						من اعترفت على الجليلاني					
تحت نمبر ٣٦٥	رسالة السلوة	شيخ ابن عربي متوفى ٦٣٥هـ	٦٨٨	قلمى	٣٢٤	ايضا	ايضا	٦٣٣	ايضا		
تحت نمبر ٣٦٥	رسالة طاهر محمد الى	بابا ابراهيم مدني ٦٣٥هـ	٦٣٥	قلمى	٣١٠	الشجرة الكرسية	محمود المولف باسره ٦٢٠هـ	٦٢٠	قلمى		
تحت نمبر ٣٦٥	رسالة قاتح العناجر	شيخ ابن عربي متوفى ٦٣٥هـ	٦٩٠	قلمى		احوال القديس					
٣٧٢	الرسالة القشرية	عبدالكريم القشيري متوفى ٦٨٢هـ	٦٨٢	مطبوعه	٣٨٠	شجرة الكون	شيخ ابن عربي متوفى ٦٣٥هـ	٦٠٥	مطبوعه		
		٦٨٢هـ			تحت نمبر ٣٨٤	شرح الحكم الخطايب	علامه شرفي متوفى ٦٣٥هـ	٦٣٣	مطبوعه		
تحت نمبر ٣٦٥	رسالة في مصلحات	شيخ ابن عربي متوفى ٦٣٥هـ	٦٩١	قلمى	تحت نمبر ٣٨٤	شرح رسالة الحور والزهرة	محمود بن علي متوفى ٦٣٥هـ	٦٩٥	قلمى		
تحت نمبر ٣٦٥	رسالة كذا الابرار	ايضا	٦٠٨	مطبوعه	٣٠٠	شرح اصول الحكم	شيخ ابلي اقدسي متوفى ٦٩٥هـ	٦٢٥	مطبوعه		
					٣٠٩	ايضا	كمال الدين الكاشي متوفى ٦٣٥هـ	٦٣٠	قلمى		

تحت رقم	نام كتاب	نام مصنف	تحت رقم	نام كتاب	نام مصنف	تحت رقم	نام كتاب	نام مصنف
٣١٦	فربلوك عربي		٣١٦	تحت رقم	الاملا في اشكال الالف	٣١٦	تحت رقم	الاملا في اشكال الالف
٣١٣	الابرير	احمد المظلي الجليسي	٣١٣	تحت رقم	الباقيات الصالحات	٣١٣	تحت رقم	الباقيات الصالحات
٣١٦	اتحاف السادة المتقين	اسيد محمد الزبيدي التتوي	٣١٦	تحت رقم	البرهان الاخير في مناقب الشيخ الماكبر	٣١٦	تحت رقم	البرهان الاخير في مناقب الشيخ الماكبر
٣١٦	شرح اسرار احوال علوم الدين	١٢٠٥	٣١٦	تحت رقم	بنة النحوص في الاكوان	٣١٦	تحت رقم	بنة النحوص في الاكوان
٣١٦	الجزء الاول		٣١٦	تحت رقم	الى مدرك الاخصاص	٣١٦	تحت رقم	الى مدرك الاخصاص
٣١٤	ايضا	ايضا	٣١٤	تحت رقم	ترجمه رشحات عين الحيات	٣١٤	تحت رقم	ترجمه رشحات عين الحيات
٣١٤	الجزء الثاني		٣١٤	تحت رقم	تقرير الاحياء في فضل	٣١٤	تحت رقم	تقرير الاحياء في فضل
٣١٨	ايضا الجزء الثالث	ايضا	٣١٨	تحت رقم	تقرير النجيم الكشير	٣١٨	تحت رقم	تقرير النجيم الكشير
٣١٩	ايضا الجزء الرابع	ايضا	٣١٩	تحت رقم	توضيح البيان شرح	٣١٩	تحت رقم	توضيح البيان شرح
٣٢٠	ايضا الجزء الخامس	ايضا	٣٢٠	تحت رقم	نصوص الحكم	٣٢٠	تحت رقم	نصوص الحكم
٣٢١	ايضا الجزء السادس	ايضا	٣٢١	تحت رقم	الجزء الاول	٣٢١	تحت رقم	الجزء الاول
٣٢٢	ايضا الجزء السابع	ايضا	٣٢٢	تحت رقم	حلية الابرار	٣٢٢	تحت رقم	حلية الابرار
٣٢٣	ايضا الجزء الثامن	ايضا	٣٢٣	تحت رقم	الدرة العترة	٣٢٣	تحت رقم	الدرة العترة
٣٢٣	ايضا الجزء التاسع	ايضا	٣٢٣	تحت رقم	ايضا	٣٢٣	تحت رقم	ايضا
٣٢٥	ايضا الجزء العاشر	ايضا	٣٢٥	تحت رقم	الدرر السنية في المواعظ	٣٢٥	تحت رقم	الدرر السنية في المواعظ
٣١٤	تحت رقم	ابو حامد محمد الغزالي متوفى	٣١٤	تحت رقم	الكلبانية	٣١٤	تحت رقم	الكلبانية
٣٨٩	اعانة الملوك في حل	علي المكي الحفناوي	٣٨٩	تحت رقم	در النواص على فتاوى	٣٨٩	تحت رقم	در النواص على فتاوى
٣٨٩	الفاظ الاستغاثه اليه	متوفى ١٣٠٥	٣٨٩	تحت رقم	عبد الوهاب الشعراني	٣٨٩	تحت رقم	عبد الوهاب الشعراني



تحت نمبر	نام كتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام كتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام كتاب	نام مصنف	تحت نمبر
٢٥٥	محل	امام فخر الدين رازي متوفى سنة ٦٠٦ هـ	٢٢٥	الملل والنحل	ابن حزم النابلسي متوفى سنة ٥٥٢ هـ	٢٥٦	مطبوع	مطبوع	٢٥٦
٢٥٦	تحت نمبر	فخر الاجابة الجليلية لدحض الدعوات التعرّية	٢٢٦	تحت نمبر	ابن حزم النابلسي الشرعاني متوفى سنة ٥٥٢ هـ	٢٥٧	مطبوع	مطبوع	٢٥٧
٢٥٧	تحت نمبر	عثمان الميسري	٢٢٧	منظومة لامية	احمد الجرازي متوفى سنة ٥٨٩ هـ	٢٥٨	مطبوع	مطبوع	٢٥٨
٢٥٨	المذهب الروافقي	عبد الله ابا جى	٢٢٨	نقد جويده	محمد بن مصطفى	٢٥٩	مطبوع	مطبوع	٢٥٩
٢٥٩	المراجعات اليربانية	محمد حسين النجفي	٢٢٩	نثر الامالي على نظم الامالي	عبد الحميد بن ابي توفى سنة ١٢٢٣ هـ	٢٦٠	مطبوع	مطبوع	٢٦٠
٢٦٠	المسامرة بشرح المسامرة	كمال الدين محمد	٢٣٠	نجات الموحدين في بيان اصول الدين	احمد القوييني	٢٦١	مطبوع	مطبوع	٢٦١
٢٦١	ايضا	ايضا	٢٣١	نجوم الممتدين	يوسف النبهاني	٢٦٢	مطبوع	مطبوع	٢٦٢
٢٦٢	ايضا	ايضا	٢٣٢	ايضا	ايضا	٢٦٣	مطبوع	مطبوع	٢٦٣
٢٦٣	مباحث	صدر الدين تيرازي متوفى سنة ٥٩٥ هـ	٢٣٣	نجوم الممتدين	يوسف النبهاني	٢٦٤	مطبوع	مطبوع	٢٦٤
٢٦٤	مطالع الانظار شرح	محمود الاصمعي في متوفى سنة ٥٩٥ هـ	٢٣٤	نقد فلسفة دارون	محمد رضا اصبرهاني	٢٦٥	مطبوع	مطبوع	٢٦٥
٢٦٥	طالع الفوار	سنة ٥٩٥ هـ	٢٣٥	نقد المحلل	محمد طوسي متوفى سنة ٥٩٥ هـ	٢٦٦	مطبوع	مطبوع	٢٦٦
٢٦٦	تحت نمبر	امام فخر الدين رازي متوفى سنة ٦٠٦ هـ	٢٣٦	نقد النصارى الكافية	جمال الدين الدمشقي	٢٦٧	مطبوع	مطبوع	٢٦٧
٢٦٧	مراجعات الحقول	سيد مرتضى قنبري	٢٣٧	التواضع	ميرزا محمد دم متوفى في سنة ٩٩٥ هـ	٢٦٨	مطبوع	مطبوع	٢٦٨
٢٦٨	مفتاح السعادة	علاء الدين افندي صلي	٢٣٨	تحت نمبر	عبد الرحمن الجبري متوفى سنة ٥٩٤ هـ	٢٦٩	مطبوع	مطبوع	٢٦٩
٢٦٩	مقاصد في التوحيد	الامام التبريزي متوفى سنة ٦٢٠ هـ	٢٣٩	تحت نمبر	عبد الرحمن الجبري متوفى سنة ٥٩٤ هـ	٢٧٠	مطبوع	مطبوع	٢٧٠
٢٧٠	ملافة الاحباب	مولوي محمد طيب متوفى سنة ١٢٣٣ هـ	٢٤٠	تحت نمبر	عبد الرحمن الجبري متوفى سنة ٥٩٤ هـ	٢٧١	مطبوع	مطبوع	٢٧١

تحت نمبر	نام مصنف	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر
۳۰۰	شیخہ بدرالامانی	علی الفرائدی من بیان القرآن	مطبوعہ	۴۵۳	کشف المصابی فی شرح علامہ علی متوفی ۱۰۶۲ھ	مطبوعہ	۶۰۶
۳۰۰	نظر الیقین فی مشیخ محمد نووی الجاوی من ملہ	کتاب فیہ العاقل	مطبوعہ	۶۰۱	علاء الدین	مطبوعہ	۶۰۵
۳۰۱	رسائل ابی الیقین	القرن الرابع عشر	مطبوعہ	۶۰۲	ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ	مطبوعہ	۶۰۷
۳۰۲	کتاب صلاۃ ثلاثین	عبد اللہ المکی	مطبوعہ	۶۰۳	مولوی نور الدین ایوبی	مطبوعہ	۶۰۸
۳۰۳	الکافی للاعتقاد للمہانی	عالم نیر الشہ عجب نوری	مطبوعہ	۵۹۲	امام فخر الدین الرازی	مطبوعہ	۵۹۶
۳۰۴	الکافی الشافعیہ	ابن قیم الجوزی متوفی ۷۵۰ھ	مطبوعہ	۵۸۸	متوفی ۶۰۷ھ	مطبوعہ	۵۹۷
۳۰۵	کتاب الایمان	ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ	مطبوعہ	۵۸۹	ایضاً	مطبوعہ	۶۰۹
۳۰۶	کتاب التوحید	ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ	مطبوعہ	۵۹۰	ایضاً	مطبوعہ	۶۱۰
۳۰۷	کتاب الحکمت فی مخلوقات	ابن حامد الخزاز متوفی ۵۸۹ھ	مطبوعہ	۵۹۱	ایضاً	مطبوعہ	۶۱۱
۳۰۸	کتاب الحنفیہ	مولوی نور الدین ہامدی	مطبوعہ	۶۲۵	ایضاً	مطبوعہ	۶۱۲
۳۰۹	کتاب الزوج	ابن قیم الجوزی متوفی ۷۵۰ھ	مطبوعہ	۶۰۱	ایضاً	مطبوعہ	۶۱۳
۳۱۰	کتاب السنۃ	امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	مطبوعہ	۶۲۹	ایضاً	مطبوعہ	۶۱۴
۳۱۱	کتاب اللہ والہاب	مولوی نور الدین رومی	مطبوعہ	۶۲۳	ایضاً	مطبوعہ	۶۱۵
۳۱۲	کشف الطلحۃ	حسین قلی داغستانی	مطبوعہ	۶۲۳	ایضاً	مطبوعہ	۶۱۶
۳۱۳	تحت نمبر	کشف عن المناجیح الاول	ابن رشد متوفی ۵۹۵ھ	۶۲۰	ایضاً	مطبوعہ	۶۱۷

ردیف	نام کتاب	نام مصنف	تجزیه	نام کتاب	نام مصنف	تجزیه	ردیف
۳۲۲	شرح المسارح	قاسم بن قطوبغا متوفی ۵۸۹ھ	۵۳۲ مطبوعه	تحت نظر فن متفرق فارسی	عقد الجدید	شاه ولی اللہ دہلوی متوفی ۱۱۶۶ھ	۶۶۳ قلمی
۳۲۳	شرح المواقف	میر سید نور علی متوفی ۱۱۶۶ھ	۵۳۴ قلمی	۳۶۰	عقد ثلاثی	علی الغزالی من اعجاز القرآن الساوس	۶۵۳ مطبوعه
۳۶۶	شواہد الحق فی الاسنخات	شیخ یوسف بنہانی	۶۶۶ مطبوعه	۳۳۱	الحقیدۃ الاسلامیہ	محمد حنظلہ	۶۳۲ مطبوعه
۳۳۵	الصارم القرضات	مولوی طیب مکی متوفی ۱۲۳۳ھ	۵۴۵ مطبوعه	۳۶۹	التقوید الاربع	مولوی احمد علی چریا کوٹی متوفی ۱۲۴۶ھ	۶۴۵ قلمی
۳۲۹	الصلب والفساد	رشد ید رضا غنشی المنار	۶۳۶ مطبوعه	۳۵۹	علم الیقین	سید احمد افندی	۶۳۱ مطبوعه
۳۶۰	الصواعق المحرقة	ابن حجر الہیتمی متوفی ۷۷۹ھ	۶۴۰ مطبوعه	۳۵۹	غایۃ المامول فی تتمۃ مناہج الوصول فی تحقیق علم غیب الرسول	سید احمد برہنجی مدنی	۶۵۳ مطبوعه
۳۳۶	الصولۃ الحادیۃ	مولوی طیب مکی متوفی ۱۲۳۳ھ	۵۴۵ مطبوعه	۳۵۵	فتح علی الحمید فہم خلاصۃ التوحید	عبد المومن الوفا فی	۶۵۰ قلمی
۳۶۶	الکلی	مولود ۱۲۴۸ھ	۶۵۳ مطبوعه	۳۵۶	فتح الوہاب فی رد شبه المراتب	عبد الخلیف	۶۳۵ مطبوعه
۳۶۹	عبریم المثل	عبد الستار غریوری	۶۵۱ مطبوعه	۳۵۶	فرقان القلوب	ابو السدی الرفاعی	۵۴۳ مطبوعه
۳۶۰	عرشہ	صدر الدین شیرازی متوفی ۹۰۳ھ	۵۹۵ مطبوعه	۳۰۱	فصل المقال فیما یرتکب والشرع من الاتصال	ابن الرشید متوفی ۵۹۵ھ	۶۲۰ مطبوعه
۳۲۸	العقائد الوثنیۃ	محمد طاهر التتیر	۶۳۵ مطبوعه	۳۲۵	الفصول الہدیۃ فی ہدیین الامۃ	عبد الحسین العالمی	۶۳۳ مطبوعه
۳۶۲	مسائل الدین	علامہ سیدی متوفی ۱۲۳۳ھ	۵۸۹ مطبوعه	۳۶۲	الغیر الاصبغر	ابن مسکویہ متوفی ۱۲۳۳ھ	۵۹۱ مطبوعه

رقم الكتاب	اسم الكتاب	اسم المؤلف	اسم الناشر	اسم الناشر	اسم الناشر	اسم الناشر	اسم الناشر	اسم الناشر	اسم الناشر
٢٤٥	رسالة في الاعتقادات	محمد باقر المجلسي	٥٨٣	مطبوع	٢٥٠	ايضا - البحر والشاني	ايضا	ايضا	ايضا
٢٤٦	رسالة في ايمان ونبون	متمم دواني متوفى ١١٠٨	٦٤٣	قلمى	٣٨٥	سفير الاسلام الى سائر الاقوام	١١٠٤	مطبوع	مطبوع
٢٤٧	رسالة في تفسير ج. ست	ميرزا محمد باقر السبكي	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	سفينة النجاة	٥٦٦	قلمى	قلمى
٢٤٨	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	سلطان المحرين	٥٥١	قلمى	قلمى
٢٤٩	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	تكملة في السوال الجيب الرد	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٥٠	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	علي اهل الصليب	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٥١	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٥٢	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٥٣	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٥٤	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٥٥	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٥٦	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٥٧	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٥٨	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٥٩	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٦٠	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٦١	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٦٢	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٦٣	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٦٤	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٦٥	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٦٦	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٦٧	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٦٨	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٦٩	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٧٠	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٧١	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٧٢	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٧٣	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٧٤	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٧٥	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٧٦	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٧٧	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٧٨	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٧٩	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٨٠	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٨١	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٨٢	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٨٣	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٨٤	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٨٥	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٨٦	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٨٧	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٨٨	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٨٩	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٩٠	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٩١	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٩٢	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٩٣	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٩٤	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٩٥	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٩٦	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٩٧	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٩٨	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٢٩٩	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٠٠	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٠١	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٠٢	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٠٣	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٠٤	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٠٥	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٠٦	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٠٧	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٠٨	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٠٩	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣١٠	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣١١	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣١٢	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣١٣	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣١٤	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣١٥	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣١٦	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣١٧	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣١٨	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣١٩	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٢٠	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٢١	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٢٢	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٢٣	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٢٤	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٢٥	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٢٦	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٢٧	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٢٨	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٢٩	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٣٠	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٣١	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٣٢	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٣٣	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٣٤	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٣٥	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٣٦	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٣٧	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٣٨	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٣٩	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٤٠	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٤١	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٤٢	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٤٣	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٤٤	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٤٥	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٤٦	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٤٧	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٤٨	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٤٩	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٥٠	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٥١	رسالة في تفسير ج. ست	متمم دواني	٦٦٤	قلمى	٣٣٩	ايضا	٥٩٣	مطبوع	مطبوع
٣٥٢	رسالة في تفسير ج. ست								

ردیف	نام کتاب	نام مصنف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف
۳۳۱	حسام الحریز	مولوی علی نقی خان لکھنوی	۳۱۵	الدین الاسلام الحریز	۳۱۵	الدین الاسلام الحریز	مولانا محمد حسین بنحی	۳۱۵	الدین الاسلام الحریز	مولانا محمد حسین بنحی
		منوفی سنہ ۱۲۳۰ھ		ایضاً	۳۱۶	ایضاً	ایضاً	۳۱۶	ایضاً	ایضاً
۳۹۱	حسن العتیدہ	شاہ ولی اللہ دہلوی	۳۲۶	دین اللہ	۳۲۶	دین اللہ	الدکتور محمد توفیق	۳۲۶	دین اللہ	الدکتور محمد توفیق
		متوفی سنہ ۱۲۱۱ھ		ایضاً	۳۲۷	ایضاً	ایضاً	۳۲۷	ایضاً	ایضاً
تحت نمبر ۳۲۸	حقائق الایمان	شیخ زین الدین الشہید	۳۲۸	الدر خیرہ فی الحاکمۃ	۳۲۸	الدر خیرہ فی الحاکمۃ	علامہ الدین علی الطوسی	۳۲۸	الدر خیرہ فی الحاکمۃ	علامہ الدین علی الطوسی
		الثانی متوفی سنہ ۱۲۹۷ھ		روشنی رسالہ تصویبہ	۳۹۰	روشنی رسالہ تصویبہ	المصرح المولف باسمہ	۳۹۰	روشنی رسالہ تصویبہ	المصرح المولف باسمہ
۳۳۸	الحقیقۃ الباریہ فی امر الہدیۃ	السید ابو الہدیۃ	۳۸۹	ایضاً	۳۸۹	ایضاً	ایضاً	۳۸۹	ایضاً	ایضاً
	الظاہرہ	الصیادی	۳۳۵	ایضاً	۳۳۵	ایضاً	مولوی فصیح اللہ	۳۳۵	ایضاً	مولوی فصیح اللہ
۳۱۸	خلاصۃ التحقیق فی فضلیۃ	شیخ عبدالجواد القلیاتی	۳۹۲	رسالۃ اثبات الخیرۃ	۳۹۲	رسالۃ اثبات الخیرۃ	شیخ احمد مجدد الفتنانی	۳۹۲	رسالۃ اثبات الخیرۃ	شیخ احمد مجدد الفتنانی
	الصمدین			متوفی سنہ ۱۲۳۳ھ		متوفی سنہ ۱۲۳۳ھ			متوفی سنہ ۱۲۳۳ھ	
تحت نمبر ۳۳۸	خلاصۃ الترتیب الدین	شیخ محمد شہین	۳۹۳	رسالۃ التہلیل	۳۹۳	رسالۃ التہلیل	ایضاً	۳۹۳	رسالۃ التہلیل	ایضاً
تحت نمبر ۳۴۹	خلاصۃ الحرم فی علم الکلام	سلمان حنفی من اعیان القرن الرابع عشر	۳۱۵	رسالۃ جمال دوانی	۳۱۵	رسالۃ جمال دوانی	جمال الدین دوانی متوفی سنہ ۱۲۰۸ھ	۳۱۵	رسالۃ جمال دوانی	جمال الدین دوانی متوفی سنہ ۱۲۰۸ھ
۳۳۵	خیر الکلام	مولوی فصیح اللہ	۳۸۶	رسالۃ حرز الایمان	۳۸۶	رسالۃ حرز الایمان	ملا محمود چندی متوفی سنہ ۱۲۰۸ھ	۳۸۶	رسالۃ حرز الایمان	ملا محمود چندی متوفی سنہ ۱۲۰۸ھ
۳۶۸	درۃ التحقیق فی فصرۃ	مولوی محمد فاخر آبادی	۵۹۳	ایضاً	۵۹۳	ایضاً	ایضاً	۵۹۳	ایضاً	ایضاً
	الصمدین	منوفی سنہ ۱۲۶۳ھ		ایضاً	۲۸۸	ایضاً	ایضاً	۲۸۸	ایضاً	ایضاً
۳۱۳	الدرۃ الثمینۃ	ملا عبدالحکیم بکلوٹی	۶۲۵	رسالۃ وقیح	۳۰۶	رسالۃ وقیح	مولوی نور الدین اسپہی	۳۰۶	رسالۃ وقیح	مولوی نور الدین اسپہی
		متوفی سنہ ۱۲۶۸ھ		ایضاً	۳۱۱	ایضاً	ایضاً	۳۱۱	ایضاً	ایضاً
۳۳۸	الدرۃ الفارسیہ فی علوم	امام ابو حامد محمد الغزالی	۵۶۶	رسالۃ عقائد صوفیہ	۳۱۳	رسالۃ عقائد صوفیہ	صوفی فیروز	۳۱۳	رسالۃ عقائد صوفیہ	صوفی فیروز
	الآخرہ	متوفی سنہ ۵۰۵ھ		رسالۃ فی الاعتقاد	۳۴۳	رسالۃ فی الاعتقاد	ابن جریر الطبری متوفی سنہ ۴۰۰ھ	۳۴۳	رسالۃ فی الاعتقاد	ابن جریر الطبری متوفی سنہ ۴۰۰ھ
۳۵۶	دلائل القضاۃ علی النیب	مولوی عبدالعقادر	۶۵۱	ایضاً		ایضاً	ایضاً		ایضاً	ایضاً

[illegible]



ردیف	نام کتاب	نام مصنف	تاریخ	ملاحظات	ردیف	نام کتاب	نام مصنف	تاریخ	ملاحظات
۱۵۳	کشف الاسرار شیخ عبدالعزیز البجنوری	متوفی ۷۳۵ هـ	مطبوع		۳۸۳	آثار الانظار	احمد افندی	۶۰۰	مطبوع
	اصول البرزخی - النصف الثاني				۴۲۰	ایضاً	ایضاً	۶۳۱	ایضاً
۱۳۸	المقدمة فی اصول الفقه	امیر تیمیر فیروز آبادی	۵۳۳	مطبوع	۳۹۸	الایمان عن اصول الدین	امام ابی الحسن الاشعری	۶۱۸	مطبوع
	متوفی ۷۲۷ هـ						متوفی ۳۳۰ هـ		
۱۳۹	مباحث المحتاجین	لم یصرح المؤلف باسمه	۵۲۹	مطبوع	۳۵۷	ابواب المکتوبین فی مبحث	مولانا عین القضاة	۶۷۳	مطبوع
۱۴۱	المستصفی - الجزء الاول	ابن طاهر محمد الکترالی	۵۳۵	مطبوع		العلم بما کان و بما یکون	حیدر آبادی متوفی ۳۳۲ هـ		
	متوفی ۵۵۵ هـ				۳۹۵	الاجوبة العسرا فیه	محمود افندی	۶۱۵	مطبوع
۱۴۲	ایضاً - الجزء الثاني	ایضاً	۵۳۶	ایضاً	۴۲۵	احسن شفا هذا الاسلام	حکیم خاں مصطفی سرس	۶۳۳	مطبوع
۱۵۲	مسیر الاحکام	سید کلب محمدی قنوی	۵۳۳	مطبوع			مدرسہ لاہور		
۱۲۲	منہاج الوصول الی علم الاصول	عبدالله البیضاوی	۵۱۳	قلمی	۴۳۳	احقاق الحق	قاضی ذوالقادر شمشیری	۵۶۲	قلمی
	متوفی ۶۸۵ هـ						متوفی ۱۰۱۳ هـ		
۱۳۳	فیہ الاشارة النصف الاول	ملاحیون متوفی ۱۱۳۳ هـ	۵۲۶	مطبوع	۳۹۵	الاذین فی اصول الدین	امام محمد السیوطی	۵۶۲	مطبوع
۱۳۴	ایضاً - النصف الثاني	ایضاً	۵۲۶	ایضاً			متوفی ۵۵۵ هـ		
۱۳۵	منہاج الوصول الی علم الاصول	عبد الرحیم الاسنوی	۵۳۳	مطبوع	۴۶۶	ارشاد الحیاری	عبدالعزیز الدمیری	۵۹۳	مطبوع
	متوفی ۷۷۲ هـ				۴۶۳	اساس التقییس	امام غزالی متوفی ۵۰۵ هـ	۶۶۰	مطبوع
۱۲۹	ایضاً - الجزء الثاني	ایضاً	۵۳۳	ایضاً			شیخ یوسف البنبلی	۶۶۳	مطبوع
۱۳۰	ایضاً - الجزء الثالث	ایضاً	۵۳۳	ایضاً	۴۳۳	الاسالیب البدیة	مولوی زکریا اللہ	۷۷۰	مطبوع
۱۵۵	الہادی فی شرح المبادئ	لم یصرح المؤلف باسمه	۵۳۵	قلمی		الطوار الحق	سائیدوری کی		



ردیف	نام کتاب	نام مصنف	تاریخ تصنیف	نوع کتاب	ردیف	نام کتاب	نام مصنف	تاریخ تصنیف	نوع کتاب
۱۳۱	اصول الفقه	محمد الحنفی	۵۳۹	مطبوع	۱۳۶	رساله فی اصول الدین	ابو امام الشافعی متوفی ۲۰۴	۸۳۳	مطبوع
۱۳۲	تفسیر التفتیح	ابن کمال الشافعی متوفی ۵۳۸	۵۳۸	مطبوع	۱۳۷	شرح منہج النجاشی	محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ	۵۱۷	مطبوع
۱۳۳	التقریر فی التفسیر	محمد الجلی متوفی ۵۸۹	۵۱۶	مطبوع	۱۳۸	شرح مسلم التبت	علاء الدین ابوالفتح متوفی ۵۹۲	۵۲۹	مطبوع
۱۳۴	ایضاً جلد اول	ایضاً	۵۲۳	مطبوع	۱۳۹	فایه الوصول شرح	زکریا الانصاری متوفی ۵۹۲	۵۲۳	مطبوع
۱۳۵	ایضاً جلد دوم	ایضاً	۵۲۳	مطبوع	۱۴۰	فایه الوصول	زکریا الانصاری متوفی ۵۹۲	۵۲۳	مطبوع
۱۳۶	ایضاً جلد سوم	ایضاً	۵۲۳	مطبوع	۱۴۱	فایه الوصول	زکریا الانصاری متوفی ۵۹۲	۵۲۳	مطبوع
۱۳۷	توضیح الاصول	خبر الدین البغوی	۵۲۰	مطبوع	۱۴۲	فایه الوصول	زکریا الانصاری متوفی ۵۹۲	۵۲۳	مطبوع
۱۳۸	تدریب الوصول	حسن الجلی متوفی ۵۲۶	۵۱۱	مطبوع	۱۴۳	فایه الوصول	زکریا الانصاری متوفی ۵۹۲	۵۲۳	مطبوع
۱۳۹	تیسر التفسیر	محمد بن الخراسانی المکی	۵۳۱	مطبوع	۱۴۴	فایه الوصول	زکریا الانصاری متوفی ۵۹۲	۵۲۳	مطبوع
۱۴۰	حاشیه الابرار علی بعضه	احمد الابرار من ابنا	۵۳۲	مطبوع	۱۴۵	فایه الوصول	زکریا الانصاری متوفی ۵۹۲	۵۲۳	مطبوع
۱۴۱	الفتن الثامن	الفتن الثامن	۵۳۲	مطبوع	۱۴۶	فایه الوصول	زکریا الانصاری متوفی ۵۹۲	۵۲۳	مطبوع
۱۴۲	حاشیه علی حاشیه المیر علی	حسن السامونی	۵۱۳	مطبوع	۱۴۷	فایه الوصول	زکریا الانصاری متوفی ۵۹۲	۵۲۳	مطبوع
۱۴۳	العضد	العضد	۵۲۸	مطبوع	۱۴۸	فایه الوصول	زکریا الانصاری متوفی ۵۹۲	۵۲۳	مطبوع
۱۴۴	دار الوصول الی علم	احمد السیواسی	۵۲۸	مطبوع	۱۴۹	فایه الوصول	زکریا الانصاری متوفی ۵۹۲	۵۲۳	مطبوع
۱۴۵	دار الوصول	دار الوصول	۵۲۱	مطبوع	۱۵۰	فایه الوصول	زکریا الانصاری متوفی ۵۹۲	۵۲۳	مطبوع
۱۴۶	دار الوصول	دار الوصول	۵۲۱	مطبوع	۱۵۱	فایه الوصول	زکریا الانصاری متوفی ۵۹۲	۵۲۳	مطبوع
۱۴۷	دار الوصول	دار الوصول	۵۲۱	مطبوع	۱۵۲	فایه الوصول	زکریا الانصاری متوفی ۵۹۲	۵۲۳	مطبوع
۱۴۸	دار الوصول	دار الوصول	۵۲۱	مطبوع	۱۵۳	فایه الوصول	زکریا الانصاری متوفی ۵۹۲	۵۲۳	مطبوع
۱۴۹	دار الوصول	دار الوصول	۵۲۱	مطبوع	۱۵۴	فایه الوصول	زکریا الانصاری متوفی ۵۹۲	۵۲۳	مطبوع
۱۵۰	دار الوصول	دار الوصول	۵۲۱	مطبوع	۱۵۵	فایه الوصول	زکریا الانصاری متوفی ۵۹۲	۵۲۳	مطبوع

ردیف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف
۴۹۳	مختار علی المتعال	محمد الیمانی	۳۵۸	مطبوع	۳۴	حاشیه علی شرح السبط	محمد المقرئ البقری	۵۱۰	مطبوع	۵۱۰	مطبوع
۴۹۴	مینه المصلی	سید الدین کاشغری	۳۹۰	مطبوع	۳۹	سراجی	سراج الدین محمد السجادی	۵۰۲	مطبوع	۵۰۲	مطبوع
۴۹۵	المکب العابد فی توضیح	عبد الهادی	۳۳۳	مطبوع	۳۱	اشتباه	ایضاً	۵۱۰	مطبوع	۵۱۰	مطبوع
۴۹۶	الکواکب الدریه	عبد القادر الکریمی	۳۰۶	مطبوع	۳۶	شرح السراج	احمد ابن کمال الشافعی	۵۰۳	مطبوع	۵۰۳	مطبوع
۴۹۷	محرر الامتصاص	احمد نوری افندی	۳۳۳	مطبوع	۳۸	شرح المفرد	عبد الملك البکی	۵۰۲	مطبوع	۵۰۲	مطبوع
۴۹۸	نور الایمان	مولوی عبد الحکیم نعمانی	۳۱۶	مطبوع	۳۵	مبارق الارحام	محمد حمادی الزبلی	۵۰۹	مطبوع	۵۰۹	مطبوع
۴۹۹	سایه الزین شرح فروع البیّن	محمد نوری المستامی	۳۳۹	مطبوع	۳۳	مجموع الکلائی	محمد الزبیری متوفی ۱۲۸۵	۳۹۶	مطبوع	۳۹۶	مطبوع
۵۰۰	النهر النافض	عبد القادر بکی	۳۹۲	مطبوع	۳۵	مختصر فرائض شریفی	مولوی محمد بن ابی متوفی ۱۳۵۵	۳۹۸	مطبوع	۳۹۸	مطبوع
۵۰۱	واقعات المفیضین	عبد القادر افندی متوفی ۱۲۸۵	۳۵۵	مطبوع	۳۴	نظم الدرر المتوفی علی الناس	احمد الکاظمی من علماء القرن الحاشیه	۳۹۹	مطبوع	۳۹۹	مطبوع
۵۰۲	الوجهر الجبر للکامل	ابو حامد محمد الفزائی	۳۹۰	مطبوع	۳۲	ایضاً	ایضاً	۵۰۶	مطبوع	۵۰۶	مطبوع
۵۰۳	ایضاً الجذر الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۰	نور السیاح شرح السراج	محمد الهادی	۵۰۵	مطبوع	۵۰۵	مطبوع
۵۰۴	برایة الحوام الی مسنة	محمد سید شطرا نقاشی	۳۳۳	مطبوع	۱۳۸	الا حکام فی اصول الاحکام	علی الادی متوفی ۶۳۱	۵۳۱	مطبوع	۵۳۱	مطبوع
۵۰۵	جوبت فی فقه الاسلام	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۳۹	المحرر الاول	ایضاً	۵۳۲	مطبوع	۵۳۲	مطبوع
۵۰۶	فی فقه العربی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۵۰	ایضاً	ایضاً	۵۰۸	مطبوع	۵۰۸	مطبوع
۵۰۷	فی فقه العربی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۵۱	ایضاً	ایضاً	۵۰۸	مطبوع	۵۰۸	مطبوع

ردیف	نام کتاب	نام مصنف	تجزیه	نام کتاب	نام مصنف	تجزیه	ردیف
۴۶۲	مطبوعه الخیری البحر التاسع والعشرون وثلثون	ابن یحیی الخیری متوفی ۳۷۵ هـ	مطبوع	۴۶۳	المدونة الکسب بحر البحر الرابع	عبد الرحمن البقیة الساکلی متوفی ۱۹۱ هـ	مطبوع
۴۶۱	مطبوعه الخیری البحر الاول	احمد بن محمد سعید	۳۶۲ قلمی	۴۶۴	مرشد الانام	محمد البحر دانی	۳۶۸ مطبوع
۴۶۰	مطبوعه الخیری البحر الثاني	ایضاً	۳۶۳ قلمی	۴۶۵	مختصر الخلق شیخ	ابو حسیب السمری	۳۶۹ قلمی
۴۵۹	مطبوعه الخیری البحر الثالث	ایضاً	۳۶۴ قلمی	۴۶۶	کثر الدقایق النصف الاول		
۴۵۸	مطبوعه الخیری البحر الرابع	ایضاً	۳۶۵ قلمی	۴۶۷	مسئلة الحاصدین الی الامام	ابن النجیم المصری متوفی ۷۹۵ هـ	۳۷۰ قلمی
۴۵۷	مطبوعه الخیری البحر الخامس	ایضاً	۳۶۶ قلمی	۴۶۸	مشیر الغرام السکن ل	اشیخ ابن حمزی متوفی ۵۹۵ هـ	۳۷۱ قلمی
۴۵۶	مطبوعه الخیری البحر السادس	ایضاً	۳۶۷ قلمی	۴۶۹	اشرف الامکن		
۴۵۵	مطبوعه الخیری البحر السابع	ایضاً	۳۶۸ قلمی	۴۷۰	مثنی المحتاج الی معرفة معانی الفاظ المنهاج	محمد الشرنوبی متوفی ۶۱۵ هـ	۳۷۲ قلمی
۴۵۴	مطبوعه الخیری البحر الثامن	ایضاً	۳۶۹ قلمی	۴۷۱	البحر الاول		
۴۵۳	مطبوعه الخیری البحر التاسع	ایضاً	۳۷۰ قلمی	۴۷۲	ایضاً البحر الثاني		
۴۵۲	مطبوعه الخیری البحر العاشر	ایضاً	۳۷۱ قلمی	۴۷۳	ایضاً البحر الثالث		
۴۵۱	مطبوعه الخیری البحر الحادي عشر	ایضاً	۳۷۲ قلمی	۴۷۴	ایضاً البحر الرابع		
۴۵۰	مطبوعه الخیری البحر الثاني عشر	ایضاً	۳۷۳ قلمی	۴۷۵	ایضاً البحر الخامس		
۴۴۹	مطبوعه الخیری البحر الثالث عشر	ایضاً	۳۷۴ قلمی	۴۷۶	ایضاً البحر السادس		
۴۴۸	مطبوعه الخیری البحر الرابع عشر	ایضاً	۳۷۵ قلمی	۴۷۷	ایضاً البحر السابع		
۴۴۷	مطبوعه الخیری البحر الخامس عشر	ایضاً	۳۷۶ قلمی	۴۷۸	ایضاً البحر الثامن		
۴۴۶	مطبوعه الخیری البحر السادس عشر	ایضاً	۳۷۷ قلمی	۴۷۹	ایضاً البحر التاسع		
۴۴۵	مطبوعه الخیری البحر السابع عشر	ایضاً	۳۷۸ قلمی	۴۸۰	ایضاً البحر العاشر		
۴۴۴	مطبوعه الخیری البحر الثامن عشر	ایضاً	۳۷۹ قلمی	۴۸۱	ایضاً البحر الحادي عشر		
۴۴۳	مطبوعه الخیری البحر التاسع عشر	ایضاً	۳۸۰ قلمی	۴۸۲	ایضاً البحر الثاني عشر		
۴۴۲	مطبوعه الخیری البحر العشرون	ایضاً	۳۸۱ قلمی	۴۸۳	ایضاً البحر الثالث عشر		
۴۴۱	مطبوعه الخیری البحر الحادي والعشرون	ایضاً	۳۸۲ قلمی	۴۸۴	ایضاً البحر الرابع عشر		
۴۴۰	مطبوعه الخیری البحر الثاني والعشرون	ایضاً	۳۸۳ قلمی	۴۸۵	ایضاً البحر الخامس عشر		
۴۳۹	مطبوعه الخیری البحر الثالث والعشرون	ایضاً	۳۸۴ قلمی	۴۸۶	ایضاً البحر السادس عشر		
۴۳۸	مطبوعه الخیری البحر الرابع والعشرون	ایضاً	۳۸۵ قلمی	۴۸۷	ایضاً البحر السابع عشر		
۴۳۷	مطبوعه الخیری البحر الخامس والعشرون	ایضاً	۳۸۶ قلمی	۴۸۸	ایضاً البحر الثامن عشر		
۴۳۶	مطبوعه الخیری البحر السادس والعشرون	ایضاً	۳۸۷ قلمی	۴۸۹	ایضاً البحر التاسع عشر		
۴۳۵	مطبوعه الخیری البحر السابع والعشرون	ایضاً	۳۸۸ قلمی	۴۹۰	ایضاً البحر العشرون		
۴۳۴	مطبوعه الخیری البحر الثامن والعشرون	ایضاً	۳۸۹ قلمی	۴۹۱	ایضاً البحر الحادي والعشرون		
۴۳۳	مطبوعه الخیری البحر التاسع والعشرون	ایضاً	۳۹۰ قلمی	۴۹۲	ایضاً البحر الثاني والعشرون		
۴۳۲	مطبوعه الخیری البحر الثالثون	ایضاً	۳۹۱ قلمی	۴۹۳	ایضاً البحر الثالث والعشرون		
۴۳۱	مطبوعه الخیری البحر الرابعون	ایضاً	۳۹۲ قلمی	۴۹۴	ایضاً البحر الرابعون		
۴۳۰	مطبوعه الخیری البحر الخامسون	ایضاً	۳۹۳ قلمی	۴۹۵	ایضاً البحر الخامسون		
۴۲۹	مطبوعه الخیری البحر السادسون	ایضاً	۳۹۴ قلمی	۴۹۶	ایضاً البحر السادسون		
۴۲۸	مطبوعه الخیری البحر السابعون	ایضاً	۳۹۵ قلمی	۴۹۷	ایضاً البحر السابعون		
۴۲۷	مطبوعه الخیری البحر الثمانون	ایضاً	۳۹۶ قلمی	۴۹۸	ایضاً البحر الثمانون		
۴۲۶	مطبوعه الخیری البحر التاسعون	ایضاً	۳۹۷ قلمی	۴۹۹	ایضاً البحر التاسعون		
۴۲۵	مطبوعه الخیری البحر المائون	ایضاً	۳۹۸ قلمی	۵۰۰	ایضاً البحر المائون		

[illegible]

رقم الكتاب	أهم مصنف	رقم الكتاب	أهم مصنف	رقم الكتاب	أهم مصنف	رقم الكتاب	أهم مصنف
٨٣١	غاية الاختصار	٣٩٣	قاضي الى النجاء الاصهاني متوفى قبل ٥٩٣ هـ	٩٩٢	القاضي السيد البحر الراني شيخ محمد الانصاري الهندي	٣٨٨	مطبوع
				٩٩٣	ايضا البحر الخامس	ايضا	ايضا
	تحت تسمية فائده تخفيض المراد	٣٩٤	مطبوع	٩٩٤	ايضا البحر السادس	ايضا	٣٨٩
٨١٠	غاية القصود	٣٩٥	مطبوع	٩٩٥	ايضا البحر السابع	ايضا	ايضا
٤٣٩	فتاوى الشيخ منظره الآداب الجزء الاول	٣٩٦	مطبوع	٨٠٥	فتاوى مفتي الاسلام عبد الرحمن مفتي مكنو	٣٩٨	مطبوع
				٩٩٦	فتح الرحمن	٣١٤	قلمى
٤٥٠	ايضا البحر الثاني	ايضا	ايضا	٤٩١	فتح العلامة شيخ محمد الانصاري	٣٥٤	مطبوع
٤٨٠	الغزاليه في شرحه لورثه الجزء الاول	٣٩٧	مطبوع		الجزء الاول		
				٤٩٢	ايضا البحر الثاني	ايضا	٣٥٥
٤٨١	ايضا البحر الثاني	ايضا	ايضا	٤٩٣	فتح الباب شيخ شيخ الطائفة	٣٥٦	مطبوع
٤٨٢	ايضا البحر الثالث	٣٩٨	ايضا		الجزء الاول	متوفى ٩٩٣ هـ	
٤٨٣	ايضا البحر الرابع	٣٩٩	ايضا	٤٩٤	ايضا البحر الثاني	ايضا	ايضا
٤٨٤	ايضا البحر الخامس	٣٩٩	ايضا	٤٩٥	فرقان القلوب	ابن الهدي اعفدي الرفاعي	٣٢٣
٤٠٣	القاضي الهندي البحر الاول	٣٩٩	مطبوع	٤٩٦	غاية المقصود	مولوي عسلا م علي	٣٣٤
٤٠٥	ايضا البحر الثاني	٣٩٩	ايضا	٤٩٧	فيض الآلاء المالك في حل	سيد عمر كات الشامي	٣٦٢
					الغاية عمدة السالك	البقا على المكي	
					الجزء الاول		
٤٠٩	القاضي الكاظميه	٣٩٩	مطبوع	٤٩٨	ايضا البحر الثاني	ايضا	٣٦٣
٤٨٦	القاضي السيد البحر الاول	٣٩٩	مطبوع	٤٩٩	القبول العام في الحكم	مولانا ابن العباد	٣٥٥
٤٥٠	ايضا البحر الثاني	٣٨٤	ايضا		المأمون في الامام	متوفى ٨٨٥ هـ	
٤٥١	ايضا البحر الثالث	ايضا	ايضا	٤٠٠	القبول العام في حق الامام	مولانا عبد الله الكندي متوفى ٨٨٥ هـ	٣٥٥

رقم الكتاب	نام مصنف	نام كتاب	نام مصنف	رقم الكتاب	نام مصنف	نام كتاب	رقم الكتاب	نام مصنف
١٣٣	علي بن احمد الكركي	٣٢٢	تسلي	٨٠٢	سعد التميمي	الاخبار	٣٦٥	مطبوع
١٣٤	رسالة في تحقير ارض عسرى	٣٢٢	تسلي	٨٠٢	سعد التميمي	الاخبار	٣٦٥	مطبوع
١٣٥	رسالة حكم قراة الحاكم	٣٢٠	فلسفي	٧٩٩	السعيد يات في احكام البع	الشرع	٣٩٣	مطبوع
١٣٦	رسالة في طلب الحسن	٣١٤	فلسفي	٧٩٩	السعيد يات في احكام البع	الشرع	٣٩٣	مطبوع
١٣٧	رسالة في الطعن الطاعون	ايضا	ايضا	٤٠٠	ايضا	الصف الثاني	ايضا	ايضا
١٣٨	رسالة في الطلاق المعلق	ايضا	٣١٧	٤٥١	سيف اهل العدل	ابراهيم السمنودي	٣٣٣	مطبوع
١٣٩	بالا برار	٣١٧	٣٣٧	٧٣٥	شيخ الازهار في فقه الاملا	ابو الحسن عبد الله بن مفتاح	٣٣٧	تسلي
١٤٠	رفع النشا	٣١٥	ايضا	٧٥١	شرح مختصر الوفا	مواوي عبد العلي برجندي	٣٣٣	تسلي
١٤١	رمز الحقائق شرح كثر الدقائق	٣٥٨	فلسفي	٤٩٠	شرح مغلفات شرح الوفا	المصنف المولف باسمه	٣٥٧	تسلي
١٤٢	المجلد الثاني	٣٥٥	٣٣٩	٧٥٢	شرح الوفاية - جلد ثالث	صدر الزكي عبد الله بن مفتاح	٣٣٩	مطبوع
١٤٣	رموز الكفوز منظوم	٣٢٦	٣٢٦	٨٣٨	ايضا	ايضا	٣٩١	ايضا
١٤٤	الروضة البهية شرح الممنه	٣٣٣	٣٣٣	٧٩٤	تميمس الادله	علي المحرطلي	٣٩٢	مطبوع
١٤٥	للمنمنه	٣٣٣	٣٣٣	٧٥٨	الصارم المسلول على	ابن تيمية الحراني متوفى	٣٥٥	مطبوع
١٤٦	روضة المحتاجين	٣٣٩	٣٣٩	٨٠٩	الطرق الحكيمه	ابن تيمية الحراني متوفى	٣٥٥	مطبوع
١٤٧	الروض المربى شرح	٣٣٠	٣٣٠	٨٢٢	الملايكة الواضحة الى البنية	مولانا محمود مفتاحي	٣٨١	مطبوع
١٤٨	ترايد المستقيم	٣٣٠	٣٣٠	٨٢٢	الراجح	مولانا محمود مفتاحي	٣٨١	مطبوع
١٤٩	ربيع النمايشه شرح وقا	٣٣٩	٣٣٩	٧٩٦	عجالة المحتاج الى توجيه	ابن الملحق متوفى	٣٩٠	مطبوع
١٥٠	زبد القضا	٣٣٧	٣٣٧	٧٩٦	المنهاج	ابن الملحق متوفى	٣٩٠	مطبوع
١٥١	رحب المعاند	٣١٩	٣١٩	٧٩٦	المنهاج	ابن الملحق متوفى	٣٩٠	مطبوع
١٥٢	لسعاية في كشف ما في شرح	٣٥٢	٣٥٢	٧٩٦	عمدة البيان في معرفة نوح	عبد الطيف المرادسي	٣٣٤	مطبوع
١٥٣	الوقاية - المجلد الاول	٣٣٣	٣٣٣	٧٩٦	الاعيان	متوفى	٣٣٤	مطبوع
١٥٤	ايضا - المجلد الثاني	٣٨٢	٣٨٢	٧٩٦	عين البشارة	مولانا محمد نور اكرام	٣٣٤	مطبوع

رقم الكتاب	نام کتاب	نام مصنف	ملاحظات	رقم الكتاب	نام کتاب	نام مصنف	ملاحظات
٨٠١	بهار الروايات في اللمعات والبسات	محمد سليم البنا	الازهرى	٨٠٢	المحرة الفريدة شرح ابو بكر المحدثى متونى فى	ابو بكر المحدثى	الازهرى
٨٠٣	المحرة الفريدة شرح نصير الدينى جلد اول	ابو بكر المحدثى متونى فى	حدود سنة	٨٠٤	المحرة الفريدة شرح ابو بكر المحدثى متونى فى	ابو بكر المحدثى	الازهرى
٨٠٥	ايضا مجلد دوم	ايضا	ايضا	٨٠٦	المحرة الفريدة شرح ابو بكر المحدثى متونى فى	ابو بكر المحدثى	الازهرى
٨٠٦	حاشية الروضة البهية	احمد التتلى	٢٢٢	٨٠٧	حاشية مترج وقاية	مولوى محمد خازن	٢٢٢
٨٠٧	حاشية وقاية الرواية	ملا مشه وخبابى	٢٢٢	٨٠٨	الحاشية على تحفة المحتاج	عبد الحميد الشروانى و احمد	٢٢٢
٨٠٨	الجيزة الاول	السيادى	٢٢٢	٨٠٩	الجيزة الاول	السيادى	٢٢٢
٨٠٩	ايضا الجزء الثانى	ايضا	٢٢٢	٨١٠	ايضا الجزء الثانى	ايضا	٢٢٢
٨١٠	ايضا الجزء الثالث	ايضا	٢٢٢	٨١١	ايضا الجزء الثالث	ايضا	٢٢٢
٨١١	ايضا الجزء الرابع	ايضا	٢٢٢	٨١٢	ايضا الجزء الرابع	ايضا	٢٢٢
٨١٢	ايضا الجزء الخامس	ايضا	٢٢٢	٨١٣	ايضا الجزء الخامس	ايضا	٢٢٢
٨١٣	ايضا الجزء السادس	ايضا	٢٢٢	٨١٤	ايضا الجزء السادس	ايضا	٢٢٢
٨١٤	ايضا الجزء السابع	ايضا	٢٢٢	٨١٥	ايضا الجزء السابع	ايضا	٢٢٢
٨١٥	ايضا الجزء الثامن	ايضا	٢٢٢	٨١٦	ايضا الجزء الثامن	ايضا	٢٢٢
٨١٦	ايضا الجزء التاسع	ايضا	٢٢٢	٨١٧	ايضا الجزء التاسع	ايضا	٢٢٢
٨١٧	ايضا الجزء العاشر	ايضا	٢٢٢	٨١٨	ايضا الجزء العاشر	ايضا	٢٢٢
٨١٨	حاشية على شرح نهج الطالبين	عبد القادر العيسى	٢٢٢	٨١٩	حاشية على شرح نهج الطالبين	عبد القادر العيسى	٢٢٢
٨١٩	حاشية على شرح نهج الطالبين	عبد القادر العيسى	٢٢٢	٨٢٠	حاشية على شرح نهج الطالبين	عبد القادر العيسى	٢٢٢

[illegible]



نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب میں ناسخ و منسوخ کے اقسام۔ احکام۔ شمار بڑی تشریح کو ساتھ ہی علم ناسخ و منسوخ میں یہ کتاب نہایت خوش اسلوبی و تفصیل کے ساتھ تالیف ہوئی ہے۔ ابتداء حاشیہ صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی الحمد للہ الذی ہدانا لاینہ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۳۴۷ وآلہ وصحبہ وسلم حضرت مولف رحمۃ اللہ کا مقام سکونت بغداد ہے۔ تفسیر۔ علم نحو و عربیہ میں حفظ النکس ہیں ابی بکر الطیسی سماعت کی ہے۔ حلقہ درس انکا جامع نہ۔ ورتما۔ ابوالحسن علی بن ابی اسحاق الطائفی انہیں کہے شاگرد ہیں تفسیر و نحو میں اسنے اور بھی مصنفات ہیں۔ رجب ۱۳۷۷ھ میں رحلت ہوئی (بغیۃ الوعاہ)					
۲۷۰۳	۲۷۷	جواہر القرآن	امام جلالہ اسلامانی صاحب	محمد بن محمد الغزالی المتوفی	مطبوعہ مصر	۱۹۲	
					۱۳۲۹ھ		
		نفیس کتاب ہے۔ قرآن شریف کے اندر جو خوبیان اور نفاس ہیں انکا اظہار کیا ہے۔ بیان کیا ہے کہ قرآن شریف ایک بحر محیط ہے جس سے انواع و اقسام کے جواہر نکلتے ہیں۔ قرآن شریف ہی سے تمام علوم دینیہ کا انشباب ہے۔ تین اقسام پر کتاب کو مرتب کیا ہے فہم المقدمات والسوابق وقسم فی المقاصد وقسم فی اللواحق مقصود و شروع کرنے سے پہلے حضرت مولف رحمۃ اللہ نے مضامین کتاب کی مفصل فہرست لکھی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین خاتمہ صفحہ ۱۸۶					
		الروف الرحیم۔					
		امام غزالی رحمۃ اللہ ۷۷۷ھ طوس میں پیدا ہوئے۔ انکے والد طوس میں غزلی ہمدون یعنی کبر استری کر خربت کرتے تھے ایسوجہ سے انکو غزالی کہتے ہیں بعض نے انتساب کی وجہ یہ بھی لکھی ہے کہ غزالہ کے رہنے والے ہیں۔ جو طوس میں ایک قریہ کا نام ہے۔ بڑے پایہ کے شخص ہیں۔ انکے تبحر کو موافقین و مخالفین سب نے تسلیم کیا ہے۔ طائفہ شافعیہ میں عدیم المثل مانے گئے ہیں۔ علما نے بڑی شرح و بسط کے ساتھ انکے حالات میں خاصہ فرسائی کی ہے۔ علوم عقلیہ و نقلیہ میں انکی توثیق تبحر کا نظیر بہت کم مل سیکے تصدیق میں					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الاذی وتجنب المعاصی والتوبہ واداء الحقوق -					
		انہی غایت ورع و زہد و رجوع خلق کی وجہ سے تشرکے بعض فقہاء و غیر خلاف ہو گئے۔ جسکا انجام یہ ہوا کہ یہ بصرہ چلے آئے اور وہیں کی سکونت اختیار کی۔ انہی مصنفات نفیسہ میں علاوہ اس تفسیر کے وقائق المجہین - مواظع العارفین - جوابات اہل الیقین وغیر ذلک ہیں۔					
		تیرا سی سال کی عمر میں ۲۸۳ھ کو بصرہ میں وفات پائی۔ ابن خلکان نے ۲۴۳ھ اور ۲۸۳ھ علی اختلاف النقل سنہ وفات لکھا ہے۔ (الکواکب الدریہ - ابن خلکان)					
۲۷۰	۲۷۶	اسباب النزول - المشہور الامام ابی الحسن علی بن احمد			مطبوع مصر	۳۲۸	
		باسباب نزول القرآن - مع ابن محمد بن عبد الواحدی			۱۳۱۵ھ		
		کتاب النسخ والنسخہ النیسابوری المتوفی ۳۶۸ھ					
		اس کتاب میں آیات و سور قرآنیہ کے اسباب نزول جو سلف سے منقول ہیں۔ باسانید بیان کر					
		امام برہان الدین ابراہیم بن عمر الجعفی متوفی ۳۳۲ھ ہجری نے اس کتاب کا اختصار بھی کیا ہے۔ اصل					
		کتاب صرف اسانید حذف کر دیے ہیں۔ باقی کسی قسم کی زیادتی نہیں کی۔					
		آغاز بعد سطر الحاقی صفحہ ۲ الحمد للہ الکریم الوہاب ہادیم الاخراب خاتمہ صفحہ ۳۷۷					
		ولہذا الحدیث طریق فی الصلیحین (اس سے قبل نمبر ۲۵۹ - التفسیر الوہیز کے تحت میں					
		حضرت مولف کا ترجمہ تحریر ہو چکا)					
		النسخ والنسخہ من القرآن					
		اشیخ ابی القاسم ہبہ اللہ					
		ابن نصر بن علی البغدادی					
		المقرئ الخوی البغدادی					
		المتوفی ۳۸۵ھ					
		یہ کتاب نسخہ متذکرۃ بالاس کے حاشیہ پر ہے۔ اول سے آخر تک تمام اوراق کے حواشی پر اسکو لکھا ہے					